

بِسْمِ رَبِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک ہزار سے زائد احادیث نبویہ
انار صحابہ رضی اللہ عنہم اور مسائل فقہ
حنفی پر مشتمل اولین
مجموعہ

ہوٹا امام محمد علیہ الرحمہ

عربی۔ اردو

تالیف

حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تخریج

علامہ محمد السید قصوی نقشبندی

ایم اے علوم اسلامیہ، فاضل عربیہ

پروفیسر محمد سعید
بی۔ بی۔ آرڈو بیازان لاہور
فون: ۴۳۵۲۴۹۵

۱۹۹۵

بِسْمِ رَبِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک ہزار سے زائد احادیث نبویہ،

انار صحابہ رضی اللہ عنہم اور رسائل و فقہ،

حنفی پر مشتمل اولین

مجموعہ

عُطَا إِمَامِ مُحَمَّدٍ

عليه الرحمه

سعیات

عربی بائو

تالیف

حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تحشیہ

علامہ محمد سعید قرصوی نقشبندی

ایم۔ اے علوم اسلامیہ۔ فاضل عربی

پروفیشنل پبلسیشنز
۴۔ بی، اردو بازار، لاہور
فون: ۹۵۱۶۵۲

ابتدائیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِكَ الْكَرِیْمِ

زمانہ تعلیم میں اساتذہ کرام نے قلم و قرطاس کی اہمیت و افادیت دل و دماغ میں نقش کر دی تھی۔ وقتاً فوقتاً اس کے پیش نظر مختلف موضوعات پر مضامین و مقالات لکھتا رہا لیکن ذہن پر ہمیشہ یہ بات سوار رہی کہ کوئی ایسا کام کرنا چاہیے جو مستقل، دیر پا اور عوام الناس کے لیے مفید بھی ہو، چنانچہ بعض اجاب کے اصرار پر احادیث مبارکہ کی مشہور کتاب ”موطأ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ“ کا انتخاب کیا گیا کہ اس کا ترجمہ کیا جائے چونکہ یہ کتاب شرح معانی الآثار کی طرح فقہ حنفی کی تائید و حمایت میں لکھی گئی ہے اس لیے بھی اس پر کام ہونا چاہیے تھا، یہ کام شروع کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر عنایت سے نہ صرف ترجمہ کا کام پایہ تکمیل کو پہنچا بلکہ مفید حواشی بھی لکھے گئے۔ حواشی کو ”فیوض شہر محمد حاشیہ موطأ امام محمد“ کا نام دیا جاسکتا ہے۔

اظہارِ شکر

اس حق کے ترجمہ پر شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مفتی ابو العلامہ عبد اللہ صاحب بانی و ناظم اعلیٰ جامعہ حنفیہ قصور، شرف اہلسنت حضرت علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی محمد عبد الغفور صاحب ناظم و بانی جامعہ فاروقیہ رضویہ گھوڑے شاہ لاہور اور جامع منقول و معقول ابو البیان حضرت علامہ محمد شرف صاحب نقشبندی بانی و ناظم اعلیٰ جامعہ عثمانیہ رضویہ داروغہ والا لاہور، دامت برکاتہم العالیہ نے اپنا قیمتی وقت نکال کر تقاریر رقم فرما کر احسان عظیم فرمایا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بندگان کا سایہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جملہ حقوق بحق پبلیشر محفوظ ہیں

نام کتاب	مکملہ کتابت حضرت امیر شیخ الاسلام موطا امام محمد <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small>
مصنف	حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ و تفسیر	علامہ محمد حسین قسوری نقشبندی
تائید و تقاریط	ممتاز علماء اہلسنت پاکستان
اشاعت اول	۱۴۱۸ھ ۱۹۹۸ء
کتابت	دار لکھنؤ حضرت کیلانووالہ (ضلع گوجرانوالہ)
مطبع	توقیر پرنٹرز
ناشر	چوہدری غلام رسول
صفحات	(712)
قیمت	225 روپے

ملت پیلی کیشنز فیصل مسجد اسلام آباد



پروگریسیو کیشنز
۲-بی، اردو بازار، لاہور
فون: ۳۵۱۴۹۵۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست موطا امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
				ابتدائیہ الانتساب	۳ ۲۱
				الابداء	۲۲
				تقاریط	۲۳
				حالاتِ زندگی امام محمد	۲۹
				اوقات نماز کا بیان	۲۵
				ابتدائے وضو کا بیان	۲۸
				وضو میں دونوں ہاتھ دھونے کا بیان	۳۱
				استنجاء میں پانی کے استعمال کا بیان	۳۲
				شرمگاہ کو چھونے سے وضو کا بیان	۳۳
				آگ سے بچی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو کا بیان	۳۶
				مرد اور عورت کا ایک برتن سے وضو کرنے کا بیان	۳۸
				نکیر پھوٹنے سے وضو کرنے کا بیان	۳۹
				بچے کے پیشاب کو دھونے کا بیان	۵۱
				مذی سے وضو ٹوٹنے کا بیان	۵۲
				ایسے پانی سے وضو کرنے کا بیان جس میں	۵۴
۵۵	دزدوں نے منہ ڈال کر پیا ہو سمندر کے پانی سے وضو کرنا بیان	۱۲			
۵۶	موزوں پر مسح کا بیان	۱۳			
۶۰	پگڑی اور دوپٹہ پر مسح کا بیان	۱۴			
۶۱	غسلِ جنابت کا بیان	۱۵			
۶۲	رات کے وقت مرد کے جنبی ہونے کا بیان	۱۶			
۶۳	جمعة المبارک کے دن غسل کا بیان	۱۷			
۶۷	عیدین کے دن غسل کا بیان	۱۸			
۶۸	پاک مٹی سے تیمم کرنے کا بیان	۱۹			
۷۱	مرد کا حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کرنے کا بیان	۲۰			
۷۳	دونوں شرمگاہیں ملنے سے غسلِ جنابت ہونے کا بیان	۲۱			
۷۴	جو شخص ہو جائے کیا اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ کا بیان	۲۲			
۷۵	عورت کو مرد کی طرح خواب میں	۲۳			

عوام اہل سنت پر تادیر قائم رکھے اور ان کی خطبات کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ امین بجزرتہ سید الا برار
صلی اللہ علیہ وسلم۔

اعتراف

احقر کو اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کا پورا پورا اعتراف ہے، مشہور اصول ”فوق کل ذی علم علیم“ کے
تحت عوام الناس سے بالعموم اور اہل علم حضرات سے بالخصوص گزارش ہے کہ اگر کتاب میں کوئی قابل اصلاح بات
پائیں تو ناشر کی وساطت سے راقم الحروف کو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔
ادارہ ”پروگریسیو بکس“ کے ناظم برادر مٹھیا ز رسول صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ وہ اس ترجمہ کو
دینی جذبہ کے تحت شائع کر رہے ہیں۔ قارئین کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ مصنف، مترجم، کاتب اور ناشر
کے لیے دعائے خیر فرمائیں۔

خادم اہل سنت
محمد ایمن نقشبندی قصوری
نزہیل لاہور
۳۰ مئی ۱۹۹۶ء



صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب
۱۵۷	عیدین کی نماز میں قراءت کا بیان	۶۹		فضیلت کا بیان	
۱۵۷	عیدین کی تکبیروں کا بیان	۷۰	۱۳۶	سفر میں قصر نماز پڑھنے کا بیان	۵۶
۱۵۹	رمضان کے مہینے میں نماز تراویح اور اسکی فضیلت کا بیان	۷۱	۱۳۷	مسافر شہر وغیرہ میں داخل ہو کر کب مکمل نماز پڑھے گا؟ کا بیان	۵۷
۱۶۲	صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کا بیان	۷۲	۱۴۰	سفری نماز میں قراءت کا بیان	۵۸
۱۶۲	صبح کی نماز باجماعت پڑھنے اور فجر کی دو سنتوں کی فضیلت کا بیان	۷۲	۱۴۰	سفر اور بارش کی صورت میں دو نمازوں کے جمع کرنے کا بیان	۵۹
۱۶۵	نماز میں طویل اور مختصر قراءت کرنا کا بیان	۷۳	۱۴۲	حالت سفر چارپائے پر نماز پڑھنے کا بیان	۶۰
۱۶۷	نماز مغرب دن کے وتر میں، کا بیان	۷۵	۱۴۶	نماز کی ادائیگی کی حالت میں فوت شدہ نماز یاد آجانے کا بیان	۶۱
۱۶۸	نماز وتر کا بیان	۷۶	۱۴۷	نماز پڑھ لینے کے بعد دوبارہ باجماعت نماز پڑھنے کا بیان	۶۲
۱۶۹	سواری پر وتر پڑھنے کا بیان	۷۷		نماز کے وقت کھانا حاضر ہو تو پہلے کیا کیا جائے؟ کا بیان	۶۳
۱۷۰	وتر تاخیر سے پڑھنے کا بیان	۷۸	۱۴۹	نماز عصر کی فضیلت اور اس کے بعد نماز پڑھنے کا بیان	۶۴
۱۷۲	نماز وتر میں سلام پھیرنے کا بیان	۷۹	۱۵۰	نماز جمعہ کے وقت خوشبو اور تیل کے استعمال کے استحباب کا بیان	۶۵
۱۷۲	قرآن کے سجود کا بیان	۸۰	۱۵۱	نماز جمعہ میں قراءت اور خاموشی کے استحباب کا بیان	۶۶
۱۷۶	نمازی کے آگے سے گزرنے کا بیان	۸۱		عیدین کی نماز اور خطبہ کے حکم کا بیان	۶۷
۱۷۸	مسجد میں داخل ہوتے وقت نوافل کے استحباب کا بیان	۸۲	۱۵۲	نماز عید سے قبل اور بعد نوافل پڑھنے کا بیان	۶۸
۱۷۹	نماز سے فراغت کے بعد منہ پھیرنے کا بیان	۸۳	۱۵۳	نماز عید سے قبل اور بعد نوافل پڑھنے کا بیان	۶۸
۱۸۱	بے ہوشی کے عالم میں نماز پڑھنے کا بیان	۸۴			
۱۸۲	بیمار کی نماز کا بیان	۸۵			
۱۸۳	مسجد میں حقوکنے وغیرہ کی کراہت کا بیان	۸۶			
۱۸۳	جنبی اور حائضہ کے پسینے کا کپڑے کو	۸۷			

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
	احکام ہونے کا بیان		۲۹	نماز میں مجہول جانے کا بیان	۱۰۴
۲۳	مستحاضہ کا بیان	۷۶	۳۰	نماز میں کھنکریاں پٹانے، انہیں برابر کرنے اور اس کے مکروہ ہونیکا بیان	۱۰۷
۲۵	عورت کا زرد یا مٹیالا رنگ کا خون دیکھنے کا بیان	۸۷	۳۱	نماز میں تشہد کا بیان	۱۰۹
۲۶	حیض والی عورت کا مرد کے بعض اعضاء دھونے کا بیان	۷۹	۳۲	مسنون طریقے پر سجدہ کرنے کا بیان	۱۱۳
۲۷	عورت کے جھوٹے پانی سے مرد کے غسل کرنے یا وضو کرنے کا بیان	۸۰	۳۳	نماز میں بیٹھنے کا بیان	۱۱۳
۲۸	بٹی کے جھوٹے کا بیان	۸۱	۳۴	بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان	۱۱۶
۲۹	اذان اور ثویب کا بیان	۸۲	۳۵	ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان	۱۱۸
۳۰	نماز کے لیے جانے اور مساجد کے فضائل کا بیان	۸۴	۳۶	نماز تہجد کا بیان	۱۲۰
۳۱	مؤذن کے اقامت شروع کرتے وقت کسی شخص کے نماز پڑھنے کا بیان	۸۵	۳۷	نماز میں وضو ٹوٹنے کا بیان	۱۲۳
۳۲	صف برابر کرنے کا بیان	۸۶	۳۸	فضیلت قرآن اور ذکر الہی کے مستحب ہونے کا بیان	۱۲۵
۳۳	نماز شروع کرنے کا بیان	۸۷	۳۹	نمازی کو سلام کرنے کا بیان	۱۲۷
۳۴	نماز میں امام کے پیچھے قرائت کا بیان	۹۲	۵۰	دو آدمیوں کا باجماعت نماز پڑھنے کا بیان	۱۲۸
۳۵	مسبق شخص کی نماز کا بیان	۹۸	۵۱	بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ نماز پڑھنے کا بیان	
۳۶	فرضوں کی ایک رکعت میں کئی سورتیں پڑھنے کا بیان	۱۰۰	۵۲	سورج کے طلوع اور غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے کا بیان	۱۲۹
۳۷	نماز میں بلند آواز سے قرائت کرنے اور اس کے استحباب کا بیان	۱۰۲	۵۳	شدید گرمی کے وقت نماز پڑھنے کا بیان	۱۳۰
۳۸	نماز میں "آمین" کہنے کا بیان	۱۰۲	۵۴	نماز مجہول جانے کا بیان	۱۳۱
			۵۵	بارش کی رات نماز اور جماعت کی	۱۳۲

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
				۳۔ کتابُ الزَّكَاةِ	۲۲۱
۱	مال کی زکوٰۃ کا بیان	۲۲۱	۳	جان بوجھ کر کسی کے رمضان کا روزہ توڑنے کا بیان	۲۲۱
۲	ان چیزوں کا بیان جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے	۲۲۲	۴	جنابت کی حالت میں رمضان المبارک کے مہینے میں صبح طلوع ہونے کا بیان	۲۲۲
۳	مال کی زکوٰۃ کب واجب ہوتی ہے؟	۲۲۳	۵	روزہ کی حالت میں بوسہ لینے کا بیان	۲۳۶
۴	جس شخص کے پاس مال قرض ہو، کیس پر زکوٰۃ واجب ہے، کا بیان	۲۲۳	۶	روزہ دار کے پکھنے لگانے کا بیان	۲۴۹
۵	زیور کی زکوٰۃ کا بیان	۲۲۶	۷	روزہ دار پر قے کا غلبہ ہونے یا جان بوجھ کر قے کرنے کا بیان	۲۵۰
۶	عشر کا بیان	۲۲۷	۸	سفر میں روزہ رکھنے کا بیان	۲۵۱
۷	جنزیہ کا بیان	۲۲۸	۹	قضاء رمضان کے روزے کیا علیحدہ علیحدہ رکھے جائیں گے؟	۲۵۲
۸	غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ کا بیان	۲۲۹	۱۰	نقلی روزہ رکھ کر توڑ دینے کا بیان	۲۵۳
۹	کان کا بیان	۲۳۱	۱۱	روزہ جلدی افطار کرنے کا بیان	۲۵۴
۱۰	گائے کی زکوٰۃ کا بیان	۲۳۲	۱۲	غروب آفتاب سے قبل بھول کر روزہ افطار کر لینے کا بیان	۲۵۵
۱۱	دینے کا بیان	۲۳۳	۱۳	مسل روزے رکھنے کا بیان	۲۵۶
۱۲	صدقہ کس کے لیے جائز ہے؟	۲۳۴	۱۴	عرفہ کے دن کا روزہ رکھنے کا بیان	۲۵۸
۱۳	کا بیان	۲۳۵	۱۵	ان دنوں کا بیان جن میں روزہ رکھنا مکروہ ہے	۲۵۹
۱۴	صدقہ قطر کا بیان	۲۳۶	۱۶	رات کو روزہ کی نیت کرنے کا بیان	۲۶۰
			۱۷	ہمیشہ روزے رکھنے کا بیان	۲۶۱
			۱۸	عاشورا کا روزہ رکھنے کا بیان	۲۶۳
			۱۹	شب قدر کا بیان	۲۶۴
			۲۰	اعتکاف کا بیان	۲۶۵
				۴۔ ابوابُ الصَّیَامِ	۲۳۸
۱	چاند دیکھ کر روزہ شروع کرنے اور چاند دیکھ کر افطار کرنے کا بیان	۲۳۸			
۲	صائم پر کب کھانا حرام ہوتا ہے؟	۲۴۰			

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۸۸	تکرار دینے کا بیان تحویل قبلہ اور بیت المقدس کی مسوجی کے	۱۸۴	۱۰۲	شہادت کی موت کا بیان	۲۰۲
۸۹	حکم کا بیان جنبی یا بغیر وضو کے کسی شخص کا لوگوں کو	۱۸۶	۱	عورت کا اپنے شوہر کو غسل دینے کا	۲۰۵
۹۰	نماز پڑھانے کا بیان کسی شخص کا صف سے دور رکوع کرنا یا	۱۸۷	۲	بیان میت کو کفن دینے کا بیان	۲۰۷
۹۱	رکوع میں قراوت کرنا کا بیان کسی چیز کو اٹھا کر نماز پڑھنے کا بیان	۱۸۹	۳	بیان جنائزہ کے اٹھانے اور اس کے چلنے کا	۲۰۸
۹۲	نمازی کے آگے کسی عورت کے سونے یا کھڑی ہونے کا بیان	۱۸۹	۴	بیان جنائزے کے ساتھ آگ یا دھونی لے	۲۱۰
۹۳	نماز خوف کا بیان نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنے کا	۱۹۱	۵	بیان جانے کی ممانعت کا بیان	۲۱۰
۹۴	بیان نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر	۱۹۳	۶	بیان جنائزہ کے لیے کھڑا ہونے کا بیان	۲۱۱
۹۵	درود شریف پڑھنے کا بیان بارش طلب کرنے کا بیان	۱۹۳	۷	بیان نماز جنائزہ اور دعاء کا بیان	۲۱۱
۹۶	نماز سے فارغ ہو کر اسی جگہ بیٹھنے کا بیان	۱۹۷	۸	بیان مسجد میں نماز جنائزہ پڑھنے کا بیان	۲۱۳
۹۷	قرض کے بعد نوافل پڑھنے کا بیان حالت جنابت اور بغیر وضو کے کسی	۱۹۷	۹	بیان میت کو اٹھانے، اسے خوشبو لگانے	۲۱۴
۹۸	شخص کا قرآن کو چھونے کا بیان ناپاک جگہ سے مرد یا عورت کے کپڑے	۲۰۰	۱۰	بیان یا اسے غسل دینے سے وضو ٹوٹ جاتا	۲۱۴
۹۹	کو نجاست لگ جانے کا بیان جہاد کی فضیلت کا بیان	۲۰۱	۱۱	بیان ہے؟ کا بیان	۲۱۵
۱۰۰		۲۰۲	۱۲	بیان نماز جنائزہ کے لیے با وضو ہونے کا	۲۱۵
۱۰۱				بیان میت کی تدفین کے بعد نماز جنائزہ	۲۱۵
				بیان پڑھنے کا بیان	۲۱۸
				بیان زندوں کے رونے کے سبب میت کو	۲۱۸
				بیان عذاب ہونے کا بیان	۲۱۸
				بیان قبر کو سجدہ گاہ بنانے یا اس کی طرف نماز	۲۱۹
				بیان پڑھنے یا اسے تکیہ بنانے کا بیان	۲۱۹

صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب
۳۳۹	میت یا بوڑھے آدمی کی طرف سے حج کرنے کا بیان	۴۲	۳۲۲	احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہونے کا بیان	۳۱
۳۴۲	ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کو منیٰ میں نماز پڑھنے کا بیان	۴۲	۳۲۳	سرمنڈوانے کی فضیلت اور بال ترشوانے کے جواز کا بیان	۳۲
۳۴۳	عرفہ کے دن ”عرفات“ میں غسل کرنا بیان	۴۳	۳۲۴	مکہ میں حج یا عمرہ کے دوران طوافِ قدم سے پہلے یا بعد عورت کو حیض آجانے کا بیان	۳۳
۳۴۳	عرفہ سے واپس آنے کا بیان	۴۵			
۳۴۴	وادیِ محسر کا بیان	۴۶	۳۲۴	عورت کو حج کے موقع پر طوافِ زیارت سے قبل حیض آجانے کا بیان	۳۴
۳۴۵	مزدلفہ میں نماز پڑھنے کا بیان	۴۷			
۳۴۶	ان امور کا بیان جو حجرہ عقبیٰ کو رمی کرنے کے بعد ممنوع ہوتے ہیں	۴۸	۳۲۸	حج یا عمرہ کا قصد کرنے کے بعد اور احرام باندھنے سے قبل عورت نے بچہ جن دیا یا اسے حیض کی شکایت ہو جانے کا بیان	۳۵
۳۴۸	جمار کو کنسکریاں کہاں سے ماری جائیں؟ کا بیان	۴۹			
۳۴۸	کسی عذر کے سبب جمار کو رمی کرنے میں تاخیر کا بیان	۵۰	۳۲۹	حج کے دوران عورت کو بیماری کا خون جاری ہونے کا بیان	۳۶
۳۴۹	سواری کی حالت میں رمی کرنے کا بیان	۵۱	۳۳۰	دخولِ مکہ اور دخولِ مکہ سے قبل امرِ مستحب کا بیان	۳۷
۳۵۰	جمار کو رمی کرتے وقت اور اس کے پاس کھڑا ہوتے وقت کیا پڑھے؟	۵۲	۳۳۲	صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کا بیان	۳۸
۳۵۱	رمی جمار زوال سے پہلے یا بعد میں کرنے کا بیان	۵۲	۳۳۳	طوافِ بیت اللہ سواری پر یا پیدل کرنے کا بیان	۳۹
۳۵۱	منیٰ میں حجرہ عقبہ کے پیچھے رات گزارنے کے مکروہ ہونے کا بیان	۵۴	۳۳۵	رکنِ یمانی کو بوسہ دینے کا بیان	۴۰
			۳۳۸	کعبۃ اللہ میں داخل ہونے اور اس میں نماز پڑھنے کا بیان	۴۱

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
	۵۔ کتاب الحج	۲۴۰	۱۶	محرم کے لیے کون سے کپڑے مکروہ ہیں؟	۲۹۹
۱	احرام باندھنے کے مقامات	۲۴۰	۱۷	جن جانوروں کو محرم مار سکتا ہے؟	۳۰۲
۲	نماز کے بعد سواری کی حالت میں احرام باندھنے کا بیان	۲۴۴	۱۸	ان کا بیان	
۳	تلبیہ کہنے کا بیان	۲۴۵	۱۹	حج فوت ہو جانے کا بیان	۳۰۳
۴	تلبیہ موقوف کرنے کے مواقع کا بیان	۲۴۶	۲۰	بجالت احرام لیکھ اور جوں مارنے کا بیان	۳۰۵
۵	تلبیہ کے وقت آواز بلند کرنے کا بیان	۲۴۸	۲۱	احرام کی حالت میں مٹی اور تھیلی باندھنے کا بیان	۳۰۶
۶	حج اور عمرہ کے قرآن کا بیان	۲۴۹	۲۲	بجالت احرام اپنے جسم کو کھجلائے کا بیان	۳۰۲
۷	مقیم آدمی کا بدی بھیجنے کا بیان	۲۸۴	۲۳	بجالت احرام نکاح کرنے کا بیان	۳۰۷
۸	قربانی کے گلے میں ہار ڈالنے اور اے نشان لگانے کا بیان	۲۸۵	۲۴	نماز فجر اور نماز عصر کے بعد طواف کرنے کا بیان	۳۰۹
۹	احرام باندھنے سے قبل خوشبو لگانے کا بیان	۲۸۷	۲۵	بجالت احرام شکار کا گوشت کھانے یا نہ کھانے کا بیان	۳۱۱
۱۰	چلائی ہوئی بڑھاکا راستے میں چلنے سے عاجز آجانے یا بدنہ کی نذر کا بیان	۲۸۸	۲۶	حج کے مہینوں میں حج کیے بغیر صرف عمرہ کر کے واپس جانے کا بیان	۳۱۵
۱۱	چلائی جانوالی بدی پر ضرورت کے تحت سوار ہونے کا بیان	۲۹۲	۲۷	رمضان المبارک میں عمرہ کر نیکی فضیلت کا بیان	۳۱۶
۱۲	محرم کا جوں وغیرہ کو مارنے یا بال اکھاڑنے کا بیان	۲۹۳	۲۸	بیت اللہ میں رمل کرنے کا بیان	۳۱۸
۱۳	حالت احرام پھنسنے وغیرہ لگوانے کا بیان	۲۹۵	۲۹	کیا مکئی اور غیر مکئی حج یا عمرہ کرنیوالے پر "رمل" واجب ہے؟	۳۱۹
۱۴	محرم کا اپنے چہرے کو چھپانے کا بیان	۲۹۶	۳۰	عمرہ کی حالت میں قصر اور قربانی کا بیان	۳۲۰
۱۵	احرام کی حالت میں اپنا سر دھونے یا غسل کرنے کا بیان	۲۹۷			

صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب
۴۰۸	طلاق کا اختیار دینے کا بیان منکوحہ لونڈی کو طلاق دینے اور اسے فردینے کا بیان	۱۰	۳۸۴	باعث مرد کا عورت کے پاس نہ جانے کا بیان	
۴۰۹	غلام کی منکوحہ لونڈی کے آزاد ہونے کا بیان	۱۱	۳۸۵	باکرہ عورت سے اجازت لینے کا بیان	۱۲
۴۱۰	بیمار کی طلاق کا بیان	۱۲	۳۸۶	ولی کے بغیر نکاح کا بیان	۱۳
۴۱۱	حاملہ بیوی کی عدت بیوہ ہونے یا مطلقہ ہونے کی صورت کا بیان	۱۳	۳۸۸	مہر مقرر کیے بغیر نکاح کر نیکا بیان	۱۴
۴۱۲	ایلاء کا بیان	۱۴		دورانِ عدت عورت کا نکاح کرنے کا بیان	۱۵
۴۱۳	جماع سے قبل شوہر کا اپنی بیوی کو تین طلاقیں دینے کا بیان	۱۵	۳۹۱	عزل کا بیان	۱۶
۴۱۵	مطلقہ عورت کو شوہر ثانی کا جماع سے قبل طلاق دینے کا بیان	۱۶			
۴۱۶	عدت کی تکمیل سے قبل عورت کے سفر کرنے کا بیان	۱۷	۳۹۵	۴- کتاب الطلاق	
۴۱۷	متنع کا بیان	۱۸	۳۹۵	طلاق مسنون کا بیان	۱
۴۱۸	شوہر کا دو بیویوں میں سے ایک کو ترجیح دینے کا بیان	۱۹	۳۹۶	غلام کی آزاد بیوی کی طلاق کا بیان	۲
۴۲۰	لعان کا بیان	۲۰	۳۹۸	مطلقہ اور بیوہ کا دوسرے گھر میں عدت گزارنے کی کراہت کا بیان	۳
۴۲۱	طلاق کے مننع کا بیان	۲۱	۳۹۹	غلام کو نکاح کی اجازت ہونے کے بعد کی طلاق کا حق بھی اُسے ہوگا؟	۴
۴۲۲	عدت کے دوران عورت کا زینت کرنے کی کراہت کا بیان	۲۲	۴۰۱	بیوی کا کثیر یا قلیل مال پر خلع کرنے کا بیان	۵
۴۲۳	بیوہ یا مطلقہ کا عدت کے دوران اپنے گھر سے نکلنے کا بیان	۲۳	۴۰۲	خلع میں طلاقوں کی تعداد کتنی ہے؟	۶
			۴۰۲	نکاح سے قبل طلاق دینے کا بیان	۷
			۴۰۴	دو یا تین طلاقوں کے وقوع کے بعد دوسرے خاوند سے نکاح کے بعد پہلے خاوند سے نکاح کرنے کا بیان	۸
			۴۰۵	شوہر کا اپنی بیوی یا دوسرے شخص کو	۹

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۵۵	مناسک حج میں تقدیم و تاخیر کرنیکا بیان	۳۵۲	۷۱	مکہ معظمہ سے احرام باندھ کر طواف کرنے کا بیان	۳۶۷
۵۶	شکار کے کفارہ کا بیان	۳۵۲	۷۲	بحالت احرام بیچنے لگوانے کا بیان	۳۶۸
۵۷	بیماری کے باعث ممنوعات کے ارتکاب کرنے کے کفارہ کا بیان	۳۵۲	۷۲	ہتھیار لگا کر مکہ معظمہ میں داخل ہونے کا بیان	۳۶۹
۵۸	کمزوروں کو مزدلفہ سے پہلے روانہ کرنے کا بیان	۳۵۵		۶۔ کتاب النکاح	۳۷۱
۵۹	قربانی کو جھول پنانے کا بیان	۳۵۶	۱	ایک سے زائد بیویوں کے درمیان باری مقرر کرنے کا بیان	۳۷۱
۶۰	رکعتہ اللہ سے روکے جانے کا بیان	۳۵۸		کم از کم مہر کی مقدار کا بیان	۳۷۳
۶۱	محرم کی تکفین کا بیان	۳۵۹	۲	بیوی اور اس کی بھوپھی کو مرد کا نکاح میں جمع کرنے کی ممانعت کا بیان	۳۷۴
۶۲	مزدلفہ کی رات عرفات میں ٹھہرنے کا بیان	۳۶۰	۲	اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنے لیے پیغام نکاح بھیجنے کا بیان	۳۷۵
۶۳	منی میں آفتاب کے غروب ہونے کا بیان	۳۶۰	۳	ثیبہ کا اپنی ذات کے بارے ولی سے زیادہ خود مختار ہونے کا بیان	۳۷۶
۶۴	حلق کروانے سے قبل کوچ کرنے کا بیان	۳۶۱	۵	چار بیویوں کی موجودگی میں مزید شادی کرنے کا بیان	۳۷۶
۶۵	طوافِ افاضہ سے قبل جماع کرنے کا بیان	۳۶۲	۶	مہر کس چیز سے واجب ہوتا ہے؟	۳۷۸
۶۶	احرام باندھنے میں جلدی کرنیکا بیان	۳۶۳	۷	نکاح شغار کا بیان	۳۷۹
۶۷	حج یا عمرہ سے واپسی کا بیان	۳۶۳	۸	خفیہ طور پر نکاح کرنے کا بیان	۳۸۰
۶۸	رجوع کا بیان	۳۶۴	۹	ماں، بیٹی اور دوہنوں کو ملکِ یمین میں جمع کرنے کا بیان	۳۸۱
۶۹	فصد کرانے سے قبل عورت کا بالوں میں کنگھی کرنے کا بیان	۳۶۵	۱۰	نکاح کے بعد بیوی یا اپنی بیماری کے	۳۸۲
۷۰	مقام "محب" میں قیام کرنے کا بیان	۳۶۶	۱۱		

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۴	دانتوں کی دیت کا بیان	۴۶۹		مسروقہ چیز چور کے حوالے کرنے کا بیان	
۵	دانت جو زخم کے سبب سیاہ ہو جائے اور آنکھ جس کی بینائی جاتی رہے کی دیت کا بیان	۴۷۰	۳	جس چیز پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے اس کی مقدار کا بیان	۴۸۶
۶	بہت سے آدمیوں کے مل کر قتل کرنیکی دیت کا بیان	۴۷۱	۵	جس چور کا ایک ہاتھ یا ایک ہاتھ اور پاؤں پہلے کاٹا جا چکا ہو کا بیان	۴۸۸
۷	شوہر کا اپنی بیوی کی دیت اور بیوی کا اپنے شوہر کی دیت میں وارث ہونے کا بیان	۴۷۲	۶	بھاگے ہوئے غلام کے چوری کرنے کا بیان	۴۹۰
۸	زخموں کی دیت کا بیان	۴۷۳	۷	کوئی چیز اچک کر لیجانے والے کا بیان	۴۹۱
۹	جنین کی دیت کا بیان	۴۷۳		۱۱۔ ابواب الحدود فی الزنا	۴۹۲
۱۰	چہرے اور سر پر زخم کا نشان	۴۷۴	۱	رجم کا بیان	۴۹۲
۱۱	کنواں کھودتے وقت دب کر مر جانے کی دیت کا بیان	۴۷۵	۲	زنا کا اقرار کرنے کا بیان	۴۹۵
۱۲	ایسا قتل خطا جس کا عاقلہ معلوم نہ ہو، کا بیان	۴۷۶	۳	زنا بالجبر کا بیان	۵۰۰
۱۳	قاسمہ (قسم کھانے) کا بیان	۴۷۷	۴	زنا اور شراب کے بارے غلاموں کی حد کا بیان	۵۰۱
	۱۰۔ کتاب الحدود فی السرقة	۴۷۸	۵	اشارہ و کنایہ سے تہمت لگانے کی حد کا بیان	۵۰۳
۱	آقا کے مال سے غلام کے چوری کرنے کا بیان	۴۷۸	۶	شراب نوشی میں حد کا بیان	۵۰۴
۲	پھل یا کوئی ایسی چیز جسے ذخیرہ نہیں کیا جاسکتا، کی چوری کا بیان	۴۷۹	۷	بتع اور نمبراء وغیرہ کی شراب کا بیان	۵۰۵
۳	خلیفہ وقت کے پاس مقدمہ پیش ہونیکے بعد	۴۸۰	۸	شراب کے حرام ہونے اور مکروہ مشروبات کا بیان	۵۰۶

صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب
۲۵۱	ذبیحہ کا بیان	۶	۲۲۶	اُمّ ولدہ کی طلاق کا بیان	۲۴
۲۵۲	شکار اور مکروہ درندوں وغیرہ کا بیان	۷	۲۲۷	خلیہ، بریہ اور طلاق کے مشابہ الفاظ کا بیان	۲۵
۲۵۳	گوہ کھانے کا بیان	۸	۲۲۸	باپ کو بیٹے کے بارے میں شبہ ہونے کا بیان	۲۶
۲۵۴	دریائی مچھلی وغیرہ کے شکار کا بیان	۹	۲۲۹	بیوی کا شوہر سے قبل مسلمان ہونے کا بیان	۲۷
۲۵۵	پانی میں مچھلی کے مرجانے کا بیان	۱۰	۲۳۰	حیض کے پورا ہونے کا بیان	۲۸
۲۵۶	ماں اور اس کے پیٹ کے بچے کو ذبح کرنے کا بیان	۱۱	۲۳۱	بیوی کو شوہر کے طلاق رجعی دینے اور ایک دو حیض کے بعد بیوی کا خون بند ہو جانے کا بیان	۲۹
۲۵۷	مطہی کھانے کا بیان	۱۲	۲۳۲	مستحاضہ کی عدت کا بیان	۳۰
۲۵۸	عرب کے نصاریٰ کے ذبیحہ کا بیان	۱۳	۲۳۳	رضاعت کا بیان	۳۱
۲۵۹	پتھر سے مارے جانے والے جانور کا بیان	۱۴	۲۳۴	۸۔ کِتَابُ الصَّحَايَا قربانی کا بیان	
۲۶۰	بکری وغیرہ کا مرنے سے قبل ذبح کرنے کا بیان	۱۵	۲۳۵	قربانی کے جانوروں اور ان کے متعلقات کا بیان	۱
۲۶۱	ایسا گوشت کہ جس کے ذبح ہونے یا نہ ہونے کا علم نہ ہو، کا بیان	۱۶	۲۳۶	قربانی کے مکروہات کا بیان	۲
۲۶۲	مدھائے ہوئے کتے سے شکار کرنے کا بیان	۱۷	۲۳۷	قربانی کے گوشت کا بیان	۳
۲۶۳	عقیقہ کا بیان	۱۸	۲۳۸	عید گاہ جانے سے قبل قربانی کرنے کا بیان	۴
۲۶۴	۹۔ کِتَابُ الرِّدِّيَات		۲۳۹	ایک آدمی سے زائد کا قربانی میں شریک ہونے کا بیان	۵
۲۶۵	ہوٹوں کی دیت کا بیان	۱			
۲۶۶	قتل عمد کی دیت کا بیان	۲			
۲۶۷	قتل خطا کی دیت کا بیان	۳			

صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب
	بیع میں شرط لگانے اور اسے فاسد	۲۰	۵۴۶	گندم کے عوض جو خریدنے کا بیان	۷
۵۶۲	کرنے والی چیزوں کا بیان			غلہ ادھار بیچ کر پھر اس کی قیمت سے	۸
	کسی پویند شدہ کھجور یا مالدار غلام کو	۲۱	۵۴۷	دوسری چیز خریدنے کا بیان	
۵۶۲	فروخت کرنے کا بیان			دلالتی اور بیوپاری کی آمد پر شہر کے باہر	۹
	خاوند والی لونڈی خریدنے یا اسے	۲۲	۵۴۸	ملنے کے مکروہ ہونے کا بیان	
۵۶۴	بطور ہدیہ حاصل کرنیکا بیان		۵۴۹	مکیلی چیزوں میں بیع مسلم کا بیان	۱۰
	تین دن اور ایک سال کے وعدہ کا	۲۳		خرید و فروخت میں عیب سے بری الذمہ	۱۱
۵۶۵	بیان		۵۵۰	ہونے کا بیان	
۵۶۶	ولاء کی بیع کا بیان	۲۴	۵۵۲	دھوکہ کی بیع کا بیان	۱۲
۵۶۷	اقم ولد کی خرید و فروخت کا بیان	۲۵	۵۵۴	بیع مزابنہ کا بیان	۱۳
	ایک جانور کے عوض دوسرا جانور	۲۶	۵۵۶	گوشت کے عوض جانور خریدنے کا بیان	۱۴
	ادھار اور نقد فروخت کرنیکا			کسی شخص کے کوئی چیز خریدنے پر	۱۵
۵۶۸	بیان		۵۵۷	دوسرے شخص کا زیادہ قیمت	
۵۶۹	بیع میں شرکت کا بیان	۲۷		لگانے کا بیان	
۵۷۰	قضاء کا بیان	۲۸		بائع اور خریدار کے درمیان جس چیز سے	۱۶
۵۷۱	ہبہ اور صدقہ کا بیان	۲۹	۵۵۸	بیع پکی ہو جاتی ہے کا بیان	
۵۷۲	عطیہ کا بیان	۳۰		بائع اور مشتری کا بیع میں اختلاف	۱۷
۵۷۳	مستقل اور عارضی رہائش گاہ کا بیان	۳۱	۵۵۹	ہونے کا بیان	
۵۷۴				کسی شخص کا کوئی چیز ادھار دینے	۱۸
۵۷۵	۱۵۔ کتاب الصرف		۵۶۰	اور خریدار کے مفلس ہونے	
۵۷۶	سود کا بیان	۱		کا بیان	
۵۷۷	ماپ تول والی چیزوں میں سود کا بیان	۲		کسی چیز کی خرید و فروخت میں دھوکہ	۱۹
۵۷۸	عطیہ یا قرض پر کسی شخص کے قبضہ کرنے	۳		دینے یا مسلمان کے لیے قیمت	
۵۷۹	سے قبل فروخت کرنے کا بیان		۵۶۱	مقرر کرنے کا بیان	

صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب
۵۳۱	قسم میں استثناء کرنے کا بیان	۴	۵۰۹	دو چیزوں کا خلط ملط کر کے شراب بنانے کا بیان	۹
۵۳۲	وجوب تندر کے بعد کسی شخص کے فوت ہوجانے کا بیان	۵	۵۰۹	دباء اور مزفت کی شراب کا بیان	۱۰
۵۳۲	کسی گناہ کے کام میں قسم کھانے یا نذرماننے کا بیان	۶	۵۱۰	طلاء کی نبیند کا بیان	۱۱
۵۳۲	اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی قسم کھانے کا بیان	۷	۵۱۳	۱۲- کِتَابُ الْفَرَائِضِ	
۵۳۴	کعبہ کے دروازے پر اپنے مال کو وقف کرنے کی قسم کھانے کا بیان	۸	۵۱۵	پھوپھی کے ترکہ کا بیان	۱
۵۳۵	لغو قسموں کا بیان	۹	۵۱۷	کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی وارث ہو سکتا ہے؟	۲
۵۳۸	۱۲- کِتَابُ الْبَيُوعِ فِي التِّجَارَاتِ وَالسَّلْمِ		۵۱۸	مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا، کا بیان	۳
۵۳۸	بیع عرایا کا بیان	۱	۵۱۸	ولاء کی میراث کا بیان	۴
۵۳۹	پھل پکنے سے قبل فروخت کر نیکے مکروہ ہونے کا بیان	۲	۵۲۴	حمیل کی میراث کا بیان	۵
۵۴۱	پھل فروخت کرتے وقت کچھ پھلوں کا استثناء کرنے کا بیان	۳	۵۲۲	وصیت کا بیان	۶
۵۴۲	ترکھجور کے بدلے خشک کھجور فروخت کر نیکے مکروہات کا بیان	۴	۵۲۳	مرد کا موت کے وقت اپنے تہائی مال سے وصیت کر نیکا بیان	۷
۵۴۳	اپنے قبضہ میں کرنے سے قبل کھانا وغیرہ فروخت کرنے کا بیان	۵	۵۲۶	۱۳- کِتَابُ الْاِيْمَانِ وَالنُّذُورِ	
۵۴۴	کوئی چیز نقد کم پر اور ادھار زیادہ قیمت پر فروخت کرنے کا بیان	۶	۵۲۶	قسم کے کفارہ میں کم از کم ادائیگی کا بیان	۱
۵۴۵			۵۲۸	بیت اللہ کی طرف پیدل چلنے کی نذرماننے کا بیان	۲
			۵۲۹	پیدل چلنا لازم قرار دینے اور پھراس سے عاجز آجانے کا بیان	۳

صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب
	عورت کا اپنے بالوں کے ساتھ دوسری عورت کے بالوں کو جوڑنے کا بیان	۲۶	۶۳۱	نیک قل لینے اور اچھا نام رکھنے کا بیان	۱۱
۶۵۵	کابیان		۶۳۲	کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان	۱۲
۶۵۶	شفاعت کا بیان	۲۷		چاندی کے برتن میں پانی پینے کا بیان	۱۲
۶۵۷	مرد کا خوشبو استعمال کرنے کا بیان	۲۸	۶۳۵	بیان	
۶۵۷	دعا کا بیان	۲۹		دائیں ہاتھ سے کھانے اور پینے کا بیان	۱۳
۶۵۸	سلام کا جواب دینے کا جواب	۳۰	۶۳۶	بیان	
۶۶۱	دعاء کا بیان	۳۱		کسی آدمی کا خود پانی پی کر اپنی دائیں طرف والے کو کپڑا لانے کا بیان	۱۵
	آدمی کا اپنے بھائی سے بات چیت ختم کرنے کا بیان	۳۲	۶۳۷	دعوت قبول کرنے کی فضیلت کا بیان	۱۶
۶۶۲	دین کے معاملے میں جھگڑنے اور کسی کو کافر قرار دینے کا بیان	۳۳	۶۳۸	فضیلتِ مدینہ کا بیان	۱۷
۶۶۲	کافر قرار دینے کا بیان		۶۳۹	گتہ پالنے کا بیان	۱۸
۶۶۳	لہسن کھانے کے مکروہ ہونے کا بیان	۳۴		جھوٹ، بدگمانی، عیب جوئی اور خُفلی کے منع ہونے کا بیان	۱۹
۶۶۵	خواب کا بیان	۳۵	۶۴۰	مانگنے اور صدقہ سے پرہیز کرنے کا بیان	۲۰
۶۶۶	جامع حدیث کا بیان	۳۶		بیان	
۶۶۸	زُہد اور عاجزی کا بیان	۳۷	۶۴۱	ایک شخص دوسرے شخص کو خط لکھتے وقت کن الفاظ سے شروع کرے؟ کا بیان	۲۱
۶۷۱	اللہ تعالیٰ کی محبت کا بیان	۳۸		(گھر میں داخل ہونے کے لیے) اجازت حاصل کرنے کا بیان	۲۲
۶۷۲	نیکی اور صدقہ کی فضیلت کا بیان	۳۹	۶۴۲	نصاب اور گھنٹی کی ممانعت کا بیان	۲۳
۶۷۳	ہمسائے کے حق کا بیان	۴۰		چوسر کھینے کا بیان	۲۴
۶۷۴	علم محفوظ کر لینے کا بیان	۴۱	۶۵۱	کھیل دیکھنے کا بیان	۲۵
۶۷۵	نضاب کا بیان	۴۲			
۶۷۶	کفالت کرنے والے کا تیمم کے مال سے قرض حاصل کرنے کا بیان	۴۳	۶۵۲		
۶۷۷	مرد کا مرد کی شرمگاہ کو دیکھنے کا بیان	۴۴	۶۵۳		
۶۷۸			۶۵۴		

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۴	مقروض آدمی کا بہترین انداز میں قرض ادا کرنے کا بیان	۵۸۸	۲	مکاتب کا بیان	۶۱۳
۵	درہوں اور دیناروں کے کاٹنے کے مکروہ ہونے کا بیان	۵۹۰	۳	گھوڑ دوڑ کا بیان	۶۱۶
۶	کھجور اور زمین کے بارے میں مزارعت اور معاملہ کا بیان	۵۹۰	۱	کسی کا استدعا کی راہ میں عطیہ دینے کا بیان	۶۱۹
۷	امام کی اجازت کے بغیر زمین قابل شت بنانے کا بیان	۵۹۳	۲	رامام کی (نافرمانی کی مذمت اور چغت کے التزام کی فضیلت کا بیان	۶۲۰
۸	آب پاشی میں صلح اور پانی کی تقسیم کا بیان	۵۹۴	۲	عورتوں کے قتل کرنے کا بیان	۶۲۲
۹	کسی شخص کا اپنے حصہ کا غلام آزاد کرنے یا اسے سائبہ بنانے یا اسے آزاد کرنے کی وصیت کا بیان	۵۹۷	۴	مرتد کا بیان	۶۲۲
۱۰	مدبر کی فریاد و فروخت کا بیان	۶۰۰	۵	ریشم اور ریشمی کپڑے پہننے کے مکروہ ہونے کا بیان	۶۲۳
۱۱	دعویٰ، گواہی اور نسب کا دعویٰ کرنے کا بیان	۶۰۲	۶	(مردوں کے لیے) سونے کی انگوٹھی کے	۶۲۵
۱۲	گواہی کے ساتھ قسم کا بیان	۶۰۲	۷	مکروہ ہونے کا بیان	۶۲۵
۱۳	مقدموں میں قسم لینے کا بیان	۶۰۵	۸	کسی جانور کے قریب سے گزرنے اور مالک کی اجازت کے بغیر اس کا دودھ نکالنے کا بیان	۶۲۷
۱۴	رہن کا بیان	۶۰۶	۹	مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ذمی لوگوں کے ٹھہرنے کے مکروہ ہونیکا	۶۲۸
۱۵	کسی شخص کے پاس گواہی ہونے کا بیان	۶۰۷	۹	بیان مجلس میں کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ خود بیٹھنے اور اس کے مکروہ ہونے کا بیان	۶۲۹
۱	شفعہ کا بیان	۶۱۲	۱۰	دم جھاڑنے کا بیان	۶۳۰

الانتساب

داعی اتحاد عالم اسلام، قائد اہل سنت، امام انقلاب

امام شاہ احمد نورانی صدیقی

چیئرمین ورلڈ اسلامک مشن

سربراہ جمعیت العلماء پاکستان

کے نام

گر قبول افتد زہے عز و شرف

محمد حسین قصوری

خادم جمعیت العلماء پاکستان

صفحہ	عنوان	باب	صفحہ	عنوان	باب
۶۸۸	عورت پر خاوند کے حق کا بیان	۵۱	۶۷۹	پانی میں سانس لینے کا بیان	۴۵
۶۸۹	مہمان کے حق کا بیان	۵۲	۶۸۰	عورتوں سے مصافحہ کی ممانعت کا بیان	۴۶
۶۹۰	چھینک کا جواب دینے کا بیان	۵۲		رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے	۴۷
۶۹۱	طاعون سے بھلگنے کا بیان	۵۳		صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین	
۶۹۲	غیبت اور بہتان کا بیان	۵۵	۶۸۱	کے فضائل کا بیان	
۶۹۳	نادر باتوں کا بیان	۵۶		رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے	۴۸
۷۰۲	گھی میں چوڑا گہر جانے کا بیان	۵۷	۶۸۳	صلی اللہ علیہ وسلم کے	
۷۰۳	مردار کے چمڑے کو رنگنے کا بیان	۵۸		انور کی زیارت کے مستحب	۴۹
۷۰۵	تپھنے لگانے کی اجرت کا بیان	۵۹		ہونے کا بیان	
۷۰۹	تفسیر کا بیان	۶۰	۶۸۵	شرم و حیا کی فضیلت کا بیان	۵۰
	❖ ❖ ❖		۶۸۶		



تفاریظ

۱۔ شیخ الحدیث والتفسیر ابوالعلی محمد عبداللہ قادری اشرفی

(بانی و ناظم اعلیٰ جامعہ حنیفہ قصور)

۲۔ شرف اہل سنت حضرت العلام محمد عبدالکیم شرف قادری

(شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور)

۳۔ شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد عبدالغفور نقشبندی

(بانی و ناظم اعلیٰ جامعہ فاروقیہ رضویہ، باغبانپور لاہور)

۴۔ شیخ القرآن ابوالبیان علامہ محمد اشرف نقشبندی

(بانی و ناظم اعلیٰ جامعہ عثمانیہ رضویہ، داروغہ والا، لاہور)



الْإِهْدَاءُ



استاذ ذی المکرّم، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت العلامة

محمد عبد القفور صاحب دامت برکاتہم

بانی و ناظم اعلیٰ جامعہ فاروقیہ رضویہ، بانگہ انپورہ، لاہور

کی خدمت میں

گر قبول افتدز ہے عز و شرف

محمد حسین قصوری

جو حل لغات و مشکلات میں معین و معاون ثابت ہوگا۔

۱۰۔ موطا امام محمد علیہ الرحمۃ کی احادیث جو کہ مرفوعاً اور آثار صحابہ مرفوع حکماً ہیں جو فقہ حنفی کا مفصل اور مدلل اور کثیر ذخیرہ ہے۔ صاحب البیت ادری ممافیہ کے ماتحت علامہ صاحب نے بہت اچھا کیا کہ ترجمہ کرنے میں اس کتاب حدیث کا انتخاب فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب اکرم سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ جلیل میں علامہ ممدوح و موصوف کی محنت کو قبول فرمائے

۱۱۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس محنت پر صلہ جلیلہ اور جزاء کفیلہ اور اس کا نعم البدل جزاء جزیلہ عطا فرمائے۔

۱۲۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کا صدقہ افاضل عظام اور طلباء کرام کو علامہ صاحب کے فیوض و برکات سے مستفیض اور مستغید ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔ اور علامہ صاحب کو دین و دنیا و آخرت میں مقام علیا اور اعلیٰ علیین عطا فرمائے اور علمی مقام بلند فرمائے اللہمَّ زِدْ فِرْدَوْسَ رِبِّیْ یَوْمَ تَرْتَقِیْ زَیَادَہُ

فقط والسلام

ذوالمجد والاحترام سلمکم الرحمن الی یوم القیام

المقرظ

فقیر البوالعلماء محمد عبد اللہ قادری اشرفی رضوی برکاتی

۹۶ - ۵ - ۲۳



بِسْمِ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ

تقریظ انیق بفیضان النبی المحقق

عَامِدًا وَ مُصَلِّيًا وَ مُسَلِّمًا

- آقا بعد - بفضله تعالیٰ و بعونه و لطفہ و کرمہ و مشیتہ مؤطا امام محمد بن حسن الشیبانی علیہ رحمۃ
السامی کا اردو ترجمہ کو جو کہ محترم علامہ ابوالفیاض محمد حسین صاحب قصوری کی سعی بلیغہ اور کاوش جلیلہ کا ثمرہ ہے
میں نے مختلف مقامات سے ملاحظہ کیا ہے، جو کہ کثیر خوبیوں کا حامل ہے۔
- ۱۔ مؤطا کا یہ ترجمہ لفظی کیا گیا ہے جو طالع علی القلب ہے۔ افاضل دینی مدارس خوشی محسوس کریں گے۔
 - ۲۔ ترجمہ کی خوبی یہ ہے کہ فہم تفہیم اور تعلیم و تعلم میں جامع ہے
 - ۳۔ ترجمہ سہل الحصول ہے اور راغب الی القلوب ہے
 - ۴۔ ترجمہ میں علامہ موصوف و ممدوح نے درس نظامی کے ماتحت افاضل اور حکومتی مدارس کے ماتحت فاضل
عربی کے طلباء کرام کی لیاقت اور استعداد کو ملحوظ رکھا ہے
 - ۵۔ ترجمہ کو علامہ نے مشکل الفاظ اور لفاظی کاوشوں سے مبرا اور منترہ رکھا ہے۔
 - ۶۔ ترجمہ میں علامہ نے مؤطا کے مشکل الفاظ کو حل کر دیا ہے میں اس انداز سے خوشی محسوس کرتا ہوں
 - ۷۔ ترجمہ میں علامہ نے ایسی چیز پیدا نہیں ہونے دی جس سے افاضل اور طلباء کرام کے ذہن مشتوش ہوں
 - ۸۔ میں نے مختلف مقامات و اوراق و صفحات و سطور کو ملاحظہ کیا بفضله تعالیٰ یہ ترجمہ دیگر تراجم کی بہ نسبت
خوبیوں کے لحاظ سے مستثنیٰ اور مختص ہے۔
 - ۹۔ علامہ نے انتہائی محنت شاقہ اور سعی بلیغہ اور کاوش علمیہ سے ترجمہ کو حواشی سے بھی مزین کر دیا ہے

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

اہل سنت کے نوجوان فاضل عالم دین عزیزی مولانا محمد سلیم صاحب سابق مدرس دارالعلوم جامعہ فاروقیہ رضویہ باغیانپورہ لاہور، حال عربی ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول والٹن لاہور نے حدیث شریف کی بڑی اہم کتاب مؤطا امام محمد کا آسان اور سلیس اردو ترجمہ کیا ہے اور حسب ضرورت مختصر مگر جامع الفاظ میں حاشیہ بھی لکھ دیا ہے جس نے طلباء علماء کے لیے بڑی آسانی پیدا کر دی ہے اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سمجھنے کا شوق رکھنے والے اردو خواں طبقے کے لیے بھی استفادہ کی راہ کھول دی ہے۔

موصوف قبل ازیں بھی متعدد عربی کتب کے تراجم و شروح سپر قلم کر چکے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں برکت اور بہترین جزائے خیر عطا فرمائے، ان کی اور پڑھنے والوں کی مغفرت و بخشش کا ذریعہ بنائے آمین بجاہ سید المرسلین۔

محمد عبدالغفور

ناظم جامعہ فاروقیہ رضویہ پنج پیر گھوڑے شاہ روڈ

باغیانپورہ، لاہور

۱۲ محرم الحرام ۱۴۱۶ھ بروز جمعرات



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ عَلَى رَسُوْلِكَ الْكَرِيْمِ وَعَلَى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ

آج کل دینی علوم، خصوصاً قرآن پاک کے تراجم اور تفاسیر، اسی طرح کتب حدیث کے تراجم اور شرحیں اردو میں بکثرت آرہی ہیں چونکہ یہ کتابیں زیادہ تر حضرات فاضلین کی لکھی ہوئی ہیں اس لیے یہ تاثر پھیل رہا ہے بلکہ پھیلا جا رہا ہے کہ مذہب حنفی احادیث کے خلاف ہے حالانکہ یہ تاثر قطعاً غلط ہے۔

ہمارے دینی مدارس کو چاہیے کہ وہ مؤطا امام محمد یا شرح معانی الآثار کو دورہ حدیث کی کلاس کے لیے لازمی کتب میں سے قرار دیں تاکہ طلباء کے ذہن میں یہ بات رہے کہ ان کتابوں میں کامیابی حاصل کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح ملک العلماء مولانا علامہ ظفر الدین بہاری کی صحیح بہاری اور علامہ سید عبداللہ شاہ (حیدرآباد دکن) کی تصنیف زجاجة المصابیح کو شامل نصاب کریں تاکہ ہمارے علماء کی نظر میں قرآن و حدیث کے وہ دلائل بھی آئیں جن پر مذہب حنفی کی بنیاد ہے اس طرف فوری توجہ دی جانی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے مولانا علامہ محمد حسین فاضل تنظیم المدارس اور فاضل عربی کو کہ انھوں نے مؤطا امام محمد کا نہ صرف اردو ترجمہ لکھا ہے بلکہ اس پر جا بجا حواشی بھی لکھے ہیں۔ حال ہی میں ہمارے فاضل دوست مولانا علامہ محمد مشتاق تالبش قصوری مدظلہ نے بھی مؤطا شریف کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ حضرت علامہ مولانا الحاج محمد علی نقشبندی مدظلہ مہتمم جامعہ رسولیہ شیرازہ لاہور نے بھی اس بابرکت کتاب کا ترجمہ کیا ہے اور شرح بھی لکھی ہے، یہ نیک فال ہے کہ ہمارے فضلاء وقت کی اہم ضرورت کا احساس بھی کر رہے ہیں اور اس سلسلے میں علی اقدام بھی کر رہے ہیں۔

پروگریسوئس، اردو بازار، لاہور کے منتظمین بھی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ وہ دیگر اہم کتب کے علاوہ مؤطا امام محمد کا ترجمہ شائع کر رہے ہیں۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری
مکتبہ قادریہ، لاہور

۸ محرم الحرام ۱۴۱۷ھ

۲۶ مئی ۱۹۹۶ء



صاحبِ موطا کے حالاتِ زندگی

محدث، فقیہ اور تمام علومِ اسلامیہ میں مہارتِ تامہ رکھنے والے یہ ہیں ناشر فقہ حنفی امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ۔

نام و نسب آپ کی کنیت ابو عبد اللہ۔ نام محمد، باپ کا نام حسن اور نسبت کے لحاظ سے شیبانی کہلاتے ہیں پورا نام یوں ہوا ابو عبد اللہ محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ پیدائش حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد دمشق کے مشہور قصبہ ”حر سناء“ کے رہنے والے تھے پھر وہاں سے نقل مکانی کر کے عراق میں تشریف لے آئے اور حضرت امام محمد عراق کے مشہور قصبہ ”واسط“ میں ۱۲۲ھ کو پیدا ہوئے اور سرزمینِ کوفہ میں پرورش پائی۔

(شیخ عبدالحی، مقدمہ موطا امام محمد، صفحہ ۲۹، سعید کمپنی کراچی)

ابتدائی حالات آپ ابتدائی عمر سے ہی قرآن و سنت اور دیگر علومِ اسلامیہ کے حصول کی طرف مائل ہو گئے تھے چنانچہ آپ نے سرزمینِ بغداد میں منصور کے زمانہ میں جیل خانہ میں جا کر حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے فقہ کی تعلیم کا آغاز کیا۔ ان کے انتقال کے بعد حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے فقہ کی تکمیل کی اور حضرت امام مالک سے مدینہ طیبہ میں جا کر حدیث کی مشہور کتاب ”موطا“ پڑھی۔

(مفتی محمد عمیم الاحسان مجددی، مقدمہ البصیح النوری، صفحہ ۲۹، میسر محمد کراچی)

حضرت اسمعیل بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ دس سال کی عمر میں سرزمینِ کوفہ کی جامع مسجد میں مجلس (محفل) جمائے بیٹھے تھے۔

(محمد بن زبید الکوشری، تانیب الخطیب صفحہ ۵۸، مکتبہ اسلامیہ کوٹہ)

علمی ذوق حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا خود اپنا بیان ہے کہ میرے والد محترم کا انتقال ہو گیا تو وراثت میں مجھے تیس ہزار درہم ملے ان میں سے پندرہ ہزار درہم علمِ نحو اور اشعار کی کتب خریدنے اور پندرہ ہزار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَعْبُدُكَ وَنُصَلِّيْ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِكَ الْكَرِیْمِ

یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ احکام شریعت کا پہلا سرچشمہ قرآن کریم ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت بھی ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے چونکہ اس کے بغیر احکام الہی کی تفصیلات کا علم اور آیات قرآنی کا منشا و مراد سمجھنا ممکن نہیں ہے۔ سو اس بناء پر احادیث نبویہ احکام شریعت کا ماخذ قرار پائیں کہ ہمیں یہ قرآنی احکام کی عملی تصویر مہیا کرتی ہیں۔ لہذا احادیث نبویہ کی اشاعت بجا طور پر دونوں جہاں کا سب سے بڑا اعزاز ہے۔ بنا بریں بندہ کے ایک عزیز حضرت مولانا محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ”موطا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ“ کا سلیس اردو میں با محاورہ ترجمہ اور فوائد کے تحت مسلک احناف کو مزید دلائل قاہرہ سے ثابت کیا ہے۔ بندہ نے بعض مقامات کا مطالعہ کیا اور خوب پایا۔ مولیٰ تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے اور بہترین جزائے خیر مرحمت فرمائے۔ آمین

محمد شرف نقشبندی

۱۱ محرم الحرام ۱۴۱۶ھ

۲۹ مئی ۱۹۹۶ء بروز بدھ



ذوق مطالعہ | امام محمد رات بھر کتب کے مطالعہ میں گزار دیتے تھے، ایک فن سے طبیعت اکتا جاتی تو دوسرے فن کی کتب کا مطالعہ شروع کر دیتے اور جب آپ کو مطلوبہ مسئلہ مل جاتا تو خوشی میں جھوم کر فرماتے: یہ حلاوت، لذت اور سرور شہزادوں کو کیسے سیرا سکتا ہے؟

(مولانا محمد حنیف گنگوہی، ظفر المحصلین باحوال المصنفین، صفحہ ۸۸، دارالاشاعت کراچی)

علمی مقام | ایک دفعہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ پرتنگدستی کا تسلط ہو گیا آپ فقہائی کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: "تم میری ضرورت پوری کر دو اس کے عوض میں تمہیں فقہ کے دو مسائل بتا دوں گا، جس پر اس نے ضرورت پوری کرنے سے انکار کر دیا۔ فقہائی نے قسم کھائی کہ اگر میں اپنی لڑکی کو جہیز میں دنیا بھر کی چیزیں نہ دوں تو میری بیوی کو طلاق۔ بعد ازاں وہ پریشانی کے عالم میں مختلف علماء دین کے پاس جا کر مسئلہ دریافت کرنے لگا۔ ان میں سے ہر ایک کا یہی جواب تھا کہ چونکہ دنیا کی ہر چیز کا پیش کرنا ناممکن و محال ہے لہذا وہ حانت ہے، بعد میں وہ امام محمد کے پاس حاضر ہوا اور اس سلسلے میں سوال کیا، تو آپ نے فرمایا: یہ مسئلہ بتانے کے لیے ایک ہزار اشرفیاں لوں گا، چنانچہ فقہائی نے ایک ہزار اشرفیاں پیش کر دیں، حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، کہ تم قرآن پاک جہیز میں دے دو اس سے تمہاری قسم پوری ہو جائے گی،

علماء کرام نے آپ سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا: میری دلیل قرآن کی یہ آیت ہے "وَلَا يَأْتِيكُمُ الْإِنْفِ كِتَابٍ مُّبِينٍ" (اور خشک و تر ہر چیز قرآن میں موجود ہے)۔

(مولانا محمد حنیف گنگوہی، ظفر المحصلین باحوال المصنفین صفحہ ۸۹، دارالاشاعت کراچی)

مسائل کے استنباط میں مہارت | حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں رات بھر عبادت الہی میں مشغول رہا جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ ایک پہلو پر صبح تک محو خواب رہے، صبح کو امام محمد نے وضو کیے بغیر نماز پڑھی، میں نے اس سلسلے میں ان سے دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: تم نے یہ خیال کیا کہ میں رات بھر غفلت کی نیند سویا رہا ایسا نہیں ہے بلکہ میں نے قرآن پر غور و فکر کر کے ایک ہزار مسائل کا استنباط کیا ہے، تم نماز صرف اپنے لیے پڑھتے رہے لیکن میں یہ کام پوری قوم کے لیے کرتا رہا۔

(مولانا محمد حنیف گنگوہی، ظفر المحصلین باحوال المصنفین، صفحہ ۸۹، دارالاشاعت کراچی)

اساتذہ | حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے بہت سے اساتذہ ہیں جن میں سے چند مشہور ترین مندرجہ ذیل ہیں امام اعظم ابو حنیفہ، اسماعیل بن ابی خالد حمسی، سیفان بن سعید ثوری، مسعر بن کادم، مالک بن مخول، قیس بن ربیع، عمر بن فدا، بکیر بن عامر، عبداللہ بن قطف، بدر بن عثمان، ابوالاحوص سلام بن سلیم،

درہم حدیث اور فقہ کی کتابوں کے لیے میں نے خرچ کر دیے۔

(شیخ عبدالحی، مقدمہ مؤطا امام محمد، صفحہ ۳۰، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

آپ کو قرآن پاک میں مہارت تامہ حاصل تھی اس بات کی گواہی آپ کے

کتاب اللہ میں مہارت

مشاگرد رشید حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی دیتے ہیں، چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا کہ جب وہ بات کرے گویا کہ قرآن اس کی زبان پر اترتا ہو۔ (محمد بن زاہد کوثری، بلوغ الامانی، صفحہ ۵۵، سعید کمپنی کراچی)

نیز امام شافعی فرماتے ہیں کہ جب حضرت امام محمد کسی مسئلہ کو شروع کرتے تو ایسے انداز میں بیان کرتے کہ کسی حرف کو نہ آگے ہونے دیتے نہ پیچھے ہونے دیتے گویا قرآن ان پر اتر رہا ہو۔

(ڈاکٹر مصطفیٰ الشکوع، الائمہ الاربعہ، صفحہ ۲۲۰، دارالکتب اسلامیہ، بیروت)

مزید امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کسی کو قرآن کا عالم نہیں دیکھا۔

(حافظ محمد بن احمد ذہبی، مناقب امام اعظم و صاحبیہ، صفحہ ۴۸، سعید کمپنی کراچی)

قرآن و حدیث کی طرح امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو فقہ میں بھی کمال و درجہ کی دسترس حاصل تھی

فقہ میں کمال

بلکہ فقہ حنفی کے ناشر ہونے کا سرا اٹھیں گے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں کہ "میں نے حلال و حرام، علل اور ناسخ و منسوخ کے بارے امام محمد سے بڑھ کر علم رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔"

(محمد بن زاہد کوثری، بلوغ الامانی، صفحہ ۵۵، سعید کمپنی کراچی)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں کہ "اگر لوگ فقہ کے بارے انصاف سے کام لیں تو یقیناً انھوں نے امام محمد بن حسن کی مثل کوئی نہیں دیکھا ہوگا اور ان (امام محمد) سے بڑے فقیہ کی محفل میں، میں ہرگز نہیں بیٹھا۔"

(محمد بن زاہد کوثری، بلوغ الامانی، صفحہ ۵۵، سعید کمپنی کراچی)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک اور قول ہے کہ میں نے جس شخص سے بھی علمی سوال کیا اس کے چہرے میں

(بجوالہ مذکورہ)

(ناراضگی کے باعث) تبدیلی آگئی سوائے امام محمد بن حسن شیبانی کے۔ (بجوالہ مذکورہ)

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی گفتگو میں فصاحت و بلاغت کا عنصر واضح اور

فصاحت و بلاغت

غالب ہوتا تھا جس کے سبب حاضرین لطف اندوز ہوتے اور متاثر ہوئے بغیر

نہ رہتے۔ چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "لو اشاء ان اقول ان القرآن نزل بلغۃ محمد بن الحسن

لقلۃ لفصاحتہ" یعنی اگر میں چاہوں تو محمد بن حسن کی فصاحت کے باعث کہہ سکتا ہوں کہ قرآن ان کی زبان پر نازل ہوا

(محمد بن زاہد کوثری، بلوغ الامانی، صفحہ ۵۶، سعید کمپنی کراچی)

(۱۸) کتاب الاکراء (۱۹) کتاب الشروط (۲۰) کتاب مناسک الحج (۲۱) کتاب السمعیات
(۲۲) کتاب اکسب (۲۳) المارونیات

رپروفیسر اختر راہی، تذکرہ مصنفین درس نظامی، صفحہ ۲۱۰، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

حضرت امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۹ھ میں ”رے“ میں فوت ہوئے (۷۰)

وصال

حضرت امام محمد اور امام النخو امام کسائی دونوں کا ۱۸۹ھ میں انتقال ہوا دونوں کی تدفین کے بعد
مارون الرشید نے کہا: میں نے فقہ اور نحو ”رے“ میں دفن کر دی۔ ایک قول کے مطابق دونوں بزرگوں کا انتقال
ایک دن میں ہوا اور ایک قول کے مطابق کسائی دو دن بعد فوت ہوئے ”جبل طبرک“ کے دامن میں تدفین عمل میں لائی گئی
(محمد بن زاہد کوثری، بلوغ الامانی، صفحہ نمبر ۷۰، سعید کمپنی کراچی)

امام صاحب کے انتقال کے بعد کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا تو
دریافت کیا کہ نزاع کے وقت آپ نے اپنے آپ کو کیا پایا؟

بوقت انتقال علم میں استغراق

آپ نے جواب دیا: میں ”سعد مکاتب“ کے مسئلہ پر غور و خوض کر رہا تھا کہ میری روح پرواز کر گئی۔

حضرت امام محمد بن احمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد ماجد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ
انہوں نے فرمایا: کہ میں نے حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو آپ

جنت میں مقام

سے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کیا ہے؟ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا:
”اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت میں داخل فرمادیا اور فرمایا: اگر میں نے تجھے عذاب دینا ہوتا تو کھتیس علم نہ عطا فرماتا۔“ پھر
میں نے دریافت کیا کہ ”حضرت امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ کس حالت میں ہیں؟“ انہوں نے (حضرت امام محمد) نے
جواب دیا: ”وہ میرے اوپر والے درجے میں ہیں۔“ اور پھر میں نے امام اعظم ابو حنیفہ کے بارے میں دریافت کیا
تو انہوں نے فرمایا ”وہ اعلیٰ علیین (بہت بلند و بالا) درجہ میں ہیں۔“

(محمد بن زاہد کوثری، بلوغ الامانی صفحہ نمبر ۱، سعید کمپنی کراچی)

یہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی اجتہادی کوشش کا شاہکار ہے جو فقہ حنفی کی تائید میں
لکھی گئی ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ کتب فقہ حنفی کی تائید

موطا امام محمد

حمایت میں لکھی گئی ہیں۔ ناقدین اور تذکرہ نگاروں کی وضاحت کے مطابق موطا کے کئی نسخے ہیں لیکن ان میں سے
مشہور ترین دو نسخے ہیں

(۱) موطا بروایت امام محمد

(۲) موطا بروایت امام یحییٰ بن یحییٰ مسمودی جو موطا امام مالک کے نام سے مشہور ہے

سلام بن سلیمان ، زفر بن ہذیل ، ابو یوسف القاضی ، اسماعیل بن ابراہیم الجلی ، مالک بن انس ، ابراہیم بن محمد ، خارج بن عبداللہ ، ضحاک بن عثمان ، اسماعیل بن رافع ، اسامہ بن زید ، داؤد بن قیس الفراء ، ابو العوام عبدالخزیمہ بن الربیع البصری ، سفیان بن عیینہ ، اسماعیل بن ابراہیم ، مبارک بن فضالہ ، عباد بن عوام ، شعبہ بن حجاج ، محمد بن راشد المکحول ، حضرت عبداللہ بن مبارک ، اسماعیل بن عیاش الحمصی ، ثور بن یزید اللد مشقی اور ایوب بن عقبہ التیمی وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم ۔

(محمد بن زاہد الکوثری ، بلوغ الامانی ص ۸۰ ، سعید کینی کراچی)

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے بے شمار شاگرد ہیں جن کا شمار کرنا تو مشکل ہے لیکن ان میں سے چند مشہور کے

تلامذہ

نام یہ ہیں :-

ابوالحفص الکبیر البخاری ، احمد بن حفص الجلی ، ابوسلیمان موسیٰ بن سلیمان حمز جانی ، ان کے ذریعے کتب سے مغرب و مشرق میں پھیلے ، ابو عبداللہ محمد بن ادریس الشافعی ، ابو عبیدہ قاسم بن سلام اللہوی ، عمرو بن ابی عمرو الہرانی ، محمد بن سمان التیمی ، علی بن عبدالرقی ، محلی بن منصور الرازی ، ابوبکر بن ابی مقابل ، یحییٰ بن معین العطفانی ، علی بن مسلم الطوسی ، موسیٰ بن نصیر الرازی ، شاد بن حکیم البلخی ، حسن بن حرب الرقی ، ابوالعباد بن حمید ، ایوب بن حسن نیشاپوری ، علی بن بیس ، عقیل بن عنبہ ، علی بن مہران ، یحییٰ بن اکثم اور ہشام بن عبداللہ الرازی ۔ یاد رہے کہ صحاح ستہ کے مؤلفین امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد یا شاگردوں کے شاگرد ہیں ۔

(محمد بن زاہد الکوثری ، بلوغ الامانی ، صفحہ ۹ ، ۱۰ سعید کینی کراچی)

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا ، ایک حصہ سونے

رات کے معمولات

کے لیے ، دوسرا حصہ نماز کے لیے اور تیسرا حصہ درس و تدریس کے لیے حضرت امام محمد عام طور پر بیدار رہتے تھے ، آپ سے دریافت کیا گیا کہ آپ سوتے کیوں نہیں ؟ جواب میں فرمایا میں کیسے سو جاؤں جبکہ لوگوں کی نظریں ہم پر بند کور ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ جب ہمیں کوئی مسئلہ درپیش ہوگا تو ہم پوچھ لیں گے ۔ اس صورتحال میں اگر ہم بھی سو جائیں تو دین کا ضیاع ہوگا ۔ (علامہ محمد بن زاہد الکوثری ، بلوغ الامانی صفحہ ۵ ، سعید کینی کراچی)

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً ایک ہزار کتب تصانیف فرمائیں ، دور حاضر میں جو زیادہ مشہور

تصانیف

ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں :-

- (۱) الجامع الکبیر (۲) کتاب المبسوط (۳) الجامع الصغیر (۴) السیر الکبیر (۵) السیر الصغیر
- (۶) الزیادات (۷) کتاب الموطا (۸) کتاب الآثار (۹) کتاب الرد علی اہل المدینہ
- (۱۰) المناہج فی السیل (۱۱) کتاب الحج المبینہ (۱۲) الامالی (۱۳) الاکتساب فی الرزق المستطاب
- (۱۴) الاحتجاج علی مساک (۱۵) البحرانیات (۱۶) الرقیات (۱۷) العقائد الثیبانیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ

۱۱) بَابُ وَقُوتِ الصَّلَاةِ

اوقات نماز کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ غلام حضرت عبد اللہ بن رافع رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نماز کے وقت کے بارے دریافت کیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جب تمہارا سایہ ایک مثل ہو جائے تو تم نماز ظہر ادا کرو اور جب تمہارا سایہ دو مثل ہو جائے تو تم نماز عصر ادا کرو۔ جب سورج غروب ہو جائے تو نماز مغرب پڑھو اور نماز عشاء رات کے تہائی حصہ تک تم پڑھ سکتے ہو پس اگر تم نصف رات سے پہلے سونے کی کوشش کرو تو اللہ کرے تمہاری آنکھیں نہ سوئیں اور نماز صبح اندھیرے میں پڑھو۔ ف

۱۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي كَرِيمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَرَوُّجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَا أَخْبِرُكَ صِلِ الظُّهْرَ إِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ، وَالْعَصْرَ إِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَيْكَ، وَالْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَالْعِشَاءَ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ ثُلُثِ اللَّيْلِ، فَإِنْ تَمَّتْ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ فَلَا تَأْمَتُ عَلَيْكَ، وَصَلِ الصُّبْحَ بَعْلِسٍ.

فقہ حنفی کے مطابق اوقات نماز پنجگانہ :-

فجر :- صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک نماز فجر کا وقت ہے نماز فجر اقل وقت میں پڑھی جائے یا آخری وقت میں درست ہے لیکن امام ابو حنیفہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تاخیر سے یعنی اجالے میں پڑھنا مسنون و مستحب ہے یہ تاخیر اتنی ہونی چاہیے کہ اگر نماز میں خلل واقع ہو جائے تو طلوع آفتاب سے قبل نماز دوبارہ پڑھی جاسکے (بقیہ اگلے صفحہ پر)

موطا امام محمد کو موطا امام مالک پر کئی وجوہات سے برتری و فوقیت حاصل ہے جن میں سے چند یہ ہیں :-
 (۱) امام محمد، امام سحنی بن مسمودی سے علم حدیث اور فقہ وغیرہ میں خالق ہیں
 (۲) امام سحنی بن مسمودی سے موطا کی روایت میں اغلاط واقع ہوئی ہیں جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے ایسا نہیں ہوا
 (۳) امام سحنی بن سحنی مسمودی مکمل طور پر موطا کی سماعت امام مالک سے نہ کر سکے کیونکہ جس سال وہ حاضر خدمت ہوئے اسی سال حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا وصال شریف ہو گیا تھا، جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ تین سال سے زائد عرصہ حضرت امام مالک کے پاس ٹھہرے رہے اور براہ راست تمام روایات کا سماع کیا۔

محمد سلیم نقشبندی قصوری

۲/۵/۱۹۹۶



قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ
اللَّهُ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ، وَكَانَ يَرَى الْإِسْفَارَ
فِي النَّجْرِ، وَأَمَّا فِي قَوْلِنَا فَإِنَّا نَقُولُ إِذَا
زَادَ الظِّلُّ عَلَى الْمِثْلِ، فَصَامَ مِثْلُ الشَّيْءِ
وَزِيَادَةٌ مِنْ حِينَ تَمَّتِ الشَّمْسُ فَقَدْ
دَخَلَ وَقْتُ الْعَصْرِ، وَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ
فَأَنَّهُ قَالَ: لَا يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ حَتَّى
يَمِيدَ الظِّلُّ مِثْلِيَّةً -

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نماز عصر کی وقت
کے بارے ہی قول امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور وہ
نماز فجر اجالے میں پڑھنا بہتر خیال کرتے تھے اور نماز عصر
کے وقت کے بارے ہمارا یہ قول ہے کہ سایہ اصلی یعنی جو
زوال کے وقت ہوتا ہے کے علاوہ ہر چیز کا سایہ ایک مثل
ہونے سے شروع ہوجاتا ہے اور لیکن امام ابوحنیفہ کے
نزدیک ہر چیز کا سایہ دو مثل ہونے پر نماز عصر کا وقت
شروع ہوتا ہے -

۲ - أَخْبَرَنَا مَالِكُ أَخْبَرَ فِي ابْنِ شَهَابٍ
الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ
فِي مَجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَطْهَرَ -

حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ بیشک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر اس وقت ادا فرمالتے تھے کہ میرے
حجرے میں موجود دھوپ ابھی (دیواروں کی طرف) بلند
نہیں ہوتی تھی -

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۲۶)

عشاء: سفیدی کے غائب ہونے سے نماز مغرب کا وقت ختم اور نماز عشاء کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور
صبح صادق تک باقی رہتا ہے اس وقت میں جب چاہیں نماز ادا کر سکتے ہیں لیکن امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک نماز عشاء
دامی طور پر تاخیر سے پڑھنا سنت ہے اس سلسلے میں امام صاحب کے دلائل ملاحظہ ہوں وَصَلِّ الْعِشَاءَ أَمَا بَيْنَكَ وَ
بَيْنَ ثَلَاثِ اللَّيْلِ - یعنی نماز عشاء تہائی رات تک ادا کرو۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ ہم لوگوں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء رات کے تہائی حصہ یا اس سے بھی تاخیر سے ادا کی۔ نماز سے فارغ
ہو کر آپ نے فرمایا: اگر میری امت پر شاق نہ گزرتا تو میں اسی وقت ان کو نماز پڑھایا کرتا اس سلسلے میں اور بھی روایا موجود ہیں
جمعہ: نماز جمعہ نماز ظہر کے قائم مقام ہے اس کے وقت کی ابتداء اور انتہا بھی وہی ہے جو نماز ظہر کی ہے تعجیل و تاخیر کے
لحاظ سے اس کا حکم ظہر والا ہے۔ مسئلہ: جن نمازوں میں تاخیر مستحب ہے ان کے لیے اذان بھی تاخیر سے کہنا مستحب ہے اور جن
نمازوں میں تعجیل مسنون ہے انکی اذان میں بھی تعجیل مسنون ہے۔ مسئلہ: اذان کے اوقات بھی وہی ہیں جو نمازوں کے ہیں۔ وقت سے
قبل اذان جائز نہیں واللہ اعلم بالصواب -

(بقیہ حاشیہ)

امام صاحب کے دلائل ملاحظہ ہوں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَسْفَرًا وَاِبَالَفَجْرِ فَإِنَّهُ
 اَعْظَمُ لِلْجَبْرِ یعنی نماز صبح اجالے میں پڑھو کیونکہ اس کا ثواب زیادہ ہے، طبرانی کے الفاظ ہیں کُلَّمَا اسْبَحْتُمْ بِالصُّبْحِ
 فَإِنَّهُ اَعْظَمُ الْجُورِكُمْ یعنی جب تم نماز فجر اجالے میں پڑھو گے تو اس کا ثواب بھی زیادہ ملے گا اور ابن جان کی روایت
 ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فكلما اسفرتما بلفجر فانه اعظم للاجر - یعنی جب تم
 نماز فجر اجالے میں پڑھو گے تو اس کا ثواب زیادہ ہوگا۔

ظہر: نصف النہار یعنی زوال کا وقت ختم ہونے سے نماز ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ اصلی سایہ جو زوال کے
 وقت ہوتا ہے کے علاوہ ہر چیز کا سایہ دوگنا ہونے تک باقی رہتا ہے۔ نماز ظہر کے اختتام کے وقت پر امام اعظم ابوحنیفہ
 رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ یہ الفاظ ہیں صَلَّي الظُّلُّ إِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ وَالْعَصْرُ
 إِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَيْكَ - یعنی تم نماز ظہر اس وقت ادا کرو جب تمہارا سایہ ایک مثل ہو جائے اور جب تمہارا سایہ دو
 مثل ہو جائے تو نماز عصر ادا کرو۔ امام صاحب کے نزدیک ہر موسم سرما میں نماز ظہر میں تعجل (جلدی پڑھنا) اور موسم گرما میں
 تاخیر و تبرید (دیر سے اور ٹھنڈا کر کے پڑھنا) مستحب و مسنون ہے۔ تاخیر و تبرید کے سلسلے میں امام صاحب کی دلیل یہ
 حدیث ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ النَّحْرِ مِنْ فَيْحِ
 جَهَنَّمَ - جب گرمی زیادہ ہو تو تم نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو اس لیے کہ گرمی کی شدت دوزخ کے جوش کا نتیجہ ہے

عصر: ہر چیز کا سایہ دوگنا ہونے سے نماز عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور غروب آفتاب پر ختم ہو جاتا
 ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہر موسم میں نماز عصر تاخیر سے ادا کرنا مسنون و مستحب ہے اس مسئلہ پر
 ان کی دلیل وہ حدیث ہے جو سنن ابوداؤد میں موجود ہے کہ حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم لوگ سرزمین
 مدینہ طیبہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نماز عصر اس وقت تاخیر سے پڑھایا کرتے تھے
 جب تک سورج کی سفید روشنی باقی رہتی۔

مغرب: نماز مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شروع ہو جاتا ہے اور سفیدی کے غروب ہونے پر ختم ہو جاتا
 ہے سفیدی سے مراد وہ سفیدی ہے جو پوری کیفیت کے ساتھ آسمان کے کناروں پر جنوباً و شمالاً پھیل جاتی ہے امام
 اعظم علیہ الرحمۃ کے اس قول پر دلیل حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے کہ إِخْرُجْ وَقْتُ الْمَغْرِبِ آخِرُ
 أَسْوَدَ الْأَفْقِ - یعنی نماز مغرب کا آخری وقت افق کے سیاہ ہونے تک ہے۔ سفیدی کے غروب ہونے کے
 بعد افق پر سیاہی پھلتی ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ سفیدی پہلے اور سیاہی کا پھیلنا بعد میں ہوتا ہے۔ امام اعظم کے
 (باقی حاشیہ اگلے صفحہ ۳۷ پر)

نزدیک ہر موسم میں نماز مغرب میں تعجل مسنون و مستحب ہے۔

كَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ نَزِيدٍ: نَعَمْ، فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ،
فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضَمَّ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ
ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ
مَسَمَّ مِنْ مُقَدِّمِ نَاسِهِ حَتَّى ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاةِ رُءُوسِهِمَا
إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي مِنْهُ بَدَأَ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا حَسَنٌ وَالْوَضُوءُ ثَلَاثًا
ثَلَاثًا أَفْضَلُ وَالْإِثْنَانِ يُجْزِيَانِ وَالْوَاحِدَةُ
إِذَا اسْبَغْتَ تَجْزِي أَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيفَةَ -

جواب دیا ہاں۔ پھر انھوں نے پانی منگوا یا اور اپنے دونوں
ہاتھوں پر گرایا ایسے انھوں نے اپنے دونوں ہاتھ دو مرتبہ
دھوئے پھر انھوں نے کئی کی اور تین بار اپنے چہرے کو دھویا
پھر انھوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دو دو
مرتبہ دھویا۔ پھر وہ اپنے سر کے آگے والے حصہ سے مسح
شروع کر کے دونوں ہاتھوں کو گدی تک لے گئے پھر
ان کو اسی جگہ واپس لے آئے جہاں سے مسح شروع کیا
تھا اور بعد میں انھوں نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے
امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حسن ہے تین تین
بار وضو افضل، دو بار جائز اور ایک بار بھی کافی ہے
جب بہترین طریقے سے کیا جائے اور یہی قول امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

ف وضو کا سنون طریقہ: استنجا یا قضاء نے حاجت کے وقت نہ قبلہ کی طرف منہ ہونا چاہیے اور نہ پیٹھ، قبرستان
چاند، سورج، ہوا کے رخ کی طرف منہ کرنا اور سایہ دار درخت کے نیچے قضاء حاجت کے لیے بیٹھنا ممنوع و مکروہ ہے،
استنجا کرتے وقت صرف پانی کا استعمال یا صرف ڈھیلے کا استعمال درست ہے لیکن دونوں کا جمع کرنا افضل ہے
اور استنجا میں ڈھیلے کے استعمال میں طاق عدد یعنی تین کے عدد کا لحاظ رکھا جائے۔ سوکرا ٹھٹھنے والے کے لیے برتن میں
ہاتھ ڈالنے سے قبل دھو لینے چاہئیں۔ بائیں ہاتھ سے پانی لے کر دایاں ہاتھ دھویا جائے۔ اسی طرح دایاں ہاتھ استعمال
کرتے ہوئے دایاں ہاتھ دھویا جائے۔ منہ میں پانی ڈال کر تین بار کئی کی جائے۔ چہرے کو تین تین بار دھویا جائے
دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھویا جائے۔ دایاں ہاتھ پہلے اور دایاں بعد میں۔ پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی
کے نیچے تک طول کے لحاظ سے اور کان کی ایک ٹوسے لے کر دوسرے کان کی لوتک چہرے کی حد سے۔ تمام سر کا
مسح کیا جائے وہ یوں کہ دونوں ہاتھوں کی پھیلیاں پیشانی کے بالوں سے مس کرتے ہوئے نیچے گدی تک لے جائے
پھر دونوں ہاتھوں کو سر کے اطراف سے مس کرتے ہوئے پیشانی پر لائے جائیں، ڈاڑھی کا خلال اور کانوں کا مسح
بھی سنون ہے، آفر میں پہلے دایاں پاؤں تین بار پھر دایاں تین بار دھویا جائے۔

❖ ❖ ❖

۳۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابِ
بِالذُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ : كُنَّا
نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذُ هَبُ الدَّاهِبِ اِلَى قُبَا،
فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفَعَةٌ .

۴۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَكْبَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ
ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ اِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ
فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ .

قَالَ مُحَمَّدٌ تَأْخِيرُ الْعَصْرِ أَفْضَلُ
عِنْدَنَا مِنْ تَعْجِيلِهَا إِذَا صَلَّيْتَهَا وَالشَّمْسُ
بَيضَاءٌ نَقِيَّةٌ لَمْ تَدْخُلْهَا صُفْرَةٌ وَ
بِذَلِكَ جَاءَتْ عَامَةُ الْأَشَارِ، وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ وَقَدْ قَالَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ إِنَّمَا
سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِأَنَّهَا تُعْصَرُ وَتُؤَخَّرُ .

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم
نمازِ عصر ایسے وقت میں پڑھا کرتے کہ ”قب“ کی طرف
کوئی جانے والا وہاں پہنچ کر ان کے ہاں واپس بھی آجاتا
تو سورج اس وقت بلند ہوتا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نمازِ عصر
ایسے وقت میں پڑھا کرتے تھے کہ پھر کوئی آدمی بنی عمرو
بن عوف کے پاس جاتا تو ان کو نمازِ عصر پڑھتے ہوئے
پاتا۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے نزدیک
نمازِ عصر تاخیر سے ادا کرنا جلدی پڑھنے سے بہتر ہے تو
نمازِ عصر ایسے وقت ادا کرو کہ دھوپ زردی کی آمیزش
سے بالکل ماف ہو اور اس سلسلے میں بہت سی روایات
وارد ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے
اور بعض فقہانے ”عصر“ کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے
کہ اس وقت دن کا آخری حصہ اور نماز دن کی آخری نماز
ہے اس لیے اسے نمازِ عصر کہا جاتا ہے۔

۲۔ بَابُ اِبْتِدَاءِ الْوُضُوءِ

ابتداء وضوء کا بیان

ابو حسن نے عبداللہ بن زید بن عاصم جو اصحاب
رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے، سے سوال کیا کہ کیا
آپ مجھے عملاً دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وضو کیسے کیا کرتے تھے؟ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ

۵۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ
يَحْيَى بْنِ عَمَارَةَ بْنِ أَبِي حَسَنِ الْمَازِنِيِّ عَنْ
أَبِيهِ يَحْيَى اَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ اَبَا حَسَنِ
يَسْأَلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ زَيْدِ ابْنَ عَاصِمٍ وَ

۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْأَعْرَجِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ
أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ ثَمَرًا لِيَسْتَنْثِرَ .

۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ
أَبِي إِدْرِيسٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ
فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمِنْ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ .

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ بِنَبِيخِي
لِلتَّوَضُّعِ أَنْ يَتَمَضَّضَ وَيَسْتَنْثِرَ بِنَبِيخِي
لَهُ أَيْضًا أَنْ يَسْتَجْمِرَ وَالِاسْتِجْمَارُ
الِاسْتِنْجَاءُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ .

۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَعِيمُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمِّدُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ
يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وَضُوءَهُ، ثُمَّ
خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الصَّلَاةِ، فَهُوَ فِي صَلَاةٍ
مَا كَانَ يَعْمَدُ وَآتَهُ تَكْتَبُ لَهُ بِأَخْدَى
خَطْوَتَيْهِ حَسَنَةً وَتُمْسِي عَنْهُ بِالْأُخْرَى
سَيِّئَةً، فَإِنْ سَمِعَ أَحَدُكُمْ الْإِقَامَةَ فَلَا
يَسْعُ، فَإِنْ أَعْظَمَكُمْ أَجْرًا أَبْعَدُكُمْ
دَائِرًا قَالُوا: لِمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ:
مِنْ أَجْلِ كَثِيرَةِ الْحُطِيِّ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :
جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو اسے چاہیے کہ وہ
اپنی ناک میں پانی ڈالے پھر اسے صاف کرے ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص
وضو کرے اسے چاہیے کہ ناک صاف کرے اور جو استنجا
کرے اسے چاہیے کہ ڈھیلے کے استعمال میں طاق عدد
کا لحاظ رکھے ۔ ف

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اسی سے ہم یہ
دلیل اخذ کرتے ہیں کہ وضو کرنے والے کو چاہیے کہ وہ کلی
کرے اور ناک صاف کرے اور اسے یہ بھی چاہیے کہ
استنجا میں ڈھیلے استعمال کرے اور یہی قول امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے ۔

نعیم بن عبد اللہ الجمر کا بیان ہے کہ انہوں نے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ
جس شخص نے بہترین وضو کیا پھر وہ نماز کے ارادہ سے
نکلا پس جب تک وہ اسی قصد میں رہے گا اسے نماز میں
مصروف ہونے کا ثواب ملے گا اور ایک قدم کے بدلے
اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرے قدم
کے بدلے ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے پس اگر تم میں سے
کوئی اقامت سنے تو وہ دوڑ کر نہ جائے بیشک تم میں سے
جس کا گھر مسجد سے زیادہ دور ہے اسے ثواب بھی زیادہ ملے
گا، لوگوں نے دریافت کیا کہ اے ابو ہریرہ! اس کی
وجہ کیا ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب
دیا زیادہ قدموں کی وجہ سے ۔

(حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کہ وہ پہلے غسل کرتے پھر وضو کرتے یہ اسلم نے دریافت کیا کہ وضو کے بغیر صرف غسل بچھے کفایت نہیں کرتا؟ حضرت عبداللہ نے جواب دیا ہاں لیکن بعض اوقات میں (بعد از غسل) اپنے ذکر کو چھولیتا ہوں تو پھر وضو کرتا ہوں۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ذکر (شرمگاہ) کو چھونے سے وضو واجب نہیں ہوتا اور یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور اس سلسلے میں بہت سی روایات موجود ہیں۔

قیس بن طلق کا بیان ہے کہ ان کے باپ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے دریافت کیا جس نے اپنے ذکر (شرمگاہ) کو چھو لیا وہ وضو کرے گا؟ آپ نے فرمایا وہ (ذکر) بھی تیرے جسم کا ایک حصہ ہے۔

عطاء بن ابی رباح روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے نماز کی حالت میں ذکر کے چھونے کے سلسلے میں فرمایا: میں ذکر کے چھونے یا اپنی ناک کے چھونے کے فرق کی پرواہ نہیں کرتا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ذکر کو چھونے سے وضو لازم نہیں آتا

حضرت حارث بن ابو ذئاب کا بیان ہے کہ انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ذکر کو چھونے سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

حضرت ابو عوام بصری کا بیان ہے کہ ایک شخص نے

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ، فَقَالَ لَهُ أَمَا يُجْزِيكَ الْغُسْلُ مِنَ الْوَضُوءِ؟ قَالَ بَلَى. وَلَكِنِّي أَحْيَانًا أَمَسْتُ ذَكَرِي فَأَتَوَضَّأُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا وَضُوءَ فِي مَسِّ الذَّكَرِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ فِي ذَلِكَ أَثَرٌ كَثِيرَةٌ.

۱۳۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ التَّمِيمِيُّ قَاضِي الْإِمَامَةِ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مَسَّ ذَكَرَهُ أَيْتَوَضَّأُ؟ قَالَ: هَلْ هُوَ إِلَّا لِبُضْعَةٍ مِنْ جَسَدِكَ.

۱۴۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو الْمَكِّيُّ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي مَسِّ الذَّكَرِ وَأَنْتَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: مَا أَبَى إِلَى مَسِّهِ أَوْ مَسِّتُ أَنْفِي.

۱۵۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمَدَنِ فِي أَخْبَرَنَا صَالِحٌ مَوْلَى التَّوَّامَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ فِي مَسِّ الذَّكَرِ وَضُوءٌ.

۱۶۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمَدَنِ فِي أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ذُبَابٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ لَيْسَ فِي مَسِّ الذَّكَرِ وَضُوءٌ.

۱۷۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَوَّامِ الْبَصْرِيُّ

۴۔ بَابُ الْوُضُوءِ فِي الْإِسْتِنْبَآءِ

استنجاء میں پانی کے استعمال کا بیان

حضرت عثمان بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ ان کے باپ نے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے متعلق سنا کہ وہ استنجاء میں اپنی سترگاہ (شرمگاہ) کو پانی سے دھوتے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس سے دلیل اخذ کی ہے دوسری چیز (رُصِیَا وغیرہ) کی بہ نسبت استنجاء میں پانی کا استعمال زیادہ بہتر ہے اور یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

۱۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ عُمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَمَةَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَ الْمَاءِ تَحْتَ الشَّرَاةِ .

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا اتَّخَذُوا الْإِسْتِنْبَآءَ بِالْمَاءِ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ غَيْرِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى .

۵۔ بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَّسِّ الذَّكْرِ

شرمگاہ کو چھونے سے وضو کا بیان

حضرت مصعب بن سعد کا بیان ہے کہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو قرآن پاک پکڑا یا کرتا تھا تو ایک دفعہ میں نے کھجلی کی حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید تو نے اپنے ذکر کو چھو لیا ہے؟ میں نے کہا ہاں، انھوں نے کہا: تو اٹھ اور وضو کر۔ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اٹھ کر وضو کیا اور پھر میں واپس آ گیا۔ سالم بن عبد اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں

۱۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ أَمْسِكُ الْمِصْحَفَ عَلَى سَعْدٍ فَأَحْتَكْتُ، فَقَالَ لَعَلَّكَ مَسَسْتَ ذَكَرَكَ فَقُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَقُمْ، فَتَوَضَّأُ، قَالَ: فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ .

۱۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ

ذکر کو چھولیتا ہے ؟ انھوں نے جواب دیا: ذکر کا چھونا اور اپنے سر کا چھونا برابر ہے۔

حضرت عمیر بن سعد النخعی کا بیان ہے کہ میں ایسی مجلس میں موجود تھا جس میں عمار بن یاسر بھی موجود تھے ذکر کو چھونے کا تذکرہ چھڑ جانے پر انھوں نے کہا وہ تمہارے جسم کا ایک ٹکڑا ہے اور تمہاری ہتھیلی کے لیے دوسری جگہ بھی ہے۔

حضرت براہ بن قیس کا بیان ہے کہ شرمگاہ کو چھونے کے بارے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ (شرمگاہ) تمہاری ناک کی طرح ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں شرمگاہ یا اپنی ناک اور یا اپنے کان کو چھونا برابر خیال کرتا ہوں۔

حضرت علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت قیس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا میں نے نماز کی حالت میں اپنے ذکر (شرمگاہ) کو چھولیا ہے ؟ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا تو نے اسے کاٹ کیوں نہیں دیا؟ پھر فرمایا: تمہارا ذکر (شرمگاہ) تمہارے باقی جسم کی مثل ہے۔

حضرت قیس بن ابی حازم کا بیان ہے کہ ایک آدمی حضرت سعد بن ابی وقاص کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کیا یہ چیز میرے لیے جائز ہے کہ میں نماز کی حالت میں

قَالَ سَأَلْتُ حُدَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ عَنِ الرَّجُلِ مَسَّ ذَكَرَهُ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ كَمَسِّهِ رَأْسَهُ۔

۲۳۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَذَكَرَ مَسَّ الذِّكْرِ فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ وَإِنْ لَكَيْتَ لَمْ وَضِعًا غَيْرَهُ۔

۲۴۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنِ الْبَدَائِئِيِّ بْنِ تَيْسٍ قَالَ قَالَ حُدَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فِي مَسِّ الذِّكْرِ مِثْلُ أَنْفِكَ۔

۲۵۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ حَدَّثَنَا قَابُوسٌ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا أَبَالِي إِتْيَاءَ مَسِّسْتُ وَأَنْفَعِي وَأَذُنِي۔

۲۶۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو لَدَيْنَةَ يَحْيَى ابْنُ الْمُهَلَّبِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُرْوَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: إِنِّي مَسَّسْتُ ذَكَرِي قَائِمًا فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَفَلَا قَطَعْتَهُ؟ ثُمَّ قَالَ: وَهَلْ ذَكَرَكَ إِذْ كَسَا ثَرَجَكَ؟

۲۷۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ،

عطاء بن ابورباح سے سوال کرتے ہوئے کہا اے ابو محمد! ایک شخص وضو کرنے کے بعد اپنی شرمگاہ کو چھولتا ہے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟ لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کرتے تھے اگر تو اسے پید خیال کرتا ہے تو اسے کاٹ ڈال! عطاء بن ابورباح نے کہا قسم بخدا! یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میرے نزدیک ذکر کو چھونے یا اپنی ناک کو چھونے کے درمیان کوئی امتیاز نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ذکر کے چھونے کے سلسلے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا اگر وہ پید ہے تو اسے کاٹ دو

حضرت ابراہیم النخعی سے نماز میں ذکر چھونے کے بارے دریافت کیا گیا تو انھوں نے فرمایا وہ (ذکر) تیرے جسم کا ایک حصہ ہے۔

حضرت ارقم بن شریحہ کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں اپنے جسم کو کھجاتا ہوں اور نماز کی حالت میں اپنے ذکر کو چھولتا ہوں؟ تو انھوں نے جواب دیا بلاشبہ وہ تیرے جسم کا ایک حصہ ہے۔

حضرت براء بن قیس کا بیان ہے کہ میں نے حذیفہ بن یمان سے ایسے شخص کے بارے سوال کیا جو اپنے

قَالَ، سَأَلَ رَجُلٌ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ رَجُلٌ مَسَّ قُرْجَهُ بَعْدَ مَا تَوَضَّأَ، قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ إِنْ كُنْتَ تَسْتَنْجِسُهُ فاقطعه، قَالَ عطاء بن أبي رباحٍ هذا والله قول ابن عباس -

۱۸۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ رَجِيَهُ اللَّهُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي مَسِّ الذَّاكِرِ مَا أَبَالِي مَسْسُهُ أَوْ طَرَفِ النَّخَعِيِّ -

۱۹۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ سُئِلَ عَنِ الْوَضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّاكِرِ، فَقَالَ إِنْ كَانَ نَجَسًا فاقطعه -

۲۰۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الضَّبِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ فِي مَسِّ الذَّاكِرِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ -

۲۱۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا سَلَامُ بْنُ سَلِيمٍ الْجَنْدِيُّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ أَرْقَمِ بْنِ شَرْحَبِيلٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِنِّي أَحْكُ جَسَدِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ فَأَمْسَّ ذَكَرِي، فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ -

۲۲۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا سَلَامُ بْنُ سَلِيمٍ عَنْ مَنْصُورِ الْمُعْتَمِرِ عَنِ السَّادِ وَبَنِي عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ قَيْسٍ

انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کا کھانا کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا

حضرت ابان بن عثمان کا بیان ہے کہ جب تک حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے گوشت اور روٹی کھائی پھر انہوں نے کھلی کی دونوں ہاتھ دھوئے پھر دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیرا پھر انہوں نے وضو نہ کیا اور نماز ادا کی۔

حضرت یحییٰ بن سعید نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیع العدوی رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کے بارے سوال کیا جو وضو کرتا ہے پھر ایسا کھانا کھاتا ہے جو آگ پر تیار کیا گیا ہو تو کیا وہ دوبارہ وضو کرے گا؟ انہوں نے کہا بیشک میں نے اپنے باپ کو ایسے کرتے دیکھا پھر انہوں نے وضو نہ کیا

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ خیبر کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حتیٰ کہ وہ ”صہباء“ مقام میں پہنچ گئے۔ یہ مقام خیبر کے بہت قریب ہے پھر انہوں نے (صحابہ کرام) نماز عصر ادا کی۔ بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زادراہ (دوران سفر کھانے کی چیزیں) طلب فرمائیں آپ کی خدمت میں صرف ستو پیش کیے گئے آپ نے انہیں پانی میں گھولنے کا حکم دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم نے ستو کھائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے کھلی کی اور ہم نے بھی کھلی کی، پھر آپ نے نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ تَعَشَّى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

۳۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي ضَمْرَةَ بِنْتُ سَعِيدِ بْنِ الْمَازِنِيِّ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَكَلَ لَحْمًا وَخُبْزًا فَتَمَضَّضَ وَعَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ مَسَحَهُمَا بِوَجْهِهِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

۳۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيَّ عَنِ الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصِيبُ الطَّعَامَ قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ أَيْتَوَضَّأُ مِنْهُ؟ قَالَ: قَدْ رَأَيْتُ أَبِي يَفْعَلُ ذَلِكَ ثُمَّ لَا يَتَوَضَّأُ۔

۳۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَّارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ سُوَيْدَ ابْنَ نَعْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْقَهْبَاءِ وَهِيَ آذُنُ خَيْبَرَ صَلُّوا الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَنْرَاءِ وَقَالَ: فَلَمْ يَأْتُوا إِلَّا بِالسُّوَيْقِ، فَأَمَدَ بِهِمُ فَتَرَى لَهُمْ بِالْمَاءِ، فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ، فَتَمَضَّضَ وَمَضَّضْنَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

قَالَ أَيَحِلُّ لِي أَنْ أَمْسَ ذِكْرِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ؟
فَقَالَ إِنْ عَلِمْتَ أَنَّ مِنْكَ بَضْعَةٌ فَجَسَةً
فَأَقْطَعُهَا -

۲۸۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ
حَدَّثَنِي حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ
عَبِيدٍ عَنْ أَبِي الدَّارِ دَاوُدَ أَنَّكَ سُئِلَ عَنْ مَسِّ
الْيَدِ فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ -

اپنا ذکر (شرمگاہ) چھو لوں؟ حضرت سعد بن ابی وقاص
رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اگر تمہارا خیال ہے کہ وہ
تمہارے جسم کا پلید ٹکڑا ہے تو اسے کاٹ ڈالو۔

حضرت عبید کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی
اللہ عنہ سے شرمگاہ کے چھونے کے سلسلے میں سوال
کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ تمہارے جسم کا ایک
ٹکڑا ہے۔ ف

۶۔ بَابُ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

آگ سے پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو

حضرت وہب بن کیسان کا بیان ہے کہ میں نے
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا
میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں
نے گوشت کھایا پھر وضو کیے بغیر نماز پڑھی۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان
ہے کہ نے تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری
کی مچھ کا گوشت تناول فرمایا پھر نماز ادا کی اور وضو
نہ کیا۔

حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں
کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ

۲۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ
قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ:
رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ أَكَلَ لَحْمًا ثُمَّ
صَلَّى لَمْ يَتَوَضَّأْ -

۳۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ
جَنْبَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ -

۳۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنِ مَرْبُوعَةَ

ف یہ احادیث، آثار اور روایات اس بات کی دلیل ہیں کہ مس الذکر (شرمگاہ) کے چھونے سے وضو لازم نہیں آتا
سراج الامت حضرت امام اعظم ابوحنیفہ و امام محمد رحمہما اللہ وغیرہ کا یہی مذہب ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَتَوَضَّأَ
الْمَرْأَةُ وَتَقْتَسِلَ مَعَ الرَّجُلِ مِنْ إِنْشَاءِ
وَاحِدٍ، إِنْ بَدَأَتْ قَبْلَهُ أَوْ بَدَأَ قَبْلَهَا،
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ عورت
(اپنے) مرد کے ساتھ ایک برتن میں وضو کرے یا غسل کرے
کوئی حرج نہیں۔ یہ بات عام ہے کہ عورت مرد سے پہلے
شروع کرے یا مرد عورت سے قبل اور یہی قول امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

۸۔ بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الشَّرَافِ

نکسیر بھوٹنے سے وضو کرنے کا بیان

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ ابن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جب نکسیر بھوٹی تو وہ نماز سے
پھر جاتے وضو کرتے اور کوئی بات نہ کرتے پھر اپنی
جگہ پر آجاتے اور پڑھی ہوئی نماز پر بنا کرتے۔

۳۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَعَفَ رَجَعَهُ فَتَوَضَّأَ وَلَمْ
يَتَكَلَّمْ ثُمَّ رَجَعَ فَبَنَى عَلَى مَا صَلَّى.

حضرت عبداللہ ابن قسیط رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو دیکھا
کہ نماز کی حالت میں ان کی نکسیر بھوٹی۔ وہ اُمّ المؤمنین
زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ سلمہ کے گھرانے ان کے
پاس پانی پیش کیا گیا تو انھوں نے وضو کیا پھر اپنی جگہ
واپس آگئے اور اپنی پڑھی ہوئی نماز پر بنا کر لی۔ ف

۳۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ أَنَّ مَأَى سَعِيدَ بْنَ
الْمُسَيَّبِ رَعَفَ وَهُوَ يُصَلِّي فَأَنَّى حُجْرَةَ
أُمِّ سَلَمَةَ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَوْتِي بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَجَعَ فَبَنَى
عَلَى مَا قَدَّمَ صَلَّى.

ف نکسیر بھوٹنے کے بارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ ہے کہ اس سے وضو ناسد ہو جاتا ہے
نماز کے دوران جس کی نکسیر بھوٹ جائے تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا وہ اپنی ناک پر ہاتھ رکھ کر پیچھے پلٹ جائے گا
اور وضو کرے گا اگر اس نے گفتگو نہ کی تو واپس آکر اپنی سابقہ نماز پر بنا کرے ورنہ نئے سرے سے نماز شروع کرے گا
بعد میں سجدہ کرنے کی صورت میں دوبارہ نکسیر بھوٹ جانے کا اندیشہ ہو تو سر کے اشارے سے سجدہ کرے (ہاتی صفحہ نمبر ۵ پر)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا وَضُوءَ
مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ وَلَا مِمَّا دَخَلَ إِلَيْهَا الْوُضُوءُ
مِمَّا خَرَجَ مِنَ الْحَدِيثِ فَأَمَّا مَا دَخَلَ
مِنَ الطُّعَامِ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ وَلَوْ
تَمَسَّهُ فَلَا وَضُوءَ فِيهِ، وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اسی روایت
سے دلیل اخذ کی ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو
لازم نہیں آتا اور نہ ایسی چیز کے استعمال سے جو آگ پر
نہیں پکائی گئی بلکہ جسم سے کسی نجس رطوبت پر چڑھا ہونے
سے وضو لازم آتا ہے گویا کوئی چیز خواہ آگ پر پکائی
گئی ہو یا نہ پکائی گئی ہو، کے استعمال سے وضو لازم
نہیں آتا، یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
کا ہے۔ ف

۱۔ بَابُ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يَتَوَضَّعَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

مرد اور عورت کا ایک برتن سے وضو کرنا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مرد اور عورتیں اجنباء
طور پر (ایک برتن میں) وضو کیا کرتے تھے عہ

۳۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ كَانَ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّعُونَ
جَمِيعًا فِي تَرْتَمِينَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

ف جمہور محدثین اور فقہاء کے نزدیک آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو لازم نہیں آتا۔ اس باب
میں وارد شدہ تمام روایات اور آثار اس مسئلہ کی تائید کرتے ہیں۔ وہ جمہور صحابہ میں سے ابو بکر، عمر، عثمان، علی
ابن مسعود، ابن عباس، عامر بن ربیع، ابی بن کعب وغیرہ میں اور تابعین میں سے عبیدہ سلمانی، سالم بن عبداللہ
قاسم بن محمد، امام مالک، امام شافعی، اہل حجاز، ثوری، ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم ہیں۔
(حاشیہ مؤطا محمد، قدیمی کتب خانہ کراچی)

عہ ابتدائے اسلام میں عام مردوں اور عورتوں کے لیے اجتماعی طور پر ایک برتن میں وضو اور غسل
کرنا جائز تھا، لیکن آیت حجاب (پہرہ کا حکم) نازل ہونے کے بعد زوجین اور محارم کے لیے یہ حکم باقی رکھ
گیا اور باقی لوگوں کے لیے ممنوع و حرام قرار دے دیا گیا۔

الرُّعَافُ عَلَى الرَّجُلِ فَكَانَ إِنْ أَوْمَأَ
بِرَأْسِهِ إِيْمَاءً لَمْ يَرُعَفْ وَإِنْ سَجَدَ
رُعِفَ أَوْ مَأَ بِرَأْسِهِ إِيْمَاءً وَاجْتَرَا كَادَ
إِنْ كَانَ يَرُعَفُ كُلَّ حَالٍ سَجَدَ وَ أَمَّا إِذَا
أَدْخَلَ الرَّجُلُ إِصْبَعَهُ فِي أَنْفِهِ فَأَخْرَجَ
عَلَيْهَا شَيْئًا مِنْ دَمٍ فَهَذَا لَا وَضُوءَ فِيهِ
لِأَنَّهُ غَيْرُ سَائِلٍ وَلَا فَاطِرٍ وَإِنَّمَا
الْوُضُوءُ فِي الدَّمِ مِمَّا سَالَ أَوْ قَطَرَ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ -

اثر کے مطابق (نکسیر کی حالت میں) واپس پلٹے گا اور
وضو کرے گا اگر اس نے گفتگو نہیں کی تو اپنی پڑھی ہوئی
نماز پر بنا کرے گا اور یہی ہمارا قول ہے۔ اگر نماز کی
حالت میں نکسیر کا خون کثیر مقدار میں بہ رہا ہو تو اگر خون
میں اضافہ ہونے کا خوف نہ ہو تو اپنے سر کے اشارے
سے نماز پڑھے اگر سجدہ کرنے سے پھر نکسیر مھوٹ جانے
کا امکان ہو تو سجدہ سر کے اشارے سے کرے اور ایسے
سجدہ اسے کافی ہوگا اور اگر بہ صورت خون بہتا ہو تو سجدہ
کرے گا اور جب کوئی شخص اپنی انگلی اپنی ناک میں داخل
کرے پھر اسے نکالا اگر اس پر خون کا اثر ہو تو ایسی صورت
میں وضو لازم نہیں آئے گا کیونکہ وہ بہنے والا اور قطرہ کی
صورت میں نہیں ہے بہنے والے اور قطرے کی شکل میں
خون ہو تو وضو لازم آتا ہے اور یہی قول امام ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

۹۔ بَابُ الْغَسْلِ مِنْ بَوْلِ الصَّبِيِّ

بچے کے پیشاب کو دھونے کا بیان

حضرت ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا کا بیان
ہے کہ وہ اپنا چھوٹا بچہ جو کھانا نہیں کھاتا تھا لیکر بارگاہ
رسالت میں حاضر ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا تو اس بچے نے آپ کے
کپڑوں پر پیشاب کر دیا آپ نے پالی منگوایا اور کپڑوں
پر چھڑکا اور آپ نے وہ دھوئے نہیں۔

۴۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسِ ابْنَتِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي
جَعْفَرٍ أَنَّهَا صَغِيرَةٌ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَاعَا
بِمَاءٍ فَغَسَمَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ -

۳۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الذَّنَى
يُرْعَفُ فَيَكْتُمُ عَلَيْهِ الدَّمُ كَيْفَ يُصَلِّي؟ قَالَ:
يُذَوِّي إِيمَاءً بِرَأْسِهِ فِي الصَّلَاةِ.

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے ایسے
شخص کے بارے سوال کیا گیا جس کی نکسیر مھوٹ گئی ہو
اور کثرت سے خون بہہ رہا ہو تو وہ کیسے نماز پڑھے؟
انہوں نے جواب دیا کہ وہ اپنے سر کے اشارے سے
نماز ادا کرے گا۔

۳۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ الْمُجْتَبِرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ
الْحَطَّابِ أَنَّهُ نَأَى سَأَلَهُ بَزَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ يَدْخُلُ إِصْبَعَهُ فِي أَنْفِهِ أَوْ إِصْبَعِيهِ
ثُمَّ يُخْرِجُهَا وَفِيهَا شَيْءٌ مِّنْ دَمٍ فَيَقْتُلُهُ
ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ.

حضرت عبدالرحمن بن المجتبر بن عبدالرحمن بن عمر بن
خطاب رضی اللہ عنہم نے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ
عنه کو دیکھا کہ وہ اپنی ایک انگلی یا دو انگلیاں اپنی ناک میں
داخل کرتے پھر اسے نکال لیتے اور اگر انگلی پر کوئی خون
کا اثر دیکھتے تو اسے صاف کر لیتے پھر نماز پڑھتے اور
(دوبارہ) وضو نہ کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِذَ أَكَلَهُ نَأَخَذُ فَمَا مَا
الرُّعَافُ فَإِنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ كَانَ لَا يَأْخُذُ
بِذَلِكَ وَيَرَى إِذَا رَعَفَ الرَّجُلُ فِي صَلَاتِهِ
أَنْ يُغْسِلَ الدَّمَ وَيَسْتَقْبِلَ الصَّلَاةَ، فَمَا مَا
أَبُو حَنِيفَةَ فَإِنَّهُ يَقُولُ بِمَا رَوَى مَالِكٌ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ
يَنْصَرِفُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَبْنِي عَلَى مَا صَلَّى
إِنَّ لَمْ يَتَكَلَّمْ وَهُوَ قَوْلُنَا، وَأَمَّا إِذَا كَثُرَ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان تمام
روایات سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں نکسیر کے سلسلے میں
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کوئی دلیل اخذ نہیں کرتے اور نہ
اس پر عمل کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ جب نماز کی
حالت میں کسی شخص کی نکسیر مھوٹ جائے تو وہ خون صاف
کرے اور نئے سرے سے نماز شروع کرے، لیکن
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام مالک کی روایت کے
مطابق عمل کرتے ہیں کہ وہ عبداللہ ابن عمر اور سعید بن مسیب

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۴۹ سے) اگر کسی نے اپنی ناک میں انگلی ڈالی تو نکالنے پر اس پر خون کا اثر پایا گیا تو اس سے وضو
نہیں ٹوٹے گا کیونکہ خون کے بہنے سے وضو فاسد ہوتا ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نکسیر کے پھوٹنے سے
وضو فاسد نہیں ہوتا البتہ نماز کی حالت میں کسی کی نکسیر پھوٹنے کی صورت میں وہ شخص واپس پلٹے گا خون صاف کر کے پھر نماز
پڑھے گا اگر اس نے ایک رکعت مکمل نہ کی ہو تو وہ نئے سرے سے نماز پڑھے گا اور اگر ایک رکعت یا زائد نماز پڑھ چکا ہو تو اپنی
سابقہ نماز پر بناء کرے گا۔ امام حسن بصری اور ایک قول کے مطابق امام شافعی کے نزدیک بناء درست نہیں ہوگی۔

ابن یسار عن المقداد بن الاسود ان علي بن ابي طالب رضي الله عنه امره ان يسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرجل اذا دنا من اهل بيته فخرج منه المذي ماذا عليه؟ فان عدي بن ابي بنه، واستحيى ان يسأله فقال المقداد: فسألته، فقال: اذا وجد احدكم ذلك فليتنضم فرجه وليتوضأ وضوءاً للصلاة.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں کہ جو شخص اپنی بیوی کے نزدیک جائے تو اس کی مذی نکل آئے تو اس پر کیا چیز لازم ہوتی ہے؟ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی میرے نکاح میں ہے اس لیے یہ مسئلہ آپ سے دریافت کرتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص یہ (مذی) دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی شرمگاہ کو دھو ڈالے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کرے۔

ف

۴۳۰ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي أَنَّ يَدُ بِنِ اسْمَ عَن أَبِيهِ أَنَّ عَمَرَ بِنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي لَأَجِدُكَ يَتَحَدَّرُ مِنِّي مِثْلَ الْخُرَيْزَةِ، فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَغْسِلْ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وَضُوءًا لِلصَّلَاةِ.

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں محسوس کرتا ہوں کہ مجھ سے مذی بلور کے دانہ کی طرح خارج ہوتی ہے پس تم میں سے کوئی شخص جب مذی پائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی شرمگاہ دھوئے اور نماز کے لیے وضو کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ يَغْسِلُ مَوْضِعَ الْمَذْيِ وَيَتَوَضَّأْ وَضُوءًا لِلصَّلَاةِ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس کی مذی خارج ہو وہ مذی

ف جماع کا تصور آتے وقت یا جماع کا ارادہ کرتے وقت اور یا ملاجعت کے وقت شرمگاہ سے سفید اور رقیق (پتلا) جو مادہ خارج ہوتا ہے اسے ”مذی“ کہا جاتا ہے۔ آئمہ اربعہ اور جمہور فقہاء کے نزدیک مذی کے خروج سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس سے وضو لازم آتا ہے اور غسل لازم نہیں آتا۔ شرعی مسئلہ یافت کرنے میں کوئی حرج نہیں تھا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود دریافت کرنے کی بجائے حضرت مقداد کا انتخاب کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بیوی کے عزیز واقارب سے ایسی گفتگو نہیں کرنی چاہیے جس سے ان کو رنج و ندامت ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایسا لڑکا جو ابھی کھانا نہ کھاتا ہو کے پیشاب کو نہ دھونے کی اجازت ہے اور لڑکی کے پیشاب دھونے کا حکم دیا گیا ہے اور دونوں کے پیشاب کا دھونا ہمارے نزدیک بہتر ہے اور یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے ف

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا، آپ نے پانی منگوا کر ان پر گرا دیا۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی سے ہم نے دلیل اخذ کی ہے کہ ہم کپڑے کو دھونے کے ارادے سے اس پر پانی بہاتے ہیں حتیٰ کہ ہم اسے صاف ستھرا کر دیتے ہیں اور یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ جَاءَتْ رُخْصَةٌ فِي بَوْلِ الْغُلَامِ إِذَا كَانَ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ وَ أُمِدَّ بِغَسْلِ الْجَارِيَةِ وَ غَسْلُهَا جَمِيعًا أَحَبُّ إِلَيْنَا وَ هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى -

۳۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِغِيرِي، فَبَالَ عَلَيَّ ثَوْبِي فَدَعَا بِمَاءٍ فَاتَّبَعَهُ إِيَّاهُ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ تَتْبَعُهُ إِيَّاهُ غَسْلًا حَتَّى تَنْقِيَهُ وَ هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى -

۱۔ بَابُ الْوَضُوءِ مِنَ الْمِدْيَانِ

مدی سے وضو ٹوٹ جانیکا بیان

حضرت مفذاد بن اسود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا کہ وہ

۳۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي سَالِمُ أَبُو التَّمْرِ مَوْلَى عَبْدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ مَعْمَرِ الْقَيْمِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ

ف اس بات پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی بچہ کھانا کھاتا ہو اور دودھ نہ پیتا ہو تو اس کا پیشاب اپنے باپ کی طرح نجس (پلید) ہے البتہ ایسی بچی یا بچے کے پیشاب کے بارے اختلاف پایا جاتا ہے جو صرف دودھ پر گزارا کرتا ہو۔ امام مالک اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک بچی یا بچہ دودھ پیتا ہو یا نہ پیتا ہو اس کا پیشاب نجس ہے۔

عَلَى السَّبَاعِ وَتَرَدُّ عَلَيْنَا۔

پہلے آتے ہیں۔ ف۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا كَانَ الْحَوْضُ عَظِيمًا
إِنْ حُرِّكَتْ مِنْهُ نَاحِيَةٌ لَمْ تَتَحَرَّكَ بِهِ
النَّاحِيَةُ الْأُخْرَى لَمْ يُفْسِدْ ذَلِكَ الْمَاءُ مَا
وَلَعَفِيهِ مِنْ سَبْعٍ وَلَا مَا وَقَع فِيهِ مِنْ قَدَرٍ
إِلَّا أَنْ يَغْلِبَ عَلَى مَرِيحٍ أَوْ طَعْمٍ فَإِذَا كَانَ
حَوْضًا صَغِيرًا إِنْ حُرِّكَتْ مِنْهُ نَاحِيَةٌ
تَتَحَرَّكَتِ النَّاحِيَةُ الْأُخْرَى فَوَلَعَفِيهِ
السَّبَاعُ أَوْ وَقَع فِيهِ الْقَدْرُ لَا يَتَوَضَّأُ مِنْهُ
الْأَيْرِيُّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ كَرِهَ أَنْ يُخْبِرَهُ وَكَهَا عَنْ ذَلِكَ، وَ
هَذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ
تَعَالَى۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب
حوض بڑا ہو یعنی اسے ایک طرف سے حرکت دینے
سے دوسری طرف حرکت نہ کرے تو اس سے درندے
کے پینے سے یا نجاست کے گرنے سے وہ نجس نہیں
ہوگا سوائے اس کے کہ اس کی بویا ذائقہ بدل جائے۔
جب حوض چھوٹا ہو یعنی اسے ایک طرف سے حرکت دینے
سے دوسری طرف حرکت کرے تو اس سے درندے
کے پینے یا پلیدی گرنے سے، اس سے وضو نہیں
کیا جائے گا۔ کیا نہیں دیکھا گیا کہ حضرت عمر فاروق رضی
اللہ عنہ نے صاحب حوض کے نبلانے کو ناپسندیدہ تصور
کیا اور آپ نے اسے اس سے روک دیا اور یہ سب
سب امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۱۲۔ بَابُ الْوَضُوءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ

سمندر کے پانی سے وضو کرنے کا بیان

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں

۴۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ

ف۔ ماء کثیر یا بڑے حوض اور یا جاری پانی سے کوئی درندہ پانی پی لے اور یا اس میں سے اسس
مقدار میں پلیدی گر گئی جس سے پانی کا رنگ، بو اور ذائقہ تبدیل نہ ہو جو تو وہ نجس نہیں ہوگا۔ ماء کثیر یا حوض عظیم وہ
ہوتا ہے جس کی ایک جانب حرکت دینے سے دوسری جانب حرکت نہ کرے۔ ماگر ماء قلیل یا چھوٹا حوض ہو اور یا پانی
جاری نہ ہو تو اس سے درندے کے پینے اور یا پلیدی گرنے سے نجس ہو جائے گا اس پانی سے وضو وغیرہ درست
نہیں ہوگا۔ ماء قلیل یا چھوٹا حوض وہ ہوتا ہے جس کی ایک جانب حرکت کرنے سے دوسری طرف حرکت کرے یا یوں
کہہ لیجئے کہ وہ پانی یا حوض وہ درندہ سے کم ہو۔

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ .

مقام کو دھو ڈالے اور نماز کے وضو کی مثل وضو کرے۔
اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے
حضرت صلت بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت
سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے اس تری کے بارے
دریافت کیا جو کوئی (ندی) پائے؟ انھوں نے فرمایا
اپنے کپڑے کے نیچے پانی سے دھو ڈال اور اس سے
بے پروا ہو جا۔

۴۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الصَّلْتُ بْنُ
ذُبَيْدٍ، أَنَّهُ سَأَلَ سَلِيمَانَ بْنَ يَسَافٍ عَنْ
بَلَلٍ يَجِدُهُ فَقَالَ أَنْصُرْ مَا تَحْتَ ثَوْبِكَ
بِالنَّهْرِ وَاللَّيْلَةِ عَنَّهُ .

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں جب انسان کو کثرت
سے یہ حالت پیش آئے اور شیطان شک میں ڈال دے۔
یہی قول امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ إِذَا كَثُرَ
ذَلِكَ مِنَ الْإِنْسَانِ وَأَدْخَلَ الشَّيْطَانُ
عَلَيْهِ فِيهِ الشَّكَّ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ .

۱۱- الوضوء مما يشرّب منه السبأ وتلغ فيه

یسے پانی سے وضو کرنا بیان جس میں درندوں نے منہ ڈال کر پیا ہو

حضرت یحییٰ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کچھ سواروں کے ساتھ
نکلے ان میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی شامل
تھے حتیٰ کہ انھوں نے ایک حوض پر نزل کیا، حضرت
عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حوض کے مالک سے
دریافت کیا، کیا تمہارے حوض سے درندے پانی
پیتے ہیں؟ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے
فرمایا: اے حوض کے مالک! تو ہمیں یہ نہ بتا کہ
ہم درندوں سے قبل آتے ہیں اور یہ وہ ہم سے

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ
عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبِ بْنِ
أَبِي بَلْتَعَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ فِي مَرَكِبٍ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ
الْعَاصِ حَتَّى وَرَدُوا حَوْضًا، فَقَالَ عُمَرُ
ابْنُ الْعَاصِ: يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ
حَوْضَكَ السَّبَاءُ؟ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ:
يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرُنَا، فَإِنَّا نَرِدُ

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ دھوئے اور اپنے سر کا مسح کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اس وقت حضرت عبدالرحمن بن عوف لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے وہ لوگوں کو ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر آپ نے باقی ماندہ رکعت ادا فرمائی۔ آپ کو دیکھ کر لوگ پریشان ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو فرمایا: تم نے بہت خوب کیا۔

بِرَأْسِهِ، وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ يَوْمَهُمْ قَدْ صَلَّى بِهِمْ سَجْدَةً، فَصَلَّى مَعَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ فَفَزِعَ النَّاسَ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ قَدْ أَحْسَنْتُمْ۔

۱۔ ”دخفين“ خوف کی تشبیہ سے اس سے مراد موزہ سے وہ جوتا نما چھڑے یا ایسے سخت کپڑے کا ہوتا ہے جس میں پانی سرایت کر سکے جو شخص ”المسح علی الخفين“ کا منکر ہو وہ بدعتی ہے اگر کوئی اسے تسلیم کرے لیکن اس کی بجائے پاؤں دھونے کو ترجیح دیتا ہے تو وہ عزیمت پر عامل ہے اور عند اللہ ماجور ہو گا طہارت یعنی پاؤں کو دھونے کے بعد موزے پہننے جائیں گے۔

۲۔ اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ عمرو بن عوف میں صلح کرانے کی غرض سے تشریف لے گئے بعد میں نماز کا وقت ہو گیا ٹوذن نے اذان کہی اور اقامت کہی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ امامت کے لیے مصلى امامت پکھڑے ہو کر امامت کرانے لگے اسی اثنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے صحابہ کرام نے اشارۃً آپ کے تشریف لانے کے سلسلہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بتایا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق کو اپنی جگہ کھڑے رہنے کا حکم دیا لیکن پھر بھی وہ پیچھے آگئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور فراغت کے بعد فرمایا اے ابو بکر! تم اپنی جگہ کیوں نہیں کھڑے رہے؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابن قحافہ میں طلاق نہیں کہ ”ان لیسلی بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھا لے۔

مسئلہ اس روایت سے معلوم ہوا کہ فاضل کی نماز مفضول کے پیچھے جائز ہے دراصل حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم امت کے لیے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا فرمائی نماز سے فراغت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَا قَبِضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يُصَلِّيَ خَلْفَ رَجُلٍ صَالِحٍ مِنْ أُمَّتِهِ تَرْجَمُ بَرْنِي نِي (لقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے عرض کیا کہ ہم سمندر کا سفر کرتے ہیں تو ہمارے پاس ٹھوڑا سا پانی ہوتا ہے اگر ہم اس پانی سے وضو کریں تو پانی کا شکر ہو جاتے ہیں تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا پانی پاک اور اس کا مُردار حلال ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ روایت ہماری دلیل ہے کہ سمندر کا پانی دوسرے پانیوں کی طرح پاک ہے اور یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

سَلِمٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَزْرَقِ عَنِ
الْمُعَيَّرَةِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،
أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّا نَزُكِبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقِلْبِلَ مِنَ
الْمَاءِ فَإِن تَوَضَّأْنَا بِهِ عَوِثْنَا، أَلَيْسَ بِمَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ الطَّهْرُ مَا وَفَى، الْحَلَالُ مِثْلُكَ،
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ مَاءَ الْبَحْرِ
كَهَوْرٍ كَغَيْرِهِ مِنَ الْمِيَاهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى -

۱۳۔ بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کا بیان

حضرت عباد بن زیاد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ پس میں بھی پانی لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا۔ راوی کا مزید بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کے لیے پانی ڈالا تو آپ نے اپنا چہرہ انور دھویا پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ نکالنے چاہے لیکن مجھے کی آستینیں تنگ ہونے کے سبب نہ نکال سکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کے پیچھے کی طرف سے اپنے ہاتھ نکال لیے

۴۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ
بِالزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَادِ بْنِ زَيْدٍ مِنْ وَلَدِ
السُّعَيْدَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ فِي غَزْوَةِ
تَبُوكَ، قَالَ: فَذَهَبْتُ مَعَهُ بِمَاءٍ، قَالَ:
فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
فَسَكَبْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَغَسَلَ وَجْهَهُ،
ثُمَّ ذَهَبَ يَخْرُجُ يَدَيْهِ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ
مِنْ ضَيْقِ كَتْفِي جُبَّتِي، فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ
تَحْتِ جُبَّتِي، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ

کوئی شخص قضاءِ حاجت کر کے آئے؟ انہوں نے فرمایا: اگرچہ تم میں سے کوئی شخص قضاءِ حاجت کر کے آئے۔

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بازار میں پیشاب کیا مچھر وضو کیا انہوں نے اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھوں کو دھویا اور اپنے سر کا مسح کیا مچھر جب وہ مسجد میں داخل ہوئے تو انہیں نماز جنازہ پڑھانے کے لیے بلایا گیا انہوں نے اپنے موزوں پر مسح کیا مچھر نماز ادا کی۔

ہشام بن عروہ اپنے باپ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے باپ کو دیکھا کہ وہ اپنے موزوں کے اوپر والے حصوں پر مسح کرتے اور ان کے نیچے والے حصوں پر مسح نہیں کرتے تھے راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے کچڑی اٹھائی پس اپنے سر کا مسح کیا حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ تمام روایات ہمارے دلائل میں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا بھی قول ہے اور ہمارے ہاں مسح کی مدت مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات اور مسافر کے لیے تین دن اور تین رات ہے اور امام مالک بن انس کا بیان ہے کہ مقیم موزوں پر مسح نہ کرے جبکہ یہ تمام آثار جو امام مالک سے روایت میں آئے مقیم کے مسح کا ثبوت ملتا ہے اس کے باوجود انہوں نے کہا کہ مقیم موزوں پر مسح نہ کرے۔

۵۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ بِالسُّوقِ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ دَعَى لِجَنَازَةٍ حِينَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ لِيُصَلِّيَ عَلَيَّ فَمَسَحَ عَلَيَّ خُفَّيْ ثُمَّ صَلَّى.

۵۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَ فِي هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّكَ تَرَى أَبَاكَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلَى ظُهُورِهِمَا لَا يَمْسَحُ بِطَوْنَهُمَا قَالَ: ثُمَّ يَرَفَعُ الْعِمَامَةَ فَيَمْسَحُ بِرَأْسِهِ - قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كَلَّمَهُ نَافِعٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَنَدَى الْمَسَّحَ لِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَكَيْلَةً وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَكَيْلِيهَا لِلْمَسَافِرِ وَقَالَ مَالِكٌ ابْنُ أَنَسٍ لَا يَمْسَحُ الْمُقِيمُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَعَامَّةً هَذِهِ الْأَثَارِ الَّتِي تَرَوِي مَالِكٌ فِي الْمَسَّحِ، إِنَّمَا هِيَ فِي الْمُقِيمِ، ثُمَّ قَالَ لَا يَمْسَحُ الْمُقِيمُ عَلَى الْخُفَّيْنِ -

و موزوں پر مسح مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات اور مسافر کے لیے تین دن اور تین رات (بقیہ جلد آگے)

حضرت عبدالرحمن رقیش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ قبا میں آئے اور پیشاب کیا پھر انھوں نے وضو کیا تو اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا۔ انھوں نے اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے موزوں پر (بھی) مسح کیا پھر انھوں نے نماز ادا کی۔

حضرت عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو فہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے وہ اس وقت کو فہ کے امیر مقرر تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انھیں اس حالت میں دیکھا کہ وہ موزوں پر مسح کر رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے مسح کے عمل کو ناپسند کیا تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا: جب تم اپنے باپ کے پاس جاؤ تو اس سلسلے میں (ان سے دریافت کر لینا۔ حضرت عبداللہ بن عمر اپنے والد صاحب سے دریافت کرنے کے سلسلے میں بھول گئے تھے کہ جب حضرت سعد آئے تو انھوں نے حضرت عبداللہ سے پوچھا: کیا تم نے اپنے والد گرامی سے دریافت کیا تھا؟ تو انھوں نے جواب دیا، نہیں۔ جب انھوں نے دریافت کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم اپنے دونوں پاک پاؤں موزوں میں داخل کر لو، تو ان پر مسح کرو۔ حضرت عبداللہ نے کہا اگرچہ ہم میں سے

۳۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَيْنِ بْنِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَتَى قُبَاءَ فَبَالَ ثُمَّ أَتَى بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلَّى۔

۳۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَدِمَ الْكُوفَةَ عَلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَهُوَ أَمِيرُهَا قَرَأَهُ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَلْ أَبَاكَ إِذَا قَدِمْتَ عَلَيْهِ فَتَسْأَلِ عَبْدَ اللَّهِ أَنْ يَسْأَلَهُ حَتَّى قَدِمَ سَعْدٌ فَقَالَ: أَسَأَلْتُ أَبَاكَ، فَقَالَ: لَا، فَسَأَلَهُ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ: إِذَا أَدْخَلْتَ مِرْجَلَيْكَ فِي الْخُفَّيْنِ وَهُمَا ظَاهِرَتَا، فَامْسَحْ عَلَيْهِمَا، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَإِنْ جَاءَ أَحَدُ نَا مِنْ الْغَائِطِ، قَالَ: وَإِنْ جَاءَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْغَائِطِ

(بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا) اپنے وہاں شریف سے قبل اپنی امت کے صالح آدمی کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔
(مدارج النبوة، تنویر المسائل، حاشیہ الموطا، امام محمد ص ۳۹۔ قدیمی کتب خانہ کراچی)

وَأَنَا يَوْمَئِذٍ صَغِيرٌ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا
يُمَسَّحُ عَلَى الْخِمَارِ وَلَا الْعِمَامَةِ
بَلَّغْنَا أَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْعِمَامَةِ كَانَ
فَتْرِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ
الْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

میں بالکل چھوٹا تھا فل

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہم نے اس
روایت سے دلیل اخذ کی ہے کہ بچڑی اور ادرادڑھنی پر مسح
نہیں کیا جاسکتا۔ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ شروع شروع
میں بچڑی پر مسح جائز تھا بعد میں ترک کیا گیا، اور یہی
امام اعظم ابو حنیفہ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا
قول ہے۔

۱۵۔ بَابُ الْإِخْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ

غسل جنابت کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب غسل جنابت کرتے تو سب سے
قبل اپنے دائیں ہاتھ پر پانی گرا کر اسے دھوتے پھر اپنی
شمرگاہ دھوتے، بعد ازاں گل کرتے، ناک میں پانی ڈالتے
اپنا چہرہ دھوتے، اپنی آنکھوں پر پانی کے چھینٹے مارتے،
اپنا دایاں ہاتھ دھوتے، اپنا بائیں ہاتھ دھوتے، اپنے
سر کو دھوتے اور پھر اپنے تمام جسم پر پانی بہا کر
غسل فرمایا کرتے فل

۵۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ
ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ
أَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ الْيُمْنَى فَغَسَلَهَا ثُمَّ
غَسَلَ فَرْجَهُ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ
وَوَسَلَ وَجْهَهُ وَنَضَحَ فِي عَيْنَيْهِ
ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى ثُمَّ الْيُسْرَى
ثُمَّ غَسَلَ رَأْسَهُ ثُمَّ اغْتَسَلَ وَأَقَاضَ
الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ -

جراہوں، بچڑی، ٹوپی، برقع، اور ڈھنی اور دستانوں پر مسح جائز نہیں ہے کیونکہ ان چیزوں کے اتارنے سے
کوئی وقت پیش نہیں آتی۔

اسباب وجوب غسل :- جماع، احتلام اور شہوت کے ساتھ منی کے خارج ہونے سے غسل فرض

(لقبہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ہوجاتا ہے۔

۴۔ بابُ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْخِطَابِ

پگڑی اور اڑھنی پر مسح کا بیان

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت ملی ہے کہ ان (حضرت جابر) سے پگڑی پر مسح کرنے کے سلسلے میں دریافت کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا کہ پانی کے ساتھ سر کے بالوں کا مسح کیے بغیر عمامہ کا مسح نہ کیا جائے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت ہماری دلیل ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے۔

حضرت نافع کا بیان ہے کہ میں نے صفیہ بنت ابی عبیدہ کو دیکھا کہ وہ وضو کرتے وقت اپنی اڑھنی اتار کر سر کا مسح کیا کرتی تھیں اور نافع نے کہا میں اس زمانہ میں

۵۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْعِمَامَةِ فَقَالَ لَا حَتَّى يُمَسَّ الشَّعْرَ الْمَاءُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خُذُّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى۔

۵۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ رَأَيْتُ صَفِيَّةَ ابْنَةَ أَبِي عُبَيْدٍ تَتَوَضَّأُ وَتَنْزِعُ خِطَامَهَا ثُمَّ تَمَسَّهُ بِرَأْسِهَا قَالَ نَافِعٌ

(بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ کا) جائز ہے وقت کی ابتداء حدث کے لاحق ہونے سے ہوگی مسح موزوں کے ظاہر یعنی اوپر والے حصہ پر کیا جائے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت مطہرہ عقل کے تابع نہیں بلکہ عقل شریعت کے تابع ہے۔ مسح کی مقدار تین انگشت ہے اس کی ابتداء پاؤں کی انگلیوں سے کر کے پٹلی کی طرف کھینچ کر لایا جائے گا اگر موزے میں تین انگشت کی مقدار یا اس سے زائد مقدار میں مٹھن ہو تو اس پر مسح درست نہیں ہوگا اگر غسل واجب ہو گیا مسح درست نہیں ہوگا بلکہ موزے اتار کر مکمل طور پر غسل کرنا ضروری ہے جس چیز سے وضو فاسد ہو جاتا ہے اس سے مسح بھی فاسد ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں مسح کی مدت مکمل ہونے سے تین انگشت کی مقدار موزہ کے پھٹنے سے پاؤں ظاہر ہو جانے سے یا ایک پاؤں موزے سے باہر نکل آنے سے مسح فاسد ہو جاتا ہے (ملخصاً من الہدایہ)

جنابت ہو جاتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تم دھو کر دو، اپنا عضو تناسل دھو لو اور سو جاؤ۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر کسی نے
وضو نہ کیا اور اپنا آلہ تناسل دھوئے بغیر سو گیا تو بھی
کوئی حرج نہیں

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا
بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ سے
جماع فرماتے پھر بلا غسل سو جاتے جب رات کا آخری حصہ
ہوتا تو آپ بیدار ہوتے دوبارہ جماع کرتے اور غسل
کر لیتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث
لوگوں کے لیے بہت آسانی پیدا کرنے والی ہے اور
یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔



الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ تَوَضَّأَ وَ اغْتَسَلَ
ذَكَرَكَ وَ تَمَّ -

قَالَ مُحَمَّدٌ فَإِنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ
وَلَمْ يَغْتَسِلْ ذَكَرَكَ حَتَّى يَتَامَ فَلَا بَأْسَ
بِذَلِكَ أَيْضًا -

قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ أَبِي اسْمَعِيلَ
السَّبَّيْعِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصِيبُ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَتَامُ وَلَا يَمْسُ
مَاءً فَإِنْ اسْتَيْقَظَ مِنْ أَحَدِ اللَّيْلِ عَادَ وَ اغْتَسَلَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا الْحَدِيثُ أُرْفِقُ
بِالْتَّامِسِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ
اللَّهُ تَعَالَى -

ف یہ جنابت عام ہے خواہ احتلام کے باعث ہو یا جماع کے نتیجے میں ہو۔ بہتر ہے کہ فی الفور غسل
کر لیا جائے۔ اگر غسل نہ کر سکے تو ذکر دھو کر وضو کر لینا چاہیے اور اگر بغیر وضو کے جنابت کی حالت میں
رات گزار دی تو بھی گناہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ حدیث زیر بحث میں امر و جواب کے لیے نہیں ہے بلکہ
استحباب کے لیے ہے۔ اس امر کی تائید حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے بھی ہوتی
ہے۔ البتہ دوبارہ جماع کرنے سے قبل ذکر کا دھولینا مسنون ہے۔ حالت جنابت میں عورت اپنے
بچے کو دودھ نہ پلانے بلکہ پہلے غسل کرے پھر دودھ پلانے مسجد میں جنابت لاحق ہونے کی صورت میں
فوراً تیمم کرنا چاہیے پھر مسجد سے خارج ہونا چاہیے۔



حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان تمام امور میں ہم نے دلائل اخذ کرتے ہیں، سوائے آنکھوں پر چھینٹے مارنے کے کیونکہ یہ جنابت کے غسل میں لوگوں پر ضروری نہیں ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک اور دیگر فقہا کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كَلِمَةً نَأْخُذُ بِهَا
النُّصْرَةَ فِي الْعَيْنَيْنِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَيْسَ بِوَاجِبٍ
عَلَى التَّاسِي فِي الْجَنَابَةِ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالْعَامَّةِ -

۱۶- بَابُ الرَّجُلِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ

رات کے وقت مرد کے جنبی ہونیکا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ امھیں رات کو

۵۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَيْدُ اللَّهِ بْنُ
دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَكَرَ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تُصِيبُهُ

(بقیہ حاشیہ) فرانسو غسل: غسل کے تین فرانس ہیں (۱) منہ میں پانی ڈالنا یہ پانی خوب حلق تک پہنچنا چاہیے (۲) ناک میں پانی ڈالنا یہ پانی ناک کی سخت ٹہنی تک پہنچنا چاہیے (۳) تمام جسم پر خوب پانی بہا دینا۔
غسل کا مسنون طریقہ:۔ پہلے ماتھے دھوئے جائیں پھر نثر مرگاہ کو دھویا جائے اور جسم کے جس حصہ پر نجاست ہو اسے خوب صاف کیا جائے پھر ماتھے دھو کر تین بار کھلی کی جائے کئی کرتے وقت خوب مبالغہ سے کام لینا چاہیے کہ پانی حلق تک پہنچ جائے البتہ روزہ کی حالت میں غسل کرتے وقت مبالغہ کی بجائے احتیاط سے کام لیا جائے تین بار ناک میں پانی ڈالا جائے اور سخت ٹہنی تک پانی پہنچنا چاہیے اور اپنے تمام چہرے کو دھونا چاہیے جیسا وضو میں دھویا جاتا ہے اور دونوں پاؤں دھوئے جائیں پھر دائیں کندھے پر پانی بہایا جائے اور بعد میں بائیں کندھے پر پانی بہایا جاتا ہے اور بعد میں تمام جسم پر تین مرتبہ خوب پانی بہایا جائے غسل کرتے وقت جو چیز جسم تک پانی پہنچنے سے مانع ہو اسکا دور کرنا ضروری ہے مثلاً رگوں، لکڑی اور ٹانگوں دھنے کی صورت میں ہاتھوں کے ساتھ خشک ہونی والا آٹا وغیرہ تنگ انگوٹھی اور گھڑی کے تنگ حصے کو اتارنا یا حرکت دینا بھی لازمی ہے تاکہ نیچے سے جسم خشک نہ رہنے پائے غسل کرتے وقت قبلہ کی طرف نہ منہ کرنا چاہیے اور نہ پیٹھ اور غسل کے دوران گفتگو سے بھی مکمل طور پر پرہیز کرنا چاہیے۔

حضرت ابن سباق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دن ایسا ہے کہ اے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے عید کا دن قرار دیا ہے، پس تم غسل کرو، جس کے پاس خوشبو ہو اس کا استعمال کرنا مضر (نقصان دہ) نہیں ہے اور تم پر مسواک کرنا لازم ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جمعہ کے دن کا غسل، غسل جنابت کی مثل ہر بالغ پر ضروری ہے۔

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ غسل کیے بغیر نماز جمعہ کے لیے نہ جاتے تھے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ اصحاب رسول میں سے ایک شخص جمعۃ المبارک کے دن اس وقت مسجد میں داخل ہوا جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ لوگوں سے خطاب کر رہے تھے پس آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ آنے کا کون سا وقت ہے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ میں بازار سے واپس آیا تو اذان کی آواز سنی میں نے صرف وضو کیا اور حاضر ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صرف وہی وجہ کہ توجا تا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جمعۃ المبارک کے دن غسل افضل ہے، واجب نہیں ہے اس سلسلے میں بہت سے آثار ہیں۔

حضرت انس بن مالک اور حضرت حسن بصری

۵۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ هَذَا يَوْمٌ جَعَلَ اللَّهُ تَعَالَى عِيدًا لِلْمُسْلِمِينَ فَأَغْتَسِلُوا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَيِّبٌ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ يَمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَالِيفِ۔

۶۰- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي الْمُقْبِرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِبٍ كَغُسْلِ الْجَنَابَةِ۔

۶۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَرُوحُ إِلَى الْجُمُعَةِ إِلَّا اغْتَسَلَ۔

۶۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ آيَةُ سَاعَةٍ هَذَا فَقَالَ الرَّجُلُ انْقَلَبْتُ مِنَ السُّوقِ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ هَذَا يَوْمٌ جَعَلَ اللَّهُ تَعَالَى عِيدًا لِلْمُسْلِمِينَ فَأَغْتَسِلُوا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَيِّبٌ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ يَمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَالِيفِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ الْغُسْلُ أَفْضَلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَكَانَ يَتَوَجَّهُ فِي هَذَا إِذَا كَثُرَتْ كَثِيرَةً۔

۶۳- قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ

۱۔ بَابُ الْإِغْتِسَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کے دن غسل کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز جمعہ ادا کرنے کے لیے آئے تو اسے چاہیے کہ غسل کر لیا کرے۔

۵۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعۃ المبارک کے دن کا غسل ہر بالغ پر ضروری ہے۔

۵۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

فی عیدین کے دن، شب بارات میں، حج کے دن اور جمعۃ المبارک کے دن غسل کرنا مسنون ہے یہ قول امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے ایک قول کے مطابق امام مالک کے نزدیک جمعۃ المبارک کے دن غسل کرنا واجب ہے اس امر میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے کہ یہ غسل جمعہ کے دن کے لیے ہے یا جمعۃ کی نماز کے لیے؟ بعض آئمہ فرماتے ہیں کہ یہ غسل جمعۃ المبارک کے دن کے لیے ہے لیکن امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز جمعہ کے لیے غسل کیا جاتا ہے۔

جمعۃ المبارک کے دن کو مسلمانوں کے لیے عید کا دن قرار دیا گیا ہے چنانچہ اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی یوں ہے: **إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ هَذَا يَوْمٌ جَعَلَ اللَّهُ عِيدًا لِلْمُسْلِمِينَ** ترجمہ: بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! یہ دن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے عید کا دن بنا دیا ہے۔

جمعۃ المبارک کے دن مسنون اعمال: غسل کرنا، نئے کپڑے پہننا یا دھلے ہوئے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، تیل لگانا، مسواک کرنا اور نماز جمعہ ادا کرنا کی غرض سے گھر سے مسجد میں جلدی جانا، مسنون اعمال ہیں۔ ایک اور روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعۃ المبارک کے دن ایک گھڑی ایسی ہے جس میں جو بھی دعا کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

۶۵۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ أَيْ الْجُمُعَةَ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَيَتَوَضَّأُ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ أَلَا تَغْتَسِلُ قَالَ الْيَوْمَ يَوْمٌ بَارِدٌ فَتَوَضَّأَ.

۶۶۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا سَلَامُ بْنُ سَلِيمٍ الْحَنْبَلِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَلَّقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ إِذَا سَافَرَ لَمْ يَصِلِ الصُّحَىٰ وَلَمْ يَغْتَسِلْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۶۷۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا سَيِّدَانُ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ اجْرَاهُ عَنْ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ.

۶۸۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ أَخْبَرَنَا يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ عَمَّالًا أَنْفُسِهِمْ فَكَانُوا يَرَوْنَ حُونَ إِلَى الْجُمُعَةِ بِهَيَاتِهِمْ فَكَانَ يُقَالُ لَهُمْ لَوْ اغْتَسَلْتُمْ.

حضرت عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ نماز جمعہ کا وقت ہو گیا۔ انھوں نے پانی طلب کیا اور وضو کیا۔ کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے ان سے سوال کیا کہ کیا تم غسل نہیں کرتے؟ انھوں نے جواب دیا کہ آج سردی ہے پس انھوں نے وضو کیا۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس جب سفر کرتے تو دورانِ سفر نماز عید الاضحیٰ ادا کرتے اور نہ جمعہ کے دن کا غسل کیا کرتے۔

حضرت منصور، مجاہد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے طلوعِ فجر کے بعد غسل کیا وہ غسل جمعہ المبارک کے دن کے لیے کافی ہوگا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ لوگ اپنے لیے محنت مزدوری کیا کرتے وہ اسی حالت (میلے کپڑوں سے) جمعہ کے لیے آجایا کرتے اور انھیں کہا جاتا کہ غسل کر لینا تمہارے لیے بہتر تھا۔

۱۸۔ بَابُ الْإِغْتِسَالِ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ

عیدین کے دن غسل کرنے کا بیان

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، نماز عید کے لیے جانے سے قبل غسل کیا کرتے تھے۔

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر

۶۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ أَبِي عُمَرَ كَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَخْدُ إِلَى الْعِيدِ.

۷۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ عَنِ

۷۲ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا
كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْبَحْثِشِ انْقَطَعَ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ ایک سفر میں نکلے حتیٰ کہ جب ہم مقام بیداء
یا ذات البحیش میں پہنچے تو میرا لٹوٹ گیا۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ اس کی تلاش کے لیے بٹھے

دقیقہ حاشیہ کنوئیں میں پانی ہے لیکن برآمد کرنے کے لیے ڈول اور رستی میسر نہ ہو، کوئی بیمار ہو پانی شدید سرد ہو
اور خطرہ ہو کہ پانی استعمال کرنے سے کوئی عضو یا جان ضائع ہو جائے گی پانی کے نزدیک درندہ یا دشمن ہو، سفر کی
حالت میں پاس کچھ مقدار میں پانی موجود ہے وضو کے لیے استعمال کی صورت میں مسافر یا اس میں مبتلا ہو سکتا ہو۔ ایسا
علاقہ ہے جہاں پانی قیمتاً ملتا ہو لیکن فروخت کرنے والا عام قیمت سے مہنگا دیتا ہو۔ نماز جنازہ بالکل تیار ہو اگر وضو
کرے گا تو شمولیت کی سعادت سے محروم ہو جائے گا اور نماز عیدین تیار ہے اگر وضو کرے گا تو نماز نہیں مل سکے گی
توان تمام صورتوں میں تیمم کیا جائے گا۔

تیمم کے فرائض: تیمم کے تین فرائض ہیں (۱) نیت یعنی طہارت کا قصد و ارادہ کرنا (۲) پاک مٹی پر
ضرب لگا کر چہرے کا مسح کرنا (۳) دوسری ضرب لگا کر کہنیوں سمیت ہاتھوں کا مسح کرنا۔ مسح کے لیے جو چیز کاوٹ بن
سکتی ہو اس کا اتارنا ضروری ہے مثلاً انگوٹھی یا گھڑی کا چین وغیرہ۔ ایک بار تیمم کرنے سے متعدد نمازیں پڑھ سکتے ہیں
تیمم سے قرآن پاک کا پھوننا بھی درست ہو جاتا ہے اگر غسل واجب ہو گیا تو مذکورہ صورتوں میں سے کوئی بھی صورت
ہو تیمم کیا جاسکتا ہے غسل اور نماز کی ادائیگی کے لیے یکساں تیمم ہوتا ہے چونکہ تیمم وضو کا خلیفہ ہے اس لیے جس
چیز سے وضو فاسد ہو جاتا ہے اس سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ علاوہ ازیں پانی پر قدرت حاصل ہونے سے بھی
تیمم فاسد ہو جاتا ہے۔

تیمم کس چیز سے کیا جائے: جو چیز جنس زمین سے ہو اس سے تیمم جائز ہے اور جو چیز مٹی کی جنس سے
نہ ہو اس سے تیمم درست نہیں ہے اس سلسلے میں فقہاء کرام نے ایک مشہور قاعدہ بیان فرمایا ہے کہ جس چیز کو آگ
جلادے یا پگھلا دے وہ زمین کی جنس سے نہیں ہے اور جس چیز کو آگ نہ تو جلادے اور نہ ہی پگھلا دے وہ زمین کی جنس سے
ہے۔ پتھر، سرمہ، اینٹ اور ریت وغیرہ کو آگ نہ جللاتی ہے اور نہ پگھلاتی ہے لہذا ان چیزوں سے تیمم درست ہے
جنس یعنی گندم وغیرہ کو آگ جلادیتی ہے اور لوہا، پتیل، تانبا وغیرہ کو آگ پگھلا دیتی ہے لہذا یہ سب چیزیں زمین کی
جنس سے نہیں ہیں لہذا ان سے تیمم درست نہیں ہوگا۔

ابن عمر آتہ کان یغتسل یوم الفطر
قبل ان یغدو۔

قال محمد الغسل یوم العید حسن
ولیس یواجب وهو قول ابی حنیفہ
رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ۔

رضی اللہ عنہ، عید الفطر کے دن نماز کی ادائیگی کے لیے
جانے سے پہلے غسل کیا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: عید کے
دن غسل کرنا بہتر ہے واجب نہیں ہے اور یہی امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔ ف

۱۹۔ باب التیمم بالصَّعیدِ

پاک مٹی سے تیمم کرنے کا بیان

حضرت نافع کا بیان ہے کہ وہ اور عبداللہ بن
عمر جرف مقام سے چل کر جب مرید مقام میں پہنچے
تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، اترے پاک مٹی سے
تیمم کیا، اپنے چہرے اور دونوں کہنیوں سمیت مسح
کیا پھر نماز پڑھی۔ ف

۱۔- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مِنَ الْجُرُفِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمُرَيْدِ
نَزَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَتَيَّمَّ صَعِيدًا طَيِّبًا مَسَحَ
وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ صَلَّى۔

ف عیدین یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن غسل مسنون ہے یہ امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا
مذہب ہے لیکن بعض آئمہ کے نزدیک غسل واجب ہے اس امر میں بھی اختلاف ہے کہ یہ غسل نماز عید کے لیے ہوتا
ہے یا عید کے دن کے لیے؟ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز عید کے لیے ہوتا ہے جبکہ کچھ آئمہ کے نزدیک
یہ غسل عید کے دن کے لیے ہوتا ہے۔

ف حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے اللہ تعالیٰ نے امت مصطفویٰ پر جو نعمات فرمائے ہیں
ان میں سے ایک تیمم ہے۔ تیمم دراصل وضو کا خلیفہ ہے تیمم کا لغوی معنی و مفہوم ”قصد و ارادہ“ کے ہیں اصلاً حشر
میں اس کا معنی ”طہارت کی نیت سے پاک مٹی پر ہاتھوں کی ایک ضرب مار کر چہرے اور دوسری ضرب مار کر کہنیوں
سمیت کلائیوں کو مس کرنا“ کے ہیں۔

تیمم کے جواز کی صورتیں :- مسافر ہو یا ایک میل یا زیادہ مسافت پر پانی ہو (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

حضرت امیر بن حنظل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے
ابو بکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم چلے تو اس اونٹ کے پیچے
سے مار مل گیا جس پر میں سوار تھی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی روایت
سے ہم نے دلیل اخذ کی ہے تیمم دو ضرب ہے ایک
چہرے کے لیے اور دوسری ضرب کہنیوں سمیت دونوں
ہاتھوں کے لیے ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ
اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ اُسَيْدُ بْنُ حَضِيْرٍ مَا هِيَ بِاَوَّلِ
بَرَكَتِكُمْ يَا اَبَا بَكْرٍ قَالَتْ وَ بَعَثْنَا
الْبَعِيْرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ
تَحْتَهُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَ بِهَذَا اَنَا خُذُّ
التَّيْمُ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَ
ضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَ هُوَ
قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ۔

۲۔ بَابُ الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنْ اَمْرَاتِهِ اَوْ يَبِاشِرُهَا وَ هِيَ حَائِضٌ

مرد کا حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کرنا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ سوال بھیجا کہ کیا حیض کی
حالت میں مرد اپنی بیوی سے جماع کر سکتا ہے انھوں نے
جواب دیا کہ عورت اپنی ازار کو نیچے سے باندھ لے پھر مرد
چلے مباشرت کر سکتا ہے۔

۳۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللهِ
ابْنَ عُمَرَ ارْسَلَ اِلَى عَائِشَةَ يَسْأَلُهَا هَلْ يَبِاشِرُ
الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهُ وَ هِيَ حَائِضٌ فَقَالَتْ
لَتَشُدَّ اَزَارَهَا عَلٰى اَسْفَلِهَا ثُمَّ يَبِاشِرُهَا
اِنْ شَاءَ۔

(لغیہ حاشیہ) درحقیقت آپ کا تیمم حکم تیمم کے نزول کا بہانا تھا جو امت مسلمہ کے لیے ایک عظیم انعام خداوندی ہے
دوسری بات یہ ہے کہ اس سے صدیق اکبر کی عظمت و شان کا اظہار بھی مقصود تھا جس کی گواہی قرآن نے دی۔
(حاشیہ صفحہ ۱۰) حیض اس خون کو کہا جاتا ہے جو بالغہ عورت کو ہر مہینے مقام مخصوص سے آتا ہے اس کی مدت کم
از کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔ ان دنوں میں عورت نماز پڑھ سکتی ہے اور نہ روزہ رکھ سکتی ہے اور نہ
تلاوت قرآن کر سکتی ہے ان دنوں کی نماز معاف ہے اگر روزے ان دنوں میں آجائیں... (باقی اگلے صفحہ پر)

اس مقام پر پانی تھا نہ ان کے پاس تھا لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: آپ نے دیکھا کہ جو کچھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا؟ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو اس حالت میں روک لیا کہ اس مقام میں پانی ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میرے زانو پر رکھ کر محو آرام تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو ایسی جگہ میں روکا کہ وہاں پانی ہے اور نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ وہ مجھ سے بیزار رہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہا انہوں نے میری کوکھ میں اپنے ہاتھ کے ساتھ گھونسلے مارے۔ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میرے زانو پر رکھ کر آرام فرما رہے تھے اس لیے میں حرکت نہ کر سکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح تک سوئے رہے اور پانی موجود نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمادی تو لوگوں نے تیمم کیا یا

عَقْدِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّمَائِمِ وَأَقَامَ النَّاسُ وَكَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَكَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَأَتَى النَّاسَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَالُوا الْأَثَرِ إِلَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَكَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَكَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ فَجَاءَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضَعَ رَأْسَهُ عَلَى فَخْدِي قَدْ نَامَ فَقَالَ جَلَسْتُ رَسُولَ اللَّهِ وَالنَّاسُ وَكَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَكَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ فَعَاتَبَنِي وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُمَنِي بِيَدِهِ فِي حَاضِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحْرُكِ إِلَّا رَأْسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخْدِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى آيَةَ التَّيْمُمِ فَتَيَّمُوا۔

قال اس روایت کی بناء پر بعض گستاخ قسم کا ذہن رکھنے والے لوگوں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم شریف پر اعتراض کر ڈالا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب ہوتا تو آپ پریشان نہ ہوتے بلکہ فوراً فرمادیتے کہ فلاں جگہ پر حضرت عائشہ کا ہار ہے اسے پکڑ لو، اس اعتراض کا جواب قرآن پاک کے ان جملوں میں موجود ہے کہ الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ اللَّهُ تَعَالَى نَزَّلَ الْقُرْآنَ سَكَّاهُ دَرِي جَبَلٍ هَلْ سَمِعَ بِغَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى آيَةَ التَّيْمُمِ فَتَيَّمُوا۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کی آزار باندھ لے بھرا اس کے اوپر والے حصے کے ساتھ جو چاہے کر سکتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہی امام عظیم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس سے بھی زیادہ حسرت والی روایت ثابت ہے وہ فرماتی ہیں کہ خون کے مقام (شرمگاہ) سے پرہیز کیا جائے اس کے علاوہ مرد کا ہے

قَالَ تَشُدُّ عَلَيْهَا أَمْرًا هَاقِمًا شَانِكَ بِأَعْلَاهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَ مَا هُوَ أَمْرٌ مَخْصُ مِنْ هَذَا عَنْ عَائِشَةَ أَقْتَهَا فَتَالَتْ يُجْتَنَبُ شِعَارُ الدَّمِ وَوَلَهُ مَا سَوَى ذَلِكَ۔

۲۱ بَابُ إِذَا التَّقَى الْخِتَانَانِ هَلْ يَجِبُ الْغُسْلُ

دونوں شرمگاہیں ملنے سے غسل واجب ہونے کا بیان

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بے شک حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ جب دو شرمگاہیں (مرد اور عورت کی) مل جائیں تو بیشک غسل واجب ہو جاتا ہے۔ ف

ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۷۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَائِشَةَ كَانُوا يَقُولُونَ إِذَا مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ۔

۷۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ

ف غسل کے وجوب کے اسباب میں سے ایک ”التقاء الختانین“ ہے یعنی مرد اور عورت کی شرمگاہیں آپس میں مل جائیں اور حشفہ غائب ہو جائے انزال ہو یا نہ ہو غسل واجب ہو جائے گا اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک یہ بھی ارشاد گرامی ہے اذا التقى الختانان وغابت الحشفة وجب الغسل أنزل أوله ينزل ترجمہ: جب دونوں شرمگاہیں آپس میں مل جائیں اور حشفہ غائب ہو جائے خواہ انزال ہو یا نہ ہو تو غسل واجب ہو جائے گا، یہ آئمہ احناف رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا بِأَسْ
بِذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ
مِنْ فُقَهَائِنَا -

۷۴ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي الثَّقَفِيُّ
عِنْدِي عَنْ سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسَلْمَانَ
ابْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا سُئِلَا عَنِ الْحَائِضِ
هَلْ يُصَيِّبُهَا زَوْجُهَا إِذَا آتَى الطُّهُرَ
قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ فَقَالَ لَا حَاشِي
تَغْتَسِلُ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ
لَا تَبَاشَرُ حَائِضٌ عِنْدَنَا حَتَّى تَحِلَّ
لَهَا الصَّلَاةُ أَوْ تَجِبَ عَلَيْهَا وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

۷۵ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ
أَسْلَمَانَ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا يَجْعَلُنِي مِنْ أُمَّرَاتِي وَهِيَ حَائِضٌ

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اسی روایت سے
ہم نے دلیل پکڑی ہے اس مباشرت میں کوئی حرج
نہیں ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور
ہمارے دوسرے فقہاء کا قول ہے -

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ
ہم کو ایک قابل اعتماد راوی نے بتایا کہ حضرت سالم
بن عبد اللہ اور سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے ایسی
حائضہ عورت جسے پاکی حاصل ہو گئی ہو لیکن اس نے
غسل نہ کیا ہو اسکے ساتھ جماع کے بارے سوال کیا گیا،
انہوں نے جواب دیا کہ جب تک وہ غسل نہیں کر لیتی
جماع درست نہیں ہوگا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی روایت
سے ہم نے دلیل پکڑی ہے ہمارے ہاں جب تک
حائضہ کے لیے ایک نماز جائزہ یا واجب نہ ہو جائے
اس کے ساتھ مباشرت کرنا درست نہیں ہے اور یہی
امام اعظم کا قول ہے -

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت
کیا کہ بحالت حیض میری بیوی کی کیا چیز میرے لیے جائز ہے؟

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ سے) تو ان کی قضا کرے گی اس خون کے دوران جماع حرام ہے البتہ تلاعبت اور
بوسہ و کنارہ جائز ہے - حیض کے انقطاع پر جب تک عورت غسل نہ کرے یا ایک نماز کا وقت نہ گزر جائے تو
اس سے جماع درست نہیں ہوگا -

طبی نقطہ نگاہ سے حیض و نفاس کے خون کے دوران جماع کرنے کے نتیجہ میں انسان ایسی مہلک بیماری میں مبتلا ہو سکتا
ہے جس کے سبب بعد میں جماع سے طبیعت بالکل کمزوری اور بے حسی کا احساس دلائے -

کوئی شخص بیٹ کر سو جائے تو اسے وضو کرنا چاہیے
حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے بیٹھے سو جاتے تو پھر وضو
نہ کیا کرتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان
دونوں روایات سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی
امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔ ف

قَالَ إِذَا نَامَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ فَلْيَتَوَضَّأْ.
۸۰- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي تَا فِعْرُ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ تَائِبٌ فَلَا
يَتَوَضَّأُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَقُولُ ابْنُ عُمَرَ فِي الْوَجْهِينِ
جَمِيعًا تَائِبًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ.

۲۳- بَابُ الْمَرَاةِ تَرِي فِي مَنَامِهَا مَا يَرِي الرَّجُلُ

عورت کو مرد کی طرح خواب میں احتلام ہونیکا بیان

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یا رسول اللہ! عورت
اگر مرد کی مثل خواب (احتلام ہو جائے) دیکھے کیا وہ بھی

۸۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَرَبَابٍ عَنْ
عُرْوَةَ بِنِ الْزُّبَيْرَاتِ سَلِمَتْ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْمَرَاةُ

ف احناف کے نزدیک نواقض وضو یہ ہیں (۱) سبیلین سے کسی چیز کا خروج (۲) منہ بھرتے کا آنا (۳) جسم کے ایسے
حصے سے خون کا خارج ہو کر بہ جانا جس کا وضو یا غسل میں دھونا ضروری ہو (۴) بے ہوشی کا غلبہ ہو جانا (۵)
مرد اور عورت کی شرمگاہوں کا بغیر پردے کے آپس میں مل جانا (۶) نیند کا غلبہ ہونا ٹیک لگانے یا لیٹنے کی حالت
میں، باقی قیام اور قعدہ کی حالت میں نیند کا غلبہ ہو جانا ناقض وضو نہیں ہے۔ جب تک نمازی زمین پر نہ گر جائے
(۷) رکوع اور سجدہ والی نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنے سے وضو فاسد ہو جاتا ہے۔ رکوع و سجدہ والی نماز سے مسرد
نماز جوازہ کے علاوہ باقی تمام نمازیں ہیں۔

اس مقام پر اس مسئلہ کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے کہ حیض، نفاس اور غسل وغیرہ کے مسائل بیان کرنا یا سننا معیوب
چیز نہیں ہے جیسا کہ عوام الناس کا خیال ہے انبیاء کرام علیہم السلام کی نیند ناقض وضو نہیں ہوتی کیونکہ انکی آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل
بیدار رہتا ہے اس مسئلہ کی تفصیل کے لیے مدارج النبوة، الخصال، الکبری، الشفاء وغیرہ کتب دیکھی جاسکتی ہیں۔

مَوْلَى عَمْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ مَا يُوجِبُ
الْغُسْلَ فَقَالَتْ: أَتَدْرِي مَا مَثَلُكَ يَا أَبَا سَلَمَةَ
مَثَلُ الْفَرْوَجِ يَسْمَعُ الدَّيْكَةَ تَصُدُّهُ
فَيَصُدُّهُ مَعَهَا إِذَا جَاوَزَ الْخَتَانِ
الْخَتَانِ فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ -

انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال
کیا کہ غسل کس چیز سے فرض ہوتا ہے؟ حضرت عائشہ
نے فرمایا اے ابوسلمہ! کیا تم اپنی مثال سمجھتے ہو؟ تمہاری
مثال مرغی کے اس چوڑے کی ہے جو مرغ کی اذان کی
آواز سنتا ہے تو وہ بھی اس کے ساتھ اذان شروع کر
دیتا ہے جب ایک شرمگاہ دوسری سے مل جائے
تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

۷۸- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ مَوْلَى عُمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ
أَبْنِ كَيْسٍ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ أَهْلَهُ
ثُمَّ يَكْسِلُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْتَسِلُ -
فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ كَيْسٍ فَإِنَّ أَبِي بِنَ
كَعْبٍ لَا يَدْرِي الْغُسْلَ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ
ثَابِتٍ نَزَعَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ -

حضرت عبداللہ بن کعب کا بیان ہے کہ محمود بن
لسید نے زید بن ثابت سے ایسے شخص کے بارے میں سوال
کیا جو اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے پھر وہ اس سے جدا
ہو جاتا ہے۔ زید بن ثابت نے کہا وہ غسل کرے گا۔
محمود بن لسید نے ان سے کہا کہ بے شک حضرت ابی
بن کعب رضی اللہ عنہ غسل واجب نہیں خیال کرتے
تھے تو زید بن ثابت نے کہا: انہوں نے وفات
سے پہلے رجوع کر لیا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ إِذَا
التَّفَى الْخَتَانَانِ وَتَوَارَتِ الْحَشْفَةُ
وَجِبَ الْغُسْلُ أَنْزَلَ أَوْلَمُ يُنَزَّلُ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم نے دلیل پکڑ لی ہے کہ جب دونوں
شرمگاہیں آپس میں مل جائیں اور حشفہ غائب ہو جائے
انزال ہو یا نہ غسل واجب ہو جائے گا اور یہی امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۲۲- بَابُ الرَّجُلِ يَنَامُ هَلْ يَنْقُضُ ذَلِكَ وَضْوَاهُ

جو شخص سو جائے کیا اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

حضرت زید بن اسلم نے کہا: جب تم میں سے

۷۹- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ

قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الذِّئْبُ أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدَرُ
ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا اخْلَقَتْ ذَلِكَ قَلَّتْ غَسِيلٌ
ثُمَّ لَتَسْتَشْفِرُ بِخُوبٍ فَلْتُصَلِّ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا نَاخِذٌ وَتَتَوَضَّأُ
لِوَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيُ إِلَى الْوَقْتِ الْآخِرِ
وَأِنْ سَأَلَ دَمُهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ -

آتا تھا اتنے دن کو شمار کرے ان میں نماز نہ پڑھے
جب وہ دن مکمل ہو جائیں تو وہ غسل کرے، اپنی شرمگاہ
پر کپڑا باندھ لے اور وہ نماز ادا کرے ف

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے
ہم نے دلیل پکڑی ہے ایسی (مستحاضہ) عورت ہر نماز
کے لیے وضو کرے دوسری نماز تک اگرچہ اس کا خون
بتنا رہے یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا
قول ہے -

حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن کے آزاد کردہ غلام
سہمی کا بیان ہے کہ فقہاء بن حکیم اور زید بن اسلم دونوں
نے انھیں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے پاس
بھیجا تاکہ مستحاضہ کے غسل کے بارے دریافت کیا جائے؟
حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:
اسے ایک طہر سے لے کر دوسرے طہر تک غسل کرنا
چاہیے اور ہر نماز کیلئے وضو کرے اگر خون بتنا رہے تو وہ
اپنی شرمگاہ پر کپڑا باندھ لے -

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایام حیض مکمل
ہونے پر وہ غسل کرے گی پھر ہر نماز کے لیے (نیا)
وضو کرے گی اور نماز ادا کرے گی جب پھر اس کے
حیض کے دن آجائیں تو نماز پڑھنا چھوڑ دے جب وہ

۸۳- أَخْبَرَكَ مَا لَكَ أَخْبَرَكَ سَمِيُّ مَوْلَى
أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ بَقْعَةَ بِنَ حَكِيمٍ
وَتَمِيمِ بْنِ أَسْلَمَ أَرْسَلَاهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ
يَسْأَلُهُ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ فَقَالَ
سَعِيدٌ تَغْتَسِلُ مِنْ طَهْرٍ إِلَى طَهْرٍ وَتَتَوَضَّأُ
لِكُلِّ صَلَاةٍ فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اسْتَشْفَرَتْ
بِخُوبٍ -

قَالَ مُحَمَّدٌ تَغْتَسِلُ إِذَا مَضَتْ أَيَّامُ
أَقْرَانِهَا ثُمَّ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيُ حَتَّى
تَأْتِيَهَا أَيَّامُ أَقْرَانِهَا فَتَدْرُ الصَّلَاةَ
فَإِذَا مَضَتْ اغْتَسَلَتْ غُسْلًا وَاحِدًا ثُمَّ

ف "مستحاضہ" اس خون کو کہا جاتا ہے جو عورت مقام مخصوصہ سے بیماری کے سبب خارج ہوتا ہے اخاف کے نزدیک
اس کا حکم نکیر، سلسل پشاپ اور ہننے والے زخم کا ہے یعنی اس خون کے دوران عورت کو نماز اور روزہ صاف نہیں ہے،
بلکہ دونوں کو ادا کرے گی ایک وقت وضو کرے ختنی چاہے نمازیں ادا کر سکتی ہے البتہ آئندہ نماز کا وقت شروع
ہونے پر نیا وضو کرنا ہوگا۔

غسل کرے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں وہ غسل کرے گی۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے ام سلمہ سے فرمایا: تجھ پر تہ ہے، کیا عورت کو بھی خواب میں اختلام ہوتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں مثا بہت کہاں سے آتی ہے؟ ف امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہی روایت ہماری دلیل ہے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

تَرَى فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ اَلْتَّغْتِيلُ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَعَمْ فَلْتَتَّغْتِيلُ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ اَوَيْتِ لَكَ
وَهَلْ تَرَى ذٰلِكَ الْمَرْءُ قَالَ قَالَتْ نَتَّغْتِ اِلَيْهَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
كَرِبَتْ يَمِينِكَ وَمِنْ اَيْنَ يَكُونُ الشَّيْبُ .
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا اَنَا خُذُ وَهُوَ قَوْلُ
اَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ .

۲۴۔ بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کا بیان

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک عورت کو حیض کے علاوہ خون آتا رہتا تھا اس کے بارے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا یہ بیماری لاحق ہونے سے پہلے مہینے میں جتنے دن حیض

۸۲۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ سَلَمَانَ
ابْنِ يسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَاوُ الدَّمِ عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا
اُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَتَنْظُرَ اللَّيَالِي وَالْاَيَّامَ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ مِنَ الشَّهْرِ

ف ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اس بیان سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اختلام سے ان کو محفوظ رکھا ہوا تھا یہ مقام ان کو زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کے باعث حاصل ہوا۔ علاوہ انہیں اس مسئلہ پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ شرعی مسائل یعنی حیض، نفاس اور غسل وغیرہ کے مسائل دریافت کرنے میں شرم نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مسائل کو بیان فرمایا تو ان سے بڑھ کر اور کون باجیا ہو سکتا ہے؟

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَخَذُوا لَا تَطَهَّرُ
الْمَرْأَةُ مَا دَامَتْ تَرَى حُمْرَةً أَوْ صُغْرَةً
أَوْ كُدْرَةً حَتَّى تَرَى الْبَيَاضَ خَالِصًا وَ
هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم نے دلیل اخذ کی ہے کہ عورت جب
تک سرخ، نند، یا مٹیالے رنگ والے خون کے بعد
خالص سفید ہونے والا پانی نہ دیکھے پاک نہیں ہوگی،
یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابوبکر اپنی پھوپھی کے حوالے سے
بیان کرتے ہیں انھوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
کی دختر کے حوالے سے بیان کیا کہ انھیں یہ بات پہنچی کہ
عورتیں رات کی تاریکی میں چراغ جلا کر دیکھتی ہیں کہ انھیں
حیض سے پاکی حاصل ہوئی ہے؟ وہ ان کے دیکھنے کو
معیوب خیال کرتی تھیں اور فرماتی تھیں (صحابہ کی عورتیں
اس طرح نہیں کرتی تھیں۔

۸۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمَّتِهِ عِنِّ ابْنَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
أَنَّهَا بَلَغَهَا أَنَّ نِسَاءً كُنَّ يَدْعُونَ بِالْمَصَابِيحِ
مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَيَنْظُرْنَ إِلَى الظُّهْرِ
فَكَانَتْ تَغِيْبُ ذَلِكَ عَلَيْهِنَّ وَتَقُولُ مَا
كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هَذَا -

۲۶- بَابُ الْمَرْأَةِ تَغْتَسِلُ بَعْضَ أَعْضَاءِ الرَّجُلِ وَهِيَ حَائِضَةٌ

حیض والی عورت کا مرد کے بعض اعضاء کو دھونے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی لونڈیاں بحالت حیض ان کے
پاؤں دھورتیں اور انھیں مصلیٰ پیش کرتیں۔ ف

۸۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ ابْنُ
عُمَرَ كَانَ تَغْتَسِلُ جَوَارِيَهُ بِجَلْبَتِيٍّ وَيُعْطِيْنَهُ
الْخَمْرَةَ وَهِيَ حَائِضَةٌ -

ف اخلاف رحمہ اللہ کے نزدیک حائض عورت سے خدمت حاصل کی جاسکتی ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی لونڈی
حالت حیض میں ان کے پاؤں دھلاتی تھیں اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حالت حیض میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنکھی کر دیا کرتی تھیں اور یہی حکم نفاق والی عورت کا ہے۔ لفظ حائض اور حامل خواہ گرائمر کے لحاظ سے
مذکور کے صیغے ہیں چونکہ یہ صفت عورتوں کی ہے اس لیے ان کا اطلاق ہمیشہ عورتوں پر ہوتا ہے۔

تَوَضَّأَتْ لِكُلِّ وَقْتِ صَلَاةٍ وَ تَصَلَّى
حَتَّى يَدْخُلَ الْوَقْتُ الْآخِرُ مَا دَامَتْ
تَرَى الدَّمَ وَ هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ
اللَّهُ وَالْأَكْبَرُ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

دن (حیض کے دن) پورے ہو جائیں وہ ایک بار غسل
کرے گی اور ہر نماز کے لیے وضو کر کے نماز ادا کرے
گی حتیٰ کہ دوسری نماز کا وقت شروع ہو جائے یہ سلسلہ
اس وقت تک جاری رہے گا جب تک وہ خون (بیاری
کا خون) بہتا رہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ اور ہمارے
دوسرے فقہاء کا قول ہے۔

۸۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَحَاضَةِ أَنْ تَغْتَسِلَ
إِلَّا غُضْلًا وَاحِدًا ثُمَّ تَتَوَضَّأُ بَعْدَ ذَلِكَ لِلصَّلَاةِ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے
بیان کرتے ہیں کہ مستحاضہ عورت پر صرف ایک غسل ہے
اور پھر وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے گی۔

۲۵۔ بَابُ الْمَرَأَةِ تَدْرِي الصُّفْرَةَ وَالْكَدْرَةَ

عورت جب زرد یا مٹیالا رنگ کا خون دیکھے، کا بیان

۸۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ
أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ مَوْلَاةِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النِّسَاءُ
يُبْعَثْنَ إِلَى عَائِشَةَ بِالذَّرَجَةِ فِيهَا الْكُرْسِيُّ
فِيهِ الصُّفْرَةُ مِنَ الْحَيْضِ فَيَقُولُ لَا تَجْلُنَ
حَتَّى تَرَيْنَ الْقِصَّةَ الْبَيْضَاءَ تُرِيدُ بِذَلِكَ
الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضِ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ جو ام المومنین
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں، کے
حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ عورتیں ڈبیرہ میں حیض کے
زرد خون سے آلودہ ہوئی رکھ کر حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجتیں۔ حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا فرماتیں جب تک تم برآمد ہونے والا سفید
رنگ کا پانی نہ دیکھ لو جلدی سے کام نہ لو (یعنی نماز کے
سلسلے میں) وہ حیض سے پاکی ہونا مراد لیتی تھیں۔

ف سرخ، زرد اور مٹیالا رنگ کا خون حیض کی علامت ہے۔ جب تک ان تینوں رنگوں کا خون ختم نہیں ہو
جاتا تب تک عورت حیض سے پاک نہیں ہو سکتی۔

غسل یا جھوٹے پانی سے وضو کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے اگرچہ عورت جنبی یا حائضہ ہو ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ ایک برتن میں غسل کر لیا کرتے تھے۔ غسل کرنے میں دونوں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ایسے گویا جنبی عورت کے غسل کا بچا ہوا پانی ہو۔ اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

الْمَرْأَةُ وَغُسْلُهَا وَسُورُهَا وَإِنْ كَانَتْ جُنْبًا
أَوْ حَائِضًا بَلَّغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَعَائِشَةُ مِنْ
إِنَاءٍ وَاحِدٍ لَيْسَ تَأْتِي عَانَ الْغُسْلِ جَمِيعًا
فَهَذَا فَضْلُ غُسْلِ الْمَرْأَةِ الْجُنْبِ وَ
هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

۲۸۔ بَابُ الْوَضُوءِ بِسُورِ الْهَرَّةِ

بلی کے جھوٹے پانی سے وضو کا بیان

حضرت عبداللہ بن ابیطحمر رضی اللہ عنہ اپنی بیوی حمیدہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حمیدہ نے انھیں اپنی خالہ کبشہ کے حوالے سے بتایا کہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ان سے وضو کے لیے پانی طلب کیا وہ ایک برتن میں پانی لے کر آئیں اسی اثنا میں ایک بلی پانی پینے کے لیے آئی چنانچہ انھوں نے اس کے سامنے پانی کا برتن جھکا دیا جس سے بلی نے پانی پی لیا۔ ابو قتادہ نے مجھے دیکھ کر فرمایا اے میری بھتیجی! کیا تم تعجب کرتی ہو؟ میں نے جواب دیا ہاں۔ اس پر ابو قتادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلی پی نہیں ہے کیونکہ یہ گھر میں آنے والے جانوروں میں سے ایک ہے

۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ امْرَأَتَهُ حُمَيْدَةَ ابْنَةَ عُبَيْدِ
ابْنِ رِفَاعَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ خَالَاتِهَا كَيْشَةَ ابْنَةَ
كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ
أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ أَمَرَهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا
فَجَاءَتْ هَرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَأَصْغَى
لَهَا الْإِنَاءُ فَشَرِبَتْ كَيْشَةَ فَرَأَى أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ
الْعَجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي قَالَتْ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِتَجَسُّسٍ أَتَى مِنْهَا مَنْ
الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ.

ف بلی ایک سبز جانور ہے عقل تو چاہتی ہے کہ اس کا جھوٹا نمس (پید) ہو لیکن ایسے نہیں ہے (باقی اگلے صفحہ پر)

قَالَ مُحَمَّدٌ لَابَّاسٌ بِذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایسا
کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۸۸- أَخْبَرَنَا مَالِكُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ
أَسْجِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ
میں حیض کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سر مبارک میں کنگھی کر دیا کرتی تھی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَابَّاسٌ بِذَلِكَ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ
فُقَهَائِنَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس میں
کوئی حرج نہیں اور یہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا قول
ہے۔

۲۰۰. بَابُ الرَّجُلِ يَغْتَسِلُ أَوْ يَتَوَضَّأُ بِسُورِ الْمَدْرَأَةِ

عورت کے چھوٹے پانی سے مرد کے غسل کرنے یا وضو کرنے کا بیان

۸۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّهٗ قَالَ لَابَّاسٌ يَأْنِ يَغْتَسِلُ
الرَّجُلُ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَدْرَأَةِ مَا لَمْ
تَكُنْ جُنْبًا أَوْ حَائِضًا -

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مرد عورت کے وضو
کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے اس میں کوئی حرج
نہیں ہے جب کہ وہ عورت جنابت یا حیض والی
نہ ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَابَّاسٌ بِفَضْلِ وَضُوءِ

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عورت کے

ف احناف کثر ہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک عورت کے وضو یا غسل یا چھوٹے بچے ہوئے پانی سے مرد غسل
سکتا ہے۔ عورت خواہ جنبی ہو یا حائضہ۔ کیونکہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ وہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم کے ساتھ ایک برتن میں جنابت کا غسل کر لیا کرتی تھیں۔

قَالَ مَالِكٌ بَدَغْنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ الْمُؤَذِّنُ
يُؤَذِّنُهُ لِبُصْلُوَةِ الصُّبْحِ فَوَجَدَهُ
نَائِمًا فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةُ خَيْرٌ
مِنَ النَّوْمِ فَأَمَرَكَ عُمَرُ أَنْ يَجْعَلَهَا
فِي نِدَاءِ الصُّبْحِ .

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمیں
یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
کے پاس ایک مؤذن صبح کی نماز کی اطلاع دینے کے
لیے حاضر ہوا اس نے آپ کو سوتے ہوئے پایا مؤذن
نے کہا ” الصلوة خیر من النوم ” نماز نیند سے بہتر
ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مؤذن کو حکم
دیا کہ ان الفاظ کو صبح کی اذان میں شامل کر لو۔

۹۲ - أَحْبَبْنَا مَالِكًا أَحْبَبْنَا نَافِعًا عَنِ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَكْتَبُ فِي النِّدَاءِ
ثَلَاثًا وَيَتَشَقَّدُ ثَلَاثًا وَكَانَ أَحْيَانًا
إِذَا قَالَ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ عَلَى أَثَرِهَا

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اذان میں تین بار اللہ اکبر
تین تین بار اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ - اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا
رَسُولُ اللّٰهِ اور بعض اوقات حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد حَتَّى

(ہمیشہ گزشتہ صفحہ سے پیوستہ)

لوگوں کو نماز کی دعوت دینا ہے اذان نماز نچگانہ اور جعۃ المبارک کے لیے کسی جاتی ہے اس کے الفاظ واضح ہیں
جنہیں بر مسلمان جانتا ہے اذان کے بغیر نماز پڑھنا مکروہ ہے مؤذن با وضو اور قبلہ رخ ہو کر اذان کہے۔ مؤذن
کانوں میں انگلیاں ڈال کر اذان کہے گا مؤذن کے لیے اوقات نماز اور ان کے مسائل کے بارے علم ہونا ضروری ہے
حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ کہنے وقت دائیں طرف اور حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ کہنے وقت بائیں طرف اپنا چہرہ پھیرے گا۔ اذان کا جواب دینا
مسنون ہے جواب کے وقت سامعین بھی وہی الفاظ کہتے جائیں جو مؤذن کہے۔ البتہ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ اور حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ
کہنے وقت لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ کہے۔ صبح کی اذان میں حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کے
الفاظ کا اضافہ کیا جائے گا۔

تثویب کا مطلب ہے اذان کے بعد اور اقامت سے قبل لوگوں کو نماز کی طرف بلانا۔ تثویب کے الفاظ
حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ میں شروع شروع میں تثویب صرف صبح کی نماز کے لیے تھی کیونکہ وہ سونے اور
غفلت کا وقت ہوتا ہے لیکن بعد میں لوگوں کی کابلی اور سُستی کے نتیجے میں تمام نمازوں کے لیے کہی جانے لگی۔
زمانہ حال میں مسلمانوں کی اکثریت تثویب ان الفاظ ” الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ
کے ساتھ کہتی ہے جس کے جواز میں کوئی اہام نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ بِأَنْ
يَتَوَضَّأَ بِفَضْلِ سُورِ الْهَرَّةِ
وَعَيْدَةِ أَحَبِّ إِلَيْنَا مِنْهُ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بلی کے
جھوٹے پانی سے وضو کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے
البتہ غیر جھوٹے پانی سے وضو کرنا ہمارے نزدیک زیادہ
بہتر ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا
قول ہے

۲۹- بَابُ الْأَذَانِ وَالتَّنْوِيهِ

اذان اور تنویہ کا بیان

۹۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
بِالْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا
سَمِعْتُمُ التَّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَدِّنُ -

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان
سنو پس تم بھی ویسے ہی کہنے جاؤ جیسے مؤذن کہتا ہے ف

(بقیہ حاشیہ) کیونکہ اس کا شمار گھریلو جانوروں میں سے ہوتا ہے البتہ اس کی کراہت باقی ہے یعنی بلی کا جھوٹا پاک
اور مکروہ ہے برابر کی عبارت ہے ”سورہ ہرہ طائر“ یعنی بلی کا جھوٹا پاک اور مکروہ ہے بلی کے جھوٹے پانی
سے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وضو جائز ہے، ان کے بے شمار دلائل ہیں ان میں سے ایک یہ ہے
کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں وقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ بفضلهما اور بے شک
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بلی کے پچھے ہوئے پانی سے وضو فرمایا۔

ایک روایت میں ہے آپ فرماتی ہیں كنت اتوضأ أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من انا و احد
وقد أصابت الهرقة منه قبل ذلك کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک ایسے برتن سے وضو
کر لیا کرتے تھے جس سے اس سے پہلے بلی پانی پی لیا کرتی۔ بلی کے نجس نہ ہونے پر حضرت عائشہ صدیقہ کی یہ روایت
دلیل ہے کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انها ليست بنجس انما لبعض اهل البيت بیشک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلی نجس نہیں ہے کیونکہ وہ گھریلو جانوروں کی طرح ہے۔

ف (حاشیہ صفحہ ۸۱) لفظ ”اذان“ کا لغوی معنی مطلق اعلان کرنا ہے اور شرعی معنی الفاظ مخصوصہ کے ساتھ
(جاری ہے)

حتیٰ کہ صف تک پہنچ جائے اور یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بقیع میں اقامت کی آواز سنی تو پھر تیز رفتاری سے چلے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایسی تیز رفتاری میں کوئی حرج نہیں جس سے اپنے آپ کو تکلیف نہ ہو۔

حضرت سمی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے انہوں نے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن کو یوں کہتے ہوئے سنا کہ جو شخص صبح کے وقت یا دوپہر کے وقت مسجد کی طرف اس قصد سے آتا ہے کہ وہ کوئی نیکی (قرآن) سیکھ لے یا اسے سکھائے پھر وہ اپنے اسی گھر میں واپس آ گیا جس سے نکلا تھا وہ اللہ کی راہ میں ایسے جہاد کرنے والے کی مثل ہوتا ہے جو مالِ نبوت کے ساتھ چلتا۔

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ

۹۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَهُ إِذَا قَامَ وَهُوَ بِالْبَقِيعِ فَاسْرَعَ الْمَشَى.

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا لَا بَأْسَ بِهِ مَا لَمْ يَجْهَدْ نَفْسَهُ.

۹۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سَمِيُّ أَنَّ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ مَنْ عَدَا أَوْ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيدُ غَيْرَهُ لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يُعَلِّمَهُ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا جَعَلَ غَايِمًا.

۳- بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّيُ وَقَدْ أَخَذَ الْمَوْزِنَ فِي الْإِقَامَةِ

موزن کے اقامت شروع کرتے وقت کسی شخص کے نماز پڑھنے کا بیان

ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ لوگوں نے اقامت سنی تو انہوں نے نماز رکتیں پڑھنا شروع کر دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۹۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَمِيْرٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بِنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعَ قَوْمَ الْإِقَامَةِ فَقَامُوا يُصَلُّونَ فَخَرَجَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَتَّى عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ -

علیٰ خیر العمل ایک بار کسا کرتے -

قَالَ مُحَمَّدٌ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ
يَكُونُ ذَلِكَ فِي بَدَأِ الصُّبْحِ بَعْدَ الْفَجْرِ
مِنَ التَّدَاةِ وَلَا يَجِبُ أَنْ تَزَادَ فِي التَّدَاةِ
مَا لَمْ يَكُنْ مِنْهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: صبح کی
اذان سے فارغ ہو کر الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کے الفاظ
کہنے چاہئیں۔ جو کلمات اذان میں شامل نہ ہوں ان کا
اضافہ کرنا پسندیدہ نہیں ہے۔

۳۔ بَابُ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ

نماز کے لیے جانے اور مساجد کے فضائل کا بیان

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب
نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو تم دوڑ کر نہ آؤ
اور تم اطمینان کے ساتھ آؤ جتنی نماز تمہیں مل جائے
پڑھ لو اور جو فوت ہو چکی ہو اسے مکمل کرو۔ تم میں سے
جب کوئی نماز کا قصد کرتا ہے وہ نماز میں ہی ہوتا ہے

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: رکوع
اور تکبیر تحریمہ کے لیے ہرگز کسی کو جلدی نہیں کرنی چاہیے

۹۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْرَبَ
بِالصَّلَاةِ فَلَا تَأْتُوها تَسْعُونَ وَأَتُوها وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ
فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ
فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ يَعْمَدُ إِلَى الصَّلَاةِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا تَعْجَلَنَّ بِرُكُوعٍ وَلَا
إِفْتِتَاحٍ حَتَّى تَصِلَ إِلَى الصَّفِّ وَتَقُومَ فِيهِ

ف نماز کے لیے دوڑ کر آنا مکروہ ہے بلکہ آرام اور اطمینان سے جانا چاہیے تیزی سے جانے کی صورت میں
گر کہ جسمانی نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جب گھر سے باجماعت نماز ادا کرنے کے قصد سے نمازی چلے گا تو خواہ جماعت
نہ بھی ملے اسے جماعت کا ثواب مل جائے گا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ انما الاعمال
بالنیات کہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ آرام اور سکون سے مسجد میں جانے کی صورت میں جتنی جماعت
سے نماز مل گئی وہ پڑھ لے اور باقی ماندہ اکیلا پڑھ لے تو اس کو جماعت کا ثواب مل جائے گا۔

۹۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو سَهِيلٍ
ابْنِ مَالِكٍ وَأَبُو الْقَاسِمِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَبِي عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ
أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَ يَقُولُ فِي
خُطْبَتِهِ إِذَا قَامَتِ الصَّلَاةُ فَأَعْدُوا الصُّفُوفَ
وَحَاذُوا بِالنَّكَابِ فَإِنَّ إِعْتِدَالَ الصُّفُوفِ
مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ ثُمَّ لَا يُكْبَرُ حَتَّى يَأْتِيَهُ
رِجَالٌ قَدَّ وَكَلَّمَهُمْ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ
فِي خَيْرُ وَنَهَى أَنْ قَدَّ اسْتَوَتْ فَيُكْبَرُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ يَتَّبِعِي لِقَوْمٍ إِذَا قَالَ
الْمُؤَدِّنُ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ أَنْ يَقُومُوا إِلَى
الصَّلَاةِ فَيَصْفُؤُا وَيُسَوُّوا الصُّفُوفَ وَ
يُحَاذُوا بَيْنَ النَّكَابِ فَإِذَا قَامَ الْمُؤَدِّنُ
الصَّلَاةَ كَبَّرَ الْإِمَامَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت مالک بن ابی عامر انصاری کا بیان ہے
کہ بیشک حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اپنے خطبہ
میں ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ جب نماز کے لیے اقامت
کئی جائے تو تم صفیں برابر کرو اور کندھے کے ساتھ
کندھا ملا کر کھڑے ہو جاؤ اس لیے صفوں کو سیدھا
کرنا نماز کو مکمل کرنا ہے آپ اس وقت تک تکبیر تحریمہ
نہیں کہا کرتے تھے جب تک وہ لوگ آکر آپ کو
صفوں کے درست ہونے کی اطلاع نہیں دیتے تھے جو
صفوں کو سیدھا کرنے کے لیے آپ نے مقرر کر رکھے تھے۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لوگوں کے
لیے بہتر یہ ہے کہ جب مؤذن حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو
نماز کے لیے کھڑے ہو جائیں، صفیں درست اور سیدھی
کر لیں اور کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہو جائیں جب
مؤذن قَدَّ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہے تو امام تکبیر تحریمہ کہے
اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۳۳- بَابُ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

نماز شروع کرنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۹۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ

(حاشیہ گذشتہ سے پیوستہ) نمازی حضرات کھڑے ہو جائیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی طریقہ تھا کہ
جب اقامت کہنے والا قَامَتِ الصَّلَاةُ پہنچتا تو آپ دولت کردہ سے مسجد میں جلوہ افروز ہو جاتے تھے اور صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین کھڑے ہو جاتے۔

فَقَالَ أَصَلَاتَانِ مَعًا.

قَالَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ إِذَا أُقِيمَتِ
الصَّلَاةُ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ تَطَوُّعًا
غَيْرَ رَكْعَتِي الْفَجْرِ خَاصَّةً فَإِنَّهُ لَا
بَأْسَ بِأَنْ يُصَلِّيَهُمَا الرَّجُلُ وَإِنْ أَخَذَ
الْمُؤَدِّتُ فِي الْإِقَامَةِ وَكَذَلِكَ يَنْبَغِي وَ
هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

کیا دو نمازیں ایک ساتھ ہوں؟

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب
نماز کھڑی ہو جائے تو اسوائے صبح کی سنتوں کے کسی
شخص کا نوافل پڑھنا مکروہ ہے۔ فجر کی سنتیں پڑھی
جاسکتی ہیں اگرچہ مؤذن نے اقامت کہنا شروع کر دی
ہو اور یہی مناسب و بہتر ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۳۲۔ بَابُ تَسْوِيَةِ الصَّفِّ

صف برابر کرنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ لوگوں کو صفیں برابر کرنے کا حکم
دیتے جب لوگ آپ کے پاس آکر صفیں برابر ہو جانے
کی اطلاع دیتے تو آپ تکبیر تحریمہ کہتے۔

۹۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَأْمُرُ بِجَلِّ تَسْوِيَةِ
الصُّفُوفِ فَإِذَا جَاءَ وَهُوَ فَخَيْرٌ وَهُوَ يَتَسَوَّى بِهَا
كَثْرَ بَعْدٍ -

اگر کوئی نمازی اقامت شروع کرنے سے قبل سنتیں وغیرہ پڑھ رہا ہو تو وہ جلدی سے مکمل کر کے جماعت میں شامل
ہو جائے اگر سنت شروع کرتے ہی اقامت کہی گئی تو سنتوں کو چھوڑ کر فرض کی جماعت میں شامل ہو جائے البتہ صبح کی
سنتیں اقامت پڑھی جانے کے باوجود بھی ادا کی جاسکتی ہیں جبکہ یقین ہو کہ ان کی تکمیل کے بعد جماعت کے کسی بھی
حصہ میں شرکت ممکن ہو سکے گی اگر تکمیل کی صورت میں جماعت میں شرکت ممکن نہ ہو تو سنتوں کو چھوڑ دیا جائے اور فرض
کی جماعت میں شامل ہو جائے اور سنتوں کو طلوع آفتاب کے بعد ادا کر لیا جائے چونکہ صبح کی سنتیں باقی سنن کے
مقابل میں زیادہ مؤکدہ ہیں اس لیے اقامت کے بعد انکی ادائیگی کی اجازت ہے۔

اقامت بیٹھ کر سننا سنون سے اقامت شروع ہوتے ہی کھڑے ہو جانا یا امام کا مصلیٰ اقامت پر بیٹھنا
غلافِ سنت ہے جب اقامت کہنے والی علی الفلاح یا قد قامت الصلوة کے الفاظ پہنچے تو (جاری ہے)

۱۰۰- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ
حَدًّا وَمِنْكَبِيهِ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ
الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا دُونَ ذَلِكَ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع
کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے
اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ
اٹھایا کرتے۔

۱۰۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ
كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ
أَنَّهُ يُعَلِّمُهُمُ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ أَمْرًا
أَنْ تُكْبِرَ كُلَّمَا حَفِضْنَا وَرَفَعْنَا.

وہب بن کیسان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
حضرت جابر بن عبداللہ انصاری ہمیں نماز میں تکبیر کہنے
کی تعلیم دیا کرتے تھے وہ ہم کو حکم دیتے تھے کہ جب
ہم جھکیں یا بلند ہوں تکبیر کہیں۔

۱۰۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَ فِي ابْنِ شِهَابٍ
بِالزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْبِرُ كُلَّمَا حَفِضَ وَكُلَّمَا رَفَعَ فَلَمْ يَنْزِلْ

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہمیشہ ایسی رہی کہ
جب اٹھتے یا جھکتے تو تکبیر کہا کرتے حتیٰ کہ آپ
بارگاہِ الہی میں پہنچ گئے۔

۱۰۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ

ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے
ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہم کو نماز پڑھایا کرتے

(بقیہ حاشیہ) نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے چنانچہ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مجاہد کا بیان نقل فرماتے ہیں کہ وہ
فرماتے ہیں صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ فَلَوْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي التَّكْبِيرَاتِ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ لَعِنِي مِنْهُ
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز ادا کی وہ تکبیر تحریر کے علاوہ نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات سے رفع یدین کا ثبوت ملتا ہے حالانکہ وہ خود رفع یدین نہیں کرتے تھے
جس سے واضح ہوتا ہے کہ رفع یدین کے اثبات والی احادیث منسوخ ہو چکی ہیں اس پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت
ولیں ہے کہ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ عَخِيلٍ
مَسْمِيٍّ أُسْكِنُوا الصَّافَةَ رَسْمٌ شَرِيفٌ جَلْدُولٌ ص ۱۸۶۔ امام مسلم، نور محمد، کراچی (ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف
لئے تو آپ نے فرمایا میں تمہیں قبیلہ شمس کے گھوڑوں کے دم کی طرح ہاتھ اٹھاتے ہوئے کیوں دیکھتا ہوں، تم سکون کیساتھ
نماز پڑھو۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کا عمل رفع یدین یہ تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں تک اٹھاتے جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سرا اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر سمیع اللہ لمن حمدہ اور پھر رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے ہیں

سَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍَاَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكَبَيْهِ وَإِذَا كَبَّرَ لَلرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

ف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنا مسنون ہے محدثین نے اس کی کئی حکمتیں بیان فرمائی ہیں ان میں سے ایک ہے کہ نماز کے شروع میں ہاتھ اٹھا کر ذات باری تعالیٰ کے علاوہ الوہیت و معبودیت کی نفی کا اعلان کرنا اور تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہہ کر اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا اثبات کرنا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین یعنی ہاتھ کہاں تک اٹھانے چاہئیں؟ اس سلسلے میں حق بات یہ ہے کہ کانوں کی اونٹ تک اٹھانا مسنون ہے اس مسئلہ کے اثبات میں سلسلے میں کثیر دلائل ہیں جن میں سے چند یہ ہیں

- (۱) حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُجَاذِيَ بِهَيْمًا أُذُنَيْهِ (مسلم شریف جلد اول ص ۱۶۸) ترجمہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر اٹھاتے تھے۔
- (۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُجَاذِيَ بِأَبْهَامَيْهِ إِذْ نَبَّهَ (دارقطنی جلد اول صفحہ ۳۱۱) ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو تکبیر (اللہ اکبر) کہتے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کی اونٹ تک بلند کرتے۔ ان روایات سے معلوم ہوا کہ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھانا مسنون ہے جن روایات سے کندھوں تک رفع یدین کا ذکر ہے وہ اصل وہ کسی قدر پر محمول ہیں۔ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کا مسئلہ دو درجہ حاضر میں شدید نزاع کا شکار ہے اس سلسلے میں امام اعظم ابوحنیفہ کا موقف یہ ہے کہ رکوع سے قبل اور رکوع سے کھڑے ہوتے وقت رفع یدین خلاف سنت ہے جبکہ دیگر امام رفع یدین کے قائل ہیں خصوصاً دو درجہ حاضر کے غیر مقلد حضرات کا اصرار ہے کہ رکوع سے قبل اور رکوع سے کھڑے ہوتے وقت رفع یدین مسنون ہے۔ ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن عمر کی روایات ہیں (رضی اللہ عنہ)۔ حالانکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل اس کے خلاف ہے یعنی وہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ (جاری ہے)

حضرت حماد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت
ابراہیم النخعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ تم تکبیر تحریمہ کے
علاوہ نماز میں اپنے ہاتھ نہ اٹھاؤ۔

حصین بن عبدالرحمن کا بیان ہے کہ میں اور عمرو
بن مرہ حضرت ابراہیم النخعی رضی اللہ عنہ کے پاس
گئے عمرو نے کہا کہ علقمہ بن داہل نے اپنے والد صاحب
کے حوالے سے ہمیں بیان کیا کہ انھوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب تکبیر کہی (تکبیر تحریمہ) جب رکوع کیا اور جب
رکوع سے اٹھے اپنے دونوں ہاتھ مبارک اٹھائے،
حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا شاید انھوں نے
صرف اسی ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز
پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور اسی کو محفوظ کر لیا (یاد رکھا)
انھوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے شاگردوں
کو بھلا دیا میں نے یہ بات ان میں سے کسی سے نہیں سنی
وہ سب کے سب صرف تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھ
اٹھایا کرتے تھے۔

حضرت عبدالعزیز بن حکیم کا بیان ہے کہ میں نے
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ تکبیر تحریمہ
کے وقت نماز میں کانوں کے برابر اپنے ہاتھ اٹھاتے
تھے اس کے علاوہ اپنے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

عاصم بن کلیب جرمی رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی
کے حوالے سے بیان کرتے ہیں وہ حضرت علی رضی اللہ
عنہ کے اجاب میں سے تھے انھوں نے (عاصم کے باپ) نے

۱۰۶۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ
عَنْ حَتَّابٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ لَزَدْتُ يَدَيْكَ
فِي شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَاةِ بَعْدَ التَّكْبِيرِ الْأُولَى -

۱۰۷۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
أَخْبَرَنَا حَصِينُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ دَخَلْتُ
أَنَا وَعَمْرُو بْنُ مُدَّةَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ
عَمْرُو وَحَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلِ الْحَضْرَمِيُّ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا
رَكَعَ وَإِذَا مَرَّ قَالَ إِبْرَاهِيمُ مَا أَدْرِي لَعَلَّكَ
لَمْ يَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَّا
ذَلِكَ الْيَوْمَ فَحَفِظْ هَذَا مِنْهُ وَلَمْ
يَحْفَظْهُ بِنُ مَسْعُودٍ وَأَصْحَابُهُ مَا
سَمِعْتُهُ مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ إِنَّمَا كَانُوا
يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي بَدَأِ الصَّلَاةِ حِينَ
يُكَبِّرُونَ -

۱۰۸۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ
صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَمْرٍ
يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِينَ يَدْعُو فِي الْأَوَّلِ تَكْبِيرًا
إِفْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَرْفَعْهُمَا فِي مَا سِوَى ذَلِكَ -

۱۰۹۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
النَّهْشَلِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلَيْبِ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ
وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

أَبَاهُ رِيَّةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فَكَثُرَ كَلِمًا
خَفَضَ وَمَرَّ فَعَثَمَ إِذَا انْصَرَفَ قَالَ وَاللَّهِ
إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۰۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَ نِي لَعِيمُ الْجَمْرِ
وَأَبُو جَعْفَرٍ الْقَارِي أَنَّ أَبَاهُ رِيَّةَ كَانَ
يُصَلِّي بِهِمْ فَكَثُرَ كَلِمًا خَفَضَ وَرَفَعَ قَالَ
أَبُو جَعْفَرٍ وَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِينَ
يُكَبِّرُ وَيَفْتَحُ الصَّلَاةَ -

قَالَ مُحَمَّدُ الشَّيْخُ أَنَّ يَكْبُرُ الرَّجُلُ
فِي صَلَاتِهِ كَلِمًا خَفَضَ وَكَلِمًا رَفَعَ وَإِذَا
انْحَطَّ لِلشُّجُودِ كَثُرَ وَإِذَا انْحَطَّ لِلشُّجُودِ
الثَّانِي كَثُرَ فَأَمَّا مَرَّ فَعَثَمَ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ
فَإِنَّهُ يَرْفَعُ الْيَدَيْنِ حَذْوَالِذَيْنِ
فِي ابْتِدَاءِ الصَّلَاةِ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ لَا
يَرْفَعُ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ بَعْدَ ذَلِكَ
وَهَذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ
وَفِي ذَلِكَ آثارٌ كَثِيرَةٌ -

۱۰۵- قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ
ابْنِ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبِ بْنِ الْجَرْدِيِّ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ
رَفَعَ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيرِ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ
الْمَكْتُوبَةِ وَلَمْ يَرْفَعْهُمَا فِيمَا سِوَى
ذَلِكَ -

جب وہ جھکتے یا اٹھتے تکبیر کہا کرتے پھر جب نماز
سے فراغت حاصل کرتے کہا کرتے: قسم بخدا! میری
نماز تمہاری نماز کی بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی نماز کے ساتھ زیادہ مشابہہ ہے۔

ابو جعفر قاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے وہ
جب جھکتے یا اٹھتے تو تکبیر کہا کرتے۔ ابو جعفر رضی اللہ
عنہ نے فرمایا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تکبیر کتنے وقت
اور نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھایا
کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سنت
یہ ہے کہ جب کوئی اپنی نماز میں جھکے اور جب بلند ہو
تکبیر کہے اور جب سجدہ کے لیے جھکے تکبیر کہے اور جب
دوسرے سجدے کے لیے جھکے تکبیر کہے لیکن رفع یدین
(ہاتھ اٹھانا) نماز میں ایک بار ہے وہ یوں ہے کہ صرف
نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کے
برابر اٹھائے، یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا
قول ہے اس (ایک مرتبہ رفع یدین کر نیکی) مسئلہ میں
بہت سے آثار موجود ہیں۔

حضرت عاصم بن کلب جرمی رضی اللہ عنہ اپنے
باپ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا:
میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ
وہ فرض نماز میں صرف پہلی تکبیر (تکبیر تحریمیہ) میں اپنے
دونوں ہاتھ اٹھاتے اس کے علاوہ اپنے ہاتھ نہ
اٹھاتے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا امام کے ساتھ مقتدی قراءت کرے گا؟ انھوں نے جواب دیا: جب تم میں سے کوئی امام کے ساتھ نماز ادا کرے تو امام کی قراءت ہی اس کے لیے کافی ہوگی اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ خود بھی امام کے ساتھ قراءت نہیں کرتے تھے۔

وسب بن کیسان رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے ایک رکعت پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ پڑھی تو اس نے کوئی نماز نہ پڑھی مگر جبکہ امام کے پیچھے ہو۔

حضرت ابوسائب روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جس شخص نے نماز پڑھی اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی وہ ناقص ہے، وہ ناقص ہے وہ ناقص ہے یعنی نامکمل ہے۔ ابوسائب نے کہا اے ابوہریرہ!

۱۱۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سُئِلَ هَلْ يَقْرَأُ أَحَدٌ مَعَ الْإِمَامِ قَالَ إِذَا صَلَّيْتُ أَحَدًا مَعَ الْإِمَامِ فَحَسْبِي قِرَاءَةُ الْإِمَامِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَأُ مَعَ الْإِمَامِ-

۱۱۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَنْ صَلَّى رُكْعَةً لَحْدَيْقَرٍ فِيهَا بِأَمْرِ الْقَدَّانِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا وَرَاءَ الْإِمَامِ-

۱۱۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْحَرَقَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَاهُ زَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى صَلَاةً

(بقیہ حاشیہ) إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا) جب قرآن مجید پڑھا جائے تو تم اسے سنو اور خاموشی اختیار کرو۔ قرآن کا پڑھنا سنت ہے اور سنا واجب ہے جب امام کے ساتھ مقتدی بھی پڑھے گا تو واجب کا ترک لازم آئے گا جو درست نہیں ہے لہذا امام کے پیچھے مقتدی قراءت نہیں کرے گا اور اس سلسلے میں کثیر احادیث مبارکہ بھی بطور دلیل پیش کی جاسکتی ہیں۔ ان میں سے ایک حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَفِيهِ أُمَّةٌ الْإِمَامُ لَهُ قِرَاءَةٌ جِسُّ الْإِمَامِ هُوَ تَوَكَّلْ عَلَيْهِمْ يَصُدُّكُمْ عَنْ ذُنُوبِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعَصُونَ۔ ان میں سے ایک حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ امام کی قراءت مقتدی کی قراءت ہوگی۔

معلوم ہوا کہ مقتدی خلف الامام بالکل قراءت نہیں کرے گا البتہ منفرد اور امام کے لیے سورۃ فاتحہ کا پڑھنا واجب اور مطلق قراءت فرض ہے۔ منفرد اور امام کے لیے فرضوں کی آفری رکعات میں سورت کا پڑھنا سنت ہے اور اس کے علاوہ ان میں بالکل قراءت نہیں کی جائے گی۔

کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صرف تکبیر تحریمیہ کے وقت اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے، اس کے علاوہ نہیں اٹھاتے تھے۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھ اٹھایا کرتے۔

كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ كَمَا كَانَ يَرْكَعُ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيرَةِ
الْأُولَى الَّتِي يُفْتَتِحُ بِهَا الصَّلَاةَ ثُمَّ لَا يَرْفَعُهَا
فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ -

۱۱۰ - قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمِيْنٌ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ
إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ -

۳۳ بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

نماز میں امام کے پیچھے قراءت کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہری نماز سے قراعت کے بعد فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ قراعت کی ہے؟ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ہوں حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی کہتا ہوں کہ قراعت کرنے میں مجھے الجھن کیوں ہوتی ہے؟ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو انہوں نے جہری نمازوں میں قراعت کرنا ترک کر دیا۔

۱۱۱ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ
أَكِيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهْرًا
فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ مِنْكُمْ مِنْ
أَحَدٍ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ
إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أَنَا مِنَ الْقُرْآنِ فَأَنْتَ هِيَ النَّاسُ
عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيمَا جَهْرًا مِنَ الصَّلَاةِ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ -

ف نمازوں کی دو قسمیں کی جاسکتی ہیں (۱) جہری یعنی جن نمازوں میں امام بلند آواز سے قراعت کرتا ہے وہ مغرب عشاء اور فجر کی نماز ہے ان تین نمازوں میں امام کا بلند آواز سے قراعت کرنا واجب ہے (۲) سہری یعنی وہ نمازیں جن میں امام بلند آواز سے قراعت نہیں کرتا بلکہ سہری قراعت کرتا ہے وہ نماز ظہر اور نماز عصر ہیں۔ نماز سہری ہو یا جہری ہو مقتدی امام کے پیچھے قراعت نہیں کرے گا یہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے اس مسئلہ کے اثبات میں قرآن و حدیث میں دلائل موجود ہیں چنانچہ قرآن کریم میں ارشادِ ربانی ہے (جباری ہے)

تیچھے کوئی قرأت نہیں ہے خواہ وہ نماز جہری (جس نماز میں بلند آواز سے امام قرأت کرتا ہے) ہو یا سہری (وہ نماز جس میں امام پست آواز سے قرأت کرتا ہے) ہو اس سلسلے میں بہت سے آثار آئے ہیں اور یہی امام عظیم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز ادا کرے اس کے لیے امام کی قرأت کافی ہوگی۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے امام کے پیچھے قرأت کرنے کے سلسلے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب میں کہا: تمہیں امام کی قرأت کافی ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے، بلاشبہ امام کی قرأت اس کی قرأت ہوگی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز ادا کرتا ہے پس بے شک امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔

✽ ✽ ✽

✽ ✽

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سالم بن عبداللہ نے کہا: حضرت عبداللہ

فِيمَا جَهَرَ فِيهِ وَلَا فِيمَا لَمْ يُجَهَرَ
بِذَلِكَ جَاءَتْ عَامَةٌ الْأَثَرِ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

۱۱۵۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
ابْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلَّى خَلْفَ
الْإِمَامِ كَفَتْهُ قِرَاءَتُهُ -

۱۱۶۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
السَّعْدِيُّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ قَالَ كَفَيْكَ
قِرَاءَةَ الْإِمَامِ -

۱۱۷۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ
ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنْ قَرَأَهُ

۱۱۸۔ قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا
مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ
الْعَبَّاسِ التَّمِيمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ
أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى
خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنْ قَرَأَهُ الْإِمَامُ كَفَتْهُ قِرَاءَتُهُ

۱۱۹۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا اسَامَةُ بْنُ زَيْدِ الْمَدَنِيِّ
حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ ابْنُ

لَمْ يَقْرَأَ فِيهَا بِنَا نَحْنُ الْبِتَارِ فَهِيَ خِدَا جُرْهُو
 خِدَا جُرْهُو خِدَا جُرْ غَيْرَتَمَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا
 أَبَاهُ يَرَّةَ إِنِّي أَحْيَانًا أَكُونُ وَرَأَى الْإِمَامِ
 قَالَ فَعَمَرَ ذِرَاعِي وَقَالَ يَا فَارِسِي اِقْرَأْ
 بِهَا فِي نَفْسِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 قَسِمَتِ الصَّلَاةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ
 فَنِصْفَهَا لِي وَنِصْفَهَا لِعَبْدِي وَمَا
 سَأَلَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَمْرًا أَيْقُولُ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 يَقُولُ اللَّهُ حَمِيدًا فِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ
 الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ يَقُولُ اللَّهُ أَشْخِي عَلَى
 عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ مَا لَكَ يَدٌ مِنَ الْيَدَيْنِ يَقُولُ
 اللَّهُ مَجْدًا فِي عَبْدِي بِنُورِ الْعَبْدِ يَا لَكَ
 نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ فَهَذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي
 وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ
 الْعَبْدُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ
 الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ
 عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَهَذَا لِعَبْدِي
 وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ -

میں بعض اوقات امام کے پیچھے ہوتا ہوں؟ ابوہریرہ
 نے میرا بازو دھکا کر کہا: اے فارسی! تم سورۃ فاتحہ
 اپنے دل میں پڑھ لیا کرو بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
 فرمایا: نماز (میں سورۃ فاتحہ) کے دو حصے کیے گئے ہیں ایک
 حصہ میرا ہے اور دوسرا میرے بندے کا۔ اور میرے
 بندے کے لیے وہ چیز ہے جو اس نے مانگی۔ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (سورۃ فاتحہ) پڑھو،
 جب بندہ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (تمام تعریفیں
 اللہ کے لیے ہیں جو تمام جانوں کا پالنے والا ہے) کہتا
 ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری
 تعریف کی، جب بندہ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ کہتا ہے تو
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری ثناء بیان
 کی، جب بندہ مَا لَكَ يَدٌ مِنَ الْيَدَيْنِ کہتا ہے تو اللہ
 تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی بیان
 کی، جب بندہ وَإِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ
 کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ آیت میرے بندے
 اور میرے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے وہ چیز
 ہے جو اس نے طلب کی اور جب بندہ صِرَاطَ الَّذِينَ
 أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ
 عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہے (یہ تمام آیات میرے بندے کے لیے ہیں اور
 وہ چیز بھی میرے بندے کے لیے ہے جو اس نے
 طلب کی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: امام کے

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا قِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ

وَسَيَكْفِيكَ الْإِمَامُ۔

۱۲۲۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا بَكِيرُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ لَأَنْ أَعْتَقَ عَلَى جَمْرَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ۔

۱۲۳۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ رَجُلٌ أُتِيَهُمْ۔

۱۲۴۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي عَاسِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَصْرِ قَالَ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ فَعَمَّرَهُ الَّذِي يَلِيهِ فَلَمَّا أَنْ صَلَّى قَالَ لِمَنْ عَمَّرْتَنِي قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ آمَكَ فَكَرِهْتَ أَنْ تَقْرَأَ خَلْفَهُ فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَإِنَّ قِرَاءَتَهُ لَهُ قِرَاءَةٌ۔

۱۲۵۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ الْمَدَنِيُّ بَعْضُ وُلْدِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّكَ ذَكَرْتَهُ أَنَّ سَعْدًا قَالَ وَذَدْتُ أَنَّ الَّذِي يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي فَيْءِ جَمْرَةٍ۔

۱۲۶۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

امام کی قراءت ہی تمہارے لیے کافی ہوگی۔
حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امام کے
پیچھے قراءت کرنے سے مجھے یہ چیز زیادہ پسند ہے
کہ آگ کی انکاری چالوں۔

حضرت منصور کا بیان ہے کہ ابراہیم نخعی رضی اللہ
عنہ نے فرمایا: جس شخص نے سب سے قبل امام کے
پیچھے قراءت کی وہ منتم کیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھائی۔ راوی
کا بیان ہے کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پیچھے قراءت کی، اس کے ساتھ والے مقتدی نے اسے
چوک ماری جب اس نے نماز مکمل کر لی تو دریافت کیا
کہ تو نے مجھے چوک کیوں ماری؟ اس نے جواب دیا،
تمہارے آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے میں نے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تمہارا قراءت کرنا پسند
سمجھا، گفتگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُن لی تو آپ
نے فرمایا: پس جس کا امام ہو، امام کی قراءت مقتدی
کی قراءت ہوتی ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے کسی بیٹے
کا بیان ہے میرے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ
عنہ نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے قراءت کرتا ہے مجھے
یہ بات پسند ہے کہ اس کے منہ میں آگ کی انکاری ہو۔
حضرت محمد بن عجلان کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کاش امام کے پیچھے قراءت کرنے والے

عَمَرَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ قَالَ فَسَأَلْتُ
الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ ذَلِكَ فَقَالَ
إِنْ تَرَكَتَ فَقَدْ تَرَكَهُ نَاسٌ
يُصَدِّى بِهِمْ وَإِنْ قَرَأْتَ فَقَدْ
قَرَأَهُ نَاسٌ يُقْتَدَى بِهِمْ وَكَانَ
الْقَاسِمُ مِنْ لَدُنْكَ لَا يَقْرَأُ -

بن عمر رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قراوت نہیں کرتے
تھے۔ حضرت اسامہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد سے
اس بارے میں سوال کیا تو انھوں نے فرمایا اگر تو ترک کرے
تو ایسے لوگ موجود ہیں (صحابہ کرام) جنہوں نے اسے
چھوڑا اور ان کی اتباع کی جاتی ہے اور اگر تو قراوت
کرے تو ایسے لوگ (صحابہ کرام) بھی موجود ہیں جنہوں نے
قراوت کی اور ان کی اتباع کی جاتی ہے اور حضرت
قاسم بن محمد کا تعلق ایسے لوگوں سے تھا جو امام کے
پیچھے قراوت نہیں کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ
سُئِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ
خَلْفَ الْإِمَامِ قَالَ أَنْصِتْ فَإِنَّ فِي
الصَّلَاةِ شُغْلًا سَيَكْفِيكَ ذَلِكَ
الْإِمَامُ -

حضرت ابو ذائل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے قراوت خلف الامام
(امام کے پیچھے قراوت کرنے) کے بارے میں سوال کیا گیا
تو انھوں نے جواب دیا تم خاموشی اختیار کرو۔ اس
لیے نماز میں کیسوتی ہوتی ہے تمہیں امام کی قراوت
کافی ہوگی۔

۱۲۰۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ
صَالِحِ الْقُرَشِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ
عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَبِيصٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ كَانَ
لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا يُجْهَرُ فِيهِ وَفِيمَا يَخْفَى
فِيهِ فِي الْأَوَّلِينَ وَلَا فِي الْآخِرِينَ وَإِذَا صَلَّى
وَحْدَهُ قَدَّ فِي الْأَوَّلِينَ بِمَا تَجَرَّ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ
وَلَمْ يَقْرَأْ فِي الْآخِرِينَ شَيْئًا -

حضرت علقمہ بن قیس کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قراوت نہیں کرتے
تھے نہ جہری نمازوں میں نہ سہری نمازوں میں، نہ پہلی
دور کعتوں میں نہ آخری دور کعتوں میں۔ اور جب وہ
ایکے نماز پڑھتے تو پہلی دور کعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دومر
کوئی سورت پڑھتے اور آخری دور کعتوں میں بالکل کوئی
چیز نہ پڑھتے۔

۱۲۱۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا
مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ أَنْصِتْ لِلْقِرَاءَةِ فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا

حضرت ابو ذائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ
مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم قراوت کے سلسلے میں
خاموشی اختیار کرو اس لیے نماز میں کیسوتی ہونی چاہیے

رَحِمَهُ اللهُ -

مقتدی اپنی فوت شدہ نماز کے پہلے حصے کو ادا کرتا ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز ادا کرنے کیلئے آتے تو جب لوگوں کو دیکھتے کہ انہوں نے اپنے رکوع سے سر اٹھا لیا ہے تو ان کے ساتھ سجدے میں شامل ہو جاتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی روایت سے ہم نے دلیل پکڑ لی ہے کہ مقتدی لوگوں کے ساتھ سجدے میں شامل ہو جائے اور اسے رکعت شمار نہ کرتے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب امام کو پاتے کہ وہ کچھ نماز پڑھ چکا ہے تو ان کے ساتھ نماز میں شامل ہو جاتے اگر امام قیام کی حالت میں ہوتا تو اس کے ساتھ کھڑے ہو جاتے اور اگر وہ قعدہ کی کیفیت میں ہوتا تو اس کے ساتھ بیٹھ جاتے حتیٰ کہ امام اپنی نماز مکمل کر لیتا آپ نماز کے کسی رکن میں امام کی مخالفت نہ کرتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ کا قول ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے رکوع پالیا بے شک اس نے نماز پالی۔

❖ ❖

۱۲۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَاءَ إِلَى الصَّلَاةِ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ رَفَعُوا مِنْ رُكُوعَتِهِمْ سَجَدًا مَعَهُمْ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَنَسْجُدُ مَعَهُمْ وَلَا يَعْتَدُ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ -

۱۳۰- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا وَجَدَ الْإِمَامَ قَدْ صَلَّى بَعْضَ الصَّلَاةِ صَلَّى مَعَهُ مَا أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ كَانَ قَائِمًا وَإِنْ كَانَ قَاعِدًا قَعَدَ حَتَّى يَقْضِيَ الْإِمَامُ صَلَاتَهُ لَا يُخَالِفُ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ -

۱۳۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رُكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ -

قَالَ كَيْتَ فِي قِمِ الدِّمِيِّ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ حَجْرًا -

کے منہ میں پتھر ہوتا۔

۱۲۷- قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِدْرِيسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مَوْسَى ابْنِ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَحَدِّثُهُ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلَوةَ لَهُ -

حضرت موسیٰ بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے دادا جان حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں (زید بن حارث) نے فرمایا: جس شخص نے امام کے پیچھے قرأت کی، اس کی نماز نہیں ہے۔

۳۵- بَابُ الرَّجُلِ يُسْبِقُ بِبَعْضِ الصَّلَاةِ

مُسْبِقُ شَخْصٍ كِي نَسَا ز كَا بِيَان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی جب امام کیساتھ کچھ ایسی نماز فوت ہو جاتی جس میں بلند آواز سے تراویح کی جاتی ہے تو جب امام سلام پھیر لیتا تو عبداللہ بن عمر کھڑے ہوتے، فوت شدہ نماز خود قرأت کے ساتھ ادا کرتے۔

۱۲۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا فَاتَهُ شَيْءٌ مِّنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ الَّتِي يُعَلِّقُ فِيهَا بِالنِّقْرَاءَةِ فَإِذَا سَلَّمَ قَامَ بِنُ عُمَرَ فَقَدَأَ لِنَفْسِهِ فِيمَا يُقْضَى -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اس لیے اس صورت میں

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لِأَنَّهُ يُقْضَى أَوَّلَ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ف مقتدی مسبق جتنی نماز جماعت سے پائے پڑھ لے اور باقی ماندہ نماز کھڑے ہو کر مکمل کر لے۔ اگر مسبق رکوع میں شامل ہو تو جس رکعت کا رکوع ہو گا اسے اس نے پالیا۔ اگر وہ سجدہ میں شامل ہو تو اس کی رکعت شمار نہیں ہوگی البتہ مقتدی کھڑے ہو کر جو نماز پڑھے گا اس کی ابتداء شاء یعنی سبحانک اللہم... سے کریگا۔ رکوع میں نہایت سے رکعت شمار ہو جائے گی اس پر یہ حدیث دلیل ہے مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ یعنی جس نے رکوع پالیا اس نے رکعت پالی۔

بِأَمْرِ الْقُرْآنِ وَسُورَةِ سُورَةِ -

پڑھا کرتے۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ الشَّيْخَانُ تَقَدَّرَ فِي الْغَرِيضَةِ

فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

وَسُورَةِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ

الْكِتَابِ وَإِنْ لَمْ تُقَدِّمْ فِيهِمَا أَجْزَاكَ

وَإِنْ سَبَّحْتَ فِيهِمَا أَجْزَاكَ وَهُوَ

قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تم فرضوں کی پہلی دو رکعت میں سورہ فاتحہ اور دوسری کوئی اور سورت اور آخری رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھو، یہ سنت ہے آخری رکعتوں میں اگر بالکل قرأت نہ کی تو نکھارے لیے جائز ہے اور اگر صرف ان میں سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھا تو بھی جائز ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ کا قول ہے۔

ف ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کے فرائض کی پہلی دو رکعت میں منفرد اور امام کے لیے سورہ فاتحہ کیسے پڑھنی آیت یاتین چھوٹی آیات کا پڑھنا بھی ضروری ہے۔ سورہ فاتحہ کے وجوب پر یہ حدیث دلیل ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ" یعنی سورت فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہو سکتی اور ایک بڑی آیت یاتین چھوٹی آیات کے وجوب ہونے پر قرآن کی یہ نص ہے کہ "فَأَقْرءُ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ" یعنی جہاں سے تم کو قرآن آسان معلوم ہو اسے پڑھ لیا کرو۔ مذکورہ نمازوں کی آخری رکعات میں صرف سورہ فاتحہ پڑھی جائے گی اور کوئی سورت بالکل نہیں پڑھی جائے گی، آخری رکعات میں سورت فاتحہ کا پڑھنا مسنون ہے واجب نہیں ہے یہ حکم منفرد اور امام کے لیے ہے ورنہ مقتدی تو امام کے پیچھے ثناء کے علاوہ بالکل قرأت نہیں کرے گا کیونکہ حدیث صحیح میں امام کی قرأت کو مقتدیوں کی قرأت قرار دیا گیا ہے۔

فجر کی دونوں رکعتوں میں منفرد اور امام لازماً سورت فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت ملائے گا۔ یہ توف الفاضل کے سلسلے میں گفتگو تھی۔ سنن اور نوافل کی تمام رکعات میں سورت فاتحہ کے ساتھ کسی اور سورت کا ملانا بھی لازمی ہے۔

منفرد ایک رکعت میں فاتحہ کے علاوہ جتنی چاہے سورتیں پڑھ سکتا ہے لیکن امام کو مقتدیوں کی حالت مد نظر رکھ کر قرأت کرنی چاہیے اور اسے طویل قرأت سے اجتناب کرنا چاہیے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس روایت سے ہم دلیل پکڑتے ہیں اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جب مختار رکوع فوت ہو جائے تو مختار سجدہ فوت ہو جائے گا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس نے امام کے ساتھ دو سجدے کیے انھیں رکعت شمار نہ کیا جائے جب امام سلام پھیرے تو وہ اپنے دونوں سجدوں والی رکعت مکمل کرے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

۱۳۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ يَقُولُ إِذَا قَاتَتْكَ الرَّكْعَةُ فَاتَتْكَ السُّجُودَةُ -

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ سَجَدَ السُّجُودَ تَبَيَّنَ مِنَ الْإِمَامِ لَا يُعْتَدُ بِهِمَا فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَضَى رَكْعَةً تَامَةً بِسُجُودَاتِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

۳۲- بَابُ الرَّجُلِ يَقْرَأُ السُّورَةَ الْوَاحِدَةَ مِنَ الْفَرِيضَةِ

فرضوں کی ایک رکعت میں کئی سورتیں پڑھنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب ظہر اور عصر کی نماز اکیلے پڑھتے تو چاروں رکعت میں قرات کرتے، ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور قرآن کی دوسری کوئی سورت پڑھتے، اور بعض اوقات فرضوں کی ایک رکعت میں دو یا تین سورتیں پڑھا کرتے، اور مغرب کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں بھی ایسے ہی سورۃ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت

۱۳۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ إِذَا صَلَّى وَحْدَهُ يَقْرَأُ فِي الْأَرْبَعِ جَمِيعًا مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِغَايَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَكَانَ أَحْيَانًا يَقْرَأُ بِالسُّورَتَيْنِ أَوِ الثَّلَاثِ فِي صَلَوَةِ الْفَرِيضَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ كَذَلِكَ

اِذَا مَنَّ الْاِمَامُ فَاَمِنُوا فَاِنَّهُ مَنْ وَاَفَقَ تَامِيْنُهُ
تَامِيْنِ الْمَلَاِيْكَةِ عَمَّا كَرِهَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالُ
فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَمِيْنٌ -

فرشتوں کے آمین کے ساتھ مل گیا اس کے سابقہ تمام
گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں
کہ ابن شہاب نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آمین فرمایا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَا اَنَا خُذْ يَنْبَغِي
اِذَا قَدَرَ الْاِمَامُ مِنْ اَمْرِ الْكِتَابِ اَنْ يُتَوَقَّنَ الْاِمَامُ
وَيُتَوَقَّنَ مَنْ خَلْفَهُ وَلَا يَجْهَرُوْنَ بِذَلِكَ
فَاَمَّا أَبُو حَنِيْفَةَ فَقَالَ يُتَوَقَّنُ مَنْ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل پکڑتے ہیں بہتر یہ ہے کہ جب امام سورہ
فاتحہ مکمل کرے تو امام اور مقتدی آمین کہیں اور آمین
کہتے وقت آواز بلند نہ کی جائے لیکن امام اعظم ابو حنیفہ

ف سورہ فاتحہ کے اقسام پر منفرود، امام اور مقتدی آمین کہتے ہیں اسی وقت اللہ کے فرشتے بھی آمین کہتے ہیں
جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق و مطابق ہو جاتی ہے اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں چونکہ فرشتوں
کی آمین کو ہم نہیں سنتے گو یا وہ پشت آواز سے کہتے ہیں لہذا ان کے ساتھ مطابقت کی یہی صورت ہو سکتی ہے کہ
منفرد، امام اور مقتدی بھی پشت آواز سے آمین کہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے۔
دوسری بات یہ ہے کہ نمازی جب آمین کہتا ہے تو آسمان اور زمین کے فرشتے سن کر آمین کہتے ہیں۔ زمین والے
فرشتے خواہ مشرق و مغرب میں رہنے والے ہوں یا جنوب و شمال میں قیام پذیر ہوں سب سنتے ہیں ایسے زمین و آسمان
کے مابین بعد دور ہونے کے باوجود آسمان والے فرشتے بھی سنتے ہیں۔ گو یا فرشتوں کو من جانب اللہ آمین کی سماعت
کی قوت حاصل ہے تو بلاشبہ سید المرسلین کو بطریق اولیٰ فرشتوں سے زیادہ قوت سماعت حاصل ہے اس لیے بلا خوف
تردید کہا جاسکتا ہے کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے احوال و اعمال سے واقف ہیں اور جو خوش بخت لوگ
آپ پر الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کے ساتھ درود و سلام کا ہدیہ پیش کرتے ہیں۔
آقا و عالم صلی اللہ علیہ وسلم اُسے سنتے ہیں۔

آمین پشت کہنے کے سلسلے میں حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا عمل بھی دلیل ہے کہ یہ
دونوں بزرگ تسمیہ، تَعُوْذُ اور آمین پشت آواز سے کہا کرتے تھے۔ علاوہ ازیں علقمہ بن وائل اپنے باپ کے حوالے سے
بیان کرتے ہیں کہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَلَغَ غَيْرَ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَاَوْالِيْنَ
قَالَ اَمِيْنٌ وَاَخْفَى بِهَا صَوْتَهُ لَمْ يَسْمَعْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلِيْمٌ وَلَا الْفَضْلِيْنَ پَرِيْطِيْجَةً تُوَ اَبَاطِشْتِ اَوَازِ سَ فَرَا تَ اَمِيْنٌ (حاشیہ موطا امام محمد۔ قدیمی کتب خانہ۔ کراچی)

۳۷۔ بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ وَمَا يَسْتَحِبُّ مِنْ ذَلِكَ

نماز میں بلند آواز سے قراءت کرنے اور اس کے استحباب کا بیان

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي عَمْرُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ
أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
كَانَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ وَإِنَّهُ
كَانَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عِنْدَ
دَارِ أَبِي جَهْمٍ -

حضرت ابوسہیل رضی اللہ عنہ اپنے والد (مالک بن عامر) کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز میں بلند آواز سے قراءت کیا کرتے تھے اور وہ (مالک بن عامر) ابو جہم کے گھر کے پاس ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قیامت سن لیا کرتے تھے حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جہری نماز (جس نماز میں امام بلند آواز سے قراءت کرتا ہے) میں بلند آواز سے قراءت کرنا بہتر و افضل ہے لیکن کوئی شخص بتکلف اپنی آواز بلند نہ کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ الْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي
الصَّلَاةِ فِيمَا يَجْهَرُ فِيهِ بِالْقِرَاءَةِ حَسَنٌ
مَا لَمْ يَجْهَرِ الرَّجُلُ نَفْسَهُ -

۳۸۔ بَابُ أَمِينٍ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں آمین کہنے کا بیان

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لیے جس کا آمین کہنا

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا

ف جہری نمازوں یعنی مغرب، عشاء اور فجر میں منفرد کو اختیار حاصل ہے کہ اگر چاہے تو بلند آواز سے قراءت کہے اگر چاہے تو پست آواز سے، لیکن سری یعنی ظہر اور عصر کی نمازوں میں پست قراءت کرنا واجب اور ضروری ہے۔

وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ.

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ
عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا شَأْنٌ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَدْرِى كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا
أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَصِلْ رُكْعَةً وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ
وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فَإِنْ كَانَتْ الرُّكْعَةُ
الَّتِي صَلَّى خَامِسَةً شَفَعَهَا بِهَا تَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ
وَلَا تَكَانَتْ رَابِعَةً فَالْسَّجْدَتَانِ تَرْتِيبُهُ
لِلشَّيْطَانِ.

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ

پھر سلام کے بعد بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے ف
حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے
کسی شخص کو اپنی نماز میں شک پڑ جائے اور اسے یاد نہ ہے
کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہیں یا چار؟ تو اسے کھڑا
ہو جانا چاہیے ایک رکعت اور پڑھ لے۔ سلام سے
قبل بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے اگر یہ رکعت جو پڑھی یا پڑھی
ہوگی تو دو سجدوں کے ساتھ مل کر شفع بن جائے گا اور اگر
یہ چوتھی ہوگی تو شیطان کے لیے ذلت و خواری کا باعث ہوگی
حضرت ابن یحییٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، کہ

ف فرض میں تاخیر ہو جائے یا واجب چھوٹ جائے تو سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے مثلاً دعائے قنوت یا سورت فاتحہ
یا پہلا فقرہ چھوٹ جائے تو سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ سجدہ سہو آخری فقرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد دائیں طرف
سلام پھیرنے کے بعد کیا جاتا ہے یہ تو امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے
نزدیک سلام پھیرنے سے قبل سجدہ سہو کیا جائے گا سجدہ سہو کے بعد دوبارہ مکمل تشہد مجہد رواد اور ادعیہ پڑھا جائے گا
اگر امام مجہول جائے تو مقتدیوں پر بھی سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے اگر مقتدی مجہول جائے تو نہ امام پر سجدہ سہو لازم ہوتا ہے
اور نہ مقتدی پر۔ چوتھی رکعت کے بعد اگر نمازی مجہول کر پانچویں رکعت کی طرف کھڑا ہو گیا اگر سجدہ کرنے سے پہلے یاد آ جائے
تو واپس قعدہ کی طرف لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرنے سے نماز مکمل ہو جائے گی اگر پانچویں رکعت کو سجدہ سے مقید کر لیا تو امام
اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی فرض نماز نوافل میں تبدیل ہو جائے گی اگر چوتھی رکعت کے بعد فقرہ بیٹھنے کے بعد
پانچویں رکعت کی طرف نمازی کھڑا ہوا تو اگر سجدہ کرنے سے قبل یاد آ جائے تو واپس آ جائے اور سجدہ سہو کر نیسے نماز مکمل ہو جائے گی
اور اگر پانچویں رکعت کو سجدہ سے مقید کر لیا تو پھر چھٹی رکعت بھی ساتھ ملا لے چار رکعت فرض اور دو رکعت نفل ہو جائیں گے
علمہ فرض میں تاخیر کرنے یا واجب چھوڑنے کی صورت میں نماز کا اعادہ ضروری ہے (کتب عامہ)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سہو کے متعلق کئی توجیہات بیان کی جاسکتی ہیں پہلی تو یہ کہ آپ بھولے نہیں
بلکہ بھلائے گئے ہیں اور دوسری یہ کہ بشری تقاضا کے تحت آپ سے سہو واقع ہوئی تاکہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ
اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کا منظر امت کے سامنے پیش کیا جاسکے۔

حَلْفَ الْإِمَامِ وَلَا يُؤْمِنُ إِلَّا مَامُ
 رَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ نَفَرًا يَا: صِرْفِ مَقْتَدِي آمِينَ كَيْفَ إِمَامِ
 آمِينَ نَفَرًا كَيْفَ -

۳۹. بَابُ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں بھول جانے کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے
 کوئی شخص نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اس کے پاس شیطان
 آجاتا ہے اور اسے مھلاتا ہے حتیٰ کہ مقتدی کو یاد نہیں
 رہتا کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے پس جب تم میں سے
 کسی شخص کو یہ صورتحال پیش آجائے تو وہ بیٹھ کر دو
 سجدے کرے۔

أَخْبَرَنَا مَالِكُ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي
 سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
 أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ جَاءَهُ الشَّيْطَانُ
 فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا
 وَجَدَ أَحَدًا كَمْ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ
 وَهُوَ جَالِسٌ.

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی آپ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پر سلام پھیر دیا حضرت
 ذوالبیدین رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ
 کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ان امور میں سے کٹا بھی نہیں ہے۔
 ذوالبیدین نے دوبارہ عرض کیا: ان دونوں امور میں سے
 کوئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف
 متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا ذوالبیدین سچ کہتے ہیں؟ لوگوں
 نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! تو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے باقی ماندہ اپنی نماز مکمل کی۔ آپ نے سلام پھیرا

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ
 الْحَصِينِ عَنْ أَبِي سَبْيَانَ مَوْلَى أَبِي إِسْحَقَ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَسَلِّمْ فِي رَاكِعَتَيْنِ
 فَقَامَ ذُو الْبَيِّنَاتَيْنِ فَقَالَ أَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ كُلُّ ذَلِكَ
 لَمْ يَكُنْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ كَانَ
 بَعْضُ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ ذُو الْبَيِّنَاتَيْنِ
 فَقَالُوا نَعَمْ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

تخت کو تیس دن سے نماز میں تکڑوں دیے ہوئے
معلوم نہ ہوئے ان سے تین رخصت ہوئی ہیں جو کہ
نہک سے ہیں اور ان کو تودہ زور کوڑکے اور
سے نماز کوڑکے اور کسے توب کثرت سے، حتی
موت، تودہ سے گمان غائب برعکس کسے اور کسے
کسے جب کا یقین نہ رہا ہو تو کس برعکس پر ہوگا
سے بخت و کس ہیں کس ہو کہ یقین سے کس بہ
تک کمان سزا کی ہے اور کس سے کس میں بہت
سے تار کو بھرتیں۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
حضرت انس رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ایک سفر میں ہر
پڑھان میں بھی لوگوں میں شامل تھا انھوں نے لوگوں کو
دو رخصت پڑھائیں پھر تمام کے لیے کھرب ہو گئے مندرجہ
میں کے کس سے کس نہ کہ تو حضرت انس دیکھیں
گئے پھر جب انھوں نے نبی نماز مکمل کر دی تو دو سجدے کیے
حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے
معلوم نہیں رہا کہ حضرت انس نے سلام پھیرنے سے قبل
دو سجدے کیے تھے یا بعد میں۔

أَثَلْتُ صَلَّى أَمْرًا بَعْدَ قَدْ كُنْتُ ذِيكَ وَكُنْتُ
مَا بَقِيَ تَكْمَلُ وَاسْتَقْبَلَتْ صَدْرَتَهُ وَكُنْتُ كُنْتُ
يَتَنَوَّى بِذِيكَ كَثِيرًا مَقْضِي كَثْرَتَهُ
وَأَيُّهُ وَنَحْوَهُ يَمْضِي عَلَى يَمِينِهِ فَإِنَّهُ
إِنْ قَعَرَ ذِيكَ وَنَحْوَهُ يَنْبُجُ فِيهَا يَسْرِي
مِنَ التَّهْوِيلِ فِي يَدِ خُرُوعِهِ شَيْئًا
وَفِي ذِيكَ كَثِيرًا كَثِيرًا.

۱۳۲- قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ صَلَّى بِيَهُمْ فِي سَفَرٍ كَانَ
مَعَهُ فِيهِ قَضَى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ نَسِيَ
لِلْقِيَامِ كَسَبَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَرَجَعَهُ ثُمَّ
كَمَا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَانَ
لَا أَدْرِي أَقَبَلَ الشَّلِيمِ

۴- بَابُ الْعِبْتِ بِالْحَصِي فِي الصَّلَاةِ وَمَا يَكْرَهُ مِنْ تَسْوِيتِهِ

نماز میں کنکریاں ہٹانے انھیں برابر کرنے اور اسکے مکروہ ہونے کا بیان

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب وہ سجدہ

۱۳۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْقَارِيُّ
قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ إِذَا أَمَادَ أَنْ يَسْجُدَ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ ابْنِ بَحَيْنَةَ أَنَّهُ
قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَيْنِ
ثُمَّ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ فَلَمَّا قَضَى
صَلَوَتَهُ وَتَوَضَّأَ تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ وَسَجَدَ
سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ
ثُمَّ سَلَّمَ -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعت نماز
پڑھائی پھر آپ بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے تو لوگ بھی
کھڑے ہو گئے جب آپ نے اپنی نماز مکمل کر لی اور ہم
آپ کے سلام پھیرنے کا انتظار کرنے لگے کہ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم سلام پھیرنے سے قبل بیٹھے بیٹھے اللہ اکبر
کہہ کر دو سجدے کیے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سلام پھیرا۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص اور حضرت
کعب اجبار رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے
سوال کیا جسے شک پڑا کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہیں یا
چار؟ ان دونوں نے جواب دیا: وہ کھڑا ہو کر ایک
رکعت اور پڑھ لے۔ جب نماز مکمل کر لے تو دو سجدے
کرے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے جب نماز میں بھول
جانے کے بارے سوال کیا جاتا تو وہ جواب میں کہتا
کرتے کہ جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز بھول جانے
کا گمان ہو جائے تو وہ تھری (غور و فکر) کرے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت سے
ہم دلیل اخذ کرتے ہیں جب کوئی قیام کے لیے کھڑا
جائے اور اس کے قعدہ کی حالت تبدیل ہو جائے تو اس
وجہ سے اس پر دو سجدے واجب ہو جاتے ہیں جو بھی
بھول ہو خواہ نماز میں کمی کی ہو یا زیادتی کی ہو تو سلام
پھیرنے کے بعد دو سجدے واجب ہو جاتے ہیں۔

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَفِيفُ ابْنُ
عَمْرِو بْنِ الْمُسَيَّبِ السَّهْمِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ
يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ وَكَعْبًا عَنِ الَّذِي يَشْكُ كَمَا صَلَّى
ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا قَالَ فِكِلَاهُمَا قَالَا: فَلْيَقُمْ
وَلْيُصَلِّ رُكْعَةً أُخْرَى قَارِئًا ثُمَّ يَسْجُدُ
سَجْدَتَيْنِ إِذَا صَلَّى -

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنِ النَّسِيَانِ
قَالَ: يَتَوَخَّئُ أَحَدُكُمْ الَّذِي يَظُنُّ أَنَّهُ
نَسِيَ مِنْ صَلَاتِهِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَا خُذْنَا إِذَا نَسِيَ
لِلْقِيَامِ وَتَغَيَّرَتْ حَالُهُ عَنِ الْقُعُودِ وَجَبَتْ
عَلَيْهِ لِذَلِكَ سَجْدَتَا السُّهُوِ وَكُلُّ سُهُوٍ
وَجَبَتْ فِيهِ سَجْدَتَانِ مِنْ زِيَادٍ أَوْ نَقْصَانِ
فَسَجْدَتَا السُّهُوِ فِيهِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ وَمَنْ أَدْخَلَ
عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ الشَّكَّ فِي صَلَوَتِهِ فَلَمْ يَدْرِ

ایک بار کنکریوں کو (عمل قلیل سے) برابر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور کنکریوں کا برابر نہ کرنا افضل ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

بَأْسٍ يَتَسَوَّىٰ مَرَّةً وَاحِدَةً وَتَرَكُهَا أَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

۴۱۔ بَابُ التَّشْهَدِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں تشہد کا بیان

حضرت عبدالرحمن بن قاسم کا بیان ہے کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تشہد پڑھنے وقت یہ کلمات پڑھتیں التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ النَّارِيَّاتُ لِلَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ۔ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ تمام جہانی، مالی اور لسانی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور نہ اس کا کوئی شریک ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اے غیب کی جنوں نے والے (نبی) آپ پر سلامتی، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی نازل ہوں

۱۴۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَتَشَهَّدُ فَتَقُولُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ النَّارِيَّاتُ لِلَّهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔

سَوَى الْحَصَى تَسْوِيَةً خَفِيفَةً وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ
كُنْتُ يَوْمًا أُصَلِّيُّ وَابْنُ عُمَرَ وَمَا أَيْ قَالَتْ فَتُتَّ
فَوَضَعَ يَدَهُ فِي قَفَايَ فَعَمَدَنِي .

کرنے کا قصد کرے تو عمل قلیل سے کنکریاں برابر کر
لیتے اور حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایک
دن نماز پڑھ رہا تھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر میرے
پیچھے تھے میں نے ان کی طرف منہ کر کے دیکھا تو
انہوں نے اپنا ہاتھ میری پشت پر رکھ دیا اور مجھے
چوک لگائی۔ ف

۱۴۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مُرَيْكَةَ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَاوِيَّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ
فَلَمَّا انْصَرَفْتُ نَهَانِي وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي
الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنِي عَلَى قَعْدِهِ الْيُمْنِي وَ
قَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ الَّتِي
تَلِي الْإِبْهَامَ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى
قَعْدِهِ الْيُسْرَى .

حضرت علی بن عبدالرحمن المعاوی رضی اللہ عنہ کا
بیان ہے کہ نماز کی حالت میں کنکریوں سے کھینچے ہوئے
مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا جب
میں نماز سے فارغ ہوا تو انہوں نے مجھے (اس سے)
منع کیا اور فرمایا: تم ایسا کر جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تو
اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھ لیتے اور اپنی انگلی
کا حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے اور
اپنی بائیں ہتھیلی اپنی بائیں ران پر رکھ لیتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِضِيعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ - فَأَمَّا تَسْوِيَةُ الْحَصَى فَلَا

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل سے ہم دلیل اخذ کرتے
ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے

ف مکروہات نماز میں سے بلا ضرورت نمازی کا سجدہ گاہ سے کنکریاں دُور کرنا ہے البتہ ضرورت کے تحت ایک یا
کنکریاں دور کی جاسکتی ہیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو ایک بار کنکریاں دور کرنے
کی اجازت دی تھی لیکن ان کا ترک کرنا افضل ہے اور دو بار مکروہ ہے تین یا زائد بار صاف کرنا عمل کثیر کے زمرے
میں آتا ہے جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

جینے والے (نبی) آپ پر سلامتی، اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشہد کے وقت یہ الفاظ پڑھتے تھے اللہ کے نام سے شروع۔ تمام جسمانی، مالی اور لسانی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اے غیب کی خبریں دینے والے نبی! آپ پر سلامتی ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو میں نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی معبود نہیں ہے اور میں نے اس بات کی بھی گواہی دی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور یہ کلمات پہلی دو رکعت کے بعد پڑھا کرتے جب تشہد مکمل کر لیتے تو جو چاہتے دعا پڑھتے۔ جب نماز کے آخر میں نعت کرتے تو اسی طرح تشہد پڑھتے ہاں تشہد پہلے پڑھ لیتے اور بعد میں جو چاہتے دعا پڑھتے۔ جب آپ سلام پھیرنے کا قصد کرتے تو کتنے اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) آپ پر سلامتی، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔ پھر آپ دائیں طرف سلام پھیرتے (السلام علیکم) پھر بائیں طرف سلام کا جواب دیتے اور پھر اگر کوئی بائیں طرف شخص ہوتا تو سلام

الصلواتُ بِسْمِ اللّٰهِ وَسَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۱۳۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ يَكْتَشَهُدُ قِيْقُولُ بِسْمِ اللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ وَالزَّكَايَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ شَهِدْتُ أَنَّ لَدَا لَهِ إِلَّا اللّٰهُ وَشَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ يَقُوْلُ هَذَا فِي الرُّكُوعَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَيَدْعُو بِمَا بَدَأَ لَهُ إِذَا قَضَىٰ تَشَهُدَهُ فَإِذَا جَلَسَ فِي إِخِرِ صَلَوَاتِهِ كَتَبَهُ كَذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ يَقْدِمُ التَّشَهُدَ ثُمَّ يَدْعُو بِمَا بَدَأَ لَهُ فَإِذَا أَمْرًا أَنْ يُسَلِّمَ قَالَ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْإِمَامِ فَإِنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ أَحَدٌ عَنْ يَسَارِهِ رَدَّ عَلَيْهِ۔

تم پر سلامتی ہو

حضرت عبدالرحمن بن عبدالقاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو برسر منبر تشہد کی تعلیم دیتے ہوئے یوں سنا: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کہو تمام جسمانی، مالی اور لسانی تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اے غیب کی خبریں

۱۴۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْدَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يُعَلِّمُ النَّاسَ التَّشَهُدَ وَيَتَوَلَّوْا التَّحِيَّاتُ بِلَهٍ الذَّاكِيَاتُ لِلَّهِ الطَّيِّبَاتُ

ف امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پہلا نعرہ واجب اور اس میں تشہد پڑھنا مسنون ہے اور دوسرا نعرہ فرض ہے اور اس میں تشہد پڑھنا واجب ہے۔ تشہد کے بارے مختلف روایات ہیں اور ہر روایت کے الفاظ مختلف ہیں حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت پر عمل کرتے ہیں اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت پر عمل پیرا ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود والی روایت کئی لحاظ سے افضل و ارجح ہے۔

(۱) اس میں لفظ الصلوات اور الطیبات سے قبل ”واو“ ہے جو واؤ قسم کی طرح تاکید و تحقیق پر دلالت کرتی ہے
(۲) اس کی تاکید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود کا ہاتھ پکڑ کر بیان کی اور اس کی تعلیم دی۔
(۳) اس روایت میں لفظ ”السلام“ پر الف لام استغراق کا موجود ہے جبکہ ابن عباس کی روایت میں الف لام لفظ سلام پر نہیں ہے۔ تشہد میں ”السلام علیک ایہا النبی“ کے الفاظ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب اور نداء کے الفاظ سے پکارنا درست ہے دوسرے الفاظ میں ”الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ“ کی عبارت بھی اسی طرح کی ہے جس سے اس کے جواز پر زبردست دلیل ماخوذ ہوتی ہے اگر کلمات نداء کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا منع ہوتا تو نماز میں بھی منع ہوتا کیونکہ قانون اپنی تمام جزئیات پر حاوی ہوتا ہے یعنی جو چیز ایک جگہ پر جائز ہو وہ دوسرے مقام پر بھی جائز ہوتی ہے اور جو چیز ایک جگہ میں ناجائز ہو دوسری جگہ میں بھی ناجائز ہوتی ہے۔

تشہد کے بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَيَقُولُ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ترجمہ جب تم میں سے کوئی نماز میں نعرہ کرے تو یوں کہے التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ الخ (ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری جلد اول، صفحہ ۱۱۵، نور محمد کراچی)

۲۲- بَابُ الشُّنَّةِ فِي السَّجْدَةِ

سنون طریقے پر سجدہ کرنے کا بیان

۱۴۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى
الَّذِي يَضَعُ جَبْهَتَهُ عَلَيْهِ قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ
فِي بَرْدٍ شَدِيدٍ وَإِنَّهُ لِيُخْرِجُ كَفَّيْهِ
مِنْ بُرْنِسِهِ حَتَّى يَضَعَهُمَا عَلَى
الْحَطَى-

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب سجدہ کرتے جس پیر پہ
آپ اپنی دونوں ہتھیلیاں رکھتے تو اسی پر اپنی پیشانی
رکھتے۔ حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ شدید سردی کے
موسم میں ہمیں نے ان کو دیکھا اپنے دونوں ہاتھ اپنے
بجٹے سے نکال کر کنگریوں پر رکھا کرتے تھے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جو شخص اپنی
پیشانی زمین پر رکھے اسے چاہیے کہ اپنے دونوں ہاتھ بھی
زمین پر رکھے جب وہ اپنی پیشانی اٹھائے تو اسے چاہیے
کہ اپنے ہاتھ بھی زمین سے اٹھائے کیونکہ دونوں ہاتھ بھی
چہرے کی طرح سجدہ کرتے ہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں نمازی شخص کو چاہیے

۱۵۰- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ
بِالْأَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ ثُمَّ إِذَا مَرَّ
جَبْهَتَهُ فَلْيَرَفْ كَفَّيْهِ فَإِنَّ الْيَدَيْنِ
تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الرَّجُلُ-

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا أَنَا خَذُّ يَتَّبِعِي لِلتَّجَلُّلِ
إِذَا وَضَعَ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا أَنْ يَضَعَ كَفَّيْهِ

ف احناف کے نزدیک سجدہ سنون کی کیفیت یوں ہے کہ دونوں پاؤں، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور پیشانی
کو زمین پر دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھے ان اعضاء میں سے اگر کوئی عضو بلا غرض زمین سے اٹھا رہا تو سجدہ نہیں ہوگا
ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا چاہیے سجدے میں بازو پہلوؤں سے اور ران پیٹ سے دور ہونے چاہئیں
اس کیفیت میں تین یا پانچ یا سات بار ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ“ پڑھے۔ البتہ عورت سجدہ کرے گی یعنی
اپنے انگوٹوں اور بازوؤں کو خوب ملا کر سجدہ کرے۔

کہتا تو آپ اس کا جواب دیتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جس جس تشہد کا ذکر ہوا سب اچھی ہیں لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود کی تشہد جیسی نہیں۔ ہمارے نزدیک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تشہد زیادہ پسندیدہ ہے کیوں کہ یہی تشہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی و ثابت ہے اور ہمارے اکثر فقہاء اسی پر عامل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم کہا کرتے السلام علی اللہ تعالیٰ پر سلامتی ہو) ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل فرمائی پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا تم لوگ السلام علی اللہ نہ کہا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ خود سلام ہے اور لیکن تم یہاں کہا کرو: تمام جسمانی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) آپ پر سلامتی، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی نازل ہوں۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس تشہد میں کسی حرف کے اضافہ کرنے یا اس سے کسی حرف کے کم کرنے کو مکروہ و ناپسند تصور کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ التَّشَهُدُ الَّذِي ذُكِرَ كُلُّهُ حَسَنٌ وَ لَيْسَ يَشْبَهُ تَشَهُدَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعِنْدَنَا تَشَهُدُهُ إِذْ لَاتَهُ رِوَاةٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ الْعَامَّةُ عِنْدَنَا .

قَالَ مُحَمَّدٌ أَحْبَبْنَا مَحَلَّ بْنَ مَخْرَبَةَ الصَّيْبِيُّ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَكْمَةَ بْنِ وَائِلِ الْإِسْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ .

قَالَ مُحَمَّدٌ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَكْرَهُ أَنْ يُزَادَ فِيهِ أَوْ يُنْقَصَ مِنْهُ حَرْفٌ .

۱۵۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ الْعَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
أَنَّهُ كَانَ يَذِي أَبَاهُ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ
قَالَ فَفَعَلْتُهُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّتْرِ فَتَهَاوَى
أَبِي فَقَالَ إِنَّمَا لَيْسَتْ بِسُنَّةِ الصَّلَاةِ وَإِنَّمَا سُنَّةُ
الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنَى وَتَشِي
رِجْلَكَ الْيُسْرَى -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَرِبْهَذَا أَنَا خُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَكَانَ مَالِكُ بْنُ
أَنَسٍ يَأْخُذُ بِذَلِكَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ
الْأُولَيَيْنِ وَآمَّا فِي الرَّابِعَةِ فَإِنَّهُ
كَانَ يَقُولُ يَقْضَى الرَّجُلُ بِالْيَمِينِ إِلَى
الْأَرْضِ وَيَجْعَلُ رِجْلَيْهِ إِلَى الْجَانِبِ
الْأَيْمَنِ -

۱۵۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا صَدَقَةَ
ابْنُ يَسَارٍ عَنِ النَّعْدَةِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ
عُمَرَ يَجْلِسُ عَلَى عَقْبَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ
فِي الصَّلَاةِ فَذَا كَرِهْتُ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا فَعَلْتُهُ
مُنْذُ اشْتُكَيْتُ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَرِبْهَذَا أَنَا خُذُ لَا يَنْبَغِي
أَنْ يَجْلِسَ عَلَى عَقْبَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ
وَلَكِنَّهُ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا كَجُلُوسِهِ فِي صَلَاتِهِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے
سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنے والد صاحب کو
نماز کی حالت میں چار زانو بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں بھی
ویسے بیٹھ گیا اور میں اس زمانہ میں بالکل کم سن تھا میرے
باپ نے مجھے منع کیا اور فرمایا: یہ طریقہ نماز کی سنتوں
میں سے نہیں ہے لیکن نماز کی سنت تو یہ ہے کہ تم
اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کر لو اور اپنے بائیں پاؤں کو چھالو
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کا قول ہے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ دو رکعتوں
والے قعدہ میں عمل کرنے کے لیے اسی روایت سے دلیل
اخذ کرتے ہیں اور لیکن چار رکعتوں کے بعد والے قعدہ کے
بارے فرطے ہیں کہ نمازی اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف
نکالے گا اور اپنی سرین پر بیٹھے گا۔

حضرت مغیرہ بن حکیم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو نماز میں
دونوں سجدوں کے درمیان اپنی ایڑیوں پر بیٹھے ہوئے
دیکھا تو میں نے ان سے اس بارے ذکر کیا تو انھوں نے
فرمایا: جس وقت سے میں بیمار ہوا ہوں ایسا کرتا ہوں
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی روایت
سے ہم نے دلیل اخذ کی ہے نمازی کے لیے یہ مناسب
نہیں ہے کہ وہ دونوں سجدوں کے درمیان اپنی ایڑیوں پر بیٹھے اور

(لقبہ حاشیہ: پہلے صفحہ نمبر ۱۱۴) احکام میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے البتہ عورت دونوں پاؤں ایک جانب
نکال کر سرین پر بیٹھے گی۔

کہ جب وہ اپنی پیشانی سجدہ کے لیے رکھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر رکھے اور اپنی انگلیوں کو جمع کر کے قبلہ کی طرف کرے اور انھیں کھولے نہ اور جب وہ اپنا سر اٹھائے تو دونوں ہاتھوں کو بھی اس کے ساتھ اٹھائے اور جس شخص کے لیے سردی نقصان دہ ہو اگر وہ اپنی چادر یا کپڑے کے پتے سے اپنے ہاتھوں کو زمین پر رکھے تو اس میں کوئی سر نہ نہیں ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

بِحَدِّ آءِ اُذُنَيْهِ وَيَجْمَعُ اصَابِعَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَلَا يَفْتَحُهَا فَإِذَا رَفَعَهَا رَفَعَهُمَا مَعَ ذَلِكَ فَأَمَّا مَنْ اصَابَهُ بَرْدٌ يُؤْذِي وَيَجْعَلُ يَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ تَحْتِ كِسَاءٍ أَوْ ثَوْبٍ فَلَا بَأْسَ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

۴۳۔ بَابُ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں بیٹھنے کا بیان

حضرت عبد بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ایک پہلو میں بیٹھ کر ایک شخص نے نماز پڑھی جب وہ بیٹھا اس نے اپنے پاؤں لپیٹ لیے اور چار زانو ہو کر بیٹھ گیا۔ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو اس شخص کے اس عمل کو ناپسند کیا۔ اس شخص نے آپ سے عرض کیا آپ بھی تو ایسا کرتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بیماری کا شکار ہوں ف

۱۵۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ صَلَّى إِلَى جَنْبِهِ رَجُلٌ فَلَمَّا جَلَسَ الرَّجُلُ قَرَّبَ نَشِيءًا رَجُلِيَّةً فَلَمَّا انْصَرَفَ ابْنُ عُمَرَ عَابَ ذَلِكَ عَلَيْهِ قَالَ الرَّجُلُ فَإِنَّكَ تَفْعَلُهُ قَالَ إِنِّي أَشْتَكِي -

ف نمازی کے لیے دونوں سجدوں کے درمیان، پہلے قدم اور آخری قدم میں بیٹھنے کی کیفیت یوں ہونی چاہیے کہ بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جائے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھے اور اس کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور اگر کوئی شخص بیمار ہو تو وہ دونوں پاؤں ایک جانب نکال کر سر پر بیٹھ سکتا ہے کیونکہ مجبوری کے باعث (جاری ہے)

وَبَاءُ مَنْ وَعَكِيهَا شَدِيدٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ يُصَلُّونَ فِي سُبْحَتِهِمْ قَعُودًا فَقَالَ صَلَوَةُ الْقَاعِدِ عَلَى نِصْفِ صَلَوَةِ الْقَائِمِ.

بیماری نے غلبہ پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور لوگ اس وقت بیٹھ کر نوافل ادا کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے مقابلے میں اُدھا ثواب ملتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہوئے پھر آپ گھوڑے سے پیچھے گئے جس سبب سے آپ کے دائیں پہلو کو کچھ خراش آگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازوں میں سے ایک نماز بیٹھ کر ادا فرمائی تو ہم نے بھی بیٹھ کر نماز ادا کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے متعین کیا جاتا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے جب وہ کھڑا نماز پڑھے تم بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو، جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو جب وہ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو، اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل پکڑتے ہیں بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے مقابلے میں اُدھا ثواب ملتا ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ کا یہ ارشاد گرامی کہ ”جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تم سب کے سب بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔“ اس ارشاد کی ناسخ روایت بھی آئی ہے۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ

۱۵۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصَرَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقَّتُهُ الْأَيْمَنُ فَصَلَّى صَلَوَةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ جَالِسٌ فَصَلَّيْنَا جُلُوسًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّرَ بِهِ إِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قَعُودًا أَجْمَعِينَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ صَلَوَةَ الرَّجُلِ قَاعِدًا أَلْتَطَوُّعِ مِثْلُ نِصْفِ صَلَوَةِ قَائِمًا فَمَا مَارُودِي مِنْ قَوْلِهِ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعِينَ فَقَدَرُودِي ذَلِكَ وَقَدْ جَاءَ مَا قَدْ نَسَخَهُ.

۱۵۸- قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ إِسْحَاقَ السَّيْتِي عَنْ جَابِرِ

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ - یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۴۴۔ بَابُ صَلَاةِ الْقَاعِدِ

بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان

زوجہ رسول، اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نفل بیٹھ کر ادا کرتے کبھی نہیں دیکھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے انتقال سے ایک سال قبل نفل نماز بیٹھ کر ادا کی۔ آپ ٹھہر ٹھہر کر قنوت فرماتے حتیٰ کہ سورت لمبی سے لمبی معلوم ہوتی ف

۱۵۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ عَنِ حَفْصَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَيَقْرَأُ السُّورَةَ وَيُرْتِلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلٍ مِنْهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے اسے کھڑا ہو کر پڑھنے والے کی نسبت نصف ثواب ملتا ہے۔

۱۵۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ابْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ مَوْلَى لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ وَهُوَ قَاعِدٌ مِثْلُ نِصْفِ صَلَاةِهِ وَهُوَ قَائِمٌ

۱۵۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ نَأْتَانَا

ف نماز میں قیام فرض سے بلا عذر بیٹھ کر نماز فرض ادا کرنا درست نہیں ہاں عذر کے سبب جائز ہے عذر کے باعث امام بیٹھ کر بھی نماز پڑھا سکتا ہے لیکن مقتدی کھڑے ہو کر نماز پڑھیں گے حضرت انس بن مالک والی روایت مسلم شریف کی اس روایت کے ساتھ منسوخ ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کی۔

سابقہ گفتگو تو قرآن کے بارے تھی اگر کوئی شخص نوافل بیٹھ کر پڑھتا ہے تو وہ ادا ہو جائیں گے لیکن نصف ثواب ملے گا یعنی نوافل کھڑے ہو کر پڑھنے سے مکمل ثواب ملتا ہے اور بیٹھ کر پڑھنے سے نصف ثواب ملتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت غسل کر رہے تھے اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک کپڑے سے پردہ کیے ہوئے تھیں۔ ام ہانی کہتی ہیں کہ میں نے سلام کیا وہ چاشت کا وقت تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا میں ام ہانی بنت ابی طالب ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام ہانی! خوش آمدید! جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل سے فارغ ہوئے تو آپ کھڑے ہوئے اور ایک کپڑا لپیٹ کر آٹھ رکعات نماز ادا فرمائی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ ایسے شخص کو قتل کرنے کا قصد رکھتے جسے میں نے پناہ دے رکھی ہے یعنی ابن ہبیرہ کو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام ہانی! جسے تم نے پناہ دی ہم نے بھی اسے پناہ دی۔

حضرت محمد بن زبیر تیمی اپنی والدہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں انھوں نے زوجہ رسول حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ عورت کتنے کپڑوں میں نماز ادا کر سکتی ہے؟ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا اور ٹھنی اور کرتا اتالیبا ہو کہ عورت کے دونوں پاؤں کے اوپر کے حصے کو چھپا دے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ان تمام روایات سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں جب کوئی شخص ایک کپڑے کو مکمل طور پر لپیٹ کر نماز ادا کرے تو جائز ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ تَحَدَّثُ أَنَّهَا ذَهَبَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدَتْهُ يُغْتَسِلُ وَقَاطِبَةٌ ابْنَتُهُ تَسْتُرُكَ بِثَوْبٍ قَالَ فَسَلَّمْتُ وَذَلِكَ صُحِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا أَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِيٍّ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ مَرَحَبًا يَا مَرَهَانِي عَفَّتَا كَرَعًا مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى كَمَا فِي رَكَعَاتٍ مُتَّحِفًا فِي ثَوْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ ابْنُ أَبِي قَتِيلَةَ رَجُلًا أَجْرْتَهُ فَلَنْ أَبْنُ هَبِيرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا مَرَهَانِي -

۱۶۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَ فِي مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ التَّمِيمِيِّ عَنِ أُمِّهِ أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ نَزُوجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَصَلِّي فِيهِ الْمَرْءَةُ قَالَتْ فِي الْخِمَارِ وَالذَّارِعِ السَّابِعِ الَّذِي يُغَيَّبُ ظَهْرَ قَدَمَيْهَا -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كُلُّهُ نَأْخُذُ فَإِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ قَاحِدٍ تَوَشَّحَ بِهِ تَوَشُّحًا جَائِزًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

ابن یزید الجعفی عن عامر الشعمی قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن الناس احدٌ
 بعدی جالساً فآخذ الناس بهذا۔
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد کوئی شخص ہرگز
 بیٹھ کر لوگوں کو نماز نہ پڑھائے۔ لوگوں نے عمل کرنے
 کے لیے اسی روایت سے دلیل پکڑی ہے۔

۴۵۔ باب الصلوة فی الثوب الواحد

ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان

حضرت عبید اللہ خولانی کا بیان ہے زوجہ رسول
 حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ایک کرتا اور ادھر صحنی میں نماز
 پڑھ لیا کرتی تھیں اور ان پر چادر نہیں ہوتی تھی۔ ف
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک
 سائل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے
 میں نماز پڑھنے کے سلسلے میں سوال کیا؟ آپ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس
 دو کپڑے ہیں۔

حضرت ام لہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ فتح مکہ
 کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں آپ

۱۵۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو
 الْأَشَجِيُّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ
 قَالَ كَانَتْ مَيْمُونَةُ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُصَلِّي فِي الدَّرْعِ وَالْخِمَارِ لَيْسَ عَلَيْهَا آزَارٌ۔

۱۶۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ
 سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَأَلَهُ
 سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
 الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَالَ أَوْلَيْكُمْ تَوْبَانِ۔

۱۶۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو
 مَرَّةً مَوْلَى عَقِيلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَمَةَ أُمَّ هَانِيَةَ

ف نماز کی شرائط میں سے ایک ”ستر عورت“ ہے جب یہ شرط کسی بھی طریقہ سے پائی جائے تو نماز درست ہوگی۔ مرد کی
 عورت ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے جبکہ خواتین کی عورت ماتھے، پاؤں اور چہرے کے علاوہ تمام جسم ہے۔
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قول، عمل، جمہور صحابہ کرام کے قول اور ان کے عمل سے ثابت ہے کہ ایک
 کپڑے میں بھی نماز ادا کرنا جائز ہے جبکہ ستر عورت کی شرط پائی جائے اگر ایک کپڑے سے ”ستر عورت“ نہ ہوتی
 ہو تو اگر دوسرے کپڑے پاس ہیں تو ان کا استعمال ضروری ہے اور اگر کوئی اور کپڑا موجود نہ ہو تو ضرورت کے
 تحت نماز جائز ہو جائے گی۔

۱۶۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُؤْتِرُ مِنْهُنَّ بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ -

۱۶۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ تَرِيذِ بْنِ كَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قُلْتُ لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ قُسْطَاهُ قَالَ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ دُونَ اللَّكَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ -

۱۶۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُكَدَّرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَمْرٍ تَكُونُ لَهُ صَلَاةٌ بِاللَّيْلِ يَغْلِبُ عَلَيْهَا نَوْمٌ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ صَلَاتِهِ وَكَانَ تَوَمُّهُ عَلَيْهِ صَدَقَةً -

۱۶۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ حَصِينٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ فَاتَهُ مِنْ حُدُوبِ نَتْنِيٍّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَ مِنْ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ كَانَتْ لَهُ بِفَتْهِ نَتْنِيٍّ -

۱۶۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُصَلِّيُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی گیارہ رکعت نماز پڑھتے تھے اور ان کو ایک رکعت کے ساتھ وتر بنایا کرتے تھے جب آپ نماز تہجد سے فارغ ہوتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں گمان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد دیکھوں تو میں نے دہلیز یا شیمہ کے ساتھ تکبیر لگا لیا اور وہی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہونے اور دو رکعت مختصر ادا کیں پھر دو لمبی رکعتیں ادا کیں پھر ان سے کم لمبی دو رکعت ادا کیں پھر پہلی سے بھی کم لمبی دو رکعت ادا کیں اور پھر ان کو وتر بنایا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے کوئی شخص جو رات کو نماز ادا کرتا ہے اور اس پر نیند نے غلبہ حاصل کر لیا مگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے نماز کا ثواب لکھ دیتا ہے اور اس کی نیند اس کے لیے صدقہ قرار پائے گی۔

حضرت عبدالرحمن الاعرج رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس کا رات کا پڑھا جانے والا کوئی وظیفہ فوت ہو جائے اگر اس نے زوال کے وقت تک ظہر کی نماز سے قبل پڑھ لیا گویا اس کی کوئی چیز فوت نہیں ہوئی۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: حضرت

۴۶۔ بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ

نمازِ تہجد کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازِ تہجد ادا کرنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دو دو رکعت ہے جب تم میں سے کسی کو صبح طلوع ہو جانے کا خوف ہو تو وہ ایک رکعت اور پڑھ لے تاکہ پڑھی ہوئی نماز طاق بن جائے۔

۱۶۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ الصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ قَالَ مَثْنِي مَثْنِي فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُصْبِحَ فَلْيُصَلِّ رُكْعَةً وَاحِدَةً تَوَاتُرًا مَا قَدْ صَلَّى۔

ف کتبِ حدیث میں نمازِ تہجد کے سلسلے میں مختلف روایات ملتی ہیں۔ نمازِ تہجد کا وقت عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر تک ہے نمازِ عشاء کے بعد اس نماز کے لیے فقہاء نے سونا لازمی قرار دیا ہے نمازِ تہجد کی نیت کر کے کوئی شخص سو جاتا ہے تو اس پر نیند کا غلبہ ہا حتیٰ کہ صبح طلوع ہو گئی تو اسے اللہ تعالیٰ نمازِ تہجد کا ثواب عطا فرما دے گا کتبِ حدیث میں نمازِ تہجد کی رکعات کے سلسلے میں مختلف روایات ہیں کسی روایت میں سات، کسی میں نو، کسی میں گیارہ اور کسی میں تیرہ رکعات کا ذکر ہے سات والی کا مطلب ہے کہ چار نوافل تہجد کے ہیں تین وتر ہیں۔ نو والی کا مطلب ہے کہ چھ نوافل تہجد اور تین وتر ہیں گیارہ والی کا مطلب ہے آٹھ رکعت نوافل تہجد اور تین وتر ہیں اور تیرہ والی کا مطلب ہے کہ آٹھ نوافل اور تین وتر ہیں اور دو فجر کی سنت ہیں نمازِ تہجد کی کم از کم دو رکعات اور زیادہ سے زیادہ آٹھ یعنی اگر وقت زیادہ ہو تو آٹھ رکعات نمازِ تہجد پڑھی جائے اور اگر وقت کم ہو تو دو یا چار بھی پڑھی جاسکتی ہیں جو شخص نمازِ تہجد کا عادی ہو اسے چاہیے کہ وہ عشاء کے وتر تہجد تک مؤخر کرے اور نمازِ تہجد کے بعد انھیں ادا کرے ایک رکعت کے ساتھ وتر بنانے یا طاق بنانے کا مطلب ہے کہ ان نوافل کو طاق عدد بنایا جاتا ہے نہ یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک رکعت وتر ادا کرے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وتر تین رکعت ہیں ان کی دلیل یہ حدیث مبارکہ ہے کہ "مَنْ عَمَلَتْهُ قَالَتْ كَانِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً مِنْهَا الْوَتْرُ وَرُكْعَتَا الْفَجْرِ" (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۶۶ مجتہد دہلی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد تیرہ رکعت پڑھتے جن میں تین رکعت وتر اور دو رکعت فجر کی بھی ہوتی ہیں۔

وَآخِذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى بِيَدِي الْيُمْنَى فَقَتَلَهَا ثُمَّ
 قَالَ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ
 رُكْعَتَيْنِ سِتِّ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَوْتَدَتْهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ
 حِينَ جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى
 رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى
 الصُّبْحَ -

بھی کیا۔ پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک پہلو
 میں کھڑا ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں
 ہاتھ میرے سر پر رکھا اور اپنے دائیں ہاتھ مبارک سے
 میرا کان پکڑا اور اسے مسنے لگے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے دو رکعت نماز پڑھی پھر دو رکعت نماز ادا کی یعنی
 چھ بار پھر آپ نے ایک رکعت سے وتر بنایا بعد ازاں
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے رحمتی کہ جب مؤذن
 آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ پھر کھڑے ہوئے
 اور یہی سی دو رکعت ادا کیں پھر آپ نکلے اور صبح کی
 نماز ادا کی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَاةُ اللَّيْلِ عِنْدَنَا مَثْنِي
 مَثْنِي وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ صَلَاةُ اللَّيْلِ اِتِّ
 شَيْئًا صَلَّيْتَ رُكْعَتَيْنِ وَإِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ
 أَرْبَعًا وَإِنْ شِئْتَ سِتًّا وَإِنْ شِئْتَ
 مَا شِئْتَ بِتَكْبِيرَةٍ وَاحِدَةٍ وَأَفْضَلُ ذَلِكَ
 أَرْبَعًا أَرْبَعًا وَأَمَّا الْوُتْرُ فَقَوْلُنَا وَقَوْلُ
 أَبِي حَنِيفَةَ فَنِيْرٌ وَاحِدٌ وَالْوُتْرُ ثَلَاثٌ لَا
 يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيمٍ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نماز
 تہجد ہمارے نزدیک دو دو رکعت ہے اور امام اعظم
 ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نماز تہجد اگر تم چاہو دو
 دو رکعت پڑھ سکتے ہو اور اگر چاہو تو چار چار رکعت پڑھ
 سکتے ہو اگر چاہو چھ رکعت اور اگر چاہو تو آٹھ رکعت
 پڑھ سکتے ہو اور یا جتنی چاہو ایک تکبیر تحریمہ کے ساتھ
 پڑھ سکتے ہو اور بہتر چار چار رکعت ہے وتر کے سلسلے
 میں ہمارا اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک جیسا
 قول ہے اور وتر تین رکعت ہیں ان کے درمیان سلام
 کے ساتھ فصل نہ کی جائے۔

۴۴۔ بَابُ الْحَدِيثِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں وضو ٹوٹنے کا بیان

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

۱۶۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ

كُلَّ لَيْلَةٍ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يُصَلِّيَ حَتَّىٰ إِذَا كَانَ
مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَيْقَظَ أَهْلَهُ لِلصَّلَاةِ وَيَتْلُو
هَذِهِ الْآيَةَ وَأَمَرَ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَأَمْطَبِرُ
عَيْنَهُ أَنْ يَسْأَلَكَ رِيًّا قَاتِحُنْ نَرْنَا ذَكَرَ
الْعَاقِبَةَ لِلتَّقْوَىٰ .

۱۴۰- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مَخْرَمَةُ بِنْتُ
سُلَيْمَانَ الْوَالِيَّ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ مَوْلَى ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّه بَاتَ عِنْدَ
مَيْمُونَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ
خَالَتُهُ قَالَ فَاصْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ
فَاصْجَطَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا قَالَ فَتَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّىٰ إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ
قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ جَلَسَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ النَّوْمَ عَنْ
وَجْهِهِ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَرَأَ بِالْعَشْرِ الْآيَاتِ الْحَوَائِمِ
مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَيْءٍ مَعْلُومٍ
فَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَأَحْسَنَ وَضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ
يُصَلِّيُّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ
مَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنِينٍ فَوَضَعَهُ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي

عمر فاروق رضی اللہ عنہ رات کو جتنی اللہ تعالیٰ چاہتا نماز
پڑھتے اور جب رات کا آفری حصہ ہوتا تو اپنے گھر والوں
کو بیدار کر دیتے اور یہ آیت تلاوت کرتے وَاْمُرُوا
اَهْلَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ
رِزْقًا لَّحْنًا نَرُزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ اور آپ
اپنے اہل خانہ کو نماز کا حکم کریں اور اسی پر صبر کریں ہم رزق
کے بارے میں تم سے سوال نہیں کریں گے تم کو رزق ہم
مہیا کرتے ہیں اور اچھا انجام اہل تقویٰ کے لیے ہے۔
حضرت مخزوم بن سلمان کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت
کریب نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
نے بتایا کہ انھوں نے زوجہ رسول اللہ حضرت میمونہ رضی اللہ
عنها جو ان کی خالہ ہیں کے پاس ایک رات بٹھڑے رہے
حضرت عبداللہ بن عباس کا بیان ہے کہ میں بستر کے عرض
میں لیٹا رہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے
اہل خانہ بستر کے طول کی طرف لیٹے ہوئے تھے جب
نصف رات یا اس سے کچھ وقت قبل کا یا بعد کا ہوگا، کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور نیند کے
باعث اپنی آنکھیں اپنے ہاتھوں سے ملنے لگے۔ پھر
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ آل عمران کی آخری دس
آیات تلاوت فرمائیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوئے
ایک مشک کی طرف لپکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس سے بہترین وضو کیا پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے
ہوئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ
میں بھی بیدار ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل میں

۴۸۔ یَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ وَمَا يَسْتَحِبُّ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

فضیلتِ قرآن اور ذکرِ الہی کے مستحب ہونے کا بیان

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے ایک شخص کو ایک رات میں بار بار سورۃ اخلاص (قل ہوا اللہ احد) پڑھتے ہوئے سنا جب صبح ہوئی تو انھوں (حضرت ابوسعید خدری) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا وہ آدمی اس سورۃ کو بکئی مہینوں کی تصور کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بیشک یہ سورہ (فضیلت کے لحاظ سے) ثلث (تہائی) قرآن کے برابر ہے۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا انھوں نے فرمایا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا صبح سے لے کر شام تک ذکرِ الہی میں مصروف ہونا مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں صبح سے شام تک گھوڑے کی پشت پر (بغرض جہاد) سوار رہوں۔

۱۴۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَعْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِّنَ اللَّيْلِ يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يُرَدُّهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الرَّجُلُ يَقْلِبُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدَلُ ثَلَاثَ الْقُرْآنِ۔

۱۴۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ لَّانِ أَذْكُرُ اللَّهَ مِنْ بَكْرَةٍ إِلَى اللَّيْلِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَجْمَلَ عَلَى جِيَادِ الْخَيْلِ مِنْ بَكْرَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ۔

قرآن کریم وہ واحد آسمانی کتاب ہے جو ہر قسم کے تغیر و تبدل سے محفوظ ہے کیونکہ اس کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کر لی ہے اس کا ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں اس کی تعلیم دینے والے کو خیر الناس قرار دیا گیا ہے چنانچہ ارشادِ مصطفوی سے خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۸۲) تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور سکھایا۔ (جاری ہے)

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي صَلَاةٍ مِنْ الصَّلَاةِ ثُمَّ أَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ أَنْ اْمُكِّثُوا فَإِن نَطَلِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ وَعَلَى جِدْبِهِ
أَشْرَاءُ مَاءٍ فَدَرَئِي -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ مَنْ سَبَقَهُ
حَدَّثَ فِي صَلَاةٍ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَنْصَرِفَ وَلَا
يَتَكَلَّمُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَبْتِئِي عَلَى مَا صَلَّى وَأَفْضَلُ
لِذَلِكَ أَنْ يَتَكَلَّمُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَسْتَقْبِلَ صَلَاةَهُ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ -

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازوں میں سے ایک نماز میں تکبیر کہی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ اقدس کے ساتھ لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تم رک جاؤ، آپ تشریف لیگیے پھر واپس تشریف لائے اس وقت آپ کے جسم مبارک پر پانی کا اثر موجود تھا پھر آپ نے نماز ادا فرمائی کہ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص کو نماز کی حالت میں حدت لاحق ہو جائے اگر وہ واپس پلٹ جائے گفتگو نہ کرے اور وضو کر کے سابقہ نماز پر بناء کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور افضل و بہتر یہ ہے کہ گفتگو کرے وضو کرے اور نئے سرے سے نماز ادا کرے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے ۔

ف نماز کے دوران حدت لاحق ہونے یعنی وضو ٹوٹ جانے کی صورت میں نمازی پلٹے اور وضو کرے اگر اس وقت نماز کے دوران حدت لاحق ہو جائے تو سابقہ نماز پر بناء کر سکتا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مَنْ قَاءَ أَوْ رَعَا كَلِمَةً غَيْرَ "مَنْ قَاءَ أَوْ رَعَا كَلِمَةً غَيْرَ" یعنی جس نے نماز کی حالت میں قے کی یا اس کی نکر امذی فی صلوة فلینصرف ولیتوضا و لیس عنی صلوة مالم یتکلم یعنی جس نے نماز کی حالت میں قے کی یا اس کی نکر پھوٹی یا اس کی مذی خارج ہوئی تو وہ پلٹے وضو کرے جب تک اس نے گفتگو نہ کی ہو اپنی (سابقہ) نماز پر بناء کرے اگر نئے سرے سے نماز شروع کرے تو یہ افضل ہے اگر وضو کرتے وقت اس نے گفتگو کا ارتکاب کر لیا تو پھر لازماً نماز نئے سرے سے پڑھے گا منفرد ہو تو اگر چاہے تو وضو کرنے کے بعد سابقہ جگہ پر آ کر بنا کرے اگر چاہے تو دوسری جگہ بھی نماز ادا کر سکتا ہے اگر مقتدی ہے تو وضو کرنے کے بعد اگر جگہ خالی ہو تو سابقہ جگہ پر آجئے اور اگر امام ہو تو پھر تے وقت اشارے سے کسی مقتدی کو اپنا خلیفہ مقرر کرے اور خود وضو کرنے کے بعد نماز میں شامل جائے (ہدایہ صفحہ ۱۰۸ جلد اول)

اگر نمازی نے تصور کیا کہ اسے حدت لاحق ہو گیا ہے مسجد کے صحن میں اسے یاد آ گیا کہ یہ تو محض مکان اور حقیقت میں منون نہیں ٹوٹا تھا تو وہ واپس آ کر اپنی سابقہ نماز پر بناء کرے (ہدایہ)

۱۷۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعْقَلَةِ إِذَا عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تلاوتِ قرآن کرنے والے کی مثال باندھے ہوئے اونٹ کی سی ہے اگر وہ باندھا رہے تو رکارتبا ہے اور اگر اسے چھوڑ دیا جائے تو وہ بھاگ جاتا ہے۔

۴۹- بَابُ الرَّجُلِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي

نمازی کو سلام کرنے کا بیان

۱۷۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ أَبِي عُمَرَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ يُصَلِّي فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَرَجَعَ إِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى أَحَدِكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَا يَتَكَلَّمُ وَ لَيْسَ بِبَدِيءٍ.

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسے شخص کے پاس گزرے جو نماز میں مصروف تھا آپ نے اسے سلام کیا تو اس نے سلام کا جواب دیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس کی طرف بوٹے اور فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو نماز کی حالت میں سلام کیا جائے وہ گفتگو نہ کرے بلکہ اسے چاہیے کہ وہ اپنے ہاتھ کے اشارے سے جواب دے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسی روایت سے ہم نے دلیل اخذ کرتے ہیں جب ایک شخص امام کے ساتھ نماز ادا کرے تو وہ امام کی دائیں طرف کھڑا ہو

قَالَ مُحَمَّدٌ قَرِيبًا أَنَا خُذْ لَإِنِّي بَعِي لِلْمُصَلِّيِ أَنْ تَرُدَّ السَّلَامَ عَلَى إِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنْ فَعَلَ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ

و السلام علیکم کہنا مسلمانوں کا امتیازی نشان ہے لیکن حالت نماز، وضو، تلاوت قرآن، ورد و وظائف، درود و سلام، دینی گفتگو، علوم اسلامیہ کی تدریس اور کھانا کھاتے وقت سلام کہنا ممنوع ہے اگر ان مواقع پر کسی نے سلام کہہ دیا تو جواب دینا ضروری نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ ذَكَرَ اللَّهُ حَسَنًا عَلَى كُلِّ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ذکرِ
الہی ہر حالت میں افضل و اعلیٰ ہے

حَالٍ۔

(عاشیہ گذشتہ صفحہ سے پیوستہ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے واضح ہوا کہ سورۃ اخلاص تین بار پڑھنے سے مکمل
قرآن کی تلاوت کا ثواب ملتا ہے ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک صحابی اپنی نماز میں سورۃ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں
سورۃ اخلاص پڑھا کرتے تھے لوگوں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں اطلاع دی تو آپ نے اسے
طلب فرمایا اور اس سورۃ کے تعین کے بارے میں دریافت فرمایا تو اس صحابی نے جواب دیا کہ چونکہ اس سورت میں
توحید باری تعالیٰ کا ذکر ہے اس لیے مجھے پسند ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو نے اس کا یقین کیا ہے
تو یہ محبت تجھے جنت میں لے جائے گی۔

ذکرِ الہی جہاد سے اس لیے افضل ہے کہ جہاد میں شجاعت و بہادری کا منظر پیش کرنے کے باعث شیطان جھمک سکتا
ہے اور مجاہد تکبر اور غرور کا شکار ہو سکتا ہے لیکن ذکرِ الہی میں ایسا نہیں ہے کتب احادیث اور آثارِ سلف سے بے شمار
اذکار منقول ہیں۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ افضل الذکر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ یعنی بہترین ذکر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَعْنِي جَسَدٌ لَمْ يَلِ اللَّهَ إِلَّا اللَّهُ فَطَرَهُ جَنَّةً فِي دَاخِلِهِ

ذکرِ الہی سے دلوں کو سکون و اطمینان اور ذہن کو جلاء حاصل ہوتی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اَلَّذِي ذَكَرَ
اللَّهَ تَطْمِئِنَّتِ الْقُلُوبُ خَبَرَارًا! ذکرِ الہی سے قلوب کو اطمینان و سکون حاصل ہوتا ہے ذکرِ صرف اللہ کرنا ہی
نہیں ہے بلکہ یہ وسیع ترین مفہوم کا حامل ہے تلاوتِ قرآن ذکر ہے، نماز ذکرِ الہی ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ذکرِ الہی ہے
نعتِ مُصْطَفَى ذَکْرِ الہی، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنا ذکرِ الہی ہے اور اولیاء و صالحین کا
تذکرہ بھی ذکرِ الہی ہے۔

ذکرِ اللہ حسن علیٰ کلِّ حال ذکرِ الہی عبادت ہے تو اللہ تعالیٰ نے انسان کو صرف اور صرف اپنی عبادت کیلئے تخلیق فرمایا،
اس لیے انسان کو چاہیے ہمہ وقت اور ہمہ حال ذکرِ الہی میں مشغول و مصروف رہے تاکہ تخلیق کا مقصد پورا ہو سکے، حتیٰ اگر
جماع، جنابت اور بیت الخلاء استعمال کرتے وقت بھی دل میں ذکرِ الہی کا سلسلہ جاری رکھے۔ اُمّ المؤمنین حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ وقت ذکرِ الہی میں مصروف رہا کرتے تھے۔

۵۲۔ بَابُ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا

سورج کے طلوع اور غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے کا بیان

۱۸۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرَّى
أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ
غُرُوبِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے
کوئی شخص آفتاب کے طلوع ہونے اور غروب ہونے
کے وقت نماز پڑھنے کا ارادہ نہ کرے۔

۱۸۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصَّنَابِغِيِّ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ
تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ
زَالَتْهَا ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ قَارَتْهَا ثُمَّ إِذَا زَالَتْ
قَارَتْهَا ثُمَّ إِذَا ادْنَتْ لِلْغُرُوبِ قَارَتْهَا فَإِذَا
غُرِبَتْ قَارَتْهَا قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي السَّاعَاتِ
الْمَعْرُوفَاتِ۔

حضرت عبداللہ صناہجی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ سورج شیطان کے سینگ کے ساتھ طلوع ہوتا ہے
جب سورج بلند ہوتا ہے تو وہ دور ہو جاتا ہے جب
سورج نصف النہار پر آتا ہے پھر شیطان کے ساتھ
مل جاتا ہے۔ نصف النہار کے بعد سورج پھر اس سے
جدا ہو جاتا ہے پھر جب سورج غروب ہونے کے
قریب ہوتا ہے شیطان اس کے ساتھ مل جاتا ہے۔
اور جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے تو اس سے جدا ہو
جاتا ہے راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

ف اوقات نکلنے یعنی طلوع آفتاب، نصف النہار اور غروب آفتاب کے وقت نماز ادا کرنا یا سجدہ تلاوت کرنا مکروہ ہے کیونکہ
ان اوقات میں شیطان اپنے سینگ کو سورج سے ملا دیتا ہے جس سے اسکی عبادت کرنیکی مشابہت لازم آتی ہے اور رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے ایسے ہی فجر اور عصر کی نماز کے بعد نماز پڑھنا منع ہے البتہ فوت شدہ نماز
پڑھی جاسکتی ہے ان اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا بھی مکروہ ہے ہاں اگر میت کی تجمیز و تکفین کی تکمیل ہی ان اوقات میں ہوئی تو
نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔ غروب آفتاب کے وقت اسی دن کی عسرا کی جاسکتی ہے (الہدایہ)

اور اگر دو شخص امام کے ساتھ نماز ادا کریں تو وہ امام کے پیچھے کھڑے ہوں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

وَلَا يَتَّبِعِيْ اَنْ يُسَلَّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ -

۱۵۔ بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ

بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ نماز پڑھنے کا بیان

حضرت حمید بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنی بکریوں سے اچھا سلوک کرو ان کے بیٹھنے کی جگہ صاف ستھری رکھا کرو اور اس کے ایک کونے میں نماز پڑھ لیا کرو اس لیے کہ وہ جنت کے جانوروں میں سے ہیں۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز پڑھنے کی جگہ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں خواہ اس جگہ ان کی مینگیاں اور بول و براز ہو۔ اس لیے جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۷۹۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
حَلْحَلَةَ الدَّوْلِيِّ عَنْ حَمِيدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْحَنِيئِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ اَحْسِنُ اِلَى غَنَمِكَ وَ
اَطِبُّ مَرَابِحَهَا وَصَلِّ فِي نَاحِيَّتِهَا فَاِنَّهَا مِنْ
دَوَابِّ الْجَنَّةِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا اَنَا خُذُ لَا بَأْسَ
بِالصَّلَاةِ فِي مَرَابِحِ الْغَنَمِ وَرَأَى كَانِ فِيهَا اَبْوَالُهَا
وَبَعْرُهَا مَا اَكَلَتْ لَحْمَهَا فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهَا -

ف مطلب یہ ہے کہ جس حویلی میں بکریاں وغیرہ بیٹھتی ہوں وہاں ایک صاف کونے میں نماز پڑھی جاسکتی ہے یا جس جگہ پر بکریوں نے پیشاب، مینگیاں کی ہیں خشک ہو جانے کے بعد وہ جگہ صاف کر کے پڑھی جاسکتی ہے کیونکہ آفتاب کی حرارت کے نتیجے میں پیشاب والی جگہ خشک ہونے سے پاک ہو جاتی ہے وہاں بلا کراہت نماز جائز ہے البتہ وہاں سے تیمم کرنا جائز نہیں ہے۔

نَفْسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا فَإِذَا خَذُ نَبْرٌ وَيُصَلُّوهُ

الظُّهْرِ فِي الصَّيْفِ وَنُصِّلِي فِي الشِّتَاءِ حِينَ
تَزُولُ الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ -

موسم گرما میں یہ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا :-

اسی روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں گرمیوں کے موسم میں ہم نمازِ ظہر ٹھنڈا کر کے پڑھتے ہیں اور موسمِ سرما میں زوالِ شمس کے بعد پڑھتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے -

۵۴۔ بَابُ الرَّجُلِ يَنْسِي الصَّلَاةَ أَوْ تَقْوَتَهُ عَنْ وَقْتِهَا

نماز بھول جانے کا بیان

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر سے واپس ہوئے تو رات کے وقت عازمِ سفر ہوئے یہاں تک کہ جب رات کا آفری سفری حصہ ہوا تو آپ ایک مقام پر رُکے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ صبح کی نماز کے وقت ہمیں جگا دینا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سو گئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ

۱۸۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيءَ فَقَالَ مَنْ خَيْرَ أَسْرَى حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ عَدَسٌ وَقَالَ لِبَلَالٍ إِكْلَا لَنَا الصُّبْحَ فَتَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ وَكَلَا بِلَالٌ مَا قَدَّرَ لَهُ ثُمَّ اسْتَدَا إِلَى دَائِحَتِهِمْ وَهُوَ مُقَابِلُ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْهُ

ف امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک موسمِ گرما میں نمازِ ظہر تاخیر سے اور موسمِ سرما میں تعجیل سے پڑھنا افضل ہے ان کی اس مسئلہ میں یہ حدیث مبارکہ دلیل ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابرو دوا بالظہر ایک اور روایت میں آتا ہے کہ مؤذن کئی بار اجازت کے قصد سے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اُسے ”ابرد“ تو ٹھنڈا کر فرماتے رہے۔ موسمِ گرما میں ظہر کی نماز تاخیر سے اور ٹھنڈا کر کے پڑھنے کی توجیہ بھی اس حدیث میں مذکور ہے یعنی گرمی دراصل جہنم کے گرم سانس کا نتیجہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے تم طلوع آفتاب کے وقت اور اس کے غروب کے وقت نماز نہ پڑھو اس لیے شیطان طلوع آفتاب کے وقت اپنے سیگوں کو ظاہر کرتا ہے اور اس کے غروب کے وقت وہ اپنے سیگوں کو غروب کرتا ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان اوقات میں نماز پڑھنے والوں کو سزا دیا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے ان تمام روایات سے ہم یہ دلیل اخذ کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک خواہ جمعہ کا دن ہو یا دوسرا مساد ہی میں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۱۸۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ دِينَارٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لَا تَحْرُوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَطْلَعُ قَرْنَاهُ مَعَ طُلُوعِهَا وَيَغْرِبَانِ مَعَ غُرُوبِهَا وَكَانَ يَضْرِبُ النَّاسَ عَنْ تِلْكَ الصَّلَاةِ-

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَكْلَهُ نَأْخُذُ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَيْرُهُ عِنْدَنَا فِي ذَلِكَ سَوَاءٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ-

۳۵- بَابُ الصَّلَاةِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

شدید گرمی کے وقت نماز پڑھنے کا بیان

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شدید گرمی ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو اس گرمی کی شدت جہنم کی گرمی کے سبب ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم نے اللہ تعالیٰ حضور شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے ہر سانس لینے کی اجازت دے دی۔ اگے سانس سردی کے موسم میں اور دوسرے

۱۸۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ قَبْرِ جَهَنَّمَ وَذَكَرَ أَنَّ النَّارَ اشْتَكَتْ إِلَى رَبِّهَا حَرًّا وَجَلَّ فَأَذِنَ لَهَا فِي كُلِّ عَامٍ بِتَفْسِيئِينَ

سَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتَّى
تَرْفَعُ وَتَبْيَضُ وَنِصْفَ النَّهَارِ حَتَّى تَزُولَ وَحِينَ
تَحْمَرُ الشَّمْسُ حَتَّى تَغِيْبَ الْإِعْصَرَ يَوْمَهُ
فَإِنَّهُ يُصَلِّيْهَا وَإِنْ أَحْمَرَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ
أَنْ تَغْرُبَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ
اللَّهُ

جن میں نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع فرمایا یعنی طلوع آفتاب کے وقت حتیٰ کہ وہ
بلند ہو جائے نصف النہار کے وقت حتیٰ کہ سورج ڈھل
جائے اور جب سورج زرد ہو جائے حتیٰ کہ سورج
غروب ہو جائے سوائے اس دن کے عصر کی نماز کے
کیونکہ نماز عصر پڑھی جائے گی خواہ آفتاب زردی پکڑ چکا
ہو اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے
طلوع آفتاب سے قبل ایک رکعت پالی گویا اس نے
وہ نماز پالی اور جس شخص نے غروب آفتاب سے قبل
ایک رکعت پالی گویا اس نے مکمل نماز پالی۔

۱۸۵- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَحْمَرَ أَنَا وَمُؤَدَّبِي أَبُو اسْمَعِيلَ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنْ
الْأَعْمَشِ يُحَدِّثُونَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ
الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا
وَمَنْ أَدْرَكَهَا مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ
فَقَدْ أَدْرَكَهَا -

❖ ❖ ❖

فَ مَنْ أَدْرَكَهُ یعنی غروب آفتاب سے قبل کسی نے ایک رکعت پڑھ لی اور باقی رکعات غروب
کے وقت میں تو نماز بلا کراہت درست ہوگی۔ کیونکہ اس کی ابتداء بھی ناقص وقت میں ہوئی اور تکمیل
بھی ناقص وقت میں لیکن عادتاً ایسی غفلت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔ دوسری بات یہ بھی ہے کہ دوسری نمازوں
کی بہ نسبت نماز عصر کی تاکید بھی زیادہ وارد ہوئی ہے جیسا کہ ارشادِ ربّانی ہے کہ حَافِظُوا عَلَي الصَّلَاةِ
وَالصَّلَاةِ الْوَسْطَى۔ اگر طلوع آفتاب سے قبل کسی نے ایک رکعت پڑھ لی اور دوسری عین طلوع
کے وقت تو احناف کے نزدیک نماز نہیں ہوگی۔ بلکہ دوبارہ پڑھنا ہوگی۔ کیونکہ نماز فجر کامل وقت
میں شروع ہوئی تھی اور ناقص وقت میں مکمل ہو رہی ہے اس لیے یہ فاسد ہو جائے گی۔ پھر دوبارہ
پڑھنا ہوگی۔

❖ ❖ ❖

عَيْنَاهُ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَلَالٌ وَلَا أَحَدٌ مِنَ الرُّكْبِ حَتَّى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَفَزِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَلَالُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ بِنَفْسِي النَّبِيُّ أَخَذَ بِنَفْسِكَ قَالَ اقْتَادُوا فَبَعَثُوا رَوَّاحِلَهُمْ فَاقْتَادُوهَا سَيِّئًا ثُمَّ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَلَالٍ فَاقْتَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِهِمُ الصُّبْحَ ثُمَّ قَالَ حِينَ قَضَى الصَّلَاةَ مِنْ نَسِيءِ صَلَاةٍ فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِيَذْكُرَنِي -

جس وقت اللہ تعالیٰ نے چاہا بیدار ہوئے پھر وہ اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگا کر صبح کا انتظار کرنے لگے حتیٰ کہ ان پر نیند نے غلبہ حاصل کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت بلال اور دوسرے سواروں میں سے کوئی بیدار نہ ہوا حتیٰ کہ طلوع آفتاب کی شعا میں ان پر پڑیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے بیدار ہوئے اور فرمایا اے بلال! حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے بھی آپ لوگوں کی طرح نیند آگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تم کوچ کرو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے کجاوے کس لیے اور کچھ مقدار میں سفر کیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان و اقامت کہنے کا حکم دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو نماز صبح پڑھائی۔ نماز مکمل کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو نماز بھول جائے جب اسے یاد آجائے وہ پڑھ لے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے یاد کرنے کے لیے تم نماز قائم کرو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت سے ذیل کرتے ہیں۔ سوائے ان اوقات کے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُوا لَأَنَّ يَذْكُرَهَا فِي السَّاعَةِ الَّتِي نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ف اس سے مندرجہ ذیل مسائل معلوم ہوئے ۱۔ اوقات ثلاثہ یعنی طلوع آفتاب، نصف النہار اور غروب آفتاب کے علاوہ کسی بھی وقت میں فوت شدہ نماز یاد آجانے پر فوراً پڑھ لینی چاہیے کیونکہ نماز عصر اور فجر کے بعد بھی قضا نماز پڑھی جاسکتی ہے ۲۔ سونے والے مقام کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منحوس تصور کرتے ہوئے فوراً کوچ کر لیا حکم فرمایا تھا ۳۔ چند افراد کی نماز قضا ہو جائے تو وہ اقامت کہہ کر جماعت سے ادا کر سکتے ہیں۔

- حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ بہتر اور رخصت ہے اور نماز باجماعت پڑھنا افضل ہے۔
- حضرت بسر بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہترین نماز وہ ہے جو تم گھروں میں پڑھتے ہو سوائے جماعت کی نماز کے۔
- حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور سب طریقے صحیح ہیں۔
- حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باجماعت نماز پڑھنے سے اکیلے نماز پڑھنے کی بہ نسبت ستائیس درجے زیادہ ثواب ملتا ہے۔
- قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا حَسَنٌ وَهَذَا رُخْصَةٌ وَالصَّلَاةُ فِي الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ۔
- ۱۸۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ تَابِتٍ قَالَ إِنَّ أَفْضَلَ صَلَاتِكُمْ فِي بَيْوتِكُمْ إِلَّا صَلَاةَ الْجَمَاعَةِ۔
- قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ بِكُلِّ حَسَنٍ۔
- ۱۸۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّلُ صَلَاةَ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلَاةِ الرَّجُلِ وَحَدَاةً بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۲ سے آگے) ان میں سے ایک باجماعت نماز ادا کرنا ہے اکیلے نماز پڑھنے کی بہ نسبت جماعت سے پڑھنے کے باعث ستائیس نمازوں کا زائد ثواب ملتا ہے۔ جماعت کے سلسلے میں قرآن مجید میں ان الفاظ کے ساتھ تاکید کی گئی ہے وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ یعنی تم باجماعت نماز ادا کرو۔

مذکورہ مسئلہ تو فرض نماز کے بارے میں تھا۔ سنن اور نوافل نماز گھر میں ادا کرنا سنت رسول ہے اس مسئلہ کی تائید و تاکید میں وہ حدیث پیش کی جاسکتی ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ گھر میں نوافل وغیرہ ادا کرنے سے دو فوائد حاصل ہوں گے ایک تو یہ کہ گھر میں نزولِ برکاتِ الہی کا سبب ہوگا اور دوسرا یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنت پر عمل ہو جائے گا۔

۵۵۔ بَابُ الصَّلَاةِ فِي اللَّيْلَةِ الْمُبْتَغَاةِ وَفَضْلِ الْجَمَاعَةِ

بارش کی رات نماز اور جماعت کی فضیلت کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شدید سرد اور ٹھنڈی ہوا والی رات میں سفر کے دوران اذان کسی پھر یوں اعلان کیا آذَ صَلُّوا فِي الرَّحَالِ اے لوگو! تم اپنی اپنی رہائش گاہ میں نماز پڑھ لو پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھنڈی اور بارش والی رات مؤذن کو یوں اعلان کرنے کا حکم فرماتے آذَ صَلُّوا فِي الرَّحَالِ خَيْرٌ لَّكُمْ اے لوگو! تم اپنی اپنی رہائش گاہ میں نماز ادا کرو اور

۱۸۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادَى بِالصَّلَاةِ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَمِيَاكِحٍ ثُمَّ قَالَ آذَ صَلُّوا فِي الرَّحَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةً ذَاتَ مَطَرٍ يَقُولُ آذَ صَلُّوا فِي الرَّحَالِ -

ف جمہور فقہاء کے نزدیک بارش یا آندھی وغیرہ کے وقت گھر میں نماز ادا کرنا جائز ہے اگر کوئی مسجد میں جا کر جماعت نماز ادا کرنے کا عادی ہے تو مذکورہ رکاوٹ کے باعث گھر میں نماز ادا کرنے کے باوجود اسے مسجد اور جماعت کا ثواب مل جائے گا اگر آندھی یا بارش کے باوجود مسجد میں جا کر نماز ادا کرتا ہے تو وہ عزیمت پر عمل کرتا ہے اور وہ بہت زیادہ اجر و ثواب کا حق دار ہوگا۔

نماز یا جماعت ادا کرنے کے مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف پایا جاتا ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جماعت فرض میں ہے ان کی دلیل وہ مشہور حدیث ہے جس میں تارکین جماعت کے گھر جانے کا ذکر ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز یا جماعت فرض کفایہ ہے یعنی ایک محلہ یا گاؤں کے چند افراد یا جماعت نماز پڑھ لیں تو سب کے سب بری الذمہ ہو جائیں گے ان کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں بیان کیا گیا کہ کسی مقام یا گاؤں میں چند افراد ہوں اور وہ جماعت سے نماز نہ پڑھیں تو وہ شیطان سے مرعوب و مغلوب ہونے کے نتیجے میں ایسا کرتے ہیں امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک جماعت سنت مؤکدہ ہے ان دونوں کی دلیل وہ روایت ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سنن ہدی کی تعلیم دی (جاری ہے)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب خیبر کی طرف نکلتے
تو نماز میں قصر کرتے۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حج یا
عمروہ کے قصد سے نکلتے تو ذی الحلیفہ میں نماز
قصر ادا فرماتے۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب مقام ریم
کی طرف نکلتے تو اپنے اس سفر میں قصر نماز ادا فرماتے
حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ
وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ
”برید“ کا سفر کرتے تو نماز قصر نہ پڑھتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب
مسافر اپنے گھر سے نکلتے تو مکمل نماز ادا کرے گا
مگر جب کہ مکمل تین دن کا سفر ہو جو اونٹ یا پیدل
چلنے کا ہو جب مسافر اپنے سفر کا قصد کرے اور گھر
سے نکل پڑے اور گھر پس پشت ہو جائیں تو قصر نماز
پڑھے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے

۵۔ بَابُ الْمَسَافِرِ يَدْخُلُ الْمِصْرَ أَوْ غَيْرَهُ مَتَى يَتِمُّ الصَّلَاةُ

مسافر شہر وغیرہ میں داخل ہو کر جب مکمل نماز پڑھے گا

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

۱۹۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ
قَصَرَ الصَّلَاةَ۔

۱۹۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا خَرَجَ حَاجًّا أَوْ
مُعْتَمِرًا قَصَرَ الصَّلَاةَ بِذِي الْحَلِيفَةِ۔

۱۹۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ
الذُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
خَرَجَ إِلَى رِيمٍ فَقَصَرَ الصَّلَاةَ فِي مَسِيرِهِ ذَلِكَ۔
۱۹۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّهُ كَانَ
يَسَافِرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ الْبَرِيدَ فَلَا يَقْصِرُ الصَّلَاةَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا خَرَجَ الْمَسَافِرُ اتَّخَذَ الصَّلَاةَ
إِلَّا أَنْ يُرِيدَ مَسِيرَةً ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مَرَكُوا مِلَّ مَسِيرِ
الْبَدِيلِ وَمَشَى الْأَقْدَامِ فَإِذَا أَمَادَ ذَلِكَ قَصَرَ
الصَّلَاةَ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ مَقْصَرِهِ وَيَجْعَلُ الْبُيُوتَ
خَلْفَ ظَهْرِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

قَالَ يَقْصُرُ وَإِنْ تَمَادَى بِهِ ذَلِكَ شَهْرًا -

قَالَ مُحَمَّدٌ نَرَى قَصْرَ الصَّلَاةِ إِذَا
دَخَلَ السَّافِرُ مِصْرًا مِنْ الْأَمْصَارِ وَإِنْ
عَزَمَ عَلَى الْمَقَامِ إِلَّا أَنْ يَعْزِمَ عَلَى الْمَقَامِ
خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَصَاعِدًا فَإِذَا عَزَمَ عَلَى
ذَلِكَ أَتَتْ الصَّلَاةَ -

۱۹۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ الْخَرَّاطِ
قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مَنْ أَجَمَعَ عَلَى
إِقَامَةِ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ قَلِيَّتِمُ الصَّلَاةَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَكَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا يَقْصُرُ
السَّافِرُ حَتَّى يَجْمَعَ عَلَى إِقَامَةِ خَمْسَةِ عَشَرَ
يَوْمًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ وَسَعِيدِ بْنِ جَبْرِ
وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ -

۱۹۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيُ مَعَ الْإِمَامِ أَرْبَعًا وَإِذَا صَلَّى
لِنَفْسِهِ رَكَعَتَيْنِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ إِذَا كَانَ
الْإِمَامُ مُقِيمًا وَالرَّجُلُ مُسَافِرًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

یا مکمل نماز پڑھے گا؟ انہوں نے جواب دیا: وہ
قصر کرے گا خواہ ایسے ایک مہینہ بھی گزر جائے۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب
کوئی مسافر کسی شہر میں داخل ہو جائے جب تک وہ
پندرہ دن یا زائد مدت کے قیام کا قصد نہ کرے وہ قصر
پڑھتا رہے گا۔ جب اس نے پندرہ دن یا زائد کے
قیام کا قصد کر لیا تو مکمل نماز ادا کرے گا۔

حضرت عطاء الخراسانی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس
شخص نے چار دن قیام کا قصد کیا وہ مکمل نماز
ادا کرے گا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم
عمل پیرا ہونے کے لیے اس روایت سے دلیل اخذ
نہیں کرتے مسافر جب تک پندرہ دن قیام کا قصد نہ
کر لے قصر کرتا رہے گا اور یہی حضرت عبداللہ بن عمر
سعید بن جبیر اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہم کا
قول ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب امام کی اقتدا میں نماز
پڑھتے تو (حالتِ سفر) چار رکعت پڑھتے اور جب
ایکے پڑھتے تو دو رکعت پڑھتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں جب امام مقیم
اور مقتدی مسافر ہو اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ کا قول
ہے۔

کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں مسافر کی نماز پڑھتا ہوں گا جب تک میں مقیم ہونے کا قصد نہ کر لوں خواہ اس تردد میں مجھے بارہ دن گزر جائیں۔

سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ قَالَ أَصَلِيَّ صَلَاةَ الْمَسَافِرِ مَا لَمْ أُجِيعْ مَكْتًا وَإِنْ حَبَسَنِي ذَلِكَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب سرزمین مکہ میں تشریف لاتے تو وہ لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھاتے پھر اہل مکہ کو فرماتے: تم اپنی نماز مکمل کر لو بیشک ہم مسافر لوگ ہیں۔

۱۹۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّكَ عَمَرَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ صَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ يَا أَهْلَ مَكَّةَ اكْتُمُوا صَلَاتَكُمْ فَإِنَّ قَوْمًا سَفَرُوا۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں دس دن تک قیام پذیر رہتے تو نماز قصر ادا کرتے مگر جب لوگوں میں شامل ہو کر نماز ادا کرتے تو مکمل نماز ادا فرماتے۔

۱۹۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ يُقِيمُ بِمَكَّةَ عَشْرًا فَيَقْصُرُ الصَّلَاةَ لِأَنَّ يَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ النَّاسِ فَيُصَلِّيُ بِصَلَاتِهِمْ۔

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ایسے مسافر کے بارے میں سوال کیا جسے (شہر سے) نکلنے کا تردد ہو وہ کہتا ہے میں آج نکلوں گا یا کل نکلوں گا ایسے بہت سے دن گزر گئے کیا وہ قصر کرے گا؟

۱۹۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّكَ سَأَلَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمَسَافِرِ إِذَا كَانَ لَا يُدْرِي مَتَى يُخْرِجُ يَقُولُ أَخْرَجُ الْيَوْمَ بَلْ أَخْرَجُ غَدًا بَلِ السَّاعَةَ فَكَانَ كَذَلِكَ حَتَّى يَأْتِي عَلَيْهِ لَيْلٌ كَثِيرَةٌ يَقْصُرُ أَمَّا مَا يَصْنَعُ

ف مسافر خواہ کسی شہر یا گاؤں میں داخل ہو جائے جب تک پندرہ دن یا پندرہ دنوں سے زائد کے قیام کی نیت نہیں کریگا نماز قصر پڑھے گا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چار دن یا اس سے زائد دنوں کے قیام کی نیت کی تو مسافر مقیم بن جائے گا اور مکمل نماز ادا کرے گا اگر مسافر امامت کر لے تو وہ نماز کے آغاز میں لوگوں کو بتا دے کہ ہم لوگ مسافر ہیں اس لیے قصر کریں گے اور تم اپنی باقی ماندہ نماز مکمل کر لینا اگر مسافر مقتدی کی حیثیت سے نماز ادا کریگا تو مکمل پڑھے گا تاکہ امام کی مخالفت لازم نہ آئے جو جائز نہیں ہے۔

ابن عمیر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کان اذا عجل به السير جمع بين المغرب
 والعشاء۔

عبداللہ بن عمر نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
 سفر جلدی شروع کرنے کا قصد فرماتے تو نماز مغرب اور
 عشاء کو جمع فرمالتے۔

۲۰۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَنَا فِي ابْنِ
 عَمْرِو بْنِ جَمَعٍ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي
 الشَّفَقِ سَاءَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
 عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سفر میں جب نماز مغرب
 اور عشاء کو جمع کرتے سفر میں مصروف رہتے تھے کہ
 شفق غروب ہو جاتی۔

۲۰۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحَصِينِ
 أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ
 الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي سَفَرِهِ إِلَى تَبُوكَ۔

حضرت عبدالرحمن بن ہرمز رضی اللہ عنہ کا بیان
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفر تبوک میں
 نمازِ ظہر اور عصر کو جمع فرمایا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی روایت
 سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں دونوں نمازوں کو جمع
 کرنے کی صورت یوں ہوگی پہلی نماز کو مؤخر کر کے
 اس کے آخری وقت میں ادا کیا جائے اور دوسری نماز
 کو جلدی کر کے اس کے اول وقت میں پڑھا جائے
 ہم کو یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ
 عنہ نے نماز مغرب کو آخری وقت میں شفق کے غروب
 ہونے سے قبل ادا کیا حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی
 روایت اس کے برعکس ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا اتَّخَذُوا الْجَمْعَ
 بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ أَنْ تُوَخَّدَ الْأُولَى مِنْهُمَا فَتُصَلَّى
 فِي آخِرِ وَقْتِهَا وَتُعَجَّلُ الثَّانِيَةُ فَتُصَلَّى فِي
 أَوَّلِ وَقْتِهَا وَقَدْ بَلَّغْنَا عَنِ ابْنِ عَمْرِو أَنَّ صَلَّى
 الْمَغْرِبِ حِينَ آخَرَ الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يَغِيْبَ
 الشَّفَقُ خَلَفَ مَا رَوَى مَالِكٌ۔

فجب روایات سے ایک وقت میں دو نمازوں کو جمع کرنا ذکر ہے اس سے مراد جمع حقیقی نہیں بلکہ جمع صوری ہے یعنی ایک نماز کو
 اس کے آخری وقت میں ادا کیا اور دوسری کو اس کے اول وقت میں ادا کیا تو اس طرح ہر دو نمازیں اپنے اپنے وقت میں ادا ہوئیں
 تو یہ جائز ہے ورنہ ایام حج کے علاوہ ایک وقت میں دو نمازیں جمع کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ ارشاد ربانی ہے إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ
 عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا کہ نماز اپنے مقررہ وقت پر فرض ہوئی تو ہر نماز کو اس کے سنون اور مستحب وقت میں ادا کرنا چاہیے
 علاوہ ازیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط بھی اس مسئلہ کی تائید کرتا ہے۔

۵۸. بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

سفری نماز میں قراءت کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر میں صبح کی نماز میں
اول مفصل کی دس سورتوں میں سے ہر رکعت میں
ایک سورت پڑھتے ہیں

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حالتِ سفر
صبح کی نماز میں وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ اور
وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ اور ان کی مثل کوئی سورت
پڑھی جائے گی۔

۲۰۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ
عُمَرَ كَانَ يَقْرَأُ فِي السَّفَرِ فِي الصُّبْحِ بِالْعَشْرِ السُّورِ
مِنْ أَوَّلِ الْمُفْصَلِ يُرَدِّدُهُنَّ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ
سُورَةً۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ
وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ
وَنَحْوَهُمَا۔

۵۹. بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ فِي السَّفَرِ وَالْمَطَرِ

سفر اور بارش کی صورت میں دو نمازوں کے جمع کرنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت

۲۰۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ

ف قرآن میں فرمایا گیا ہے کہ قَائِلَةٌ وَأَمَّا تَيْسَدٌ مِنَ الْقُرْآنِ لِعِنِّي جِهَانٌ سَعَى مَجِي تَحِيصِ قُرْآنِ آسَانِ مَعْلُومِ نُونِ
ہے پڑھ لو، مطلب یہ ہے کہ مسافر ہو یا مقیم ہو فجر کی نماز ہو یا کوئی اور نماز ہو جہاں سے چاہیں قرآن پڑھ سکے
میں ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں معوذتین یعنی قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ
اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھا کرتے تھے اگر کسی نے سفر کی حالت میں وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ اور
وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وغیرہ سورتیں پڑھیں تو جائز ہے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي عَلٰى رَاِحِلَتِيْ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهْتُ بِهِ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ -

ہوتا اس پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ نے فرمایا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا کر لیا کرتے تھے۔ ف

۲۰۶- أَحْبَبَنَا مَا لَكَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ ابْنُ عُمَرَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ سَعِيدًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ أَسِيرَ مَعَهُ وَأَتَحَدَّثُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا خَشِيتُ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ تَخَلَّفْتُ فَتَزَلَّتْ فَأَوْتَرْتُ ثُمَّ رَكِبْتُ فَلَحِقْتُهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ آيِنَ كُنْتَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ تَزَلَّتْ فَأَوْتَرْتُ وَخَشِيتُ أَنْ أُصِيبَ فَقَالَ أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَقُلْتُ لَا وَاللَّهِ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ

حضرت ابو بکر بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ وہ ایک سفر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے میں ان (حضرت عبداللہ بن عمر) کے ساتھ چل رہا تھا اور گفتگو کر رہا تھا حتیٰ کہ مجھے خوف لاحق ہوا کہ فجر طلوع ہو جائے گی میں ان کے پیچھے ہو گیا اور ایک مقام پر اترا اور نماز وتر پڑھی اور سوار ہو کر ان (حضرت عبداللہ) سے مل گیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کہاں گئے تھے؟ میں نے جواب دیا اے ابو عبد الرحمن! میں سواری سے اترا اور وتر پڑھے کیونکہ مجھے صبح طلوع ہونے کا اندیشہ ہوا تھا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا کیا تمہارا لیے

ف سواری (جانور) پر سفر کی حالت میں نماز ادا کرنا جائز ہے نماز سے مراد سنت اور نوافل ہے باقی زکوٰۃ اور فرائض کا سواری پر پڑھنا درست نہیں ہے نوافل کی ادائیگی کے وقت سواری کا منہ قبلہ کی طرف ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ جس طرف سفر مقصود ہو اس کی طرف منہ کر کے خواہ قبلہ رخ نہ بھی ہو درست ہے اگر سواری شروع ہو کہ وہ دوبارہ سوار نہیں ہونے دے گی یا اس کے بھاگ جانے کا اندیشہ ہو تو عذر کی بنا پر فرض نماز اور وتر بھی سواری پر ادا کرنا جائز ہے ورنہ نہیں کشتی پر نماز جائز ہے لیکن ابتداء کے وقت یعنی نماز شروع کرنے وقت منہ قبلہ کی طرف ہونا چاہیے بعد میں پانی کے الٹ پلٹ نے کشتی کا رخ قبلہ سے بدل ڈالنا کوئی حرج نہیں ہے گاڑی پر نماز ادا کرنا درست نہیں ہے گاڑی کو کشتی پر قیاس نہیں کر سکتے کیونکہ کشتی کا تعلق زمین سے نہیں بلکہ پانی سے ہوتا ہے اگر کشتی کنارے پر کھڑی ہے تو اس سے اتر کر کنارے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ہوگی چونکہ گاڑی کا تعلق زمین کے ساتھ ہے اور یہ ہر سٹیشن پر رکتی بھی ہے اس لیے اتر کر نماز ادا کرنا ہوگا اگرچہ اتر کر نماز ادا کرنے کا موقع نہ مل سکے تو وقتی طور پر قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر لے بعد میں اس کا اعادہ کر لے (بہار شریعت)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب امراء اسلام بارش کے
موقعہ پر دونوں نمازوں کو جمع کرتے تو وہ بھی ان کے
ساتھ دونوں نمازوں کو جمع کر لیتے۔

۲۰۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ
عَمْرِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَمَعَ الْأُمْرَاءَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ جَمَعَ مَعَهُمْ فِي الْمَطْرِ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم عمل پر
ہونے کے لیے اس روایت سے دلیل اخذ نہیں کرتے
دونمازوں کو جمع کرنا درست نہیں ہے سوائے ظہر اور
عصر کی نماز میدانِ عرفات میں اور مغرب و عشاء کو
مزولفہ میں جمع کرنے کے۔ یہی امام ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَكُنَّا نَأْخُذُ بِهَذَا لِاتِّجَاعِ
بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ إِلَّا الظُّهْرَ وَ
العَصْرَ بِعَرَفَةَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِمُزْدَلِفَةَ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمیں یہ
روایت پہنچی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے
اپنی سلطنت کے کونے کونے میں خطوط ارسال فرمائے
جن کے ذریعے آپ نے لوگوں کو دو نمازیں جمع کرنے
سے منع فرمایا اور لوگوں کو خبردار کیا کہ ایک وقت میں
دونمازوں کا جمع کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے
اور یہ روایت ہمیں علماء بن عمارث اور کچھول ایسے ثقہ راویوں
کے ذریعے پہنچی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَّغْنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
أَنَّهُ كَتَبَ فِي الْأَفَاقِ يَنْهَاهُمْ أَنْ يَجْمَعُوا بَيْنَ
الصَّلَوَتَيْنِ وَيُخَيِّرُهُمْ أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ
فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ كَبِيرَةٌ مِّنَ الْكِبَائِرِ أَخْبَرَنَا
بِذَلِكَ الثُّقَاتُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ
مُكْحَوْلٍ۔

۶۔ بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الدَّائِبَةِ فِي السَّفَرِ

حالتِ سفر چارپائے پر نماز پڑھنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ سفر سواری کا منہ جھکے ہوئے

۲۰۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ
قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

ادا فرماتے۔

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حالت سفر میں دو رکعت سے زائد فرض نہ پڑھتے ان سے قبل نفل نماز کا اضا فرماتے اور نہ اس کے بعد میں تمام رات سواری میں نوافل پڑھنے میں گزار دیتے خواہ سواری کا منہ کس طرف بھی ہوتا رات کے آفری حصے میں محوڑی دیر کے لیے زمین پر اترتے تو وتر پڑھتے اگر آپ رات کے وقت کسی مقام پر قیام فرماتے تو تمام رات نوافل میں گزار دیتے۔

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے مکہ مکرمہ سے لے کر مدینہ طیبہ تک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کیا وہ اپنی سواری پر مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے تمام نمازیں ادا کرتے رہے۔ رکوع اور سجود اپنے سر کے اشارے کے ساتھ ادا کرتے تھے اور سجدے کے لیے رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھکتے تھے البتہ وتر اور فرض سواری سے اتر کر ادا کرتے تھے میں نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی نماز ادا کرتے تھے اور اپنے سر کے اشارے سے رکوع اور سجود ادا فرماتے اور سجود کے لیے رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھکتے

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنی سواری کی پشت پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے سواری کا منہ جس طرف بھی ہوتا اور اپنی پیشانی کسی چیز پر نہیں رکھتے تھے لیکن رکوع اور سجود اپنے سر کے اشارے سے کرتے تھے اور

۲۱۰۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَنْ رُوَيْبِنَ دَرِي
يَاهُمْدَانِي عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ ابْنِ عَمَرَ كَانَ كَمَا
يَزِيدُ عَلَى الْمَكْتُوبَةِ فِي السَّفَرِ عَلَى التَّرَكُّعَيْنِ
لَا يُصَلِّي قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَيُحْيِي اللَّيْلَ
عَلَى ظَهْرِ الْبَعِيرِ أَيْسَمَا كَانَ وَجْهَهُ وَيَنْزِلُ
قَبِيلَ الْفَجْرِ فَيُوتِرُ بِالْأَرْضِ فَإِذَا قَامَ
لَيْلَةً فِي مَنْزِلٍ أَحْيَى اللَّيْلَ۔

۲۱۱۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ابْنِ بِنِ
صَالِحٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَاهِدِ
قَالَ صَحِبْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ
إِلَى الْمَدِينَةِ فَكَانَ يُصَلِّي الصَّلَاةَ كُلَّهَا عَلَى
بَعِيرِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ وَيُؤَمِّي بِرَأْسِهِ أَيْمَاءً
وَيَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ إِلَّا
الْمَكْتُوبَةَ وَالْوُتْرَ فَإِنَّهُ كَانَ يَنْزِلُ لِهَمَا
فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ حَيْثُ كَانَ
وَجْهَهُ يُؤَمِّي بِرَأْسِهِ وَيَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ
مِنَ الرُّكُوعِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ
حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ
يُصَلِّي عَلَى ظَهْرِ سَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ وَلَا
يَضَعُ جَبْهَتَهُ، وَلَكِنْ يُشِيرُ لِلرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ
بِرَأْسِهِ فَإِذَا نَزَلَ أَوْتَرَ۔

عَلَى الْبَعِيرِ -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ نمونہ عمل نہیں ہے؟
میں نے جواب دیا کیوں نہیں قسم بخدا! نمونہ عمل ہے انھوں
(حضرت عبداللہ بن عمر) نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اونٹ پر نماز وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اپنے گدھے
پر سوار ہو کر ایک سفر میں نماز پڑھ رہے ہیں جبکہ
سواری کا منہ قبلہ شریف کی طرف نہیں تھا اور آپ رکوع
اور سجود اپنے سر کے اشارے سے کرتے تھے اور
اپنا چہرہ کسی چیز پر نہیں رکھتے تھے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سفر میں فرض نماز کے ساتھ
نفلی نماز نہیں پڑھتے تھے فرضی نماز سے قبل اور نہ
اس کے بعد میں سوائے رات کی نماز (وتر و نفل) کے
کبھی اسے سواری سے اتر کر پڑھ لیتے اور کبھی سواری
پر اور سواری کا منہ جس طرف بھی ہوتا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مسافر
نفلی نماز سواری پر ادا کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں
سواری کا منہ جس طرف بھی ہو سجدے میں رکوع کی نسبت
زیادہ جھکے لیکن وتر اور فرضی نماز زمین پر پڑھی جائے
اور اس سلسلے میں بہت سے آثار آئے ہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت
حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن
رضی اللہ عنہما نفلی نماز اپنی سواری پر ادا فرماتے اور سواری
کا منہ جس طرف بھی ہوتا لیکن وتر اور فرضی نماز زمین

۲۰۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
قَالَ رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي سَفَرٍ يُصَلِّي
عَلَى حِمَارِهِ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ
يُرْكَعُ وَيَسْجُدُ أَيَّمَا يَرَأْسِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَضَعَ
وَجْهَهُ عَلَى شَيْءٍ -

۲۰۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ ابْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَمْ يُصَلِّ مَعَ صَلَاةِ
الْفَرِيضَةِ فِي السَّفَرِ التَّطَوُّعَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا
إِلَّا مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي نَائِلًا
عَلَى الْأَرْضِ وَعَلَى بَعِيرِهِ أَيَّمَا تَوَجَّهَ بِهِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ لَدَا أَنَسَ يَأْتِ يُصَلِّي الْمَسَافِرُ
عَلَى دَابَّتِهِمْ تَطَوُّعًا أَيَّمَا حَيْثُ كَانَ وَجْهَهُ
يَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ فَأَمَّا الْوُتْرُ
وَالْمَكْتُوبَةُ فَإِنَّهُمَا تُصَلِّيَانِ عَلَى الْأَرْضِ
وَيَذَلِكِ جَاءَتْ الْأَشَاءُ -

۲۰۹- قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو حَدِيقَةَ عَنْ
حُصَيْنِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّي
التَّطَوُّعَ عَلَى مَا جَلَيْتُمْ أَيَّمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ
فَإِذَا كَانَتِ الْفَرِيضَةُ وَالْوُتْرُ نَزَلَ فَصَلَّى -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ إِلَّا فِي خَصَلَةٍ
وَاحِدَةٍ إِذَا ذَكَرَهَا وَهُوَ فِي صَلَاةٍ فِي آخِرِ وَقْتِهَا
يَخَافُ أَنْ يَدَّأِيَ لِأَنَّ ذَلِكَ أَنْ يَخْرُجَ وَقْتُ هَذِهِ
الثَّانِيَةِ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَهَا فَلْيَبْدَأْ بِهَذِهِ الثَّانِيَةِ
حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يُصَلِّيَ الْأُولَى بَعْدَ ذَلِكَ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں سوائے ایک صورت کے وہ
یہ ہے کہ کسی ایسے وقت میں فوت شدہ نماز یاد آجائے
اگر فوت شدہ پڑھے گا تو وقتی نماز تنگی وقت کے باعث
فوت ہو جائے گی تو اس سلسلے میں حکم یہ ہے کہ وہ وقتی
نماز پڑھ لے اور فوت شدہ نماز بعد میں پڑھ لے اور یہی
امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت سعید بن مسیب رحمہما اللہ
کا قول ہے -

۶۶۔ بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ فِي بَيْتِهِ تَحْرِيكَ الصَّلَاةِ

نماز پڑھ لینے کے بعد دوبارہ جماعت کیساتھ پڑھنے کا بیان

۲۱۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ
عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي الدَّيْلَمِيِّ قَالَ لَهُ بَسْرُ بْنُ
مُحَبِّبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ رَسُولُ
حضرت بسیر رضی اللہ عنہ اپنے والد محسن کے حوالے
سے بیان کرتے ہیں کہ وہ (محسن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ تھے نماز کے لیے اذان کہی گئی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی جبکہ ایک شخص (محسن) اپنی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۶ کا) فوت شدہ نماز یاد آگئی تو وہ جماعت سے فراغت کے بعد پہلے فوت شدہ نماز پڑھے پھر
باقی ماندہ ادا کرے گا۔ تین چیزوں سے ترتیب باطل ہو جاتی ہے ۱۔ نسیان یعنی بھول جانے سے یعنی پہلی فوت شدہ
نماز یاد نہیں تو دوسری نماز پڑھ لی تو دوسری نماز جائز ہو جائے گی ۲۔ تنگی وقت یعنی اگر سابقہ فوت شدہ نماز
ادا کرے گا تو وقتی نماز فوت ہو جائے گی تو ترتیب باطل ہو جائے گی پہلے وقتی نماز ادا کی جائے گی اور بعد میں
دوسری فوت شدہ نماز۔ ۳۔ کہ فوت شدہ نمازوں کی تعداد چھ یا زائد ہو جائے اگر کسی نے وقتی نماز ادا کر لی
ہے پھر فوت شدہ نماز یاد آگئی تو فوت شدہ نماز کی ادائیگی کے بعد اگر وقت باقی ہے تو وقتی نماز کا اعادہ
کیا جائے گا (المدایہ)

وتر سواری سے اتر کر ادا کرتے۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر نسلی نماز پڑھ لیا
کرتے سواری کا منہ خواہ کس طرف بھی ہوتا اور نماز اشار
سے ادا فرماتے اور جب سجدہ پڑھتے تو اشارے سے
سجدہ ادا کر لیتے وتر اور فرض ادا کرنے کے لیے سواری
سے اتر پڑھتے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی سواری کا منہ خواہ کس طرف
بھی ہوتا تو آپ نفل نماز اپنی سواری پر پڑھ لیا کرتے
اور جب وتر ادا کرنے ہوتے تو سواری سے اتر کر
ادا کرتے۔

۲۱۳۔ قَالَ مُحَمَّدٌ إِذْ بَرْنَا خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ الْمُبَيْرَةِ الصَّبِيِّ عَرَّ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ أَنَّ
ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ كَانَ
وَجْهَهُ تَطْرَعًا يُؤْمِي إِيمَاءً وَيَقْرَأُ السَّجْدَةَ
فِيؤْمِي وَيُنْزِلُ لِلْمَكْتُوبَةِ وَالْوَتْرِ۔

۲۱۴۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ غَدَوَانَ
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ إِيمَاءًا تَوَجَّهَتْ
بِهِ رَاحِلَتُهُ صَلَّى التَّطَوُّعَ فَإِذَا ارَادَ أَنْ يُؤْتِرَ
نَزَلَ فَأَدَّوَتَرَ۔

۶۔ بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّيُ فَيَذْكُرُ أَنَّ عَلَيْهِ صَلَاةً فَأَيْتَهُ

نماز کی ادائیگی کی حالت میں فوت شدہ نماز یاد آجانیکا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے جس شخص کو فوت شدہ
نماز امام کی اقتداء میں پڑھتے ہوئے یاد آجائے جب امام
سلام پھیرے وہ پہلے اپنی فوت شدہ نماز ادا کرے بعد
میں باقی ماندہ نماز ادا کرے۔

۲۱۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً مِنْ صَلَاتِهِ
فَلَمْ يَذْكُرْهَا إِلَّا وَهُوَ مَعَ الْإِمَامِ فَإِذَا سَلَّمَ
الْإِمَامُ فَلْيُصَلِّ صَلَاتَهُ الَّتِي نَسِيَ ثُمَّ لْيُصَلِّ
بَعْدَهَا الصَّلَاةَ الْآخِرَى۔

ف نمازوں میں ترتیب ضروری ہے اگر کسی کے ذمہ فوت شدہ نماز ہے تو جب تک اسے ادا نہ کیا جائے
آگے والی نماز کا پڑھنا جائز نہیں ہوگا اگر کوئی شخص جماعت سے نماز ادا کر رہا ہو اور اسی دوران اسے (جاری ہے)

جماعت کا ثواب ملے گا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت اور حضرت عبداللہ بن عمر کے قول سے دلیل اخذ کرتے ہیں وہ یہ کہ نماز مغرب اور صبح کی نماز امام کے ساتھ دوبارہ نہ پڑھی جائے۔ مغرب کی اس لیے کہ وہ تین رکعت ہے اور نوافل تین رکعت نہیں ہو سکتے۔ اور صبح کی اس لیے کہ صبح کی نماز کے بعد نوافل نہیں ہوتے اور ایسے ہی ہمارے نزدیک نماز عصر کیونکہ وہ نماز مغرب اور نماز صبح کے قائم مقام ہے اور یہی ہم اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كَلَّمَا نَأْخُذُ وَنَأْخُذُ
بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ أَيْضًا أَنْ لَا نُعِيدَ صَلَاةَ
الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لِأَنَّ الْمَغْرِبَ وَتَرَ فَلَ
يَنْبَغِي أَنْ يُصَلِّيَ التَّطَوُّعَ وَتَرَ أَوْلَا صَلَاةَ
تَطَوُّعٍ بَعْدَ الصُّبْحِ وَكَذَلِكَ الْعَصْرُ عِنْدَنَا
هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ
حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

۶۳۔ يَابُ الرَّجُلِ تَحْضِرُ الصَّلَاةَ وَالطَّعَامَ بَأَيِّهِمَا يَبْدَأُ

نماز کے وقت کھانا حاضر ہو تو پہلے کیا کیا جائے؟ کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سامنے کھانا پیش کیا جاتا تو وہ اپنے گھر میں امام کی قرأت کی آواز سنتے تو وہ کھانا کھانے میں عجلت سے کام نہ لیتے حتیٰ کہ اس سے اپنی ضرورت پوری کر لیتے ف۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس میں

۲۱۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّهُ كَانَ يُقْرَبُ إِلَيْهِ الطَّعَامُ فَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ
الْإِمَامِ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَلَا يَعْجَلُ عَنِ طَعَامِهِ
حَتَّى يَقْضَى مِنْهُ حَاجَتَهُ -

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا تَرَى بِهَذَا بَأْسًا وَنَحْبًا

ف اگر کھانا تیار ہو اور نماز کا وقت بھی ہو چکا ہو تو پہلے کھانا کھایا جائے گا پھر نماز پڑھی جائے گی اگر کھانا ترک کر کے نماز میں مصروف ہو جائے تو یہ کراہت سے خالی نہیں ہوگا کیونکہ نماز میں نمازی کی توجہ کھانے کی طرف مائل رہے گی اور کیسویٰ حاصل نہیں ہوگی۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَالرَّجُلُ فِي
مَجْلِسِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ أَلَسْتَ
رَجُلًا مُسْلِمًا قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي قَدْ كُنْتُ
صَلَّيْتُ فِي أَهْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَ
إِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ -

۲۱۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَائِفِ بْنِ عَبْدِ
كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الْمَغْرِبِ أَوْ الصُّبْحِ
ثُمَّ آذَرَ كَهُمَا فَلَا يُعِيدُهُمَا غَيْرَ مَا قَدْ
صَلَّاهُمَا -

۲۱۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَفِيفُ بْنُ
عَمْرِو الشَّهْبِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي آسَدٍ أَنَّهُ
سَأَلَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ إِنِّي أُصَلِّي
ثُمَّ آتَى الْمَسْجِدَ فَأَجِدُ الْإِمَامَ يُصَلِّي أَفَأُصَلِّي
مَعَهُ قَالَ نَعَمْ صَلِّ مَعَهُ وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ
فَلَهُ مِثْلُ سَهْمِ جَمِيعٍ أَوْ سَهْمِ جَمِيعٍ -

جگہ پر بیٹھا رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے
مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: تجھے لوگوں کے ساتھ نماز
پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ کیا تم مسلمان نہیں ہو؟
اس نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہیں؟ لیکن میں اپنے
گھر میں نماز پڑھ چکا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب تم (مسجد میں) آ جاؤ تو لوگوں کے ساتھ نماز
پڑھا کر و خواہ تم نے گھر میں نماز پڑھ لی ہو۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: جس شخص نے
مغرب یا صبح کی نماز پڑھ لی ہو اور پھر انھیں جماعت
کے ساتھ پائے تو دوبارہ ان کا اعادہ نہ کرے۔

حضرت عقیف بن عمرو سہمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ قبیلہ بنی اسد سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے
حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ
میں نماز پڑھ چکا تھا پھر میں مسجد میں آؤں جبکہ امام لوگوں
کو نماز پڑھا رہا ہو کیا میں دوبارہ نماز پڑھ سکتا ہوں؟
انھوں نے جواب دیا ہاں تم امام کے ساتھ نماز پڑھو جس
شخص نے ایسا کیا اسے جماعت کی مثل ثواب ملے گا یا

ف اگر کوئی شخص انفرادی طور پر نماز ادا کر چکا ہو پھر اسے جماعت مل جائے تو وہ جماعت میں شامل ہو سکتا
ہے۔ شمولیت کی صورت میں یہ جماعت سے دوبارہ پڑھی جانے والی نماز نفل ہو جائے گی۔ فرض کی ادائیگی کے بعد
دو نمازوں کی جماعت میں شمولیت کی جاسکتی ہے ایک نماز ظہر ہے دوسری نماز عشاء ہے باقی تینوں عصر، مغرب اور فجر میں
شمولیت درست نہیں ہوگی عصر کی نماز میں اس لیے کہ عصر کی نماز کے بعد نوافل ادا کرنا درست نہیں ہے۔ مغرب کی نماز میں شمولیت
اس لیے جائز نہیں کہ اس کی تین رکعت ہیں اور نوافل تین رکعت نہیں ہو سکتے اور فجر کی نماز میں اس لیے شمولیت درست
نہیں کہ فجر کی نماز کے بعد نوافل پڑھنا جائز نہیں۔

۲۲۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَ فِي نَدْوَةٍ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَالَّذِي يَفُوتُهُ لَعَسَ كَانَتْ
وَدَّ أَهْلُهُ وَمَالُهُ -
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کی نماز
عصر فوت ہو گئی گو یا اس کے اہل خانہ اور مال و متاع
سب کچھ تباہ ہو گیا ہو۔

۶۵- بَابُ وَقْتِ الْجُمُعَةِ وَمَا يَسْتَحِبُّ مِنَ الطَّيِّبِ وَالذَّهَانِ

نماز جمعہ کے وقت، خوشبو اور تیل کے استعمال کے استحباب کا بیان

۲۲۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَ فِي عَرِيٍّ بَرَسَهَيْلِ
ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَرَى طَانِفَسَةَ لِعَقِيلِ
ابْنِ أَبِي طَالِبٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تُخْرِجُ إِلَى جَدِّهِ
السَّجِدِ الْغَرَبِيِّ فَإِذَا عَشَى الطَّانِفَسَةَ كُلَّهَا
ظَلَّ الْجِدَارَ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى الْقُبُورِ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ تَرَجَّعَ فَنَقِيلُ قَائِلَةً
الضَّرْحَاءِ -
حضرت ابو سہیل بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے والد
مالک کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد نبوی
کی منہلی دیوار کے پاس جمعہ المبارک کے دن حضرت
عقیل بن ابی طالب کے لیے ایک بوری بچھا ہوا دیکھا کرتا
تھا جب دیوار کا سایہ بوری سے پُرکمل طور پر چھا جاتا تو حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز جمعہ المبارک ادا کرنے کیلئے
برآمد ہوتے پھر تم واپس پلٹتے تو چاشت کے بعد
قبولہ کرتے۔

۲۲۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَ أَنَّ نَافِعَ ابْنِ
ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَرُدُّ حُرَّ إِلَى الْجُمُعَةِ إِلَّا وَهَدَّ
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز جمعہ کے لیے خوشبو اور تیل

ف نماز جمعہ کا وقت :- چونکہ نماز جمعہ نماز ظہر کا خلیفہ ہے اس کا وقت بھی نماز ظہر والا ہے۔ نماز ظہر کا وقت
زوال کے بعد سے لے کر سایہ اصلی کے علاوہ ہر چیز کا سایہ دوگنا ہونے تک باقی رہتا ہے اس وقت کے دوران
نماز جمعہ ادا کی جاسکتی ہے۔ گرمیوں کے موسم میں تاخیر سے پڑھنا اور موسم سرما میں تعجل سے پڑھنا مسنون ہے۔
نماز جمعہ کی ادائیگی کے وقت نئے کپڑے پہننا یا دھلے ہوئے کپڑے استعمال کرنا، تیل لگانا، سرور لگانا، خوشبو لگانا، غسل
کرنا اور اول وقت میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے آنا مسنون ہے۔

أَنْ لَا تَتَذَكَّرُ بِتِلْكَ السَّاعَةِ .
 کوئی حرج نہیں سمجھتے اور ہم اس وقت کھانے کیلئے
 رکنے کو اچھا نہیں سمجھتے ۔

۶۲۔ فَضْلِ الْعَصْرِ وَالصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

نمازِ عصر کی فضیلت اور اس کے بعد نماز پڑھنے کا بیان

۲۲۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَ فِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الشَّائِبِ
 ابْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ رَأَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَصْرُبُ
 الْمُنْكَدِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ
 الْعَصْرِ .
 حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
 کہ انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ
 آپ نمازِ عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے پر منکدر بن عبد اللہ
 رضی اللہ عنہ کو ڈانٹ رہے تھے ف
 قَالَ مَعَهُ : وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا صَلَاةَ
 تَطَوُّعًا بَعْدَ الْعَصْرِ وَهُوَ شَرُّ أَبِي حَنِيفَةَ
 رَحِمَهُ اللَّهُ .
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی روایت
 سے ہم ہیں اخذ کرتے ہیں کہ نمازِ عصر کے بعد نقلی نماز
 جائز نہیں ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
 کا قول ہے ۔

ف نمازِ عصر کا ذکر قرآن پاک میں خصوصیت سے یہاں چنانچہ ارشادِ ربّانی ہے حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ
 الْوَسْطَىٰ عِنِّي تَمَّ نَمَازُونَ بِرِحَالِكُمْ وَبِالْخُصُوصِ صَلَاةِ وَسْطَىٰ عِنِّي نَمَازُ عَصْرِ كِي . ایک حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ نمازِ مغرب
 اور نمازِ عصر کے وقت فرشتوں کا اجتماع ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے
 کہ تم نے میرے بندوں کو کیا پایا؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ یا اللہ جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز میں تھے اور جب
 ہم ان کے پاس سے آئے تو اس وقت بھی نماز میں مصروف تھے ۔
 اور ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے نمازِ فجر اور نمازِ عصر پڑھی تو اسے اللہ تعالیٰ
 کبھی دوزخ میں داخل نہیں کرے گا (مسلم شریف)
 نمازِ عصر کے بعد نوافل ادا کرنا جائز نہیں ہے البتہ نوافل شدہ نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں کیونکہ فوت شدہ نماز اوقات ثلاثہ
 یعنی غروب آفتاب طلوع آفتاب اور نصف النہار کے علاوہ جب بھی پڑھی جائے جائز ہے ۔

حضرت ثعلبہ بن ابی مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب تک آپ نماز جمعہ کے خطبہ کے لیے تشریف نہ لاتے لوگ نماز نفل میں مصروف رہتے جب آپ تشریف لاتے اور منبر پر جلوہ فرما ہوتے تو مؤذن اذان کہتا۔ حضرت ثعلبہ نے فرمایا ہم علمی و فقہی گفتگو میں محو رہتے حتیٰ کہ جب مؤذن خاموشی اختیار کر لیتا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوتے تو ہم خاموشی اختیار کر لیتے اور کوئی شخص بھی ہم میں سے بات چیت نہ کرتا۔

حضرت امام زہری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ امام کا خروج نماز کو موقوف کرتا ہے اور خطبہ کی ابتداء گفتگو کو موقوف کر دیتی ہے۔

حضرت مالک بن ابی عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ عام طور پر اپنے خطبہ میں فرمایا کرتے: جب امام خطبہ کے لیے کھڑا ہو تو تم سناؤ اور خاموشی اختیار کرو کیونکہ ایسا خاموش رہنے والا جو آواز نہ سن رہا ہو کو بھی آواز سن کر خاموشی اختیار کرنے والے کی مثل ثواب ملتا ہے۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اپنے کسی ساتھی کو امام کے خطبہ کے دوران خاموش رہنے کے بارے میں کہنا بھی بیہودہ و لغو گفتگو کا حصہ ہوگا۔

۲۲۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ أَنَّهُمْ كَانُوا زَمَانَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يُصَلُّونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يُخْرِجَ عُمَرُ فَإِذَا خَرَجَ وَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَآذَانَ الْمُؤَذِّنِ قَالَ ثَعْلَبَةُ جَلَسْنَا نَحْدَثُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ وَقَامَ عُمَرُ سَكْنَا فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ مِنَّا۔

۲۲۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ خُرُوجُهُ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَكَلَامُهُ يَقْطَعُ الْكَلَامَ۔

۲۲۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَانَ كَانَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ فَلَمَّا يَدْعُ ذَلِكَ إِذَا خُطِبَ إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فَاسْتَبَعُوا وَانْصَبُوا فَإِنَّ لِلْمُنْصَبِ الَّذِي لَا يَسْمَعُ مِنَ الْحَظِ مِثْلَ مَا لِلسَّامِعِ الْمُنْصَبِ۔

۲۲۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُلْتُمْ لِمَا حَبَلَكُمُ انْصَبْتُمْ فَقَدْ لَغَوْتُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ۔

القیہ حاشیہ صفحہ ۱۵۲ کا) اور درود و سلام پڑھنے میں مصروف رہنا چاہیے خطبہ جمعہ فرض ہے اس لیے اسے نہایت خاموشی اور توجہ سے سنا جائے دخول مسجد کے بعد بالعموم اور دوران خطبہ بالخصوص خاموشی اختیار کرنا چاہیے کیونکہ یہ بھی نماز کا ایک حصہ ہے۔

استعمال کیے بغیر نہ جاتے مگر جب کہ آپ حالت
احرام میں ہوتے۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے نماز جمعہ کی
تیسری اذان کا اضافہ فرمایا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان تمام
روایات سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور تیسری اذان
جس کا اضافہ کیا گیا وہ پہلی اذان ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

مَدَّ هُنَّ مُتَطَيِّبَاتٌ إِلَّا أَنْ يَكُونَنَّ مُحْرِمًا۔

۲۲۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ زَادَ الْإِدَاءَ الثَّالِثَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَبِّهِذَا أَكْمَلُ نَأْخِذُ وَالْإِدَاءُ

الثَّالِثُ الَّذِي نَزِيْدًا هُوَ الْإِدَاءُ الْأَوَّلُ وَهُوَ

قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

۲۲۔ بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَكَاسْتِحْبَابِهَا مِنَ الصَّلَاةِ

نماز جمعہ میں قراءت اور خاموشی کے استحباب کا بیان

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ صخاک بن قیس رضی اللہ عنہ نے نعمان بن بشیر سے پوچھا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورۃ جمعہ کے بعد
کیا پڑھتے تھے؟ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہل آتک ہدیت الغاشیہ
پڑھا کرتے۔

۲۲۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ

السَّامِرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَيْرَةَ

أَنَّ الضَّخَّالَةَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ

مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَلَى آخِرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ آتَكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ۔

ف نماز جمعہ میں سورۃ فاتحہ کے بعد جو بھی سورۃ امام پڑھے گا درست ہے لیکن ایک رکعت میں مسنون یہ ہے کہ سورہ

جمعہ کی آخری آیات کی قراءت کرے کیونکہ ان آیات میں نماز جمعہ کے متعلق مضمون بیان کیا گیا ہے اور دوسری رکعت

میں ہل آتک حدیث الغاشیہ پڑھی جائے۔
نماز جمعہ کے لیے اول وقت میں مسجد میں جانا باعث اجر و ثواب ہے مسجد میں پہنچنے کے بعد نوافل ورد و وظائف
(جاری ہے)

اجازت دے دی ہے راوی کا بیان ہے کہ پھر میں
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عید میں شریک
ہوا جس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کبیر اڑا گیا تھا
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب نماز عید سے فراغت حاصل
کی تو خطبہ ارشاد فرمایا:

۲۳۲- أَحْبَبْنَا مَا لَكَ أَحَبَرْنَا أَبَدًا شَهَابٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن

ف عید کا لفظ عود سے بنا ہے جس کا معنی ہے ”بار بار آنا“ چونکہ عید کا دن بھی سال بعد بار بار آتا ہے اس
لیے اسے ”عید“ کہا جاتا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں
لوگوں کو ملاحظہ فرمایا کہ انھوں نے سال میں دو دن ایسے متعین کر رکھے ہیں کہ ان میں کھیل و کود کا مظاہرہ کرتے ہیں
تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو وہ دو دن چھوڑ کر دو دن یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ اپنانے کی تعلیم دی۔
عید الفطر رمضان المبارک کے روزے مکمل کرنے کے شکرانے میں منائی جاتی ہے اور عید الاضحیٰ سنت ابراہیمی کے
شکرانے میں منائی جاتی ہے۔ عید الفطر یکم شوال اور عید الاضحیٰ ذی الحجہ کی دس تاریخ کو منائی جاتی ہے عید کی
دو رکعت ہیں نماز عید واجب ہے یہ نماز ہر اس شخص پر واجب ہے جس پر نماز جمعہ فرض ہے۔ نماز عید کا
وقت طلوع آفتاب کے بعد سے لے کر زوال کا وقت شروع ہونے تک ہے۔ عیدین کے دن نماز عید سے
قبل یہ امور سنون ہیں، غسل کرنا، صبح کی نماز محلہ کی مسجد میں ادا کرنا، کپڑے یا ڈھلے ہوئے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا
تیل لگانا، سرمہ لگانا، نماز عید ادا کرنے سے قبل صدقہ فطر ادا کرنا، نماز کے لیے عید گاہ میں جلدی آنا، عید الفطر کے دن
نماز سے قبل کوئی میٹھی چیز استعمال کرنا، نماز عید الفطر کے دن آہستہ تکبیریں کہتے ہوئے مسجد کی طرف جانا اور عید الاضحیٰ
کے موقع پر مسجد کی طرف آتے وقت بند آواز سے تکبیریں کہنا۔

نماز عید کا طریقہ کاریوں ہے کہ سب سے پہلے نیت باندھ کر کھڑا ہو جائے، سنار پڑھے پھر تین زائد تکبیریں
کہی جائیں ہر تکبیر پر رفع یدین کیا جائے تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیے جائیں بعد میں مقتدی خاموش رہے گا امام
سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھے گا رکوع و سجود کے بعد حسب معمول دوسری رکعت پڑھی جائے البتہ رکوع جانے سے قبل
تین زائد تکبیریں کہی جائیں گی باقی نماز حسب معمول ادا کی جائے گی نماز کے اختتام پر امام لوگوں کو دو خطبے دے گا جو نماز عید
کی اہمیت و فضیلت اور دیگر امور پر مشتمل ہوں۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ اپنے والد (قاسم بن محمد) کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے (قاسم بن محمد) نے اپنی قمیص پر خون کا دھبہ اس وقت دیکھا جبکہ امام منبر پر خطبہ جمعہ دے رہے تھے۔ انھوں نے اپنی قمیص اتار کر رکھ دی۔

۲۳۰- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ الرَّحْمَنِيُّ
ابْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَأَى فِي قَمِيصِهِ دَمًا
وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَتَزَعَرُ
قَمِيصَهُ فَوَضَعَهُ-

۶- بَابُ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ وَأَمْرِ الْخُطْبَةِ

عیدین کی نماز اور خطبہ کے حکم کا بیان

حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو عبید نے فرمایا: میں امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز میں شریک ہوا آپ نے نماز عید سے فارغ ہو کر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اللہ دو دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ سے منع فرمایا۔ عید الفطر کا دن تمہارے لیے روزہ موقوف کرنے کا دن ہے اور دوسرا البیادن ہے۔ میں تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو انھوں نے کہا میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عید میں شریک ہوا جب انھوں نے نماز عید سے فراغت حاصل کی، خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا تمہارے لیے آج کے دن دو عیدیں جمع کر دی گئیں۔ وہ باتوں میں رہنے والوں میں سے کوئی شخص اگر جمعہ انتظار کو پسند کرتا ہے تو وہ انتظار کرے اور اگر وہ پلٹنا چاہتا ہے تو پلٹ سکتا ہے بیشک میں نے اس

۲۳۱- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ الرَّحْمَنِيُّ
عَبِيدُ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ
مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ
فَقَالَ إِنَّ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمَ فِطْرِكُمْ
مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْآخِرُ يَوْمَ تَأْكُلُونَ مِنْ
لَحْمِ نُسُكِكُمْ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ
عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ
فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا
عِيدَانِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْ أَهْلِ الْعَالِيَةِ أَنْ
يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ فَلْيَنْتَظِرْهَا وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ
يَرْجِعَ فَلْيَرْجِعْ فَقَدْ أُذِنْتُ لَهُ فَقَالَ ثُمَّ
شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ مَحْضُورًا
فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ-

قول ہے۔

۶۹۔ بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ

عیدین کی نماز میں قراءت کا بیان

۲۳۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَمْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ
الْمَدَنِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ أَبَا وَاقِدَةَ
الْكَلْبِيِّ مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِقَافٍ وَ
الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتْ السَّاعَةُ وَالنَّشَقُ الْقَمْرُ۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد اللیثی
رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نماز عید الفطر اور نماز عید الاضحیٰ میں کن سورتوں کی قراءت
کرتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا آپ صلی اللہ علیہ
وسلم سورہ ”ق“ اور سورہ ”قمر“ کی قراءت فرماتے تھے

۷۰۔ بَابُ التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ

عیدین کی تکبیروں کا بیان

۲۳۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ قَالَ شَهِدْتُ
الْأَضْحَى وَالْفِطْرَ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَكَبَّرَ فِي الْأُولَى سِتَّةَ
تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرَةِ بِخَمْسٍ
تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں
نماز عید الفطر اور نماز عید الاضحیٰ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ کے ساتھ شریک ہوا انھوں نے (حضرت ابو ہریرہ) نے
پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیریں کہیں اور

ف عیدین کی دو رکعت ہیں۔ حسب معمول ہر رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد کوئی بھی سورت پڑھی جاسکتی
ہے کیونکہ قرآن پاک میں فاتحہ ووا ما تيسر من القرآن کا حکم عام ہے البتہ پہلی رکعت میں سورت ق اور
دوسری رکعت میں سورہ قمر پڑھنا سنت ہے۔

خطبہ سے پہلے نماز عید پڑھ لیتے۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی ایسے کیا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان تمام روایات سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جمعہ کے سلسلے میں وہاں لوگوں کو اس لیے رخصت دی تھی وہ شہری باشندے نہیں تھے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى قَبْلَ الْخُطْبَةِ
وَذِكْرَانَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانَ يَصْنَعَانِ
ذَلِكَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِذَا كُلُّهُ نَأْخُذُ وَ
إِسْمًا رَخَّصَ عُثْمَانُ فِي الْجُمُعَةِ لِأَهْلِ الْعَالِيَةِ
لَا تَهُمُّ كَيْسُوا مِنْ أَهْلِ الْمِصْرِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

۶۸۔ بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الْعِيدِ أَوْ بَعْدَهُ

نماز عید سے پہلے اور بعد نوافل پڑھنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عید الفطر کے دن نماز عید سے پہلے نوافل پڑھتے تھے اور نہ اس کے بعد

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد (قاسم بن محمد) کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ وہ (قاسم بن محمد) سے قبل چار رکعت نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نماز عید سے پہلے کوئی نماز نہیں اور اس کے بعد اگر تم چاہو تو نماز پڑھو اور اگر چاہو تو نہ پڑھو اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۲۳۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ لَا يُصَلِّي يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ
وَلَا بَعْدَهَا -

۲۳۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ
أَنْ يَخْدُ وَأَرْبَعَ رُكْعَاتٍ -

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا صَلَاةَ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِيدِ
فَمَا بَعْدَهَا فَإِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ وَإِنْ شِئْتَ
لَمْ تُصَلِّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

ف عیدین کے دن طلوع آفتاب کے بعد اور نماز عید سے قبل گھر میں یا عید گاہ میں نوافل ادا کرنا ممنوع و مکروہ ہے نماز عید کے بعد عید گاہ میں نوافل ادا کرنا مکروہ ہے لیکن گھر میں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں

۱۔ باب قیامِ شہدِ رمضان وما فیہ من الفضل

رمضان کے عینے میں نماز تراویح اور اسکی فضیلت کا بیان

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز پڑھی آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی نماز پڑھی۔ پھر آئندہ رات بہت زیادہ شامل ہوئے پھر تیسری یا چوتھی رات مزید کثرت سے لوگ آئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف تشریف نہ لائے جب صبح ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا بے شک میں نے وہ سارا کچھ دیکھ لیا جو تم نے گزشتہ رات کیا میں تمہارے پاس صرف اس خوف سے نہیں آیا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے اور یہ رمضان المبارک کا واقعہ ہے۔ ف

۲۳۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ كَثُرُوا مِنَ الْقَائِلَةِ ثُمَّ اجْتَمَعُوا اللَّيْلَةَ الثَّلَاثَةَ أَوِ التَّوَابِعَةَ فَكثُرُوا فَكَلِمَ يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَهَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي قَدْ صَنَعْتُمُ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَنْعِنِي أَنْ أَخْرِجَ إِلَيْكُمْ إِلَّا رَفِي خَشِيَّتُ أَنْ يُفْرَضَ عَلَيْكُمْ ذَلِكَ فِي رَمَضَانَ -

ف معلوم ہوا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں تشریف لاکر صرف تین بار نماز تراویح ادا فرمائی۔ بعد میں فرضیت کے خوف سے آپ مسجد میں تشریف نہیں لائے اس سے مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ چلتا ہے کہ آپ کا ہر عمل بارگاہِ ایزدی میں اتنا پسندیدہ ہے کہ اسی پسندیدگی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ فرض فرمادیتا ہے حج وغیرہ کے تمام ارکان مقبولانِ بارگاہِ الہی کے اعمال کا انتخاب کیا گیا ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز تراویح کی تعداد ۲۰ ہے ان کی دلیل وہ مشہور حدیث ہے جسے حضرت زبیر بن رومان نے بیان کیا ہے کہ ”کان الناس یقومون فی زمان عمرو بن الخطاب فی رمضان ثلاث وعشرین رکعة“ (موطا امام مالک) یعنی حضرت عمر کے زمانہ میں لوگ تیس رکعت نماز پڑھا کرتے تھے تین رکعت و تراویح ہیں رکعت نماز تراویح۔

دور رسالت اور دور صدیقی میں نماز تراویح باجماعت نہیں پڑھی جاتی تھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے (جاری ہے)

دوسری رکعت میں بھی قرأت سے پہلے پانچ
تکبیریں کہیں ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عیدین کی
نماز میں تکبیروں کے سلسلے میں لوگوں کا اختلاف پایا جاتا
ہے جو طریقہ بھی تم اختیار کرو وہ اچھا ہے اور ہمارے ہاں
بہترین طریقہ وہ ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
عنه سے مروی ہے وہ نماز عید میں کل نو تکبیریں کہیں
کرتے تھے پانچ تکبیریں پہلی رکعت میں بیخ تکبیر تحریمیہ
اور رکوع کی تکبیر کے اور قرأت کے متصل پہلی رکعت
میں تکبیروں کے بعد قرأت کرتے اور دوسری رکعت
میں قرأت تکبیروں سے مقدم کرتے اور یہی امام اعظم
ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي
التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ وَاخَذَتْ بِهِ فَهَوُ
حَسَنٌ وَاَفْضَلُ ذَلِكَ عِنْدَنَا مَا رَوَى
عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اِنَّهُ كَانَ يَكْبِرُ فِي كُلِّ
عِيدٍ تِسْعًا خَمْسًا وَاَرْبَعًا فِيْهِنَّ تَكْبِيْرَةً
اِلْفِتْحَاحٍ وَتَكْبِيْرَتَا التَّرْكَوْعِ وَيُوْاِلِي
بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ وَيُوْخِرُهَا فِي الْاُوْلَى
وَيُعَدُّ فِي السَّانِيَةِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي
حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ۔



ف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پہلی رکعت میں سات تکبیریں کسی جائیں گی اور دوسری میں پانچ۔ یہ
حدیث امام شافعی کی دلیل ہے۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پہلی رکعت میں تین تکبیریں
ثناء کے بعد اور تین ہی دوسری رکعت میں قرأت کے بعد کسی جائیں گی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل یہ حدیث
ہے کہ سَنَ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ قَالَ سَأَلْتُ اَبَا مُوسَى وَحَدِيْفَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَكْبِرُ فِي الْاَوْسَطِيِّ وَالْفَطْرِ؟ فَقَالَ اَبُو مُوسَى كَانَ يَكْبِرُ اَرْبَعًا تَكْبِيْرَةً عَلَي الْجَنَائِزِ (مشکوٰۃ ص ۱۲۶ مجتہائی دہلی)
ترجمہ: حضرت سعید بن عاص کا بیان ہے کہ میں نے ابو موسیٰ اور حدیفہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید الاضحیٰ اور نماز عید الفطر میں کتنی تکبیریں پڑھا کرتے تھے؟ تو ابو موسیٰ نے کہا کہ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم چار تکبیریں جنازوں پر پڑھا کرتے تھے۔
یعنی ہر رکعت میں چار تکبیریں پہلی رکعت میں ایک تکبیر تحریمیہ کی اور تین زائدہ اور دوسری میں ایک تکبیر رکوع
کی اور تین زائدہ ہوتی تھیں۔

۲۳۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ
 أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
 يَرْغَبُ النَّاسَ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ
 أَنْ يَأْمُرَ بِعَزِيمَةٍ فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ
 إِيمَانًا وَإِحْسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
 ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتَوَقَّى النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ
 كَانَ الْأَمْرُ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا
 مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ-

۲۴۰- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ
 عَنْ عُرْدَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
 عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
 لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ فَإِذَا النَّاسُ أَوْتَمَّاعُوا
 مَتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ
 الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُظَنِّي
 لَوْ جَمَعْتُ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِيٍّ وَاحِدٍ
 لَكَانَ أَمْثَلُ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى
 أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً
 أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِيَّتِهِمْ
 فَقَالَ نَعَمَتِ الْيَدُ عَهُ هَذِهِ وَالَّتِي
 يَتَأَمُّونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُومُونَ
 فِيهَا يُرِيدُ أَحَدُ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ
 يَقُومُونَ أَوْلَاهُ-

حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو قیام رمضان (نماز
 تراویح) کی ترغیب دیتے لیکن زور دے کر نہ کہتے اور
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص نے ایمان
 کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا
 اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور
 ابن شہاب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے
 تشریف لے گئے لیکن یہ طریقہ آج بھی موجود ہے۔
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور حضرت
 عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں بھی
 یہی سلسلہ جاری رہا۔

حضرت عبد الرحمن بن عبد القاری رضی اللہ عنہما کا بیان
 ہے کہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان
 کی ایک رات میں نکلے اس وقت لوگ علیحدہ علیحدہ نماز
 پڑھ رہے تھے ایک آدمی کہیں کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہے
 اور چند آدمی کہیں کھڑے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ
 عنہ نے فرمایا قسم بخدا! میں گمان کرتا ہوں کہ اگر تمام
 لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے جمع کر دیا تو کتنا اچھا ہو
 پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عمل کا پختہ قصد فرمایا
 اور لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء
 میں جمع کر دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رمضان کی ایک
 دوسری رات میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ
 نکلا لوگ اس وقت اپنے قاری (حضرت ابی بن کعب)
 کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 نے (ان کو دیکھ کر) فرمایا یہ کتنی اچھی بدعت ہے۔

۲۳۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمُقْبِرِيُّ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ
عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا غَيْرَهُ عَلَى إِحْدَى
عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ
عَنْ حُسْنِيَّتِهَا وَطَوْلِيَّتِهَا ثُمَّ يُصَلِّي
أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِيَّتِهَا وَ
طَوْلِيَّتِهَا ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَبْلَ أَنْ تُؤْتِرَ فَقَالَ يَا
عَائِشَةُ عَيْنَايَ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي -

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی نماز رمضان کے مہینے میں کسی تھی؟ حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رمضان اور غیر رمضان میں صرف گیارہ رکعت کا اضافہ فرماتے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعت پڑھتے تھے تم ان کی عمدگی
اور طول کے بارے نہ پوچھو پھر آپ چار رکعت ادا فرماتے
ان کی خوبصورتی اور طول کے بارے نہ پوچھو پھر آپ تین
رکعت ادا فرماتے۔ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا
یا رسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر ادا کرنے
سے قبل سو جاتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

رقیقہ حاشیہ صفحہ ۵۹۵ کا) اس کا اہتمام کیا اور یہ سلسلہ آج تک مسلمانوں میں جاری ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے
نماز تراویح میں نمازیوں کو دیکھ کر ان الفاظ کے ساتھ خوشی کا اظہار فرمایا: "نعم البدعة هذیہ" یعنی یہ بدعت بہت
اچھی ہے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ ہر بدعت کو گمراہی قرار دینا جہالت ہے۔
نماز تراویح کا نام، باجماعت اہتمام، وقت کا انتخاب اور رکعت کی تعداد کا تعین وغیرہ ایسے امور ہیں جو حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے اخذ کیے گئے ہیں علیحدہ بسنتی و سنتہ خلفاء الراشدین۔ یعنی
تمہارے لیے میرا طریقہ اور خلفائے راشدین کا طریقہ بہترین عمل ہے۔
نماز تراویح کی فضیلت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے واضح ہو جاتی ہے "من قام
بمضانی ایماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه" یعنی جس شخص نے ثواب کی نیت سے رمضان میں
قیام کیا اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ علاوہ انہی ہر رکعت کے بدلے اللہ تعالیٰ رمضان کی ہر رکعت
عظمت کے باعث ایک فرض کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے کیونکہ روایات سے ثابت ہے کہ رمضان کا مہینہ شروع
ہوتے ہی مسلمان کے ثواب میں اضافہ کر دیا جاتا ہے فرض کا ثواب ستر فرض کے برابر اور نفل کا ثواب فرض کے
کر دیا جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے -

۳۔ بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ فِي الْجَمَاعَةِ وَأَمْرًا كَعَتَى الْفَجْرِ

صبح کی نماز باجماعت پڑھنے اور فجر کی دو سنتوں کی فضیلت کا بیان

حضرت ابو بکر بن سلیمان رضی اللہ عنہما کا بیان ہے
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک دن صبح کی نماز
میں حضرت سلیمان بن ابی حنمہ کو نہ پایا صبح ہوئی تو حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ بازار تشریف لے گئے اور حضرت
سلیمان بن ابی حنمہ رضی اللہ عنہ کا گھر بازار اور مسجد کے
درمیان تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت
سلیمان رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت شفاء رضی اللہ عنہ کے
پاس سے گزرے تو (ان) سے فرمایا: میں نے حضرت
سلیمان رضی اللہ عنہ کو نماز صبح میں نہیں دیکھا؟ ان کی
والدہ نے جواب دیا وہ رات بھر نماز پڑھتے رہے تو انکو
نیند آگئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رات
بھر نماز پڑھنے سے صبح کی نماز میں شامل ہونا میرے
نزدیک زیادہ اچھا ہے - ف

۲۲۲ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ
عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَنَمَةَ أَنَّ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَّاهُ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي حَنَمَةَ
فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ وَأَنَّ عُمَرَ غَدَا إِلَى الشُّرُقِ
وَكَانَ مَنْزِلُ سُلَيْمَانَ بَيْنَ الشُّرُقِ وَالْمَسْجِدِ
فَمَرَّ عُمَرُ عَلَى أَبِي سُلَيْمَانَ فِي الصُّبْحِ فَقَالَتْ
بَاتَ يُصَلِّيُ فَعَلَبْتَهُ عَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ
لَا أَنْ أَشْهَدَ صَلَاةَ الصُّبْحِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ
أَنْ أَقُومَ لَيْلَةً -

ف نماز پنجگانہ میں سے ایک نماز فجر ہے اس کی فضیلت کے سلسلے میں چند احادیث ملاحظہ فرمائیں -

۱۔ حضرت عمارہ بن رویہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یلج النار احد صلی قبل طلوع الشمس وقبل غروبها“ جس شخص نے عصر اور فجر کی نماز ادا کی وہ ہرگز نہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا -

جس نماز سے لوگ غفلت کی نیند سوجلتے ہیں وہ اس کے افضل ہے جسے وہ ابتداءً قائم کرتے ہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ان تمام روایات سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ رمضان المبارک کے مہینے میں لوگ نفل نماز باجماعت ادا کریں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے اور مسلمان اسے اچھا تصور کرتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہوتی ہے اور جس کو لوگ برا تصور کریں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بری ہوتی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا كَلَّةٌ نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ تَطَوُّعًا بِمَا مَرَّ لَانَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ أَجْمَعُوا عَلَى ذَلِكَ وَمَا أَوْكُهُ حَسَنًا وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مَرَّ أُمَّةٌ الْمُؤْمِنُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنٌ وَمَا مَرَّ أُمَّةٌ الْمُسْلِمُونَ قَبِيحًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ قَبِيحٌ -

۲۔ بَابُ الْقُنُوتِ فِي الْفَجْرِ

صبح کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صبح کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھتے تھے ف

۲۴۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَقْنَتُ فِي الصُّبْحِ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی روایت سے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صرف رمضان کے مہینے میں فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی لیکن امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ^{تمام سالوں} و نوروں کی آخری رکعت میں قنوت کے بعد اور رکوع سے قبل دعائے قنوت پڑھی جائے گی اگر دعائے قنوت بھول کر چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز مکمل ہو جائیگی اگر اسے عمدًا چھوڑ دیا تو نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

فَقُلْتُ يَفْصِلُ بَيْنَ صَلَاتِهِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ
وَأَيُّ فَصْلٍ أَفْضَلُ مِنَ السَّلَامِ -

رضی اللہ عنہ نے اس کے لیٹنے کی وجہ دریافت فرمائی
حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جواب دیا
وہ اپنی نماز کے درمیان فصل کرتا ہے حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: السلام علیکم کے علاوہ
کون سی فصل افضل ہو سکتی ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَقُولُ ابْنُ عُمَرَ نَأْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے ہم دلیل اخذ
کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا
قول ہے۔

۴۔ بَابُ طُولِ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ وَمَا يَسْتَحِبُّ مِنَ التَّخْفِيفِ

نماز میں طویل اور مختصر قراءت کرنے کا بیان

۲۴۵ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ
أُمِّهِ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّهَا سَمِعَتْهُ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ
فَقَالَتْ يَا بَنِيَّ لَقَدْ ذَكَرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ
السُّورَةَ أَتَاهَا لِأَخْرَمًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ -

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنی والدہ
کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ حضرت
ام فضل رضی اللہ عنہا نے ان سے سورہ والمرسلات
کی قرأت سنی۔ حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے فرمایا
اے میرے پیارے بیٹے! تمہاری اس سورت کی
قرأت نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی
یاد تازہ کر دی ہے کیونکہ یہ وہ آخری سورت ہے جسکی
قرأت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں کی

ف سب نمازوں میں سورت فاتحہ کے علاوہ جو بھی سورت پڑھنے کے لیے تجویز کی جائے جائز ہے لیکن مسنون
یہ ہے کہ فجر اور ظہر میں طویل مفصل، عصر اور عشاء میں اوسط مفصل اور مغرب میں مختصر مفصل پڑھی جائیں (جاری ہیں)

۱۔ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب مؤذن صبح کی اذان سے خاموشی اختیار کر لیتا اور صبح کا وقت شروع ہو جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے قبل ہلکی سی دو رکعت پڑھ لیتے۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ صبح کی نماز سے قبل دو مختصر رکعت پڑھی جائیں۔

۲۳۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَبَدَأَ الصُّبْحَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَقَامَ الصَّلَاةُ .
قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَبِيحٌ بِهَذَا أَنَا خُذُ الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ يُخَفِّفَانِ .

۲۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دکھا کہ اس نے صبح کی دو سنت پڑھیں اور لیٹ گیا حضرت عبداللہ بن عمر

۲۳۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَأَى رَجُلًا رَكَعَ رَكْعَتَيْ الصُّبْحِ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا مَثَلُهُ فَقَالَ نَافِعٌ

۱۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من صلی

البردين دخل الجنة یعنی جس شخص نے عشاء اور فجر کی نماز پڑھی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، من صلی صلوٰۃ الصبح فرہو فی ذمۃ اللہ یعنی جس نے

صبح کی نماز ادا کی وہ حفاظتِ ربانی میں ہو جاتا ہے۔

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ اور جس شخص نے

صبح کی نماز باجماعت پڑھی گویا اس نے تمام رات نماز میں گزاری (مشکوٰۃ ص ۶۲ مجتہد دہلی)

صبح کے فرائض سے پہلے دو سنت، سنت مؤکدہ اور قریب الواجب ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ

مہیشہ پڑھی ہیں۔ ان کے پڑھنے کی فضیلت کے سلسلے میں حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس شخص نے ایک دن میں بارہ رکعت نماز پڑھی تو اس کے لیے

جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے وہ بارہ بارہ چار ظہر سے پہلے دو ظہر کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء

کے بعد اور دو رکعت فجر سے قبل (مشکوٰۃ ص ۱۰۳ مجتہد دہلی) صبح کی سنت کسی غدر کی بنا پر چھوٹ جائیں تو طور

آفتاب کے بعد اور زوال کے وقت سے قبل پڑھی جاسکتی ہیں ان سنتوں کے علاوہ اور سنتوں کی قضا نہیں ہوتی بہتر یہ

ہے کہ نوافل اور سنن گھر میں پڑھی جائیں کیونکہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریقہ تھا اسی لیے آپ نے

فرمایا: تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۵۔- يَابُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَتُرْصُلَةِ النَّهَارِ

نمازِ مغرب دن کے وتر ہیں، کا بیان

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مغرب کی نماز گویا دن کی نماز کے وتر ہیں۔

۲۳۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ وَتُرْصُلَةُ النَّهَارِ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں جس شخص کے خیال میں نمازِ مغرب دن کے وتر ہیں تو اسے چاہیے کہ جب رات کے وتر ادا کرے درمیان میں سلام کے ذریعے فصل نہ کرے جیسے دن کے وتروں یعنی مغرب کی نماز میں سلام کے ساتھ فصل نہیں کی جاتی اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَيَتَّبِعِي لِمَنْ جَعَلَ الْمَغْرِبَ وَتُرْصُلَةَ النَّهَارِ كَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَنْ تَكُونَ وَتُرْصُلَةُ اللَّيْلِ مِثْلَهَا لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِتَسْلِيْمٍ كَمَا لَا يَفْصِلُ فِي الْمَغْرِبِ بِتَسْلِيْمٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

ف حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کی زبردست دلیل ہے۔ یعنی جس طرح مغرب کی تین رکعت کو دن کے وتر کہا جاتا ہے اور ایک رکعت کو جدا کر کے نہیں پڑھا جاتا۔ بالکل اسی طرح رات کے بھی تین وتر ہیں اور ان میں بھی فصل و جدائی نہیں ہے دن اور رات کے وتروں کے درمیان صرف اتنا فرق ہے کہ رات کے وتر واجب ہیں اور دن کے وتر یعنی مغرب کی تین رکعت فرض ہیں۔

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورہ "الطور" کی قرات کرتے ہوئے سنا

۲۳۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ فِي الْمَغْرِبِ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عام فقہاء کا خیال ہے نماز مغرب میں مختصر قرات کی جائے۔ نماز مغرب میں فقار مفصل پڑھی جائیں اور ہمارا خیال ہے کہ یہ شروع شروع میں پڑھی جاتی تھیں پھر ترک کر دی گئیں شاید سورتوں کا کچھ حصہ پڑھا جاتا ہوگا پھر رکوع کیا جاتا ہوگا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو وہ مختصر قرات کرے کیونکہ لوگوں میں بیمار، کمزور اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا پڑھے تو جتنی چاہے لمبی قرات کر سکتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ الْعَامَّةُ عَلَى أَنَّ الْقِرَاءَةَ تَخَفُّفٌ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ يُقْرَأُ فِيهَا بِقِصَارِ الْمَفْصَلِ وَكَذَلِكَ أَنَّ هَذَا كَانَ شَيْئًا فَتَرَكَ أَوْلَعَهُ كَانَ يَقْرَأُ بَعْضَ السُّورَةِ ثُمَّ يَرْكَعُ -

۲۳۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ فَلْيَطْوِلْ مَا شَاءَ -

بیچہ حاشیہ ص ۶۵) کا) سورہ حجرات سے بردج تک طویل مفصل بردج سے لم بین الذین تک واسطہ مفصل اولم کمین سے آخر قرآن تک قضا مفصل میں۔ وتر کی نماز میں پہلی رکعت سبح اسم ربک الاعلیٰ دوسری رکعت میں قل یا ایہا الکفرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد پڑھنا مسنون ہے نماز جمعہ اور عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں سبح اسم اور دوسری رکعت میں قل اتلک پڑھنا مسنون ہے۔ (بہار شریعت جلد نمبر ۴ ص ۸۱، ۸۲)

قرات کے وقت امام کو مقتدیوں کا خاص خیال رکھنا چاہیے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلکی ٹھکی قرات کرنے کی تاکید فرمائی ہے تاکہ بوڑھے اور کمزور مقتدیوں کے لیے پریشانی کا سبب نہ بنے ہاں اگر منفرد ہو تو اسے اختیار ہے خواہ لمبی قرات کرے یا مختصر۔ منفرد اگر طاقت رکھتا ہو تو ایک رکعت میں پورا قرآن بھی پڑھ سکتا ہے۔ ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ لیا تو دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد الحمد سے شروع کیا جائے پہلی رکعت دوسری رکعت کی نسبت لمبی ہونی چاہیے الٹا قرآن پڑھنا یعنی پہلی رکعت میں سورہ اخلاص پڑھی اور دوسری میں سورہ کوثر پڑھی کہ ہو تو معاف ہے اور اگر عمدًا ہو تو سخت گناہ ہے۔

اور آسمان ابرا اور تھا ان کو صبح ہونے کا اندیشہ ہوا تو انھوں نے ایک رکعت وتر پڑھ لیا پھر انھوں نے رکھا کہ اہل درمہو گئے اور رات ہونا واضح ہو گیا اور انھوں نے ایک رکعت مزید پڑھ کر اپنی نماز کو شفع بنا لیا پھر وہ دو دو رکعت نماز ادا کرتے رہے اور جب صبح ہونے کا اندیشہ ہوا تو ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا لیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں ہماری یہ رائے ہرگز نہیں ہے کہ وتر سے فراغت کے بعد ایک رکعت ساتھ شامل کر کے شفع بنایا جائے لیکن وتر مکمل کرنے کے بعد جتنی چاہے کوئی نفل نماز پڑھ سکتا ہے اور وتر میں کسی قسم کی کمی نہ کی جائے اور یہی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

فَوَحِشِي الصُّبْحِ فَأَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ
انْكَشَفَ الْغَيْمَ فَرَأَى عَلَيْهِ كَيْدًا فَشَفَعَهُ
بِسُجْدَةٍ ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ سَجْدَتَيْنِ
فَلَمَّا وَحِشِي الصُّبْحِ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ -

قَالَ مُحَمَّدٌ بِقَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ نَأْخُذُ
لَا نَرَى أَنْ يُشْفَعَ إِلَى الْوُتْرِ بَعْدَ الْفَرَاعِ
مِنْ صَلَاةِ الْوُتْرِ وَالْحِكْمَةُ يُصَلِّي بَعْدَ
وُتْرِهِ مَا أَحَبَّ وَلَا يَنْقُضُ وَتْرَهُ وَهِيَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ

«- بَابُ الْوُتْرِ عَلَى الدَّائِبَةِ

سواری پر وتر پڑھنے کا بیان

حضرت سعید بن لیسا رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر وتر
پڑھ لیتے تھے۔ ف

۲۵۱- أَخْبَرَنَا مَالِكُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمْرٍو
عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَوْتَرَ عَلَى مَا حَلَّتِهِ -

ف سواری پر نماز نوافل ادا کرنا جائز ہے لیکن واجبات کا وقت فرض کی ادائیگی کے وقت کے بعد شروع ہونا ہے
نوافل وغیرہ سواری پر پڑھے جاسکتے ہیں لیکن وتر اور فرض کی ادائیگی کے وقت سواری سے اتنا ضروری ہے کہ
سواری شروع ہو کہ وہ اترنے کے بعد دوبارہ سوار نہیں ہونے دیگی تو سواری پر ہی نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

۴۔ باب الوتر

نماز وتر کا بیان

۲۴۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ
عَنْ أَبِي مُرَّةَ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ كَيْفَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ قَالَ
فَكَتَّتْ ثُمَّ سَأَلَهُ فَسَكَتَتْ ثُمَّ سَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّ
شَيْئًا أَخْبَرْتُكَ كَيْفَ أَصْنَعُ أَنَا قَالَ أَخْبَرَنِي
قَالَ إِذَا صَلَّيْتُ الْعِشَاءَ صَلَّيْتُ بَعْدَهَا
خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَقَامُ فَإِنْ قُمْتُ مِنَ
اللَّيْلِ صَلَّيْتُ مَثْنَى مَثْنَى فَإِنْ أَصْبَحْتُ
أَصْبَحْتُ عَلَى وَتْرِ-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنه سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کس
طرح پڑھتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ خاموش
ہو گئے۔ انہوں نے دوبارہ سوال کیا تو ابو ہریرہ رضی اللہ
عنه نے پھر خاموشی اختیار کر لی اور تیسری بار سوال کرنے
پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم چاہتے ہو تو
میں تم کو بتا دیتا ہوں کہ میں کیسے کرتا ہوں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ
عنه نے کہا: ہاں مجھے بتائیں چنانچہ انہوں نے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہا: جب میں عشاء کی نماز پڑھ لیتا ہوں تو اس
کے بعد میں پانچ رکعت نماز پڑھتا ہوں اور پھر سو جانا ہوتا
اگر پھر رات کو بیدار ہو جاؤں تو دو رکعت نماز پڑھتا ہوں
اور اگر مجھے صبح ہو جائے تو صرف وتر پڑھ لیتا ہوں۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایک رات سرزمین مکہ مکرمہ میں تھے

۲۵۰- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عَبْدِ
عَمْرِوَةَ أَنَّكَ كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِمَكَّةَ وَالسَّمَاءُ مُتَغَيِّمَةٌ

فانام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وتر کی تین رکعات ہیں اور یہ نماز واجب ہے اس نماز کی پہلی
رکعت میں صبح اسم ربک الاعلیٰ دوسری رکعت میں قل یا ایہا الکفرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد پڑھنا سنون ہے اور
وقت عشاء کی نماز ہے اس کا محل نماز عشاء کے فرائض کے بعد سے لیکن صبح کا ذب تک ہوتا ہے نماز وتر انفرادی
طور پر پڑھی جاتی ہے البتہ رمضان المبارک کے مہینہ میں باجماعت پڑھی جاتی ہے جو شخص نماز تہجد کا عادی ہو تو
کے لیے بہتر ہے کہ نماز وتر کو صبح تک مؤخر کرے۔

۲۵۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاكَ يَقُولُ إِنِّي لَأُوتِرُ بَعْدَ
الْفَجْرِ -

حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں
نے اپنے والد گرامی (قاسم بن محمد) کو یوں فرماتے ہوئے
سنا: بے شک میں نماز فجر کے بعد وتر پڑھتا ہوں
حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کرتے :
مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ صبح کی اقامت کہی جائے اور میں
اس وتر پڑھنے میں مصروف ہوں -

۲۵۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا
أَبَالِي لَوْ أُقِيمَتِ الصُّبْحُ وَأَنَا أُوتِرُ -

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سوئے ہوئے
ہوتے جب بیدار ہوتے تو اپنے خادم سے فرماتے تم
دیکھو کہ لوگ کیا کر رہے ہیں ؟ اس وقت حضرت عبداللہ
بن عباس رضی اللہ عنہ کی بیٹائی نتم ہو چکی تھی خادم جانا
پھر آکر عرض کرتا بیشک لوگ صبح کی نماز سے فارغ ہو
چکے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر
وتر پڑھتے اور پھر صبح کی نماز ادا کرتے -

۲۵۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ
ابْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَقِدَا ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ
لِخَادِمِهِمِ انظُرْ مَاذَا صَنَعَ النَّاسُ وَقَدْ
ذَهَبَ بَصَرُكَ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ
قَدْ انصرفت الناس من الصُّبْحِ فَقَامَ
ابْنُ عَبَّاسٍ فَأُوتِرْتُ صَلَّى الصُّبْحَ -

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۰، ۱۷۱) اور جسے امید ہو کہ وہ آخری حصہ میں بیدار ہو جائے گا اسے چاہیے کہ رات کے آخری حصہ میں
وتر پڑھے اس لیے کہ رات کے آخری حصہ میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور افضل ہے۔ علاوہ ازیں حضرت ابوبکر
صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا عمل بھی دلیل ہے کہ نماز وتر کا وقت صبح صادق سے قبل تک ہے حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کا معمول رات کے اول وقت میں وتر پڑھنے کا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کے آخری حصہ میں
وتر پڑھا کرتے تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو آپ نے حضرت ابوبکر صدیق کو مخاطب کرتے ہوئے
فرمایا: تم احتیاط پر عمل پیرا ہو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا تم اجتہاد پر عمل کرتے ہو -

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ وتر رات کے اول وقت، وسط اور آخری حصہ میں پڑھے جاسکتے ہیں طلوع فجر کے
وقت میں وتر کی نماز کے فوت ہو جانے کی صورت میں پڑھی جائے گی کیونکہ وتر واجب میں ترتیب کے قاعدہ کے مطابق
فجر کی نماز سے قبل ان کا پڑھنا ضروری ہے -

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ جَاءَ هَذَا الْحَدِيثُ وَ
جَاءَ غَيْرُهُ فَأَحَبُّ إِلَيْنَا أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ رَا حَلَّتِمْ
تَطَوُّعًا مَا بَدَأَ لَهُ فَإِذَا بَلَغَ الْوَتْرَ نَزَلَ فَأَوْتَرَ
عَلَى الْأَرْضِ وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ
الْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایک تویہ
حدیث ہے اور اس کے برعکس حدیث بھی موجود ہے
ہمارے نزدیک پسندیدہ عمل یہ ہے کہ نوافل جتنے بھی
کوئی چاہے اپنی سواری پر پڑھ سکتا ہے اور جب وتر
ادا کرنے ہوں تو سواری سے اتر کر زمین پر ادا کرے یہی
عمر فاروق اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول
ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے
عام فقہاء کا قول ہے۔

۸۔ باب تاخیر الوتر

وتر دیر سے پڑھنے کا بیان

۲۵۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ الرَّحْمَنِ
ابْنُ الْقَاسِمِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ بْنَ رَيْبَعَةَ
يَقُولُ إِنِّي لَأُوتِرُ وَإِنَّا أَسْمَعُ الْإِقَامَةَ أَوْ
بَعْدَ الْفَجْرِ يَشْكُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ آتَى ذَلِكَ
قَالَ۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو
یوں کہتے ہوئے سنا: بلاشبہ میں وتر پڑھ لیتا ہوں جبکہ
اقامت (صبح کی) آواز سن رہا ہوں یا فجر کے بعد۔
عبدالرحمن بن قاسم کو شک ہے کہ انھوں نے ان میں سے
کون سی بات کہی رف

ف یہ تمام آثار ضعف پر محمول کیے جائیں گے کیونکہ ان کے مقابل حدیث صحیح موجود ہے کہ وتر کا وقت صبح
صادق تک ہے چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مَنْ
خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمَعُ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنْ
صَلَاةُ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذَلِكَ أَفْضَلُ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۱ مجتہد دہلی) جسے اس بات کا خوف ہو کہ وہ
رات کے آخری حصہ میں بیدار نہیں ہو سکے گا تو اسے چاہیے کہ رات کے پہلے حصہ میں وتر پڑھ لے۔ (جاری ہے)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَكُنَّا نَأْخُذُ بِهَذَا وَلَكِنَّا
نَأْخُذُ بِقَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَإِنَّ عَبَّاسَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَلَا تَدْرِي أَنْ يُسَلِّمَ
بَيْنَهُمَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس
روایت سے دلیل اخذ نہیں کرتے بلکہ ہم حضرت عبداللہ
بن مسعود اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے
دلیل اخذ کرتے ہیں ہمارے خیال میں ان دونوں کے
درمیان سلام پھیرنا صحیح نہیں ہے -

۲۵۸ - قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مَا بَيْنَ
صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً ثَمَانِ
رُكْعَاتٍ تَطَوُّعًا وَثَلَاثَ رُكْعَاتٍ الْوُتْرَ وَرُكْعَتِي الْفَجْرِ

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء اور نمازِ صبح کے درمیان تیرہ
رکعت پڑھا کرتے تھے ان میں آٹھ رکعت نفل، تین
رکعت وتر اور دو رکعت صبح کی سنت -

۲۵۹ - قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَتَّابِ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّخِيفِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
أَنَّهُ قَالَ مَا أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ تَرَكَتُ الْوُتْرَ بِثَلَاثٍ
وَإِنْ لِي حُجْرٌ نِعَمَ -

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے اس کے عوض
سُرخ اونٹ بھی دیے جائیں تو وتر کی تین رکعت
ترک کرنا میں پسند نہیں کروں گا -

۲۶۰ - قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ
عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ
۲۶۱ - قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الْمَكْفُوفُ عَنْ

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وتر مغرب کی
نماز کی طرح تین رکعت ہیں -

الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ
يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ الْوُتْرُ ثَلَاثٌ كَصَلَاةِ الْمَغْرِبِ -

حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وتر
تین رکعت ہیں جس طرح نمازِ مغرب کی تین رکعت ہیں -
حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وتر نمازِ مغرب
کی طرح ہیں -

۲۶۲ - قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
كَيْثٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
الْوُتْرُ كَصَلَاةِ الْمَغْرِبِ -

حضرت حصین بن ابراہیم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک
رکعت وتر ہرگز جائز نہیں ہے -

۲۶۳ - قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا
أَجْنَأَتْ رُكْعَةً وَاحِدَةً قَطُّ -

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
حضرت عباده بن صامت رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھانا
کرتے تھے تو آپ ایک دن صبح کی نماز کے لیے نکلے
اس وقت مؤذن صبح کی نماز کی اقامت کہہ رہا تھا آپ
نے مؤذن کو خاموش کر دیا پھر نماز وتر ادا کی اور پھر
بعد میں نماز صبح پڑھائی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے
نزدیک پسندیدہ امر یہ ہے کہ طلوع فجر سے قبل وتر پڑھے
جائیں اور طلوع فجر تک انھیں مؤخر نہ کیا جائے اگر وتر ادا
کرنے سے قبل فجر طلوع ہو جائے تو پہلے وتر پڑھے
جائیں اور قصد ایسے نہ کیا جائے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۲۵۶- أَخْبَرَنَا مَالِكُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ
سَعِيدٍ أَنَّ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ كَانَ يَوْمَ
يَوْمًا فَخَرَجَ يَوْمًا لِلصُّبْحِ فَأَقَامَ الْمُؤَذِّنُ
الصَّلَاةَ فَاسْكَنَهُ حَتَّى أَوْتَرْتَهُ صَلَّى
بِهِمْ-

قَالَ مُحَمَّدٌ أَحَبُّ إِلَيْنَا أَنْ يُؤْتَرَ
قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ وَلَا يُؤَخَّرَهُ إِلَى طُلُوعِ
الْفَجْرِ فَإِنْ طَلَعَ قَبْلَ أَنْ يُؤْتَرَ فَلْيُؤْتَرَ
وَلَا يَتَعَمَّدُ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ-

۹۔ بَابُ السَّلَامِ فِي الْوُتْرِ

نماز وتر میں سلام پھیرنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وتر کی دو رکعت اور ایک رکعت
کے درمیان سلام پھیرا کرتے تھے اور بعد میں اپنے بعض
امور کے سلسلہ میں حکم دیا کرتے تھے

۲۵۷- أَخْبَرَنَا مَالِكُ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الْوُتْرِ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَ
الرَّكْعَةِ حَتَّى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهِمْ-

ف ان آثار سے واضح ہو جاتا ہے کہ نماز وتر ایک رکعت نہیں بلکہ تین رکعات ہیں یہی باصحاب کرام رضوان علیہم اجمعین کے عمل سے ثابت ہے
حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے یہ سئلہ بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر تین رکعت
ہوتے تھے اور آپ دو رکعت کے بعد نہیں بلکہ تیسری اور آفری رکعت کے بعد دو سلام علیکم کہا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَكَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ
لَا يَرَى فِيهَا سَجْدَةً -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ کا قول
ہے اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس
(سورۃ میں) سجدہ نہیں ہے -

۲۶۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ
ابْنَ الْخَطَّابِ قَرَأَ بِهِمُ التَّجْمَةَ فَسَجَدَ فِيهَا ثُمَّ
قَامَ فَقَرَأَ سُورَةَ أُخْرَى -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھانی تو اس میں
سورہ "النجم" کی قراءت کی اور آپ پھر کھڑے ہوئے
تو کسی دوسری سورۃ کی قراءت کی -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَكَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ
لَا يَرَى فِيهَا سَجْدَةً -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے اور حضرت امام مالک
بن انس رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس میں سجدہ نہیں ہے -

۲۶۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ
كَجَلٍ مِّنْ أَهْلِ مِصْرَ أَنَّ عُمَرَ قَرَأَ سُورَةَ
الْحَجِّ فَسَجَدَ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ إِنَّ
هَذِهِ السُّورَةُ فَضِّلَتْ بِسَجْدَتَيْنِ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مصر کے
ایک شخص نے کہا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے
سورہ حج کی تلاوت کی تو آپ نے اس میں دو سجدے کیے
اور مزید فرمایا: اس سورۃ کو دو سجدوں کے ذریعے
فضیلت دی گئی ہے -

۲۶۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

(بقیہ ماثیہ صفحہ ۲، اکا) واجب ہو جائے گا۔ اگر کسی ایسے شخص نے آیت سجدہ تلاوت کی جو شامل جماعت نہیں تھا تو جماعت میں شامل
لوگوں پر سجدہ واجب ہو جائیگا لیکن وہ نماز میں سجدہ تلاوت نہیں کریں گے، بلکہ فراغت کے بعد کریں گے۔ اگر کسی نے ایک
مجلس میں ایک سجدہ بار بار تلاوت کی تو ایک ہی سجدہ تلاوت واجب ہوگا۔ اگر کسی نے ایک مجلس میں آیت سجدہ تلاوت
کی اور سجدہ تلاوت کر لیا پھر دوبارہ آیت سجدہ تلاوت کی تو اسے دوبارہ سجدہ تلاوت کرنا ہوگا۔ نماز میں یا خارج نماز میں
دوسری آیات پڑھ لینا اور آیات سجدہ کو ترک کر دینا مکروہ ہے البتہ آیات سجدہ کو پڑھ لینا اور دوسری آیات کو چھوڑ دینا
مکروہ و ممنوع نہیں ہے (الہدایہ)

۲۶۳- قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا سَلَامُ بْنُ سُلَيْمٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ أَبِي
حَنَزَلَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ مَسْعُودٍ أَهْوَنُ مَا يَكُونُ الْوُتْرُ ثَلَاثَ رُكْعَاتٍ
حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز وتر کی کم از کم تعداد
تین رکعات ہیں۔

۲۶۵- قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ زُهَيْرَةَ بِنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَمُّ
فِي رُكْعَتِي الْوُتْرِ
حضرت سعید بن ہشام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعت میں سلام
نہیں پھرتے تھے۔

۸- بَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ

قرآن کے سجود کا بیان

۲۶۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ
مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ
أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ بِهَذَا إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ
فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ
فِيهَا
حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو انہوں
نے إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ کی قراءت کی۔ تو اس میں
انہوں نے سجدہ کیا جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس میں سجدہ کیا۔

ف قرآن پاک میں کل چودہ سجدہ تلاوت ہیں وہ چودہ مقامات یہ ہیں سورہ اعراف، سورہ رعد، النحل، بنی اسرائیل
مریم، سورہ حج کا پہلا رکوع، سورہ النمل، الم تنزیل، ص، حم السجده، النجم، اذا السماء اور اقرآن ہے۔ ان
سورتوں میں آیت سجدہ تلاوت کرنے کی وجہ سے سجدہ، تلاوت کرنے والے پر اور سامع پر واجب ہو جاتا ہے اگر امام نے
آیت سجدہ تلاوت کی تو مقتدیوں پر سجدہ تلاوت واجب ہو جائے گا۔ اوقات مکروہ یعنی طلوع آفتاب، غروب آفتاب
اور نصف النہار کے وقت مکروہ ہے اور اگر کسی مقتدی نے آیت سجدہ پڑھ لی تو سجدہ تلاوت نہ امام پر واجب ہوگا اور نہ
مقتدی پر اگر امام نے آیت سجدہ تلاوت کی تو نماز سے خارج کسی آدمی نے سن لی تو سامع پر سجدہ تلاوت (جاری ہے)

سَنَةً

۲۴۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّيُ فَلَا يَدْعُ أَحَدًا

يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنَّ أَبِي فَلْيَقَاتِلْ فَإِنَّهَا هُوَ شَيْطَانٌ

۲۴۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ

عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ كَانَ يَعْلَمُ

الْمَارَ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّيِّ مَاذَا عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ كَانَ

أَنْ يُخَسَفَ بِهِ خَيْرٌ أَلَّا

قَالَ مُحَمَّدٌ يُكْرَهُ أَنْ يَمُرَّ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْ

الْمُصَلِّيِّ فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْرِ مَا

اسْتَطَاعَ وَلَا يَقَاتِلْهُ فَإِنْ قَاتَلَهُ كَانَ مَا يَدْخُلُ

عَلَيْهِ فِي صَلَاتِهِ مِنْ قِتَالِهِ إِيَّاهُ أَشَدَّ عَلَيْهِ

چالیس دن کہا یا چالیس مہینے کہا اور یا چالیس ماں کہا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی

کے حوالے سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا

ہو تو وہ اپنے آگے سے کسی کو نہ گزرنے دے اگر گزرنے

والا نہ رکے تو اس سے جھگڑا کرے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

حضرت عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت کعب

رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر نمازی کے آگے سے گزرنے

والے کو معلوم ہوتا تو اس کا اس پر کتنا گناہ ہے تو زمین

میں دھنس جانا اُسے آگے سے گزرنے سے زیادہ بہتر ہوتا

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کسی شخص کا

نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ وہ ہے جب کوئی آگے

سے گزرنے کا قصد کرے تو اسے اپنی طاقت کے مطابق

روکے لیکن اس سے جھگڑا نہ کرے کیونکہ جھگڑا سے جو

ف نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ ہے کوئی بھی چیز یعنی انسان، حیوان، چرند اور پرند وغیرہ نماز کے سامنے سے

گزر جائے تو نماز فاسد نہیں ہوگی ایک روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو روکو کیونکہ وہ شیطان

ہے ایک اور روایت میں ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو گزرنے کا گناہ معلوم ہو جائے تو وہ چالیس تک رکا رہے۔

راوی کا بیان ہے کہ چالیس سے مراد چالیس سال ہیں اور ایک روایت میں تو صراحتاً چالیس سال کا ذکر موجود ہے بہر حال نمازی

کے آگے سے گزرنے کا گناہ ہے جس سے ہر صاحب ایمان کو بچنا ضروری ہے۔

نمازی کو حفظاً ما تقدم کے مشہور اصول کے مطابق اپنے سامنے ستر رکھ لینا چاہیے تاکہ آگے سے گزرنے والا گناہگار نہ ہو۔

ستر کم از کم ایک ہاتھ اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ اور بچا اور ایک انگلی کے برابر موٹا ہونا چاہیے منفرد ستر اپنے سامنے رکھے

گا اگر باجماعت نماز پڑھ رہے ہوں تو ستر امام کے سامنے رکھا جائے گا اگر مقتدیوں کے سامنے ستر نہ بھی ہو تو کوئی حرج

نہیں ستر کے آگے سے گزرنے والا بالکل گناہگار نہیں ہوگا اور اگر کسی کو سترہ میسر نہ آسکے تو وہ زمین پر بیکر کھینچ دے

وہ سترہ کا کام دے گی۔ (بہار شریعت)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ سَأَلَهُ
سَجَدَ فِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ رُوِيَ هَذَا عَنْ عُمَرَ وَابْنِ
عُمَرَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَرَى فِي سُورَةِ الْحَجِّ
إِلَّا سَجْدَةً وَاحِدَةً الْأُولَى وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا
کہ انھوں نے سورہ حج میں دو سجدے کیے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حضرت
عمر اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
کیا گیا ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی
راے میں سورہ حج میں صرف ایک سجدہ ہے اور وہ پہلا
ہے اور اسی سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۸۱۔ بَابُ الْمَاءِ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّيِّ

نمازی کے آگے سے گزرنے کا بیان

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام
ابو نصر کا بیان ہے کہ حضرت بسر بن سعید رضی اللہ عنہ
نے بتایا کہ حضرت زید بن خالد جنہی نے انھیں (ابو نصر کو)
ابو جہیم انصاری کے پاس بھیجا تاکہ ان (ابو جہیم) سے
پوچھا جائے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سے نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے بارے
کیا سنا ہے؟ ابو جہیم انصاری نے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نمازی کے آگے سے
گزرنے والے کو اگر معلوم ہوتا کہ اس پر اس گزرنے
کتنا گناہ ہے تو چالیس تک رکے رہنا اس کے
نمازی کے آگے سے گزرنے سے زیادہ بہتر ہوتا
کا کہنا ہے کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ آپ صلی اللہ علیہ

۲۷۰۔ مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَالِحٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى
عُمَرَ أَنَّ يُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ تَمِيمَ بْنَ
خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ أَسْأَلَهُ إِلَى أَبِي جَهِيمٍ
الْأَنْصَارِيِّ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي
الْمَاءِ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ يَعْلَمُ الْمَاءُ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّيِّ
مَاذَا عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ
أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يُمَرَّ بَيْنَ
يَدَيْهِ قَالَ لَوْ أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ
يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا اتَّطَوَّرَ وَهُوَ حَسَنٌ وَ

كَيْسٌ يَوَاجِبُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ نفسی
نماز اور مستحب ہے لیکن واجب نہیں ہے۔

۸۔ بابُ الْإِنْفِتَالِ فِي الصَّلَاةِ

نماز سے فراغت کے بعد منہ پھیرنے کا بیان

حضرت محمد بن یحییٰ بن جان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ انھوں نے واسع بن جان رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے
ہوئے سنا: میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا جبکہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی پشت قبلہ کی طرف کر کے
بیٹھے ہوئے تھے جب میں نماز سے فارغ ہوا میں اپنی
بائیں طرف سے ان کی طرف پھرا۔ حضرت عبداللہ بن
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں اپنی دائیں طرف سے
پھرنے کے کس چیز نے روکا؟ میں نے جواب دیا کہ میں نے
آپ کو دیکھا تو آپ کی طرف پھر گیا حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے بالکل درست کیا کچھ لوگوں

۲۷۵ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ
أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ
قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ وَعَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ عُمَرَ مُسْنِدًا ظَهَرَهُ إِلَى الْقِبْلَةِ فَلَمَّا
قَضَيْتُ صَلَاتِي أَنْصَرَفْتُ إِلَيْهِ مِنْ قَبْلِ
شَقِي الْأَيْسَرِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُنْصَرِفَ
عَلَى يَمِينِكَ قُلْتُ رَأَيْتُكَ وَأَنْصَرَفْتُ
إِلَيْكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَإِنَّكَ قَدْ أَصَبْتَ
فَإِنَّ قَائِلًا يَقُولُ أَنْصَرَفْتُ عَلَى يَمِينِكَ

(بقیہ جاثیہ صفحہ ۸، ۹) اکا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان میں تشریف فرما تھے میں بھی آپ کے پاس بیٹھ گیا
حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا دخول مسجد کے بعد تمہیں کس چیز نے تہمتہ المسجد کی نماز سے روکا؟
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ اور صحابہ کو بیٹھے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا جب تم میں سے
کوئی شخص مسجد میں داخل ہو وہ نماز پڑھے بغیر نہ بیٹھے جن اوقات میں نماز مکروہ ہے یعنی طلوع آفتاب، استواء آفتاب
غروب آفتاب، طلوع فجر کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد تہمتہ المسجد کے نوافل پڑھنا درست نہیں جب کوئی شخص مسجد حرام میں
داخل ہو تہمتہ المسجد کے نوافل سے قبل طواف بیت اللہ کرے۔ مگر کوئی شخص مسجد نبوی میں داخل ہو تو بارگاہ رسالت میں صلوة و
سلام پیش کرنے سے قبل تہمتہ المسجد کی نماز ادا کرے۔

نقصان ہو سکتا ہے وہ نمازی کے آگے سے گزرنے سے زیادہ ہو سکتا ہے ہمیں ابو سعید خدری کے علاوہ کسی اور سے جھگڑے والی روایت معلوم نہیں ہوئی۔ عام فقہاء کی رائے بھی اس کے برعکس ہے لیکن جھگڑے کے سلسلہ میں صحیح مذہب ہم نے بیان کر دیا اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی چیز نماز کو فاسد نہیں کرتی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ نمازی کے آگے سے کسی بھی چیز کے گزرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

مِنْ مَمَرٍ هَذَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى قِتَالَهُ إِلَّا مَا رَوَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ وَكَانَتْ الْعَامَّةُ عَلَيْهَا وَلَكِنَّهَا عَلَى مَا وَصَفَتْ لَكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

۲۷۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ قِتَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ مِمَّنْ مَآرٍ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّيِّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

۸۲۔ بَابُ مَا يَسْتَجِبُ مِنَ التَّطَوُّعِ فِي الْمَسْجِدِ عِنْدَ دُخُولِهِ

مسجد میں داخل ہوتے وقت نوافل کے استحباب کا بیان

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو وہ مسجد میں بیٹھنے سے قبل دو رکعت نماز ادا کرے۔

۲۷۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّمَاعِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الزُّمَاعِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ۔

ف دُخُولِ الْمَسْجِدِ فِي وَقْتِ تَعْظِيمِ الْمَسْجِدِ كَسَلْسَلَةٍ فِي دُخُولِ الْمَسْجِدِ أَوْ كَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ۔

ف دُخُولِ الْمَسْجِدِ فِي وَقْتِ تَعْظِيمِ الْمَسْجِدِ كَسَلْسَلَةٍ فِي دُخُولِ الْمَسْجِدِ أَوْ كَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ۔

کرنما کر وہ تنہی یہی ہے یہی حضرت ابو قتادہ سلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا۔ ر جاری ہے

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۸۴۔ بَابُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ عَلَيْهِ

بے ہوشی کے عالم میں نماز پڑھنے کا بیان

۲۷۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أُغِيِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَلَمْ
يَقْضِ الصَّلَاةَ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہو گئی پھر
انہیں افاقہ ہو گیا تو انہوں نے نماز قضا نہ کی ف
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب ایک دن اور رات کے
نائد عرصہ کسی پر بے ہوشی طاری رہی ہو لیکن جب کسی پر
ایک دن اور رات یا اس سے کم عرصہ بے ہوشی طاری
رہے تو وہ اپنی (فوت شدہ) نماز قضا کرے گا۔ ہمیں
عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت پہنچی ہے کہ ان پر چار
نمازوں تک بے ہوشی طاری رہی پھر افاقہ ہو گیا تو انہوں
نے اپنی نمازیں فقہائیں حضرت ابو معشر المدینی رضی اللہ عنہ نے
اپنے احباب میں سے کسی کے ذریعے اس کی خبر دی۔

۲۷۷۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ إِذَا أُغِيِيَ
عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِنْ يَوْمٍ وَكَلِيلَةٍ وَأَمَّا إِذَا
أُغِيِيَ عَلَيْهِ يَوْمًا وَكَلِيلَةً أَوْ أَقَلَّ قَضَى
صَلَاةَهُ بَلَّغْنَا عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ
أُغِيِيَ عَلَيْهِ أَرْبَعٌ صَلَوَاتٍ ثُمَّ أَفَاقَ
فَقَضَاهَا أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ أَبُو مَعْشَرَ
الْمَدِينِيُّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ۔

ف اگر کسی شخص پر ایک رات دن سے زیادہ وقت بے ہوشی طاری رہی تو بعد میں افاقہ ہونے کی صورت
میں اس پر نماز کی قضاء لازم نہیں آئے گی۔ اگر ایک رات و دن سے کم یا تین چار نمازوں تک بے ہوشی
رہی تو نماز کی قضاء لازم ہوگی۔ ایسے ہی کوئی شخص ایک یا دو نمازیں بے ہوشی میں گزار دیتا ہے تو ان نمازوں کی
قضا ضروری ہوگی۔ پانچ نمازوں یا پانچ نمازوں سے کم مدت بے ہوشی طاری رہی تو ان نمازوں کی قضاء
لازم ہوگی۔ کیونکہ القلیل کا معدوم کے مشہور قاعدہ کے مطابق اس بے ہوشی کو کا عدم تصور کیا
جائے گا۔

فَإِذَا كُنْتَ تُصَلِّيْ اِنْصَرَفْ حَيْثُ أَحْبَبْتَ
عَلَى يَمِيْنِكَ أَوْ يَسَارِكَ وَيَقُوْلُ نَاسٌ إِذَا
قَعَدْتَ عَلَى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ
الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدَسِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
لَقَدْ رَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ
رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
حَاجَتِهِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدَسِ -

خیال ہے کہ نماز سے فراغت کے بعد صرف دائیں طرف
منہ پھیرنا چاہیے جب تم نماز سے فراغت حاصل کر لو تو
تم اپنی دائیں طرف بھی پھر سکتے ہو اور بائیں طرف بھی
اور اسی طرح کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ قنائے حاجت کے
وقت قبلہ کی طرف رخ کیا جائے اور نہ بیت المقدس
کی طرف بلکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان
کرتے ہیں کہ میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قنائے حاجت کرتے ہوئے
دیکھا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور بیت المقدس
کی طرف تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
نَاخِذْ يَنْصَرِفُ الرَّجُلُ إِذَا سَلَّمَ عَلَى آيِّ شِقْوَةٍ
أَحَبَّ وَلَا بَأْسَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ بِالْخَلَاءِ مِنَ
الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ بَيْتَ الْمَقْدَسِ إِنَّمَا يَكْرَهُ
أَنْ يَسْتَقْبِلَ بِذَلِكَ الْقِبْلَةَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے دلیل اخذ کرتے
ہیں کہ جو شخص اپنی نماز مکمل کر کے سلام پھیرے تو وہ جس
طرف چاہے پھر سکتا ہے بیت الخلاء میں، قنائے
حاجت اور پیشاب کرتے وقت بیت المقدس کی طرف
منہ کرنے میں کوئی حرج نہیں البتہ قنائے حاجت کے
وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا مکروہ ہے اور یہی امام اعظم

ف امام کا فراغت نماز کے بعد دائیں جانب یا بائیں جانب یا نمازیوں کی طرف منہ کر کے دعا مانگنا منوں سے سیدھا آگے کو
منہ کر کے دعا مانگنا خلاف سنت ہے منقر وہی فراغت نماز کے بعد دائیں طرف یا بائیں جانب منہ کر سکتا ہے۔
بیت الخلاء میں بیٹھتے وقت اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ قبلہ شریف کی جانب نہ منہ ہو اور نہ پشت ہو۔ علاوہ
ازیں راستے میں بیٹھ کر یا قبرستان کی طرف منہ کر کے یا سورج یا چاند کی طرف منہ کر کے یا جس جانب سے ہوا آ رہی
ہو اور یا لوگوں کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنا منع ہے احترام قبلہ کے سلسلہ میں ایک مشہور ترین روایت ہے، کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس زمانہ میں ایک امام مسجد نے قبلہ کی طرف منہ کر کے محسوس کیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کو معلوم ہوا تو عدم احترام قبلہ کے سبب اسے امامت سے معزول فرما دیا۔

رکوع کی نسبت زیادہ جھکے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۸۶۔ بَابُ التَّحَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا يَكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ

مسجد میں تھوکنے وغیرہ کی کراہت کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی طرف تھوک دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھرج دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو وہ اپنے سامنے نہ تھو کے کیونکہ جب وہ نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نمازی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے سامنے تھو کے یا اپنی دائیں جانب تھو کے بلکہ اسے اپنے بائیں پاؤں کے پیچھے تھو کرنا چاہیے۔

۲۷۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بَصَاقَاتِي قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ فَحَكَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى.

قَالَ مُحَمَّدٌ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ لَا يَبْصُقَ تَلْقَاءَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلِيَبْصُقَ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرَى.

ف نمازی کے لیے اپنی دائیں جانب یا بائیں جانب بلا قدر مسجد میں تھوکنے کی اجازت نہیں ہے۔ البتہ اس شرط سے بائیں جانب تھوکنے کی اجازت ہے کہ تھوک کو دبا دیا جائے چونکہ عصر حاضر میں مساجد کے فرش پختہ ہونے میں تھوک کا دبانہ مشکل ہے اس لیے مسجد میں ہر جانب تھوکرنا ممنوع ہے البتہ ضرورت کے تحت اپنی قمیص یا دوسرا کپڑا وغیرہ استعمال کیا جاسکتا ہے حالت نماز ہو یا غیر نماز قبلہ کی جانب بہ صورت تھوکرنا منع ہے سید المرسلین علیہم السلام نے صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار کو اپنے دستِ اقدس سے صاف فرمایا تھا۔ ہمارے لیے مسجد میں تھوکرنا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

۸۵۔ بَابُ صَلَاةِ الْمَرِيضِ

بیمار کی نماز کا بیان

۲۷۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ
ابْنَ عُمَرَ قَالَ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ الْمَرِيضُ
السُّجُودَ أَوْ فِي بَرَأْسِهِ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی بیمار
سجدہ کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ اپنے سر کے اشارے
سے (رکوع اور) سجدہ کرے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَلَا يَنْبَغِي
لَهُ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى عَوْجٍ وَلَا مَشْيٌ بِهِ يَرْفَعُ إِلَيْهِ
وَيَجْعَلُ سُجُودَهُ أَحْقَصَ مِنْ رُكُوعِهِ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ بیمار کے لیے جائز نہیں ہے
کہ وہ کسی ٹکڑی پر سجدہ کرے اور کسی چیز کو چہرے کی
طرف اٹھانا بھی جائز نہیں ہے بیمار اپنے سجدے میں

ف مریض اگر کھڑا ہو کر نماز پڑھنے کی قوت نہ رکھتا ہو تو بیٹھ کر رکوع اور سجدہ سے ادا کرے رکوع اور سجدہ کرنے میں
واضح فرق رکھے اگر اسے رکوع اور سجدہ کی بھی طاقت نہ ہو تو اشارے سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز ادا کرے۔ رکوع
کی نسبت سجدہ کا اشارہ لپٹ کرے اگر بیٹھ کر بھی نماز ادا نہ کر سکتا ہو تو لپٹ کر ادا کرے اور رکوع و سجدہ اشارے
کے اگر رکوع اشارہ سے کرنے کی بھی مہمت نہ ہو تو نماز مؤخر کرے دل یا آنکھ کے اشارہ سے نماز ادا کرنا درست
نہیں ہے۔ اگر مریض کو قیام پر تو قدرت حاصل ہے لیکن رکوع اور سجدہ پر نہیں تو وہ بیٹھ کر رکوع اور سجدہ اشارے سے
کرے نماز مکمل کرے۔ مریض نے کچھ نماز تو قیام کر کے پڑھی پھر اسے قیام پر قدرت نہ رہی تو باقی بیٹھ کر رکوع اور سجدہ
یا عدم طاقت کی بناء پر رکوع اور سجدہ اشارے سے کر کے نماز مکمل کی تو درست ہے اگر مریض نے کچھ نماز اشارے
سے پڑھی پھر رکوع اور سجدہ پر قدرت حاصل ہو گئی تو نماز نئے سرے سے پڑھے گا بغیر کسی شرعی عذر کے بیٹھ کر
نماز پڑھنا جائز ہے نماز کو استخالی نہیں اور بعض فقہاء کے نزدیک اسکی نماز سر سے ہوگی ہی نہیں کشتی میں کسی عذر کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے
البتہ کھڑے ہو کر ادا کرنا افضل بہتر ہے لیکن امام شافعی اور امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ بغیر عذر کے بیٹھ کر نماز ادا کرنے سے نہیں ہوگی جو مریض پانچ نمازوں یا ان
کم تک بیہوش رہا تو وہ فوت شد نمازوں کی قضا کر گیا اور جو پانچ نمازوں سے زیادہ بے ہوش رہا تو اس پر فوت شد نمازوں کی قضا لازم نہیں ہے۔

دِيكَارِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا
النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ آتَاهُمْ رَجُلٌ
فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكَلِمَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ
أَمْرَانِ يُسْتَقْبَلُ الْقِبْلَةَ فَاسْتَقْبِلُوهُمَا وَكَانَتْ
وَجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى
الْكَعْبَةِ -

کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک
دفعہ (قبائ میں) لوگ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کے
پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پر (آج) رات کو قرآن نازل ہوا جس میں قبلہ
کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے انہوں نے اپنے
چہرے قبلہ کی طرف کر لیے جبکہ وہ شام کی طرف اپنے
چہرے کر کے نماز پڑھ رہے تھے اور وہ کعبۃ اللہ کی
طرف پھر گئے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ فِيمَنْ أَخْطَأَ
الْقِبْلَةَ حَتَّى صَلَّى رُكْعَةً أَوْ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ عَلِمَ
أَنَّهُ يُصَلِّي إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَلْيَنْحَرِفْ إِلَى الْقِبْلَةِ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں ایسے شخص کے بارے جو غیر
قبلہ رخ مہجول کر نماز پڑھ رہا تھا حتیٰ کہ جب اس نے

(الفتیہ حاشیہ ص ۱۸۲ کا) پہنے ہوئے کپڑے نجس نہیں ہوتے۔ حائضہ عورت کے پسینے وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے البتہ اگر خون
وغیرہ کپڑوں کو لگ جائے نجس ہو جائیں گے ورنہ نہیں۔

ف سابقہ انبیاء و کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا قبلہ بیت المقدس تھا۔ ہجرت مدینہ کے بعد بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا فرمائی کفار نے آپ پر اعتراض کیا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ
کے رسول صادق ہو تو تمہارا قبلہ بیت المقدس کی بجائے ”کعبۃ اللہ“ ہونا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بھی تحویل قبلہ کا قصد فرمایا تو عین نماز کی حالت میں آپ پر آیت کریمہ قَوْلٍ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الخ
نازل ہو گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران نماز بیت اللہ کی جانب اپنا چہرہ انور پھیر لیا اور ساتھ ہی صحابہ کرام رضوان اللہ
علیہم اجمعین نے بھی ایسا ہی کیا۔ گویا کچھ نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف چہرہ انور کر کے پڑھی،
اور کچھ نماز بیت اللہ کی طرف۔ اور جس مسجد میں یہ واقعہ پیش آیا اس کا نام مسجد ذوقبلتین ہے یہ نماز عصر کی تھی۔
حضور کے پیچھے نماز ادا کرنے والوں میں سے ایک شخص نے دوسرے مقام پر نماز ادا کرنے والے بنو عارضہ کو بھی
تحویل قبلہ کی اطلاع دی تو وہ بھی قبلہ کی طرف پھر گئے اس مختصر گفتگو سے معلوم ہوا کہ کوئی شخص تحری کے بعد غلط سمت منہ کر کے نماز ادا کرے
تو دوران نماز سے یاد آ جائے کہ یہ غلط سمت ہے اور وہ درست سمت کی طرف اپنا چہرہ پھیر لیتا ہے تو دونوں
سمتوں والی نماز درست ہو جائے گی۔

۸۷۔ بَابُ الْجَنْبِ وَالْحَائِضِ يَعْرِقَانِ فِي تَوْبٍ

جنبی اور حائضہ کا پسینہ کپڑے کو نتر کر دے، کا بیان

۲۸۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَعْرِقُ فِي التَّوْبِ وَهُوَ
جَنْبٌ ثُمَّ يَصِلِي فِيهِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَذَرِيَّاسَ
بِهِ مَا لَمْ يُصِيبِ التَّوْبَ مِنَ الْمَنِيِّ شَيْءٌ وَ
هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا پسینہ حالت جنابت کپڑے
کو لگ جاتا وہ اسی کپڑے سے نماز پڑھتے تھے
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ حالت جنابت
میں پسینہ اگر کپڑوں کو لگ جائے اٹھی کپڑوں میں نماز
پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔ ہاں اگر منی وغیرہ کپڑے
کو لگ جائے تو پھر اس کپڑے سے نماز درست نہیں
ہوگی اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۸۸۔ بَابُ بَدَأِ أَمْرِ الْقِبْدَةِ فَالْتَسِيْرِ قَبْلَةَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

تحويل قبلہ اور بیت المقدس کی منسوخی کے حکم کا بیان

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

۲۸۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ

ف جنابت نجاست حکمی ہے حقیقی نہیں اس لیے حالت جنابت میں پہنے ہوئے کپڑے پاک ہیں اور ان میں نماز
پڑھنا جائز ہے خواہ پسینہ سے بھیگ گئے ہوں۔ حضرت امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ
رضی اللہ عنہ نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کپڑوں میں جماعت
فرماتے ان میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ تو انھوں نے جواب دیا ہاں۔ تو معلوم ہوا کہ حالت جنابت (جاری ہے)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ قَرِيًّا
مَنْ عَلِمَ ذَلِكَ مِنْ صَلَاتِي خَلْفَ عَمَدٍ
فَعَلَيْهِ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ كَمَا أَعَادَهَا عَمْرٌ
لِأَنَّ الْإِمَامَ إِذَا فَسَدَتْ صَلَاتُهُ فَسَدَتْ
صَلَاةُ مَنْ خَلْفَهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں ہمارا خیال ہے کہ جو شخص ایسے (جنبی) امام کے پیچھے نماز ادا کرے تو جب اس کو اس کا علم ہو جائے تو دوبارہ نماز پڑھے جس طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز کا اعادہ کیا کیونکہ جب امام کی نماز فاسد ہو جاتی ہے تو اس کے پیچھے پڑھنے والوں کی بھی فاسد ہو جاتی ہے۔ اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۹۔ بَابُ الرَّجُلِ يَرْكَعُ دُونَ الصَّفِّ أَوْ يَفْرَأُ فِي رُكُوعِهِ

کسی شخص کا صف سے دور رکوع کرنا یا رکوع میں قرأت کرنا بیان

حضرت سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو انھوں نے لوگوں کو رکوع کی حالت میں پایا۔ حضرت زید وہیں سے رکوع میں چلے گئے پھر آہستہ آہستہ چل کر صف میں شامل ہو گئے۔

۲۸۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَوْجَدَ النَّاسَ رُكُوعًا فَرَكَعَ ثُمَّ دَبَّ حَتَّى وَصَلَ الصَّفَّ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۶ کا) کہ نماز کی شرائط میں سے ایک با وضو ہونا اور جنابت سے پاک ہونا ہے جب شرط مفقود ہو گئی تو مشروط بھی مفقود ہو گیا لہذا لامحالہ نماز کا اعادہ ضروری ہوگا۔

ف وضو وغیرہ سے فراغت کے بعد کوئی شخص مسجد میں داخل ہوتا ہے کہ اس وقت امام رکوع میں جا چکا ہے تو وہ صف سے دور ہی رکوع میں چلا جاتا ہے پھر آہستہ آہستہ زمین کے ساتھ پاؤں مس کرتے ہوئے صف میں شامل جماعت ہو جاتا ہے تو یہ جائز ہے لیکن بہتر و افضل یہ ہے کہ جماعت کے ساتھ آگرا تہداً شامل ہو جائے جتنی نماز مل جائے پڑھے باقی ماندہ نماز اکیلا ہو کر پڑھے رکوع اور سجد میں تسبیحات یعنی علی الترتیب سبحان ربی العظیم (جاری ہے)

ایک رکعت یا دو رکعت نماز پڑھ لی تو اسے علم ہوا میں غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھ رہا ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ قبلہ کی طرف پھر جائے اور باقی ماندہ نماز ادا کرے اور سابقہ نماز کو شمار کرے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

فِيصَلِّي مَا بَقِيَ وَيَعْتَدُ بِمَا مَضَى وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى .

۱۹۔ بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ وَهُوَ جَنِبٌ أَوْ عَلَى غَيْرِ وَضْوِعٍ

جنبی آدمی کا یا بغیر وضو کے لوگوں کو نماز پڑھانے کا بیان

حضرت اسماعیل بن ابی حکیم کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صبح کو نماز پڑھائی پھر آپ مقام ”جرف“ کی طرف روانہ ہو گئے سورج طلوع ہونے کے بعد انھوں نے اپنے کپڑے پر احتلام (منی) کے اثرات دیکھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے احتلام ہو گیا جبکہ مجھے اس کا علم تک نہیں ہوا جس وقت سے مجھے خلیفہ بنایا گیا ہے میری ہی حال ہے آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا دھویا اس پر پانی بہایا اور خود بھی غسل کیا پھر آپ نے طلوع آفتاب کے بعد صبح کی نماز (دوبارہ) پڑھی۔

۲۸۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ مَكَبَ إِلَى الْجُرْفِ ثُمَّ بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ رَأَى فِي ثَوْبِهِ إِحْتِلَامًا فَقَالَ لَقَدْ اِحْتَلَمْتُ وَمَا شَعَرْتُ وَلَقَدْ سَلَّطَ عَلَيَّ الْإِحْتِلَامُ مِنْذُ وُلِّيْتُ أَمْرَ النَّاسِ ثُمَّ غَسَلَ مَا رَأَى فِي ثَوْبِهِ وَتَضَحَّهَ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ .

ف اگر ہو جنابت یا بے وضو کی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھاوی ، وقت گزرنے کے بعد جنابت یا بے وضو ہونے کا علم ہوا تو غسل جنابت اور وضو کرنے کے بعد نماز کا اعادہ کیا جائے گا اور ایسے امام پر لازم ہے کہ وہ مقتدیوں کو نماز کے اعادہ کے سلسلہ میں اطلاع کرے ورنہ سب کا گناہ اسی پر ہوگا اعادہ کی وجہ یہ ہے (مبارک ہے)

۹۱۔ بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَهُوَ يَحْمِلُ الشَّيْءَ

کسی چیز کو اٹھا کر نماز پڑھنے کا بیان

۲۸۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابن الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ الزُّمَرِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ
السُّلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ
أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلِإِخْوَانِهِ الْعَاصِمِ بْنِ الرَّبِيعِ فَإِذَا اسْتَجَدَّ وَضَعَهَا وَإِذَا
قَامَ حَمَلَهَا۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی زینب اور حضرت
ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیٹی امامہ کو نماز کی
حالت میں اٹھایا کرتے تھے جب سجدہ کرتے اے
بٹھا دیتے اور جب قیام کے لیے اٹھتے تو اے
اٹھا لیتے۔

۹۲۔ بَابُ الْمَرْأَةِ تَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَهِيَ نَائِمَةٌ أَوْ قَائِمَةٌ

نمازی کے آگے کسی عورت کے سونے یا کھڑی ہو کر کا بیان

۲۸۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنها کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

فعل قلیل سے نمازی کسی چیز کو اٹھا سکتا ہے لیکن عمل کثیر سے ایسا کرنا درست نہیں ہے کیونکہ اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے نماز کے ایک رکن میں نماز کے منافی کسی فعل کے اذتکاب کر لینے کو عمل قلیل کہا جاتا ہے اگر وہ عمل ایک رکن میں تین یا تین سے زیادہ بار کیا جائے تو عمل کثیر ہو جائیگا عمل قلیل سے نماز فاسد نہیں ہوتی جبکہ عمل کثیر سے ٹوٹ جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی شریعت مطہرہ میں خود مختار ہے آپ تو حسین کریمین کے لیے بھی اپنے سجدے کو لمبا فرمادیتے تھے ایسے ہی سرکار اپنی صاحبزادی حضرت زینب کی بیٹی اور اپنی نواسی امامہ رضی اللہ عنہما کو نماز کے دوران کندھوں پر سوار کر لیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا يَجْزِي وَ أَحَبُّ إِلَيْنَا
أَنْ لَا يُرَكَّعَ حَتَّى يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ جائز
ہے لیکن ہمارے نزدیک بہترین عمل یہ ہے کہ صف
میں پہنچ کر رکوع کیا جائے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۲۸۳ - قَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا الْبَارِكُ بْنُ قُصَالَةَ
عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَكَعَ دُونَ
الصَّفِّ ثُمَّ مَشَى حَتَّى وَصَلَ الصَّفَّ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ
ذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا
تَعُدْ -

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے صف سے دور رکوع
کیا پھر حل کر صف میں شامل ہو گئے جب انہوں نے
اپنی نماز مکمل کر لی تو اس بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تمہارے شوق میں اضافہ
فرمائے لیکن اسنہ ایسا نہ کرنا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هَكَذَا تَقُولُ وَهُوَ يَجْزِي وَ
أَحَبُّ إِلَيْنَا لَا يُفَعَّلُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم بھی ایسا
ہی کہتے ہیں وہ جائز ہے لیکن ہمارے نزدیک پسندیدہ
ہے کہ ایسا نہ کیا جائے۔

۲۸۵ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنِينٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنِينٍ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَتِيِّ وَعَنْ لُبْسِ
الْمَعْصَفِ وَعَنْ تَحْتِ الْمَذْهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْتُ تَكْرَهُ الْقِرَاءَةَ
فِي الرُّكُوعِ وَالتَّجْوُدِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کے کپڑے، زرد کپڑے پہنتے
سونے کی انگوٹھی استعمال کرنے اور رکوع میں قرآن
پڑھنے سے منع فرمایا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ رکوع اور سجود
میں قرآن پڑھنا مکروہ ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

❖ ❖ ❖

دقیقہ حاشیہ صفحہ ۸۷، اکابر اور سجان ربی الاعلیٰ طاق کا لحاظ کرتے ہوئے پڑھی جائیں ان تسبیحات کی بجائے تلاوت
کلام نہ صرف خلاف سنت ہے بلکہ مکروہ ہے

مرد کی نماز فاسد ہو جائیگی اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۹۳۔ بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نمازِ خوف کا بیان

۲۸۸۔ أَخْبَرَكَ مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنِ صَلَاةِ الْخَوْفِ فَإِنَّ يَتَقَدَّمَ
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جب نمازِ خوف کے بارے میں
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت

ف دشمن کے ساتھ جنگ کا مسئلہ پیش آجائے تو بھی ہر نماز کو اپنے اپنے وقت میں باجماعت پڑھنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ صلوة خوف کے ادا کرنے کے کئی طریقے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں (۱) تمام مجاہدین ایک امام کی اقتداء میں نماز ادا کریں کہ مجاہدین کے دو گروہ بنا لیے جائیں ایک نماز میں شامل ہو اور دوسرا دشمن کا مقابلہ کرے امام پہلے گروہ کو ایک رکعت پڑھائے اور وہ دشمن کے مقابلہ میں چلا جائے اور دوسرا گروہ نماز ادا کرنے کے لیے آجائے امام صاحب دوسرے گروہ کو ایک رکعت پڑھائے پھر شہد کے بعد امام صاحب سلام پھیر دیں گے اور دونوں گروہ اپنی باقی ماندہ رکعت مکمل کریں گے پہلی جماعت دوسری رکعت بطور لاحق ادا کرے گی۔ اور دوسری جماعت بطور سبق ادا کرے گی۔ (۲) پہلا طریقہ تو اس صورت میں تھا کہ مجاہدین ایک امام کے پیچھے نماز ادا کرنے کا قصد کریں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ مجاہدین کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے ایک گروپ امام کے پیچھے مکمل نماز ادا کرے جبکہ دوسرا دشمن کے مقابلے اور دفاع میں رہے نماز مکمل کر کے پہلا گروپ دشمن کے مقابلے میں چلا جائے اور دوسرا اپنے لیے امام کے پیچھے مکمل نماز ادا کرے (۳) اگر دشمن کے مقابلے میں مجاہدین کم ہوں یا مقابلہ گھمسان کا ہو تو پھر بھی نماز معاف نہیں ہے بلکہ ایسے موقع پر انفرادی طور پر جس طرح بھی ادا ہو سکے سواری یا پیدل خواہ منہ قبلہ کی طرف ہو یا نہ ہو بہر حال نماز ادا کریں۔

فائدہ: پہلے طریقے میں امام ایک رکعت نماز فجر اور قصر کی صورت میں پڑھائے گا مغرب کی نماز میں پہلی جماعت کو دو رکعت اور دوسری کو ایک رکعت پڑھائے گا جب مجاہدین مسافر نہ ہوں تو ظہر، عصر اور عشاء کی نماز میں امام پہلے گروہ کو دو رکعت پڑھائے اور دوسری کو۔ باقی ماندہ دو دو رکعت پہلا گروہ لاحق اور دوسرا سبق جیسی نماز ادا کرے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سامنے سوئی ہوئی ہوتی تھی اور میرے پاؤں قبلہ کی جانب ہوتے جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو مجھے مٹونک لگاتے تو میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی اور جب آپ کھڑے ہو جاتے میں پھر بچھا لیتی۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے کہ گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ مرد نماز پڑھ لے ہو جبکہ اس کے سامنے یا اس کے پہلو میں عورت سو رہی ہو یا کھڑی اور یا بیٹھی اور یا اس کے پہلو میں نماز پڑھ رہی ہو لیکن وہ مرد کے علاوہ کوئی دوسری نماز پڑھ رہی ہو جبکہ دونوں کی نماز ایک ہو یا دونوں ایک امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں تو عورت کی نماز مکروہ ہوگی لیکن اس صورت میں

عَوَفٍ عَنِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا مَبِينُ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَايَ فِي الْقِبْلَةِ فَإِذَا اسْتَجَدَّ عَمَرَ فِي فَقِيضْتُ رِجْلِي وَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهَا وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ بِأَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ نَائِمَةً أَوْ قَائِمَةً أَوْ قَاعِدَةً بَيْنَ يَدَيْهِ وَإِلَى جَنْبِهِ أَوْ تُصَلِّيَ إِذَا كَانَتْ تُصَلِّيُ فِي غَيْرِ صَلَاتِهِ إِتْمَا يَكْرَهُ أَنْ تُصَلِّيَ إِلَى جَنْبِهِ أَوْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهَذَا هُنَّ فِي صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ أَوْ يُصَلِّيَانِ مَعَرَامًا وَوَاحِدًا فَإِنْ كَانَتْ كَذَلِكَ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

ف حالت نماز میں مرد کی دائیں طرف یا بائیں طرف یا آگے یا پیچھے کچھ فاصلے پر عورت ہو تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی عورت جب مرد کے برابر کھڑی ہو جائے تو چند شرائط کی بنیاد پر مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی وہ شرائط یہ ہیں۔ (۱) عورت مشتہاۃ ہو یعنی وطی کے قابل ہو خواہ بالغ ہو یا نابالغہ یا بوجھل ہو (۲) مرد اور عورت کے درمیان فاصلہ نہ ہو (۳) رکوع اور سجود والی نماز ہو (۴) تکبیر تحریمیہ میں دونوں کی نماز مشترک ہو یعنی عورت نے مرد کی اقتداء کی ہو یا دونوں نے کسی امام کی اقتداء کی ہو (۵) ادا کے لحاظ سے دونوں کی نماز مشترک یعنی عورت مرد کی اقتداء میں نماز میں مصروف ہو یا دونوں کسی اور امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے ہوں (۶) مرد اور عورت دونوں کا منہ ایک ہی جہت ہو، یعنی اندھیرے میں مرد کا منہ ایک طرف اور عورت کا دوسری طرف تو نماز فاسد نہیں ہوگی (۷) عورت عاقلہ ہو اور اگر مجنونہ برابر کھڑی ہوگئی تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۸) امام صاحب نے مرد کے ساتھ عورت کی امامت کی نیت کر لی ہو (۹) ایک رکن ادا کرنے کی مقدار دونوں محاذی رہے ہوں (۱۰) دونوں نماز ادا کرنے کا طریقہ جانتے ہوں اور (۱۱) مرد عاقل و بالغ ہو۔

(بہار شریعت)

۹۴۔ بَابُ وَضْعِ الْيَمِينِ عَلَى الْيَسَارِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں وایاں ہاتھ بائیں پر رکھنے کا بیان

حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ ان میں سے ہر ایک نماز میں اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں کلائی پر رکھے۔ حضرت ابو حازم (راوی حدیث) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اس حدیث کو مرفوعاً بیان کرتے تھے

۲۸۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعُوا أَحَدَهُمْ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى ذَاتِ عِيبِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ يَشِيءُ ذَلِكَ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نماز کے لیے مناسب یہ ہے کہ جب وہ نماز میں کھڑا ہو اپنے دائیں ہاتھ کے باطن کو بائیں ہاتھ کے جوڑ پر اپنی ناف کے نیچے رکھے اور اپنی نظر اپنی سجدہ گاہ پر رکھے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يُنْبَغِي لِلْمُصَلِّي إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ أَنْ يَضَعَ بَاطِنَ كَفِّهِ الْيُمْنَى عَلَى رُسْغِ الْيُسْرَى تَحْتَ الشُّرَّةِ وَيَرْمِي بِبَصَرِهِ إِلَى مَوْضِعِ سُجُودِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

ف تکبیر تحریمیہ کے بعد نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر ناف کے نیچے اس طرح رکھے گا کہ دائیں ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت اور جوڑ پر آجائے یہی وہ طریقہ ہے جسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کو تعلیم دیا۔ ابوداؤد اور نسائی وغیرہ میں یہ الفاظ موجود ہیں ثُمَّ وَضَعَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى مِمَّا مَرَّتْ بِهِ يَدُ الْيُسْرَى فِي صَلَاتِهِ وَرَأَى النَّاسَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ فَسَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ الْيُسْرَى تَحْتَ الشُّرَّةِ وَيَرْمِي بِبَصَرِهِ إِلَى مَوْضِعِ سُجُودِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

الْإِمَامَ وَطَائِفَةً مِّنَ النَّاسِ فَيُصَلِّيٰ بِهِمْ
 سَجْدَةً وَتَكُونُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
 الْعُدُوِّ وَلَمْ يُصَلُّوا فَاذًا صَلَّى الَّذِينَ مَعَهُ
 سَجْدَةً اسْتَأْخَرُوا مَكَانَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا
 لَا يُسَلِّمُونَ وَيَتَقَدَّمُ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا فَيُصَلُّونَ
 مَعَهُ سَجْدَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ
 صَلَّى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَقُومُ كُلُّ وَاحِدَةٍ
 مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّونَ لِأَنْفُسِهِمْ
 سَجْدَةً سَجْدَةً بَعْدَ انْصِرَافِ الْإِمَامِ
 فَيَكُونُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ
 قَدْ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ فَإِنْ كَانَ خَوْفًا
 هُوَ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ صَلُّوا رَجُلًا قِيَامًا عَلَى
 أَقْدَامِهِمْ أَوْ مُكَبِّانًا مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ
 أَوْ غَيْرِ مُسْتَقْبِلِيهَا قَالَ نَافِعٌ وَلَا أَرَى
 عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ إِلَّا حَدَّثَنِي عَنْ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ وَهُوَ قَوْلُ
 أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَكَانَ مَالِكُ بْنُ
 أَنَسٍ لَا يَأْخُذُ بِهِ -

سوال کیا جاتا تو فرماتے : امام اپنے ساتھ لوگوں کے
 ایک گروہ کو لے کر ایک رکعت پڑھائے اور دوسرا گروہ
 دشمن کے مقابل کھڑا رہے اور نماز نہ پڑھے جب امام
 کے ساتھ وہ گروہ ایک رکعت پڑھ لے تو پیچھے ہٹ
 کر اس گروہ کی جگہ آجائے جو نماز نہیں پڑھ رہے تھے
 اور سلام نہ پھیریں وہ گروہ آگے بڑھے جس نے نماز ادا
 نہیں کی وہ امام کے ساتھ ایک رکعت نماز ادا کرے
 پھر امام نماز سے فارغ ہو جائے گا اور دونوں گروہوں کی ایک
 ایک رکعت ہو گئی پھر بعد میں ہر گروہ اپنے طور پر ایک
 ایک رکعت امام کے فارغ ہونے کے بعد پڑھے۔
 ایسے ہر گروہ کی دو رکعت ہو جائیں گی اگر خوف شدید ہو
 تو مسلمان (مجاہدین) چلتے ہوئے، کھڑے ہوئے
 یا سواری پر قبلہ کا رخ ہو یا نہ نماز ادا کریں۔ سنت تابع
 در راوی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ روایت
 سنت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف سے
 بیان نہیں کی بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
 سے بیان کیا ہے۔

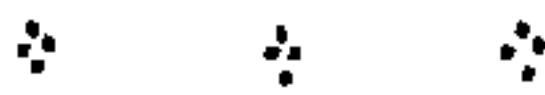
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
 روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم
 ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے اور امام مالک
 رحمۃ اللہ علیہ اس روایت سے عمل کے لیے دلیل
 اخذ نہیں کرتے تھے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی رالشی گاہ پر صیودہ فرما ہوئے اس موقع پر ابو نعیمان بشیر بن نعمان رضی اللہ عنہ نے ہار گاہ و رسالت میں عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود و تشریف پڑھنے کا حکم دیا ہے تو ہم آپ کس طرح درود عرض کریں؟ راوی فرماتے ہیں کہ اس سوال پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے تھی کہ ہم نے خیال کیا کاش ہم سوال کرتے

۲۹۱۔ أَخْبَرَكَ مَالِكُ أَخْبَرَكَ نَاعِيْمُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجِيبُ مَوْلَى عَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ أَخْبَرَهُ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ أَمْرِي النَّدَاءُ فِي التَّوْمِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا سَعْدٍ أَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ مَعَنَا فِي مَجْلِسِ ابْنِ عَبَّادَةَ فَقَالَ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ

(حاشیہ گذشتہ صفحہ ۱۹۲ کا) الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنا بہتر ہے کتنی انوس ناک بات ہے اگر سہی بات علماء اہل سنت کہہ دیں تو ان پر کفر و شرک کے فتووں کی بارش کر دی جاتی ہے لیکن اپنے گھر کے علماء جو چاہیں کہیں تو مواخذہ نہیں ہوتا مولانا محمد زکریا صاحب نے بالکل حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے اسے دو ٹوک الفاظ میں بیان فرمایا جس سے قطعاً انکار نہیں کیا جاسکتا ہر مسلمان نماز میں یہ الفاظ ”اٰیہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗا“ پڑھنا سب سے کوئی بھی بدعت و شرک نہیں کہتا حالانکہ اُیہا حرف نداد ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ ان کلمات کی تعلیم رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمائی۔ اگر حرف نداد کے ساتھ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا ناجائز ہوتا تو آپ قطعاً اس کی تعلیم نہ فرماتے۔ جس سے معلوم ہوا کہ علماء اہل سنت اور عوام اہل سنت، محافل مبارک جلسہائے عوام، جمعۃ المبارک کے اجتماع، اذان سے قبل، اذان کے بعد، مشکلات و مصائب کے وقت بطور استغاثہ یا رسول اللہ یا بطور ہدیہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھتے ہیں یہ جائز و روا ہے۔

مولانا محمد زکریا صاحب نے اپنی تالیف ”فضائل درود“ کو فضائل اعمال کا حصہ بنایا تھا اور یہ کتاب پاک و ہند میں مسلسل شائع ہوتی رہی لیکن تبلیغی کار فرماؤں سے جب درود و سلام کے سلسلے میں مذکورہ حوالہ کے ساتھ سلسلہ سوالات کا شروع ہوا تو انھوں نے اس مقالہ کو کتاب سے خارج کر دیا۔ اب ان لوگوں نے مقالہ مذکورہ کو کتاب سے خارج کر کے نہ صرف مؤلف کی روح کو اذیت دی ہے بلکہ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی بے مروتی کا ثبوت دیا۔



۹۵۔ باب الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نماز میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنے کا بیان

حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

کہ لوگوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یا رسول اللہ ہم آپ پر درود شریف کیسے عرض کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یوں کہو: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آرِوَاحِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آرِوَاحِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
 رے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی بیویوں اور آپ کی اولاد پر درود بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا اور تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی بیویوں اور آپ کی اولاد میں برکت فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکت فرمائی بیشک تو صاحبِ حمد اور بزرگی والا ہے۔

۲۹۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّمَارِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو حَمِيدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ قَالَ لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّيُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آرِوَاحِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آرِوَاحِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

ف ایک روایت میں واضح طور ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہ سوال نماز میں درود شریف پڑھنے کے سلسلے میں کیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں درود ابراہیمی پڑھنے کی تعلیم و تلقین فرمائی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خارج نماز میں جو چاہیں درود پڑھ سکتے ہیں چونکہ قرآن پاک میں صلوات اور سلموات کے الفاظ تبارک ہے میں کہ صلوات اور سلام دونوں کو اکٹھا کر کے پڑھنا چاہیے۔ درود ابراہیمی میں صرف درود ہے سلام نہیں ہے لہذا درود ابراہیمی پڑھنے سے آیت پر عمل نہیں ہو سکتا اسی حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے مشہور دیوبندی عالم مولوی محمد زکریا صاحب نے اپنے مقالہ فضائل درود میں لکھا ہے کہ میرے نزدیک صلوات اور سلام دونوں کو جمع کر کے پڑھنا (جاری ہے)

قَالَ مُحَمَّدٌ أَمَا أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ
فَكَانَ لَا يَزِي فِي الْإِسْتِسْقَاءِ صَلَوةً وَأَمَّا
فِي قَوْلِنَا فَإِنَّ الْإِمَامَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ
ذَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَدْعُو بِحَوْلٍ رَدَاءَةً فَيَجْعَلُ
الْأَيْمَنَ عَلَى الْأَيْسَرِ وَالْأَيْسَرَ عَلَى الْأَيْمَنِ وَلَا يَفْعَلُ
ذَلِكَ أَحَدٌ إِلَّا الْإِمَامُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک استسقاء کے
لیے نماز نہیں (صرف دعا) ہے لیکن اس سلسلے
میں ہمارا قول یہ ہے کہ امام لوگوں کو دو رکعت نماز
پڑھائے پھر دعا کرتے اور اپنی چادر پھیرتے چادر اس
طرح پھیرے کہ اس کا دایاں حصہ بائیں طرف اور بائیں
حصہ دائیں طرف آجائے۔ چادر صرف امام پھیرے

۹۔ یَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي ثُمَّ يَجْلِسُ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ

نماز سے فارغ ہو کر اسی جگہ بیٹھنے کا بیان

۲۹۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَعِيمُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمِّدُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ زَيْدَةَ يَقُولُ قَالَ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے

معاشرہ صفحہ نمبر ۱۹۶ کا) نماز استسقاء کے مختلف طریقے کتب احادیث میں موجود ہیں قحط سالی کے وقت طلب بارش
کے لیے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عام نوافل کی طرح دو رکعت نفل ادا فرمائے اور دعا فرمائی اور بعد میں چادر پٹی
اور بعض روایات سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف طلب بارش کے لیے دعا فرمائی ہے چنانچہ یہی
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے ان کی دلیل یہ حدیث مبارکہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے
فرمایا: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَصَلِيِّ فَاسْتَسْقَى وَحَوْلَ رَدَاءَةٍ حَسِينِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ
كَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَ كَاهِ كِي طَرَفِ نِكَطِ تَوَّابِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي طَلَبِ بَارِشِ كِي دَعَا كِي اَوْر قِبْلَهُ رِي خ رِي تِي
ہوئے آپ نے اپنی چادر پٹی (مشکوٰۃ باب الاستسقاء فصل دوم)

جمہور آئمہ کے نزدیک طلب بارش کیلئے نماز بھی ہے اور دعا بھی جبکہ امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک صرف دعا ہے نماز نہیں
طلب بارش کیلئے دعا کرنی ہو یا نماز پڑھنی ہو بہر صورت عمل عاجزی و انکساری کی کیفیت میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کلمات دہرائے
جائیں بعد میں صرف امام صاحب اپنی چادر پٹی کرے یعنی اوپر والے حصے کو نیچے اور نیچے والے کو اوپر گرنے سے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یوں کہو اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَسِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اے اللہ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اولاد محمد پر درود بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اولاد ابراہیم پر درود بھیجا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اولاد محمد پر برکت فرما جس طرح تو نے تمام جہانوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکت فرمائی۔ بے شک تو حمد والا اور بزرگی والا ہے اور سلام کے بارے تم جانتے ہو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہر طریقے سے درود شریف پڑھنا اچھا ہے۔

اَبُو النَّعْمَانِ اَمَرَنَا اللهُ اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيُ عَلَيْكَ قَالَ قَصَمْتَ رَسُولُ اللهِ مِنِّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَسْتَيْنَا اِنَّا لَمُ نَسْأَلُهُ قَالَ قُولُوا اللهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَسِيْدٌ مَّجِيْدٌ - وَ السَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ -

قَالَ مُحَمَّدٌ كُلُّ هَذَا حَسَنٌ

۹۶۔ بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

بارش طلب کرنے کا بیان

حضرت عباد بن تمیم المازنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زید المازنی رضی اللہ عنہ کو یوں کہتے ہوئے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کی طرف نکلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز استسقاء پڑھی اور اپنی چادر مچھری جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور قبلہ کی طرف تھا ف۔

۲۹۲۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبَادَ بْنَ تَمِيْمٍ الْمَازِنِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ تَمِيْمٍ الْمَازِنِيَّ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَصَلِيِّ فَاسْتَسْقَى وَحَوْلَ رِجَالِهِ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ -

(حاشیہ اگلے صفحہ پر)

حتیٰ کہ آپ گھر واپس تشریف لے آتے پھر آپ گھر
(میں) دو رکعت ادا فرماتے ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ نفسی
نماز ہے جو مستحب بھی ہے۔ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے قبل اور زوال آفتاب
کے بعد پڑھتے۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان چار رکعت کے بارے
دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آسمان
کے دروازے اس وقت کھول دیے جاتے ہیں اس
بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل ان کی طرف چڑھ جائے
صحابی نے عرض کیا کیا ان (چار رکعت) کے درمیان
سلام کے ساتھ فصل کی جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا نہیں۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
ہیں کہ یہ روایت بکیر بن عامر الجعفی، ابراہیم، شعبی اور
ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی ہم
تک پہنچی ہے۔

الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيَسْجُدُ
مَسْجِدًا تَيْنِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا تَطَوُّعٌ وَهُوَ حَسَنٌ
وَقَدْ بَلَّغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَمْ بَعْدًا إِذَا مَرَّتِ
الشمسُ فَسَأَلَهُ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ
ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ فِي
هَذِهِ السَّاعَةِ فَأَحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا
عَمَلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَفْضَلُ بَيْنَهُمَا
بِسَلَامٍ فَقَالَ لَا أَحْبَبْنَا بِذَلِكَ بُكَيْرِ بْنِ
عَامِرٍ الْجَعْفِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ
عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ -

ف فریض کی ادائیگی میں جو نفل پیدا ہو جاتے ہیں ان کو سنن و نوافل سے مکمل کیا جائے گا۔ اس
لیے فریض و واجبات کے ساتھ ساتھ سنن و نوافل کو بھی نہایت ہی اہتمام سے ادا کرنا چاہیے۔ سنن و نوافل
کا اپنے گھر میں ادا کرنا سنن ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہی
طریقہ کار تھا۔ طلوع فجر کے بعد، نماز عصر کے بعد، طلوع آفتاب، غروب آفتاب اور استوائے آفتاب
کے اوقات کے علاوہ جب چاہیں نوافل ادا کیے جاسکتے ہیں۔ کیونکہ ان پانچ اوقات میں ادا کرنا کراہت
سے خالی نہیں ہے۔ نماز پنجگانہ میں پڑھے جانے والے نوافل جب فوت ہو جائیں تو ان کی قضاء
نہیں ہوتی۔

کوئی شخص نماز سے فارغ ہو کر اسی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے تو فرشتے اس کے لیے یوں دعا کرتے رہتے ہیں۔
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ
 اَرْحَمُهُ رَأَى اللَّهُ تَوَاسٍ بِرَحْمٍ فَرَأَى اللَّهُ تَوَاسٍ
 بِنَحْسٍ دَسَّ اَسَى اللَّهُ تَوَاسٍ بِرَمَهْرَانِي فَرَأَى اور اگر وہ اپنی
 جگہ سے اٹھ کر مسجد میں دوسری جگہ بیٹھ کر نماز کے انتظار
 کے لیے بیٹھ جائے تو جب تک وہ نماز سے فارغ نہیں
 ہو گا اسے نماز میں مصروف رہنے کا ثواب ملتا ہے۔

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
 صَلَّى أَحَدُكُمْ ثُمَّ جَلَسَ فِي مُصَلَاةٍ لَمْ
 تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيُ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ
 صَلِّ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ اَرْحَمُهُ
 فَإِنْ قَامَ مِنْ مُصَلَاةٍ فَجَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ
 يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ لَمْ يَزَلْ فِي صَلَاةٍ حَتَّى
 يُصَلِّيَ

۹۸۔ بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ

فرض پڑھنے کے بعد نوافل پڑھنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر سے قبل دو
 رکعت پڑھتے۔ دو ظہر کی نماز کے بعد، دو رکعت
 نمازِ مغرب کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعت نمازِ عشاء
 کے بعد پڑھتے اور نمازِ جمعہ کے بعد مسجد میں نماز ادا فرماتے

۲۹۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ
 عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ
 قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ هَاتِيكُمَا رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ
 صَلَاةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ
 صَلَاةِ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّيُ بَعْدَ

ف ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے اچھی جگہ مسجد ہے اور بدترین جگہ بازار ہے
 مطلب ہے کہ مسجد اس لیے بہترین جگہ ہے کہ ذکرِ جن کے لیے ہے اور بازار اس لیے برا مقام قرار دیا گیا ہے کہ وہ ذکرِ شیطان
 کا مقام ہے مسجد میں نماز کے انتظار کے لیے بیٹھنے والے کو بھی نماز میں مصروف ہونے کے برابر ثواب ملتا ہے اور جو شخص نماز
 سے فراغت کے بعد اپنی جگہ میں بیٹھا رہتا ہے یا اورا دو وظائف میں مشغول ہو جاتا ہے تو اللہ کے فرشتے اسکے لیے مسلسل بخشش
 رحم کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ فرشتے اللہ کی معصوم مخلوق ہے ان کی دعا کی قبولیت بر قسم کے شک و شبہ سے بلند و بالا ہے جس کا
 مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کی یقینی طور پر بخشش ہو جاتی ہے۔

باب الرجل یجرتوبہ والمرأة تجرد ذلیہا یعلق بہ قدر ما کرہ من ذلک

نپاک جگہ سے مرد یا عورت کے کپڑے کو نجاست لگ جائے کہ بیان

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمن کی ام ولد کا بیان ہے کہ انھوں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ میں عورت ہوں میں اپنا دامن لٹکا کر ایسی جگہ سے چلتی ہوں کہ وہ جگہ نجس ہے؟ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بعد والی جگہ اسے پاک کر دیتی ہے۔

۲۹۷ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَ فِي مُحْتَدٍ بِنِ عَمَارَةَ
ابن عَامِرٍ بنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بنِ اِبْرَاهِيمَ
ابنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ عَنْ اُورْوَكَةَ ابْنِ اِبْرَاهِيمَ بنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بنِ عَوْفٍ اَنَّهَا سَأَلَتْ اُمَّ سَلَمَةَ
رَوَّحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَانِي
امْرَاةٌ اُطِيلُ ذُرِّيَّ وَ اَمْسِي فِي الْمَكَانِ الْقَدْرِ فَقَالَتْ اُمَّ سَلَمَةَ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطَهَّرُهَا مَا بَعْدَهَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر درہم کا اندازہ کپڑے کے دامن کو نجاست لگ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر درہم سے کثیر ہو جائے تو کپڑا دھوئے بغیر ہرگز نماز نہ پڑھی جائے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ مَا لَمْ يَعلُقْ
بِالدَّيْلِ قَدْرٌ فَيَكُونُ أَكْثَرَ مِنْ قَدْرِ الدَّرَاهِمِ
الْكَبِيرِ الْمِثْقَالِ فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ فَلَا يَصْلِحُ
فِيهِ حَتَّى يَغْسِلَهُ وَ هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ -

ف حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا جیسی ایک اور روایت ہے کہ قبیلہ بنو شہل کی ایک عورت نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ ہمارے ماں سے جو راستہ مسجد کو جاتا ہے اس میں بارش کا نجس پانی جمع ہو جاتا ہے تو ہم کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس پانی کے بعد پاک راستہ بھی ہے تو عورت نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ پاک راستہ اس پلیدی کو دور کر دیتا ہے۔

زمین پر کپڑے گھسٹنے کی احادیث مبارکہ میں بڑی ذمیت آئی ہے لیکن یہ سند صحابیت رضی اللہ عنہم کے اعلیٰ درجے کے پرہ کے اہتمام کی وجہ سے تھا ہر حال نجاست کے سلسلہ میں فقہی مشدہ یہ ہے کہ اگر ایک درہم کی مقدار سے زائد نجاست کپڑے کو لگ جائے تو اس کا دھونا فرض ہے اگر ایک درہم کا اندازہ ہو تو اس کا دھونا واجب ہے اور اگر ایک درہم سے کم مقدار میں ہو تو اس کا دھونا افضل ہے۔

۹۹. بَابُ الرَّجُلِ يَسُّ الْقُرْآنَ وَهُوَ جُنُبٌ أَوْ عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ

حالت جنابت اور بغیر وضو کے کسی شخص کا قرآن کو چھونے کا بیان

حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خط عمرو بن حزم کی طرف تحریر فرمایا اس میں موجود تھا کہ صرف پاک شخص قرآن کو چھو سکتا ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے: صرف پاک آدمی سجدہ کر سکتا ہے اور قرآن پڑھ سکتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان تمام

روایات سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے لیکن اس امر میں استثناء

سے وہ یہ کہ بغیر وضو قرآن پاک کی تلاوت کی جا

سکتی ہے (چھوٹا درست نہیں) مگر جب کہ کوئی

شخص جنبی ہو۔

۳۹۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ إِنَّ

فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَعْمُرُونَ حَزْمًا كَيْسَ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرًا-

۲۹۶- أَخْبَرَنَا مَا لِكُلِّ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

أَنَّكَ كَانَ يَقُولُ لَا يَسْجُدُ الرَّجُلُ وَلَا يَقْرَأُ

الْقُرْآنَ إِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ-

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كَلَّمَهُ نَأْخُذُ وَهُوَ

قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ

وَاحِدَةٍ لَا بَأْسَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عَلَى غَيْرِ

طَهْرٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ جُنُبًا-

ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کے نام عرضیہ میں تحریر فرمایا تھا "لا یس القرآن الا طاهر یعنی قرآن کو صرف پاک شخص چھو سکتا ہے اور قرآن پاک میں ارشادِ باری ہے لا یسہ الا المطہرون یعنی قرآن کو صرف پاک و صاف لوگ ہی چھو سکتے ہیں ان دلائل سے معلوم ہوا کہ حالت جنابت یا بغیر وضو کے قرآن کو چھونا سخت منع ہے البتہ جب قرآن کو نقصان پہنچنے کا خوف ہو تو جنبی اور بے وضو آدمی بطور حفاظت پکڑ سکتا ہے علاوہ ازیں کپڑے کے ساتھ بھی پکڑ سکتے ہیں بے وضو شخص زبان پڑھ سکتا ہے لیکن جنبی جس طرح چھو نہیں سکتا اسی طرح بے زبان سے پڑھ بھی نہیں سکتا۔

کہ میں اللہ کی راہ میں لڑوں اور شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہا کرتے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ایسے فرمایا۔

أَنْ أُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأُقْتَلَ ثُمَّ أُحْيَى
فَأُقْتَلَ ثُمَّ أُحْيَى فَأُقْتَلَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ
يَقُولُ ثَلَاثًا أَشْهَدُ لِلَّهِ -

۱۰۳۔ بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الْمَوْتِ شَهَادَةً

شہادت کی موت کا بیان

حضرت جابر بن عتیق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبد اللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں شدید تکلیف میں پایا آپ نے انھیں بلند آواز سے پکارا وہ جواب نہ دے سکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو الریح! اللہ تعالیٰ اپنے نعل پر غالب ہے۔ عورتوں کی بیخ و پکار بند ہوئی اور انھوں نے رونا شروع کر دیا۔ ابن عتیق عورتوں کو خاموش کرانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انھیں اپنی حالت پر چھوڑ دو جب واجب ہو جائے تو کوئی رونے والی ہرگز نہ روئے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وجوب کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا وفات پانا متوفی کی بیٹی نے کہا قسم بخدا مجھے امید ہے کہ تم شہید ہو کیونکہ تم نے اپنا سامان جہاد تیار کر لیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۳۔۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَابِرِ
ابْنِ عَتِيْقٍ عَنْ عَتِيْقِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَتِيْقٍ
وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرِ أَنَّهُ
أَخْبَرَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَتِيْقٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ يَعُوذُ عَبْدُ اللَّهِ
بْنَ تَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غَلِبَ فَصَاحَ بِهِ
فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غَلِبْنَا عَلَيْكَ
يَا أَبَا الرَّبِيعِ فَصَاحَ النِّسْوَةُ وَتَكَلَّمْنَ
فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيْقٍ يَسْكِيْتُهُنَّ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَعِهِنَّ فَإِذَا وَجِبَ فَلَا تَبْكِينَ بَاكِيَةً
قَالُوا وَمَا الْوَجُوبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا
مَاتَ قَالَتْ ابْنَتُهُ وَاللَّهِ إِنِّي كُنْتُ لَأَرْجُو
أَنْ تَكُونَ شَهِيدًا فَإِنَّكَ كُنْتَ قَضَيْتَ

۱۰۱۔ بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ

جہاد کی فضیلت کا بیان

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اور
میں جہاد کرنے والے کی مثال ایسے موزے در اور
عبادت گزار کی ہے جو نہ موزے سے اتنا ہے اور نہ
نماز سے تھکے ہیں حتیٰ کہ وہ گھر واپس لوٹ آئے اور

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی ذات کی قسم جس کے
قبضہ قدرت میں میری جان ہے مجھے یہ بات بہت پسند ہے

۲۵۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَرِيرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
كَمَثَلِ الْخِصْيَانِ الْعَائِلِ الَّذِي يُقَاتِلُ مِنْ جَنَابِهِ
وَأَصْلُهُ حَتَّى يَرْجِعَ

۲۵۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَرِيرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ف اسلام کی بنیاد پر پانچ چیزوں پر مشتمل تھی ہے ۱۔ توحید باری تعالیٰ اور رسالت محمدی کی گواہی دینا (۲) نماز
قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور (۵) بیت الشکر حج کرنا۔ جہاد خواہ
ارکانِ خمسہ میں سے نہیں ہے لیکن اس کی اہمیت کسی طرح بھی ان سے کم نہیں ہے اسلام کا تحفظ جہاد اور جذبہ جہاد
کے سبب ہوتا ہے جہاد ہے تو اسلام ہے مہین میں مذکورہ حدیث کے علاوہ اور بھی بے شمار احادیث موجود ہیں جنہیں
فضیلت جہاد کے سلسلہ میں مؤطا امام مالک میں ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال تلقت اللہ لمن جاهد فی سبیلہ لا ینخرجہ من بیتہ الا الجہاد فی سبیلہ
وتصدق کلماتہ ان یدخلہ الجنۃ او یرثہ الا صکنہ الذی خرج منہ مع ما نال من اجر
او غنیمۃ۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو شخص صرف اللہ کی رضا کے لیے اور کلمہ حق کی تصدیق کے لیے گھر سے نکلے تو اللہ تعالیٰ اس کا خاص
بن جاتا ہے اسے جنت میں داخل کرے گا یا وہ گھر کی طرف مال غنیمت کے ساتھ لوٹے گا۔

۳۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَمِيُّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُتَمَشِّئُ وَجَدَ عُصْرَةَ
سُؤْلِ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخْرَجَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ
فَغَفَرَ لَهُ وَقَالَ الشَّهَادَةُ خَمْسَةُ الْمَبْطُونِ
شَهِيدًا وَالْمَطْعُونِ شَهِيدًا وَالْفَرِيقِ وَمَا حَبُّ
الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُ
النَّاسُ مَا فِي التَّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ لَتَرَكُوا
يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَا يَسْتَهْمُوا
وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهَجِيدِ لَأَسْتَبَقُوا
إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ
لَأَتَوْهَا وَلَوْ حَبَوًّا -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرتبہ ایک شخص (راستہ میں)
چل رہا تھا اس نے راستے میں کانٹوں کی چھڑی پائی تو اس
نے اسے دُور کر دیا اللہ تعالیٰ نے اسے عزت دی اور اسے
بخش دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شہید کی
پانچ اقسام ہیں (۱) ہیضہ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے
(۲) طاعون سے فوت ہونے والا شہید ہے (۳) پانی میں ڈر کر
مر جانے والا شہید ہے (۴) جو دیوار کے نیچے دب
کر فوت ہو جائے شہید ہے اور (۵) اللہ کی راہ میں
قتل ہونے والا شہید ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: اگر لوگوں کو اذان کہنے اور پہلی صف میں کھڑا
ہونے کے اجر و ثواب کا علم ہو جاتا تو وہ اس عمل کو صرف
قرعہ اندازی کے باعث کر پاتے اگر لوگوں کو مسجد میں
پہلے آنے کے ثواب کا علم ہوتا تو وہ ایک دوسرے پر
سبقت کی کوشش کرتے اور اگر انھیں عشاء اور صبح
کی نماز کے اجر و ثواب کا علم ہوتا تو وہ ان دونوں کو ادا کرنے
کے لیے ضرور آتے خواہ انھیں گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے۔

۲۔ ابواب الجنائز

۱۔ بَابُ الْمَرَأَةِ تَغْسِلُ نَرْدُجَهَا

عورت کا اپنے شوہر کو غسل دینے کا بیان

حضرت عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

۳۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

رقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰۴ کا) شہادت کے وقت شہید کو بالکل تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ بعض روایات میں بیان کیا گیا ہے شہید
کو شہادت کے وقت کانا لگنے کے برابر بھی تکلیف نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ نے تمام کو تبت کے مطابق اس کا ثواب
 متعین فرما دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھیر
 کو شدت تصور کرتے ہو تو لوگوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ
 کی رحمت میں مارے جانے کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہو جانے کے علاوہ
 شہادت کی سات قسم ہیں (۱) طاعون کی مرض کے
 نتیجے میں مرنے والا شہید ہے (۲) پانی میں غرق ہونے
 والا شہید ہے (۳) نمونیا کی مرض میں مرنے والا شہید
 ہے (۴) آگ میں جل کر مرنے والا شہید (۵) دیوار کے پتھے
 دب کر مرنے والا شہید ہے (۶) وضع حمل کے وقت
 فوت ہونے والی عورت شہید ہے اور (۷) ہیضہ کی
 بیماری میں ہلاک ہونے والا شہید ہے۔

جَهَانَتْ قَاتِلَتُنَّ لِمَنْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
 سَلَّمَ لَنْ تَعْلَمَ قَدْ أَوْفَى أَخْرَجَهُ عَلَى
 قَدَرِ بَرِيئَةٍ وَمَا تَعْدُونَ الشَّهَادَةَ قَاتِلُوا
 الْكُفْرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ اللَّهُ
 عَزِيزٌ ذُو قُدْرَةٍ سَوَى الْكُفْرِ فِي سَبِيلِ
 اللَّهِ ————— الْمَطْفُونُ شَهِيدٌ وَ
 الْغَرِيقُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ
 وَصَاحِبُ الْخَرِيْقِ شَهِيدٌ وَالتَّوْبَةُ يَمُوتُ
 تَحْتَ النُّهْدِ شَهِيدٌ وَ الْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجَمِيعِ
 شَهِيدٌ وَ الْمَطْفُونُ شَهِيدٌ .

ف دونوں روایات میں تطبیق یہ ہے کہ پانچ والی روایت حصر کے لیے نہیں ہے لہذا ایک روایت پانچ اور دوسری
 میں سات اقسام بیان کرنے میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ دونوں روایات میں شہید کھمی کی اقسام بیان کی گئی ہیں۔ یعنی
 ان کو شہید کا اجر و ثواب عطا کیا جائے گا کہ شہید شرعی وہ ہے جسے مشرک لوگ قتل کر دیں یا جنگ کے میدان میں پایا
 گیا اور اس کے جسم پر زخم وغیرہ کے اثرات موجود ہوں اور یا مسلمان ظلماً قتل کر دیں اس کے قتل کے سبب دیت
 لازم نہ آتی ہو ایسے شہید کو غسل نہیں دیا جائے گا لیکن کفن دے کر نماز جنازہ پڑھا جائے گا اور جس شخص کو اہل حرب
 یا باغی لوگوں نے یا ڈاکوؤں نے قتل کیا ہے اسے بھی غسل نہیں دیا جائے گا (مدیر جلد اول صفحہ ۱۶۲، مکتبہ امدادیہ ملتان)
 شہید کھمی کو غسل دیا جائے گا، کفن دیا جائے گا اور نماز جنازہ پڑھی جائے گی شہید کو قرآن میں زندہ قرار دیا گیا ہے
 گویا وہ اپنی فانی زندگی دے کر غیر فانی زندگی حاصل کر لیتا ہے عارضی زندگی دے کر مستقل زندگی لے لیتا ہے چنانچہ
 قرآن کے الفاظ یہ ہیں وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْواتًا بَلْ أحيَاءٌ ۚ وَلَكِنْ لَمْ تُشْعُرُوا
 زَمْرًا ۗ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو جاتے ہیں تم انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم ان کی زندگی کا شعور نہیں
 رکھتے اور قرآن پاک میں ایک جگہ شہید کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ وہ زندہ ہیں من جانب اللہ ان کو باقاعدہ رزق
 دیا جاتا ہے اور وہ رزق کھاتے ہیں۔
 (جاری ہے)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ
أَنْ تَغْسِلَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا إِذَا تَوَرَّجَتْ وَلَا
غُسْلَ عَلَى مَنْ غَسَلَ الْمَيِّتَ وَلَا وَضُوءَ
إِلَّا أَنْ يُصِيبَهُ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ السَّمَاءِ
فَيَغْسِلُهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ عورت اگر اپنے
متوفی شوہر کو غسل دے تو کوئی حرج نہیں اور غسل دینے
والے پہنچل ضروری ہے اور وضو البتہ اگر پانی کے چھینٹے
وغیرہ کہیں پڑ جائیں تو اسے دھو ڈالے۔

۲۔ بَابُ مَا يُكْفَنُ بِهِ الْمَيِّتُ

میت کو کفن دینے کا بیان

۳۰۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّكَ
قَالَ الْمَيِّتُ يُقْتَصُّ وَيُؤَمَّرُ وَيُلَفُّ
بِالْحَبِيبِ الثَّالِثِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا ثَوْبٌ
وَاحِدٌ كَفَّنَ فِيهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے
فرمایا: میت کو قمیص پہنائی جائے، چادر پہنائی جائے
اور ایک تیسرے کپڑے میں لپیٹ کر کفن دیا جائے اور
اگر کوئی اور کپڑا میر نہ ہو تو ایک کپڑے میں لے کر کفن
دیا جائے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰۶ کا) غسل دہندہ نمازی، پرہیزگار اور امانت دار ہونا چاہیے۔ اگر غسل کے دوران کوئی خوش کن چیز
دیکھے تو اجاب سے بیان کر سکتا ہے اور اگر کوئی پریشان کن چیز ظہور میں آئے تو اسے ہرگز بیان نہ کرے کیونکہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تم اپنے مردوں کی خوبیاں بیان کرو اور برائیوں بیان نہ کرو۔ غسل دینے کا زیادہ حق دار
قربی رشتہ والا ہے اور دوسرے لوگ بھی معاونت کر سکتے ہیں۔ غسل کے پانی میں بری وغیرہ کے پتے ڈال کر گرم کر لیا
جائے اور صابن وغیرہ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ف کفن کی تین اقسام ہیں (۱) سنت (۲) کفایت (۳) ضرورت

مرد کے لیے سنت میں کپڑے ہیں (۱) قمیص، (۲) لفافہ (۳) ازار (چادر)

عورت کے لیے مسنون پانچ کپڑے ہیں (۱) قمیص (۲) لفافہ (۳) ازار (۴) سینہ بند (۵) اور طہنی۔ کفن

کفایت مرد کے لیے کم از کم دو کپڑے ہیں یعنی لفافہ اور ازار اور اس سے کم کرو۔ ہے اور عورت کیلئے (جاری ہے)

اور اگر باریک بینی سے دیکھا جائے تو
 جو بیکری صحت کا دہشت گرد ہے اس سے
 صحت بوجہ بیکری صحت کو ذرا دور رکھنے سے
 جب بیکری صحت کے بیکری صحت کو ذرا دور رکھنے سے
 سے جو بیکری صحت کے بیکری صحت کو ذرا دور رکھنے سے
 اور آج بیکری صحت کے بیکری صحت کو ذرا دور رکھنے سے
 صحت کے بیکری صحت کو ذرا دور رکھنے سے

فی سبب اس سے کہ جو بیکری صحت کے بیکری صحت کو ذرا دور رکھنے سے
 ان سبب اس سے کہ جو بیکری صحت کے بیکری صحت کو ذرا دور رکھنے سے
 ہمارے بیکری صحت کے بیکری صحت کو ذرا دور رکھنے سے
 بیکری صحت کے بیکری صحت کو ذرا دور رکھنے سے
 ہیت کو غسل دینے کے لئے اس کو بیکری صحت کے بیکری صحت کو ذرا دور رکھنے سے
 ہیت کو غسل دینے کے لئے اس کو بیکری صحت کے بیکری صحت کو ذرا دور رکھنے سے

تو جب کہ جائے کہ

ہیت کو غسل دینا یعنی یہ ہے یعنی اب محو یا گھل میں سے چند افراد غسل دے دیں تو سب کے سب بری ہوتے
 ہو جائیں گے ورنہ سب لوگ گنہگار ہوں گے۔ میت پر مکمل حور پر ایک بار پانی بہانا فرض اور تین بار سنت ہے غسل
 دینا سنوں طریقوں سے کہ سب سے پہلے کسی کپڑے وغیرہ سے میت کے لیے پردہ کیا جائے تاکہ غسل دینے والوں کے
 علم و دماغ سے لوٹ نہ دیکھ سکیں پھر میت کے کپڑے اتار کر ناف سے گھٹنوں تک کسی کپڑے سے ڈھانپ دیا جائے
 پھر میت کو استنجا کرایا جائے پھر معروف طریقہ کے مطابق وضو کرایا جائے یعنی پہلے منہ دھویا جائے لیکن منہ اور ناک
 میں پانی نہ ڈالا جائے اگر روئی پانی سے بھگو کر ناک اور دانت وغیرہ صاف کر دیے جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ بعد میں
 کہلیوں سمیت دونوں ہاتھ دھوئے جائیں سر کا مسح کیا جائے اور آفریں دونوں پاؤں دھوئے جائیں۔ پاؤں دھونے
 میں دائیں پاؤں کو پہلے دھویا جائیگا۔ وضو سے فراغت کے بعد میت کو بائیں کروٹ پر لٹا کر سر سے لیکر پاؤں تک
 دائیں کروٹ کو دھویا جائے پھر دائیں کروٹ پر لٹا کر پہلے کی طرح بائیں کروٹ کو دھویا جائے بعد ازاں تمام جسم پر پانی
 بہا دیا جائے بعد میں میت کو ایک لگا کر بٹھایا جائے اور آہستہ آہستہ پیٹ کو دبایا جائے اگر پیٹ سے کوئی گندگی
 وغیرہ برآمد ہوئی تو اسے دھو دیا جائے دوبارہ غسل یا وضو کی ضرورت نہیں آفریں کپڑے وغیرہ سے جسم کو پانی سے خشک
 کر دیا جائے اور تکفین کا مرحلہ مکمل کیا جائے۔

(عاری ہے)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْتُ السُّرْعَةَ
بِهَا أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنَ الْإِبْطَاءِ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ہمارے نزدیک میت کو
جلدی لے جانا تاخیر سے لے جانے سے بہتر ہے اور
یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے -

۳۰۵- أَخْبَرَكَ مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَالْخُلَفَاءُ مَهْلَمٌ
جَدًّا وَابْنُ عُمَرَ -

حضرت زہری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کے آگے چلتے۔ خلفائے راشدین
اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کا عمل بھی حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کے عمل کی مثل تھا -

۳۰۶- أَخْبَرَكَ مَالِكٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
الْمُنْكَدِرِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُدَيْرٍ
أَنَّهَا رَأَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَدِّمُ النَّاسَ
أَمَامَ جَنَازَةِ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ -

حضرت ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیہ رضی اللہ عنہ کا
بیان ہے کہ انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو
دیکھا کہ وہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے جنازہ کے
آگے چلنے کے لیے لوگوں کو تلقین کر رہے تھے -

قَالَ مُحَمَّدٌ الْمَشِيُّ أَمَامَهَا حَسَنٌ وَ
الْمَشِيُّ خَلْفَهَا أَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میت
کے آگے چلنا اچھا ہے اور اس کے پیچھے چلنا افضل
ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے -



(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۲۰ کا) چالیس قدم ہو جائیگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص چالیس قدم تک جنازہ
کو کندھا دیتا ہے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور ایک روایت ہے کہ جو میت کے چار پائیوں کو کندھا دے
اللہ تعالیٰ یعنی طور پر اس کی مغفرت فرما دیتا ہے جنازہ تیار ہو جائے تو فوراً نماز جنازہ پڑھ کر اس کی تدفین کا انتظام کرنا چاہیے
تاخیر سے بالکل کام نہ لیا جائے جنازہ لے جاتے وقت اس کے آگے چلنا بھی جائز ہے لیکن پیچھے چلنا افضل ہے آگے چلنے کی
صورت میں اتنا فاصلہ ہونا چاہیے کہ دیکھنے والا محسوس کرے کہ وہ جنازہ میں شریک نہیں ہے جنازہ کے ساتھ آگ لے جانا
مکروہ ہے جنازہ تیز رفتاری میں لے جانا چاہیے لیکن اتنا تیز نہ ہو کہ میت کو جھٹکے لگیں لوگ جب جنازہ قبر پر لے جائیں اسے
زمین پر رکھنے سے قبل زمین پر بیٹھنا مکروہ ہے -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں ہمارے نزدیک تمہیں لفاغ کی طرح استعمال کیا جائے گا بجائے اس کے کہ اسے زندہ لوگوں کی طرح پہنایا جائے ہمارے نزدیک میت کے کفن میں دو کپڑوں سے بھی کم کرنا پسندیدہ نہیں ہے مگر ضرورت کے تحت اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَذُ الْإِزَارِ بِجَعَلٍ لِفَافَةٍ مِثْلُ الشَّوْبِ الْأَخِيرِ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ أَنْ يُؤْزَرَ وَلَا يُعْجِبُنَا أَنْ يُنْقَصَ الْبَيْتُ فِي كَفْنِهِ مِنْ شَوْبَيْنِ إِلَّا مِنْ ضَرْبٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

۳۔ بَابُ الْمَشِيِّ بِالْجَنَائِزِ وَالْمَشِيِّ مَعَهَا

جنازے کو اٹھانے اور اس کے ساتھ چلنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنازہ لے جانے میں جلدی کرو اس لیے (اگر) وہ اچھا ہوگا تو تم اسے اس کے مقام پر جلدی پہنچا دو گے یا بڑی ہوگا تو تم اسے اپنی گردنوں سے اتار دو گے۔

۳۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَسْرِعُوا بِجَنَائِزِكُمْ فَإِنَّهَا هُوَ خَيْرٌ تَقْدِمُ مَوْتَهُ أَوْ شَرٌّ تَلْقُوهُ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

دقیقہ حاشیہ صفحہ ۲۰۷ کا) کفن کافی تین کپڑے ہیں (۱) لفاغ (۲) ازار (۳) اور دھنی اس سے کم کراہت سے خالی نہیں ہے اور کفن ضرورت مرد اور عورت دونوں کیلئے کم از کم اتنا ہو کہ تمام جسم چھپ جائے (المدنی جلد اول صفحہ ۱۵۹ ادادیہ) ف جنازہ کو کندھا دینا سنت ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازہ کو کندھا دیا تھا سنت یہ ہے کہ میت کو چار آدمی اٹھائیں کسی عذر کی بناء پر دو آدمی بھی اٹھائیں تو جائز ہے۔ میت کو کندھ دینے کا سنون طریقہ یہ ہے کہ پہلے آگے والے بائیں پاؤں کو اپنے دائیں کندھے پر رکھے۔ پھر اسی طرح پیچھے والے پاؤں کو کندھے پر رکھا جائے بعد ازاں میت کے آگے والے دائیں پاؤں کو بائیں کندھے پر رکھا جائے اور پھر اسی طرح پیچھے والے پاؤں کو کندھے پر رکھا جائے ہر پایا اٹھاتے وقت کم از کم دس قدم چلا جائے تو چار پاؤں کی مقدار (جاری ہے)

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں ہماری رائے یہ ہے کہ جنازہ رکھیے کہ کھڑا نہیں ہونا چاہیے یہ بات شروع شروع میں تھی بعد میں متروک ہو گئی اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لِأَنِّي لَأَنْتَرِي الْقِيَامَ لِلْجَنَازَةِ كَمَا كَانَ هَذَا شَيْئًا فَتَرِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

۶۔ بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَالِدُعَاءِ

نماز جنازہ اور دعاء کا بیان

حضرت سعید المقبری رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ نماز جنازہ کیسے پڑھی جاتی ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم بخدا! میں تمہیں بتاتا ہوں میں جنازے کے ساتھ اس کے گھر سے لے کر چلتا ہوں جب اسے رکھ دیا جاتا ہے تو میں حکمیر اللہ اکبر کہتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہوں پھر میں کہتا ہوں اے اللہ! وہ تیرا بندہ ہے تیرے بندے کا بیٹا ہے اور تیری بندی کا بیٹا ہے وہ گواہی دیتا تھا کہ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے رسول ہیں اور تو اس (میت) کے بارے خوب جانتا ہے اگر وہ نیک تھا تو اس کی نیکی میں اضافہ فرما اور اگر وہ برا تھا تو اس سے درگزر و عفو فرما۔ اے اللہ! تو ہمیں اس کے ثواب سے

۳۰۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّكَ سَأَلَ أَبَاهُ هِرَيْرَةَ كَيْفَ يُصَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ فَقَالَ إِنَّا لَعَمْرِي اللَّهُ أُخْبِرُكَ أَتَّبَعُهَا مِنْ أَهْلِهَا فَإِذَا وُضِعَتْ كَبَّرْتُ وَحَمِدْتُ اللَّهَ وَصَلَّيْتُ عَلَى نَبِيِّهِ ثُمَّ قُلْتُ اللَّهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أُمَّتِكَ كَانَ يَشْهَدُ أَنَّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُكَ وَأَنَّكَ أَعْلَمُ بِمَنْ كَانَ مُحْسِنًا فِرْدًا فِي إِجْسَانِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَرُ عَنْهُ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنْنَا بَعْدَهُ۔

۴۔ یَابُ الْمَيِّتِ لَا يُتْبَعُ بِنَارٍ بَعْدَ مَوْتِهِ أَوْ مَجْمَرَةٍ فِي جَنَازَتِهِ

جنازے کے ساتھ آگ یا دھونی لیجانے کی ممانعت کا بیان

حضرت سعید بن ابی سعید المقبری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میت کے ساتھ آگ لے جانے اور دھونی لے جانے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ **فَا**

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے تھے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۳۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ أَنَّ أَبَاهُ رِيْدَةَ أَنْ يُتْبَعَ بِنَارٍ بَعْدَ مَوْتِهَا أَوْ مَجْمَرَةٍ فِي جَنَازَتِهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خَدُّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

۵۔ يَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

جنازے کے لیے کھڑا ہونے کا بیان

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے اور بعد میں بیٹھ جاتے **فَا**

۳۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ وَاقِدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَعَاذِ بْنِ نَعْمَانَ رَضِيَ عَنْ تَافِعِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ مَعْوِذِ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ **فَا** فقهاء کرام نے صراحت فرمایا ہے کہ میت کیساتھ آگ لے جانا منع ہے اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ کے علاوہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی وصیت فرمائی تھی کہ میرے جنازہ کے ساتھ آگ لیکر نہ جانا (موطا امام مالک) **فَا** جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونا ضروری نہیں ہے کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل کو ترک فرمادیا تھا اگر کوئی شخص نماز جنازہ شامل ہونا چاہتا ہے تو وہ کھڑا ہو سکتا ہے اور جنازے میں شامل ہو جائے (حاشیہ موطا امام محمد)

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ بَهَذَا أَنَا خُذُ يُسَلِّمُ عَنْ
يَمِينِهِ وَيَسَارِهِ وَيُسْمِعُ مَنْ يَلِيهِ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ دائیں طرف اور بائیں طرف
اتنی آواز سے سلام پھیرا جائے کہ قریب والے لوگ
سن لیں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز عصر کے بعد اور نماز فجر
کے بعد نماز جنازہ پڑھ لیا کرتے تھے جبکہ یہ دونوں نمازیں
اپنے اپنے وقت میں پڑھی جاتیں۔

۳۱۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ
الصُّبْحِ إِذَا صَلَّيْنَا لَوْ قَتِهَمَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں ان اوقات میں نماز جنازہ
پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں جبکہ طلوع آفتاب اور غروب
آفتاب کے باعث سورج کا رنگ زرد نہ پڑ گیا ہو اور یہی
امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ لَا بَأْسَ
بِالصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي تَيْبِكَ السَّاعَتَيْنِ
مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ أَوْ تَتَخَيَّرِ الشَّمْسُ بِصَفْرَةٍ
لِلْمَغِيبِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

۱۔ بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کا نماز جنازہ مسجد میں پڑھا گیا

۳۱۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ مَا صَلَّيْتُ عَلَى عَمْرٍو إِلَّا فِي
الْمَسْجِدِ -

ف نماز جنازہ مسجد میں ادا کرنا مکروہ ہے کیونکہ سرزمین مدینہ طیبہ میں جنازہ گاہ مسجد سے علیحدہ بنائی گئی تھی جہاں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نماز جنازہ پڑھایا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جو جنازہ
مسجد میں پڑھا گیا تو یہ غدر پر محمول کیا جائے گا۔ یعنی کسی غدر اور مجبوری کے سبب نماز جنازہ مسجد میں بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔

محروم نہ کرنا اور تو اس کے بعد ہمیں امتحان میں نہ ڈالنا
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ نماز جنازہ میں قراءت نہیں ہے۔
اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز جنازہ پڑھتے تو اتنی
بند آواز سے سلام پھیرتے کہ ان کے سامنے والے لوگ
سن لیتے۔

قَالَ مُحَمَّدًا وَبِهَذَا نَأْخُذُ لِقِرَاءَةِ
عَلَى الْجَنَازَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ
اللَّهُ -
۳۱۰ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ
ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ سَلَّمَ حَتَّى
يَسْمِعَ مَنْ يَلِيهِ -

ف نماز جنازہ پڑھنا فرض کفایہ ہے یعنی اہل محلہ یا گاؤں میں سے چند افراد پڑھ لیں تو تمام سہمی الزمہ ہو جائیں گے ورنہ
سب گنہگار قرار پائیں گے مسلمانوں کا امیر جنازہ پڑھانے کا سب سے زیادہ محتدر ہے۔ اس کے بعد حسب مراتب
میت کے ورثاء۔ اگر ورثاء کی اجازت کے بغیر جنازہ پڑھا گیا تو وہ دوبارہ پڑھ سکتے ہیں البتہ تدفین کے بعد نہیں
پڑھ سکتے۔ بعد ازاں محلہ کا امام مسجد جنازہ پڑھانے کا حق دار ہے۔ اگر ورثاء ابتداءً امام مسجد کو نماز جنازہ پڑھانے کی
اجازت دے دیں تو بھی جائز ہے۔

نماز جنازہ پڑھانے کا مسنون طریقہ یوں ہے کہ لوگ امام کے پیچھے طاق عدد صفیں بنا کر نماز جنازہ کی نیت
کر کے کھڑے ہو جائیں نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی جائیں گی پہلی تکبیر کے بعد ثناء پڑھی جائے گی دوسری تکبیر کے
بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا جائے گا تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دعا کی جائے اگر
میت بالغ ہو تو یہ دعا اللہم اغفر لِحَيَاتِنَا وَمَيِّتِنَا الخ پڑھی جائے گا اگر نابالغ ہو تو اللہم اجعلہ لنا الخ
اور اگر بچہ ہو تو اللہم اجعلہا لنا الخ پڑھی جائے اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیا جائے پہلی تکبیر کے علاوہ
رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔ سلام پھیرتے ہی صفیں توڑ دی جائیں گی۔ نماز جنازہ میں ثناء، درود اور دعائیں
بند آواز سے نہیں پڑھی جائیں گی۔ نماز جنازہ میں قراءت نہیں ہوتی۔ مرد کی نماز جنازہ ہو تو امام اس کے سر کے مقابل
کھڑا ہو اور اگر میت عورت ہو تو امام جنازہ کے وسط میں کھڑا ہوگا۔ نماز جنازہ کے اختتام پر تمام شرکاء
میت کے لیے خصوصی دعا کریں کیونکہ حدیث پاک میں موجود ہے کہ جب نماز جنازہ پڑھ لو تو میت کے لیے خصوصی دعا
کرو۔ نماز جنازہ میں اگر کوئی شخص کچھ تکبیریں کہی جائے کے بعد شامل ہو تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد وہ اپنی
تکبیریں پوری کرے۔

۹۔ بَابُ الرَّجُلِ تُدْرِكُهُ الرَّجُلُ عَلَى الْجَنَازَةِ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ

نماز جنازہ کے لیے با وضو ہونے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ بغیر وضو
کے کوئی شخص نماز جنازہ نہ پڑھے۔ ف

۳۱۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا يُصَلِّي الرَّجُلُ عَلَى جَنَازَةٍ
إِلَّا وَهُوَ طَاهِرٌ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس روایت
سے ہم یہ دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کوئی شخص وضو کے بغیر
نماز جنازہ نہ پڑھے اگر کسی کو اچانک یہ صورت پیش آ
جائے کہ جنازہ تیار ہو اور وہ بے وضو ہو تو وہ تیمم کر کے
نماز جنازہ میں شریک ہو سکتا ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ لَا يَنْبَغِي أَنْ
يُصَلِّيَ عَلَى الْجَنَازَةِ إِلَّا طَاهِرٌ فَإِنْ فَاجَأَتْهُ
وَهُوَ عَلَى غَيْرِ طَهْوٍ تَيَمَّمَ وَصَلَّى عَلَيْهَا
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

۱۰۔ بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ مَا يُدْفَنُ

میت کی تدفین کے بعد نماز جنازہ پڑھنے کا بیان

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۳۱۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ

ف اگر کسی کا وضو نہ ہو جبکہ نماز جنازہ بالکل تیار ہے اگر وضو کرنے جا ہیگا تو شامل نہ ہو سکے گا تو وہ فوراً تیمم کر کے جنازہ میں
شامل ہو جائے ایسے نماز عیدین کے موقع پر بھی ہے کہ اگر وضو کرنے کے نماز میں شامل ہو سکی امید نہ ہی ہو تو تیمم کر کے نماز میں شمولیت
کی جا سکتی ہے نماز جنازہ اور نماز عیدین کا خلیفہ نہیں ہے اس لیے ان دونوں کیلئے ضرورت کے تحت تیمم جائز ہے جبکہ باقی نمازوں
کا خلیفہ ہے یعنی ان کو بطور قضا پڑھا جا سکتا ہے لہذا ان کے لیے تیمم جائز نہیں ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مسجد میں نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور ایسے ہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہم تک پہنچی ہے۔ مدنیہ طیبہ میں جنازہ گاہ مسجد سے باہر تھی یہ وہی جگہ تھی جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ پڑھایا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يُصَلِّي عَلَى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ وَكَذَلِكَ بَلَّغْنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَمَوْضِعُ الْجَنَازَةِ بِالْمَدِينَةِ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ الْمَوْضِعُ الَّذِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ فِيهِ۔

۱۔ بَابُ يُحْمَلُ الرَّجُلُ الْبَيْتَ أَوْ يَحْنَطُهُ وَيَغْسِلُهُ هَلْ يَنْقُصُ ذَلِكَ وَضُوءَهُ

میت کو اٹھانے، اسے خوشبو لگانے یا غسل دینے سے کیا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد الرحمن بن سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی میت کو خوشبو لگائی اور اُسے اٹھایا اور پھر مسجد میں داخل ہوئے وضو کیے بغیر انھوں نے نماز پڑھی۔

۳۱۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا قَاتِبٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَنَطَ ابْنًا لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَحَمَلَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص نے جنازہ کو اٹھایا، خوشبو لگائی، کفن دیا اور یا غسل دیا اس پر وضو نہیں ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُوا لَوْ وَضُوءٌ عَلَى مَنْ حَمَلَ جَنَازَةً وَلَا مَنْ حَنَطَ مَيْتًا أَوْ كَفَّنَهَا أَوْ غَسَلَهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

ف وہ امر جن سے وضو فاسد ہو جاتا ہے، کا ذکر وضو کے بیان میں گزر چکا ہے، ان میں یہ امر نہیں ہیں۔ اس لیے میت کو غسل دینے، اسے خوشبو لگانے، اٹھانے، کفن دینے اور دفن کرنے سے وضو فاسد نہیں ہوتا۔

۳۱۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ
 أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ بْنَ حَنِيْفٍ أَخْبَرَهُ
 أَنَّ مَسْكِيْنَةَ مَرَضَتْ فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَضِهَا قَالَ كَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُ
 الْمَسَاكِينَ وَيَسْأَلُ عَنْهُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَتْ فَأَذِنُونِي
 بِهَا قَالَ فَأَنَّى يَجْنِازُهَا لَيْلًا فَكِرَهُوا أَنْ
 يُؤْذِنُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِاللَّيْلِ فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ بِأَلَدِي كَانَ مِنْ شَأْنِهَا
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَمْ أَمْرُكُمْ أَنْ تُؤْذِنُونِي فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
 كِرَهُنَا أَنْ نُعْرِجَكَ لَيْلًا أَوْ نَوْقِظَكَ
 قَالَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
 سَلَّمَ حَتَّى صَفَّ بِالنَّاسِ عَلَى قَبْرِهَا فَصَلَّى
 عَلَى قَبْرِهَا فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ التَّكْبِيرُ
 عَلَى الْجَنَازَةِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ وَلَا يُنْبَغِي
 أَنْ يُصَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ قَدْ صَلَّى عَلَيْهَا وَ
 لَيْسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا
 كَغَيْرِهِ أَلَا يَرَى أَنَّ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ
 بِالْمَدِينَةِ وَقَدْ مَاتَ بِالْحَيْشَةِ فَصَلَّوْهُ

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کا
 بیان ہے کہ ایک مسکین عورت بیمار ہو گئی۔ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی بیماری کے سلسلے میں عرض
 کیا گیا کہ راوی کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مسکینوں کی عیادت فرمایا کرتے تھے اور ان کے
 بارے پوچھتے بھی رہتے تھے۔ راوی کا کہنا ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وہ بڑھی عورت
 فوت ہو جائے تم مجھے اطلاع دینا۔ راوی بیان کرتے ہیں
 کہ اس مسکینہ کا جنازہ رات کے وقت لایا گیا۔ صحابہ کرام
 رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رات کے وقت آپ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو اطلاع دینا اچھا نہ سمجھا۔ جب صبح ہوئی تو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی گئی
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں نے تم کو نہیں کہا
 تھا کہ مجھے اطلاع دینا؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم
 اجمعین نے عرض کیا حضور! رات کے وقت آپ کو
 نکالنا اور آپ کو بیدار کرنا ہم نے اچھا نہ سمجھا۔ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نکلے حتیٰ کہ لوگوں نے اس مسکینہ کی
 قبر پر صف بندی کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار
 تکبیروں کے ساتھ قبر پر نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
 سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ نماز جنازہ میں چار تکبیرات
 ہیں جس میں میت پر نماز جنازہ پڑھی جا چکی ہو اس پر دوبارہ
 نہ پڑھی جائے اس معاملہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو دوسروں کی طرح تصور نہیں کرنا چاہیے کہ آپ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے سرزمین مدینہ طیبہ میں نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی

سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَخَدَّجَ بِهِمْ إِلَى الْمَصَلِيِّ قَصَفَتْ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَةً تَكْبِيرَاتٍ -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی وفات کے بارے اسی دن بتا دیا تھا جس دن وہ فوت ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو لے کر جنازہ گاہ کی طرف تشریف لے گئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین صف باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی۔

ف امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا درست نہیں ہے غائبانہ نماز جنازہ کے جواز میں شاہد حبشہ نجاشی کا واقعہ پیش نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس کی کئی وجوہات ہیں مثلاً (۱) یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے اس لیے اس سے استدلال قائم کرنا درست نہیں (۲) یہ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قرب و بعد برابر ہیں گویا نجاشی کا جنازہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھا۔

میت کو اگر نماز جنازہ کے بغیر دفن کر دیا گیا ہو تو اس کے پٹھنے سے قبل قبر پر نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے ماہرین کا کہنا ہے کہ گرمیوں کے موسم میں تین دن کے بعد اور سردیوں کے موسم میں ایک دن کے بعد میت پھٹ جاتی ہے۔

فَلَكَبَّرَ أَرْبَعَةً تَكْبِيرَاتٍ كَالْفَاظِ إمام اعظم ابو حنیفہ کے موقف کی تائید و حمایت میں ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں صرف چار تکبیرات کہتے تھے۔

اگرچہ رات کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نماز پڑھ لی تھی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر دوبارہ نماز جنازہ پڑھی اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شریعت مطہرہ میں خود مختار ہیں جو چاہیں کر سکتے ہیں۔

لیکن اس کو بنیاد بناتے ہوئے کسی اور کے لیے جائز نہیں ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رات کی تاریکی میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دینا اور تکلیف دینا عظمت و شان کے خلاف تصور کیا اس لیے خود جنازہ پڑھ لیا اس بات کو بنیاد بنا کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خائن وغیرہ (معاز اللہ) کہنا جہالت، بغض و عناد اور اللہ و رسول سے دشمنی کا نتیجہ ہے صحابہ کرام ہی وہ جماعت ہے جنہوں نے براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسب فیض کیا انکی عظمت و شان کے بارے بشارت آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ موجود ہیں قرآن نے ان نفوس قدسیہ کی عظمت و فضیلت ان الفاظ رضی اللہ عنہم و رضوانہ سے بیان کی جبکہ حدیث رسول کے الفاظ یہ ہیں اصحابی کالنجوم بايديها اقتديتم او كما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے کامیاب ہو جاؤ گے۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو معاف فرمائے انھوں نے جھوٹ نہیں کہا وہ مہجول گئے ہیں یا ان سے غلطی واقع ہوئی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزرا ایک جنازے پر ہوا جس پر آہ دہکا کی جا رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ میت پر رو رہے ہیں جبکہ میت کو قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہماری دلیل ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

يُعَذَّبُ بِبَكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللَّهُ لِابْنِ عُمَرَ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلَكِنَّهُ قَدْ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَنَازَةٍ يُبْكِي عَلَيْهَا فَقَالَ إِنْتَهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَقُولُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَأْخُذُ وَهِيَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

۱۲۔ بَابُ الْقَبْرِ يَتَّخِذُ مَسْجِدًا أَوْ يَصِلُ إِلَيْهِ أَوْ يَتَوَسَّدُ

قبر کو سجدہ گاہ بنانے یا اس کی طرف نماز پڑھنے یا اسے تکیہ بنانے کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کرے کہ انھوں نے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کی قبور کو سجدہ گاہ بنا لیا۔

۳۱۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتِلِ اللَّهُ الْيَهُودَ إِذْ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ۔

پہلی شریعتوں میں سجدہ عظیمی جائز تھا (غیر اللہ کو)۔ لیکن امت محمدیہ کے لیے یہ سجدہ قطعی طور پر حرام ہے بعض روایات میں آتا ہے کہ ایک اونٹ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور اپنا سر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں مبارکوں پر رکھ دیا یہ دیکھ کر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! جانور آپ کو سجدہ کرتے ہیں ہم زیادہ حق دار ہیں اگر آپ اجازت دیں تو ہم بھی سجدہ کر لیں؟ آپ نے فرمایا میری شریعت میں سجدہ حرام ہے اگر اللہ کے علاوہ کسی اور کو سجدہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ ان روایات کی بنیاد پر کہا جاسکتا ہے کہ کسی پیر کو یا ولی اور نبی کی قبر کو سجدہ کرنا کفر ہے اگر کسی نے اپنی جہالت کی وجہ سے کیا تو اسے چاہیے کہ آئندہ ایسا نہ کرے (جاری ہے)

جبکہ وہ جہنم میں فوت ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز برکت و طہارت کے لیے تھی عام لوگوں کی نماز جیسی نہیں تھی اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةٌ وَ طَهْرَةٌ فَلَيْسَتْ كَغَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

۱۱۔ بَابُ مَا رُوِيَ أَنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِكَاءِ الْحَيِّ

زندوں کے رونے کے سبب میت کو عذاب ہونے کا بیان

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے مردوں پر نہ رویا کرو اس لیے کہ میت کو اہل خانہ کے رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے فی

۳۱۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَبْكُوا عَلَى مَوْتِكُمْ فَإِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبِكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ -

حضرت عمرہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے بیان کیا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ زندوں کے رونے کے باعث میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔ اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما نے

۳۱۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ أَسْتَبَدَّ الرَّحْمَنُ إِتْمَانًا أَخْبَرْتَهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ

فی کیا زندوں کے رونے کے سبب میت کو عذاب ہوتا ہے؟ اس میں کئی اقوال ہیں ایک قول یہ ہے کہ یہ روایت اپنے ظاہر پر دال ہے کہ اہل خانہ کے رونے کے سبب میت کو عذاب ہوتا ہے دوسرا قول یہ ہے کہ غیر مسلم کو عذاب ہوتا ہے مسلمان کے متعلق یہ حکم نہیں ہے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بیان سے اسکی تصدیق ہوتی ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ اگر میت نے رونے کی وصیت کی ہو تو اہل خانہ کے رونے کی وجہ سے اسے عذاب دیا جاتا ہے ورنہ نہیں تیسرا قول زیادہ بہتر ہے کیونکہ اگر اس نے وصیت نہیں کی تو اہل خانہ کے رونے یا بے صبری کی سزا اسے دی جانا خلاف عقل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۔ کتابُ الزکوٰۃ

۱۔ بابُ زکوٰۃِ الْمَالِ

مال کی زکوٰۃ کا بیان

۳۳۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ
السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ سَأَلَ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَنْ زَكَاةِ الْمَالِ
فَأَجَابُوهُ بِأَنَّهَا تَزَكَّى الْمَالُ مِنْ
كُلِّ شَيْءٍ فِيهِ مَالٌ يَكْفِي لِحَاظِهِ
وَأَنْ يَكْفِيَ لِحَاظِهِ

ول زکوٰۃ کا معنی و مفہوم: زکوٰۃ:۔ زکی یزکی سے باب تفعیل کا خلاف قیاس مصدر ہے۔ اس کا معنی بڑھنا، پاک کرنا ہے اور اصطلاحی اور فقہی لحاظ سے زکوٰۃ سے مراد وہ مال ہے جو اصل مال سے کسی فقیر وغیرہ کو دینے کیلئے علیحدہ کیا جاتا ہے۔

فرضیت زکوٰۃ کی حکمت:۔ اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے لوگ پیدا فرمائے (۱) امراد اور (۲) غرباء۔ امراد پر زکوٰۃ واجب فرمادی تاکہ مال و متاع تمام لوگوں میں گردش کرتا رہے ان میں سخاوت کا جذبہ پیدا ہو اور ساتھ ساتھ غرباء کا بھی گزر اوقات ہوتا رہے۔

تاریخ فرضیت زکوٰۃ: زکوٰۃ کب فرض ہوئی اس بارے میں متعدد اقوال ہیں (۱) ہجرت سے قبل واجب ہوئی تھی۔ (۲) سرزمین مدینہ طیبہ میں ہجرت کے دوسرے سال فرض ہوئی تھی۔ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے ہجرت سے قبل زکوٰۃ میں پہلے قول کو قابل اعتقاد قرار دیا ہے۔

زکوٰۃ کی اہمیت:۔ قرآن و حدیث میں عبادات میں سے نماز کے بعد جس کو زیادہ بطور تاکید بیان کیا ہے وہ زکوٰۃ ہے عام طور پر نماز اور روزہ، حج اور زکوٰۃ کی ترتیب سے عوام الناس میں عبادات کی اصطلاحات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ حقیقت میں زکوٰۃ کا ذکر نماز کے بعد متصل ہونا چاہیے نہ کہ سب سے آخر میں۔ (جاری ہے)

۳۲۰۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ
عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَتَوَسَّدُ
عَلَيْهَا وَيَضْطَجِعُ عَلَيْهَا قَالَ بَشَرٌ يَعْنِي
الْقُبُورَ -

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمیں یہ
روایت ملی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس سے تکبیر
لگالیا کرتے تھے اور اس پر لیٹ جاتے تھے حضرت
بشیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یعنی قبروں پر۔

(حاشیہ گذشتہ صفحہ کا) اور اگر کسی نے دانستہ طور پر کہا تو گویا اس نے کفر کا ارتکاب ہے اسے تبدیل ایمان کرنا چاہیے اور
توبہ کرنی چاہیے اور اس کا یہ بھی مطلب نہیں ہے کہ اولیاء و صالحین اور انبیاء کرام علیہم السلام کے مزارات پر جانا حرام
اور شرک ہے ان مقامات پر جا کر آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے فاتحہ خوانی کرنا جائز ہے مسلمانوں کی قبور پر فاتحہ خوانی
کے سلسلے میں جانا سنت ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، شہداء و احد کی قبور پر تشریف لے جاتے تھے۔ قبر
کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھنا یا اس پر بیٹھنا منع ہے کیونکہ یہ صاحب قبر کی عظمت کے خلاف ہے ایک روایت میں
ہے کہ ایک شخص قبر پر ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرماتے ہوئے فرمایا لا تؤذ
صاحب القبر یعنی تو صاحب قبر کو اذیت نہ دے۔ قبر کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھنا یا اس کے اوپر بیٹھنا ممنوع ہے
اس مسئلہ کی مزید تحقیق کے لیے مجددین و ملت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کی مشہور کتاب "حرمت
سجدہ تعظیم" کا مطالعہ فرمائیں۔

ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کا قول ہے۔

۲۔ بَابُ مَا يَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ

ان چیزوں کا بیان جن میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے

۳۲۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعَصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ
صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْاقٍ مِنَ الْوَبْرِ صَدَقَةٌ
وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ دُوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ وسق
سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں۔ پانچ اوقیہ سے کم
چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم اونٹوں
میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۳۲۴۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ
يَأْخُذُ بِذَلِكَ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ
فِيمَا أَخْرَجَتْ الْأَرْضُ مِنَ الْعَشْرِ مِنْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ
إِنْ كَانَتْ تُشْرَبُ سَيْحًا أَوْ تَسْقِيهَا السَّمَاءُ وَإِنْ
كَانَتْ تُشْرَبُ بِغَرَبٍ أَوْ دَالِيَةٍ فَنِصْفُ عَشْرِ
وَهُوَ قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَمُجَاهِدٍ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور حضرت امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ بھی اسی پر ہے لیکن الہی چیز میں
مستثنیٰ ہے وہ یہ کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے جس چیز کو بھی زمین اگاتی ہے خواہ وہ کثیر ہو
یا قلیل اس میں عشر بے بشرطیکہ اسے چشمہ (نہر) یا
بارش سے سیراب کیا گیا ہو اور اگر زمین ڈول وغیرہ
سے سیراب ہوتی ہو تو اس میں نصف عشر ہوگا اور

ف پانچ وسق سے کم کھجوروں، پانچ اوقیہ یعنی دو سو درہم سے کم چاندی میں اور پانچ اونٹوں سے کم اونٹوں
میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ زمین کی پیداوار میں دیگر آئمہ نصاب کا تعین کرتے ہیں لیکن امام ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک غلہ، بھل اور سبزوں وغیرہ میں خواہ کثیر ہوں یا قلیل زکوٰۃ (عشر) واجب ہے کیونکہ
حدیث شریف میں ہے کہ زمین جو چیز بھی اگائے اس پر زکوٰۃ ہے۔

عَنْهُ كَانَ يَقُولُ هَذَا شَهْرُ زَكَاةِكُمْ فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ
دَيْنٌ فَلْيُؤَدِّ دَيْنَهُ حَتَّى تَحْصُلَ أَمْوَالُكُمْ فَتُؤَدُّوا
مِنْهَا الزَّكَاةَ .

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ مَنْ كَانَ عَلَيْهِ
دَيْنٌ وَلَهُ مَالٌ فَلْيَدِّ فَرَّ دَيْنَهُ مِنْ مَالِهِ فَإِنْ
بَقِيَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا يَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ فَفِيهِ زَكَاةٌ
وَتِلْكَ مَا تَمَّا دُرْهُمِ أَوْ عِشْرُونَ مِثْقَالًا ذَهَبًا
فَصَاعِدًا أَوْ رَنْ كَانَ الَّذِي بَقِيَ أَقَلُّ مِنْ ذَلِكَ
بَعْدَ مَا يُدْفَعُ مِنْ مَالِهِ الدَّيْنُ فَلَيْسَتْ فِيهِ
الزَّكَاةُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ .

۳۲۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ
حُصَيْفَةَ أَنَّهُ سَأَلَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ
لَهُ مَالٌ وَعَلَيْهِ مِثْلُهُ مِنَ الدَّيْنِ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ
فَقَالَ لَا .

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

یہ مہینہ رجب ہمتھاری زکوٰۃ کا مہینہ ہے جس پر قرض ہو
اسے چاہیے کہ اپنا قرض ادا کر دے حتیٰ کہ تمھارا مال باقی
بچ جائے اور اس سے تم زکوٰۃ نکال دو ورنہ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں جس شخص پر قرض ہو اور اس
کے پاس مال موجود ہو تو چاہیے کہ وہ اپنے مال سے قرض
ادا کرے۔ قرض کی ادائیگی کے بعد اگر اتنا مال بچ جائے
جس پر زکوٰۃ ہوتی ہے تو اس سے زکوٰۃ ادا کر دی جائے۔
وہ دو سو درہم یا بیس مثقال سونا ہے اور یا اس مقدار سے
زائد سونا ہو اگر زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد اس سے کم
مقدار میں سونا باقی بچا ہو تو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے۔
اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حضرت نیرید بن خصیف رضی اللہ عنہ نے حضرت
سلیمان بن سلیمان رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے
سوال کیا جس کے پاس مال ہو اور اسی مال کی مقدار اس
پر قرض ہے کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟ انھوں نے
(حضرت سلیمان بن یسار) نے کہا نہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۲۲۱ کا) ارکانِ خمسہ والی حدیث اور دیگر احادیث میں نماز کے بعد زکوٰۃ کو بیان کیا گیا ہے جس سے
حج اور روزہ کی نسبت اس کی اہمیت و افادیت واضح ہو جاتی ہے۔
ف مال زکوٰۃ کی شرح :- وجوب زکوٰۃ کی شرح یہ ہے کہ کسی کے پاس ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون
تولے چاندی اور یا کوئی اور چیز ہو جو ان دونوں میں سے کسی کی مالیت کی ہو اور اس پر سال بھی گزر جائے اور کسی کو
قرض بھی نہ ہو تو زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے اگر اس پر قرض ہو اگر قرض کی ادائیگی کے بعد نصاب کے مطابق رقم باقی
رہی تو زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں۔

حضرت محمد بن عقبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ سے اپنے مکاتب غلام کے بارے دریافت کیا جس نے انھوں نے بھاری مال وصول کر کے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ محمد بن عقبہ نے پوچھا کہ کیا اس مال پر زکوٰۃ ہے۔ قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایسے مال سے زکوٰۃ وصول نہیں کرتے تھے جس پر سال نہ گزرا ہو۔ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ نے کہا: جب حضرت ابو بکر صدیق لوگوں کو وظائف عنایت فرماتے تو ان سے پوچھ لیتے کیا تیرے پاس اتنا مال ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟ اگر وہ ہاں میں جواب دیتا تو اس کے وظیفے سے آپ زکوٰۃ کاٹ لیتے اور اگر وہ نفی میں جواب دیتا تو اسے مکمل طور پر وظیفہ عنایت فرما دیتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حضرت عائشہ بنت قدام بن مظعون رضی اللہ عنہا اپنے والد (قدام) کے حوالے سے بیان کرتی ہیں کہ انھوں نے (قدام بن مظعون) نے کہا جب میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے اپنا وظیفہ حاصل کرتا تھا تو مجھ سے پوچھ لیتے تھے کہ کیا تمہارے پاس اتنا مال ہے

مَكَاتِبٍ لَّكَ قَاطِعَةً بِمَالٍ عَظِيمٍ قَالَ قُلْتُ هَلْ فِيهِ زَكَاةٌ قَالَ الْقَاسِمُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ لَا يَأْخُذُ مِنْ قَالٍ صَدَقَةٌ حَتَّى يَحْوَلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ قَالَ الْقَاسِمُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَعْطَى النَّاسَ أَعْطِيَانِهِمْ يَسْأَلُ الرَّجُلَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ مَّالٍ قَدْ وَجَبَتْ فِيهِ الزَّكَاةُ فَإِنْ قَالَ نَعَمْ أَخَذَ مِنْ عَطَائِهِمْ زَكَاةً ذَلِكَ السَّالِ وَإِنْ قَالَ لَا سَلَّمَ إِلَيْهِ عَطَاءً.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

۳۲۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ حَسِينٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ قَدَامَةَ بْنِ مَظْعُونٍ عَنْ أَبِيهَا قَالَ كُنْتُ إِذَا قَبِضْتُ عَطَائِي مِنْ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ سَأَلْتِي هَلْ عِنْدَكَ مَالٌ وَجَبَ عَلَيْكَ فِيهِ الزَّكَاةُ فَإِنْ قُلْتُ نَعَمْ أَخَذَ مِنْ

ف کسی شخص کے پاس شرعی نصاب کے مطابق دولت ہو لیکن وہ سب دولت بطور قرض وصول کی ہوئی ہے اس دولت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ صحابہ کرام بالخصوص خلفاء راشدین کا بھی یہی طریقہ کار تھا کہ قرض کے علاوہ کوئی شخص صاحب زکوٰۃ ہوتا اس سے زکوٰۃ وصول کرتے تھے ورنہ نہیں۔

یہی ابراہیم نخعی اور مجاہد رحمہما اللہ کا قول ہے۔

۳۔ بَابُ الْمَالِ مَتَى تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ

مال میں زکوٰۃ کب واجب ہوتی ہے

۳۲۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ لَا تَجِبُ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ
الْحَوْلُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ إِذَا أَنْ تَكْتَسِبَ مَالًا فَيَجْمَعُهُ
إِلَى مَالٍ عِنْدَهُ مِثْلًا يَزْكَى فَإِذَا وَجِبَتْ الزَّكَاةُ
فِي الْأَوَّلِ زَكَى الثَّانِي مَعَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَأَبِي رَاهِيْمًا النَّخَعِيِّ رَحِمَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک مال
پر سال نہ گزر جائے زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے سوائے اس مسئلہ کے۔ وہ
یہ کہ جو نیا مال حاصل ہو اسے ایسے مال کے ساتھ جمع کر لیا
جس سے زکوٰۃ ادا کر دی گئی ہو پھر جب پہلے مال میں
زکوٰۃ واجب ہوگی تو اس کے ساتھ دوسرے مال کی بھی
زکوٰۃ دینا ہوگی اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ اور ابراہیم نخعی
رحمہما اللہ کا قول ہے۔

۴۔ بَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الدَّيْنُ هَلْ عَلَيْهِ فِيهِ زَكَاةٌ

جس شخص کے پاس مال قرض ہو کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے؟

۳۲۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقَيْبَةَ
حَضْرَتُ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
فَ شَرَعِي نَصَابُ كَمَا مَطْلُوقُ جَبْ دَوْلَتِ جَمْعُ هُوَ جَائِزٌ أَوْ اسْ بِرِ سَالٍ كُنْدَرَجَائِ زَكَاةٌ وَاجِبٌ هُوَ جَائِزٌ هُوَ
كَيْ لِي كَوْنِي مَهِينَةً مَتَعِينَ نَهَيْتُ هُوَ جَمْعُ مَهِينَةٍ كِي تَارِيخُ كَوْنِ نَصَابٍ بِرِ سَالٍ كَمَلٍ هُوَ جَائِزٌ كَا زَكَاةٌ وَاجِبٌ هُوَ جَائِزٌ كِي سَالٍ
كُنْدَرَجَائِ سِي قَبْلُ كَوْنِي أَيْنِي مَالٍ كِي زَكَاةٌ كَمَا لِدِي تَابِي أَدَا هُوَ جَائِزٌ كِي۔

إِلَّا أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ لِيَتِيمٍ أَوْ يَتِيمَةٍ لَعَرِيْبُلًا
فَلَا تَكُونَ فِي مَالِهَا زَكَاةٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ -
سولے نامالغ یتیموں کے۔ اور ان کے مال میں بھی
زکوٰۃ نہیں ہوتی اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کا قول ہے۔

۶۔ بَابُ الْعُشْرِ

عُشْرٌ كَابِيَان

۳۲۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ
كَانَ يَأْخُذُ مِنَ النَّبِطِ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالزَّرِيْبِ نِصْفَ
الْعُشْرِ يُرِيدُ أَنْ يَكْثُرَ الْحِصْلُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ
وَيَأْخُذُ مِنَ الْقَطَنِيبَةِ الْعُشْرَ -
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں زمین والے
لوگوں کی گندم اور زیتون سے نصف عشر (بسیواں حصہ)
وصول کرتے اور اگر وہ لوگ اپنی اجناس مدینہ میں لے
آتے تو آپ ان کا نصف عشر معاف کر دیتے اور باقی اجناس
سے عشر (دسواں حصہ) وصول کرتے یہ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ذمی لوگوں
کی بر قسم کی اجناس سے جن سے تجارت کی جاسکتی
ہو سال میں ایک مرتبہ نصف عشر (بسیواں حصہ) وصول
کیا جائے گا اور اہل حرب لوگ جب امن لیکر دارالاسلام
میں داخل ہو جائیں تو ان کی بر جنس سے عشر وصول کیا
جائے گا اور ایسے ہی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے

قَالَ مُحَمَّدٌ يُؤْخَذُ مِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ مِمَّا
اُخْتَلَفُوا فِيهِ لِلتِّجَارَةِ مِنَ قَطَنِيبَةٍ أَوْ غَيْرِ
قَطَنِيبَةٍ نِصْفَ الْعُشْرِ فِي كُلِّ سَنَةٍ وَمِنْ أَهْلِ
الْحَرْبِ إِذَا دَخَلُوا أَرْضَ الْإِسْلَامِ بِأَمَانٍ
الْعُشْرُ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ وَكَذَلِكَ أَمْرُ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ حُدَيْرٍ وَأَنْسُ بْنُ مَالِكٍ

ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ فیما سفت السماء العشر یعنی جس کھیت کو آسمان
سیراب کرے اس میں عشر ہے لصاب مقرر کیے بغیر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک زمین کی ہر پیداوار
میں عشر ہے بارانی زمین یعنی جسے آسمان سیراب کرے کی پیداوار میں عشر ہے اور جس زمین کو اونٹوں وغیرہ کی مدد سے
سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر ہے۔

عَنْ جَسٍ پَرِ زَكَاةٍ وَاجِبٍ هَوْتِي هِي اِكْرَمِي هَا فِي جَوَابِ
عَطَائِي زَكَاةَ ذَلِكِ الْمَالِ وَالْاَدَقِعَ اِلَى عَطَائِي - دے دیتا تو آپ رضی اللہ عنہ میرے دلچسپی سے کوئی
کر لیتے اور اگر نفی میں جواب دیتا تو میرا وظیفہ (سب کا
سب) مجھے دے دیتے۔

۵۔ بَابُ زَكَاةِ الْحُلِيِّ

زیور کی زکوٰۃ کا بیان

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ اپنے
باپ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی کی یتیم لڑکیوں کی کفالت
کرتی تھیں، ان کے پاس زیور تھا حضرت عائشہ اس زیور
سے زکوٰۃ نہیں نکالتی تھیں۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی لڑکیوں اور لونڈیوں
زیور پہناتے تو ان کے زیور سے زکوٰۃ نہیں نکالتے تھے۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو امیر

اور موتیوں کے زیوروں میں بالکل زکوٰۃ نہیں ہوتی
لیکن اگر سونے یا چاندی کا زیور ہو تو اس میں زکوٰۃ

۳۲۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَتْلُو
بِنَاتِ أَيْهَا تَتَاهِي فِي حَجَرِهَا لَهِنَّ حُلْيٌ
فَلَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُلِيِّهِنَّ الزَّكَاةَ -

۳۲۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ
عُمَرَ كَانَ يُحَلِّي بِنَاتِهِ وَجَوَارِيَهُ فَلَا يَخْرُجُ
مِنْ حُلِيِّهِنَّ الزَّكَاةَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ أَمَّا مَا كَانَ مِنْ حُلِيِّ جَوْهَرٍ
وَتُورٍ فَلَيْسَتْ فِيهِ الزَّكَاةُ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَ
أَمَّا مَا كَانَ مِنْ حُلِيِّ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَبِهِ الزَّكَاةُ

ف جو زیورات موتیوں اور جواہرات وغیرہ کے ہوں ان پر زکوٰۃ بالکل واجب نہیں ہوتی اور جو زیورات
یا چاندی کے ہوں ان پر زکوٰۃ ہوگی۔ اگر یتیم بچوں کی ملکیت میں دولت ہو، اس میں زکوٰۃ واجب نہیں
ہوگی۔ ہاں اگر کسی نے اس دولت کو تجارت میں لگایا ہو تو تجارت میں لگانے والا ان کے مال سے
زکوٰۃ نکال سکتا ہے۔

عَنْهُ كَانَ يُؤْتَى بِنَعْمٍ كَثِيرَةٍ مِنْ تَعْمِ الْجَزِيرَةِ
قَالَ مَالِكٌ أَسَاءَةٌ تُوخَّدُ مِنْ أَهْلِ الْجَزِيرَةِ فِي
جَزِيرَتِهِمْ -

پاس بطور جزیرہ کثیر تعداد میں اونٹ آتے تھے، حضرت

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ اونٹ بطور

جزیرہ وصول کیے جاتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو رسول

سے جزیرہ سنت ہے۔ ان کی عورتوں سے نکاح کرنا

درست نہیں اور نہ ان کے ہاتھ سے ذبح شدہ جانوروں

کا کھانا صحیح ہے ایسے ہی ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی طرف سے روایت پہنچی ہے۔ حضرت عمر فاروق

رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ میں مسکین لوگوں پر بارہ

درہم، متوسط لوگوں پر چوبیس درہم اور مالداروں پر اڑتالیس

درہم جزیرہ مقرر فرمایا تھا۔ لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے

صرف اونٹوں کا ذکر کیا ہے ہماری معلومات کے مطابق

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ قبیلہ بنی تغلب کے علاوہ

کسی سے بطور جزیرہ اونٹ نہیں لیے۔ آپ رضی اللہ عنہ

نے ان پر دو گنا جزیرہ مقرر کر دیا تھا جسے پورا کرنے کے

لیے ان کے اونٹ گائے اور بکریاں وصول کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ السُّنَّةُ أَنْ تُوخَّدَ الْجَزِيرَةُ

مِنَ الْمُجُوسِ مِنْ غَيْرِ أَنْ تُنَكَّهَ نِسَاءُؤُهُمْ وَلَا

تُؤْكَلَ ذَبَائِحُهُمْ وَكَذَلِكَ بَلَّغْنَا عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ عُمَرُ الْجَزِيرَةَ

عَلَى أَهْلِ سَوَادِ الْكُوفَةِ عَلَى الْمُعَسِرِ اثْنَا عَشَرَ

دِرْهَمًا وَعَلَى الْوَسْطِ أَرْبَعَةَ وَعِشْرِينَ دِرْهَمًا

وَعَلَى الْغَنِيِّ ثَمَانِيَةَ وَارْبَعِينَ دِرْهَمًا وَأَمَّا

مَا ذَكَرَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ مِنَ الْإِبِلِ فَإِنَّ عُمَرَ

ابْنَ الْخَطَّابِ لَمَرِيًّا حَيْثُ الْإِبِلُ فِي جَزِيرَتِهِمْ عَلِمْنَاهَا

إِلَّا مِنْ بَنِي تَغْلِبَ فَإِنَّهُ أَضَعَفَتْ عَلَيْهِمُ الصَّدَقَةَ

فَجَعَلَ ذَلِكَ جَزِيرَتَهُمْ فَأَخَذَ مِنْ إِبِلِهِمْ وَ

بَقَرِهِمْ وَغَنَمِهِمْ -

۸۔ بَابُ زَكَاةِ الرَّقِيقِ وَالْخَيْلِ وَالْبَرَازِينِ

غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ کا بیان

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان

ہے کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ

سے گھوڑے کی زکوٰۃ کے بارے سوال کیا؟ انہوں

نے جواب دیا: کیا گھوڑے میں بھی زکوٰۃ ہے؟

۳۳۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

دِينَارٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ

صَدَقَةِ الْبَرَازِينِ فَقَالَ أَوْ فِي الْخَيْلِ

صَدَقَةٌ -

حِينَ بَعَثَهُمَا عَلَى عَشُورِ الْكُوفَةِ وَالْبَصْرَةِ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت زیاد بن حدیر اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ
عنا کو حکم دیا جب انھیں کوفہ اور بصرہ سے زکوٰۃ وصول
کرنے کے لیے بھیجا تھا اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے -

۱۔ بَابُ الْجَزِيَةِ

جزیہ کا بیان

حضرت زہری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کے مجوسیوں سے جزیہ وصول
کیا - حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فارس کے مجوسیوں سے
اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بربرہ کے
مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا -

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام
حضرت اسلم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ نے جن لوگوں کے پاس چاندی
ہوتی ان پر چالیس درہم اور جن کے پاس سونا ہوتا ان
پر چار دینار جزیہ مقرر کیا - علاوہ ازیں مسلمانوں کی ضروریات
پورا کرنا اور تین دن تک مہمان نوازی بھی -

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد کے
حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

۳۳۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ مِنْ مَجُوسِ
الْبَحْرَيْنِ الْجَزِيَةَ وَأَنَّ عُمَرَ أَخَذَهَا مِنْ
مَجُوسِ فَارِسَ وَأَخَذَهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ
مِنَ الْبَرْبَرِ -

۳۳۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ
أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ الْجَزِيَةَ
عَلَى أَهْلِ الْوَرَقِ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا وَعَلَى أَهْلِ
الذَّهَبِ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرٍ وَمَعَ ذَلِكَ أَرْتَمَ إِلَى
الْمُسْلِمِينَ وَضِيَاقَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ -

۳۳۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ثَمِيدُ ابْنُ
أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ

ف جزیہ سے مراد وہ ٹیکس ہے جو غیر مسلموں سے ان کے تحفظ کے سبب قبول کیا جاتا ہے امیر المؤمنین کو
اختیار حاصل ہے جتنا مناسب سمجھے حالات کے مطابق جزیہ نافذ کر سکتا ہے -

وَقَدْ بَلَّغْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
جَعَلَ فِي الْعَسَلِ الْعُشْرَ -

نزدیک شہد قلیل ہو یا کثیر اس میں عشر ہے اور ہم تک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت پہنچی ہے کہ آپ
نے شہد میں عشر مقرر فرمایا تھا۔

حضرت سلیمان بن لیسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ شام کے باشندوں نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ
عنه سے کہا کہ آپ ہمارے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ
وصول کریں۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے
انکار کر دیا پھر انھوں نے اس سلسلے میں حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ
عنه نے ان کو جواب لکھا اگر وہ لوگ خوشی سے زکوٰۃ
دیتے ہیں تو تم ان سے وصول کرو اور انھیں لوگوں پر تقسیم
کر دو یعنی ان لوگوں کے فقراء اور غلاموں میں تقسیم کر دو۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
مسئلہ میں پہلا قول زیادہ صحیح ہے کہ مسلمان کے گھوڑے
اور غلام میں زکوٰۃ نہیں ہے البتہ صدقہ فطر ضرور ہے۔

۳۳۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّادٍ أَنَّ أَهْلَ الشَّامِ قَالُوا لِابْنِ عَبِيدَةَ
ابْنِ الْجَرَّاحِ خُذْ مِنْ خَيْلِنَا وَرَقِيقِنَا صَدَقَةً
فَأَبَى ثُمَّ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ
عُمَرُ إِنَّ أَحِبُّوا فَخُذْهَا مِنْهُمْ وَارُدَّهَا عَلَيْهِمْ
يَعْنِي عَلَى فُقَرَاءِ ثِيهِمْ وَارْتُقِ رَقِيقَهُمْ -

قَالَ مُحَمَّدٌ الْقَوْلُ فِي هَذَا الْقَوْلِ الْأَوَّلُ
وَلَيْسَ فِي قَدْرٍ مِنَ الْمُسْلِمِ صَدَقَةً وَلَا فِي عَبِيدِهِ
إِلَّا صَدَقَةً الْفِطْرِ -

۹- بَابُ الرَّكَازِ

کان کا بیان

حضرت ربیعہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال بن حارث المذنی رضی اللہ عنہ کو ذبح کے علاقہ
میں ایک کان عنایت فرمائی اس کان سے زکوٰۃ (خمس) کے علاوہ
آج تک کوئی چیز وصول نہیں کی۔

۳۳۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا رِبِيعَةُ بْنُ
أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَيْرُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِبَلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَذَنِيِّ
مَعَايِنَ مِنْ مَعَايِنِ الْقَبَلِيَّةِ وَهُوَ مِنْ تَأْجِيَةِ الْفُرْعِ
فَتَلَّكَ الْمَعَايِنُ إِلَى الْيَوْمِ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا إِلَّا الزَّكَاةُ -

ف ذمینہ سے مراد وہ قیمتی چیز ہے جو زمین میں کفار کی دفن کی ہوئی ہو جیسے ان کے درہم و دینار وغیرہ (جاری ہے)

۳۳۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي قَدْسِهِ صَدَقَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خَذُ لَيْسَ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ سَائِمَةٌ كَانَتْ أَوْ غَيْرَ سَائِمَةٍ وَأَمَّا فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةً يُطَلَبُ لَسْلُهَا فِيهَا الزُّكُوةُ إِن شِئْتَ فِي كُلِّ فَرَسٍ دِينَارٌ وَإِن شِئْتَ فَالْقِيَمَةُ ثُمَّ فِي كُلِّ مَائَتِي دَرَاهِمٍ خَمْسَةٌ دَرَاهِمٌ وَهُوَ قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ -

۳۳۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَمْرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَيْمَانَ لَدِيًّا خَذَمَ مِنَ الْخَيْلِ وَلَا الْعَسَلِ صَدَقَةٌ - قَالَ مُحَمَّدٌ أَمَّا الْخَيْلُ فَهِيَ عَلَى مَا وَصَفْتُ لَكَ وَأَمَّا الْعَسَلُ فَفِيهِ الْعَشْرُ إِذَا أَصَبَتْ مِنْهُ الشَّيْءُ الْكَبِيرُ خَمْسَةٌ فِرَاقٍ فَصَاعِدًا وَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ فِي قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ الْعَشْرُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر اپنے غلام اور اپنے گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے وہ چر کر گزارا کرنے والا ہو یا نہ نہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جب گھوڑا سال کا اکثر چر کر گزارا کرتا اور اس سے افزائش نسل بھی مقصود ہو تو اس میں زکوٰۃ ہے اگر تم چاہو تو ہر گھوڑے کے عوض ایک دینار بطور زکوٰۃ ادا کرو اور اگر چاہو تو قیمت لگا کر اڑھائی فیصد درہم کے حساب سے رقم ادا کرو اور یہی حضرت ابویوسف رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

حضرت عبد اللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے انھیں لکھا کہ گھوڑے اور شہدے زکوٰۃ وصول نہ کی جائے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: گھوڑے کا حکم ہم نے تمہیں بیان کر دیا ہے لیکن شہد جب پانچ فرق کی مقدار تک پہنچ جائے یا اس سے زائد ہو جائے تو اس میں عشر ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

ف جو گھوڑا یا غلام اپنی خدمت گاری کے لیے ہو اس کی زکوٰۃ نہیں اگر (غلاموں، خواہ دور حاضر میں نہیں ہیں) گھوڑوں اور گدھوں کو بطور تجارت رکھا ہو اسے ان کی قیمت لگا کر اڑھائی روپے فی صد کے حساب سے زکوٰۃ دی جائے گی۔ شہد خواہ کم ہو یا زیادہ تعین کیے بغیر اس پر عشر ہے کیونکہ صحیح حدیث میں موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد پر عشر مقرر فرمایا (واللہ تعالیٰ اعلم)

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَقْدِمَ مَعَادًا -

کچھ نہیں سنا۔ البتہ واپس (بارگاہ رسالت میں) جا کر اس بارے میں سنوں گا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے آنے سے قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ تیس گائے سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تعداد تیس ہو جائے تو ان میں سے ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی ہوگی۔ اتالیس تک ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی ہوگی اور جب تعداد چالیس تک پہنچ جائے تو ان میں دو سالہ بچھڑی یا بچھڑا دینا ہوگا اور یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَرِبِمْنَا أَنَا خُذْ كَيْسَ فِي أَقْلٍ
مِنْ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ زَكْوَةٌ فَإِذَا كَانَتْ
ثَلَاثِينَ فَفِيهَا تَنْبِيءٌ أَوْ تَبِيْعَةٌ وَالْحَبِيْعُ
الْجُدْعُ الْحَوْلِيُّ إِلَى أَرْبَعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ
أَرْبَعِينَ فَفِيهَا مُسِنَّةٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَالْعَامَّةُ -

۱۱۔ بَابُ الْكَنْزِ

کنز (دینے) کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کنز کے بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: کنز وہ مال ہوتا ہے

۳۳۹۔ أَحْبَبْنَا مَا لَكَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ
سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْكَنْزِ فَقَالَ هُوَ الْمَالُ
الَّذِي لَا تُوَدَّى زَكْوَةً -

ف دجوب زکوٰۃ کے لیے کم از کم تیس گائے ہیں۔ تیس سے کم گائے پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی تیس سے اتالیس تک ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی دی جائے گی۔ چالیس سے انسٹھ تک دو سالہ بچھڑی یا بچھڑا۔ ساٹھ سے انتر تک دو سالہ دو بچھڑیاں یا بچھڑے، ستر سے اناسی تک ایک دو سالہ بچھڑی اور ایک ایک سالہ۔ اسی سے نوے تک دو دو سالہ دو بچھڑیاں، نوے سے ننانوے تک ایک سالہ تین بچھڑیاں یا بچھڑے اور جب تعداد ایک سو ہو جائے، ایک سالہ دو بچھڑیاں اور ایک دو سالہ بچھڑی زکوٰۃ دینی ہوگی۔ یہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے مطابق ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ الْحَدِيثُ الْمَعْرُوفُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي التَّرْكَائِزِ الْخُمْسُ
قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا التَّرْكَائِزُ قَالَ الْمَالُ الَّذِي
خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْأَرْضِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضَ فِي هَذِهِ الْمَعَادِينِ بِقِيَّتِهَا الْخُمْسُ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَ
الْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مشہور
حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
کان میں خمس ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ دو رکاز،
رکان، کیا چیز ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: وہ دولت جو اللہ تعالیٰ نے اس دن سے زمین
میں پیدا فرمادی جس دن زمین و آسمان کو پیدا فرمایا۔ وہ
کانیں ہیں ان میں خمس ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۱۔ بَابُ مَدَقَةِ الْبَقْرِ

گائے کی زکوٰۃ کا بیان

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو
بین کی طرف بھیجا اور انھیں حکم دیا کہ تیس گائے یا بھینسوں
سال کا بچھڑا یا بچھڑی اور چالیس گائے یا بھینسوں سے دو سال
بچھڑا یا بچھڑی وصول کرنے کا حکم دیا اس تعداد سے کم
سے کسی نے زکوٰۃ پیش کی تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ
عنہ نے اس سے وصول کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا
اس بارے میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۳۳۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا حَمِيدُ بْنُ قَبِيصٍ
عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ الْجَبَلِ إِلَى الْبَيْتِ فَأَمَرَهُ أَنْ
يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقْرَةً تَبِيْعًا وَمِنْ كُلِّ
أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً فَإِنِّي بِمَا دُونَ ذَلِكَ قَاتِلِي
أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا وَقَالَ لَمَّا سَمِعَ فِيهِ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا
حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْهِ فَتُرْفِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

(بقیہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۳۱ کا) اور کان سے مراد وہ چیز ہے جو قدرتی طور پر زمین میں موجود تھی اور اسے دریافت کر لیا گیا مثلاً سونا یا
چاندی وغیرہ۔ دینیہ اور کان دونوں میں خمس (یا پنچواں حصہ) بطور زکوٰۃ وصول کیا جائے گا اس کے علاوہ کوئی اور ٹیکس وغیرہ
بالکل وصول نہیں کیا جائے گا خمس کے وصول کے لیے سال گزرنا ضروری نہیں۔

إِلَى الْغَنِيِّ -

صدقہ دیا گیا تو اس نے اپنے پڑوسی کے گھر بھیج دیا۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ مجاہد فی سبیل اللہ
کے پاس اگر اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے دولت
ہو تو اسے صدقہ لینا بہتر نہیں ہے اس طرح اگر مقروض
کے قرضہ ادا کرنے کے بعد نصابِ زکوٰۃ کی مقدار مال
پہنچ جاتا ہے تو اسے بھی صدقہ لینا اچھا نہیں ہے اور یہی
امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَالْغَانِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِذَا كَانَ لَهُ عَنْهَا غَنِيٌّ يَقْدِرُ بِغَنَاهُ عَلَى الْعَزْوِ كَمَا يُسْتَحَبُّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا شَيْئًا وَكَذَلِكَ الْغَارِمُ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ وَفَاءً بِيَدَيْهِ وَفَضَّلَ تَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ كَمَا يُسْتَحَبُّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا شَيْئًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ -

۱۳۔ بَابُ زَكَاةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عید الفطر کے دن سے دو یا
تین دن قبل جس عامل کے پاس صدقہ فطر جمع کیا جاتا
انکے پاس صدقہ فطر بھیج دیا کرتے تھے۔

۳۴۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ
عُمَرَ كَانَ يَبْعَثُ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ إِلَى الَّذِي تَجْمَعُ
عِنْدَهُ قَبْلَ الْفِطْرِ بِثَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ -

فالمصارف: اسلامی نقطہ نظر سے مصارفِ زکوٰۃ یہ ہیں (۱) مسکین، (۲) فقیر (۳) مسافر (۴) مقروض (۵) اور مجاہد فی سبیل اللہ
مالِ زکوٰۃ ان سب میں تقسیم کر دیا جائے یا ایک کو دے دیا جائے دونوں صورتیں درست ہیں۔ (نوٹ) مسکین وہ ہوتا ہے
جس کے پاس ایک وقت کا بھی کھانا نہ ہو فقیر وہ ہوتا ہے جس کے پاس ایک وقت کا کھانا موجود ہو اور بعض فقہاء نے اس کا
عکس کیا۔ کچھ ایسے لوگ ہیں جن کو زکوٰۃ دینا منع ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں (۱) سید زکوٰۃ چونکہ ایک طرح
کی میل کبیل ہے اس لیے سادات کرام کو اس کا دینا انکی شایان شان نہیں ہے (۲) کافر کافر کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی کیونکہ اسلام کے
اصول صرف مسلمانوں پر لاگو ہوتے ہیں (۳) غنی چونکہ وہ خود صاحبِ نصاب ہونے کے سبب زکوٰۃ دینے کا حق دار ہے۔
فصدقہ فطر کا سبب: امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صدقہ فطر کا وجوب کا سبب عید الفطر کا دن (جاری ہے)

جس سے زکوٰۃ ندادا کی جائے ف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جس شخص کے پاس مال ہو اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی، قیامت کے دن وہ مال ایک زبر پلٹھانپ کی شکل میں آئے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نشان ہوں گے وہ اس شخص کے پیچھے دوڑے گا حتیٰ کہ اس پر فدیہ حاصل کر لے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں۔

۳۴۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمَلِكْ مَالٌ وَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مِثْلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَجَاعًا أَقْرَعَهُ زَبْيَبَتَانِ يَطْلُبُهُ حَتَّى يَسْكِنَهُ، فَيَقُولُ أَنَا كُنْزُكَ۔

۱۲۔ بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

کس کے لیے صدقہ جائز ہے؟

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف پانچ اہل ثروت صدقہ لے سکتے ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا (۲) غائب زکوٰۃ (زکوٰۃ وصول کرنے والا) (۳) مقروض (۴) وہ آدمی جو قریب کسی غریب سے وصول کر لے اور (۵) وہ آدمی جس کا ہمسایہ مسکین ہو اسے

قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَيْرِ الْخَمْسَةِ
لِغَايِرِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لِعَامِلِي عَلَيْهَا أَوْ لِغَايِمِ
أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِرَجُلٍ لَهُ جَارٌ
مِسْكِينٌ تَصَدَّقَ عَلَى الْمِسْكِينِ فَأَهْدَى

ف دینیہ خواہ ذاتی زمین یا دوسرے کی زمین اور یا کسی مباح میں پایا جائے اس سے خمس (پانچواں حصہ) وصول کیا جائے گا۔ اگر دریافت ہونے والے دینے پر مسلمانوں کی علامات پائی گئیں۔ یعنی اس پر کلمہ طیبہ لکھا ہے یا کوئی اور علامت پائی جائے تو اس کا حکم لفظ کا ہے یعنی اس کا اعلان کیا جائے گا اگر مالک آگیا تو دیا جائے گا ورنہ پانے والا اگر صاحب نصاب نہیں تو وہ خود تصرف میں لا سکتا ہے۔ ورنہ وہ صدقہ کر دیا جائے گا یعنی غریب اور مسکین میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ اگر کسی حربی غیر مسلم نے دینیہ پایا تو اس سے سب کا سب امیر اسلام وصول کرے گا۔

الزَّيْتُونِ الْعَشْرُ

زیتون کا صدقہ عشر ہے

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب زیتون پانچ وسق یا اس سے زائد ہو جائے (تو پھر زکوٰۃ واجب ہوگی) زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے زیتون کے تیل کا لحاظ نہیں رکھا جائے گا بلکہ اس کے پھل کا حساب لگایا جائے گا اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ إِذَا أَخْرَجَ مِنْهُ
خَمْسَةَ أَوْ سَقٍ فَصَاعِدًا أَوْ لَا يَلْتَفِتُ فِي هَذَا
إِلَى الزَّيْتِ إِتْمَانًا يَنْظُرُ فِي هَذَا إِلَى الزَّيْتُونِ
وَأَمَّا فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ فَعِنِّي قَلِيلٌ
وَكَثِيرٌ -

ف امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک زیتون کا کوئی تعین نہیں ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر اس میں سے خمس (پانچواں حصہ) ہے۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں فرمایا گیا ہے جو چھید بھی زمین اگاتی ہے اس میں زکوٰۃ ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللَّهُ وَبِهَذَا نَأْخُذُ بِجِبْنِنَا
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
 سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ہمارے نزدیک بہتر یہ
 ہے کہ عید گاہ کی طرف جانے سے قبل صدقہ فطر ادا کر
 دیا جائے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۱۴۔ بَابُ مَدَقَّةِ الزَّيْتُونِ

زیتون کی زکوٰۃ کا بیان

۳۴۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ مَدَقَّةٌ
 حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ نے کہا

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۲۳۵ کا) صدقہ فطر کا حکم :- صدقہ فطر واجب ہے کیونکہ صحیح حدیث موجود ہے کہ جب تک
 صدقہ فطر ادا نہ کیا جائے روزے زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور درجہ قبولیت
 کو نہیں پہنچتے۔ صدقہ فطر کس پر واجب ہے؟ صدقہ فطر ہر اس مسلمان صاحب نصاب پر واجب ہے جو عید الفطر کی
 پائے وہ اپنی طرف سے اور اپنی اولاد کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرے۔ غیر مسلم اور جو شخص صاحب نصاب نہ ہو اس
 صدقہ فطر واجب نہیں ہے۔ صدقہ فطر کی ادائیگی کیلئے نصاب پر سال گذرنا ضروری نہیں۔ صدقہ فطر کی مقدار - کھجور کے
 اور جو وغیرہ ایک صاع فی کس کے حساب سے صدقہ فطر دیا جائے گا۔ آٹا، گندم اور انگور نصف صاع فی کس کے
 سے بطور زکوٰۃ دیا جائے گا۔ اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد گرامی موجود ہے کہ
 صاع گندم دو آدمیوں کی جانب سے دی جائے خواہ وہ دونوں چھوٹے ہوں یا بڑے، آزاد ہوں یا غلام، اور خوا
 ہوں یا عورتیں۔ صاع کی مقدار :- ایک صاع ساڑھے چار سیر کا ہوتا ہے اور نصف صاع اڑھائی سیر کا ہوتا۔
 ایک صاع یا نصف صاع جنس بھی بطور زکوٰۃ دی جاسکتی ہے اور حساب کر کے قیمت بھی ادا کی جاسکتی ہے۔ ادا
 کا وقت :- صدقہ فطر کا سبب خواہ عید الفطر کا دن ہے لیکن اس دن سے قبل بھی کسی نے ادا کر دیا تو درست
 ورنہ نماز عید ادا کرنے سے قبل ضرور ادا کر دینا چاہیے۔ اگر کسی شخص نے نماز عید سے قبل بھی صدقہ فطر ادا نہ کیا وہ ذ
 سا قظ نہیں ہوگا۔ بعد میں ادا کرے گا۔
 صدقہ فطر کے مصارف :- صدقہ فطر کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں۔

تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَيْلَالَ وَلَا تَقْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنَّ عَمَلَكُمْ فَاقدَرُ ذَالِكُمْ -
 دیکھ لو اور تم روزہ افطار نہ کرو حتیٰ کہ تم چاند دیکھ لو اگر
 آسمان ابر آلود ہو تو تم (تیس دن) مکمل کر لو

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۳۸ کا) فوائد روزہ :- حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے روزے کے متعدد فوائد بیان فرمائے ہیں ان میں سے چند مشہور ترین یہ ہیں (۱) روزہ کے سبب خواہش نفسانی اور نفسِ امارہ پر کنٹرول ہو جاتا ہے (۲) روزہ کے سبب مسکین اور غرباء کے ساتھ مدد و حسن سلوک کا جذبہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ روزہ کے باعث بھوک اور پیاس برداشت کرنے کی وجہ سے غرباء کی حالت و کیفیت کا تصور ذہن میں آ جاتا ہے (۳) روزے کے سبب انسانوں میں مساوات، موافقت اور موافقات کا جذبہ پیدا ہوتا ہے ایسے اونچے نیچے اور امیر و غریب کا امتیاز بھی ختم ہو جاتا ہے۔

اقسام روزہ :- روزے کی تین اقسام ہیں (۱) فرض (۲) واجب (۳) سنت (۱) فرض: رمضان المبارک کے مہینے کے روزے ہر مسلمان عاقل و بالغ پر فرض ہیں

(۲) واجب :- نذر ماننے سے جو روزے لازم آتے ہیں وہ واجب ہیں

(۳) نفل :- مندرجہ بالا دونوں اقسام کے علاوہ جو بھی روزہ ہے وہ نفل ہوگا۔

فضیلت ماہ رمضان :- حدیث مبارک میں آتا ہے کہ جو نبی رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوتا ہے جنت کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے جملہ دروازے بند کر دیے جاتے ہیں حتیٰ کہ جنت کا ایک بھی دروازہ بند نہیں رہتا اور دوزخ کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا اور ایک روایت میں آتا ہے کہ مسلمان کی نیکی کے ثواب میں اضافہ کر دیا جاتا ہے نفل ادا کرنے والے کو فرض کے برابر اور واجب فرض کے ثواب ستر فرضوں کے برابر دیا جاتا ہے اور ایک روایت میں آتا ہے کہ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ یعنی جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کی رات میں قیام کیا اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دے گا۔

فضیلت روزہ :- رمضان المبارک کے مقدس مہینے کے روزے رکھنے کے سبب تمام گناہ مٹ جاتے ہیں چنانچہ حدیث رسول کے الفاظ ہیں مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ یعنی جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے پہلے تمام گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔ ایک روایت میں روزہ کو ڈھال قرار دیا گیا ہے چنانچہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں الصَّوْمُ جُنَّةٌ یعنی روزہ ڈھال ہے ایک اور روایت میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے روزے دار کے لیے خصوصی انعام کا اعلان فرمایا ہے چنانچہ حدیث قدسی کے الفاظ ہیں الصَّوْمُ لِي وَ اَنَا اَجْرِي بِهِ یعنی روزہ میرے لیے ہے اور اس کا اجر میں خود دوں گا۔ (جاری ہے)

۲- اَبْوَابُ الصِّيَامِ

۱- بَابُ الصَّوْمِ لِرُؤْيَةِ الْهَلَالِ وَالْإِفْطَارِ لِرُؤْيَتِهِ

چاند دیکھ کر روزہ شروع کرنے اور چاند دیکھ کر افطار کرنے کا بیان

۳۴۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ وَعَبْدُ اللَّهِ
بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ مَقَانَ فَقَالَ لَا
حَضْرَتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَمَا بَيَّانُ هُوَ
كَه رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْمَ رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ كَا
ذِكْرُ كَرْتِي هُوْنِي فَرِيَا يَا: تَمَّ رُوْزُهُ نَهْ رَكُوْحَتِي كَه تَمَّ چَانْد

ف صوم کا معنی و مفہوم ۱۔ لفظ ”صوم“ کا لغوی معنی الامساک یعنی رک جانا ہے اور اصطلاحی معنی کے لحاظ سے صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع سے رُکے رہنے کو صوم (روزہ) کہا جاتا ہے۔

تاریخ فرضیت روزہ:۔ دو بھری کو شعبان المعظم کے مہینے میں رمضان کے مہینے کے روزے فرض ہوئے۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر امت مصطفویٰ تک تمام لوگوں پر روزے فرض رہے ہیں خواہ اوقات، ایام، مہینے اور سلسلہ طریق کار مختلف تھا۔ علامہ ملا علی قاری علیہ رحمہ باری فرماتے ہیں۔ شروع شروع میں عاشورہ کا روزہ فرض تھا پھر اسے منسوخ کر کے ایام بیض کے روزے فرض کیے گئے۔ لوگوں نے ان روزوں کو مشقت سمجھا تو انھیں اختیار کا سلسلہ بھی منسوخ کر چاہیں تو روزے رکھیں اور اگر چاہیں تو سہ روزہ کے عوض مسکین کو کھانا کھلا دیں بعد میں یہ اختیار کا سلسلہ بھی منسوخ کر کے رمضان المبارک کے روزے فرض کیے گئے۔ روزے کا وقت عشاء کے وقت سے لے کر غروب آفتاب تک یعنی سحری کا تصور بالکل نہیں تھا بعد میں پھر امت مصطفویٰ پر انعام کیا گیا کہ وقت میں تبدیلی کر دی گئی کہ صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک روزے کا وقت مقرر کر دیا گیا۔ سحری کھانا سنت نبوی اور انعام قرار دیا گیا۔

فرضیت روزہ:۔ نماز، زکوٰۃ اور حج کی طرح رمضان المبارک کے مقدس مہینے کے روزے فرض ہیں نہ رکھنے والے فاسق اور انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

(جاری ہے)

حضرت سالم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ اس وقت اذان نہیں کہتے تھے جب تک انھیں نہ کہہ دیا جاتا کہ تم نے صبح کر دی ہے۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت بلال رضی اللہ عنہ رمضان المبارک کے مہینے میں لوگوں کی سحری کے لیے اذان کہا کرتے تھے اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ طلوع فجر کے بعد صبح کی نماز کے لیے اذان کہا کرتے تھے۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن ام مکتوم کی اذان تک کھاؤ اور پیو۔

۳۳۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ مِثْلَهُ قَالَ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ لَا يُنَادِي حَتَّى يُقَالَ لَهُ قَدْ أَصْبَحْتَ .

قَالَ مُحَمَّدٌ كَانَ بِلَالٌ يُنَادِي بِلَيْلٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِسُحُورِ النَّاسِ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ يُنَادِي لِلصَّلَاةِ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَلِذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ .

۳۔ بَابُ مَنْ أَفْطَرَ مَتَعَبِدًا فِي رَمَضَانَ

جان بوجھ کر کسی کے رمضان کا روزہ توڑنے کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے رمضان المبارک میں روزہ توڑ لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بطور کفارہ غلام آزاد کرنے یا دو مہینوں کے مسلسل روزے رکھنے اور یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا حکم دیا۔ اس شخص نے عرض کیا حضور میں تو کوئی چیز بھی نہیں پاتا۔ بارگاہ رسالت میں کھجوروں کا ایک ٹوکرا پیش کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ طباق بچھ لو اور اسے تقسیم کر دو۔ اس نے عرض کیا حضور! مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم

۳۳۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُكْفَرَ بِعَتِقِ رَقَبَةٍ أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ أَوْ إِطْعَامِ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَحَدًا فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِقُ مِنْ تَمْرِ فَقَالَ خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَجِدُ أَحَدًا أَحْوَجَ إِلَيَّ مِنِّي قَالَ كُلْهُ .

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۲۔ مَتَى يَحْرَمُ الطَّعَامُ عَلَى الصَّائِمِ

صائم (روزے دار) پر کب کھانا حرام ہوتا ہے؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک حضرت
بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان کہتے تھے تم
کھاؤ اور پو۔ ابن مکتوم (مؤذن رسول) کے اذان
کہنے تک۔ فل

۳۳۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَلَاذِيئَنَا دِي بَلِيلٍ
فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ -

(حاشیہ صفحہ نمبر ۲۳۹ کا) و شعبان المعظم کی انتیسویں تاریخ کو لوگ رمضان المبارک کا چاند دیکھیں اگر نظر آجائے تو روزوں کا
آغاز کریں ورنہ شعبان کے تیس دن مکمل کر کے روزے رکھنا شروع کر دیے جائیں اگر انتیسویں تاریخ کو بادل ہوں اور
چاند نظر نہ آئے تو تیس دن مکمل کیے جائیں۔ شعبان المعظم کی تیسویں تاریخ کو بھی بادل کے سبب چاند نظر نہ آئے تو آئندہ
دن کا انتظار نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ اسلامی مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے یا تیس دن کا، اس سے زائد
نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح رمضان المبارک کی انتیسویں تاریخ کو چاند دیکھا جائے گا اگر نظر آجائے روزہ رکھنا ترک کر دیا
جائے گا ورنہ تیس دن مکمل کیے جائیں گے اگر بادلوں کے سبب رمضان کی انتیسویں تاریخ کو چاند نظر نہ آئے تو پھر
رمضان کے تیس دن مکمل کیے جائیں گے۔

(حاشیہ صفحہ ۲۳۹) فل حضرت بلال رضی اللہ عنہ لوگوں کو سحری کے لیے اٹھانے کی غرض سے رات کے
آضری حصہ میں اذان کھا کرتے تھے جبکہ حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ سحری کے اختتام اور صبح صادق
شروع ہوتے ہی صبح کی نماز کے لیے اذان کھا کرتے تھے۔ یہی وقت یعنی صبح صادق روزہ اور صبح کی نماز
کے آغاز کا وقت ہے۔ گویا صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک روزہ دار کے لیے کھانا، پینا اور
جماع حرام ہوتا ہے۔

۴۔ بَابُ الرَّجُلِ يَطْلُعُ الْفَجْرَ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ

جنابت کی حالت میں رمضان المبارک کے مہینے میں صبح طلوع ہونے کا بیان

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک شخص نے دروازے پر کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا جبکہ میں سُن رہی تھی کہ میں نے جنابت کی حالت میں صبح کی ہے اور میں روزہ رکھنے کا بھی ارادہ رکھتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنابت کی حالت میں صبح کرتا ہوں اور میں غسل کر لیتا ہوں اور میں روزہ بھی رکھتا ہوں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہماری مثل نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلوں اور پھلوں کے سب گناہ بخش دیے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا قسم بخدا میں زیادہ پسند کرتا ہوں کہ میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈروں اور تقویٰ کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔

۳۲۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ دَاقِفٌ عَلَى الْبَابِ وَأَنَا أَسْمَعُ آتِيَّ أَصْبَحْتُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَصْبِحُ جُنُبًا ثُمَّ أَغْتَسِلُ فَاصْوُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنَّكَ لَكُنْتَ مِثْلَنَا فَقَدْ غَفَرُ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَاللَّهِ إِيَّيَّ لَا رَجْوَا أَنْ أَكُونَ أَحْتَشَاكُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ دَاعِلَكُمْ بِمَا اتَّقَى۔

ف اگر کسی نے جنابت کی حالت میں صبح کی تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے کیونکہ جنابت ہونا روزے کے منافی نہیں ہے۔ جنابت ہونا بھی عام ہے خواہ اختلام کے سبب ہو یا جماع کے باعث۔ البتہ یہ بات ضرور ملحوظ خاطر رہے کہ طلوع فجر کے بعد غسل کرتے وقت جب حلق میں یا ناک میں پانی ڈالے تو نہایت احتیاط سے کام لیا جائے کہ کہیں پانی حلق سے نیچے پیٹ میں نہ اتر جائے۔

بے مثل بشر: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نور بھی ہیں اور بشر بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت ہمارے جیسی نہیں بلکہ آپ کی بشریت بھی نورانیوں پر فوقیت رکھتی ہے آپ کی بشریت ایسی ہے کہ (جاری ہے)

خود ہی کھجوریں کھا لو فی

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا آتَا خُذُ إِذَا أَقْطَرَ الرَّجُلُ
مَتَعْتِدًا فِي شَهْرِ مَضَانَ بِأَكْلِ أَوْ شُرْبِ أَوْ جَمَاعٍ
فَعَلَيْهِ قَضَاءُ يَوْمِ مَكَانَهُ وَكَفَّارَةُ الظَّهَارِ أَنْ
يَعْتِقَ رَقَبَةً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ
مُتَتَابِعَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَطْعَمَ سِتِّينَ
مِسْكِينًا بِكُلِّ مِسْكِينٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ
أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرَةٍ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب کسی شخص نے رمضان کے مہینے میں جان بوجھ کر کھانے یا پینے اور جماع کے سبب روزہ توڑ لیا تو اس پر اس دن کی قضا اور ظہار کا کفارہ لازم آتا ہے وہ یہ کہ ایک غلام آزاد کرنے اگر (غلام) نہ پائے تو دو مہینوں کے مسلسل روزے رکھے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے پر مسکین کو آدھا ٹوہہ گندم یا پورا ٹوہہ کھجور یا جو کا دیا جائے

ف جس شخص نے رمضان المبارک کا روزہ رکھنے کے بعد عمدًا (جان بوجھ کر) چھوڑ دیا۔ اس پر قضا اور کفارہ لازم آئے گا اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا دو مہینوں کے مسلسل روزے رکھے اور یا ساٹھ مسکینوں کو کھلانے۔ کفارے کی ادائیگی میں ہی ترتیب معتبر ہوگی یعنی سب سے قبل یہ ہے کہ وہ غلام آزاد کرے۔ چوں کہ کفارہ دور حاضر میں ناپید ہے۔ لہذا یہ متروک ہے اور اس کے بعد دو مہینوں کا ذکر ہے لہذا وہ مسلسل دو مہینوں کا روزہ رکھے گا اگر کسی عذریا بیماری کے سبب درمیان میں کوئی روزہ چھوٹ گیا تو روزے نئے سرے سے دو روزے رکھنے پڑیں گے اگر کسی شخص میں عذری بڑھاپے وغیرہ کے سبب روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے سے کفارہ ادا ہو جائے گا اور ساتھ ساتھ اس روزے کے عوض روزہ بھی رکھنا ہوگا۔

مقامِ مُصْطَفَى :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی شریعت مطہرہ میں خود مختار ہے عہدِ رسولی کے لئے قانون یہ تھا کہ وہ غلام آزاد کرے یا مسلسل دو مہینوں کے روزے رکھے اور یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے لیکن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرما رہے ہیں کہ تم خود ہی کھجوریں کھا لو بخوار کفارہ بھی ادا ہوگا۔ گلاب اور ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ چیز پسند ہے کہ وضو کے لیے مسواک لازم قرار دے دوں لیکن اس میں اپنی امت کی مشقت دیکھتا ہوں اس لیے ایسا نہیں کرتا۔ اسی طرح کی یہ سی روایتیں ہیں جن سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار کا پتہ چلتا ہے۔ جو لوگ اختیارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں ان کو ان روایتوں پر غور کرنا چاہیے اور عقل سلیم و فراست سے کام لیتے ہو اپنے باطل نظریے سے تائب ہونا چاہیے۔

حَتَّىٰ جِئْنَا مَدْرَانَ فَذَكَرَ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
مَا قَالَتَا فَقَالَ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ
لَتُرَكِّبَنَّ دَابَّتِي قَائِلًا بِأَبِي فَلْتَدْ هَبَّتْ
إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَأَنَّتْ بِأَرْضِهِ بِالْعَقِيقِ
فَلْتُخْبِرْتَهُ ذَلِكَ قَالَ فَرَكِبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
وَرَكِبْتُ مَعَهُ حَتَّىٰ أَتَيْتَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَتَحَدَّثَتْ
مَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَاعَةً ثُمَّ ذَكَرَ لَنَا فَقَالَ
أَبُو هُرَيْرَةَ لَا عَلِمْتُ بِذَلِكَ إِنَّمَا أَخْبَرَنِي
مُخْبِرًا

اے عبدالرحمن! کیا تم ایسے طریقے سے روگردانی کرتے
ہو جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا یا حضرت
عبدالرحمن نے عرض کیا قسم بخدا ہرگز نہیں۔ ام المومنین
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی دیتی ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ
وسلم اختلاف سے نہیں بلکہ جماع کے باعث جنابت کی
حالت میں صبح کرتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس
دن کا روزہ رکھتے۔ ابو بکر بیان کرتے ہیں کہ ہم وہاں
سے نکلے اور ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ
عنہا بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرح فرمایا
پھر ہم وہاں سے چل کر مروان کے پاس آئے۔ حضرت
عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے انھیں (مروان) کو سب
کچھ بتایا جو دونوں امہات المومنین نے فرمایا تھا حضرت
مروان نے کہا اے ابو محمد! (عبدالرحمن) میں تم کو قسم
دیتا ہوں کہ تم میری سواری جو دروازہ پر کھڑی ہے
پر سوار ہو کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس
ضرور جاؤ گے کہ وہ اس وقت عقیق میں واقع اپنی زمین
میں موجود ہیں اور انھیں (ابو ہریرہ کو) اس مسئلہ کے
بارے بتا دو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت
عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سوار ہو کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ کے پاس پہنچے کچھ دیر تک حضرت عبدالرحمن ان کے
گفتگو کرتے رہے پھر ان کو اس مسئلہ کے بارے
آگاہ کیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے
اس کے بارے کوئی علم نہیں تھا کسی راوی نے مجھے

۳۲۹ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ مَرْوَانَ أَبِي بَكْرٍ
 ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ بِنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 يَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَأَبِي عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ
 وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فَذُكِرَاتُ أَبَاهُ يَوْمَ قَالَ
 مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا أَفْطَرَ فَقَالَ مَرْوَانُ أَقْسَمْتُ
 عَلَيْكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَتَذْهَبَنَّ إِلَى أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ
 عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ فَلَسَا لهُمَا عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَذَهَبَ
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَذَهَبَتْ مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ
 فَسَلَّمْنَا عَلَى عَائِشَةَ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَا
 أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كُنَّا عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ
 فَذُكِرَاتُ أَبَاهُ يَوْمَ يَقُولُ مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا أَفْطَرَ
 ذَلِكَ الْيَوْمَ قَالَتْ لَيْسَ كَمَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا
 عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَتَدْرَعُ بِهَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ لَأَوْ اللَّهِ قَالَتْ
 فَاشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جَمَاعٍ غَيْرِ
 إِخْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ قَالَ ثُمَّ
 خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَهَا
 عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجْنَا

حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے آواز
 کردہ غلام حضرت سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں
 نے ابو بکر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے
 سنا: کہ میں اور میرے والد عبد الرحمن مدنی طیبہ کے
 گورنر مروان بن حکم کے پاس موجود تھے وہاں بیان کیا
 گیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص
 نے جنابت کی حالت میں صبح کی، اس کا روزہ نہیں ہو
 سکتا۔ مروان نے کہا: اے عبد الرحمن! میں تم کو قسم
 دے کر کہتا ہوں کہ تم حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ
 رضی اللہ عنہما کے پاس جاؤ اور اس مسئلہ کے بارے میں
 سے پوچھو۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اور عبد الرحمن
 دونوں مل کر حضرت عائشہ مدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت
 میں حاضر ہوئے ہم نے اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ کو
 سلام عرض کیا پھر حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے
 عرض کیا اے اُمّ المؤمنین! ہم مروان کے پاس تھے کہ
 وہاں یہ ذکر ہوا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے
 ہیں کہ جس شخص نے جنابت کی حالت میں صبح کی وہ اس
 دن کا روزہ نہیں رکھ سکتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
 فرمایا جیسے حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا ویسے نہیں ہے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۱ کا) حضرت جبریل امین علیہ السلام آپ کے قدموں کو بوسہ دینے میں سعادت سمجھتے ہیں۔ صحابی رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ اِنَّكَ لَمِثْلُنَا واضح طور پر بتا رہے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
 ہمارے جیسے نہیں ہیں۔ یہی صحابہ کا عقیدہ ہے جو لوگ سرکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مثل قرار دیتے ہیں
 انھیں غور کرنا چاہیے کہ کیا صحابہ کا عقیدہ بھی ایسا تھا؟ اگر جواب نفی میں ہو تو پھر تمہارا عقیدہ چہ
 معنی دارو؟

ایک آدمی نے روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا اپنی بیوی کا۔ اس سبب وہ بہت پریشان ہوا اس نے اپنی بیوی کو بھیجا تاکہ اس کے بارے میں پوچھ کر آئے، وہ عورت ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اسے بتایا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے وہ عورت اپنے خاوند کے پاس آئی تو مسئلہ کے سلسلے میں اپنے خاوند کو بتایا اس سے مرد کی پریشانی میں اضافہ ہوا اس نے کہا بے شک ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو چیز چاہی حلال قرار دے دی وہ عورت دوبارہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس وقت حضرت ام سلمہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس عورت کو کیا ہوا ہے؟ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے بتا دیا آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا تم نے انھیں نہیں بتایا کہ میں خود ایسے کرتا ہوں؟ حضرت ام المؤمنین نے عرض کیا میں نے انھیں بتایا۔ انھوں نے واپس جا کر اپنے خاوند کو اس کے بارے بتایا تو وہ پہلے سے بھی زیادہ پریشان ہو گئے اور اس کے خاوند نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو چیز چاہتا ہے حلال قرار دے دیتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا:

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا قَبَّلَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ صَائِمٌ فَوَجَدَ مِنْ ذَلِكَ وَجْدًا شَدِيدًا فَأَرْسَلَ امْرَأَتَهُ تَسْأَلُ لَهُ عَنْ ذَلِكَ فَدَخَلَتْ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهَا أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَرَجَعَتْ إِلَيْهِ فَأَخْبَرَتْهُ بِذَلِكَ فَزَادَهُ ذَلِكَ شَرًّا فَقَالَ إِنَّا لَسْنَا مِثْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِلُّ اللَّهُ لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ فَرَجَعَتْ الْمَرْأَةُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَوَجَدَتْ عِنْدَهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ الْمَرْأَةِ فَأَخْبَرَتْهُمُ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَ لَأَخْبِرْتُهَا إِنْ أَحْبَبْتُ ذَلِكَ قَالَتْ قَدْ أَخْبَرْتُهَا فَذَهَبَتْ إِلَى نَرُوجِهَا فَأَخْبَرَتْهُ فَزَادَهُ ذَلِكَ شَرًّا وَقَالَ إِنَّا لَسْنَا مِثْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِلُّ اللَّهُ لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَاللَّهِ إِنْ لَدْتُكُمْ بِاللهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِحُدُودِهِ

لیے بتا دیا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِعْدَا نَاخِذُ مَنْ أَصْبَحَ
جُنُبًا مِنْ جَمَاعٍ مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ
تَحَا عُنْتَلْ بَعْدَ مَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ
وَكِتَابُ اللَّهِ تَعَالَى يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى
نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ
عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَلَوْنَ أَنْفُسَكُمْ
فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالآنَ بَاشِرُوهُنَّ
يَعْنِي الْجَمَاعَ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ يَعْنِي
الْوَلَدَ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمْ
الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ يَعْنِي
حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ قَدْ
رُخِصَ لَهُ لَنْ يَجَامِعَ وَيَبْتَغِيَ الْوَلَدَ وَيَأْكُلُ
وَيَشْرِبُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ قَبْلَى يَكُونُ
الْغُسْلُ إِذَا بَعَدَ طُلُوعُ الْفَجْرِ فَهَذَا الْإِبَاسُ
بِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص نے احتلام کے بغیر جماع کے نتیجے میں رمضان کے مہینے میں جنابت کی حالت میں صبح کی پھر اس نے غسل کر لیا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ کتاب اللہ (قرآن) اسے بیان کرتی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہارے لیے روزوں کی راتوں میں اپنی بیوی سے جماع کرنا حلال قرار دیا جاتا ہے وہ تمہارے لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ تم اپنے آپ سے خیانت کرتے تھے اس نے تمہاری توبہ قبول کر لی اور تمہیں معاف فرما دیا۔ اب تم ان سے جماع کر سکتے ہو (یعنی جماع) تم طلب کرو وہ چیز جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے متعین کر دی ہے یعنی اولاد۔ تم کھاؤ اور پیو حتیٰ کہ سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے ممتاز ہو جائے یعنی فجر کے طلوع ہونے تک۔ جب مرد کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ جماع کر سکتا ہے، اولاد طلب کر سکتا ہے اور طلوع فجر تک کھا بھی سکتا ہے اور پی بھی سکتا ہے تو طلوع فجر کے علاوہ غسل کب ممکن ہو سکتا ہے؟ لہذا غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۵۔ بَابُ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ کی حالت میں بوسہ لینے کا بیان

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۳۵۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا رِيدُ بْنُ أَسْلَمَ

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ ہاں
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بوس و کنار
 کی اجازت ایسے روزہ دار کے لیے ہے جو اپنے آپ کو
 قابوس رکھ سکے کہ وہ جماع تک نہ پہنچ جائے اور جو اپنے
 آپ پر قابو نہ پاسکتا ہو تو اس کے لیے باز رہنا بہتر ہے۔
 یہی امام اعظم ابوحنیفہ اور دوسرے ہمارے فقہاء کا قول ہے۔
 حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روزہ دار کو بوس و کنار
 اور مباشرت سے منع فرمایا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَدَيْ بَأْسٍ بِالْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ
 إِذَا مَلَكَ نَفْسَهُ عَنِ الْجَمَاعِ عِرْقَانُ خَافَ أَنْ
 لَا يَمْلِكَ نَفْسَهُ فَإِنَّكَفُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
 رَحِمَهُ اللهُ وَالْعَامَّةُ قَبَلْنَا.

۳۵۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ
 ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْقُبْلَةِ وَالْبِأْسَةِ
 لِلصَّائِمِ۔

۶۔ بَابُ الْجِمَامَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کے پچھنے لگوانے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں پچھنے
 لگوا لیا کرتے تھے۔ پھر وہ غروب آفتاب کے بعد بھی
 پچھنے لگوا لیا کرتے۔

۳۵۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ
 ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ إِذَا
 كَانَ يَحْتَجِمُ بَعْدَ مَا تَغْرُبُ الشَّمْسُ۔

حضرت زہری کا بیان ہے کہ حضرت سعد اور
 حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روزے کی حالت
 میں پچھنے لگوا لیا کرتے تھے۔

۳۵۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّ
 سَعْدًا وَابْنَ عُمَرَ كَانَ يَحْتَجِمَانِ وَهُمَا
 صَائِمَانِ۔

ف روزے کی حالت میں پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں البتہ اگر کمزوری آنے کا اندیشہ ہو تو پچھنے نہیں لگوانے چاہیں
 کیونکہ ممکن ہے یہ ضعف و کمزوری دوسرے روزے رکھنے سے انسان کو عاجز کر دے۔ جن روایات میں پچھنے نہ لگوانے کا
 ذکر ہے ان کا یہی مطلب و مفہوم ہے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

خدا کی قسم میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا
اور اس کی حدود کے بارے میں زیادہ جاننے
والا ہوں ف

حضرت عمر بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ
غلام حضرت ابو النضر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ وہ ام المؤمنین
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھیں کہ
ان کے پاس وہاں ان کے خاوند عبداللہ بن عبدالرحمن
رضی اللہ عنہ آگئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
اسے فرمایا: اپنی بیوی کے پاس جانے سے تمہارے
کیا رکاوٹ ہے؟ تم اس کا بوسہ بھی لے سکتے ہو اور اس
کے ساتھ مزاج بھی کر سکتے ہو اس (عبداللہ) نے عرض کیا
کیا روزے کی حالت میں میں بوسہ لے سکتا ہوں؟ اس پر

۳۵۱ - أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي النَّضْرِ
مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ ابْنَةَ
طَلْحَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَزُوجُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَدْ حَلَّ عَلَيْهَا زَوْجُهَا هُنَالِكَ وَهُوَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَتْ
لَهُ عَائِشَةُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْنُو إِلَى أَهْلِكَ
تَقِيلُهَا وَتُلَاعِبُهَا قَالَ أَقِيلُهَا وَأَنَا صَابِرٌ
فَكَانَتْ هُوَ -

ف روزہ کی حالت میں بیوی سے بوسہ و کنار کیا جاسکتا ہے اگر کسی کو خوف ہو کہ بوسہ اسے جماع تک پہنچا دے گا
تو وہ بوسہ سے پرہیز کرے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوتا ہے اور اپنی زوجہ کے بوسہ کے سلسلہ میں اجازت مانگتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اجازت
دے دیتے ہیں۔ اس کے بعد ایک دوسرا شخص حاضر خدمت ہوتا ہے وہ اجازت کے سلسلہ میں عرض کرتا ہے
آپ لے اجازت نہیں دیتے۔ پہلا آنے والا عمر رسیدہ تھا وہ بوسہ کے وقت اپنے نفس پر مکمل طور پر قابو پاسکتا
تھا۔ اس لیے اسے اجازت دے دی۔ دوسرا نوجوان تھا اس لیے اجازت نہ دی تاکہ وہ جماع
تک نہ پہنچ جائے۔ معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے نفس پر قابو پاسکتا ہے۔ زوجہ کا بوسہ لینا اس کے لیے جائز
ہے اور جو قابو نہ پاسکے اس کے لیے جائز نہیں ہے اس حدیث میں **إِنَّا لَسْنَا مِثْلَ رَسُولِ اللَّهِ**
صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو دعوت غور و فکر دے رہے ہیں جو **قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ** کی رٹ لگا کر اپنے
صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر قرار دیتے ہوئے بالکل نہیں شرتے۔ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو قُلْ
انما انا بشر مثلكم کا مفہوم نہیں آتا تھا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۸۔ بَابُ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

سفر میں روزہ رکھنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سفر میں روزہ نہیں رکھتے تھے۔
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان
المبارک کے مہینے میں نکلے حتیٰ کہ جب آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کہ یہ مقام پہنچے تو آپ نے روزہ افطار کیا اور
لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ روزہ افطار کیا فتح مکہ
رمضان المبارک کے مہینے میں ہوا تھا۔ راوی حدیث کا

۳۵۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ
ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَصُومُ فِي الصَّوْمِ۔
۳۵۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ
فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَيْدِيَّةَ ثُمَّ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ
الْبَاقِيَ مَعَهُ وَكَانَ فَتْحُ مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ

ف مسافر پر رب العالمین نے بے شمار انعامات فرمائے ان میں سے ایک انعام روزہ رکھنے میں اختیار دینا
بھی ہے یعنی مسافر کو حالت سفر میں اختیار ہے چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے نہ رکھے اور وہی پس پر آکر رکھ لے۔
امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسافر کا سفر مشقت کا نہ ہو تو روزہ رکھنا
نہ رکھنے سے افضل ہے۔ کیونکہ معتبر روایات سے ثابت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بجا لیتے سفر روزہ رکھ لیا کرتے تھے۔ یہاں سفر سے مراد شرعی سفر ہے جس کے
سبب سے نماز قصر پڑھی جاتی ہے وہ پیدل تین دن کا سفر ہے یا ستاون میل ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔
قرآن پاک میں مسافر کے روزے کے بارے ارشاد ہے "فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ
مِنْ أَيَّامٍ أُخْرٍ" یعنی جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا مسافر ہو وہ بعد میں روزوں کی قضا کر لے۔ جو نہی بیمار صحت مند
ہو جائے اور مسافر واپس آجائے فوراً روزے مکمل کر لیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَرَبَّاسٍ بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ
فَمَا تَمَّا كَرِهَتْ مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ فَإِذَا آمِنَ
ذَلِكَ فَلَا بَأْسَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ
اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: روزے
کی حالت میں پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں ہے سب سے
اور ضعف آنے کے سبب روزے کی حالت میں پچھنے
لگوانا مکروہ ہے جب اس سے امن و تحفظ ہو تو کوئی
حرج نہیں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے
حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
میں نے اپنے والد (عروہ) کو ہمیشہ روزے کی حالت
میں پچھنے لگواتے ہوئے دیکھا۔

۳۵۵ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ
قَالَ مَا أَيْتُ أَبِي قَطْرًا حَتَّى جَمَعَ لَدَى وَهُوَ
صَائِمٌ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم
ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَبِيه نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

۔ بَابُ الصَّائِمِ يَذَرُّهُ الْقَىُّ أَوْ يَشْقِيَا

روزہ دار پر قے کا غلبہ ہونے یا جان بوجھ کر قے کرنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے جس شخص نے
روزے کی حالت میں عمدائے قے کی تو اس پر اس کی قضا
واجب ہے اور جس کو از خود قے آئے تو اس پر کوئی چیز نہیں

۳۵۶ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ
عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مِنَ اسْتِقَاءٍ وَهُوَ صَائِمٌ
فَعَلِيهِ الْقَضَاءُ وَمَنْ ذَمَّ عَمَّا الْقَىُّ
فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ -

ف جس شخص نے قضا روزے کی حالت میں قے کی اگر نہ بھر ہو تو روزہ فاسد ہو جائیگا ورنہ نہیں اگر غیر اختیاری طور
پر قے ہو جائے نہ بھر ہوگی یا نہیں۔ اگر نہ بھر نہ ہو حلق میں لوٹی یا لوطائی اور یا نہ لوٹی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا اگر قے نہ بھر
اور حلق میں خود لوطائی خواہ قلیل ہو روزہ ٹوٹ جائیگا اگر غیر اختیاری طور پر حلق میں اتر گئی تو روزہ فاسد نہیں ہوگا (بہار شریعت)
روزہ فاسد ہونے کی صورت میں بقیہ دن بھی احرامِ رمضان کی وجہ سے کھانے پینے اور جماع سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

۳۶۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا شَهَابُ بْنُ
أَبْنِ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ اُخْتَلَفَا فِي قَضَائِهِ
رَمَضَانَ قَالَ أَحَدُهُمَا يَفْرَقُ بَيْنَهُ وَقَالَ
الْآخَرُ لَا يَفْرَقُ بَيْنَهُ۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
کے درمیان قضاہِ رمضان کے مسئلہ میں اختلاف ہو گیا
ان دونوں میں سے ایک نے کہا: وہ متفرق طور پر رکھے
جائیں اور دوسرے نے کہا: کہ متفرق طور پر نہ رکھے جائیں۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: قضاہِ رمضان
کے روزے مسلسل رکھنا افضل ہے اور اگر گنتی صحیح طریقے
سے کی جائے تو متفرق طور پر رکھ لینے میں بھی کوئی حرج
نہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے
سابقہ فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ الْجَمْعُ بَيْنَهُمَا فَضْلٌ وَإِنْ
فَرَّقْتَ وَأَحْصَيْتَ الْعِدَّةَ فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ
قَالَتْ۔

۱۔ بَابُ مَنْ صَامَ تَطَوُّعًا ثُمَّ أَفْطَرَ

نفلی روزہ رکھ کر توڑ دینے کا بیان

حضرت امام زہری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما دونوں
نے نفلی روزہ رکھا، ان کے لیے ہدیہ پیش کیا گیا تو
دونوں نے اس سبب روزہ افطار کر لیا۔ ان کے
پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا
گفتگو میں مجھ سے سبقت لے گئیں وہ اپنے باپ کی عظیم بیٹی

۳۶۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّ
عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَصْبَحَتَا
صَائِمَتَيْنِ مُتَطَوِّعَتَيْنِ فَأُهِيَ كُهُمَا
طَعَامٌ فَأَفْطَرَتَا عَلَيْهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَبَدَرْتَنِي بِالْكَلَامِ وَ
كَانَتْ ابْنَةَ أَبِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي

رقبہ حاشیہ صفحہ ۲۵۲ کا رکھے یا متفرق طور پر دونوں طرح جائز ہے مسلسل رکھنا بہتر ہے کیونکہ ایسے مستی اور
کوٹاہی کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

قَالَ وَكَانُوا يَأْخُذُونَ بِالْأَحْدِيثِ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
 قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ شَاءَ صَامَ فِي السَّفَرِ
 وَمَنْ شَاءَ صَامَ فِي السَّفَرِ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ
 وَالصَّوْمُ أَفْضَلُ لِمَنْ قَوِيَ عَلَيْهِ وَإِنَّمَا بَلَّغْنَا
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ حِينَ
 سَافَرَ إِلَى مَكَّةَ لِأَنَّ النَّاسَ شَكَّوْا إِلَيْهِ
 الْجُهْدَ مِنَ الصَّوْمِ فَأَفْطَرَ لِذَلِكَ وَقَدْ
 بَلَّغْنَا أَنَّ حَمْرَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ سَأَلَتْ عَنِ
 الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنَّ شَيْئًا فَصَّمُّ
 وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ فِيهِذَا إِنَّا خُذْنَا وَهُوَ
 قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ
 مِنْ قَبْلِنَا -

بیان ہے کہ لوگ (صحابہ کرام) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال میں سے نئے نئے عمل کو اپناتے تھے۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو شخص
 چاہے سفر میں روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے۔
 جس قدر حاصل ہو اس کے لیے روزہ رکھنا افضل ہے۔
 ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے جب مکہ کی طرف سفر کیا تو روزہ نہ رکھا اس لیے کہ
 لوگوں نے آپ کی خدمت میں روزہ کے شاق ہونے
 کی شکایت کی تھی جس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے روزہ نہ رکھا اور ہم کو یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ حضرت
 حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے سفر میں روزہ کے بارے میں سوال کیا، تو آپ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو روزہ رکھو
 اور اگر چاہو تو نہ رکھو۔ اسی روایت سے ہم دلیل اخذ
 کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور
 ہمارے دیگر فقہاء کا قول ہے۔

و۔ بَابُ قَضَاءِ رَمَضَانَ هَلْ يُفْرَقُ

قضا رمضان کے روزے کیا علیحدہ علیحدہ رکھے جائیں؟

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
 عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ قضا رمضان
 روزے متفرق طور پر نہ رکھے جائیں۔

۳۵۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ
 ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لَا يَفْرَقُ قَضَاءُ رَمَضَانَ -

ف رمضان المبارک کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا میں صائم کو اختیار ہے چاہے تو مسلسل طور پر (چار)

قَالَ مُحَمَّدٌ تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ وَصَلَاةُ
الْمَغْرِبِ أَفْضَلُ مِنْ تَأْخِيرِهِمَا وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: افطار اور
نمازِ مغرب میں جلدی کرنا تاخیر سے افضل ہے اور
یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور عام فقہاء
کا قول ہے۔

۳۶۳ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ
عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ
أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ
عَفَّانَ كَانَ يُصَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ حِينَ يَنْظُرَانِ
الْبَيْلَ الْأَسْوَدَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَا ثُمَّ يُفْطِرَانِ
بَعْدَ الصَّلَاةِ فِي رَمَضَانَ -

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما
دونوں جب رات کی تاریکی دیکھتے تو افطار سے قبل
نمازِ مغرب ادا کرتے پھر نماز کے بعد رمضان المبارک
میں روزہ افطار کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا أَكْلٌ وَإِسْعَافٌ شَاءَ
أَفْطَرَ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَنْ شَاءَ أَفْطَرَ بَعْدَهَا
كُلُّ ذَلِكَ لَا بَأْسَ بِهِ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
میں ہر قسم کی وسعت ہے کہ جو شخص چاہے نماز سے
قبل روزہ افطار کرے اور جو چاہے نماز کے بعد افطار
کرے ان دونوں صورتوں میں کوئی حرج نہیں۔

۱۲۔ بَابُ الرَّجُلِ يُفْطِرُ قَبْلَ الْمَسَاءِ يُظَنُّ أَنَّ قَدَسِي

غروب آفتاب سے قبل بھول کر روزہ افطار کر لینے کا بیان

۳۶۴ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَفْطَرَ
حَضْرَتِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَمَا بَيَّنَّا
حَضْرَتِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَبِيَّ الْوَالِدِ
الَّذِي بَدَّلَ فِيهِ دُونَ الْوَالِدِ الْوَالِدِ الْوَالِدِ الْوَالِدِ الْوَالِدِ

دقیقہ ۲۵۲ کا) اور ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین آدمی وہ ہے جو روزہ جلدی افطار کرتا ہے
چنانچہ حدیث قدسی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں **قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ إِعْجَلُهُمْ فِطْرًا** (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۷۱
مجتبائی دہلی) اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ وہ بندہ ہے جو افطاری میں جلدی کرے، تاخیر
سے روزہ افطار کرنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ ایسے مجوسیوں کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے۔

تھیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے نفلی روزہ رکھا، ہمارے لیے کچھ کھانا بطور ہدیہ پیش کیا گیا تو ہم نے اس سبب روزہ افطار کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو حکم دیا کہ تم ایک روزہ کی قضا کرو۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص نے نفلی روزہ رکھا پھر اسے توڑ دیا تو اس پر قضا واجب ہے۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے سابقہ فقہاء کا قول ہے

أَصْبَحْتُ أَنَا وَعَائِشَةُ صَائِمَتَيْنِ مَتَطَوَّعَتَيْنِ فَأُهِدِيَ لَنَا طَعَامٌ فَأَفْطَرْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْضِيَا يَوْمًا مَكَانَهُ

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا أَنَا خُذْ مَنْ صَامَ تَطَوُّعًا ثُمَّ أَفْطَرَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةِ قَبْلَنَا۔

۱۱۔ بَابُ تَجْزِيلِ الْإِفْطَارِ

روزہ جلدی افطار کرنے کا بیان

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ ہمیشہ سلامتی پر رہیں گے جب تک افطاری میں جلدی کرتے ہیں گے

۳۶۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَانِيَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ

ف جب کسی نے نفلی روزہ رکھا ہو پھر کسی طور یعنی مکان کے اصرار یا کسی مسلمان کی دعوت کے سبب توڑ لیا تو اس پر صرف اس روزے کی قضا لازم آئے گی۔ کیونکہ اصول فقہ کا مقصد یہ ہے کہ نفلی عبادت جب شروع کر لی جائے تو اس کی تکمیل واجب ہو جاتی ہے۔

ف غروب آفتاب کے ساتھ ہی افطاری کا وقت ہو جاتا ہے اور افطاری میں عجلت سے کام لینا چاہیے ایک روایت میں ہے کہ دو چیزوں میں جلدی سے کام لو (۱) افطاری اور دوسری نماز مغرب میں ادائیگی میں۔ ایک روایت میں ہے کہ جب تک لوگ روزہ کی افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے سلامتی پر رہیں گے (جاری ہے)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَصَالِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ
تُؤَاصِلُ قَالَ إِيَّيْ كَسْتُمْ كَهَيْئَاتِكُمْ إِيَّيْ أَطْعَمُ
وَأَسْقِي.

روزوں سے منع فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں عرض کیا گیا آپ بھی تو وصال کے روزے رکھتے
ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم جیسا
نہیں ہوں بے شک مجھے کھلایا بھی جاتا ہے اور
پلایا بھی جاتا ہے۔

۳۶۶- أَخْبَرَنَا مَالِدٌ أَخْبَرَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ
الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْوَصَالَ
قَالُوا إِنَّكَ تُؤَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِيَّيْ
كَسْتُمْ كَهَيْئَاتِكُمْ آيَاتُ يُطْعِمُنِي مَا يَتَى وَ
يَسْقِينِي فَأَكْفُوهُمِنَ الْأَعْمَالِ مَا لَكُمْ بِهِ
طَاقَةٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وصال کے
روزوں سے بچو، تم وصال کے روزوں سے بچو لوگوں
نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ بھی تو
وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: میں تم جیسا نہیں ہوں میں اپنے پروردگار کے
حضورات گزارتا ہوں وہ مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی
ہے تم اپنی طاقت کے مطابق کام کیا کرو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خُذُ الْوَصَالِ
مَكْرُوهٌ وَهُوَ أَنْ يُؤَاصِلَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَوْمَيْنِ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ وصال کا روزہ مکروہ ہے

ف وصال کے روزہ کا مطلب ہے سبھی ایک روزہ افطار نہیں کیا دوسرا روزہ رکھ لینا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
وصال کے روزے رکھا کرتے تھے آپ کو دیکھ کر صحابہ نے بھی یہ سلسلہ شروع کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو
ایسا کرنے سے منع فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی امت کے لیے سراپا رحمت ہے۔ آپ ہر وقت
اپنی امت کی آسانی اور سہولت کے بارے سوچا کرتے تھے۔ آپ نے مسلسل نماز تراویح باجماعت ادا نہ فرمائی تاکہ
وہ نماز بھی فرض نہ ہو جائے مسواک کو وضو کے وقت لازمی قرار دینے کا قصد فرمایا پھر فوراً ارادہ ملتوی فرمایا۔ ممکن ہے امت کو
مسواک میسر نہ آئے تو گنہگار قرار پائے اور عشاء کی نماز کو تہائی رات تک مؤخر کرنے کا قصد فرمایا پھر ملتوی کر دیا تاکہ
امت مسلمہ پر شاق نہ گزرے۔

عظمت مصطفیٰ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ای لست کھیئتک
ای اَطْعَمُوْا وَاَسْقِيْ حَضْرًا نُوْرُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي عَظْمَتِ وَشَانِ اُوْرِبِيْ مَثَلِ وَبِيْ مَثَلِ مَوْنِيْ كِي (جاری ہے)

کرتے ہوئے کہ شام ہو چکی ہے یا سورج غروب ہو چکا ہے، روزہ افطار کر لیا آپ (عمر فاروق) کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا اے امیر المؤمنین سورج ظاہر ہو گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قضا آسان ہے بیشک ہم نے کوشش کی ہے۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس شخص نے یہ گمان کرتے ہوئے کہ سورج غروب ہو گیا ہے، روزہ افطار کر لیا پھر معلوم ہوا کہ سورج غروب نہیں ہوا تھا، وہ شخص باقی دن میں نہ کوئی چیز کھائے اور نہ پیے اس پر اس روزہ کی قضا ہوگی اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

فِي يَوْمِ رَمَضَانَ فِي يَوْمٍ غَيْمٍ وَرَأَى آتَهُ قَدْ
آمَسَى أَوْ غَابَتِ الشَّمْسُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ
الْخَطْبُ يَسِيرٌ وَقَدْ اجْتَهَدْنَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ أَفْطَرَ وَهُوَ يَرَى أَنَّ
الشَّمْسَ قَدْ غَابَتْ ثُمَّ عَلِمَ أَنَّهَا لَمْ تَغِبْ لَمْ
يَأْكُلْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَلَمْ يَشْرَبْ وَعَلَيْهِ قَضَاءُ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

۱۳۔ بَابُ الْوَصَالِ فِي الصِّيَامِ

مسلسل روزے رکھنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال (مسلسل) کے

۳۶۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ف اگر دو غبار یا بادل کے سبب کسی کو محسوس ہوا کہ سورج غروب ہو گیا ہے اس نے روزہ افطار کر لیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ ابھی سورج غروب نہیں ہوا۔ صائم روزے دار (باقی ماندہ وقت کچھ نہیں کھائے گا اس پر صرف اس دن کی قضا لازم آئے گی جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ واقعہ پیش آیا ایسے ہی سحری کے وقت اس خیال سے تا دیر کھاتا رہا کہ ابھی صبح صادق کا وقت نہیں ہوا بعد میں معلوم ہوا کہ صبح صادق کا وقت کافی دیر سے شروع ہو چکا ہے وہ اس دن رمضان کے احترام کے لیے کھانے پینے اور جماع کرنے سے اجتناب کرے رمضان کے بعد اس روزے کی وہ قضائی کرے۔

علیہ وسلم نے نوش فرمایا **قَالَ**

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو شخص چاہے عرفہ کے دن کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے کیونکہ یہ روزہ نفلی ہے جس شخص کو اس دن روزہ رکھنے کے سبب دعاء میں کمزوری آنے کا امکان ہو تو اس کے لیے روزہ رکھنے سے نہ رکھنا افضل ہے۔

**قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ
وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ إِنَّمَا صَوْمُهُ تَطَوُّعٌ فَإِنْ كَانَ
إِذَا صَامَهُ يُضْعِفُهُ ذَلِكَ عَنِ الدَّعَاءِ فِي ذَلِكَ
الْيَوْمِ قَالَ فَالْأَفْطَارُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ۔**

۱۵۔ بَابُ الْإِيَّامِ الَّتِي يُكْرَهُ فِيهَا الصَّوْمُ

ان دنوں کا بیان جن میں روزہ رکھنا مکروہ ہے

۳۶۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ
عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ أَيَّامٍ مَتَى۔
حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (قیام) منیٰ کے
دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

قَالَ امام اعظم ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام مالک رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک حاجی کے لیے عرفہ کے دن روزہ نہ
رکھنا مسنون و مستحب ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عرفہ ۹ ذی الحجہ کا روزہ نہیں رکھا تھا حضرت
ام فضل کے علاوہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بھی تمام لوگوں کی موجودگی میں میدان عرفات میں بارگاہ رسالت میں
دودھ پیش کیا جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا۔ یوم عرفہ میں روزہ نہ رکھنے کے استحباب کی توجیہ شارحین
نے یہ بیان کی ہے کہ اس سے حاجی میں ضعف و کمزوری پیدا ہو جائیگی جو ارکان حج ادا کرنے کے سلسلے میں رکاوٹ یا
سستی کا سبب بن سکتی ہے البتہ غیر حاجی یوم عرفہ میں روزہ رکھ سکتا ہے۔

قَالَ اللہ تعالیٰ نے امت مصطفویٰ پر جو انعامات فرمائے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم کے وسبب جلیلہ سے سال میں پانچ دن اظہارِ مسرت اور خورد و نوش کے لیے عطا فرمادیے وہ عید الفطر
عید الاضحیٰ اور ایام تشریق یعنی ذی الحجہ کی گیارہ، بارہ اور تیرہ کے دن ہیں۔ ان دنوں میں روزہ رکھنا منع ہے، کیونکہ
حدیث پاک میں ان کو اکل و شرب کے ایام قرار دیا گیا ہے۔

دھال کے روزہ کی صورت یہ ہے کہ دو دنوں کے روزوں کے درمیان رات کو کوئی چیز نہ کھائی جائے اور نہ پی جائے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

فِي الصَّوْمِ لَدَيَّا كُلُّ فِي اللَّيْلِ شَيْئًا وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ -

۱۴۔ بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

عرفہ کے دن کا روزہ رکھنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کے بارے شک کیا کچھ لوگوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے ہیں اور کچھ نے کہا آپ روزے سے نہیں ہیں تو حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو دو کا ایک پیالہ بھجیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میدان عرفات میں تشریف فرما تھے تو آپ صلی اللہ

۳۶۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ
عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ
ابْنَةَ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا فِي صَوْمِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ
بَعْضُهُمْ صَائِمٌ وَقَالَ آخَرُونَ لَيْسَ بِصَائِمٍ
فَارْسَلَتْ أُمَّ الْفَضْلِ بِقَدَاحٍ مِنْ لَبَنٍ وَهُوَ
وَاقِفٌ يَعْرِفَةَ فَشَرِبَهُ -

رقبہ حاشیہ صفحہ ۲۵۷ کا)

عظیم الشان دلیل ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں اپنے رب کے حضور رات گزارتا ہوں وہ مجھے کھلاتا بھی اور پلاتا بھی ہے اس لیے میں تم جیسا نہیں ہوں۔ ان دونوں روایات میں خواہ ظاہری طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مخاطب کر کے فرمایا تھا لیکن حقیقت میں اس سے مراد قیامت تک آنوالے لوگ ہیں یعنی کوئی بھی مخلوق کا فر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہیں ہو سکتا۔

قَالَ لَا يَصُومُ إِلَّا مَنْ أَجَمَعَ الصِّيَامَ
قَبْلَ الْفَجْرِ-

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے
فجر سے قبل نیت نہیں کی وہ روزہ نہ رکھے

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس
شخص نے زوال سے قبل روزے کی نیت کر لی اس کا
روزہ درست ہے یہ روایت کثیر لوگوں سے مروی
ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے
سابقہ فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَمَنْ أَجَمَعَ أَيُّمًا عَلَى
الصِّيَامِ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ فَهُوَ صَائِمٌ
وَقَدْ رَوَى ذَلِكَ غَيْرُ وَاحِدٍ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ قَبْلَنَا-

۱۰- بَابُ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى الصِّيَامِ

ہمیشہ روزے رکھنے کا بیان

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا
بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسلم) روزے
رکھتے تھے کہ کھا جاتا کہ آپ افطار نہیں کریں گے آپ
صلی اللہ علیہ وسلم (مسلم) افطار کرتے تھے کہ کھا جاتا کہ

۳۷۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصُومُ مَعْتَبِرًا يُقَالُ لَا يَفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يُقَالَ

ف دل میں کسی کام کرنے کا پختہ اور حتمی قصد کر لینے کو نیت کہا جاتا ہے۔

روزہ کی تین اقسام ہیں (۱) فرض (۲) واجب اور (۳) نفل۔ مثلاً رمضان کا روزہ، نذر کا روزہ اور سنون و
مستحب روزہ علی الترتیب۔ فرض اور واجب روزہ کا وقت اگر متعین ہو مثلاً رمضان کا ادا روزہ اور نذر معین کا
روزہ اس کے لیے رات کو نیت کی جائے گی اگر رات کو نیت نہ کی زوال کے وقت تک بھی نیت معتبر ہوگی۔
جب کہ اس وقت تک کھانے پینے اور جماع کا ارتکاب نہ کیا ہو اگر فرض اور واجب روزہ کا وقت متعین نہ ہو،
مثلاً رمضان کی قضاء کا روزہ اور نذر غیر معین کا روزہ اس کے لیے رات کو نیت کرنا ضروری ہے۔ زوال سے
قبل کی نیت معتبر نہیں ہوگی، نفل روزہ کی نیت رات کو بھی کر سکتے ہیں اور زوال سے قبل بھی جبکہ روزہ کے
منا فی کسی کام کا ارتکاب نہ کیا ہو۔

۳۶۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنُ إِهَادٍ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ مَوْلَى عَقِيلِ ابْنِ
أَبِي طَالِبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ
دَخَلَ عَلَى أَبِيهِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ فَقَدَّ بَ
لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِأَبِيهِ
إِنِّي صَائِمٌ قَالَ كُلْ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا
بِالْعِطْرِ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَلْبِغِي أَنْ
يُصَامَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ لِمُتَعَةٍ وَلَا لِعَيْرِهَا
كَمَا جَاءَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِهَا عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةِ مِنْ قَبْلِنَا وَقَالَ
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يَصُومُهَا الْمُتَمَتِّعُ الَّذِي
لَا يَجِدُ الْهُدَى أَوْ كَاتَتْهُ الْأَيَّامُ الثَّلَاثَةُ
قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ۔

عقيل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ
غلام حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ایام تشریق میں
اپنے والد عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ان
کے لیے کھانا پیش کیا گیا انھوں نے حضرت عبداللہ
رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تم بھی کھانا کھاؤ۔ حضرت عبداللہ
رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے کہا: میں روزہ دار
ہوں۔ باپ (عمرو بن العاص) نے کہا تم کھانا کھاؤ کیا
تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ان
دنوں میں روزہ نہ رکھنے کا حکم دیتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کسی کے لیے ایام
تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے خواہ متمتع ہو
یا غیر متمتع۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اس روزہ کی ممانعت ثابت ہے اور یہی امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے
حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ متمتع جس
قربانی میسر نہ ہو اور یا قربانی سے پہلے تین دن اس کے
فوت (یعنی ان میں روزہ نہ رکھ سکا ہو) ہو گئے ہوں
وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔

۱۶۔ بَابُ النِّيَّةِ فِي الصَّوْمِ مِنَ اللَّيْلِ

رات کو روزہ کی نیت کرنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حفص

۳۷۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ

۱۸. بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

عاشورہ کے روزہ کا بیان

حضرت حمید بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ سے برسبر فرماتے ہوئے اس سال سنا جس سال انھوں نے حج کیا: کہ اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں میں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: یہ عاشورا کا دن ہے اس دن کا روزہ اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض نہیں کیا جبکہ میں روزے سے ہوں جو شخص چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے سے افطار کرے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ رمضان المبارک کے روزے فرض ہونے سے قبل عاشورا کا روزہ فرض تھا پھر رمضان کے روزے فرض ہونے کے باعث اس کی فرضیت منسوخ ہو گئی اب وہ نفلی روزہ ہے جو شخص چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے

۳۷۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَمَهُ حَجَّجَهُ وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِهَذَا الْيَوْمِ هَذَا يَوْمٌ عَاشُورَاءُ لَكُمْ يَكْتُبُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ أَنْ صَاحْتُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَعْمَمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ.

قَالَ مُحَمَّدٌ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ كَانَ وَاجِبًا قَبْلَ أَنْ يُفْتَرَضَ رَمَضَانُ نَحْنُ نَسَخَهُ شَهْرَ رَمَضَانَ فَهُوَ نَطْرَعُ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَعْصِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ قَبْلَنَا.

ف رمضان المبارک کے روزے فرض ہونے سے قبل عاشورا (دس محرم) کے روزے واجب تھے جب رمضان المبارک کے مہینے کے روزے فرض ہوئے تو عاشورا کا روزہ منسوخ ہو گیا اور سنت کی حیثیت سے باقی رہ گیا۔ اعلان نبوت سے قبل حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس دن کا روزہ رکھا تھا رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اعلان فرمادیا جو چاہے عاشورا کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔ عاشورہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن دس انبیاء کرام یعنی حضرت موسیٰ، حضرت نوح، حضرت یونس، حضرت آدم، حضرت یوسف، حضرت عیسیٰ، حضرت داؤد، حضرت ابراہیم، حضرت یعقوب اور (جاری ہے)

لَا يَصُومُ وَمَا آيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ
مَا آيَةُ فِي شَهْرِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي
شَعْبَانَ -

آپ روزہ نہیں رکھیں گے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
رمضان کے مہینہ کے علاوہ کسی مکمل مہینے کے روزے رکھتے ہوئے
نہیں دیکھا اور نہ شعبان کے مہینے سے زیادہ کسی میں روزے
رکھتے ہوئے دیکھا۔

ق روزہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمیان ایک رابطہ کا نام ہے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے
علاوہ دوسرے مہینوں میں بھی روزے رکھا کرتے تھے گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے ہمیں بھی اس کی تعلیم و تربیت
دی۔ رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوتے ہی سرکش شیاطین کو زنجیروں سے بھڑوایا جاتا ہے جنت کے تمام دروازے کھول دیئے
جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں نفل کا ثواب بڑھا کر فرض کے برابر اور ایک فرض کا ثواب ستر فرض کے برابر
کر دیا جاتا ہے ایک اور روایت میں ہے کہ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ یعنی جس نے
ایمان کی حالت میں اللہ کی رضا کیلئے رمضان المبارک کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے علاوہ دوسرے مہینوں میں مختلف دنوں کے روزے رکھا کرتے تھے آپ پر اور جمعرات کے
دنوں میں روزے رکھتے۔ ایک روایت کے مطابق آپ نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے کی توجیہ بھی بیان فرمائی کہ پیر اور جمعرات
کے دنوں میں اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو
روزے سے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض یعنی اسلامی مہینے کی تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھا کرتے تھے
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اس کی تلقین کرتے۔ آپ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے
اے ابوذر! جب تم کسی مہینے میں روزہ رکھو تو اس کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھو۔ نفلی روزہ کی فضیلت
سلسلے میں ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے روزہ رکھا اللہ
اس کے اجر جنم کے درمیان ایک خندق بنا دے گا جس کا بعد زمین و آسمان کے درمیان جتنا ہوگا ایک اور روایت میں آتا
ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رضائے الہی کے لیے ایک روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو دوزخ کے
سال کی مسانت کا اندازہ دو کر دے گا۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ جو شخص رمضان المبارک کے بعد شوال کے چھ روزے
سے اللہ تعالیٰ اسے سال بھر کے روزوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ قرآن میں بھی یہ فیصلہ فرمایا گیا ہے مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَاتِ
فَلَهُ عَشْرٌ أَمْثَلِهَا آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے بعد جس مہینے میں سب سے زیادہ روزے رکھتے تھے وہ شعبان
کا مہینہ ہے ایک روایت میں ہے کہ آپ اس تمام مہینے کے روزے رکھا کرتے تھے آپ سے جب اسکی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا اس
اللہ تعالیٰ کے حضور اعمال پیش کیے جاتے ہیں مجھے پسند ہے کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں روزے سے ہوں۔

۳۷۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ تَحَرُّوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ
مِنْ رَمَضَانَ .
حضرت بشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے
سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا: تم شب قدر رمضان المبارک کے
آخری عشرے میں تلاش کرو۔

رقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۲۶۴ کا) چنانچہ ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں ”من قام ليلة القدر ايماناً واحتساباً
غفر له ما تقدم من ذنبه یعنی جس نے شب قدر میں ایمان کی حالت اور رضائے الہی کے لیے قیام کیا
اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

نزولِ قرآن کی رات :- شب قدر وہ عظمت و شان والی رات ہے جس میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
پر نازل ہونے والی کتاب قرآن پاک نازل ہوا اس نزول سے مراد لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر ہے ، ورنہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر نزول کا سلسلہ تیس سال تک جاری رہا چنانچہ اس سلسلے میں قرآن کے
الفاظ یہ ہیں انا انزلنا فی لیلۃ القدر یعنی ہم نے قرآن شب قدر میں (آسمان دنیا پر) نازل کیا۔

شب قدر میں پاکستان کا تحفہ :- بلاشبہ شب قدر انعامات باری تعالیٰ کی رات ہے اس رات کے
انعامات بے شمار ہیں۔ ان میں سے ایک ”قیام پاکستان“ کا تحفہ ہے یہ ایک تاریخی حقیقت ہے جس سے انکا
ناممکن ہے کہ شب قدر میں جو رحمت کی بارش ہوتی ہے اس کا ایک قطرہ قیام پاکستان ہے ہمارے اسلاف یعنی
دو قومی نظریہ کے بانی حضرت مجدد الف ثانی، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی، پیر سید جماعت علی شاہ، حضرت
پیر محدث کچھو چھوی، علامہ عبد العظیم صدیقی، حضرت میاں شیر محمد شرف پوری، محدث اعظم مولانا سردار احمد فیصل آبادی
علامہ احمد سعید کاظمی صاحب، علامہ محمد اقبال اور قائد اعظم رحمہم اللہ کی کوششوں سے پاکستان کا قیام تو عمل میں
آگیا لیکن اس کا مقصد پچاس سال گزرنے کے باوجود حاصل نہ ہو سکا اور حاضر میں صرف ایک ہی ایسی شخصیت ہے
جس پر تمام علم اسلام کی نظریں لگی ہوئی ہیں کہ وہ یہ فریضہ سرانجام دے سکتے ہیں وہ شخصیت قائد ملت اسلامیہ امام
الشاہ احمد نورانی الصدیقی صدر جمعیت علماء پاکستان ہے۔ مشائخ عظام، علماء کرام اور مفتیان ذی وقار
اپنا فریضہ سمجھتے ہوئے معاشرت فرمائیں۔ الشاء اللہ العزیز نفاذ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی منزل
قریب آسکتی ہے اور قیام پاکستان کا خواب شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے۔ پاکستان اور اسلام کا چولی دامن کا تعلق
ہے۔ چونکہ قیام پاکستان کا مقصد نفاذ اسلام تھا اب اسلام کی بنیاد پر ہی قائم رہ سکتا ہے۔

روزہ نہ رکھے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور
ہمارے سابقہ فقہاء کا قول ہے۔

۱۹۔ باب لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر کا بیان

۳۷۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ تَحَدَّثُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِينَ مِنْ رَمَضَانَ.
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان المبارک
کی آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

(لقیہ حاشیہ صفحہ ۲۶۳ کا) سید الانبیاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام پر خصوصی انعامات فرمائے
اس نسبت سے عاشورہ کا نام دیا گیا۔

ول جمہور محدثین کے نزدیک لیلۃ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں آتی ہے ایک حدیث میں ہے کہ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ قطعی طور پر اس شب کا
تعیین نہیں کیا گیا البتہ اکثر محدثین کا کہنا ہے کہ وہ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات ہے۔
شب قدر کے تعین نہ کرنے کی حکمت: شب قدر کے تعین نہ کرنے میں بھی وہ حکمت ہے جو جمعۃ المبارک
کے دن مقبولیت کی گھڑی متعین نہ کرنے میں ہے وہ گھڑی اس لیے متعین نہیں کی گئی تاکہ مسلمان اس کے حصول کے
لیے تمام دن دعا و استغفار اور عبادت وغیرہ میں مصروف رہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زیادہ سے زیادہ انعامات
کا حقدار بن سکے۔ رات کا تعین اس لیے نہیں کیا گیا تاکہ مسلمان اس کے حصول کے لیے آخری عشرہ کی تمام طاق راتیں
عبادت گزار کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور کثیر انعامات کے حقدار قرار پائیں۔

فضائل شب قدر: شب قدر کی عظمت و فضیلت میں اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ قرآن نے اس کے قیام کو
ہزار مہینوں سے افضل قرار دیا ہے چنانچہ قرآن کے الفاظ یہ ہیں لیلۃ القدر نجید من الف شہد یعنی شب قدر ہزار مہینوں
سے افضل والی ہے۔
بخشش کی رات: اس رات میں قیام کرنے سے انسان کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں (جہاڑی ہے)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَدَّ لَا يَخْرُجُ
الرَّجُلُ إِذَا اعْتَكَفَ إِلَّا لِلغَائِطِ أَوِ الْبَوْلِ
وَأَمَّا الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ فَيَكُونُ فِي مَعْتَكِفِهِ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ .

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم اس
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ معتکف قضاءِ حاجت
اور پیشاب کے علاوہ مسجد سے نہ نکلے وہ خورد و نوش
اعتکاف گاہ میں کرے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کا قول ہے ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۶۶ سے) اعتکاف مستحب :- اعتکاف مستحب یہ ہے کہ کسی بھی مقصد کے لیے کوئی شخص مسجد میں
جائے تو اعتکاف کی نیت کر لے مثلاً نماز ادا کرنے کے لیے مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کر لے نماز
کے ساتھ اسے اعتکاف کا ثواب بھی مل جائے گا۔ یہ اعتکاف کم از کم وقت کا بھی ہو سکتا ہے حتیٰ کہ ایک لمحہ کا بھی ہو سکتا ہے
اس اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہیں ہے ۔

اعتکاف گاہ :- اعتکاف کے لیے سب سے زیادہ افضل مسجد حرام ہے اس کے بعد مسجد نبوی ہے اور تیسرے
نمبر پر مسجد اقصیٰ ہے اس کے بعد علاقہ کی جامع مسجد ہے مسجد جماعت میں بھی اعتکاف کیا جاسکتا ہے ۔ عورت اپنے
گھر میں اعتکاف کے لیے کسی جگہ کا تعین کر لے ۔

فضائل اعتکاف :- اعتکاف ایک تدبیری اور اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین عبادت ہے اعتکاف کی حالت میں
انسان برائیوں سے محفوظ رہتا ہے اور نیک اعمال میں مصروف و مشغول رہتا ہے معتکف مریض کی عیادت، نماز جنازہ
میں شرکت اور دیگر نیک اعمال کے لیے نہیں جاسکتا لیکن اللہ تعالیٰ اسے ان کا اجر و ثواب عطا فرمادیتا ہے ایک روایت میں ہے کہ
جو شخص رمضان المبارک کے آفری عشرہ کا اعتکاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دو حج اور دو عمروں کا ثواب عطا فرماتا ہے ۔

مسائل اعتکاف :- اعتکاف ہر مسلمان عاقل بیٹھ سکتا ہے اس کے لیے بوجھ شرط نہیں لہذا چھوٹا لڑکا بھی
بیٹھ سکتا ہے معتکف کے لیے قرآن کا پڑھا ہونا شرط نہیں ہے لہذا جس نے قرآن نہیں پڑھا وہ بھی اعتکاف بیٹھ
سکتا ہے اعتکاف کے لیے جامع مسجد ہونا ضروری نہیں بلکہ مسجد جماعت میں بھی کیا جاسکتا ہے مسجد سے ملدوہ جگہ ہے
جہاں سجدہ کیا جاتا ہے یعنی نماز ادا کی جاتی ہے ۔ لہذا وضو والی جگہ، طہارت خانے، غسل خانے اور چوتوں والی جگہ مسجد سے
خارج ہے اگر معتکف ان مقامات پر بلا عذر شرعی گیا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا ۔

اعذار شرعی :- اعذار شرعی کے بغیر معتکف مسجد سے باہر نہیں جاسکتا اعذار شرعی یہ ہیں :- (۱) بول براز
کے لیے (۲) غسل واجب (انزال کی صورت میں) کیلئے (۳) وضو کیلئے اگر وضو نہ ہو اور نماز جمعہ ادا کرنے کیلئے اگر اس مسجد میں
جمعہ نہ ہوتا ہو ان امور کے علاوہ اگر معتکف مسجد سے ایک ساعت کیلئے بھی نکلا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا ۔ (جہری ہے)

بَابُ الْإِعْتِكَافِ

اعتکاف کا بیان

۳۷۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ
ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ
يُدْنِي إِلَيَّ فَأَسْرَجِلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا
لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف بیٹھتے تو
آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری طرف جھکا
دیتے تو میں اس پر کنگھی کر دیتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
حاجت انسانی کے بغیر گھر میں تشریف نہ لاتے۔ ف

ف اعتکاف کا مفہوم:۔ اعتکاف کا لغوی معنی دو رک جانا ہے اصطلاحی اور شرعی معنی کے لحاظ سے

اللہ کی رضا کے لیے عبادت کی نیت سے مسجد میں مٹھرنے کو اعتکاف کہا جاتا ہے۔

اقسام اعتکاف:۔ اعتکاف کی تین اقسام ہیں (۱) واجب (۲) سنت مؤکدہ کفایہ اور (۳) مستحب

اعتکاف واجب:۔ اعتکاف واجب نذر کا اعتکاف ہے یعنی کسی نے اعتکاف کی نذرمانی تو مقصود
حاصل ہونے پر اعتکاف کرنا واجب ہوگا۔ اعتکاف واجب کم از کم ایک دن کا ہوگا لیکن زیادہ کی حد نہیں ہے
جتنے دنوں کے اعتکاف کی نذرمانی اتنی راتوں کا اعتکاف کرنا بھی ضروری ہوگا۔ اس اعتکاف کی صحت کیلئے روزہ
شرط ہے اگر کسی نے روزہ نہ رکھا خواہ کسی عذر کی بنا پر یہ اعتکاف واجب ادا نہیں ہوگا۔

اعتکاف سنت مؤکدہ کفایہ:۔ رمضان المبارک کے آفری عشرہ کا اعتکاف سنت مؤکدہ کفایہ ہے
سنت کا مطلب ہے کہ یہ حدیث رسول اور عمل مصطفوی سے ثابت ہے مؤکدہ کا مطلب ہے کہ یہ حضور اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم نے دائمی طور پر کیا ہے اور کفایہ کا مطلب یہ ہے کہ ایک گاؤں یا محلہ میں سے چند افراد یا ایک فرد بھی
کر لیتا ہے تو سب کے سب بری الذمہ ہو جائیں گے ورنہ سب گناکار ہوں گے اس اعتکاف کے لیے بھی روزہ شرط ہے
اگر کسی نے اس اعتکاف کے دوران روزہ ترک کر دیا خواہ بیماری یا کسی اور عذر کی بنا پر ترک کیا اعتکاف نہیں ہوگا اس
اعتکاف کیلئے ضروری ہے کہ مختلف بسیوں رمضان المبارک کی تاریخ کو غروب آفتاب کے وقت اعتکاف گاہ میں پہنچ

(جاری ہے)

جائے ورنہ اعتکاف سنت مؤکدہ کفایہ ادا نہیں ہوگا

میں نے شب قدر دیکھی پھر مجھے مہلادی گئی میں نے اپنے آپ کو اس کی صبح میں کیچڑ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ پس تم شب قدر رمضان المبارک کے آفری عشرہ میں تلاش کرو اور اسے ہر طاق رات میں تلاش کرو۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس رات آسمان سے بارش ہوئی اور مسجد کی چھت کھجور کے پتوں کی تھی۔ مسجد ٹپکی، حضرت ابوسعید خدری کا بیان ہے کہ میری آنکھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے آپ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور مٹی کا اثر تھا یہ رمضان المبارک کی اکیسویں تاریخ کا واقعہ ہے۔

حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ کا بیان ہے کہ میں نے ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ معتکف قضاء حاجت کی غرض سے مکان کی چھت پر جا سکتا ہے؟ انھوں نے جواب دیا، اس میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ معتکف اگر قضا و حاجت یا پیشاب کی غرض سے گھر میں داخل ہو یا مکان کی چھت سے گزرا تو اس میں کوئی حرج نہیں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

مَعْنَى فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ وَقَدْ سَأَلْتُهُ هَذِهِ
اللَّيْلَةَ لَمْ أُنْسِهَا وَقَدْ رَأَيْتُنِي مِنْ صُبْحَتِهَا
أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ
الْأَوَّلِ وَالْتَمِسُوهَا فِي كُلِّ وَتَرَقَّ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ
فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَكَانَ
الْمَسْجِدُ سَقْفَهُ عَرِيضًا كَوَكَّفَ الْمَسْجِدَ قَالَ
أَبُو سَعِيدٍ فَأَبْصَرْتُ عَيْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصَرَ فَعَلَيْنَا وَعَلَى جَبْهَتِهِمْ
وَأَنْعَمَ آثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صُبْحِ لَيْلَةِ إِحْدَى
وَعِشْرِينَ.

۳۷۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ سَأَلْتُ ابْنَ شَهَابِ الزُّهْرِيَّ
عَنِ الرَّجُلِ الْمُعْتَكِفِ يَدُّ هَبٍ لِحَاجَتِهِ تَحْتَ
سَقْفِ قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ
لِلْمُعْتَكِفِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ الْحَاجَةَ مِنَ
الْعَائِطِ أَوِ الْبَوْلِ أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَأَنْ يَمُرَّ
تَحْتَ السَّقْفِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ
اللَّهُ.

۳۷۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَكِفُ الْعَشْرَ
الْوَسْطَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتَّى
إِذَا كَانَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي
يُخْرَجُ فِيهَا مِنَ اعْتِكَافِهِ قَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیانے عشرے کے اعتکاف
کیا کرتے تھے ایک سال آپ نے ایسے ہی اعتکاف کیا
جب اکیسویں رات ہوئی یہ ایسی رات تھی کہ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم اپنی اعتکاف گاہ سے باہر نکلنے لائے آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے ساتھ اعتکاف
کیا اسے چاہیے کہ وہ آفری عشرے کا بھی اعتکاف کرے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۶۷ سے آگے) معتکف کیلئے جائز امور: معتکف کے لیے تلاوت کلام، ورد و وظائف، درود
سلام، نعت خوانی، اذان، خطاب، درس قرآن، درس حدیث دینا یا سننا، دینی کتب کا مطالعہ، مسائل دریافت
کرنا یا بیان کرنا، امامت کرنا، تجارت کرنا بشرط کہ سامان مسجد میں نہ لایا جائے کھانا پینا اور سونا وغیرہ امور جائز ہیں
ایسے ہی مسجد میں مسجد چھت پر اور مسجد کے تہ خانے میں قیام کرنا جائز ہے جبکہ بیڑھیاں مسجد کے بیچ سے جاتی ہوں۔
غسل کا مسئلہ: معتکف حالت اعتکاف میں واجب غسل (انزال کی صورت میں) کے علاوہ غسل خانوں میں
جا کر کسی قسم کا غسل نہیں کر سکتا خواہ وہ غسل سنت (جمعة المبارک کا) ہو اور خواہ گرمی وغیرہ کا ہو۔ بعض معتکفین غسل کا
اصرار کرتے ہوئے عجیب انداز میں کہتے ہیں کہ گرمی کے سبب جسم شرابور ہو جاتا ہے اور غسل کے بغیر جسم سے گرمی
دور نہیں کی جاسکتی اس لیے غسل کی اجازت ہونی چاہیے۔ ان حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ یہ بات تو ایسی
ہے جیسے کوئی روزے دار یہ کہہ دے کہ گرمیوں کے موسم میں دن بڑے ہوتے ہیں اور گرمی شدید ہوتی ہے لہذا
کھانا کھانے اور پانی پینے کی اجازت ہونی چاہیے۔ البتہ معتکف کے لیے غسل گرمی کے جواز کی ایک صورت
ہو سکتی ہے۔ وہ یہ کہ مسجد میں ٹپ وغیرہ رکھ کر اس میں غسل کر لیا جائے اور پانی مسجد کے باہر گرا دیا جائے
واللہ اعلم بالصواب۔

ضروری مسئلہ: معتکف کے لیے بالکل خاموشی اختیار کیے رکھنا مکروہ ہے وہ ضرورت کے
مطابق اور اچھی باتیں کر سکتا ہے۔ مثلاً کسی کی خیریت دریافت کرنا، پیغام دینا کسی چیز کے لینے دینے کا
کرنا، ضرورت کی چیز طلب کرنا وغیرہ۔ ایسے ہی چہرے پر نقاب اور ہنا بھی مکروہ ہے کیونکہ یہ ریا کاری اور دکھتے
کا سبب ہے سوال کا چاند نظر آتے ہی اعتکاف مکمل ہو جاتا ہے۔

قَدْ قَالَ ابْنُ عَمَرَ وَيَزْعَمُونَ أَنَّهُ قَالَ وَيُهِلُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسًا فَرَمَا : اهلِ بَيْتِ بِلِيمِ مِنْ

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۲۷۰ سے آگے) فرض ہے اس کی فرضیت نص قطعی سے ثابت ہے چنانچہ ارشادِ ربانی ہے
وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا " اور اللہ کے لیے لوگوں پر حج بیت اللہ فرض
ہے جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتے ہیں " ایسے ہی حدیثِ مبارکہ سے فرضیت حج کا ثبوت ملتا ہے حدیثِ پاک
میں ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے (۱) توحیدِ باری تعالیٰ اور رسالتِ محمدیہ کی گواہی (۲) نماز
قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) رمضان المبارک کے روزے رکھنا (۵) بیت اللہ کا حج کرنا۔

تاریخ تعمیر کعبۃ اللہ :- تعمیر بیت اللہ کی تاریخ تخلیق انسانیت سے قدیم ہے سب سے پہلے
اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتوں نے کعبۃ اللہ کی تعمیر کی پھر امر الہی پر حضرت آدم علیہ السلام نے از سر نو اس کی تعمیر کی
اور فرشتوں نے معاونت کی۔ طوفانِ نوح کے نتیجے میں حضرت آدم علیہ السلام کے دستِ اقدس سے بنا ہوا کعبۃ اللہ
شہید ہو گیا نئی بنیادوں پر تعمیر کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے جلیل القدر پیغمبروں یعنی حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل
علیہم السلام کو مامور کیا۔ مدتِ مدید اور حوادثِ زمانہ کے سبب کعبۃ اللہ بھر منہم ہو گیا۔ قریش مکہ نے اس کی تعمیر
جدید کا سلسلہ شروع کیا جس میں رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عملی طور پر حصہ لیا اور بعد ازاں کعبۃ اللہ کی تعمیر و
مرمت حجاج بن یوسف کے زمانہ میں ہوئی موجودہ کعبۃ اللہ کی عمارت اسی زمانہ کی تعمیر شدہ ہے۔ تاریخ اسلام میں
حجاج بن یوسف کے زمانہ کو ظلم و ستم کے باعث تاریک ترین زمانہ کہا جاتا ہے لیکن اس سے چند ایسے کام انجام پائے
جن کو بلاشبہ قابلِ ستائش قرار دیا جاسکتا ہے وہ کارنامے تعمیر بیت اللہ اور قرآن پر امرا ب لگانا وغیرہ ہیں۔

شرائط حج :- حج بیت اللہ کے وجوب کی پانچ شرائط ہیں (۱) مسلمان ہونا (۲) آزاد ہونا (۳) صاحبِ
عقل ہونا (۴) بالغ ہونا (۵) بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھنا
فرضیت حج کے ادا کی شرائط :- ادا حج کی تین شرائط ہیں (۱) اسلام (۲) مکان (۳) ایام مخصوصہ
کے اوقات مخصوصہ۔

الکتاب حج :- حج نیت اللہ کے دوارکان ہیں (۱) وقوفِ عرفات (۲) طوافِ زیارت
واجبات حج :- واجبات حج سات ہیں (۱) میقات سے قبل احرام باندھنا (۲) یومِ عرفہ میں غروبِ آفتاب
تک میدانِ عرفات میں قیام کرنا (۳) وقوفِ مزدلفہ (۴) صفا و مروہ کے درمیان سعی (دوڑ) کرنا (۵) رمی جمار یعنی
شیطان کو کھڑیاں مارنا (۶) حلق یعنی سر منڈوانا یا کچھ بال کٹوادینا (۷) غیر مکی کے لیے طوافِ صدر کرنا۔
حج کی سنتیں :- حج میں مشہور ترین چھ سنتیں ہیں (۱) طوافِ قدم (۲) طوافِ قدم میں (جاری ہے)

۵۔ کتاب الحج

۱۔ باب المواقیت

احرام باندھنے کے مقامات کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے، اہل شام حجفہ سے اور اہل نجد قرن سے احرام باندھیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ان کا گمان ہے، رسول اللہ ﷺ

۳۷۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهَلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ وَيُهَلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجَحْفَةِ وَيُهَلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنَ

حج کا مفہوم: لغت میں حج ”قصہ وارادہ کو کہا جاتا ہے۔ اصطلاح میں خاص دنوں میں مقامات مخصوصہ پر مخصوص ارکان یعنی طواف بیت اللہ، صفا و مروہ کے درمیان سعی و قوف عرفات، وقوف مزدلفہ اور رمی جمار کو بجالانے کو حج کہا جاتا ہے۔

تاریخ حج: حج بھی قدیمی اور تاریخی عبادت ہے یہ بیک وقت جانی اور مالی عبادت کا مجموعہ ہے۔ تاریخ اسلام میں نو ہجری میں حج فرض ہوا۔ نو ہجری میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مسلمانوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قیادت میں پہلی مرتبہ فرض حج ادا کیا آئندہ سال یعنی دس ہجری کو رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حج ادا کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا اور آخری حج حقالے حج الوداع کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

فرضیت حج: ہر مسلمان عاقل بالغ جو بیت اللہ تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو پر زندگی میں ایک بار حج (جاری ہے)

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور مجھے یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل یمن یلمم سے احرام باندھیں۔

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مقام ”فرع“ سے احرام باندھا حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے ایک قابل اعتماد راوی کی روایت پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ”ایلیاء“ (مسجد اقصیٰ) سے احرام باندھا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ وہ مقامات (مواقیت) ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائے ہیں لہذا جو شخص حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتا ہو ان مقامات سے احرام کے بغیر نہ گزرے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ”فرع“ سے احرام باندھنا جبکہ ذوالحلیفہ کے مقابلہ میں مکہ مکرمہ کے زیادہ قریب ہے اور اس سے آگے ایک میقات جحفہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کو رخصت دی کہ وہ جحفہ سے احرام باندھیں کیونکہ وہ بھی ایک مستقل میقات ہے۔ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص پسند کرتا ہو جحفہ تک اپنے کپڑوں سے استفادہ کر سکتا ہے حضرت محمد بن علی نے یہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں بیان فرمائی۔

مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُخْبِرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَأْمَا أَهْلُ الْيَمَنِ فِيهِلُونَ مِنْ يَكْتَلَمَ.

۳۸۰- أَخْبَرَكَ مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَحْرَمَ مِنَ الْفُرْعِ.

۳۸۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي الثَّقَفِيُّ عِنْدِي أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَحْرَمَ مِنْ إِيْلِيَاءَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَهْدُ أَنْ أَخَذَ.

هَذِهِ مَوَاقِيتُ وَقْتِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُجَاوِزَهَا إِذَا رَادَ حَجًّا أَوْ عُمْرَةً إِلَّا مُحْرِمًا فَأَمَّا إِحْرَامُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ مِنَ الْفُرْعِ وَهُوَ دُونَ بَيْتِ الْحَكِيفَةِ إِلَى مَكَّةَ فَإِنَّ أَمَامَهَا دَقَّتْ أَخْرَدُ وَهُوَ الْجُحْفَةُ وَقَدْ رُخِّصَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنْ يَحْرِمُوا مِنَ الْجُحْفَةِ لِأَنَّهَا دَقَّتْ مِنَ الْمَوَاقِيتِ بَلَّغْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَمْتِعَ بِتَبَائِهِ إِلَى الْجُحْفَةِ فَلْيَفْعَلْ أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ أَبُو يُوسُفَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۲۶۲ سے آگے) اور اگر عمرہ کا قصد ہے تو پھر ان کامیقات حل ہے۔
(ہدایہ شریف جلد اول صفحہ ۲۱۵، ۲۱۶، اداویہ ملتان)

أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَكْمَلَةٍ -

احرام باندھیں وہ

۳۷۹ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

أَنَّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اہل مدینہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَنْ يُهَيَّلُوا مِنْ ذِي

ذوالحلیفہ سے، اہل شام حجفہ سے اور اہل نجد قرن سے

الْحَلِيفَةِ وَأَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْجَحْفَةِ وَأَهْلَ نَجْدٍ مِنْ

احرام باندھیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے

قَدْرٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَمَّا هَذِهِ الْأَعْيَانُ فَسَمِعْتُهُنَّ

فرمایا، ان تین مواقیت کے بارے میں نے خود رسول اللہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷۱ سے آگے) رمل (ٹہل کر چلنا) کرنا (۲) سبز نشانوں کے مابین تیزی سے دوڑنا (۳) مخصوص ایام میں منیٰ میں رات گزارنا (۵) طلوع آفتاب کے بعد منیٰ سے میدان عرفات کی طرف جانا (۶) طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ کی طرف روانہ ہونا۔ ممنوعاتِ حج :- جو امور ایامِ حج میں ممنوع ہیں وہ یہ ہیں (۱) جماع (۲) بال کترانا (۳) ناخن ترشوانا (۴) خوشبو کا استعمال کرنا (۵) سر اور منہ پر کپڑا ڈالنا (۶) سلاہوا کپڑا استعمال کرنا (۷) دوسرے معرم کے سر کے بال منڈنا (۸) حل یا حرم میں شکار کرنے کی کوشش کرنا

فلسفہ حج :- یہ دردگار عالم کے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے اعمالِ برہ اسبی کو زندہ رکھنے کیلئے ان پر عمل پیرا ہونا حج کی روح اور فلسفہ حج ہے مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر لبتیک کہا، انھوں نے غیر سلسے ہوئے کپڑے استعمال کیے بیت اللہ کی تعمیر کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا اور لوگوں کو اس کی دعوت دی اور اپنے چہیتے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی دینے کے لیے تیار ہو گئے تھے۔ اسی طرح ہم بھی ان امور کو قابلِ عمل قرار دیتے ہوئے ان پر عمل پیرا ہو جائیں علاوہ ازیں مخصوص ایام میں سر کے بال نہ منڈوانا، سر اور چہرے کو کپڑے سے نہ ڈھانپنا، عملِ زودجیت سے اجتناب جنسی خواہشات سے بکمل پرہیز کرنا، خوشبو کا استعمال نہ کرنا اور رنگین کپڑوں کو استعمال میں نہ لانا وغیرہ وغیرہ امور۔ یہ تمام امور پوری انسانیت کو اتحاد، اخوت اور تقویٰ کی شاہراہ پر گامزن کرتے ہیں۔

وَلِمْيَقَاتٍ كَمَا مَفْهُومٌ :- مواقیت، میقات کی جمع ہے میقات کا لغوی معنی کسی چیز کے لیے وقت متعین کرنا اور اس کا اصطلاحی معنی ہے وہ مقام یا جگہ جہاں سے حج یا عمرہ کرنے والے بغیر احرام باندھے مکہ مکرمہ کی طرف نہیں گزرتے۔ مواقیت پانچ ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں (۱) اہل مدینہ کے لیے میقات ذوالحلیفہ ہے (۲) اہل عراق کے لیے ذات عراق (۳) اہل شام کیلئے حجفہ (۴) اہل نجد کیلئے قرن اور اہل یمن کے لیے یلمیم میقات مقرر ہے باہر سے آنے والے لوگ جب اہل مقامات سے گزریں تو حج یا عمرہ کی نیت کہہ کے احرام باندھ لیں وہ لوگ جو مواقیت اور مکہ مکرمہ کے درمیان رہتے ہیں ان کا میقات حل ہے یعنی خارج حرم۔ اور جو لوگ مکہ مکرمہ کے باشندے ہوں اگر ان کا قصد حج کا ہو تو ان کا میقات حرم (جاری ہے)

۳۔ باب التَّالِيَةِ

تلبیہ کہنے کا بیان

۳۸۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ تَلْبِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَتَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَتَبَّيْكَ لَتَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ
لَكَ لَتَبَّيْكَ إِنَّ الْخُحْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْ
الْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ
ابْنَ عُمَرَ يَزِيدُ فِيهَا لَتَبَّيْكَ لَتَبَّيْكَ
لَتَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالرَّجَاءُ
إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ یہ ہے: - لَتَبَّيْكَ اللَّهُمَّ
لَتَبَّيْكَ - لَتَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَتَبَّيْكَ إِنَّ الْخُحْدَ
وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ر میں
حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا
کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں بے شک تمام تعریفیں
اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور سلطنت تیری ہے تیرا کوئی
شریک نہیں)۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہ ان الفاظ کا اضافہ فرماتے لَتَبَّيْكَ
لَتَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ، وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ وَالرَّجَاءُ
إِلَيْكَ وَالْحَمْدُ فِي حَاضِرِ هَوْنٍ ، فِي حَاضِرِ هَوْنٍ
میں حاضر ہوں اور خیر تیرے ہاتھ میں ہے۔ تمام سوالات
اور اعمال کی قبولیت کا مرکز تو ہے ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم اس
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ تلبیہ صرف یہی پہلا ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا آتَا خُذُ التَّلْبِيَةِ هِيَ
التَّلْبِيَةُ الْأُولَى الَّتِي رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

و تلبیہ کے مسنون الفاظ یہ ہیں لَتَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَتَبَّيْكَ ، لَتَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَتَبَّيْكَ - لَتَبَّيْكَ إِنَّ
الْحَمْدُ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ اگر حضرت عبداللہ بن عمر کی طرح ان الفاظ میں اضافہ بھی کر دیا
جائے تو کوئی حرج نہیں ہے ایک مرتبہ تلبیہ کہنا سنت اور تین بار کہنا مستحب ہے۔ (جاری ہے)

۲۔ بَابُ الرَّجُلِ يُحْرِمُ فِي دُبْرِ الصَّلَاةِ وَحَيْثُ يَنْبَغُ بِهِ بَعِيرُهُ

نماز کے بعد سواری کی حالت میں احرام باندھنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسجد ذوالکلیفہ میں نماز پڑھا کرتے جب اپنی سواری پر سوار ہوتے تو احرام باندھ لیتے۔

۳۸۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ ذِي الْكَلْبَةِ فَإِذَا انْبَعَثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ أَحْرَمَ.

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا ہوئے سنا یہ تمہارا وہ مقام ہے جس کے متعلق تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اقرار باندھتے ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں احرام باندھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذوالکلیفہ کے پاس سے احرام باندھا۔

۳۸۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ بَنِي عُمَرَ يَقُولُ بَيِّنَاتٌ كَرِهْنَاهُ الَّتِي تَكْذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مَا أَهَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاغِبِينَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ مَسْجِدِ ذِي الْكَلْبَةِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جو شخص چاہے وہ نماز کے بعد احرام باندھ سکتا ہے اور جو چاہے اپنی سواری پر بیٹھ کر احرام باندھ سکتا ہے اور یہ دونوں صورتیں درست ہیں اور یہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَرِيبًا أَنَا حَنَّ يُحْرِمُ الرَّجُلُ إِنْ شَاءَ فِي دُبْرِ صَلَاتِهِ وَإِنْ شَاءَ حِينَ يَنْبَغُ بِهِ بَعِيرُهُ وَكُلُّ حَسَنٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

والمیقات سے احرام باندھنے سے قبل غسل کرنا، خوشبو استعمال کرنا اور نوافل ادا کر لینا مسنون ہے۔ نوافل کی ادائیگی کے بعد اگر کوئی سواری پر سوار ہو کر احرام باندھے تو بھی جائز ہے کیونکہ روایات سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری کی حالت میں احرام باندھا تھا اور اگر کوئی غیر سواری کی حالت میں احرام باندھے تب بھی جائز ہے اور احرام باندھنے وقت اس طرح دعا کرے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَرِیْدُ الْحَجَّ فِیْسَ اِلَیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ

۳۸۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ رَأَيْتُ
النَّاسَ يَفْعَلُونَهُ فَأَمَّا نَحْنُ فَتَكْبِيرٌ-

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سب
کچھ (بھجیر اور تلبیہ) میں نے لوگوں کو کرتے ہوئے دیکھا
لیکن ہم تو تکبیر کہتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِذَلِكَ نَأْخُذُ عَلَى أَنَّ التَّلْبِيَةَ
هِيَ الْوَاجِبَةُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا أَنَّ التَّكْبِيرَ لَا
يُنْكَرُ عَلَى حَالٍ مِنَ الْحَالَاتِ وَالتَّلْبِيَةُ لَا يَتَّبِعُ
أَنْ تَكُونَ إِلَّا فِي مَوْضِعِهَا-

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے تھے کہ تلبیہ اس دن ضروری
ہے اور تکبیر ہر وقت کسی جا سکتی ہے جبکہ تلبیہ صرف
اپنے مقامات مخصوصہ پر کہا جائے گا۔

۳۸۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَدْعُ التَّلْبِيَةَ إِذَا انْتَهَى إِلَى الْحَرَمِ
حَتَّى يُطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَكْبِتُ
حَتَّى يَغْدُو مِنْ مِثَى إِلَى عَرَفَةَ فَإِذَا غَدَا تَرَكَ
التَّلْبِيَةَ-

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب صرم شریف میں داخل
ہوتے طواف بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی
کرتے وقت تلبیہ موقوف کر دیتے پھر تلبیہ کہنا شروع
کر دیتے پھر جب صبح کے وقت منیٰ سے میدانِ عرفات
کی طرف جاتے تو پھر تلبیہ موقوف کر دیتے۔

۳۸۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَتْرِكُ
التَّلْبِيَةَ إِذَا رَاحَتْ إِلَى الْمَوْقِفِ-

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے
والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا جب میدانِ عرفات میں جاتیں تو تلبیہ
موقوف فرما دیتیں۔

حضرت علقمہ بن ابی علقمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میدانِ
عرفات میں ”نمو“ کے مقام پر نزول فرماتیں پھر وہاں
سے کوچ کر کے ”اراک“ مقام میں اترتیں حضرت
ام المؤمنین رضی اللہ عنہا جب اپنے گھر میں ہوتیں تو آپ
اور ساتھ والے لوگ تلبیہ کہا کرتیں پھر جب سوار ہو کر
موقف کی طرف جاتیں تو تلبیہ ترک فرما دیتیں۔ حج کی

۳۸۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَاتَةَ تَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي
عَلْقَمَةَ أَنَّ أُمَّهُ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ
تَنْزِلُ بِعَرَفَةَ بِسَيْرَةٍ ثُمَّ تَحَوَّلَتْ فَتَرَكَتْ
فِي الْأَرَاكِ فَكَانَتْ عَائِشَةُ يَهْلُ مَا كَانَتْ فِي
مَنْزِلِهَا وَمَنْ كَانَ مَعَهَا فَإِذَا رَكِبَتْ وَتَوَجَّهَتْ
إِلَى الْمَوْقِفِ تَرَكَتِ الْإِهْلَالَ وَكَانَتْ تُقِيمُ
بِمَكَّةَ بَعْدَ الْحَبِيبَةِ فَإِذَا كَانَ قَبْلَ هَلَالِ النَّحْرِ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا زِدْتَ فَحَسَنٌ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور جو
تم اضافہ کرو وہ اچھا ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے -

۳۔ بَابُ مَتَى تُقَطَّعُ التَّلْبِيَةُ

تلبیہ موقوف کرنے کے مواقع کا بیان

حضرت محمد بن ابی بکر ثقفی کا بیان ہے کہ انہوں نے
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا جبکہ دونوں
میدانِ عرفات کی طرف چل رہے تھے کہ تم اس دن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرتے تھے؟
انہوں نے جواب دیا تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا اسے کوئی روکتا
تھا اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تو اسے بھی کوئی منع نہ کرتا تھا۔

۳۸۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
الثَّقَفِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا
عَادِيَانِ إِلَى عَرَفَاتٍ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْيَوْمِ قَالَ
كَانَ يُهَلُّ الْمِهْلَ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكْتَبُ الْمَكْبَرُ
فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ -

(رقبہ حاشیہ صفحہ نمبر ۲۷۶) کیفیت تلبیہ :- مرد کے لیے بلند آواز سے تلبیہ کہنا مستحب و مستحسن ہے جبکہ عورت لپٹ آواز
سے تلبیہ کہے گی کیونکہ عورت کی آواز بھی عورت ہے جس کا چھپانا ضروری ہے -

اوقات تلبیہ :- تلبیہ مندرجہ ذیل اوقات اور مواقع پر کہا جائے گا (۱) صبح صادق کی سفیدی کے وقت (۲)
جب رات کو تاریکی چھا جائے (۳) جب کسی بلند جگہ پر چڑھے (۴) جب کسی پست زمین کی طرف اترے (۵) جب
رفقاء سے ملاقات کرے (۶) جب رفقاء سے جدا ہو (۷) اٹھتے اور بیٹھتے وقت (۸) نماز سے فراغت کے بعد
(۹) مساجد میں داخل ہوتے وقت (۱۰) جب اچھی چیز نظر آئے (۱۱) رمی جمرات کے وقت (۱۲) طوافِ افاضہ کے
وقت اور حج کے عمل افعال و ارکان ادا کرتے وقت -

ف گذشتہ باب میں بارہ ایسے مقامات بیان کیے گئے ہیں جہاں تلبیہ کہنا ہے ان کے علاوہ دیگر مقامات پر تلبیہ نہیں کہنا
چاہیے۔ علاوہ ازیں صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے وقت اور طواف بیت اللہ کے وقت بھی تلبیہ نہیں کہنا چاہیے
کیونکہ ان مقامات کے لیے ادعیہ مسنون موجود ہیں جو پڑھی جائیں گی -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَخَذَ رَفَعُ الصَّوْتِ
بِالتَّكْلِيفِ الْفُضْلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ
عَلَيْهِ وَأَوَّلُهُ كَرْنًا فَالْفُضْلُ هِيَ هِيَ إِمَامُ الْعَظَمِ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَأَوَّلُهُ كَرْنًا فَالْفُضْلُ هِيَ هِيَ إِمَامُ الْعَظَمِ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ

۶۔ بَابُ الْقِرَانِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج اور عمرہ کے قران کا بیان

۳۹۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنُ نَوْكَلٍ الْأَسَدِيُّ أَنَّ سَلِيمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ
الْوَدَاعِ كَانَ مِنْ أَصْحَابِهِ مَنْ أَهَلَ بِحَجَّةٍ وَ
مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ
وَالْعُمْرَةِ فَحَلَّ مَنْ كَانَ أَهَلَ بِالعُمْرَةِ وَآمَنًا
مَنْ كَانَ أَهَلَ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَ
العُمْرَةِ فَلَمْ يَحِلُّوا۔

حضرت محمد بن عبدالرحمن الاسدی رضی اللہ عنہ کا
بیان ہے کہ حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ نے
انہیں بتایا کہ حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے کچھ صحابہ کرام نے صرف حج کا احرام باندھا، کچھ نے
صرف عمرہ کا احرام باندھا اور کچھ ایسے بھی تھے جنہوں نے
حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا جن نے صرف
عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے (عمرہ کی ادائیگی کے بعد)
احرام کھول دیا، جنہوں نے حج یا حج اور عمرہ دونوں کا
احرام باندھا تھا انہوں نے احرام نہ کھولا۔ ف

فَلْحَجٌّ كِ تِنِ اِقْسَامِ هِي (۱) حَجُّ قِرَانٍ (۲) حَجُّ تَمَتُّعٍ (۳) حَجُّ مَفْرُودٍ۔ اِمَامُ الْعَظَمِ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ كِ تَرْدِيكِ
قِرَانٍ تَمَتُّعٍ سِے اَو تَمَتُّعٍ مَفْرُودٍ سِے اَفْضَلُ هِيَ هِي هِرَاكِي كِي تَعْرِيفِ وَطَرَفِيْقَةِ كَارِ مَنُدرَجَةٍ ذِيْلِ هِيَ ۔
حَجُّ قِرَانٍ: حَجُّ قِرَانٍ يِهِي كِه مِيْقَاتِ سِے حَجُّ اَو عُمْرَه دُونُوں كِي نِيْتِ سِے اِحْرَامِ بَانْدِه لِيَا جَائِي سِرْزَمِيْنِ
كِه كَرْمِ هِي سِيْنِيْجِي كِي بَعْدِ هِيْلِي عُمْرَه كِي اَفْعَالِ اِدَا كَرِي لِيَعْنِي طَوَافِ بِيْتِ اللّٰهِ اَو رِصْفَا وَ مَرُوْه كِي دَرْمِيَانِ سَعِي (دَوْرَانِ)
كَرِي اس كِي بَعْدِ بِلَا لِي اِحْرَامِ مَهْطَرِ اِسِي اَو رِيْحِرِ اِيَامِ حَجِّ مِي اِرْكَانِ حَجِّ اِدَا كَرِنِي كَا اَفَا زِ كَرِي لِيَعْنِي طَوَافِ بِيْتِ اللّٰهِ
اَو رِصْفَا وَ مَرُوْه كِي دَرْمِيَانِ سَعِي وَ غِيْرَه شَيْطَانِ كُو كُنْكُرِيَا يِ مَارِنِي سِے فِرَاغَتِ حَاصِلِ كَرِي دَمِ لِيَعْنِي كُوْنِي (جَارِي هِيَ)

خَرَجْتُ حَتَّى تَأْتِيَ الْجُحْفَةَ فَتَقِيمُ بِهَا حَتَّى
تُتْرَى الْهَلَالَ فَإِذَا رَأَتْ الْهَلَالَ أَهَلَّتْ
بِالْعُمْرَةِ -

ادائیگی کے بعد مکہ مکرمہ میں قیام پذیر ہو جائیں۔ محرم کا
چاند نظر آنے سے قبل وہاں سے چل کر حجفہ میں آکر
قیام اختیار فرمائیں۔ یہ قیام محرم کا چاند نظر آنے
تک رہتا۔ جب آپ رضی اللہ عنہا چاند کو دیکھ لیتیں
تو عمرہ کا احرام باندھ لیتیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَقَرَّبَ
لَيْلِي حَتَّى يَرَى الْجَمْرَةَ بِأَوَّلِ حَصَاةِ رُفْيِ بَوْمِ
التَّحْرِيقِ عِنْدَ ذَلِكَ يُقْطَعُ التَّشْبِيهُ وَمَنْ أَحْرَمَ
بِعُمْرَةٍ لَيْلِي حَتَّى يَسْتَلِمَ الرُّكْنَ لِلطَّوَافِ
بِذَلِكَ جَاءَتْ الْأَثَارُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ
غَيْرِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةُ مِنْ
فُقَهَائِنَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس شخص
نے حج مفرد یا حج قرآن کا احرام باندھ لیا تو وہ تلبیہ کا آغاز
کرنے سے تلبیہ کا سلسلہ جبرہ اولیٰ کو نکرا یاں مارنے وقت
تک جاری رکھا جائے گا۔ رمی کے بعد تلبیہ موقوف کر دیا
جائے اور جس شخص نے اکیلے عمرہ کا احرام باندھا وہ طواف
میں رکن یمانی کے استلام تک تلبیہ کہتا رہے اس
سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ
کے آثار آئے ہیں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۵۔ بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّشْبِيهِ

تلبیہ کے وقت آواز بلند کرنے کا بیان

۳۹۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرَانَ
عَبْدَ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَ أَنَّ خَلَدَ
ابْنَ السَّائِبِ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَنَا مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِيِّ أَخْبَرَ
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَمُرَ أَصْحَابِي وَمَنْ مَعِيَ أَنْ يَرْتَفِعُوا صَوْتَهُمْ بِحِجَابِ
بَنِي حَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ نَسَى ابْنَهُ وَالِدَ كَيْ حَوْلَهُ سَعَى
بِإِن كَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَى ابْنَهُ فَرَمَا: مِرَا
أَسَ حَضْرَتِ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ آتَى الْبُحْرَى نَسَى مَجْهَى كَمَا
كَمْ فِي ابْنِ صَحَابَةٍ أَوْ ابْنِ سَامِعِيْنَ كَوَحْمِ دَوْلِ كَمْ وَتَلْبِيهِ
كَمْ قَتِ وَقْتِ ابْنِ آدَا بَلْبَنْدِ كَمْ فِي -

تلبیہ لیسیت آواز سے بھی کہا جاسکتا ہے اور بلند آواز سے بھی۔ البتہ بلند آواز سے کہنا مستحسن مسنون اور افضل
بلکہ مکلف ہے بلکہ بلند آواز سے تلبیہ کہنا جائز ہے اور تلبیہ کہنے وقت اپنی آواز کو نسبت رکھنی تاکہ اس کی آواز فتنہ کا سبب نہ بن جائے۔

نہ کیا اسے کافی تصور کیا اور قربانی کی۔

حضرت صدقہ بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کیونکہ میں یوم ترویہ سے دو تین دن پہلے ہی ان کے پاس آیا تھا اور اس وقت مسائل پوچھنے کے لیے لوگ ان کے پاس آئے ہوئے تھے کہ اس دوران ان کے پاس ایک مینی شخص آیا جس کے بال بھرے ہوئے تھے اس نے کہا اے ابو عبد الرحمن! میں نے اپنے سر کے بال گوندھ لیے اور میں نے اکیلے عمرہ کا احرام باندھا ہے تو اس سلسلے میں محتاری کیا کر لے ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم نے احرام باندھا تھا اگر اس وقت میں تمہارے ساتھ ہوتا تو میں تمہیں حج اور عمرہ دونوں (قران) کے احرام باندھنے کا حکم دیتا، جب تم بیت اللہ میں آتے تو اس کا طواف کرتے، صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے تو بعد میں احرام کی حالت میں بہتے کوئی چیز حلال نہ ہوتی حتیٰ کہ قربانی کے دن سب کچھ حلال ہو جاتا اور تم اپنی قربانی کرتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے پرگندہ بال کاٹ دو اور بدی دو۔ ایک عورت نے گھر میں پوچھا کہ اے ابو عبد الرحمن ”بدی“ کیا چیز ہے؟ آپ نے جواب دیا بدیہ (اس کی بدی) عورت نے تین بار سوال کیا آپ نے تین بار جواب میں فرمایا بدیہ (اس کی قربانی) راوی حدیث کا بیان ہے کہ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ جب ہم نے وہاں سے نکلنے کا قصد کیا تو انہوں نے فرمایا خدا کی قسم! اگر مجھے ایک بکری بھی

۳۹۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَبْلَ يَوْمِ التَّروِيَةِ بِيَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ وَدَخَلَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَسْأَلُونَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ كَمَا تَدْرَأِسُ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي ضَعُفْتُ دَائِسِي وَ أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ مُّقْرَدَةٍ فَمَاذَا تَرَى قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ كُنْتُ مَعَكَ حِينَ أَحْرَمْتَ لَأَمَرْتُكَ أَنْ تَهَلَ بِهِنَّ جَمِيعًا فَإِذَا قَدِمْتَ طُفَّتْ بِالْبَيْتِ وَ بِالصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَ كُنْتَ عَلَى إِحْرَامِكَ لَا تَجِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَتَّى تَجِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا يَوْمَ التَّحْرِ وَ تَتَّخِرُ هَدْيَكَ وَ قَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ خُذْ مَا تَطَايَرُ مِنْ شَعْرِكَ وَ أَهْدِ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَةٌ فِي الْبَيْتِ وَ مَا هَدْيُكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ هَدْيُكَ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ هَدْيُكَ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ ابْنُ عُمَرَ حَتَّى إِذَا أَرَدْنَا الْخُرُوجَ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَوْلَمْ أَحْجِدِ إِلَّا شَاءَهُ لَكَانَ أَرَى أَنْ أَدْبَحَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَصُومَ-

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور عام فقہاء کا قول ہے۔

۳۹۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَنَا فِي الْفِتْنَةِ مَعْمِدًا أَوْ قَالَ إِنْ
صُدِّدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجَ
فَأَهْلًا بِالْعُمْرَةِ وَسَارَحَتِي إِذَا ظَهَرَ عَلَيَّ ظَهْرُ
الْبَيْدَاءِ انْتَفَتَ إِلَى أَحْبَابِي وَقَالَ مَا
أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدًا أَشْهَدُ كَوْرَانِي قَدْ
أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ فَخَرَجَ حَتَّى
إِذَا جَاءَ الْبَيْتَ طَافَ بِهِمْ وَطَافَ بَيْنَ
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا سَبْعًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ
وَرَأَى ذَلِكَ مُجْرِيًا عِنْدَهُ وَأَهْدَى -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فتنہ کے زمانہ میں عمرہ کے
قصد سے نکلے اور فرمایا اگر مجھے بیت اللہ سے روکا
گیا تو ہم ایسا ہی کریں گے جیسا ہم نے رسول اللہ کے
ساتھ مل کر کیا تھا۔ حضرت نافع (راوی حدیث) رضی اللہ
عنه نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عمر نکلے عمرہ کا تلبیہ کہا
اور چل پڑے حتیٰ کہ مقام بیداء پر پہنچے۔ آپ نے اپنے
ساتھیوں کو مخاطب کر کے فرمایا: حج اور عمرہ بالکل ایک
جیسے ہیں بے شک میں تم کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے
عمرہ کے ساتھ حج کی بھی نیت کر لی ہے وہاں سے نکل کر آپ
بیت اللہ میں آئے تو کعبۃ اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ
کے درمیان سات سات چکر کی سعی کی اور اس پر اضافہ نہ

(القیہ حاشیہ صفحہ ۲۷۹ سے) جانور ذبح کرے یہ دم قرآن کا دم کہلاتا ہے اگر جانور ذبح کرنے کی قدرت نہیں تو حج کے دنوں
میں تین روزے رکھے اور سات روزے والسی پر گھر پہنچ کر رکھے۔

حج تمتع: حج تمتع کا طریقہ کاریوں ہے کہ حج کے مہینوں میں میقات سے صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھا
جائے سرزمین مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد طواف بیت اللہ کیا جائے صفا و مروہ کے درمیان سعی کی جائے سرمنڈویا
جائے یا کچھ بال ترشوائے جائیں اور بعد میں عمرہ کا احرام کھول دیا جائے پھر مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر مقیم ہو جائے اور
حج کے دن حرم سے حج کا احرام باندھ لیا جائے اور حج کے افعال کی ادائیگی کا آغاز کر دیا جائے شیطان کو کنکریاں
مارنے کے بعد کوئی جانور ذبح کیا جائے۔ یہ دم تمتع کا دم کہلاتا ہے اگر کوئی جانور ذبح کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو
تو ایام حج میں تین دن کے روزے رکھے اور سات روزے گھر پہنچنے کے بعد رکھے جائیں۔

حج مفرد: صرف ایلا حج یا عمرہ ادا کرنے کو حج مفرد کہا جاتا ہے عمرہ کے افعال حج بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان
سعی ہے اور حج کے افعال طواف بیت اللہ سعی، وقوف عرفات، وقوف مزدلفہ اور رمی جمار وغیرہ ہیں۔

طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرے۔ ہمارے نزدیک دو طواف ایک طواف سے اور دو سعی ایک سعی سے بہتر ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی اسی طرح ثابت ہے کیونکہ انھوں نے قارن حج اور عمرہ کو جمع کرنے والا کو دو طواف اور دو بار سعی کرنے کرنے کا حکم دیا اسی سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے حج اور عمرہ کے درمیان فصل کرو کیونکہ فصل بمقتار سے حج اور عمرہ کو مکمل کرنے والی ہے اس (فصل) کی صورت یہ ہے کہ حج کے مہینوں کے علاوہ دوسرے مہینوں میں عمرہ کیا جائے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: آدمی عمرہ کر کے اپنے گھر واپس آجائے اور پھر حج کر کے اپنے گھر واپس آجائے اس طرح دو سفروں میں عمرہ اور حج ادا کرنا قرآن سے افضل ہے لیکن قرآن حج مفرد مکہ مکرمہ سے عمرہ کرنے اور تمتع کرنے سے افضل ہے اس لیے جب کوئی حج قرآن کرے گا تو اس کا حج اور عمرہ دونوں اپنے شہر سے ہوں گے جبکہ تمتع کرے گا تو اس کا حج مکمل مقصور ہوگا اور جب حج مفرد کرے گا تو اس کا عمرہ مکمل شمار ہوگا لہذا قرآن افضل ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

سَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ طَوَافًا وَ
سَعْيَانِ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ طَوَافٍ وَاحِدٍ وَ
سَعْيٍ وَاحِدٍ ثَبَتَ ذَلِكَ بِمَا جَاءَ عَنْ عَلِيٍّ
ابْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ أَمَرَ الْقَارِنَ بِطَوَافَيْنِ
وَسَعْيَيْنِ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۳۹۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ
إِفْصِلُوا بَيْنَ حَجِّكُمْ وَعُمْرَتِكُمْ فَإِنَّهُ أَتَمُّ
لِحَجِّ أَحَدِكُمْ وَأَتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ أَنْ يُعْتَمَرَ
فِي عَيْدِ أَشْهُرِ الْحَجِّ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْتَمِرُ الرَّجُلُ وَيَرْجِعُ إِلَى
أَهْلِهِ ثُمَّ يَحُجُّ وَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَيَكُونُ
ذَلِكَ فِي سَفَرَيْنِ أَفْضَلُ مِنَ الْيَمْرِ أَنْ أَفْضَلَ
مِنَ الْحَجِّ مُفْرَدًا وَالْعُمْرَةَ مِنْ مَكَّةَ وَمِنَ
الْمَمْتَعِ وَالْحَجِّ مِنْ مَكَّةَ لِأَنَّكَ إِذَا قَرَنْتَ كَانَتْ
عُمْرَتُهُ وَجَعَلَتْهُ مِنْ بَلَدِهِ وَإِذَا كَمْتَهُ كَانَتْ
حَجَّتَهُ مَكِّيَّةً وَإِذَا قَرَدَ بِالْحَجِّ كَانَتْ
عُمْرَتَهُ مَكِّيَّةً فَالْقِرَانُ أَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ
فُقَهَائِنَا۔

مل جائے تو اس کا وزن کرنا میرے نزدیک روزہ رکھنے سے زیادہ بہتر ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ قرآن افضل ہے جب کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص نے عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کا بھی ارادہ کر لیا تو وہ طواف بیت اللہ اور سعی کر کے اپنے بال کٹوادے پھر حج کے لیے نئے سرے سے احرام باندھے اور یوم نحر میں اسے بجزی کو قربانی کرنا بھی درست ہے جس طرح حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا اور یہی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے فقہاء کا قول ہے۔

حضرت محمد بن نوفل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کے حج کے سال حضرت سعد بن ابی وقاص اور ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہما کو تمتع کے مسئلہ میں گفتگو کرتے ہوئے سنا حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ نے کہا تمتع وہی شتم ہے جو احکام الہی سے بے جا ہو اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو تم نے کہا وہ بہت بُرا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے تمتع کیا جبکہ ہم بھی آپ کے ساتھ تو ہم نے بھی تمتع کیا تھا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے نزدیک حج مفرد اور اکیلے عمرہ سے قرآن افضل ہے صاحب قرآن پہلے طواف بیت اللہ اور صفا و مروہ درمیان سعی اپنے عمرہ کے لیے کرے اور بعد میں حج

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِدَا نَا خُذْنَا قُرْآنًا
أَفْضَلَ لَمَّا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَإِذَا
كَانَتْ الْعُمْرَةُ وَقَدْ حَضَرَ الْحَجَّ قَطَافَ
لَهَا وَسَعَى فَيَقْصُرُ ثُمَّ يُخْرِمُ بِالْحَجِّ
فَإِذَا كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ حَلَقَ وَشَاةً يُجْزِيهِ
لَمَّا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيفَةَ وَنَعَامَةَ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۳۹۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَحْبَرَةَ بْنِ شَيْبَانَ أَنَّ
مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ
عَبْدِ الْمُنْصِبِ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ
وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ عِلْمَ حَجِّ مَعَاذِ بْنِ أَبِي
سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ الْحَمْمُ بِالْعُمْرَةِ لَكَ
الْحَجَّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ لَا يَصْنَعُ ذَلِكَ
إِلَّا مَنْ جَهَلَ أَمَرَ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ سَعْدُ بْنُ
أَبِي وَقَّاصٍ يَبُئْسَ مَا قُلْتَ قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعَهَا
مَعَهُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ الْقُرْآنُ عِنْدَنَا أَفْضَلُ
مِنَ الْإِفْرَادِ بِالْحَجِّ وَإِفْرَادِ الْعُمْرَةِ فَإِذَا
قَرَنَ طَافَ بِالْبَيْتِ يَعْمُرُهُ وَسَعَى بَيْنَ
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَطَافَ بِالْبَيْتِ لِحَجَّتِهِ وَ

عَلَى الذَّنْبِ يَتَوَجَّهَ مَعَهُ هَدِيْمٌ يُرِيدُ مَكْتَبًا
وَقَدْ سَأَى بَدَنَةً وَقَدْ هَا فَهَذَا يَكُونُ
مُحْرِمًا حِينَ يَتَوَجَّهَ مَعَهُ بَدَنَتِهِ الْمُقَلَّدَةَ
بِمَا رَادَ مِنْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَأَمَّا إِذَا كَانَ مُقِيمًا
فِي أَهْلِهِ لَمْ يَكُنْ مُحْرِمًا وَلَمْ يَحْرَمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ
حَتَّىٰ لَوْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ .

ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ حرمت اس پر لاگو ہوتی ہے
جو اپنی ہڈی لے کر خود مکہ مکرمہ میں جائے اور اپنی قربانی
کے جانور کو لے جائے اور اس کے گلے میں پٹے ڈالے
یہ شخص محرم ہو جائے گا جبکہ وہ اپنی قربانی کے ساتھ حج
یا عمرہ کے ارادہ سے روانہ ہو لیکن جو شخص اپنے گھر میں
رہائش پذیر ہو وہ محرم نہیں ہو سکتا اور جو چیز اللہ تعالیٰ
نے حلال قرار دی ہے وہ حرام نہیں ہوگی اور یہی
امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۸۔ بَابُ تَقْلِيدِ الْبُذُنِ وَأَشْعَارِهَا

قربانی کے گلے میں ہار ڈالنے اور اسے نشان لگانے کا بیان

۳۹۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَهْدَىٰ هَدِيًّا مِنَ الْمَدِينَةِ
قَلْدًا وَاشْعَرَةً يَذِي الْحَلِيفَةَ يُعَلِّدُهَا قَبْلَ أَنْ
يُشْعِرَهَا وَذَلِكَ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ وَهُوَ مُرْجِعُهُ
إِلَى الْقِبْلَةِ يُعَلِّدُهَا بِتَعْلِيْنٍ وَيُشْعِرُهَا مِنْ
شِقِّهِ الْأَيْسَرِ ثُمَّ يُسَاقُ مَعَهُ حَتَّىٰ يُرْقِعَ بِهِ
مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ ثُمَّ يَدْفَعُ بِهِ مَعَهُمْ إِذَا
دَفَعُوا فَإِذَا قَدِمَ مِنْ مَنَىٰ مِنْ غَدَاةِ يَوْمِ النَّحْرِ
نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ أَوْ يَقْصَرَ وَكَانَ يَنْحَدِرُ
هَدْيَهُ بِيَدِهِ يَصْفَهُنَّ قِيَامًا وَيُوجِّهُهُنَّ
إِلَى الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ .

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے سرزمین مدینہ طیبہ سے
قربانی بھیجی اس کے گلے میں ہار ڈالا اور ذوالحلیفہ کے
مقام سے انھوں نے اسے زخم کا نشان لگایا انھوں نے
قربانی کو نشان زدہ کرنے سے قبل اس کے گلے میں ہار
ڈالا یہ سب کچھ ایک مقام میں ہوا اور جانور کا منہ قبل کی
طرف تھا۔ انھوں نے جو توں کا ہار ڈالا اور اسے اسی
طرف سے نشان زدہ کیا۔ پھر وہ قربانی کو اپنے ساتھ لے
جاتے یہاں تک کہ لوگوں کے ساتھ میدانِ عرفات میں
ٹھہر جاتے پھر وہاں سے لوگوں کے ساتھ واپس پٹتے،
جب قربانی کے دن وہ منیٰ میں جاتے تو حلق یا قصد سے
قبل اپنی قربانی ذبح کرتے وہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے

۔۔ بَابُ مَنْ أَهْدَى هَدِيًّا وَهُوَ مُقِيمٌ

مقیم آدمی کا ہدی (قربانی) بھیجنے کا بیان

۳۹۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَضْرَمٍ أَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ
كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَهْدَى
هَدِيًّا حَرَّمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَايَةِ وَقَدْ بَعَثَتْ
بِهَدْيِي فَأَكْتُبِي بِأَمْرِي أَوْ مَدِي صَاحِبَ الْهَدْيِ
قَالَتْ عَمْرَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ لَيْسَ كَمَا قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا قَالَتْ فَلَا يَهْدِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَبَعَثَتْ
بِهَا مَعَ أَبِي ثُمَّ لَمْ يَحْرَمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنِيٌّ كَانَ أَحَدُهُ
اللَّهُ حَتَّى نَجِدَ الْهَدْيَ

حضرت عمرہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت زیاد بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا جس شخص نے ہدی (قربانی) بھیجی اس پر ہر وہ چیز حرام ہو جاتی ہے جو حالت احرام میں حرام ہو جاتی ہے میں نے اپنی ہدی (قربانی) بھیج دی ہے آپ اس سلسلے میں اپنا حکم تحریر فرمائیں یا کسی کے ذریعے پیغام ارسال کریں۔ حضرت مرہ (راویہ حدیث) نے کہا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جیسے فرمایا ایسے نہیں ہے کیونکہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کیلئے جانہ تیار کیے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ اقدس کے ساتھ ہدی (قربانی) کے گلے میں پٹے ڈالے اور میرے والد (حضرت ابو بکر صدیق) کے ذریعے بھیج دی چیز اللہ تعالیٰ نے حلال کی ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حرام نہ ہوئی کہ ہدی (قربانی) ذبح کر دی گئی فل حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ إِذَا مَا يَحْرُمُ

فان حج قرآن یا تمتع وغیرہ کی نیت سے مقیم اگر ہدی یعنی قربانی بھیج دے تو اس پر امور ممنوعہ لاگو نہیں ہوں گے البتہ اگر خود قربانی لے کر حرم میں داخل ہوا تو اس پر امور ممنوعہ لاگو ہو جائیں گے۔

ذبح کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ قربانی کے گلے میں مار ڈالنا زخم لگانے سے افضل ہے اور زخم لگانا بھی اچھا بائیں طرف زخم لگایا جائے۔ مگر جبکہ بائیں طرف زخم لگانا دشوار ہو تو دائیں طرف بھی لگایا جاسکتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا أَنَا خُذُ التَّغْلِيْدَ أَفْضَلَ
مِنَ الْإِشْعَارِ وَالْإِشْعَارُ حَسَنٌ وَالْإِشْعَارُ
مِنَ الْجَانِبِ الْاَيْسَرِ اِلَّا أَنْ تَكُونَ صَعَابًا
مُقَرَّنَةً لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَدْخُلَ بَيْنَهُمَا قَلْبُهَا
مِنَ الْجَانِبِ الْاَيْسَرِ وَالْاَيْمَنِ -

۹۔ بَابُ مَنْ تَطَيَّبَ قَبْلَ أَنْ يَحْرِمَ

احرام باندھنے سے قبل خوشبو لگانے کا بیان

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت اسلم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مقام شجرہ میں خوشبو پائی تو فرمایا یہ خوشبو کس سے آرہی ہے؟ حضرت امیر معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! مجھ سے۔ آپ نے فرمایا: تم سے؟ حضرت عمر فاروق نے فرمایا قسم بخدا! حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! بے شک ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خوشبو لگا دی۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم ضرور واپس جاؤ اور لازماً اے دور کردہ!

۴۰۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا قَاتِبٌ عَنْ
أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ وَجَدَ رِيْحَ طَيْبٍ وَهُوَ بِالشَّجَرَةِ
فَقَالَ مِمَّنْ رِيْحٌ هَذَا الطَّيْبِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ
ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ مِمِّي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
قَالَ مِنْكَ لِعُمَرَى قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ طَيَّبَتْنِي فَقَالَ عَزَمْتُ عَلَيْكَ
لَتَرْجِعَنَّ فَتَتَغَسَّلَنَّ

۱۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک احرام باندھنے سے قبل اور احرام کھولنے کے بعد خوشبو استعمال کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ مستحسن ہے۔ آپ کی دلیل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے (عاری ہے)

بھیجتے اور قربانی کے جانوروں کو ایک صف میں کھڑا کیا کرتے (قربانی کا گوشت) وہ خود بھی کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے۔

۳۹۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا وَخَذَ فِي سَنَامِ يَدَيْتِهِ
وَهُوَ يُشْعِرُهَا قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ-

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ کو کولان سے
زخم لگاتے تو یوں کہتے بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
(اللہ کے نام سے شروع اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے)

۳۹۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ
عُمَرَ كَانَ إِذَا كَانَ يَشْعُرُ يَدَيْتَهُ فِي الشَّقِ الْأَيْسَرِ
إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَعَابًا مُقَرَّنَةً فَإِذَا لَمْ
يَسْتَطِعْ أَنْ يَدْخُلْ بَيْنَهَا أَشْعَرَ مِنَ الشَّقِ
الْأَيْمَنِ فَلِذَا إِذَا كَانَ يُشْعِرُهَا وَجْهَهَا
إِلَى الْقِبْلَةِ قَالَ فَإِذَا أَشْعَرَهَا قَالَ بِسْمِ
اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَكَانَ يُشْعِرُهَا بِيَدِهِ
وَيَنْحَرُهَا بِيَدِهِ قِيَامًا-

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی قربانی کو بائیں طرف سے
زخم لگاتے البتہ اگر انھیں پریشانی ہوتی اسے گرانے
کی قوت و طاقت نہ ہوتی تو قربانی کو دائیں جانب سے
زخم لگاتے جب وہ اسے زخم لگانے کا ارادہ کرتے تو
قربانی کا منہ قبلہ کی طرف ہوتا وہ جب زخم لگاتے یوں
کہتے بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ (اللہ کے نام سے
شروع اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے) اسے اپنے
ہاتھ سے زخم لگاتے اور اونٹ کو کھڑا کر کے اپنے ہاتھ سے

والبندہ سے مراد قرآن یا تمتع یا قربانی کی نیت سے منیٰ کی طرف حاجی کی طرف سے بھیجا جانے والا جانور ہے
تقلید کا مطلب ہے اس کے گلے میں جوتوں وغیرہ کا لارڈال دینا اور "اشعار" سے مراد جانور کے ایک پہلو کو نیزہ وغیرہ
سے زخمی کر دینا۔ یہ ہار اور زخم اس بات کی علامت ہے کہ جو شخص بھی اسے دیکھے اسے قربانی سمجھ کر منیٰ کی طرف ہانک
دے زخم کرتے وقت جانور کا منہ قبلہ کی جانب ہونا چاہیے اور تسمیہ پڑھ لینی چاہیے۔ یہ جانور تین قسم کے ہو سکتے ہیں
(۱) اونٹ (۲) گائے (۳) بکری۔ ان کی عمریں بھی قربانی والی ہونی چاہئیں۔ یعنی اونٹ پانچ سال کا، گائے
کم از کم دو سال کی اور بکری ایک سال کی۔ اگر اس جانور کو منیٰ میں ذبح کیا گیا تو اس کا گوشت بھیجنے والا بھی کھا
سکتا ہے اور دوسرے لوگ بھی۔ اور اگر منیٰ میں قربانی کے دن ذبح نہ ہوا تو اس کا گوشت تمام کا تمام صدقہ کر دیا
جائے گا اور قربانی کرنے والا خود نہیں کھا سکتا۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مِنْ سَأَلَهُ
بُذْنَةً تَطَوَّعًا ثُمَّ عَطَبَتْ فَتَحَرَّهَا فَلْيَجْعَلْ
قِلَادَتَهَا وَتَعْلَقَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ يَتْرُكُهَا
لِلنَّاسِ يَا كُلُّوْنَهَا وَكَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ
فَإِنَّ هُوَ أَكَلَ مِنْهَا أَوْ أَمَرَ بِأَكْلِهَا فَعَلَيْهِ
الْعَرْمُ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہا کرتے: جس
شخص نے نفلی قربانی کے طور پر اونٹ روانہ کیا، وہ
راستے میں مرنے کے قریب پہنچ جائے تو اسے ذبح کر
ڈالے اور اس کے پاؤں اور قلاوہ (ہار وغیرہ) کو اس کے
خون میں ڈال دے پھر اسے لوگوں کے لیے چھوڑ دے
تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں آئے گی البتہ اس کا گوشت
خود کھایا یا لوگوں کو کھانے کے لیے کھا تو اس پر
فدیہ لازم آئے گا۔

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے
حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہدی لے کر چلا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں عرض کیا جب ہدی ہلاک ہونے لگے تو
ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: تم اسے ذبح کر دو اور اس کا قلاوہ یا نعل اس کے
خون میں ڈال دو اور اسے لوگوں کیلئے چھوڑ دو تاکہ وہ کھائیں

۲۰۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ صَاحِبَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِمَا عَطَبَ
مِنَ الْهَدْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَحِرْهَا وَأَلْقِ قِلَادَتَهَا أَوْ
تَعْلَقَهَا فِي دَمِهَا وَحَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَ
بَيْنَهَا يَا كُلُّوْنَهَا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۲۸۸ سے آگے) خوشبو لگانے کو درست نہیں سمجھتے بلکہ ان کا کہنا ہے کہ اگر کسی نے خوشبو
استعمال کر لی تو اسے چاہیے کہ غسل کر لے اور خوشبو کو مکمل طور پر ختم کر دے ان کی دلیل آثار میں ظاہر ہے کہ
عمل مصطفوی کو آثار صحابہ پر ترجیح حاصل ہے۔

والنتیجہ یا قرآن کی قربانی کا جانور حرم یا منیٰ کی طرف بھیجا لیکن وہ راستے میں چلنے سے عاجز آجائے اس بار میں امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ ہے کہ اسے ذبح کر دیا جائے اور اس کا گوشت لوگوں کیلئے چھوڑ دیا جائے اس کی رسی اور کھرد کو اس کے
خون میں بھگو دیا جائے اس کا گوشت کھانے کی لوگوں کو دعوت دینے اور نہ خود استعمال کرے اگر وہ قربانی حرم میں یا منیٰ میں پہنچ گئی
اور اسے ذبح کیا گیا تو اس کا گوشت خود بھی استعمال کر سکتا ہے اور دوسرے لوگ بھی۔
تذکر کی قربانی کا حرم میں یا منیٰ میں پہنچنا نا ضروری نہیں بلکہ ہر جگہ ذبح کی جاسکتی ہے چونکہ اس کا گوشت نذکابے اس
لیے وہ خود استعمال نہیں کر سکتا بلکہ دوسرے لوگ ہی استعمال میں لاسکتے ہیں۔

۳۰۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الصَّلْتُ بْنُ زُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ أَسْتِمْ بِنِ الْخَطَّابِ وَجَدَ رِيحَ طَيْبٍ ذَهَابًا بِالشَّجَرَةِ إِلَى جَنِبِهِ كَثِيرٌ بِنِ الصَّلْتِ فَقَالَ مِمَّنْ رِيحٌ هَذَا الطَّيْبِ قَالَ كَثِيرٌ مِّمِّي لَبَدْتُ نَاسِي وَأَرَدْتُ أَنْ أَحْلِقَ قَالَ عَمْرٌ فَذَهَبَ إِلَى شُرَيْبَةَ فَأَذَلَّكَ مِنْهَا نَاسِكَ حَتَّى تَنَقِيَهُ فَفَعَلَ كَثِيرٌ بِنِ الصَّلْتِ۔

حضرت صلت بن زبید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے اپنے کسی عزیز سے سنا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شجرہ کے مقام پر خوشبو محسوس کی جبکہ آپ کی ایک جانب کثیر بن صلت تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ خوشبو کس سے آ رہی ہے تو کثیر نے عرض کیا مجھ سے خوشبو آ رہی ہے یہ میں نے اپنا سر گوندھ رکھا ہے اور میں بال کٹوانے کا ارادہ رکھتا ہوں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مقام شجرہ میں جا کر اپنا سر دھو ڈالو حتیٰ کہ وہ خوب صاف ہو جائے چنانچہ حضرت کثیر بن صلت نے ایسا ہی کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ لَأَدَى أَنْ يَتَطَيَّبَ الْمُحْرِمُ حِينَ يُرِيدُ الْإِحْرَامَ إِلَّا أَنْ يَتَطَيَّبَ ثُمَّ يَغْتَسِلَ بَعْدَ ذَلِكَ وَآمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَدْرِي بِهِ بَأْسًا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں میرے خیال کے مطابق کوئی شخص احرام باندھتے وقت خوشبو استعمال نہ کرے البتہ خوشبو لگا کر غسل کر سکتا ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق احرام باندھتے وقت خوشبو کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابواب من ساق هديا فعطف في الطريق اوند ريدانه

چلائی ہوئی بدی کارستے میں چلنے سے عاجز آجانے یا بدنہ کی نذر کا بیان

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ کا بیان

۳۰۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۲۸۷ سے آگے) کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے سے پہلے اور حرم میں احرام کھونے کے بعد میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تھی (مسلم شریف) البتہ بعض فقہاء کرام احرام سے قبل (جاری ہے)

وَيُشْعِرُهَا ثُمَّ لَيْسُ وَفَهَا فَيَنْحَرُهَا عِنْدَ الْبَيْتِ
أَوْ بَيْتِي يَوْمَ النَّحْرِ لَيْسَ لَهُ مَجْلُ دُونَ
ذَلِكَ وَمَنْ نَذَرَ جَزُورًا مِنَ الْإِبِلِ أَوِ الْبَقَرِ
يَنْحَرُهَا حَيْثُ شَاءَ -

نذر ہدی بھیجے تو وہ اس کے گلے میں جوتوں کا تلواریہ
(مار) ڈالے اسے زخم لگائے پھر اسے روانہ کر دے
اور اسے بیت اللہ شریف کے قریب یا منیٰ میں ذبح
کرے۔ ان مقامات کے علاوہ اس کا ذبح کرنا درست
نہیں ہے۔ اور جس شخص نے اونٹ یا گائے کی نذر
مانی وہ اسے جہاں چاہے ذبح کر سکتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا قَوْلُ ابْنِ عَمَرَ وَقَدْ
جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ
غَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِهِ أَنَّهُمْ رَخَّصُوا فِي نَحْرِ
الْبُدْنَةِ حَيْثُ شَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْهَدْيُ
بِنِكَتٍ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ هَدْيًا بَالِغًا
الْكَعْبَةِ وَلَمْ يَقُلْ ذَلِكَ فِي الْبُدْنَةِ فَالْبُدْنَةُ
حَيْثُ شَاءَ إِلَّا أَنْ يَنْوِيَ الْحَرَمَ فَلَا
يَنْحَرُهَا إِلَّا فِيهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ
إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہی حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور بیشک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ کے کثیر صحابہ کرام رضوان اللہ
علیہم اجمعین سے ثابت ہے کہ انھوں نے اجازت
دی ہے کہ جہاں چاہے کوئی قربانی ذبح کر سکتا ہے
اور کچھ لوگوں نے کہا کہ قربانی مکہ معظمہ میں ذبح کی جائے
گی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے هَدْيًا بَالِغًا الْكَعْبَةِ
ہدی کعبۃ اللہ میں پہنچائی جائے اس میں اونٹ وغیرہ
کی قید کے بارے میں کچھ نہیں فرمایا گیا۔ اس لیے قربانی
کا جانور کسی بھی مقام میں ذبح کیا جاسکتا ہے جبکہ حرم
کی پختہ نیت کی ہو کیونکہ اس صورت میں حرم میں قربانی
کا ذبح کرنا ضروری ہو جاتا ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ
ابراہیم نخعی اور مالک بن انس رحمہم اللہ تعالیٰ عنہم
کا قول ہے۔

حضرت عمرو بن عبید اللہ انصاری رضی اللہ عنہما کا
بیان ہے کہ انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ
عنہ سے بدینہ کے سلسلے میں دریافت کیا جس کی نذر انکی
منکوہ نے مانی تھی راوی کا بیان ہے کہ حضرت سعید
رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بدینہ اونٹ کا ہو سکتا ہے اور

۳۰۸ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ
عَبِيدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ
ابْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ بُدْنَةٍ جَعَلْتَهَا إِمْرَأَةً
عَلَيْهَا قَانَ فَقَالَ سَعِيدُ الْبُدْنُ مِنَ
الْإِبِلِ وَمَحَلُّ الْبُدْنِ الْبَيْتُ الْعَتِيقُ

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

کہ میں نے دیکھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حج میں بطور ہدی دو اونٹ اور عمرہ میں ایک اونٹ بھیجتے تھے راوی حدیث کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے اپنی قربانی کے اونٹ کو حضرت خالد بن اسید کے گھر کے پاس ذبح کیا کیونکہ وہ اس مقام پر قیام پذیر تھے۔ بے شک میں نے دیکھا کہ انھوں نے اپنی ہدی (قربانی) کی گردن میں اس قدر زور سے مارا کہ اس کا سر بازو سے دوسری طرف نکل گیا۔

حضرت ابو جعفر قاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے ایک سال دو اونٹیاں بطور ہدی (قربانی) بھیجیں، ان میں سے ایک اونٹنی تجتہ تھی حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس زواہت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ بر نقلی قربانی جو راستے میں ہلاکت کا شکار ہونے لگے تو اس کے ساتھ ایسے ہی کیا جائے جیسا کہ انھوں نے کیا اور اسے لوگوں کے لیے چھوڑ دیا جائے تاکہ اسے کھائیں۔ ہمارے نزدیک محتاج کے علاوہ کسی اور کا اسے کھانا بہتر نہیں ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے ہدی (قربانی) وہ ہے جس کے گلے میں تلادہ ڈالا جائے یا زخم لگا جائے اور اسے عرفات میں کھڑا کیا جائے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس شخص نے

۴۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ

قَالَ كُنْتُ أَرَى ابْنَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ يَهْدِي فِي الْحَجِّ بَدَنَتَيْنِ وَفِي الْعُمْرَةِ بَدَنَةً بَدَنَةً قَالَ وَرَأَيْتُهُ فِي الْعُمْرَةِ يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ وَهِيَ قَائِمَةٌ فِي حَرْفِ دَارِ خَالِدِ بْنِ أَسِيدٍ وَكَانَ فِيهَا مَنْزِلُهُ وَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ طَعَنَ فِي لَبِئَةِ بَدَنَتِهِ حَتَّى خَرَجَتْ سِنَّةُ الْجَرَبَةِ مِنْ تَحْتِ حَنِكِهَا-

۴۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْقَارِيُّ

أَنَّه لَرَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ بِنِ ابْنِ رَبِيعَةَ أَهْدَى عَامًا بَدَنَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا بَحْتِيَّةً-

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ كُلُّ هَدِيٍّ

تَطَوُّعٍ عَطِبَ فِي الطَّرِيقِ صَنِعَ كَمَا صَنَعَ وَخُلِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ وَلَا يَعْجَبُنَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ إِلَّا مَنْ كَانَ مُحْتَاجًا إِلَيْهِ-

۴۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ

ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ الْهَدْيُ مَا قُلِدَ أَوْ اشْعِرَ وَأَوْقِفَ بِهِ بِعَرَفَةَ-

۴۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ

أَنَّه قَالَ مَنْ نَذَرَ رَبُّدَةً فَإِنَّهُ يَقْلِدُهَا نَعْلًا

۱۱۔ بَابُ الرَّجُلِ يَسُوقُ بَدَنَهُ فَيَضْطَرُّ إِلَى رَكْبِهَا

چلائی جانے والی ہدی پر ضرورت کے تحت سوار ہونیکا بیان

۴۰۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ إِذَا اضْطُرَّ تِلْكَ إِلَى بَدَنِكَ فَارْكَبْهَا رَكُوبًا غَيْرَ قَادِحٍ۔
حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: جب تم کو محتاجی ہو اپنے بدن سے پر سوار ہو سکتے ہو لیکن اسے تکلیف نہ ہو۔ ف

۴۱۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْدَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَهُ فَقَالَ لَهُ إِرْكَبْهَا فَقَالَ لَيْسَ لِي بِهَا بَدَنٌ فَقَالَ لَهُ بَعْدَ مَرَّتَيْنِ إِرْكَبْهَا وَيْلَكَ۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے شخص کے قریب سے گزرے جو اپنی قربانی ہانک رہا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس پر سوار ہو سکتے ہو۔ اس نے عرض کیا حضور! یہ تو بدنہ ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو مرتبہ فرمایا: مختاراً برا ہو تم اس پر سوار ہو جاؤ۔

۴۱۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ إِذَا انْتَجَبَ الْبَدَنَةَ فَلْيَحْمَلْ
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (راوی کو شک ہے)

ف بدنہ یعنی قربانی کا جانور جو حرم کی طرف بھیجا ہو، ضرورت کے تحت اس پر سواری کی جاسکتی ہے لیکن اس بات کا خیال رکھا جائے کہ قربانی کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بہتر یہ ہے کہ اس پر سواری نہ کی جائے۔ اگر اس جانور کو کوئی نقصان پہنچا اس کے مطابق صدقہ دیا جائے اگر وہ جانور منزل مقصود تک پہنچنے سے قبل ہلاک ہو گیا تو اس کی جگہ دوسرا جانور بطور قربانی ذبح کرنا ضروری ہے۔ اگر اس جانور نے بچہ جن دیا تو اسے بھی اس کے ساتھ حرم یا منیٰ میں بھیج دیا جائے۔ جب قربانی ذبح کی جائے تو اس کے ساتھ بچے کو بھی ذبح کر دیا جائے۔

إِلَّا أَنْ تَكُونَ سَمْتًا مَكَانًا مِنَ الْأَمْضِ
 فَلْتُحَرِّهَا حَيْثُ سَمْتٌ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ بَدَاةً
 فَبِقَرٍّ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بِقَرٍّ فَعَشْرٌ مِنَ الْغَنَمِ
 قَالَ ثُمَّ سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ مِثْلُ
 مَا قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَيْدَاةً قَالَ إِنْ
 لَمْ تَجِدْ بِقَرٍّ فَسَبْعَةٌ مِنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ
 خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسَأَلْتُهَا فَقَالَ
 مِثْلُ مَا قَالَ سَالِمٌ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ عَبْدَ اللَّهِ
 ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ مِثْلُ مَا قَالَ سَالِمٌ
 ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ -

اور اس کی جلنے ذبح حرم شریف ہے مگر جبکہ دوسری
 جگہ میں ذبح کرنے کی نیت ہو تو اسے جس جگہ کی نیت
 کی ہو وہاں ذبح کیا جائے اگر کسی کو اونٹ یا بکری نہ آئے
 تو گائے اور اگر گائے بھی نہ مل سکے تو دس بکریاں
 ذبح کرے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر میں نے سالم
 بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا؟ انہوں نے
 حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ جیسا جواب دیا۔
 سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا اگر گائے یا بکری نہ آئے
 تو سات بکریاں ذبح کی جائیں گی۔ راوی کا بیان ہے
 کہ پھر میں حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس
 گیا اور ان سے سوال کیا۔ انہوں نے بھی حضرت سالم
 رضی اللہ عنہ جیسا جواب دیا۔ راوی کا کہنا ہے کہ پھر
 میں حضرت عبداللہ بن محمد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو
 انہوں نے بھی حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی طرح کہا۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بدتہ
 اگر اونٹ یا گائے کا ہو تو اسے کسی بھی مقام پر ذبح کیا
 جاسکتا ہے سوائے اس کے کہ کسی نے حرم کی نیت
 کر لی ہو تو اسے صرف حرم میں ذبح کیا جائے گا اور یہ
 بدی ہوگی۔ اونٹ اور گائے کی قربانی سات افراد کی
 طرف سے کافی ہوگی اور اس سے زائد افراد کی طرف
 سے جائز نہیں ہوگی اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ
 علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدُ الْبَدَانُ مِنَ الْإِذِلِّ وَالْبَقَرِ
 وَلَهَا أَنْ تُحَرِّهَا حَيْثُ سَأَمَتْ إِلَّا أَنْ تَنْوِيَ
 الْحَرَمَ فَلَا تُحَرِّهَا إِلَّا فِي الْحَرَمِ وَيَكُونُ
 هَدْيًا وَالْبَدَاةُ مِنَ الْإِذِلِّ وَالْبَقَرِ تُجْزَى
 عَنْ سَبْعَةٍ وَلَا تُجْزَى عَنْ سَبْعَةٍ وَلَا تُجْزَى
 عَنْ أَكْثَرٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
 وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -



قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۱۳۔ بَابُ الْجَبَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

حالتِ احرامِ پچھنے لگوانے کا بیان

۴۱۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لَا يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ إِلَّا أَنْ يُضْطَرََّ إِلَيْهِ مِمَّا لَا بُدَّ مِنْهُ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: کہ محرم صرف شدید مجبوری کی حالت میں پچھنے لگوا سکتا ہے۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَحْتَجِمَ الْمُحْرِمُ وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ شَعْرًا بَلَّغْنَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَحْتَجِمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: محرم اگر پچھنے لگوانے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن وہ بال نہ منڈوائے۔ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے

(حاشیہ پچھلے صفحہ کا) وہ محرم نے اگر حالتِ احرام میں جوں یا اس کے برابر کوئی اور جانور یعنی چھڑی یا کھٹمل وغیرہ مار دی تو اسے کچھ مقدار صدقہ کرنا ضروری ہے اور بعض فقہاء کے نزدیک کسی مسکین کو کھانا کھلا دیا جائے گا اور اگر حیوان یا بھڑ وغیرہ کو مارا تو محرم پر کوئی چیز لازم نہیں آئے گی۔

اور جس محرم نے کسی شکار کو زخمی کر دیا یا اس کے بال اکھیر دیے اس عمل کے سبب جتنا نقصان ہوگا اس کا پورا کرنا لازم ہوگا یہ نقصان زخم وغیرہ کے حساب سے پورا کیا جائے گا۔

ف ضرورت یا عذر کی بناء پر پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں اگر بلا عذر یا بلا ضرورت پچھنے لگوانے پھر دیکھا جائے گا کہ اگر اس عمل کے سبب بال نہ کٹے ہوں کوئی حرج نہیں اور اگر بال کٹ گئے ہوں تو امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں اس پر دم یعنی کسی جانور کا ذبح کرنا لازم ہوگا۔

وَلَدَهَا مَعَهَا حَتَّىٰ يَبْحَثَ مَعَهَا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ لَهَا
مُحَمَّدًا فَلْيَحْبِسْهُ عَلَىٰ أُمَّهِ حَتَّىٰ يَبْحَثَ مَعَهَا -

کہا کرتے تھے: کسی شخص نے بدی بھیجی وہ گلہ ہوگئی
یا مرگئی اگر وہ نذر کی ہوگی تو اس کے عوض اور قربانی
ذبح کرنا ہوگی اور اگر نفعی قربانی ہو تو اگر چاہے تو اس
کے عوض قربانی دے اور اگر چاہے تو نہ دے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں۔ جو شخص بدنہ پر ہوا
کرنے کے لیے محتاج ہو وہ اس پر سوار ہو جائے اگر
اس (بدنہ) میں کچھ نقص پیدا ہو گیا تو وہ اس کے عوض
صدقہ دے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا
قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَدُّ وَمِنْ أَضْطَرَّ
إِلَى رَكُوبٍ يَدَاتِيهِمْ فَلْيَبْحَثْ بِهَا فَإِنْ تَقَصَّهَا
ذَلِكَ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهَا تَقْصِهَا وَهَذَا قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

۱۲۔ بَابُ الْمُحْرَمِ يَقْتُلُ قُمَّلَةً أَوْ نَحْوَهَا أَوْ يَنْتِفِ شَعْرًا

مُحْرَمٌ كَا جُورٍ وَغَيْرِهِ كَوَارِنَا يَا بَالِ أَكْهَارِ تَعِ كَا بِيَانِ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ محرم
کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بال اکھاڑے، وہ اپنا
سر نہ منڈوائے اور نہ بال ترشوائے مگر اس صورت میں کہ
اس کے سر میں تکلیف ہو جائے تو اس پر فدیہ لازم آئے
گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: محرم کے لیے جائز نہیں
نہیں ہے کہ وہ اپنے ناخن تراشے، نہ وہ جوں قتل کرے
نہ وہ اسے سر سے زمین پر گرائے نہ وہ اپنے جسم سے گرائے
نہ اپنے کپڑے سے گرائے نہ وہ شکار مارے نہ وہ اسے
مارنے کا حکم دے اور نہ اس کی راہنمائی کرے ف

۴۱۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَائِفٍ قَالَ الْمُحْرَمُ
لَا يَصْلَحُ لَهُ أَنْ يَنْتِفِ مِنْ شَعْرَةٍ شَيْئًا وَلَا
يُحْلِفَ وَلَا يَقْصِرَ إِلَّا أَنْ يُصِيبَهُ آذَى مِنْ
كَأْسِمٍ فَعَلَيْهِ فِدْيَةٌ كَمَا مَرَّةً اللَّهُ تَعَالَى
وَلَا يَجِلُّ لَهُ أَنْ يَقْلِعَ أَظْفَارَهُ وَلَا يَقْتُلَ
قُمَّلَةً وَلَا يَطْرَحَهَا مِنْ تَائِسِ الْأَرْضِ
وَلَا مِنْ جَسَدِهِ وَلَا مِنْ ثَوْبِهِ وَلَا يَقْتُلُ
الصَّيْدَ وَلَا يَأْمُرُ بِهِ وَلَا يَدُلُّ عَلَيْهِ -

ف (حاشیہ اگلے صفحہ پر)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَقُولُ ابْنُ عُمَرَ نَأْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا
رَحِمَهُمُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے ہم دلیل اخذ
کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے عام
فقہاء رحمہم اللہ کا قول ہے۔

۱۵۔ بَابُ الْمَحْرَمِ يَغْتَسِلُ رَأْسَهُ أَوْ يَغْتَسِلُ

احرام کی حالت میں اپنا سر دھونے یا غسل کرنے کا بیان

۴۱۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ لَا يَغْتَسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ إِلَّا مِنَ
الْإِحْتِلَامِ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ احرام کی حالت میں احتلام
کے بغیر اپنا سر نہیں دھوتے تھے۔ ف

۴۱۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنِينٍ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرِ بْنَ مَخْرَمَةَ
تَمَارِيًا بِالْأَيُّوَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَغْتَسِلُ
الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا قَارِئَ سَلَّمَ
ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ يَسْأَلُهُ فَوَجَدَهُ
يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ سُرْبُ ثَوْبٍ
قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا أَفَعَلْتُ
أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَنِينٍ أَسْأَلُكَ بِكَ بِنِ

حضرت ابراہیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد
کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا:
مقام ابواء پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور
حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کی آپس میں بحث ہو
گئی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا کہنا تھا
کہ محرم اپنا سر دھو سکتا ہے جبکہ حضرت مسور کہتے تھے
کہ نہیں دھو سکتا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ
عنہ نے انھیں حضرت ابویوب انصاری کے پاس بھیجا
تاکہ ان سے اس مسئلہ کے بارے دریافت کرے

ف محرم اگر جنبی ہو جائے تو اس پر بالاتفاق غسل کرنا واجب ہے اور اگر وہ حصولِ ٹھنڈک وغیرہ کے لیے کہتا ہے
یا حصولِ ٹھنڈک کے لیے صرف سر دھوتا ہے تو یہ بھی جائز ہے جبکہ بال نہ ٹوٹنے پائیں اس میں بھی تعمیم ہے کہ محرم نے خواہ
اپنی مدد آپ کے تحت غسل کیا ہو یا دوسرے کی معاونت سے دونوں طرح جائز ہے۔

خَيْفَةَ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْعَامَّةِ مِنْ
فُقَهَائِنَا۔
اور احرام کی حالت میں پچھنے لگوا لیتے تھے۔ اسی روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۱۴۔ بَابُ الْمَحْرَمِ يَغْطِي وَجْهَهُ

مَحْرَمٌ كَأَنَّهُ يَغْطِي وَجْهَهُ

حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا بیان
ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ
میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو عروج
مقام پر دیکھا کہ وہ شدید گرمی کے دن احرام کی حالت
میں ایک سرخ کپڑے سے اپنا چہرہ چھپائے تھے۔
اسی اثناء شکار کا گوشت لایا گیا۔ آپ نے لوگوں
کو حکم دیا کہ تم کھاؤ لوگوں نے کہا آپ کیوں نہیں کھاتے
انہوں (حضرت عثمان) نے فرمایا میں تم جیسا نہیں ہوں
شکار تو صرف میرے لیے کیا گیا ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے ٹھوڑی
کے اوپر والا حصہ سر ہے۔ محرم اسے کسی کپڑے سے
نہ ڈھانپے۔

۲۱۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ رَبِيعَةَ
أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِالْعُدْبِ
وَهُوَ مُحْرَمٌ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ قَدْ غَطَّى وَجْهَهُ
بِقَطِيفَةٍ ارْجَوَانٍ ثُمَّ أَتَى بِدَخِمْصِيدٍ فَقَالَ
كُلُوا قَالُوا لَا تَأْكُلُ قَالَ لَسْتُ كَهَيَاتِكُمْ
أَنْتُمْ صَائِدَةٌ مِنْ أَجَلِي۔

۲۱۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ
عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَا فَوْقَ الدَّقْنِ مِنَ الرَّأْسِ
فَلَا يَحْمَدُهُ الْمُحْرَمُ۔

و اگر محرم نے سلا ہوا کپڑا ایک پورا دن استعمال کر لیا اس پر دم لازم ہوگا۔ اور اگر محرم
نے اپنا سر یا چہرہ ایک کھل دن تک ڈھانپ رکھا اس پر بھی دم لازم ہوگا اگر یہ عمل نصف یوم سے کم تک
ہوا تو محرم پر صدقہ لازم آئے گا۔

لِيَعْلَىٰ بِنِ مَنِيَّةٍ وَهُوَ يُصِيبُ عَلَىٰ عُمَرَ مَاءً
وَعُمَرُ يَغْتَسِلُ أَصِيبُ عَلَىٰ رَأْسِي قَالَ لَهُ يَعْلى
أَتُرِيدُ أَنْ تَجْعَلَهَا فِي إِنْ أَمَرْتَنِي صَبَبْتُ
قَالَ أَصِيبُ فَكَمْ يَزِيدُ الْمَاءُ إِلَّا شَعْتًا -

کے لیے کہا جبکہ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ غسل
کرنے کے لیے مصروف تھے۔ حضرت یعلیٰ نے عرض کیا
کیا آپ اس کا گناہ مجھ پر ڈالنا چاہتے ہیں؟ اگر آپ
حکم کرتے ہیں تو میں پانی ڈال دیتا ہوں۔ حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پانی ڈالو کیونکہ پانی
سے بالوں میں پرگندگی کے علاوہ کوئی چیز حاصل نہیں
ہوتی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا تَدْرِي بِهَذَا أَبَا سَاءٍ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ
فُقَهَائِنَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے
خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہی امام
اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا
قول ہے۔

۱۶۔ بَابُ مَا يَكْرَهُ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ

محرم کے لیے کون سے کپڑے استعمال کرنا مکروہ ہیں؟ کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال
کیا کہ محرم کون کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ تو آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محرم قمیص، دستار، شلوار
ٹوپی اور موزے نہ پہنے لیکن موزے ایک صورت میں
پہن سکتا ہے کہ محرم کو جو تے میسر نہ آئیں البتہ موزوں کو
ٹخنوں کے پتھے سے کاٹ ڈالے اور محرم زعفران اور روس
لگے ہوئے کپڑے بھی نہیں پہن سکتا۔

۴۲۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَاذَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ
الْقُبُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَالسَّرَاوِيلَ وَلَا
الْبَدَائِسَ وَلَا الْخِفَاتَ إِلَّا أَحَدًا لَا يَجِدُ تَعْلِينَ
فِي لَبْسِ حَقِيئِينَ وَيَقْطَعُهُمَا اسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ
وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا
الرُّوسُ -

ف سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام سادہ اور بلا سے کپڑے زیب تن فرمایا کرتے تھے ان کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کو (جاری ہے)

حَنِينٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ بِنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ
كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ يَدَيْهِ
عَلَى الشَّوْبِ وَطَاطَأَهُ حَتَّى بَدَأَ إِلَى رَأْسِهِ
ثُمَّ قَالَ يَنْسَانِ يَصِيبُ الْمَاءُ عَلَيْهِ أُصِيبُ
فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ خَرَجَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ
فَأَقْبَلَ بِيَدِهِ وَأَذِيرَ فَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ
يَفْعَلُ -

چنانچہ انھوں نے ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ کو
دو لکڑیوں کے درمیان ایک کپڑے سے پردہ
کر کے غسل کرتے ہوئے پایا۔ حضرت عبداللہ بن حنین
کا کہنا ہے کہ میں نے ان کو سلام کیا۔ انھوں نے
سوال کیا کہ کون ہے؟ میں نے جواب دیا کہ میں عبداللہ
بن حنین ہوں اور مجھے آپ کے پاس حضرت عبداللہ بن
عباس رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے تاکہ آپ سے پوچھوں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ احرام میں اپنا
سر مبارک کیسے دھوتے تھے؟ انھوں نے اپنے دو لکڑیوں
کا تھکڑے پر رکھ کر اسے اٹھایا حتیٰ کہ ان کا سر میرے
پیسے ظاہر ہو گیا پھر انھوں نے ایک آدمی سے اس پر
پانی بہانے کے لیے کہا تو اس نے سر پر پانی بہا دیا پھر
انھوں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنا سر نکلا۔ ہاتھ کو ملتے
ہوئے آگے کو لے گئے پھر پیچھے لے گئے پھر انھوں
(حضرت ابوالیوب) نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو ایسے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم ابوالیوب
کے قول کو دلیل بناتے ہیں ہمارے خیال میں اگر محمد
پانی سے اپنا سر دھولیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں
اور پانی ڈالنے کے سبب بال مزید پر گندہ ہوں۔
یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہ
کا قول ہے۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ کا یہ
ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ بن منبہ
رضی اللہ عنہ سے ان (عمر رضی اللہ عنہ) سر پر پانی

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَقُولُ أَبِي أَيُّوبَ نَأْخُذُ
لَا نَرَى بَأْسًا أَنْ يَغْسِلَ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ
بِالْمَاءِ وَهَلْ يُرِيدُ الْمَاءُ إِلَّا شَعِثًا وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

۴۱۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا حَمِيدُ بْنُ
قَيْسٍ الْمَكِّيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بحالت احرام رنگے ہوئے کپڑے پہنا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: محرم کے لیے خوشبو سے درس یا زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے پہننا مکروہ ہے مگر ایک صورت میں جائز ہے وہ یہ ہے کہ اسے دھونے کے سبب خوشبو وغیرہ کا اثر بالکل ختم ہو جائے۔ عورت بحالت احرام اپنا چہرہ نہیں ڈھانپ سکتی۔ البتہ اس صورت میں کوئی حرج نہیں کہ چہرے پر اس انداز سے کپڑا لٹکائے کہ وہ چہرے کے ساتھ نہ لگے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک اعرابی (بدو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین میں جلوہ افروز تھے اور اعرابی زرد رنگ کی قمیص میں ملبوس تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے، آپ مجھے ارشاد فرمائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی قمیص اتار دو اور جسم کی زردی کو دھو ڈالو، پھر حج کی طرح اپنا عمرہ مکمل کر لو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ محرم اپنی قمیص اتار دے گا اور اپنے جسم سے زردی وغیرہ کو بھی دھو ڈالے گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ
لِلْمَشْيِعِ بِالْعَصْفَرِ وَالْمَصْبُوغِ بِالْوَرْدِ
وَالزَّعْفَرَانِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ ثَمِيٌّ مِنْ ذَلِكَ
قَدْ غُسِلَ قَدْ هَبَ رِيحُهُ وَصَادَ لَا يَنْفَعُ
فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَلْبَسَهُ وَلَا يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ أَنْ
تَتَنَقَّبَ فَإِنَّ أَمَادَتِ أَنْ تُغَطِّيَ وَجْهَهَا
فَلتَسْدِلِ الثَّوْبَ سَدًّا مِنْ فَوْقِ خَبَرِهَا
عَلَى وَجْهِهَا وَتُجَافِيَهُ عَنْ وَجْهِهَا وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -
۴۲۴ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ
قَيْسٍ الْبَكِّيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ
أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْتَبِئُ وَعَلَى الْأَعْرَابِيِّ قَمِيصٌ
بِهِ أَكْرُصْفَرَةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
أَهْلَيْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي أَصْنَعُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنْ زَعَرُ قَمِيصِكَ وَاعْغَسِلْ هَذِهِ الصُّفْرَةَ
عَنْكَ وَافْعَلْ فِي عُمَرَتِكَ مِثْلَ مَا تَفْعَلُ
فِي حَيْتِكَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ بِنَزْعِ
قَمِيصِهِ وَيَغْسِلُ الصُّفْرَةَ الَّتِي بِهِ -

۴۲۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ
قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو تَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا
مَصْبُوعًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ دُرِّسٍ وَقَالَ مَنْ لَمْ
يَجِدْ تَعْلِينَ فَيَلْبَسْ حَقِيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا
أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

۴۲۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ يَقُولُ لَا تَتَنَقَّبُ الْمَرْأَةُ
الْمُحْرِمَةَ وَلَا تَلْبَسُ الْقُقَاتِمَيْنِ۔

۴۲۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ
أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ أَسْلَمَ
يَحَدِّثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
رَأَى عَلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ ثَوْبًا مَصْبُوعًا
وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ عُمَرُ مَا هَذَا الثَّوْبُ
الْمَصْبُوعُ يَا طَلْحَةُ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
إِنَّمَا هُوَ مِنْ مَدْيَنَ قَالَ إِنَّمَا أَيُّهَا الرَّهْطُ
أَيْتَمَةٌ يَتَّقِدِي بِكُمْ النَّاسُ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا
جَاهِلًا رَأَى هَذَا الثَّوْبَ يُقَالُ إِنَّ طَلْحَةَ
كَانَ يَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمَصْبُوعَةَ فِي
الْإِحْرَامِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران یا درس
لگے ہوئے کپڑے استعمال کرنے سے منع فرمایا اور
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس محرم کو جو تے
میرنہ آتے ہوں وہ موزوں کو ٹخنوں سے نیچے سے
کاٹ کر پہن سکتا ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: عورت احرام
کی حالت میں نقاب ڈالے اور نہ دستار استعمال کرے
حضرت نافع رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ
عنه کے آزاد کردہ غلام حضرت اسلم رضی اللہ عنہ کے
حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت اسلم
رضی اللہ عنہ کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے
گفتگو کرتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ
عنه نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ پر احرام کی
حالت میں رنگا ہوا لباس دیکھا۔ حضرت عمر فاروق رضی
اللہ عنہ نے فرمایا: اے طلحہ! یہ رنگا ہوا لباس کیسے
انھوں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! یہ تو مٹی کا رنگ
ہے۔ اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا
تم مقتداؤ اور پیشوا لوگ ہو لوگ تمھاری پیروی کرنے
ہیں اور اگر کوئی جاہل شخص یہ لباس دیکھے گا تو یہی کہہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۹۹ کا) اتنا پسند آیا کہ مسلمانوں پر نافذ کر دیا جس محرم نے سارے ہوئے کپڑے ایک مکمل دن تک استعمال
کر لیے اس پر دم لازم آئے گا اس دم کا سبب سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عمل کی خلاف ورزی ہے اس
اولیاء اور مقبولان بارگاہ الہی کے مقام کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا۔

بَلَّغْنِي أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ كَانَ يَقُولُ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْوَرَبِغِ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان تمام روایات سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَكَلَهُ نَاخِدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

۱۸۔ بَابُ الرَّجُلِ يَفُوتُهُ الْحَجُّ

حج فوت ہو جانے کا بیان

حضرت سلیمان لیبار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت بہاد بن اسود رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس قربانی کے دن حاضر ہوئے جبکہ آپ (حضرت عمر) اپنی قربانی ذبح کر رہے تھے انھوں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! دنوں کے شمار میں ہم سے غلطی ہو گئی ہم نے گمان کیا کہ آج کا دن عرفہ کا دن ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اور تمھارے ساتھی مکہ مکرمہ میں جاؤ، بیت اللہ کا سات چکر طواف کرو اور صفا و مروہ کے درمیان سات بار سعی کرو اور اگر تمھارے پاس قربانی ہو اسے ذبح کرو، اپنا سر منڈاؤ یا بال کتراؤ پھر واپس بیٹ جاؤ، آئندہ سال تم حج کرنا اور قربانی کرنا، جو شخص قربانی کا جانور نہ پائے تو حج کے دنوں میں تین روز سے

۴۲۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ هَبَّاءَ بْنَ الْأَسْوَدِ جَاءَ يَوْمَ النَّحْرِ وَعَمْرٌ يَنْحَرُ بَدَنَهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْطَأْنَا فِي الْعِدَّةِ كُنَّا نَرَى أَنَّ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِذَا هَبَّ إِلَى مَكَّةَ قَطَعَ بِأَلْبَيْتِ سَبْعًا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ وَأَنْحَرْ هَذِيئًا إِنْ كَانَ مَعَكَ ثُمَّ احْلَفُوا أَوْ قَصِرُوا وَأَرِحُوا فَإِذَا كَانَ قَائِلًا فَحَجُّوا وَاهْدُوا مَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعْتُمْ -

، . بَابُ مَا رَخِصَ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَقْتُلَ مِنَ الدَّوَابِّ

جن جانوروں کو محرم مار سکتا ہے، کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور ہیں جن کو محرم مار سکتا ہے، ان میں سے ایک کوا (۱)، چوہا (۲)، بچھو (۳)، چیل (۴) اور سانپ (۵)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں محرم مار سکتا ہے، ان میں سے ایک کوا (۱)، چوہا (۲)، بچھو (۳) اور سانپ (۴)۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حرم شریف میں سانپ مارنے کا حکم دیا۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ نے حرم شریف میں سانپ مارنے کا حکم دیا۔

۴۲۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَتَلَ مِنَ الدَّوَابِّ يَتَسَبَّحُ عَلَيَّ بِخَمْسٍ: قَتَلَهُنَّ جَنَاحٌ أَوْ عَرَبٌ أَوْ الْفَأَنُ أَوْ الْعُقْرُبُ أَوْ جِدَاةٌ أَوْ الْكَلْبُ الْعَقُورُ.

۴۲۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا حُنَا حَرِّ عَلَيْهِ الْعُقْرُبُ وَالْفَأَنُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْجِدَاةُ.

۴۲۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فِي الْحَرَمِ.

۴۲۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ:

ف پہلی دو روایات میں پانچ موزی جانوروں کے مارنے کا ذکر ہے جو یہ ہیں (۱) کوا (۲) چیل (۳) چوہا (۴) کائٹے والا کتا۔ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت سے ایک اور موزی جانور کے مارنے کا پتہ چلتا ہے وہ ہے سانپ۔ گویا وہ موزی جانور جن کو حالت احرام میں حل اور حرم میں مارا سکتا ہے ان کی کل تعداد چھ ہے۔ یعنی کوا، چیل، بچھو، چوہا، کائٹے والا کتا اور سانپ۔ فقہ فرماتے ہیں کہ یہ تعداد حصر کے لیے نہیں ہے بلکہ ہر وہ موزی جانور جس میں ان جیسا وصف پایا جائے اور کھایا نہ جاتا ہو اسے مارنا جائز ہے۔

۱۹- بَابُ الْحُلْمَةِ وَالْقُرْأِدِ يَنْزَعُهُ الْمَحْرَمُ

بجالت احرام لکھ اور جوں مارنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بجالت احرام اپنے اونٹ
سے لکھ یا جوں مارنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس مسئلہ میں ہمارے نزدیک
حضرت عبداللہ بن عمر کے قول کے مقابلے میں حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کا قول زیادہ معتبر ہے۔

حضرت عبداللہ بن بدیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ
سقیما مقام میں اپنے اونٹ کی جوئیں بجالت احرام
نکال کر مٹی میں پھینک رہے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج
نہیں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور
ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۴۳۰- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَنْزَعَ الْمُحْرِمُ حُلْمَةً
أَوْ قُرَادًا عَنْ بَعِيرٍ ۵ -

قَالَ مُحَمَّدٌ لَبَّاسٌ بِذَلِكَ قَوْلُ عُمَرَ
ابْنِ الْخَطَّابِ فِي هَذَا الْعَجَبِ لِأَنَّ مَنُ قَوْلِ
ابْنِ عُمَرَ -

۴۳۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
ابْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ابِرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنِ رَيْبَعَةَ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْهَدَيْرِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْرُدُ بَعِيرَهُ بِالسُّقْيَا
وَهُوَ مُحْرِمٌ فَيَجْعَلُهُ فِي طِينٍ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَهَذَا أَخَذَ لَبَّاسٌ بِهِ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

ف جوں اور لکھ کو نکالنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ موزی جانور ہیں اور موزی جانوروں سے نجات حاصل
کر لینے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ بعض فقہاء کے قول کے مطابق اگر کسی نے اپنے جسم یا کپڑوں سے ایک
جوں نکال کر پھینک دی یا ماری تو اس میں روٹی کا ایک ٹکڑا اگر دو یا تین ماری ہیں تو اس پر ایک روٹی اور ان
سے زائد کے مارنے میں صدقہ لازم آئے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

رکھے اور سات روزے گھر واپسی پر ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس

روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول

ہے بغیر ایک بات کے کہ آئندہ سال نہ قربانی لازم

ہوگی اور نہ روزہ اور ایسے ہی حضرت اعمش نے حضرت

ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں

نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے

بارے دریافت کیا جس کا حج فوت ہو گیا ہو؟ انھوں

نے جواب دیا وہ عمرہ کے بعد احرام کھولے۔ آئندہ

سال اس پر حج ضروری ہوگا اور انھوں نے قربانی

کا ذکر نہ کیا۔ اس کے بعد میں نے حضرت زید بن ثابت

رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا انھوں نے بھی حضرت

عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسا جواب دیا۔ حضرت امام

محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم اس روایت سے

دلیل اخذ کرتے تھے اس پر قربانی کیسے واجب

ہو سکتی ہے؟ قربانی دستیاب نہ ہونے کی صورت

میں روزے کیسے واجب ہو سکتے ہیں جبکہ اس نے

حج کے متعین شدہ مہینوں میں تمتع کیا ہی نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا آتَا خُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا إِلَّا فِي خَصَلَةٍ
وَاحِدَةٍ لَاهْدَى عَلَيْهِمْ فِي قَابِلٍ وَلَا صَوْمٍ وَ
كَذَلِكَ رَوَى الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنِ
الْأَسْوَدِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
عَنِ الذَّيْ قِيَامِ الْحَجِّ فَقَالَ يَحِلُّ بِعُمْرَةٍ
وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ وَلَوْ يَدُ كَرِهَيْدِ سَأَلْتُ
ثُمَّ قَالَ سَأَلْتُ بَعْدَ ذَلِكَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ
فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ عُمَرُ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا آتَا خُذُ وَكَيْفَ يَكُونُ
عَلَيْهِ هَدًى فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَالصِّيَامُ وَهُوَ كَمَا
يَتَمَتَّعُ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ -

ف اگر تاریخ وغیرہ مجہول جانے کے سبب کسی کا حج فوت ہو جائے وہ عمرہ کر کے گھر واپس آجائے آئندہ سال وہ اپنا فرضی حج ادا کرے، حج چھوٹنے کے سبب اس پر دم ہے اور نہ روزے کیونکہ دم یا روزے تمتع یا قرآن کی صورت میں لازم آتے ہیں۔

يَدَايَ تَحْرِمُ أَحَدًا أَنْ أَحْلَى بِرَجُلِي
لَا حَتَّكَتْ -

سوال کیا گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہاں وہ کھجلائے اور خوب کھجلائے۔ اگر میرے دونوں ہاتھ باندھ دیئے جائیں پھر کھجلانے کی کوئی اور صورت میں نہ پاؤں تو میں اپنے پاؤں کے ساتھ کھجلاؤں گی۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا أَنَا خُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۲۲۔ بَابُ الْمَحْرَمِ يَتَزَوَّجُ

بجالت احرام نکاح کرنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ نبیہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کو حضرت عمر بن عبید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں بھیجا وہ ان دنوں میں مدینہ طیبہ کے گورنر تھے دونوں حالت احرام میں تھے حضرت عمر بن عبید اللہ نے بتایا کہ میں شیبہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے طلحہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا نکاح کرنا چاہتا ہوں میں جانتا ہوں کہ آپ بھی اس موقع پر شرکت کے لیے تشریف لائیں

۴۳۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ
نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَخِي بَنِي عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ
ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَدْرَسَ إِلَى ابْنِ أَبِي عَثْمَانَ
وَأَبَانَ أَمِيرِ الْمَدِينَةِ وَهُمَا مُحْرِمَانِ فَقَالَ
لِي إِذْ دَرَسْتُ أَنْ تُكْرِمَ طَلْحَةَ بِنْتِ عُمَرَ ابْنَةَ
شَيْبَةَ بِنْتِ جُبَيْرٍ أَدْرَسْتُ أَنْ تَحْضُرَ ذَلِكَ
فَأَفْكَرَ عَلَيَّ أَبَانٌ وَقَالَ لِي سَمِعْتُ
عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ قَالَ قَالَ رَسُولٌ

ف سراج امت محمدیہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حالت احرام اپنے جسم کو کھجلانے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس عمل میں نہ تو کسی جان کا ضیاع ہے اور نہ ہی شریعت اسلامیہ کے کسی ضابطہ کی مخالفت ہے البتہ اس عمل سے جسم کے کسی حصہ سے بال نہ ٹوٹیں۔

۲۰۔ بَابُ لُبْسِ الْبِنْتِ وَالْهَمِيَانِ لِلْمُحْرِمِ

احرام کی حالت میں بیٹی اور مھیلی باندھنے کا بیان

۴۳۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ يَكْدُهُ لُبْسَ الْبِنْتِ لِلْمُحْرِمِ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم بحالتِ احرام بیٹی باندھنے
کو مکروہ سمجھتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا أَيْضًا لِأَنَّ ابْنَ
قَدْرٍ رَخَّصَ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ الْفُقَهَاءِ فِي لُبْسِ
الْهَمِيَانِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ اسْتَوْثِقُ مِنْ
تَفَقُّتِكَ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس
میں بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ بہت سے فقہاء نے
بحالتِ احرام مھیلی باندھنے کو جائز قرار دیا ہے اور
انھوں نے کہا اپنا زادِ راہ مضبوطی سے باندھ لو۔

۲۱۔ بَابُ الْمُحْرِمِ يَحْكُ جِلْدًا

بحالتِ احرام اپنے جسم کو کھجلاانے کا بیان

۴۳۳۔ أَخْبَرَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عُلْقَمَةَ عَنْ
أُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
تُسْأَلُ عَنِ الْمُحْرِمِ يَحْكُ جِلْدًا قَتَقُولُ
تَعْمَرُ فَيَحْكُكَ وَيَشُدُّ وَكُورٌ بَطَّتْ

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہما اپنی والدہ کے حوالے
سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: میں نے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ ان
سے بحالتِ احرام اپنے جسم کو کھجلاانے کے بارے

ف محرم اگر بیٹی یا بیانی (نقدی کی تھیلی) اپنے جسم کے ساتھ باندھ لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج
نہیں۔ کیونکہ ایسے چوری کا امکان بھی کسی حد تک ختم ہو جاتا ہے اور اپنی قیمتی چیز کا تحفظ بھی ہو جاتا ہے۔
کیونکہ اپنی چیز کا تحفظ اپنے آپ پر عائد ہوتا ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا تَعْلَمُ أَحَدًا يُنْبِغِي أَنْ يَكُونَ أَعْلَمُ بِتَزْوُجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ ابْنُ أُخْتِهَا فَلَا تَدْرِي بِتَزْوُجِ الْمُحْرِمِ بَأْسًا وَلَكِنْ لَا يُقْبَلُ وَلَا يَمَسُّ حَتَّى يَحِلَّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

قرار دیتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت احرام حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ ہم نہیں جانتے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی جو حضرت میمونہ کے ساتھ ہوئی زیادہ علم ہو کیونکہ وہ (حضرت عبداللہ بن عباس) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے ہیں۔ لہذا ہمارے خیال کے مطابق بحالت احرام نکاح کر لینے میں کوئی حرج نہیں لیکن احرام کھولنے سے قبل وہ بوس و کنار کرے اور نہ مباشرت اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۲۳۔ بَابُ الطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ

نماز فجر اور نماز عصر کے بعد طواف کرنے کا بیان

۲۳۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَأَخْبَرَنَا أَبُو الدَّبْيَرِ الْمَكِّيُّ أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْبَيْتَ يَخْلُو بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ مَا يَطُوفُ بِهِ أَحَدًا۔

حضرت ابو ذریر کی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ نماز عصر اور نماز فجر کے بعد بیت اللہ (مطاف) کو خالی دیکھتے تھے کہ اس وقت کوئی شخص بھی طواف نہ کرتا۔

ف فجر کے فرائض کے بعد اور عصر کے فرائض کے بعد طواف بیت اللہ کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ نوافل ادا کرنا کراہت سے خالی نہیں ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی طرح طواف بیت اللہ کے بعد طے نوافل طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے بعد بھی ادا کیے جاسکتے ہیں۔

أَبُو صَالِيٍّ مِمَّنْ حَبِيْبُهُ وَتَدْرِيكَ
تُحْبِبُهُ وَلَا يَحْضِبُ وَلَا يَنْكِحُهُ

حضرت بنی سہموت قبیلہ کے شکر بردار
وہ شخص تھا: میں نے حضرت عثمان بن عفان سے
اندھن کو دہوتے ہوئے سنا کہ اس شخص کی تدبیر
بہت نیک ہے: حرم نہ خوند نہ کھائے نہ پیو
نہ نکاح بھی نہ دوسرے نکاح کرے یہ

۳۳۰. أَخْبَرَنَا مَا يَكُ حَدَّثَنَا أَنَّهُ
بِئْسَ عَمَلًا كَانَ يَكُونُ لَا يَنْكِحُهُ النَّخْوِيُّ وَلَا
يَحْضِبُ عَلَى تَلْبِيهِ وَلَا عَلَى غَيْرِهِ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کرتے: حرم نہ خوند نہ کھائے
نہ نکاح نہ کرے نہ پیو نہ نکاح بھیجے ورنہ دوسرے
کے لیے بیخام نکاح بھیجے۔

۳۳۱. أَخْبَرَنَا مَا يَكُ حَدَّثَنَا غُصَّانُ
ابْنُ حَرْبٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
كَرِهَ أَنْ يَنْكِحَ نَخْوِيًّا وَلَا يَحْضِبُ
الْغَطَّابَ يَنْكِحُهُ

حضرت غصان بن حریف رضی اللہ عنہ نے بیان کرتے
وہ ایک شخص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے
ہیں کہ انھوں نے حضرت زینب سے بھارت حرام ایک عورت
سے نکاح کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے
ان کے نکاح کو فاسد قرار دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ جَاءَ فِي هَذَا الْخِلَافِ
قَابُلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَنْكِحُ النَّخْوِيَّ وَأَجَادَ
أَهْلُ مَكَّةَ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ يَنْكِحُونَ وَرَوَى

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
مسئلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے اہل مدینہ محرم کے نکاح
کو باطل قرار دیتے ہیں جبکہ اہل مکہ اور اہل عراق اسے جائز

ف حالت احرام نکاح کرنے کے سلسلہ میں اہل مدینہ اور اہل عراق کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ اہل مدینہ کا
موقف ہے کہ حالت احرام میں نکاح کرنا جائز نہیں ہے ان کی دلیل حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام شادی کرنے سے منع
فرمایا۔ اہل عراق کا موقف یہ ہے کہ حالت احرام نکاح کرنا جائز ہے لیکن بوس و کنار اور وطی کرنا درست
نہیں ہے ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حالت احرام حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ اہل عراق کی دلیل زیادہ قوی ہے کیونکہ غسل
قول سے قوی تر ہوتا ہے یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا عندیہ ہے۔

۲۲۔ بَابُ الْحَلَالِ يَذْبَحُ الصَّيْدَ أَوْ يَصِيدُهُ هَلْ يَأْكُلُ الْمُحْرِمُ مِنْهَا لَا

بِحَالَتِ احْرَامِ شَكَارِ كَا گوشت کھانے یا نہ کھانے کا بیان

حضرت صعّب بن جثامہ اللیثی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جنگلی گدھا بطور ہدیہ پیش کیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مقام ابواء یا مقام ودان میں تشریف رکھتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واپس کر دیا جب آپ نے اس (صعب) کے چہرے پر (پریشانی) کا اثر دیکھا تو فرمایا: میں نے صرف اس لیے ہدیہ (تحفہ) واپس کر دیا ہے کیونکہ میں محرم (بحالت احرام) ہوں۔ ف

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا انھوں نے کہا مقام ربدہ میں ان کے پاس سے بحالت احرام بہت سے لوگ گزرے

۲۳۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحُشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ وَوِدَانَ قَرْدًا كَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَارَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ إِنَّا لَنَرُدُّكَ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَا حَرَمٌ۔

۲۴۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّكَ مَدَّيْهِ قَوْمٌ مُحْرِمُونَ بِالرَّيْدَةِ فَاسْتَفْتَوْهُ فِي كَيْفِ صَيْدٍ وَجَدُوا أَجَلَةً يَأْكُلُونَهَا فَافْتَاهُمْ بِأَكْلِهَا ثُمَّ

ف غیر محرم کسی جانور کا شکار کرتا ہے اس کا گوشت محرم بھی کھا سکتا ہے کیونکہ اس کے لیے نہ شکار ہے نہ اس کی معاونت کی اور نہ خود شکار کیا ہے البتہ محرم کی اعانت خواہ اشارۃً کی یا کنایہ سے کی ہو یا خود شکار کیا یا کوئی اور ایسی صورت ہو جس سے معاونت ثابت ہو ایسے شکار کا استعمال کرنا نہ تو محرم کے لیے درست ہے اور نہ غیر محرم کے لیے۔ اس کی توجیہ یہ ہے کہ محرم کے لیے کسی قسم کا شکار، بال اکھاڑنا، حتیٰ کہ گھاس کا تنکا توڑنے کی اجازت نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِنَّمَا كَانَ يَخْلُوا إِلَيْهِمْ
كَأَنَّهُمْ يَكْرَهُونَ الصَّلَاةَ تَيْنًا كَالسَّاعَتَيْنِ وَ
الطَّوْفُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ صَلَاةٍ رَكْعَتَيْنِ فَلَا
بَأْسَ بِأَنْ يُطَوَّفَ سَبْعًا وَلَا يُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ
حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَتَبْيَضَ كَمَا صَنَعَ عُمَرُ
ابْنُ الْعَطَّابِ أَوْ يُصَلِّيَ الْمَغْرِبَ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بیت اللہ
اس لیے خالی ہوتا تھا کیوں کہ لوگ ان اوقات میں
نماز مکروہ جانتے تھے۔ طواف کے لیے دو رکعت
(بعد از فراغت) ضروری ہوتی ہے۔ البتہ یہ ایک
صورت ہو سکتی ہے کہ سات پھر طواف بیت اللہ
کر لے لیکن جب تک سورج بلند نہ ہو نماز نہ پڑھے
جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کیا اور یا وہ
نماز مغرب (کی نماز کے بعد) پڑھے اور یہی امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۴۳۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ
أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ
أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَافَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعْدَ
صَلَاةِ الصُّبْحِ بِالْكَعْبَةِ فَلَمَّا قَضَى طَوَافَهُ نَظَرَ
قَلَمُ تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ فَرَكِبَ وَلَمْ يُسَبِّحْ حَتَّى آتَا
بِيَدَيْ طَوَى فَسَبَّحَ رَكْعَتَيْنِ -

حضرت حمید بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اپنے والد
کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ صبح کی نماز کے بعد
بیت اللہ کا طواف کیا۔ طواف مکمل کرنے کے بعد
انھوں نے دیکھا کہ سورج نظر نہ آیا پھر وہ نماز پڑھے
بغیر سواری پر بیٹھ کر چلے حتیٰ کہ مقام ذی طوی پر
اپنا اونٹ بٹھایا اور دو رکعت نماز ادا کی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَدُّ يَتَّبِعُ أَنْ لَا
يُصَلِّيَ رَكْعَتِي الطَّوْفِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ
وَتَبْيَضَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ
وَالْعَامَّةُ مِنْ فَتَاهَانَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب تک سورج
بلند ہو کہ سفید نہ ہو جائے طواف کی دو رکعت نماز نہیں
پڑھنی چاہیے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

اور کچھ نے کھانے سے انکار کر دیا جب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا ملے تو انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گوشت کھانے کے سلسلے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: وہ رزق ہے، جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلا دیا۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ، حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت کعب اجار رضی اللہ عنہ حرمِ صحابہ کی جماعت کے ساتھ ملک شام سے آئے حتیٰ کہ وہ جب ایک راستے میں پہنچے تو انھوں نے شکار کا گوشت پایا۔ حضرت کعب اجار رضی اللہ عنہ نے اسے کھانے کا فتویٰ جاری کر دیا۔ جب لوگ واپسی پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو اس سلسلے میں بتایا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ تمہیں اس بارے کس نے اجازت دی؟ لوگوں نے عرض کیا حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے۔ حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا: میں نے تو انھیں واپسی تک ہتھارا امیر مقرر کیا تھا۔ جب وہ مکہ مکرمہ کے ایک راستے میں پہنچے تو انھیں ٹڈی دل (مکڑی کی جماعت) ملا تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے اسے پکڑنے اور کھانے کا فتویٰ جاری کر دیا۔ جب وہ لوگ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو اس سلسلے میں عرض کیا آپ نے حضرت کعب کو مخاطب کر کے فرمایا: تمہیں اس سلسلے میں فتویٰ دینے کے لیے کس نے کہا؟ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! اس

۴۴۲ - أَحْبَبْنَا مَالِكَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ
أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ كَعْبَ الْأَعْبَارِ
أَقْبَلَ مِنَ الشَّامِ فِي رَكْبٍ مُحْرِمِينَ حَتَّى
إِذَا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ وَجَدُوا لَحْمَ
صَيْدٍ فَأَتَتْهَا هُمُ كَعْبٌ يَأْكُلُهُمْ فَلْتَأَقْدِمُوا
عَلَى عَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ
فَقَالَ مَنْ أَقْتَاكُمْ بِهَذَا فَقَالُوا كَعْبٌ
قَالَ يَا أَيُّ امْرَأَاتٍ عَلَيْكُمْ حَتَّى تَرْجِعُوا ثُمَّ
لَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ طَرِيقِ مَكَّةَ
مَرَّتْ بِهِمْ رَجُلٌ مِنْ جَرَادٍ فَأَتَتْهَا هُمُ
كَعْبٌ يَأْنُ يَأْكُلُوهُ وَيَأْخُذُوهُ فَلَمَّا
قَدِمُوا عَلَى عَمْرِ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ
مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ تُفْتِيَهُمْ بِهَذَا قَالَ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَالَّذِي لَفَيْسِي
بِيَدِهِ إِنْ هُوَ إِلَّا نَشْرَةٌ حَوَتْ يَنْشُرُهُ
فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّتَيْنِ -

قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ بِمَا أَفْتَيْتَهُمْ قَالَ أَفْتَيْتَهُمْ بِأَكْلِهِ قَالَ عُمَرُ لَوْ أَفْتَيْتَهُمْ بِغَيْرِهِ لَأَوْجَعْتُكَ-

انہوں نے بجاالتِ احرام ایسے شکار کا گوشت کھانے کے سلسلے میں فتویٰ دریافت کیا جسے غیر محرم نے کیا ہو؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بجاالتِ احرام شکار کا گوشت کھالینے کے جواز کا فتویٰ دیا، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان سے اس بارے دریافت کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اس بارے کیا فتویٰ جاری کیا ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے تو لوگوں کو گوشت کھانے کے سلسلہ میں فتویٰ دیا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم نے اس کے علاوہ فتویٰ دیا ہوتا تو میں تمہیں سزا دیتا۔

حضرت ابوقتادہ کے آزاد کردہ غلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حتیٰ کہ جب وہ ایک راستے میں تھے کہ اپنے احرام باندھنے والے ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے جبکہ وہ (ابوقتادہ) خود احرام کی حالت میں نہیں تھے۔ حضرت ابوقتادہ نے ایک جنگلی گدھا دیکھا تو فوراً اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے اپنے ساتھیوں سے کوڑا طلب کیا تو انہوں نے کوڑا دینے سے انکار کر دیا، ان سے برچھا مانگا وہ دینے سے بھی ساتھیوں نے انکار کر دیا۔ حضرت قتادہ نے خود برچھا پکڑا اور اپنی سواری پر بیٹھ گئے اور جنگلی گدھا شکار کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کرام نے اس کا گوشت کھایا اور

۴۴۱- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ قَدَى جِمَارًا وَخَشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُتَاوَلُوهُ سَوَطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ أَنْ يُتَاوَلُوهُ رُمَحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْجِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طَعْمَةٌ أَطَعَكُمُوهَا اللَّهُ-

۲۵۔ بَابُ الرَّجُلِ يَعْتَمِرُ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَحُجَّ

حج کے مہینوں میں حج کے بغیر صرف عمرہ کر کے واپس جانیکا بیان

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن ابوسلمہ المخزومی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سوال کے مہینے میں عمرہ کی اجازت مانگی۔ حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دے دی انہوں نے سوال کے مہینے میں عمرہ کیا اور حج کیے بغیر اپنے گھر واپس پلٹ گئے۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ اس پر تمتع کا کفارہ نہیں ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے

۴۴۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَأَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنْ يَعْتَمِرَ فِي شَوَّالٍ فَأَذِنَ لَهُ فَأَعْتَمَرَ فِي شَوَّالٍ ثُمَّ قَفَلَ إِلَى أَهْلِهِ وَلَوْ يَحُجُّ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَلَا مَتْعَةَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ

ف جو شخص حج کے مہینوں میں صرف عمرہ کر کے گھر لوٹ آتا ہے تو اس پر فریضہ حج برقرار رہے گا۔ زندگی میں جب بھی چاہے ادا کرے اس عمرہ کے سبب اس پر دم لازم نہیں آئے گا کیونکہ دم تو حج تمتع اور حج قرآن کی صورت میں لازم آتا ہے۔ رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حج اور چار عمرے کیے ہیں۔ حج کے بارے تو کوئی کلام نہیں ہے البتہ عمروں کی تعداد میں مختلف روایات ہیں کسی روایت میں تین عمروں کا بیان ہے اور کسی میں چار کا۔ صحیح یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین عمرے کیے ہیں۔ ان کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ پہلا عمرہ سات ہجری کو ذوالفقہ کے مہینے میں کیا۔ دوسرا عمرہ آٹھ ہجری کو فتح مکہ کے موقع پر ادا کیا اس عمرہ کے افعال ذی الحج کے مہینے میں ادا پائے اور تیسرا عمرہ دس ہجری کو حجۃ الوداع کے ساتھ ادا فرمایا اور جن لوگوں نے چار عمروں کا قول کہا ہے وہ چھ ہجری حدیبیہ کے موقع پر صلح کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس مکہ مکرمہ میں تشریف لے گئے تھے اس کو بھی عمرہ قرار دیا ہے۔

❖ ❖ ❖

ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے
کہ ٹڈی مچھلی کی چھینک کا نتیجہ ہے جو مچھلی ایک سال
میں دوبار لیتی ہے۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ ایک شخص نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے
سوال کیا کہ میں نے اپنے کولے سے چند ٹڈیاں ہلاک
کر دی ہیں؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا
تم کچھ مقدار کھانا کھا دو

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ
کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت زبیر بن عوام
بجالت احرام بہر نیوں کے بھٹنے ہوئے گوشت کا توشہ
تیار کیا کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ اگر غیر محرم کوئی
جانور شکار کر کے اسے ذبح کر دیتا ہے تو بجالت احرام
اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں خواہ وہ شکار اس کے
لیے کیا گیا یا نہ۔ چونکہ غیر محرم رجوع بجالت احرام میں
نہیں ہے، نے شکار کیا اور اسے ذبح کیا لہذا وہ
شکار محرم کے لیے شکار نہ رہا بلکہ صرف اس کے حق
میں گوشت ہے تو بجالت احرام گوشت کھانے میں
کوئی حرج نہیں۔ بجالت احرام ٹڈی کا شکار کرنا صحیح
نہیں ہے اور اگر کسی نے کر لیا تو وہ کفارہ دے
کھجور ٹڈی سے بہتر ہے اسی طرح حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۲۲۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ
أَسْلَمَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ جَرَادًا بِسَوْطِي فَقَالَ
أَطْعِمْ قَبِيضَةً مِنْ طَعَامٍ۔

۲۲۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ هِشَامَ بْنَ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الزُّبَيْرِ بْنَ الْعَوَّامِ كَانَ
يَتَرَوَّدُ صَفِيْفَ الطَّبَا فِي الْإِحْرَامِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَكَلَهُ نَاخِدًا إِذَا مَا
الْحَلَالُ الصَّيْدَ قَدْ بَحَا فَلَا بَأْسَ بِأَنْ
تَأْكُلَ الْمُحْرِمُ مِنْ لَحْمِهِ إِنْ كَانَ صَيْدًا
مِنْ أَجْلِهِ أَوْ لَمْ يَصُدْ مِنْ أَجْلِهِ لِأَنَّ الْحَلَالَ
صَادَةٌ وَذَبْحَةٌ وَذَلِكَ لَهُ حَلَالٌ فَخَدَجَ
مِنْ حَالِ الصَّيْدِ وَصَارَ لَحْمًا فَلَا بَأْسَ بِأَنْ
تَأْكُلَ الْمُحْرِمُ مِنْهُ وَأَمَّا الْجَرَادُ فَلَا يَتَّبَعِي
لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَصِيدَهُ فَإِنْ فَعَلَ وَتَمَدَّدَهُ
تَحْتَهُ مِنْ جَرَادَةٍ كَذَلِكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ وَهَذَا أَكَلَهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ
الْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: تم رمضان
المبارک کے مہینے میں عمرہ کرو۔ کیونکہ اس مہینے میں
عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے۔

۲۷۔ بَابُ الْمُتَمَتِّعِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ الْهُدْيِ

متمتع پر وجوب ہدی کا بیان

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان
ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ
فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے حج کے مہینوں یعنی
شوال یا ذوالقعدہ یا ذوالحجہ کے مہینوں میں عمرہ
کیا گویا کہ وہ متمتع ہو گیا اس پر ہدی واجب ہوگی
اور ہدی میر نہ آنے کی صورت میں روزے رکھنا
ہوں گے۔

۲۴۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ
قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ مِمَّنْ أَعْتَمَرَ فِي أَشْهُرِ
الْحَجِّ فِي سُؤَالٍ وَفِي ذِي الْقَعْدَةِ أَوْ ذِي الْحِجَّةِ
فَقَدْ اسْتَمْتَعَ وَوَجِبَ عَلَيْهِ الْهُدْيُ كَوَالصِّيَامِ
إِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے

۲۵۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ

ف ماہ رمضان المبارک رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ ہے اس میں ایک نفل کا ثواب فرض کے برابر اور ایک
فرض کا ستر فرض کے مساوی ملتا ہے اسی طرح اس مہینے میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر عطا فرمایا جاتا ہے
یا در ہے کہ رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں عمرہ کرنے سے حج کا ثواب تو مل جاتا ہے لیکن فرض ادا نہیں
ہوتا البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شریعت مطہرہ میں خود مختار ہیں آپ جو چاہیں ترمیم فرما سکتے ہیں۔ آپ نے
اپنے اختیار کے باعث ہی عورت کے عمرہ کو حج کے قائم مقام قرار دے دیا۔

ف جو شخص حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ ادا کرتا ہے پھر حج ادا کرتا ہے اسے ”متمتع“ کہا جاتا ہے متمتع
پر دم یعنی قربانی لازم ہو جاتی ہے اور اگر قربانی نہ کی تو بھی حج کے دنوں میں تین روزے رکھنا ضروری ہے اور سات
روزے اپنے گھر پہنچ کر رکھنا لازم ہے ایسے ہی حج قرآن کرنے والے پر قربانی واجب ہوتی ہے۔

حضرت صدقہ بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: حج سے قبل میں عمرہ کرنے اور اپنی ہدی لے کر جانے سے مجھے یہ زیادہ پسندیدہ ہے کہ حج کے بعد ذوالحجہ کے مہینے میں عمرہ کروں۔

۲۲۶- أَخْبَرَنَا مَالِكُ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ الْمَكِّيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَأَنْ أَعْمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ وَأَهْدَى أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْمَرَ فِي ذِي الْحِجَّةِ بَعْدَ الْحَجِّ -

قَالَ مُحَمَّدٌ كُلُّ هَذَا حَسَنٌ وَاسِعْرَانٌ شَاءَ فَعَلَ وَإِنْ شَاءَ قَرَنَ وَأَهْدَى هُوَ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ سب کا سب صحیح ہے اگر چاہے توجح تمتع کرے اور اگر چاہے توجح قرآن کرے اور ہدی لے جائے یہ سب سے بہتر ہے۔

۲۲۷- أَخْبَرَنَا مَالِكُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا يَعْمَرُ إِلَّا تَلَّتْ عُمَيْرٌ أَحْمَدُ هُنَّ فِي شَوَّالٍ وَاثْنَيْنِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ -

حضرت ہشام بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تین عمرے کیے ایک عمرہ شوال کے مہینے میں اور دو ذوالقعدہ کے مہینے میں

۲۶- بَابُ فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی فضیلت کا بیان

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے آقا و کردہ غلام حضرت سمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنے آقا (ابوبکر بن عبدالرحمن) سے کہا کہ تم نے اپنے آقا (ابوبکر بن عبدالرحمن) سے کہا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا میں تمہاری تیاری کی اور اس کی ادائیگی کا قصد بھی کر لیا مجھے پھر کوئی عارضہ لاحق ہو گیا تو میں حج نہ کر سکا

۲۲۸- أَخْبَرَنَا مَالِكُ أَخْبَرَنَا سَمِيُّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَمِعَةَ مَوْلَاةَ أَبِي بَكْرٍ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ جَاءَتْ إِمْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ تَجَهَّزْتُ لِلْحَجِّ وَارْتَدَّتْ فَأَعْتَرَضَ لِي فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْمِرِي فِي رَمَضَانَ فَإِنَّ عُمْرَةَ فِيهِ كَحَجَّتِي -

عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَحْرَبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا آتَاخُذُ الرَّمْلَ ثَلَاثَةً أَشْوَاطًا مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ قُفَّهَائِنَا -

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرِ اسود سے لے کر حجرِ اسود تک رمل کیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ حجرِ اسود سے حجرِ اسود تک تین چکروں میں رمل ہے یہی امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۲۹- بَابُ الْمَكِيِّ وَغَيْرِهِ يَجْرُ أَوْ يَعْتَمِرُ هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ الرَّمْلُ

کیا مکی اور غیر مکی حج یا عمرہ کرنے والے پر رمل واجب ہے

۲۵۴- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَحْرَمَ بَعْضَرَةَ مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَ خَرَّ مَا آيَتُهُ يَسْعَى حَوْلَ الْبَيْتِ

حضرت ہشام بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے

ف چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر ٹل ٹل کر چلنے کو "رمل" کہا جاتا ہے۔ طوافِ قدم کے پہلے تین چکروں میں رمل سنت ہے طوافِ زیارت اور طوافِ وداع میں مسنون نہیں ہے رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم جب دس ہجری کو حج ادا فرمانے کے لیے تشریف لائے تھے تو آپ نے طوافِ قدم میں خود بھی رمل کیا اور اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی اس کا حکم دیا۔ رمل کرنے کی حکمت و توجیہ یہ ہے کہ اہل مکہ نے مسلمانوں پر بطور طعن یہ اعتراض کیا تھا کہ مسلمان مدینہ (یثرب) میں جانے کے بعد وہاں کی بیماریوں کا شکار ہو گئے ہیں۔ ان میں ضعف و کمزوری آگئی ہے وہ ہمارا مقابلہ کرنے کی قوت و طاقت نہیں رکھتے۔ ان لوگوں کے اس دہم کو دور کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی بیت اللہ کے طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی اس کا حکم دیا بلاشبہ یثرب کی زمین بیماریوں کا مرکز تھی لیکن جب رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قدم مبارک رکھا وہ سب کی سب ختم ہو گئیں وہ زمین یثرب (بیماریوں کا مرکز) سے تبدیل ہو کر مدینہ منورہ (اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا مرکز) بن گئی۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ
بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ مِثْنُ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا
مَا بَيْنَ أَنْ يُهَلَّ بِالْحَجِّ إِلَى يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِنْ
لَمْ يَصُمْ صَامَ أَيَّامٍ مِثْنٍ -

۲۵۱ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ
ذَلِكَ -

۲۵۲ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ مَنْ
أَعْمَرَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ فِي شَوَّالٍ وَفِي ذِي الْقَعْدَةِ
أَوْ فِي ذِي الْحِجَّةِ ثُمَّ أَقَامَ حَتَّى يَحْجَّ فَهُوَ
مُتَمَتِّعٌ قَدْ وَجِبَ عَلَيْهِ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ
الْهَدْيِ أَوْ الصِّيَامِ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا وَ مَنْ
رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ ثُمَّ حَجَّ فَلَيْسَ مُتَمَتِّعًا -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِذَا كَلَّمَهُ نَاخِدٌ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

۲۸ - بَابُ الرَّمْلِ بِالْبَيْتِ

بیت اللہ میں رمل کرنے کا بیان

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان

۲۵۳ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ

ساتھ تھا۔ راویہ حدیث کا بیان ہے کہ حضرت عمرہ رضی اللہ عنہما نے کہ انھوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور پھر صفا اور مروہ کے درمیان اس نے سعی کیا۔ بعد میں وہ صفہ کے چبوترے میں داخل ہوئی اور کہا کیا تمھارے پاس قینچی موجود ہے؟ میں نے جواب دیا کہ نہیں۔ عمرہ نے کہا تم کہیں سے تلاش کرلاؤ۔ حتیٰ کہ عمرہ نے اپنے سر کے بال کاٹ ڈالے جب قربانی کا دن آیا تو ایک بکری ذبح کر دی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں بحالت احرام مناسک یہ ہے کہ طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بعد اپنے سر کے بال کٹوائے۔ یوم النحر میں قربانی ذبح کی جائے جو قربانی میسر ہو۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ كَامَطَبِ بَكْرِي هِيَ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ مِنْ اَوْنِطِ يَاكَاثِي هِيَ۔

وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ دَخَلْتُ مَنَافَةَ السَّجْدِ فَقَالَتْ اِمْعَلِكِ مَقْصَانَ فَقُلْتُ لَا قَالَتْ فَالْمَسِيءِ لِي قَالَتْ فَالْمَسِيءُ حَتَّى يَجْتُمِ بِهِنَّ فَاخَذْتُ مِنْ قُرُونِ رَاسِهَا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ ذَبَحْتُ شَاةً۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا اَنَاخَذُ لِلْمُعْتَمِرِ وَالْمُعْتَمِرَةَ يَبْغِي أَنْ يَقْصِرَ مِنْ شَعْرٍ اِذَا طَافَ وَسَعَى فَاِذَا كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ ذَبَحَ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

۲۵۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ شَاةً۔

۲۵۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ بَعِيرٌ أَوْ بَقْرَةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ عَلِيٌّ اَنَاخَذُ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ

ف امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مرد کے لیے حلق (سر منڈوانا) تقصیر (بال کٹوانا) سے افضل ہے اس کی مقدار چوتھائی سر ہے۔ عورتوں کے لیے حلق نہیں بلکہ قصر ہے یعنی ایک لٹ کا اندازہ بال کاٹ دے۔ نیز امام صاحب کے نزدیک حلق یا قصر کا عمل واجب ہے۔

حَتَّى طَافَ الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ .

مقام تعظیم سے احرام باندھا۔ راوی حدیث کا بیان ہے کہ پھر میں نے انھیں (عروہ بن زبیر) بیت اللہ کے اطراف میں دوڑتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ انھوں نے اس طرح (دوڑ کر) تین چکر مکمل کیے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَهَذَا أَنَا خُذَ الرَّمْلُ
وَاجِبٌ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْعُمْرَةِ
وَالْحَجِّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ
مِنْ فَهْمَانَا .

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ مکئی یا غیر مکئی سب پر حج یا عمرہ ڈاکرتے وقت "ورمل" واجب ہے یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے امام فقہاء کا قول ہے۔

۳۔ بَابُ الْمَعْتَبِرِ وَالْمُعْتَمِرَةِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِمَا مِنَ التَّقْصِيرِ وَالْهَدْ

عمرہ کی حالت میں قصر اور قربانی کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہما کی آزاد کہ لونڈی رقیبہ نے بیان کیا کہ اس نے حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ کی طرف سفر کیا اور آٹھ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور میں بھی

۳۵۵- أَخْبَرَكَ مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي بَكْرٍ أَنَّ مَوْلَاةَ لِعُمْرَةَ ابْنَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
يَقَالُ لَهَا رَقِيْبَةٌ أَخْبَرْتُهُ أَنَّهَا كَانَتْ خَرَجَتْ مَعَ عُمْرَةَ ابْنَةَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى مَكَّةَ قَالَتْ قَدْ خَلَّتْ عُمْرَةَ مَكَّةَ يَوْمَ
الْتَّرْوِيَةِ وَأَنَا مَعَهَا قَالَتْ فَطَافْتُ بِالْبَيْتِ

ف حاجی مکئی یا غیر مکئی عامر (عمرہ کرنے والا) ہو یا حج کا قصد کرنے والا جب بھی بیت اللہ شریف کا طواف کرے گا پہلے تین چکروں میں رمل کرنا سنون ہوگا اور باقی چار چکروں میں معمول کے مطابق رفتار رکھی گی۔ یعنی رمل نہیں ہے اس سلسلے میں مسلم شریف کی حدیث ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عمرہ یا حج کے قصد سے مکہ مکرمہ تشریف لاتے اور کعبتہ طواف شروع فرماتے تو پہلے تین چکروں میں رمل کرتے تھے۔

يَا خَيْرًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَدْرَسَ عَامَ فَقَهَاءِ كَا قَوْلُ هُوَ

۳۲۔ بَابُ فَضْلِ الْحَلْقِ وَمَا يُجْزَى مِنَ التَّقْصِيرِ

سرمنڈوانے کی فضیلت اور بال تراشوانے کے جواز کا بیان

۴۵۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ ظَفَرَ فَلْيَحْلِقْ وَ
تَشَبَّهُوا بِالتَّيْبِيدِ -
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص بال
گوندھے وہ اپنا سرمنڈوانے اور بالوں کو تلبید کی
مثل نہ بنائے ف

۴۶۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ
ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمِ
الْمُقَصِّرِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمِ
الْمُقَصِّرِينَ -
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا کی اے اللہ
تو سرمنڈوانے والوں پر رحم فرما۔ لوگوں نے عرض کیا:
یا رسول اللہ! سر کے بال کٹوانے والوں پر بھی۔ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دعا کی اے اللہ! سرمنڈوانے
والوں پر رحم فرما۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ!
سر کے بال کٹوانے والوں پر بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے پھر دعا کی اے اللہ! سرمنڈوانے والوں پر تو رحم فرما
لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم اور سر کے
بال کٹوانے والوں پر بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا

ف حلق (سرمنڈوانا) تقصیر (بال کٹوانا) سے افضل ہے جو شخص اپنے سر کے بال گوندتا ہو اس کے لیے
بہر حال منڈوانا ہی بہتر ہے اور اگر قصر کیا تب بھی جائز ہے عورت کے لیے قصر ہے حلق نہیں ہے یعنی اپنی ایک
لٹ کی مقدار بال کاٹ ڈالے۔ مرد اگر حلق کی بجائے قصر (بال کاٹنا) کرتا ہے تو بھی جائز ہے امام اعظم ابوحنیفہ
رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک چوتھائی سر کا حلق یا قصر کروائے گا۔

الْهَدْيِ شَاهَةً وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ
مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے حضرت
علی رضی اللہ عنہ کے قول سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں ،
مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ سے مراد بکبریٰ ہے
یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام
فقہاء کا قول ہے۔

اس باب دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ احْرَامٍ

احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہونے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عمرہ کیا پھر مدینہ طیبہ
کی طرف روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب مقام قریہ میں پہنچے
تو انھیں مدینہ طیبہ سے کوئی خبر ملی تو پھر واپس ہوئے
اور مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہوئے۔

۳۵۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
أَعْمَرَ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِقَدِيدٍ جَاءَهُ
خَبْرٌ مِنَ الْمَدِينَةِ فَرَجَعَهُ فَدَخَلَ مَكَّةَ
بِغَيْرِ احْرَامٍ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جو شخص موانعیت کے
ہو یا مکہ کے قریب ہو تو وہ بغیر احرام باندھے مکہ میں
ہو تو کوئی حرج نہیں ہے جو شخص موانعیت کے باوجود
یعنی وہ موانعیت جو اس کے اور مکہ کے درمیان ہے
تو بغیر احرام باندھے مکہ میں داخل نہ ہوں اور یہی امام

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ مَنْ كَانَ فِي
الْمَوَاقِيتِ أَوْ دُوْنَهَا إِلَى مَكَّةَ لَيْسَ بَيْنَهُ وَ
بَيْنَ مَكَّةَ وَقْتُكَ مِنَ الْمَوَاقِيتِ الَّتِي وَوَقَّتَتْ
فَلَا بَأْسَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ احْرَامٍ بِغَيْرِ
احْرَامٍ وَأَمَّا مَنْ كَانَ خَلْفَ الْمَوَاقِيتِ
الَّتِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَكَّةَ فَلَا يَدْخُلَنَّ مَكَّةَ إِلَّا

ف جو شخص موانعیت سے مکہ مکرمہ کی طرف مقیم ہو وہ بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہو سکتا ہے لیکن جو موانعیت
باہر کی طرف ہو وہ بغیر احرام کے مکہ میں داخل نہیں ہو سکتا اندرونی حصہ میں رہنے والا بار بار دخول مکہ کا محتاج ہے
لہذا اس عذر کی بناء پر اس کے لیے بلا احرام دخول جائز ہوگا۔

وَتَشْهَدُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا مَعَ النَّاسِ غَيْرَ أَنَّهَا
لَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
وَلَا تَقْرُبُ الْمَسْجِدَ وَلَا حِجْلًا حَتَّى تَطُوفَ
بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ -

۲۶۳ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ
مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ
غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهَرِي -

۲۶۴ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ
مَرْوَةَ بِنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيمًا
بِحَجَّةِ الْوُدِّ إِعْرَاقًا هَلَلْنَا بِعَمْرَةَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هِدْيَةٌ فَلْيُهَلِّ
بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا
جَمِيعًا قَالَتْ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ
أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ
ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

وہ لوگوں کے ساتھ حج کے تمام افعال میں شریک ہو
سکتی ہے سوائے طواف بیت اللہ اور سعی صفا و مروہ
کے اور وہ مسجد میں داخل نہیں ہو سکتی جب تک وہ
بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں
کر سکتی احرام نہیں کھولے گی ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کا بیان ہے کہ میں بحالت حیض مکہ مکرمہ میں آئی طواف
بیت اللہ اور صفا و مروہ کی سعی نہ کر سکی تو اس سلسلے
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت
کی ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وہ
تمام افعال کرتی رہو جو حجاج کرتے ہیں لیکن جب تک
پاکیزگی حاصل نہ ہو جائے طواف بیت اللہ نہ کرو۔

حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا کا بیان ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ہم نے عمرہ کا احرام
باندھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس
کے ساتھ ہدی (قربانی) ہو وہ حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا
احرام باندھے جب تک دونوں کو مکمل نہ کرے احرام
نہ کھولے۔ حضرت ام المومنین فرماتی ہیں کہ میں بحالت
حیض مکہ میں داخل ہوئی میں طواف بیت اللہ اور صفا و مروہ
کی سعی نہ کر سکی اس بارے میں بارگاہ رسالت میں

رہیقہ حاشیہ صفحہ نمبر ۲۲۲ سے آگے صفا و مروہ کے درمیان سعی سے اس لیے باز رہے گی کہ یہ طواف بیت اللہ
کے بعد کیا جاتا ہے چونکہ طواف نہیں کیا لہذا سعی کرنا بھی جائز نہ ہو جب اسے مکمل طور پر طہارت و پاکیزگی
حاصل ہو جائے گی تب یہ افعال وارکان ادا کرے ۔

اور سر کے بال کٹوانے والوں پر۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص نے اپنے بال گوندھے وہ اپنے سر کے بال منڈوائے۔ بال منڈوانا کٹوانے سے بہتر ہے جیکہ کٹوانا بھی جائز ہے یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا آخِذٌ مِّنْ ضَعْفٍ
فَلِيَحْلِقَ وَالْحَلْقُ أَحْضَلُ مِنَ التَّقْصِيرِ وَ
التَّقْصِيرُ يُجْزِي وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ
الْعَامَّةِ مِنْ فَهَائِنَا۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ میں سر کے بال منڈوائے تو اپنی ڈاڑھی اور مونچھوں سے لیتے حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ واجب نہیں ہے جس کا دل چاہے ایسے کرے اور جو چاہے نہ کرے۔

۴۶۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ إِذَا حَلَقَ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَخَذَ مِنْ
لِحْيَتِهِ وَمِنْ شَارِبِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ لَيْسَ هَذَا
بِوَجِبٍ مِّنْ شَأْنٍ فَعَلَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ
يُفْعَلْ۔

۳۳۔ بَابُ الْمَرَاةِ تَقْدِيمُ مَكَّةَ بِحَجٍّ أَوْ بَعْدَهُ فَتَحِيضُ قَبْلَ قُدُومِهَا أَوْ بَعْدَهَا

مکہ میں حج یا عمرہ کے دوران طوافِ قدوم سے پہلے یا بعد عورت کو حیض آجانے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: حائضہ عورت جب حج یا عمرہ کے ارادے احرام باندھے جب وہ چاہے تلبیہ کہہ سکتی ہے لیکن جب تک وہ پاک نہ ہو جائے بیت اللہ کا طواف کر سکتی ہے اور نہ صفا و مروہ کی سعی کر سکتی ہے۔

۴۶۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
يَقُولُ الْمَرَاةُ الْحَائِضُ الَّتِي تُهَلُّ بِحَجٍّ أَوْ
عُمْرَةٍ تُهَلُّ بِحَجَّتِهَا أَوْ بَعْدَ تَهْلِهَا إِذَا رَأَتْ
وَلَكِنْ لَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ حَتَّى تَطْهَرَ وَتَشْهَدُ الْمَسَائِكَ

ف جس عورت کو حالتِ احرام میں حیض یا نفاس آگیا وہ حج کے تمام افعال و ارکان ادا کرتی رہے گی البتہ طوافِ نوافل طوافِ ارصفا و مروہ کے درمیان سعی سے اجتناب کریگی کیونکہ طواف اور نماز کے لیے طہارت کا ہونا لازمی و فرض ہے (جاری ہے)

ذبح کی یہ سب کاسب امام اعظم البصیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کا قول ہے سوائے اس بات کے کہ جو شخص حج اور
عمرہ کو جمع کرے وہ دو طواف اور دو عمرے ادا کرے۔

۳۴۔ بَابُ الْمَرْأَةِ تَحِيضُ فِي جِجْهَا قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ

حج عورت کو حج کے موقع پر طواف زیارت سے قبل حیض آجائے، کا بیان

حضرت عمرہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ام المؤمنین
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب حج کرتی تو ان
کے ساتھ اور عورتیں بھی شامل ہوتیں اگر ان عورتوں کو حیض
آنے کا امکان ہوتا تو آپ رضی اللہ عنہما ان کو قربانی کے
دن طواف افاضہ کے لیے بھیج دیتیں وہ طواف افاضہ
کر لیتیں اگر اس کے بعد انھیں حیض کی شکایت ہو جاتی
تو وہ طہارت (پاکیزگی) کا انتظار نہ کرتیں بلکہ بحالت
حیض روانہ ہو جاتیں۔ ف

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کا
بیان ہے کہ میں نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم
میں عرض کیا کہ صفیہ بنت حی کو حیض کی شکایت ہو گئی ہے

۴۶۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي أَبُو الرَّجَالِ أَنَّ
عُمَرَةَ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ إِذَا حَجَّتْ
وَمَعَهَا نِسَاءٌ تَخَافُ أَنْ تَحِيضَنَّ قَدْ مَتَّهِنَّ
يَوْمَ التَّحْرِيفِ فَأَقْضَيْنَ فَإِنْ حِيضَنَّ بَعْدَ ذَلِكَ
لَمْ تَنْتَظِرْ تَنْفِرِيهِنَّ وَهِيَ حِيضٌ إِذَا كُنَّ
قَدْ أَقْضَيْنَ۔

۴۶۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
أَنَّ أَبَاةَ أَخْبَرَكَ عَنْ عُمَرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَت

ف حج عورت نے طواف زیارت کر لیا پھر اسے حیض آگیا یا بچہ پیدا ہوا اس کا حج مکمل ہو گیا لہذا پاکی کا انتظار
کیے بغیر وہ گھر روانہ ہو جائے گویا اسے طواف الوداع کرنے کی ضرورت نہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
بھی خواتین کو اسی بات کی تعلیم دی اگر طواف زیارت سے قبل کوئی عورت حائضہ ہوئی یا بچہ پیدا ہو گیا تو اسے حصول طہارت
مٹھرنا چاہیے طہارت کے حصول کے بعد طواف کر کے مٹھر گھر کو روانہ ہو۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما بھی
خواتین کو اسی سلسلہ کے سلسلہ میں خصوصی ہدایات جاری فرمایا کرتی تھی۔

أَنْقَضِي رَأْسِكَ وَأَمْتَشِطِي وَأَهْلِي بِالْحَجِّ
وَدَعِي الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ
الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَبِيٍّ بَكْرًا إِلَى التَّنْعِيمِ
فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَذِهِ مَكَانٌ عُمَرَتِكَ وَطَائِفَتَيْنِ
حَلُّوْا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ
طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنِّي
وَأَمَّا الَّذِينَ كَانُوا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ
فِي تَمَّ طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا -

شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم
اپنا سر کھول، کنگھی کرو اور صرف حج کا احرام باندھ لو اور
عمرہ ترک کر دو، آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے
ایسا ہی کیا جب میں نے حج مکمل کر لیا تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ
عنه کے ساتھ تنعیم مقام میں بھیجا۔ میں نے عمرہ کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے
عمرے کا عوض ہے۔ جن لوگوں نے طواف بیت اللہ
اور سعی صفا و مروہ کر لیا تو انہوں نے احرام کھول دیا
منیٰ سے واپس آ کر انہوں نے دوبارہ طواف کیا اور جن
لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کے لیے احرام باندھا تھا
انہوں نے ایک بار طواف کیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ الْعَائِضُ
تَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلِّهَا غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفَ وَ
لَا تَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتَّى تَطْهَرَ
فَإِنْ كَانَتْ أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ فَخَافَتْ فَوَتْ الْحَجَّ
فَلَحْرِمٍ بِالْحَجِّ وَتَقِفُ بَعْرَةً وَتَرَفِضُ الْعُمْرَةَ
فَإِذَا فَرَعْتَ مِنْ حَجِّهَا قَضَيْتِ الْعُمْرَةَ كَمَا قَضَيْتَهَا
عَائِشَةُ وَذَبَحَتْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ بَلَّغْنَا
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَبَحَ عَنْهَا
بَعْرَةً وَهَذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ
اللَّهُ إِلَّا مَنْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّهُ
يَطُوفُ طَوَافَيْنِ وَيَسْعَى سَعْيَيْنِ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ عائشہ عورت
حج کے تمام ارکان ادا کرے گی سوائے طواف اور
صفا و مروہ کے درمیان سعی کے۔ کیونکہ انہیں حصول
طہارت پہ ادا کرے گی۔ اور اگر اس عورت نے
صرف عمرہ کے لیے احرام باندھا ہو اور حج کے فوت ہو
جانے کا اندیشہ ہو تو وہ حج کا احرام باندھے، وہ
میدان عرفات میں قیام کرے اور عمرہ کا احرام ختم کرے
جب وہ اپنے عمرہ سے فراغت حاصل کرے تو اپنا عمرہ
پورا کرے جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
کیا اور جوہدی (قربانی) میر آئے ذبح کر دے ہمیں
یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے گائے

حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے بیداء کے مقام پر محمد بن ابی بکر کو جن دیا اس سلسلہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے کہو کہ وہ غسل کر کے احرام باندھ لے۔ ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم حیض اور نفاس والی تمام عورتوں کے بارے میں دلیل اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ
وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ بِالْبَيْدَاءِ قَدْ كَرَّ
ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَرَّهَا فَلَتَغْتَسِلُ ثُمَّ لِيُتِمَّلَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا آخِذٌ فِي النَّفْسَاءِ
وَالْحَائِضِ جَمِيعًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

۳۶۔ بَابُ الْمَسْحَاةِ فِي الْحَبِ

حج کے دوران عورت کو بیماری کا خون جاری ہونے کا بیان

حضرت ابو زبیر مکی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو اعزین عبداللہ رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ان کے پاس ایک عورت مسئلہ پوچھنے کے لیے حاضر ہوئی عورت نے کہا بے شک میں نے طواف بیت اللہ کا قصد کیا جب مسجد کے دروازہ کے قریب پہنچی تو میرا خون

۴۶۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ
أَنَّ أَبَا مَاعِزٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَعْيَانَ أَخْبَرَهُ
أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَجَاءَتْهُ
امْرَأَةٌ تَسْتَفْتِيهِ فَقَالَتْ إِنِّي أَقْبَلْتُ أُمْرِي
أَنَّ طَوْفَ بَيْتِ اللَّهِ حَتَّى إِذَا كُنْتُ عِنْدَ بَابِ
الْمَسْجِدِ أَهْرَقْتُ فَرَجَعْتُ حَتَّى ذَهَبَ ذَلِكَ

ف میقات میں حج یا عمرہ کا احرام باندھنے سے قبل اگر کوئی عورت حائضہ ہو جائے یا بچہ جنم دے تو وہ غسل کر کے احرام باندھ لے کہ مکہ میں داخل ہو کر طواف بیت اللہ، نفل طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کے علاوہ باقی تمام افعال ارکان حج ادا کرتی رہے گی جب طہارت حاصل ہو جائیگی یہ امور ثلاثہ ادا کرے گی۔

صَفِيَّةَ بِنْتَ حَيْبٍ قَدْ حَاضَتْ لَعَلَّهَا تَحِيَّسَنَا
قَالَ لَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكَ بِالْبَيْتِ قُلْتِ
بَلَى إِذَا نَهَى لَمْ تَطُفْ طَوَافَ التَّوَادِعِ قَالَ
فَاخْرَجَنَ -

ثابہ وہ ہمیں (اس سبب) روک لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس نے تمہارے ساتھ مل کر
طوافِ بیت اللہ نہیں کیا؟ عورتوں نے عرض کیا ہاں
لیکن اس نے طوافِ وداع نہیں کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: وہ روانہ ہو جائیں۔

۴۶۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ عَنْ
أُمِّ سَلِيمٍ ابْنَةِ مِلْحَانَ قَالَتْ اسْتَفَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَنْ حَاضَتْ وَوَلَدَتْ بَعْدَهَا مَا أَفَاضَتْ
يَوْمَ التَّحْرِيفِ فَإِنَّ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَخَرَجَتْ -

حضرت ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا کا بیان
ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ایسی عورت کے بارے سوال کیا جسے طوافِ افاضہ
کے بعد قربانی کے دن حیض آگیا یا بچہ جن دیا تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے روانہ ہو جانے کی اجازت
دے دی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِدَا نَأْخُذُ بِمَا مَرَّةً حَاضَتْ
قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ يَوْمَ التَّحْرِيفِ طَوَافَ الزِّيَارَةِ أَوْ
وَلَدَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَلَا تَنْفِرَنَّ حَتَّى تَطُوفَ
طَوَافَ الزِّيَارَةِ وَإِنْ كَانَتْ طَافَتْ طَوَافَ
الزِّيَارَةِ ثُمَّ حَاضَتْ أَوْ وُلِدَتْ فَلَا بَأْسَ
بِأَنْ تَنْفِرَ قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ طَوَافَ الصَّدْرِ
وَهُوَ كَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ
مِنْ قَهَّائِنَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت
سے دلیل افذ کرتے ہیں کہ جس عورت کو قربانی کے دن طوافِ
زیارت سے قبل حیض کی شکایت ہو گئی یا اس نے بچہ جن
دیا تو وہ جب تک طوافِ زیارت نہیں کرے گی ہرگز روانگی
اختیار نہیں کر سکتی اور جس عورت کو طوافِ زیارت کے
بعد حیض کی شکایت ہوئی یا اس نے بچہ جن دیا جبکہ اس نے
طوافِ صدر نہیں کیا تو وہ روانگی اختیار کر سکتی ہے یہی
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور سہارے عام فقہاء
قول ہے۔

۳۵- بَابُ الْمَرَّةِ تَرِيدُ الْحَجَّ وَالْعِدْرَةَ قَبْلًا أَوْ تَحِيَّسُ قَبْلَ أَنْ تَحْرُمَ

حج یا عمرہ کا قصد کرنے کے بعد وراحم باندھنے کے بعد عورت نے بچہ جن دیا یا اسے حیض کی شکایت ہو جائے

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ اپنے والد

۴۶۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

بَيْنَ الثَّنِيَتَيْنِ حَتَّى يُصْبِحَ ثُمَّ يَصَلِّي الصُّبْحَ
ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَةِ الَّتِي بِأَعْلَى مَكَّةَ وَلَا
يَدْخُلُ مَكَّةَ إِذَا خَرَجَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا حَتَّى
يُعْتَسِلَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ إِذَا دَنَا مِنْ مَكَّةَ
بِدِي طُوى وَيَأْمُرُ مَنْ مَعَهُ فَيُعْتَسِلُوا قَبْلَ
أَنْ يَدْخُلُوا۔

تو دو گھاٹیوں کے درمیان وادی ذی طوی میں رات
گزارتے جب صبح ہوتی تو فجر کی نماز ادا کرتے پھر مکہ معظمہ
میں بالائی حصہ کی طرف سے داخل ہوتے جب آپ حج
یا عمرہ کی غرض سے نکلتے تو مکہ مکرمہ کے قریب وادی ذی
طوی میں جب تک غسل نہ کر لیتے مکہ میں داخل نہ ہوتے
اور آپ اپنے ساتھیوں کو بھی دخول مکہ سے قبل غسل
کرنے کی ہدایت فرماتے۔ ف

۴۷۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
الْقَاسِمِ أَنَّ أَبَاهُ الْقَاسِمَ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ كَيْلًا
وَهُوَ مُعْتَمِرٌ فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَاءِ وَالْمَرْوَةِ
وَيُخْرِجُ الْحَلْقَ حَتَّى تُصْبِحَ وَلَيْكَةَ لَا يَعُودُ إِلَى
الْبَيْتِ فَيَطُوفُ بِهِ حَتَّى يَخْلُقَ وَرُبَّمَا دَخَلَ
الْمَسْجِدَ فَأَوْتَرَ فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَقْرِبِ
الْبَيْتَ۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ ان کے والد حضرت قاسم رضی اللہ عنہ، عمرہ کے قصد
سے آتے تو رات کے وقت مکہ معظمہ میں داخل ہوتے
طواف بیت اللہ کرتے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی
کرتے لیکن حلق (سر منڈوانا) صبح تک ملتوی کرتے دو بار
طواف بیت اللہ سے قبل سر منڈوا لیتے۔ بعض اوقات
آپ مسجد میں (رات کے وقت) داخل ہوتے تو اس
میں نماز وتر ادا کرتے پھر واپس آجاتے بیت اللہ
کے قریب (طواف کی غرض سے) نہ جاتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ
إِنْ شَاءَ لَيْلًا وَإِنْ شَاءَ نَهَارًا وَيَطُوفُ وَيَسْعَى
وَلَيْكَةَ، لَا يُعْجِبُنَا لَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الطَّوَافِ حَتَّى
يَخْلُقَ أَوْ يَقْصِرَ كَمَا فَعَلَ الْقَاسِمُ وَأَمَّا الْغُسْلُ
حِينَ يَدْخُلُ فَهُوَ حَسَنٌ وَكَيْسٌ بِوَاجِبٍ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر کوئی
چاہے تو دخول مکہ رات کو کرے اور چاہے تو دن کو
کرے اس میں کوئی حرج نہیں، وہ طواف کر سکتا ہے
اور سعی بھی کر سکتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اچھا نہیں
کہ حلق یا قصر کرنے سے قبل دوبارہ طواف کرے جس طرح

ف جمعۃ المبارک کی نماز کے لیے، عیدین کی نماز کے لیے، پندرہ شعبان کو اور احرام باندھنے سے قبل
وغیرہ مواقع پر غسل کرنا سنت ہے مسنون غسلوں میں سے ایک دخول مکہ سے قبل ہے دخول مکہ کے وقت غسل کرنا
سنت ہے واجب نہیں۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا موقف ہے۔

جاری ہو گیا، میں واپس آئی تو وہ خون مجھ سے ختم ہو گیا
پھر جب میں آئی اور مسجد کے دروازے کے قریب پہنچی
تو مجھ سے بھی خون جاری ہو گیا میں واپس ہوئی تو خون مجھ
سے ختم ہو گیا تو پھر میں دروازے کے پاس آئی؛ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شیطانی بیماری
ہے تم غسل کرو، مقام مخصوصہ پر کپڑا باندھ لو اور
طواف کرو۔ ف

عَنْيَ ثُمَّ أَقْبَلْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ عِنْدَ بَابِ
الْمَسْجِدِ أَهْرَقْتُ فَرَجَعْتُ حَتَّى ذَهَبَ ذَلِكَ
عَنْيَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ أَيْضًا فَقَالَ
لَهَا ابْنُ عُمَرَ إِنَّ مَا ذَلِكَ رَكُوزَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ
فَاغْتَسِلِي ثُمَّ اسْتَشْفِي بِشَوْبِ ثُمَّ طَوِّفِي

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم مستحاضہ کے بارے میں دلیل اخذ کرتے ہیں
کہ وہ وضو کرے، مقام مخصوصہ پر کپڑا باندھے پھر طواف
کرے اور پاک عورت کی طرح جو چاہے کرے۔ یہی
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا
قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَذْتُ هَذِهِ الْمَسْتَحَاضَةَ
فَلْتَوَضَّأُ أَوْ اسْتَشْفِي بِشَوْبِ ثُمَّ تَطُوفُ وَتَصْنَعُ
مَا تَصْنَعُ الظَّاهِرَةُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ
اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا

۳۔ بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ وَمَا يَسْتَجِبُ مِنَ الْغُسْلِ قَبْلَ الدَّخُولِ

دخول مکہ اور دخول مکہ سے قبل امر مستحب کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب مکہ معظمہ کے پاس پہنچتے

۳۷۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ مِنْ مَكَّةَ بَاتَ بِبَيْتِ طَوًى

ف "استحاضہ" عورت کو مقام مخصوصہ سے بیماری کے باعث خون آنے کو کہا جاتا ہے جس عورت کو یہ خون آئے
اسے مستحاضہ کہا جاتا ہے۔ استحاضہ کا حکم دائمی نکیسیر یا تسلسل پیشاب والا ہے یعنی ایک بار وضو کر کے جتنی چاہے
نماز پڑھ سکتی ہے ایسے ہی مستحاضہ عورت ہر نماز کے لیے ایک بار وضو کر کے جتنی چاہے نماز پڑھ سکتی ہے۔
علیٰ ہذا القیاس مستحاضہ طواف کے وقت وضو کر کے جتنی بار چاہے طواف کر سکتی ہے۔

لِلْإِسْلَامِ أَنْ لَا تَنْزِعَهُ مِنِّي حَتَّى
تُوفَّقَنِي وَأَنَا مُسْلِمٌ۔

حتیٰ کہ سعی سے فارغ ہو جاتے ہیں نے آپ رضی اللہ
عنه کو صفا پر یوں دعا کرتے ہوئے سنا اللہم اِنَّكَ
قُلْتَ ادْعُوْنِي اسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تَخْلِفُ
الْمِيْعَادَ ، وَاِنِّي اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِي لِلْإِسْلَامِ
أَنْ لَا تَنْزِعَهُ مِنِّي حَتَّى تُوفَّقَنِي وَأَنَا مُسْلِمٌ
رے اللہ تو نے فرمایا: تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری
دعا قبول کروں گا اور بے شک تو وعدہ کی خلاف ورزی
نہیں کرتا، بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں جیسے تو
نے مجھے تعلیم دی تو مجھ سے متابع اسلام دور نہ کرنا
حتیٰ کہ جب تو مجھے وفات دے تو میں مسلمان ہی ہوں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب ”صفا“ سے اترتے تو آرام
سے چلتے حتیٰ کہ جب آپ وادی کے درمیان میں پہنچتے
تو تیز رفتاری سے چلتے حتیٰ کہ وادی سے آگے نکل
جاتے۔ راوی حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے
کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ پر تین تین بار اللہ اکبر

۴۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ هَبَطَ مِنَ الصَّفَا
مَشَى حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْمَيْلِ
سَعَى حَتَّى ظَهَرَ مِنْهُ قَالَ وَكَانَ يُكَبِّرُ عَلَى الصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ ثَلَاثًا وَيَهْتَلُ وَاحِدَةً يَفْعَلُ ذَلِكَ

ف صفا و مروہ کے درمیان سعی (دوڑنا) بھی اسلاف کی یادگار ہے۔ حضرت اسمعیل علیہ السلام کی پیدائش کے
موقعہ پر پانی کی تلاش کے سلسلے میں حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دونوں پہاڑوں کے درمیان سعی (دوڑ) کی
تھی اس متقیہ اور مقبول بندی کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ قیامت تک حج اور عمرہ کرنے والوں کے لیے یہ
ضروری قرار دے دیا گیا گویا یہ عمل مائی ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی یادگار ہے۔ اس مسئلہ میں آئمہ دین کا اختلاف ہے کہ سعی کا
حکم کیا ہے؟ آئمہ ثلاثہ یعنی حضرت امام مالک حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کے نزدیک صفا اور
مروہ کے درمیان سعی حج اور عمرہ کا رکن ہے اس کے چھوٹنے سے حج یا عمرہ بالکل ادا نہیں ہوگا۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ
علیہ کے نزدیک صفا و مروہ کے درمیان سعی واجب ہے اگر کسی سے یہ چھوٹ جائے تو دم دینے سے کمی پوری ہو جائے گی
اور حج یا عمرہ صحیح ادا ہو جائے گا دونوں اطراف سے دلائل مطولات میں موجود ہیں۔

حضرت قاسم رضی اللہ عنہ نے کہا اور دخول کر کی وقت
غل بہتر و مستحب ہے واجب نہیں ہے۔

۳۸۔ بَابُ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

صفا و مروہ کے درمیان سعی کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب صفا و مروہ کے درمیان
سعی کرتے تو صفا سے شروع کرتے آپ صفا پر چڑھ
جاتے حتیٰ کہ کعبۃ اللہ آپ کو نظر آجاتا، تین بار اللہ اکبر
کہتے اور پھر یوں کہتے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي
وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (نہیں معبود
مگر اللہ تعالیٰ، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں
بادشاہی اسی کے لائق ہے، تمام تعریفیں اس کے لیے
ہیں، وہ زندہ کرتا ہے، وہ مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قہر
ہے) اسے آپ سات بار کرتے۔ گو یہ اکیس تکبیریں
اور سات مرتبہ کلمہ چہارم ہو گیا اور اس دوران دعا کرتے
اور اللہ تعالیٰ سے سوال و طلب کرتے۔ پھر آپ تڑپتے
اور چلنا شروع کر دیتے حتیٰ کہ وادی میں آتے تو تیز
دوڑنا شروع کر دیتے یہاں تک کہ اس سے باہر نکل
پھر آرام سے چلنا شروع کر دیتے حتیٰ کہ مروہ کے قریب
پہنچ جاتے اور اس پر چڑھ جاتے۔ آپ مروہ میں اب
کرتے جیسا کہ صفا پر کیا تھا اسے سات مرتبہ کر

۴۷۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا طَافَ بَيْنَ
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ بَدَأَ بِالصَّفَا فَدَرَفَ حَتَّى
يَبْدُوَ لَهُ الْبَيْتُ وَكَانَ يُكَبِّرُ ثَلَاثَ كَبِيرَاتٍ
ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ يُمِيتُ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَفْعَلُ ذَلِكَ
سَبْعَ مَرَّاتٍ فَذَلِكَ إِحْدَى وَعِشْرُونَ
تَكْبِيرَةً وَسَبْعَ تَهْلِيلَاتٍ وَيَدْعُو فِيمَا
بَيْنَ ذَلِكَ وَيَسْأَلُ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ يَهْبِطُ
فَيَمْشِي حَتَّى إِذَا جَاءَ بَطْنَ الْمَسِيلِ سَعَى
حَتَّى يَظْهَرُ مِنْهُ ثُمَّ يَمْشِي حَتَّى يَأْتِيَ
الْمَرْوَةَ فَيَدْرِي فَيَصْنَعُ عَلَيْهَا مِثْلَ مَا
صَنَعَ عَلَى الصَّفَا يَصْنَعُ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ
حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ سَعْيِهِ وَ سَمِعْتُهُ يَدْعُو
عَلَى الصَّفَا اللَّهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ
دَعَوْنِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَإِنَّكَ لَا تَخْلِفُ
الْبَيْعَاتِ وَإِنِّي أَسْأَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِي

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِدَا أَنَا خَدُّ لَابَسَ لِلْمَرْيَمِ
وَذِي الْعَلَّةِ أَنْ تَطُوفَ بِالْبَيْتِ مَحْمُولًا وَلَا كَقَارِئِهِ
عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ
مِنْ فُقَهَائِنَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ بیمار اور معذور سوار ہو کر
بیت اللہ کا طواف کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں
یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام
فقہاء کا قول ہے -

۲۲۵ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي بَكْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرَّ عَلَى امْرَأَةٍ مَتَجِدٌ وَمِمَّا تَطُوفُ
بِالْبَيْتِ فَقَالَ يَا أُمَّةَ اللَّهِ اقْعُدِي فِي بَيْتِكَ
وَلَا تُؤْذِي النَّاسَ فَلَمَّا تَوَقَّى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
أَنَّكَ قَقِيلٌ لَهَا هَلْكَ الَّذِي كَانَ يَنْهَاهُ عَنِ
الْخُرُوجِ قَالَتْ وَاللَّهِ لَا أُطِيعُهَا حَتَّى وَأَعْصِيهِ
مَيْتَانَا -

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا گزر ایسی عورت کے
پاس سے ہوا جو حجام کی بیماری کے سبب سواری پر
طواف بیت اللہ کر رہی تھی - آپ رضی اللہ عنہ نے اسے
فرمایا: ”اے اللہ کی بندی! تم اپنے گھر بیٹھو اور لوگوں
کو تکلیف مت دو“ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
کا انتقال ہو گیا تو وہ عورت مکہ میں آئی اسے کہا گیا کہ جو
شخصیت تم کو نکلنے سے منع کرتی تھی وہ دنیا سے رخصت
ہو چکی ہے اس عورت نے جواب دیا قسم بخدا! میں ایسی
عورت نہیں ہوں کہ زندگی میں ان کی اطاعت کروں اور
وصال کے بعد ان کی نافرمانی کروں -

۳۔ بَابُ اسْتِلامِ الرُّكْنِ

رُكْنِ يَمَانِي كَوْبُوسَةَ دِينَةً كَا بِيَانِ

۲۲۶ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ
حَضْرَتِ عُبَيْدِ بْنِ جَرْرَجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَا بِيَانِ كَا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۲ کا) افضل ہے اگر بیماری یا ضعف اور کمزوری وغیرہ کا عذر ہو تو سواری پر بھی طواف بیت اللہ کیا جاسکتا ہے
جیسا کہ روایات سے ثابت ہے کہ رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری یا بطور تعلیم اونٹ پر سوار ہو کر طواف بیت اللہ کیا
اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو سواری پر طواف کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی -

تِلْكَ مَرَاتٍ -

اور ایک بار کلمہ چارم کہتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
تین بار اس طرح کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَهَذَا كَلِمَةٌ نَأْخُذُ إِذَا صَعَدَ
الرَّجُلُ الصَّفَا كَثْرًا وَهَلَّلَ وَدَعَا ثُمَّ هَبَطَ
مَا شِيًا حَتَّى يَبْلُغَ بَطْنَ الْوَادِي فَيَسْعَى فِيهِ
حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهُ ثُمَّ يَمْشِي مَشْيًا عَلَى هَيْئَتِهِ حَتَّى
يَأْتِيَ الْمَرْوَةَ فَيَصْعَدُ عَلَيْهَا وَيَكْبُرُ وَيَهْلِكُ
وَيَدْعُو وَيَصْنَعُ ذَلِكَ بَيْنَهُمَا سَبْعًا يَسْعَى فِي
بَطْنِ الْوَادِي فِي كُلِّ مَرَّةٍ مِنْهُمَا وَهَذَا قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ان تمام
روایات سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص
صفا پر بلند ہو تو تکبیر کہے، کلمہ چارم پڑھے اور دعا
کرے پھر اتر کر سپیدل آرام سے اپنی عادت کے مطابق
چلے حتیٰ کہ مردہ آجائے اس پر چڑھ جائے تکبیر کہے
کلمہ چارم کہے اور دعا کرے اس طرح دونوں پہاڑوں
کے درمیان سات مرتبہ کرے اور بطن وادی میں ہر بار
سعی کرے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا
قول ہے۔

۳۹۔ بَابُ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ مَا كَبَّرَ أَوْ مَا شِيًا

طواف بیت اللہ سواری پر یا پیدل کرنے کا بیان

۴۷۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ نَوْفَلٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُورَسَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ اشْتَكَيْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ طَوِّفِي مِنْ وَرَاءِ
النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَطَفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ
مَعَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَانِبِ الْبَيْتِ وَ
يَقْرَأُ أَيُّ الطَّوَرِ وَكِتَابٍ مَسْطُورًا -

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان
کہ میں بیمار ہو گئی اپنی بیماری کے سلسلہ میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: آپ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سواری ہو کر لوگوں کے پیچھے پیچھے
کہ لو حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب
طواف کیا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ
کی ایک جانب نماز پڑھ رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ
نے (اپنی نماز میں) سورہ طور تلاوت فرمائی

ف بیت اللہ کا طواف پیدل بھی کیا جا سکتا ہے اور سواری پر بھی، دونوں میں سے پیدل طواف کرنا درجہ

سواری پر جلوہ افروز ہو جاتے۔ ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ سب کچھ درست ہے ارکان بیت اللہ میں سے صرف ان دو کا استلام کرنا چاہیے جن کا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے استلام کیا تھا وہ حجرِ اسود اور رکنِ یمانی ہیں، باقیوں کا استلام کرنا درست نہیں ہے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے، اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمھاری قوم نے جب تعمیر بیت اللہ کی

قَالَ مُحَمَّدًا وَهَذَا أَكْلُهُ حَسَنٌ وَلَا يَتَّبِعُ
أَنْ يَسْتَلِمَ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ
وَالْحَجْرَ وَهُمَا اللَّذَانِ اسْتَلَمَهُمَا ابْنُ عُمَرَ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ۔

۲۷۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ
سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ
أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ كَفَى اللَّهُ عَنْهُ أَحْيَرَ عَيْدًا اللَّهُ

ف بیت اللہ کے چار ارکان ہیں ۱۔ رکنِ یمانی ۲۔ حجرِ اسود اور دوسرے دو شامی ارکان ہیں پہلے دونوں کو یمانیان اور دوسرے دونوں کو شامیان کہا جاتا ہے رکنِ یمانی اور حجرِ اسود دونوں کا احترام کیا جاتا ہے کیونکہ ان میں فضیلتیں موجود ہیں۔ رکنِ اسود میں دو فضیلتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اس کی بنیاد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قائم کردہ بنیاد پر ہے اور دوسری یہ کہ اس میں معزز ترین پتھر حجرِ اسود محفوظ ہے۔ رکنِ یمانی کا احترام اس لیے کیا جاتا ہے کہ اس میں یہ فضیلت موجود ہے کہ اس کی بنیاد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قائم کردہ بنیاد پر ہے۔ باقی دونوں شامی ارکان ہیں ان میں یہ فضیلتیں نہیں ہیں اس لیے ان کا اس انداز میں احترام بھی نہیں کیا جاتا۔ حجرِ اسود کو بوسہ دینا سنتِ مصطفویٰ ہے اگر ہجوم کی بناء پر اس تک رسائی حاصل نہ ہو سکے تو طواف کے دوران اس کی طرف ہاتھوں کا یا چھٹری وغیرہ کا اشارہ کر کے اسے بوسہ دیا جائے تو اجر اور ثواب مل جائے گا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرِ اسود کو بوسہ دیا تھا۔ حضرت عبداللہ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنون کی حد تک محبت تھی جو کام سرکار کرتے تھے تو صحابہ کرام اسی کو اپنا لیتے اور تاحیات اس کو ترک نہ فرماتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ تاحیات حجرِ اسود کو سنتِ مصطفویٰ کی بناء پر بوسہ دیتے رہے۔ جیسا کہ مسلم ہشکوة اور دیگر کتب میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی بزرگ کے ہاتھوں کو بوسہ دینا درست ہے کیونکہ بوسہ دینے سے شرک لازم نہیں آتا۔

الْمُقِيرِيُّ عَنْ عَبْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ
لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتَكَ
تَصْنَعُ أَرْبَعًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِكَ
يَصْنَعُهَا قَالَ فَمَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ
رَأَيْتَكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ
رَأَيْتَكَ تَلِيسُ النَّعَالَ السَّبْيِيَّةَ وَمَا آتَلَكَ
تَصِيغًا بِالصُّفْرَةِ وَمَا آتَلَكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ
أَهْلُ النَّاسِ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ وَلَمْ تَهْلِكْ
أَنْتَ حَتَّى يَكُونَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ أَمَا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَأَدْرُسُوكَ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلِمَ إِلَّا
الْيَمَانِيَيْنِ وَأَمَا النَّعَالَ السَّبْيِيَّةَ فَإِنِّي
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَلِيسُ النَّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعْرَةٌ وَ
يَتَوَضَّأُ فِيهَا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَا
الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِيغُ بِهَا فَإِنَّا أُحِبُّ
أَنْ أَصِيغُ بِهَا وَأَمَا الْهَلَالَ فَإِنِّي لَأَدْرُسُوكَ
أَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْلِكُ
حَتَّى تَتَّبِعَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ -

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب
کرتے ہوئے کہا: اے ابو عبدالرحمن! میں نے چار چیزیں
آپ میں ایسی دیکھی ہیں جو صرف آپ کرتے ہیں آپ کے
علاوہ اور کسی کو کرتے ہوئے میں نے نہیں دیکھا۔ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن جریر! وہ
چیزیں کیا ہیں؟ ابن جریر نے کہا (۱) میں دیکھتا ہوں
کہ آپ ارکان بیت اللہ میں سے صرف دو کو چھوتے ہیں
(۲) میں نے آپ کو دیکھا کہ بالوں کے بغیر چمڑے کا جوتا
استعمال کرتے ہیں (۳) میں نے آپ کو زرد خضاب
استعمال کرتے دیکھا اور (۴) میں نے دیکھا کہ اہل مکہ
چاند دیکھتے ہی تلبیہ کہتے ہیں جبکہ آپ کو میں نے دیکھا
کہ آٹھ ذی الحجہ کو تلبیہ کہتے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا:
جہاں تک ارکان بیت اللہ کا تعلق ہے اس کی وجہ یہ ہے
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن یمانی اور
حجرِ سود کے علاوہ کسی رکن کا استلام کرتے ہوئے نہیں
دیکھا۔ جوتے کے سلسلے میں یہ گزارش ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا جوتا استعمال کرتے
دیکھا جس پر بال نہیں تھے آپ اسی میں وضو کرتے
تو مجھے بھی ایسا ہی جوتا پہننا پسند ہے اور زرد رنگ کے
سلسلے میں یہ گزارش ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو زرد رنگ کا خضاب کہتے ہوئے دیکھا ہے
تو مجھے بھی پسند ہے کہ میں بھی ایسا ہی خضاب کر دوں
اور جہاں تک احرام باندھنے کا تعلق ہے تو اس
سلسلے میں یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو تلبیہ کہتے ہوئے نہیں سنا حتیٰ کہ آرا

عَنْ يَبِينٍ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَأْسَهُ كَأَنَّكَ تَصَلِّي
وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ -

دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اندر) کیا کرتے
تھے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ایک
ستون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب، دو ستون
دائیں جانب اور تین ستون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پیچھے تھے اس کیفیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز ادا فرمائی۔ اور بیت اللہ اس زمانہ میں چھ
ستونوں پر مشتمل تھا۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِدَا أَنَا خُذُ الصَّلَاةُ فِي
الْكَعْبَةِ حَسَنَةً جَمِيلَةً وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کعبۃ اللہ کے اندر
نماز مستحسن ہے یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور
ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۴۲- بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْمَيْتِ أَوْ عَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ

میت یا بوڑھے آدمی کی طرف سے حج کرنے کا بیان

۴۲۹- أَحَبُّنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ أَنَّ
سَلِيمَانَ بْنَ يَسَافٍ أَخْبَرَكَ أَنَّ عَيْدَ اللَّهِ ابْنَ
عَبَّاسٍ أَخْبَرَكَ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ
رَوَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فَاتَتْ أُمَّةً مِنْ خَنَعِمٍ تَسْتَفْتِيهِ
قَالَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان
ہے کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے راوی حدیث
بتاتے ہیں کہ ایک عورت جس کا تعلق بنی خثعم سے تھا آئی
تاکہ کوئی مسئلہ دریافت کرے۔ حضرت فضل رضی اللہ عنہ
اس کی طرف دیکھنے لگے اور عورت ان کی طرف دیکھنے لگی

ف صاحب تقویٰ اور طہارت کعبۃ اللہ میں داخل ہو سکتا ہے اور کعبۃ اللہ کے اندر بلا کراہت نماز بھی پڑھی جاسکتی ہے البتہ
کعبۃ اللہ کی چھت پر کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا کراہت سے خالی نہیں ہے کیونکہ اس پر چڑھنا خلاف ادب ہے۔

ابن عمر عن عائشة أن رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال ألم تری ان قومك
حين بنوا الکعبة لا اقتصر فاعن قوا عید
ابراہیم علیہ السلام قالت فقلت یا
رسول الله افلا تردھا علی قوا عید
ابراہیم قالت فقال لولا جدتان قومك
یا تکفر قال فقال عید الله بن عمر کین
کانت عائشة سمعت هذا من رسول
الله صلى الله علیه وسلم ما اری رسول الله
صلى الله علیه وسلم ترک استلام الرکبتین
الذین یلیان الحجر الا ان الیبت لم یتمة
علی قوا عید ابراہیم علیہ السلام

تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی چٹنی ہوئی بنیادوں میں کمی کر
دی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض
کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی بنیادوں پر کعبتہ اللہ کو کیوں نہیں اٹھایا؟
راویہ کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر بھکاری قوم نئی نئی کفر سے منہ پھیرتی (تو میں ایسے ہی
کرتا)۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے تو میں نے بھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو حجرِ اسود کے ساتھ والے دو ارکان
کے علاوہ استلام کرتے ہوئے نہیں دیکھا کیونکہ ان کی
تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قائم کردہ بنیادوں پر
نہیں ہوئی۔

۴۱۔ باب الصلوة فی الکعبۃ ودخولہا

کعبتہ اللہ میں داخل ہونے اور اس میں نماز پڑھنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم، حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت
عثمان بن طلحہ الحبیبی رضی اللہ عنہم کے ساتھ کعبتہ اللہ
میں داخل ہوئے۔ دروازہ بند کر دیا گیا وہاں مٹھرے
رہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ جب وہ نکل آئے تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ

۴۱۸۔ اخبیرنا مالک اخبیرنا نافع عن ابن عمر
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل
الکعبۃ هو واسامہ بن زید وبلال وعثمان
ابن طلحۃ الحبیبی فاغلقها علیہ ومکث
فیہا قال عبد الله فقال لولا جدتان قومك
ما اصنع رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال جعل عمرو ا عن يساره وعمودین

۲۸۰۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ
عَنِ ابْنِ سَيْرِينَ عَنْ رَجُلٍ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمَّيَّ امْرَاةً كَبِيْرَةً لَا تَسْتَطِيْعُ
اَنْ تَحْمِلَهَا عَلٰى بَعِيْرِ وَاِنْ رَبَطْنَاَهَا خِفْتًا
اَنْ تَمُوْتَ اَفَاخْبِرُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوا اور عرض کیا: میری والدہ بوڑھی ہے ہم انھیں
اونٹ پر بھی سوار نہیں کر سکتے اور اگر انھیں اونٹ پر
باندھیں تو ہمیں خوف ہے کہ وہ فوت ہو جائیں گی کیا
میں ان کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔

۲۸۱۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا اَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ
عَنِ ابْنِ سَيْرِينَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ جَعَلَ عَلَيْهِ
اَنْ لَا يَبْلُغَ اَحَدًا مِنْ وُلْدِيْهِ اَلَّذِيْ قَالَ
وَقَدْ كَبِرَ الشَّيْخُ فَجَاءَ ابْنُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبَرَهُ اَلْخَبْرَ فَقَالَ اِنَّ اِبْنِي
قَدْ كَبِرَ وَهَمَّ اَلَا يَسْتَطِيْعَ اَلْحَجَّ اَفَاخْبِرُ
عَنْهُ قَالَ بَعَمْ۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
ایک شخص کی اولاد بچپن کے زمانہ میں فوت ہو جاتی تھی
اس نے نذرمانی اگر میرا کوئی بچہ زندہ رہا، اس قابل ہو گیا
کہ وہ اپنے ہاتھ سے اونٹنی کا دودھ نکال کر خود پی لے
تو میں اس کے ساتھ جا کر حج کروں گا۔ راوی حدیث کا
بیان ہے جس شخص نے نذرمانی تھی اس کا ایک بچہ اس
قابل ہو گیا اور راوی حدیث کہتے ہیں کہ وہ شخص خود بوڑھا
ہو گیا۔ اس بوڑھے کا بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوا اور اصل صورت حال کے بارے
بتایا۔ اس لڑکے نے مزید عرض کیا کہ میرے والد صاحب
بوڑھے ہو گئے ہیں وہ حج کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تو

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰ کا) اور دریافت کیا کہ میں اپنی والدہ کی طرف سے نیکی کرنا چاہتا ہوں تو مجھے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی بہترین صدقہ ہے چنانچہ انھوں نے ایک کنواں خرید کر اپنی والدہ کے لیے وقف کر دیا
اس سلسلے میں بے شمار دلائل ہیں طوالت کے پیش نظر ان پر اکتفا کیا جاتا ہے ان دلائل سے معلوم ہوا کہ ساتواں چالیسواں
اور ختم گیارہویں شریف یہ سب کے سب ایصالِ ثواب کے طریقے ہیں لہذا ان کے جواز میں کوئی شک باقی نہیں رہتا
مزید تفصیل کے لیے خلیفہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی، علامہ ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف نصرت الصحاب
باقسام ثواب دیکھی جاسکتی ہے۔ ایصالِ ثواب کے جو طریقے نبی پاک نے بتائے ہیں اصل ثواب ان پر عمل کرنا ہی ہے۔

إِلَيْهِ قَالَ وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوفُ وَجْهَ الْفَضْلِ بِيَدِهِ
إِلَى الشَّقِيقِ الْأَخْرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكْتُ
أَبِي شَيْخًا كَيْدًا لَا يَسْتِطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى
الدَّاحِلَةِ أَفَأَحْبَبُ عِنْدَهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ
فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ -

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل بن عباس
رضی اللہ عنہ کا چہرہ اپنے ہاتھ سے دوسری طرف پھیر دیا
عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! حج بیت اللہ اللہ تعالیٰ
کی طرف سے بندوں پر فرض ہے۔ میں اپنے والد صاحب
کو بڑھاپے کے عالم میں پایا ہے وہ سواری پر بھی نہیں
بیٹھ سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ یہ حجۃ الوداع
کا واقعہ ہے۔

کا واقعہ ہے۔

ف ان تمام احادیث مبارکہ میں مسئلہ ایصالِ ثواب بہترین طریقے سے ثابت ہو جاتا ہے غیر کی طرف سے جو حج کیا
جاتا ہے اسے حج بدل کہا جاتا ہے اگر ایصالِ ثواب منع ہوتا تو نبی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی کسی کو حج بدل کرنے
کی ہرگز اجازت نہ دیتے۔ حج کی طرح روزہ کے ساتھ بھی ایصالِ ثواب کرنا ثابت ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے
کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والدین کا انتقال ہو گیا ہے
ان کی زندگی میں تو میں ان کی خدمت کیا کرتا تھا اب ان کے ساتھ نیکی کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: جب تو نماز پڑھے ان کے لیے بھی نماز پڑھ اور جب تو روزے رکھے تو ان کے لیے بھی روزے رکھو،
ایک اور روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں کے لیے بہترین تحفہ یہ ہے کہ جب تم
نماز پڑھو تو ان کے لیے بھی نماز پڑھو اور جب تم روزہ رکھو تو ان کے لیے بھی روزہ رکھو اور جب تم صدقہ دو تو ان کی
طرف سے بھی صدقہ دو۔ بخاری شریف کی حدیث مبارکہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دو جانور ذبح کیا
کرتے تھے ایک اپنی طرف سے اور ایک قیامت تک آنے والے اپنے ان امتیوں کی طرف سے جو قربانی کی طاقت
نہیں رکھیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی دو جانور ذبح کیا کرتے تھے ان
سے دریافت کیا گیا کہ قربانی تو ایک واجب ہے آپ دو کیوں ذبح کرتے ہیں تو وہ جواب دیتے کہ ایک قربانی میں اپنی طرف
سے کرتا ہوں اور دوسری قربانی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قربانی
کے سلسلے میں وصیت فرمائی تھی۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا وہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے (جاری ہے)

۴۴۔ بَابُ الْغُسْلِ بِعَرَفَةَ يَوْمَ عَرَفَةَ

عرفہ کے دن، عرفات میں غسل کرنے کا بیان

۴۸۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ يَغْتَسِلُ بِعَرَفَةَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَتَمَّ حَيْثُ يُرِيدُ
أَنْ يَرُدَّحَ - حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عرفہ کے دن جب جبلِ رحمت
کے پاس جانے کا قصد کرتے تو عرفات میں غسل کیا
کرتے تھے۔ فل

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا حَسَنٌ وَكَيْسٌ
بِعَاجِبٍ - حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ غسل
مستحب ہے واجب نہیں ہے۔

۴۵۔ بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ

عرفہ سے واپس آنے کا بیان

۴۸۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّ
أَبَاةَ أَخْبَرَكَ أَنَّ سَمِعَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ
عَنْ سَيْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ
دَفَعَهُ مِنْ عَرَفَةَ فَقَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَتِيقَ حَتَّى إِذَا
وَجَدَ فَجْوَةَ نَصَّ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ الْمَرْفَعُ
مِنَ الْعَتِيقِ - حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عرفہ سے واپسی کی
رفتار کے بارے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اپنے اونٹ تیز چلاتے تھے جب کوئی کشادہ میدان پاتے
تو اونٹ کو مزید تیز رفتار کر دیتے تھے حضرت ہشام نے
بتایا نص، عتوق سے زیادہ تیز رفتار ہوتی ہے۔ فل

فل یوم عرفہ یعنی نایوں ذی الحجہ کو غسل کرنا مسنون و مستحب ہے۔ کیونکہ صرف جنابت، حیض اور نفاس
کے اختتام پر غسل کرنا فرض ہے۔
فل یوم عرفہ میں عصر سے مغرب تک میدانِ عرفات میں قیام کرنے کا نام حج ہے آفتاب غروب ہو سبھی (جاری ہے)

کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ میت، بوڑھا مرد
اور بوڑھی عورت جو حج کرنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں
کی طرف سے حج کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہی
امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ و عام فقہاء کا قول ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِدَا أَنَا خَذَلَا بِأَسْ بِأَلْحَجَّ عَنِ الْمَيْتِ
وَعَنِ الْمَرْأَةِ وَالرَّجُلِ إِذَا بَدَعْتَا مِنَ الْكَبِيرِ مَا لَا
يَسْتَطِيعَانِ أَنْ يَحُجَّجَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ
مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ
لَا آذَى أَنْ يَحُجَّجَ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ -

۳۳۔ يَابُ الصَّلَاةِ بِرَيْتِي يَوْمَ التَّوْبَةِ

ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کو منیٰ میں نماز پڑھنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور
صبح کی نماز منیٰ میں پڑھتے تھے پھر جب صبح کے وقت
آفتاب بلند ہو جاتا تو میدانِ عرفات کی طرف روانہ ہو جاتے
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سنت اسی طرح
ہے اگر تقدیم و تاخیر سے کام لیا تو بھی کوئی حرج نہیں
النساء اللہ۔ یہی امام اعظم کا قول ہے۔

۳۸۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ
وَالصُّبْحَ بِرَيْتِي ثُمَّ يَخْدُ وَيَأْذَا أَطْلَعَتِ الشَّمْسُ
إِلَى عَرَفَاتٍ -
قَالَ مُحَمَّدٌ هَكَذَا السُّنَّةُ فَإِنْ جَعَلَ أَوْ
تَأَخَّرَ فَلَا بَأْسَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

ف آٹھ ذی الحجہ کو آفتاب بلند ہونے کے بعد منیٰ کی طرف روانگی ہو جانی چاہیے۔ اگر کوئی زوال کے بعد
بھی منیٰ میں گیا تب بھی جائز ہے البتہ ظہر کی نماز منیٰ میں پڑھنی چاہیے ایسے ہی نماز عصر، مغرب اور عشاء اور عرفہ
یعنی نویں ذی الحجہ کو فجر کی نماز پڑھنے کے بعد جب آفتاب طلوع ہو جائے تو میدانِ عرفات کی طرف روانہ ہو
جائے یہ شب بہت ہی برکتوں اور فضائل کی حامل ہے لہذا تمام رات ذکر و اذکار، درود، ادعیہ اور وظائف وغیر
میں مصروف رہے۔

أَفَاضَ مِنْ عَرَافَةَ وَجِينِ أَفَاضَ مِنْ
 الْمُزْدَلِفَةِ -
 علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص عرفات سے واپس
 ہو یا مزدلفہ سے واپس لوٹے تو اطمینان و سکون کا
 التزام کرو۔

۴۷. بَابُ الصَّلَاةِ بِالمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں نماز پڑھنے کا بیان

۴۸۶ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
 ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالمُزْدَلِفَةِ
 جَمِيعًا -
 حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
 عبداللہ بن عمر مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے
 مزدلفہ میں پڑھتے تھے۔

۴۸۷ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ
 سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ
 جَمِيعًا -
 حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور
 عشاء کی نمازیں اکٹھی کر کے مزدلفہ میں پڑھیں۔

۴۸۸ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
 عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ
 الْأَنْصَارِيِّ الْخَطْمِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ
 صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَ
 الْعِشَاءَ بِالمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ
 حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی
 نمازیں مزدلفہ میں جمع کر کے ادا فرمائیں۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
 روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کوئی شخص جب تک

ق یوم عرفہ یعنی نانویں ذی الحجہ کو میدان عرفات میں نماز ظہر اور عصر اکٹھی کر کے پڑھی جائیں گی۔ اسی طرح
 نماز مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ادا کیا جائے گا۔ دونوں نمازوں کے درمیان
 نوافل وغیرہ کا فاصلہ نہیں کیا جائے گا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس جمع کی وجہ جمع ہے ان دو مواقع کے
 علاوہ دونوں نمازوں کو حقیقی طور پر جمع کر کے پڑھنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے کیونکہ قرآن پاک میں صاف الفاظ میں موجود ہے کہ
 ان الصلوة کانت علی المؤمنین کتاباً موقوتاً یعنی نماز اپنے مقررہ وقت میں مومنوں پر فرض ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَّغْنَا أَنَّكَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ يَا لَتَكِينَةٍ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِإِضَاعَةِ
الْإِبِلِ وَالْإِبْجَافِ الْخَيْلِ وَبِهَذَا أَنْ أَخَذَهُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمیں
یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: تم اطمینان کا التزام کرو اس لیے اونٹ اور گھوڑے
کو تیز دوڑا کر تکلیف دینا نیکی نہیں ہے۔ اسی روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۴۶۔ بَابُ بَطْنِ مُحَسَّرٍ

وادی محسر کا بیان

۴۸۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ
ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُكَ رَاحِلَتَهُ فِي بَطْنِ مُحَسَّرٍ
كَقَدْرِ رَمِيَةٍ بِحَجْرٍ -
قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا كَلِمَةٌ وَأَسْعَرَانِ شِئْتُ
حَرَكْتُ وَإِنْ شِئْتُ سِدْتُ عَلَى هَيْئَتِكَ
بَلَّغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فِي السِّيَرِ جَمِيعًا عَلَيْكُمْ يَا لَتَكِينَةٍ حِينَ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم وادی محسر میں اپنی سواری
کی رفتار پتھر مار کر بقدر تیز کر لیتے تھے و
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ:۔ ان جملہ امور میں
وسعت ہے اگر تم چاہو تو تیز کر سکتے ہو اور اگر چاہو
تو اپنے معمول کی رفتار کر سکتے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ایک روایت ہم تک پہنچی ہے کہ آپ صلی اللہ

رہیقہ حاشیہ صفحہ ۳۲۳ سے آگے) مزدلفہ کی طرف روانگی ہو جائے گی مغرب کی نماز مزدلفہ میں پڑھی جائے گی اگر کسی نے
راستے میں پڑھ لی تو اسے اس کا اعادہ لازم ہوگا جن سواریوں پر سفر شروع ہو ان کو میانہ روی سے چلانا چاہیے کیونکہ
تیز رفتاری سے جانور کو تکلیف ہوگی۔

ف" وادی محسر" منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان ہے اسی مقام پر اصحابِ نبیل نے قیام کیا اور ان پر ابابیل کی شکل میں غلاب
نازل ہوا تھا یہ وادی ۵۲۵ ہجرت پر مشتمل ہے اس مقام کو تیزی اور سرعت سے اللَّهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ
وَلَا تُهْلِكْنَا بَعْدَ آيَاتِكَ وَعَاظِنَا قَبْلَ ذَلِكَ پڑھتے ہوئے گزر جائے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کماجرہ کو کنکرہ میں پھراپنا سر منڈوا میں یا قصر (بال کتوائے) کرے اگر اس کے پاس قربانی ہو اسے ذبح کر دے تو اس پر حج کے سبب جو چیزیں حرام تھیں وہ حلال ہو جائیں گی۔ سوائے عورتوں اور خوشبو کے حتیٰ کہ بیت اللہ کا طواف کر لے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حضرت عمر اور حضرت عمر فاروق کا قول ہے (رضی اللہ عنہ) ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اس کے خلاف قول واقع ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے ان ہاتھوں کے ساتھ حلق کروانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طوافِ زیارت نہیں کیا تھا ہم ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قول سے دلیل اخذ کرتے ہیں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور جبار سے عام فقہاء کا قول بھی اس کے مطابق ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے قبل خوشبو لگائی اور احرام کھولنے کے بعد طوافِ زیارت سے قبل بھی خوشبو لگائی

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں طوافِ زیارت سے قبل خوشبو لگانے کے سلسلہ میں اور جو چیز حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اسے ترک کرتے ہیں یہی امام اعظم ابوحنیفہ

أَنَّ سَمْعَانَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَنْ رَفَى الْجَمْرَةَ كَمَا حَلَقَ أَوْ قَصَرَ وَنَحَرَ هَدْيًا إِنْ كَانَ مَعَهُ حَلَاكُهُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ فِي الْحَجِّ إِلَّا النَّسَاءَ وَالطَّيِّبَ حَتَّى يُطَوِّفَ بِالْبَيْتِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا قَوْلُ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ وَ قَدَرَوْتُ عَائِشَةَ خَلَّافَ ذَلِكَ قَالَتْ طَيِّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ بَعْدَ مَا حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَزُورَ الْبَيْتَ فَأَخَذْنَا بِقَوْلِهَا وَعَلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا -

۴۹۱ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَائِشَةَ ابْنَتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَرَامَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَحِلِّمَ قَبْلَ أَنْ يُطَوِّفَ بِالْبَيْتِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ فِي الطَّيِّبِ قَبْلَ زِيَارَةِ الْبَيْتِ وَنَدَّ عُمَرُ مَا رَوَى عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا -

مُحَمَّدٌ وَبِعْذَانَا خُذُوا لِيَصَلِّيَ الرَّجُلُ الْمَغْرِبَ
حَقِّيًّا تِي الْمُدَّةِ لَيْفَةً فَإِنْ كَاهَبَ نِصْفَ اللَّيْلِ
فَإِذَا آتَاهَا أَذَانٌ وَأَقَامَ لِيَصَلِّيَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ
يَأْذَانٍ وَأَقَامَةٍ وَآجِدَةٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا -

مزدلفہ میں نہ پہنچ جائے نماز ادا نہ کرے خواہ نصف (اُدھی)
رات گزر جائے جب وہاں (مزدلفہ میں) پہنچ جائے
اذان کہے، اقامت کہے اور مغرب و عشاء کی نمازیں
جمع کر کے ادا کرے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۴۸۔ بَابُ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ بَعْدَ رُفِي جَدْرَةِ الْعُقْبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

ان امور کا بیان جو جمرہ عقبہ کو رمی کرنے کے بعد منع ہوتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرفات میں لوگوں
کو خطبہ دیا جس میں ان کو حج کے احکام کی تعلیم دی
آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو فرمایا: جب تم منیٰ میں
پہنچ جاؤ اور جو جمرہ عقبہ کو نکریاں مارے تو اس پر حرام
شدہ تمام چیزیں حلال ہو جائیں گی سوائے عورتوں اور خوشبو
کے۔ عورتیں اور خوشبو حتیٰ کہ طواف بیت اللہ کرنے
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۲۸۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ
دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
خَطَبَ النَّاسَ بِعَرَفَةَ فَعَلَّمَهُمْ أَمْرَ الْحَجِّ وَقَالَ لَهُمْ
فِيمَا قَالَ ثُمَّ جِئْتُمْ مِنِّي فَمَنْ رَأَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ
الْعُقْبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ إِلَّا النِّسَاءَ وَالْطَّبِيبَ
الطَّيِّبَ لَا يَمَسُّ أَحَدٌ نِسَاءً وَلَا طَبِيبًا حَتَّى يُطَوِّفَ
بِالْبَيْتِ -

۲۹۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ

ف یوم نحر میں شیطان کو نکریاں مارنے، قربانی کرنے، حلق یا قصر کرنے کے بعد حاجی احرام کھول دے گا احرام
کھولتے ہی اس پر جو چیز حرام و ناجائز تھی جائز ہو جائیں گی سوائے عورتوں کے کیونکہ جب تک طواف زیارت نہ کر لیا
جائے عورتیں حلال نہیں ہوں گی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے موقف کی دلیل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنها کی روایت ہے پہلی دونوں روایات کے مقابلے میں حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی روایت زیادہ قوی اور مضبوط
ہے کیونکہ یہ عملی حدیث ہے اور پہلی قولی ہیں۔ اصول اور قاعدہ ہے کہ جب فعلی اور قولی حدیث کا مقابلہ ہو جائے تو
فعلی حدیث پر عمل کیا جائے اور قولی کو ترک کر دیا جائے گا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ لِرُعَاءِ الْإِيلِ فِي الْبَيْتُوتِ يَوْمَ التَّحْرِيمِ يَوْمُونَ مِنَ الْقَدِ لِيَوْمَيْنِ ثُمَّ يَوْمُونَ يَوْمَ التَّفْرِ -

پھر وہ قربانی کے دن کنکریاں ماریں، پھر دوسرے دن رمی کریں اس کے بعد تیسرے دن بھی رمی کریں اور پھر روانگی اختیار کر لے کے دن بھی جہرے کو کنکریاں ماریں فل

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ جَمَعَ رَمَى يَوْمَيْنِ فِي يَوْمٍ مِنْ عِلَّةٍ فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّهُ يَكْفَرُ أَنْ يَدَّعَى ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ حَتَّى الْقَدِ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ إِذَا تَرَكَ ذَلِكَ حَتَّى الْقَدِ فَعَلَيْهِ دَمٌ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس شخص نے دو دن کی رمی کو کسی عذر کے سبب یا بلا عذر جمع کر لیا تو اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے البتہ دوسرے دن تک رمی مؤخر کرنا مکروہ ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس نے بغیر عذر کے رمی دوسرے دن تک مؤخر کی تو اس پر دم لازم ہوگا۔

۵۱- بَابُ مَا فِي الْجِمَارِ رَاكِبًا

سواری کی حالت میں جمار کو رمی کرنے کا بیان

۴۹۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ إِنْ النَّاسُ كَانُوا إِذَا رَمَوْا الْجِمَارَ مَشَوْا ذَاهِبِينَ وَرَاجِعِينَ وَأَوَّلُ مَنْ رَكِبَ مَعَاوِيَةَ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ -

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ لوگ جب جمار کو کنکریاں مارتے تھے تو پھیل آتے جاتے یہ عمل کرتے تھے۔ سب سے پہلا شخص جو سوار ہوا وہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ ہیں فل

فل یوم نحر سے لے کر تمام ایام تشریق میں کنکریاں ماری جائیں گی روزانہ کنکریاں مارنا ہوں گی اگر کسی نے کسی عذر کی بنا پر یا بلا عذر دو دنوں کی رمی کو ایک دن میں جمع کر لیا تو یہ عمل مکروہ ہوگا ایسا کرنے والے پر دم (قربانی) واجب نہیں ہوگا۔

فل یوم نحر اور ایام تشریق میں شیطانوں کو سات سات کنکریاں ماری جائیں۔ یوم نحر میں سہرے کے (جاری ہے)

رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۴۹۔ بَابُ مِنْ أَيْ مَوْضِعٍ يُدْرِي الْجَسَامُ

ہمارے کون کون سے ماری جائیں؟

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ جبرہ عقبہ کو کون کون کہاں سے مارتے تھے انھوں نے جواب دیا جہاں سے آسانی محسوس کرتے تھے

۴۹۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ الْقَاسِمِ مِنْ أَيْمَنِ كَانَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ يُدْرِي جَبْرَةَ الْعَقْبَةِ قَالَ مِنْ حَيْثُ تيسَّرَ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: افضل یہ ہے کہ بطن وادی سے جبرہ کو کنگریاں ماری جائیں اور ویسے تو جہاں سے بھی رمی کی جائے جائز ہے یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ أَفْضَلُ ذَلِكَ أَنْ يُدْرِيَ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَمِنْ حَيْثُ مَارَ فِي فَهُوَ جَائِزٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ۔

۵۰۔ بَابُ تَاخِيرٍ فِي الْجَمَارِ مِنْ عِلَّةٍ أَوْ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ وَبَايَكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ

کسی عذر کے سبب جمار کوری کرنے میں تاخیر کا بیان

حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ چرانے والوں کو (منیٰ کے علاوہ کسی مقام میں) رات گزارنے کی اجازت

۴۹۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْبَدَا حِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

ف یوم نحر (دسویں ذی الحجہ) میں جبرہ عقبہ کو کنگریاں ماری جائیں اگر اس مقام سے وقت پیش آئے تو جہاں سے ممکن ہو کنگریاں ماری جائیں مگر ماریاں مارنا واجب ہے اگر کسی نے انھیں ترک کر دیا تو اس پر دم واجب ہوگا۔

۵۳۔ باب رَمِي الْجِمَارِ قَبْلَ الزَّوَالِ أَوْ بَعْدَهُ

رمی جمار زوال سے پہلے یا بعد میں؟

۲۹۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا تُرْمَى الْجِمَارُ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ فِي الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ الَّتِي بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ۔
 قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: رمی جمرات نہ کی جائے حتیٰ کہ آفتاب زوال پذیر ہو جائے یہ قربانی کے مابعد والے تینوں دنوں کے بارے میں ہے۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔

۵۴۔ بابُ الْبَيْتُوتَةِ وَرَأْسِ عَقْبَةِ مِثْيٍ وَمَا يَكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ

مِثْيٍ میں جمرہ عقبہ کے پیچھے رات گزارنے کے مکروہ ہونیکا بیان

۲۹۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ قَالَ زَعَمُوا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَبْعَثُ رِجَالًا يَدْعُونَ النَّاسَ مِنْ ذِمَّاتِ الْعَقْبَةِ إِلَى مِثْيٍ قَالَ نَافِعٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَوْ بَيَّنَّتْ أَحَدٌ مِنَ الْحَجَّاجِ رِجَالًا مِثْيٍ وَدَاءِ الْعَقْبَةِ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ لوگوں کا گمان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کو بھیجتے تھے وہ ان لوگوں کو جو عقبہ کے پیچھے ہیں مِثْيٍ کی طرف لوٹادیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا: کوئی حاجی مِثْيٍ میں جمرہ عقبہ کے پیچھے

ف روایات اور عمل صحابہ سے ثابت ہے کہ یوم نحر (دسویں ذی الحجہ) کو آفتاب بلند ہونے کے بعد رمی کی جائے اور باقی تین دنوں میں زوال کے بعد رمی کی جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ النَّسِيُّ أَفْضَلُ مَنْ رَكِبَ قَلًا
بِئْسَ يَدَايِكَ -
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پیدل چلنا
بہتر ہے اور جو شخص سوار ہوا تو اس کے لیے بھی کوئی حرج
نہیں۔

۵۲۔ بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْجِمَارِ وَالْوُقُوفِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ

جمار کوری کرتے وقت اور اس کے پاس کھڑا ہوتے وقت کیا پڑھا جائے؟

۴۹۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ
عُمَرَ كَانَ يُكَيِّدُ كُلَّمَا رَفَى الْجَمْرَةَ بِحَصَاةٍ -
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب رمی جمار کرتے تو بکبیر
(اللہ اکبر) کہتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا أَخَذُ -
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں۔

۴۹۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْأَوْكَيْنِ يَقِفُ
وَقَوْلًا طَوِيلًا يُكَيِّدُ اللَّهُ وَيُسَبِّحُهُ وَيَدْعُو
اللَّهَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ الْعَقَبَةِ -
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہ پہلے دونوں جمروں کے پاس کافی دیر تک کھڑے رہتے تھے
اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے اسکی تسبیح بیان کرتے اور اللہ تعالیٰ
دعا کرتے اور آپ جمرہ عقبہ کے پاس نہیں ٹھہرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا أَخَذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت
سے دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کا قول ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۴۹ سے آگے) بلند ہونے کے بعد اور باقی ایام میں زوال کے بعد ماری جائیں۔ آخری دن اگر زوال سے
قبل بھی ماری گئیں تب بھی جائز ہے رمی پیدل بھی کی جاسکتی ہے اور سواری پر بھی۔ بہتر یہ ہے کہ اگر غدر نہ ہو تو پیدل
کی جائے کیونکہ سواری کی حالت میں رمی کرنا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہے۔
ف جمرہ (شیطان) کو پکڑی مارتے وقت نعرہ بکبیر بلند کرنا یعنی اللہ اکبر کہنا مستحب و مستحسن ہے اگر کسی نے اسے ترک
دیا تو اس پر کفارہ وغیرہ لازم نہیں آئے گا۔ رمی کرتے وقت جمرہ عقبہ کے علاوہ باقی دونوں جمروں کے قریب ٹھہرنا چاہیے۔
اس قیام کے دوران اللہ تعالیٰ سے استغفار اور دعا کرنی چاہیے۔

عَنْ شَيْءٍ يَوْمَئِذٍ قَدَّمَ وَلَا أَخَّرَ إِلَّا قَالَ
إِفْعَلْ وَلَا حَرْجَ -
کوئی حرج نہیں۔ جس عمل کی تقدیم یا تاخیر کے بارے
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا آپ نے
یہ فرمایا تم اب کر لو کوئی حرج نہیں ف

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے
جو شخص اپنے مناسک حج میں سے کوئی چیز بھول جائے
یا ترک کرے وہ قربانی دے۔ حضرت ابو یوسف نعمتیانی
رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے یاد نہیں رہا کہ حضرت عبداللہ بن
عباس رضی اللہ عنہ نے ”تَرَكَ“ کا لفظ بولا یا کہا
”نَسِيَ“

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو روایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اس کے
ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: اس میں بالکل کوئی حرج نہیں۔ حضرت امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان امور میں کوئی حرج
نہیں سوائے ایک صورت کے کہ متمتع یا قارن قربانی ذبح
کرنے سے پہلے حلق (سر منڈ والینا) کروالیتا ہے
تو اس پر دم (قربانی) لازم ہوگا اور لیکن ہمارے (امام
محمد وغیرہ) کے نزدیک اس پر کوئی چیز لازم نہیں
ہوگی۔

۵۰۰- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّجَّيْتَانِيُّ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ
يَقُولُ مَنْ نَسِيَ مِنْ شَيْءٍ أَوْ تَرَكَ
فَلْيَهْرِقْ دَمًا قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي أَقَالَ
تَرَكَ أَمْ نَسِيَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِالْحَدِيثِ الَّذِي رُوِيَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْخُذُ أَنَّهُ وَقَالَ
لَا حَرْجَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ لَا حَرْجَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَلَمْ
يَرَفِ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ كَقَارَةِ إِلَّا فِي خَصَلَةٍ
وَاحِدَةٍ الْمُتَمَتِّعِ وَالْقَارِنِ إِذَا حَلَقَ قَبْلَ أَنْ
يَذْبَحَ قَالَ عَلَيْهِ دَمٌ وَأَمَّا نَحْنُ فَلَا
نَرَى عَلَيْهِ شَيْئًا -

ف یوم نحر میں افعال حج کی ترتیب یوں ہوگی (۱) حجرہ عقبہ کو کشمیریاں ماری جائیں (۲) قربانی ذبح کی جائے (۳) حلق
کروایا جائے یا قصر کروایا جائے (۴) طوافِ افاضہ کیا جائے۔ اگر پہلے طوافِ قدم کے بعد سعی نہ کی ہو تو سعی کی جائے۔ یہ ترتیب مسنون ہے
اگر یہ ترتیب برقرار نہ رہ سکی جبکہ ان تمام افعال کو ادا کر لیا تو کفارہ لازم نہیں آئے گا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک متمتع
یا قارن قربانی کرنے سے قبل حلق یا قصر کر لے تو اس پر بطور کفارہ دم (قربانی) لازم ہو جائے گا۔

ہرگز رات نہ گزارے۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَتَّبِعِي
لِأَحَدٍ مِنَ الْحَاجِّ إِلَّا بِمِثِّي لِيَأْتِيَ الْحَجَّ فَإِنَّ
فَعَلَ فَهُوَ مُكْرَدٌ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کسی حاجی کے لیے
جائزہ نہیں ہے کہ منیٰ کے علاوہ کسی جگہ حج کی راتوں میں رات
گزارے۔ دوسری جگہ رات گزارنا مکروہ ہے
لیکن اس کا کفارہ نہیں۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۵۔ بابُ مَنْ قَدَّمَ نَسْكَاً قَبْلَ نَسْكِ

مناکب حج میں تقدیم و تاخیر کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ
کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے
موقعہ پر (منیٰ میں) لوگوں کے لیے مٹھرے ہوئے
تھے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسائل دریافت کرتے
تھے۔ ایک شخص حاضر ہوا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ
میں نے بھول کر رمی کرنے سے قبل قربانی کر لی ہے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اب رمی کرو لو اس
میں کوئی عرج نہیں۔ ایک دوسرے شخص نے عرض کیا
یا رسول اللہ! میں نے قربانی کرنے سے قبل حلق (سر منڈ
لیا) کروا لیا ہے؟ آپ نے فرمایا، تم (اب) قربانی کرو

۲۹۹۔ أَخْبَرَكَ مَا لَكَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ
عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ
لِلنَّاسِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عِيسَى لَوْ نَهَى فَبَاءَ
رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ أَشْعُرُ فَنَحَرْتُ
قَبْلَ أَنْ أُرْمَى قَالَ إِرْمِ وَلَا حَرَجَ وَقَالَ
أَخْرَجَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ أَشْعُرُ فَحَلَقْتُ
قَبْلَ أَنْ أَدْبَحَ قَالَ أَدْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَمَا
سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ف کلکریاں مارنے کے دوران منیٰ میں قیام کیا جائیگا کسی حاجی کو اجازت نہیں ہوگی کہ وہ غیر منیٰ یا عقبہ کے پیچھے شب پاشی
اگر کسی نے منیٰ میں رات نہ گزاری تو اس پر کفارہ وغیرہ لازم نہیں آئیگا البتہ کراہت سے خالی نہیں ہوگا۔

ابن ابی لیلی عن کعب بن معجره انه کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یخلق رأسه وقال صم ثلاثه ايام او اطعم سته مساکین مدین مدین او انسک شاة آی ذلک فعلت اجزا عنک۔

ساتھ تھے کہ ان کے سر میں جوئیں پیدا ہو جانے کی تکلیف ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اپنا سر منڈوانے کا حکم دیا اور فرمایا: تم تین دن کے روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو اور یا ایک بکری ذبح کر دو۔ ان امور میں سے جو بھی ایک کر لو گے تمہارا کفارہ ادا ہو جائے گا۔ ف

قال محمد بن و بھذا ناخذ وهو قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ والعامۃ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۵۱۔ یَابُ مَنْ قَدَّمَ الضَّعْفَةَ مِنَ الْمُرْدَلِفَةِ

کمزوروں کو مزدلفہ سے پہلے روانہ کرنے کا بیان

۵۰۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ سَالِمٍ وَعَبِيدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَدِّمُ صِبْيَانَهُ مِنَ الْمُرْدَلِفَةِ مَتَى حَتَّى يُصَلُّوا الصُّبْحَ بِمَنَى۔

حضرت سالم اور حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو مزدلفہ سے پہلے روانہ کرتے تھے حتیٰ کہ صبح کی نماز وہ منیٰ میں پڑھتے تھے۔ ف

قال کسی غنیا منر کے باعث حاجی جب حج کے ممنوعات میں سے کسی کا ارتکاب کر لے تو اس کا کفارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔ مثلاً کسی کے سر میں جوئیں پیدا ہو گئیں تو اس نے ان سے نجات کے لیے سر منڈوا لیا تو اس کا کفارہ ادا کرنا واجب ہو جائے گا وہ یہ ہے کہ تین دنوں کے روزے رکھے گا یا چھ مسکین کو کھانا کھلا جائے اور یا ایک بکری ذبح کر دی جائے۔

قال رات کے وقت مزدلفہ سے منیٰ کی طرف بچوں، بوڑھوں، بیماروں اور کمزوروں کو روانہ کر دینا جائز ہے لیکن ان کو اس بات کی تلقین کی جائے کہ جب تک آفتاب بلند نہ ہو جائے کنگریاں مارنے کے عمل کو موقوف رکھا جائے۔

۵۱۔ بَابُ جَزَاءِ الْقَيْدِ

شکار کے کفارہ کا بیان

۵۰۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَضَى فِي الصَّبْعِ بِكَبْشٍ وَفِي الْغَزَالِ
يَعْتَدِ فِي الْأَرْبَعِ يَعْتَقُ وَفِي الْيَرْبُوعِ بِحَصْرَةٍ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے گوہ کا شکار کرنے
پر ایک مینڈھا، ہرن کے شکار کرنے پر ایک بکرا،
خرگوش کے شکار کرنے پر ایک سالہ بکری کا بچہ اور
جنگلی چوہے کو مارنے پر چار ماہ کا بکری کا بچہ کفارہ
مقرر فرمایا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان سب
امور کی ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اس لیے یہ تمام جانور
ایک طرح کے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَكَلَهُ نَأْخُذُ لِأَنَّ هَذَا
مِثْلُهُ مِنَ التَّعَامِ۔

۵۲۔ بَابُ كَفَّارَةِ الْأَذَى

بیماری کے باعث ممنوعات کا ارتکاب کرنے کا بیان

۵۰۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ
الْجَدِّيُّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ وہ بحالت احرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ف مرم میں شکار کرنے کی ممانعت ہے اگر کسی نے کسی جانور کا شکار کیا تو اس کا کفارہ (قربانی) دینا
واجب ہوگا سوال پیدا ہوتا ہے کہ کون سے شکار کے بدلے کون سا جانور بطور کفارہ ذبح کرنا ہوگا؟ اس
سلسلے میں کتاب موطا کے متن پر غور کیا جاسکتا ہے۔

۵۰۵۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ دِينَارٍ مَا كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَصْنَعُ بِجَلَدٍ بَدَنِهِ حَتَّى أَقْصَرَ عَنْ تِلْكَ الْكِسْوَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ دِينَارٍ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا۔

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے بدن کی جھول کو کیا کرتے تھے؟ جب کہ کعبۃ اللہ کا غلاف تیار ہو چکا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جواب دیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جھول بطور صدقہ دے دیا کرتے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَبِّهَا أَنَا خُذِي بِنَبِيٍّ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِجَلَدِ الْبَدَنِ وَيُحْطِ بِهَا وَأَنْ لَا يُعْطَى الْجَزَارُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا وَلَا مِنْ لُحُومِهَا بَلَّغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَهْدِي فَأَمَرَ أَنْ يُتَصَدَّقَ بِجَلَدِهَا وَيُحْطِ بِهَا وَأَنْ لَا يُعْطَى الْجَزَارُ مِنْ حُطْبِهَا شَيْئًا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ قربانی کی جھول اور رسی وغیرہ کو بطور صدقہ دے دینا چاہیے۔ قصاب کو بطور اجرت جھول وغیرہ نہیں دینی چاہیے اور نہ گوشت (بطور اجرت) دینا چاہیے۔ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اپنی قربانی بھیجی ان کو حکم دیا کہ اس کی جھول اور رسی وغیرہ صدقہ کر دینا اور قصاب کو جھول یا رسی

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۳۵۶ سے آگے) وغیرہ بھی صدقہ کر دے۔ جس قربانی کا کھانا قربانی کرنے والے کے لیے جائز ہے وہ نقلی قربانی، قرآن اور تمتع کی قربانی ہے۔ ان قربانیوں سے خود کھانا مسنون و مستحب ہے اور دوست و احباب کو بھی کھلا سکتا ہے۔ نذر یا کفارہ کی قربانی نہ تو خود کھا سکتا ہے اور نہ انبیاء اور دوست و احباب کو کھلا سکتا ہے اور نہ قصاب کو بطور اجرت کوئی چیز دے سکتا ہے ماسوائے رقم کے۔ ایسی قربانی کا گوشت جھول، رسی اور کھال کا صدقہ کرنا واجب ہے اگر کسی نے رسی یا جھول یا کھال وغیرہ فروخت کر دی تو اس کی رقم کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

ہدی پر جھول چڑھانے کا رواج اس وقت تک جاری رہا جب تک کعبۃ اللہ کا باقاعدہ غلاف تیار نہ ہوا کرتا تھا۔ جب غلاف کا سلسلہ شروع ہو گیا تو جھول کا سلسلہ منقطع ہو گیا کیونکہ جھول کے کپڑوں کو جمع کر کے غلاف بیت اللہ تیار کیا جاتا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَدَبَّاسٍ يَأْتِيَنَّ تَقَدَّمَ الضَّعْفُ
 وَيُوعَرُ إِلَيْهِمْ أَنْ لَا يَدْرُوا الْجِمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ
 الشَّمْسُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ
 فُقَهَائِنَا -
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کمزوروں
 کو جلدی روانہ کر دینے میں کوئی حرج نہیں البتہ انھیں
 اس بات کی تاکید کی جائے کہ طلوع آفتاب سے پہلے
 رمی جاری نہ کریں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
 اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۵۹۔ بَابُ جِلْدِ الْبُدْنِ

قربانی کو جھول پہنانے کا بیان

۵۹۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَأَخْبَرَنَا ابْنُ عُمَرَ كَانَ
 لَا يَشُقُّ جِلْدَ بُدْنِهِ، وَكَانَ لَا يُجِلِّهَا حَتَّى
 يُعْدُو بِهَا مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَةَ وَكَانَ يُجِلِّهَا
 بِالْحَلِ وَالْقَبَالِ وَالْأَكْمَاطِ ثُمَّ يَبْعَثُ
 بِجِلْدِهَا فَيَكْسُوهَا الْكَعْبَةَ قَالَ فَلَمَّا
 كَسَيْتِ الْكَعْبَةَ هَذِهِ الْكِسْوَةَ أَقْصَدَ مِنْ
 الْجِلْدِ -
 حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
 عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی قربانی کا جھول نہیں
 کاٹتے تھے اور نہ انھیں جھول پہناتے تھے حتیٰ کہ منیٰ
 سے عرفہ کی طرف صبح کے وقت روانہ ہو جاتے۔ آپ
 اس مقام پر (قربانیوں کو مصری کپڑوں اور دوسرے
 قیمتی کپڑوں کے جھول پہناتے۔ پھر اس جھول کو اتار کر
 بیت پر بطور غلاف استعمال کرتے تھے جب کعبۃ اللہ
 کا غلاف تیار ہو گیا تو جھول پہنانے کا سلسلہ منقطع ہو گیا

ف بدی (قربانی) کی رسی، جھول اور کھال کے سلسلے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ ہے کہ ان چیزوں
 کو نہ استعمال میں لایا جاسکتا ہے اور نہ فروخت کیا جاسکتا ہے ان چیزوں کا صدقہ کرنا لازم ہے اگر نفلی قربانی
 ہو تو صرف اس کی کھال کو پہننے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ قصاب کو کھال اتارنے یا گوشت بنانے کے
 عوض رسی، کھال، جھول اور گوشت وغیرہ دینا درست نہیں البتہ اسے اسکی محنت کے بدلے رقم ادا کی جائے گی۔
 امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ ہے کہ جس قربانی کے صاحب کیلئے قربانی کا گوشت کھانا درست جائز
 ہے اس کا گوشت ضرورت کے مطابق خود رکھ لے اور باقی تقسیم کر دے قربانی کی رسی جھول اور کھال (چار کا ہے

عَمْرِيَّةً وَيَهْدَا نَاخِذًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ
اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا -

رکھا ہو؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا
وہ اپنی قربانی بھیج دے اور اپنے رفقاء کے ساتھ قربانی
کرنے کا وقت متعین کرے جب اس کی قربانی ذبح ہو
جائے تو وہ احرام کھول دے اور اس عمرہ کی بجائے دوسرا
عمرہ کر لے۔ اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں
یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے دوسرے
فقہاء کا قول ہے۔

۶۔ بَابُ تَكْفِيْنِ الْمَحْرَمِ

محرم کی تکفین کا بیان

۵۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ
كَفَّنَ ابْنَهُ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ اللَّهُ وَقَدَّمَتْ مُحَمَّدًا
بِالْحِجَّةِ وَخَتَمَ رَأْسَهُ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے واقعہ کو کفن دیا
جو بحالت احرام حجفہ مقام میں فوت ہو گئے تھے اور
ان کے سر کو ڈھانپ دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَهْدَا نَاخِذًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ إِذَا مَاتَ فَقَدْ ذَهَبَ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابوحنیفہ

حضرت امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور داؤد بن علی رحمہم اللہ کا موقف محرم کی تکفین کے سلسلے میں یوں
ہے کہ محرم کی وفات کے بعد بھی محرم ہوتا ہے اس لیے اس کے کپڑوں میں کفن دیا جائے گا اس کا سر اور منہ نہیں
ڈھانپا جائے گا اور خوشبو وغیرہ بھی استعمال نہیں کی جائے گی۔

سراج امت محمدیہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ ہے کہ محرم کی تکفین بھی عام اموات کی طرح کی جائے گی اس کا
سر اور منہ ڈھانپا جائے گا اور خوشبو وغیرہ کا استعمال کیا جائے گا کیونکہ وفات کے بعد محرم، محرم نہیں رہتا یعنی احرام ختم ہو
جاتا ہے۔ متن میں موجود روایت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تائید و حمایت میں ہے۔

وغیرہ بطور اُحمرت نہ دینا۔

۴۔ بَابُ الْمُحْصَرِ

رکعتہ اللہ سے روکے جانے کا بیان

۵۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا شِهَابٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَحْصَرَ دُونَ الْبَيْتِ بِمَدْرَيْنِ فَإِنَّهُ لَا يُجِلُّ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَهُوَ يَتَدَاوَمًا اضْطُرَّ إِلَيْهِ وَيَقْتَدِي.

حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد (عبد اللہ بن عمر) کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے (حضرت عبد اللہ بن عمر) نے فرمایا: جو شخص کسی بیماری کے باعث بیت اللہ تک نہ پہنچ سکے، وہ طواف بیت اللہ کے بغیر احرام نہ کھولے وہ اپنی بیماری کا علاج کروائے اور ذریعہ ادا کرے۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَّغْنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ جَعَلَ الْمُحْصَرَ بِالْوَجَعِ كَالْمُحْصَرِ بِالْعَدُوِّ فَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَعْمَرَ قَنْهَشَةَ حَيْثُ قَلَّمَ يَسْتَطِيعُ الْمُصَيَّ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لِيَبْعَثَ يَهْدِي وَيُؤَاعِدُ أَصْحَابَهُ يَوْمَ إِمَارٍ فَإِذَا انْجَرَّ عَنْهُ الْهَدْيُ حَلَّ وَكَانَتْ عَلَيْهِ عُمَرَاءُ مَكَانَ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، ہمیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت پہنچی ہے کہ انھوں نے بیماری کے سبب رکنے والے کو دشمن کے باعث رکنے والے کی مثل قرار دیا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے سوال کیا گیا جسے سانپ نے ڈس لیا اور وہ پہنچنے کی طاقت نہ

ف جو شخص حج یا عمرہ کے قصد سے احرام باندھ لیتا ہے پھر وہ کسی عذر کے باعث پورا نہ کر سکا تو اسے ”محصر“ کہا جاتا ہے مثلاً کسی دشمن نے سوک لیا، درندے نے ڈس لیا، بیماری نے غلبہ حاصل کر لیا یا بڑی وغیرہ ٹوٹ گئی۔ محصر کا قصد صرف حج یا عمرہ کا تھا تو وہ اپنی قربانی یا قربانی کی قیمت کسی کے ہاتھ ارسال کر دے اور ذبح کرنے کے وقت کا تعین کر دے جب قربانی ذبح ہو جائے تو احرام کھول دے اور آئندہ سال حج کرے یا دوبارہ عمرہ کرے اگر عمرہ کی نیت کی تھی اگر محصر قارن ہو یا شتمتہ تو وہ قربانیاں یا ان کی رقم ارسال کرے تاکہ فرید کر انھیں ذبح کیا جاسکے قربانی کی بجائے صدقہ وغیرہ کیا تو جائز نہیں ہوگا اگر بعد میں ممکن ہوا تو خود رکعتہ اللہ کا طواف کر کے احرام کھول دے۔

اَوْسَطَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَهُوَ بَيْتِي لَا يَنْفِرُونَ
حَتَّى يَدْرِيَ الْجِبَارُ مِنَ الْقَدِ -

منی میں ہوتے ہوئے ایام تشریق کے دوران سورج
غروب ہو جائے وہ دوسرے دن رمی جبار شیطان
کو نکلیاں مارنا) کے بغیر ہرگز روانگی اختیار نہ کرتے فل
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ -

۶۴۔ بَابُ مَنْ نَزَرَ وَلَمْ يَحْلِقْ

حلق (سر منڈوانے) کروانے سے قبل کوچ کرنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اقرباء میں
سے ایک شخص سے ملے جسے مجبر کہا جاتا تھا اس نے
بے علمی کی بناء پر حلق یا قصر کروانے بغیر طواف افاضہ کمر
لیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا
کہ اپنا سر منڈوانے یا بال کتروانے پھر بیت اللہ میں جا
کر طواف افاضہ کرے فل

۵۱۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
ابْنَ عُمَرَ لَقِيَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِمْ يُقَالُ لَهُ الْمُجْبَرُ
وَقَدْ اَفَاضَ وَلَمْ يَحْلِقْ رَأْسَهُ وَلَمْ يَقْصِدْ
جِهْلًا ذَلِكَ فَاَمَرَكَ عَبْدُ اللَّهِ اَنْ يَرْجِعَ
فِي حَلِقِ رَأْسَهُ اَوْ يَقْصِدْ ثُمَّ يَرْجِعْ اِلَى
الْبَيْتِ فَيُقِضُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ -

فل بارہ ذی الحجہ کو رمی کمر کے غروب آفتاب سے قبل مکہ معظمہ کی طرف کوچ کر جانا چاہیے اگر آفتاب غروب ہو گیا تو
کوچ کرنا مکہ ہوگا بلکہ تیرہویں تاریخ کو رمی کمر کے روانگی اختیار کرنی چاہیے تیرہویں تاریخ کو زوال آفتاب کے بعد رتی
کرنی ہوگی اگر زوال آفتاب سے قبل کر لی تب بھی جائز ہے لیکن یہ عمل خلاف سنت ہوگا۔
فل منی میں کنکریوں کی تکمیل پر حلق (سر منڈوانے) یا قصر (بال کتروانے) کے بعد مکہ معظمہ کی طرف کوچ کیا جائے گا
اور طواف افاضہ (طواف زیارت) کیا جائے گا متن میں موجود روایت سے مزید اس مسئلہ کی تاکید و تائید ہوتی ہے

رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے جب محرم فوت ہو جائے
تو اس کا احرام ختم ہو جاتا ہے۔

الْإِحْرَامُ عَنْهُ۔

۶۲۔ بَابُ مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ الْمَزْدَلِفَةِ

مزولفہ کی رات عرفات میں ٹھہرنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے جس شخص
نے مزولفہ کی رات عرفات میں طلوع آفتاب سے قبل
قیام کیا اس نے حج پایا۔

۵۰۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَنَا فِي عَرَاتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ مَنْ وَقَفَ يَوْمَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ
الْمَزْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ أَدْرَكَ
الْحَجَّ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ اور عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ۔

۶۳۔ بَابُ مَنْ غَرِبَتْ لَهُ الشَّمْسُ فِي التَّفَرُّدِ الْأَوَّلِ وَهُوَ بِمِنَى

منیٰ میں غروب آفتاب کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: جس شخص
کو

۵۰۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَنَا فِي عَرَاتِ بْنِ عُمَرَ
أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ غَرِبَتْ لَهُ الشَّمْسُ مِنْ

ف خواہ قیام عرفہ کا وقت غروب آفتاب سے قبل کا ہے لیکن کسی عذر کی بناء پر اگر کوئی شخص بعد میں
بھی اس عمل کو پورا کرتا ہے تو درست قرار پائے گا کیونکہ افعال حج میں سے ایک ہے جس کے بغیر حج
مکمل نہیں ہو سکتا۔

۶۶۔ بَابُ تَعْجِيلِ الْإِهْلَالِ

احرام باندھنے میں جلدی کرنے کا بیان

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہل مکہ! کتنے اچھے ہیں وہ لوگ جو پرگندہ بال آتے ہیں جبکہ تم تیل استعمال کرتے ہو جب تم چاند دیکھ لو تو احرام باندھ لیا کرو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب تمہیں اپنے نفس پر طاقت و قدرت حاصل ہو احرام باندھنے میں جلدی کرنا تاخیر کرنے سے افضل ہے یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور سہارے عام فقہاء کا قول ہے

۵۱۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا أَهْلَ مَكَّةَ مَا شَأْنُ النَّاسِ يَا تُؤُونَ شَعْتًا وَأَنْتُمْ مُدَّةٌ هُنُونَ أَهْلُوا إِذَا مَا آيْتُمْ الْهَلَالَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ تَعْجِيلُ الْإِهْلَالِ أَفْضَلُ مِنْ تَأْخِيرِهِ إِذَا مَلَكَتْ نَفْسُكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى -

۶۷۔ بَابُ الْقُقُولِ مِنَ الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ

حج یا عمرہ سے واپسی کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرہ یا غزوہ سے واپس

۵۱۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ جُمَرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا

اہل مکہ کے لیے احرام میں تعجل (جلدی) سے کام لینا افضل ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ارشاد گرامی میں امر استجاب کیلئے ہے وجوب کے لیے نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ چاند نظر آتے ہی مکی حضرات کیلئے احرام باندھ لینا افضل ہے اگر تاخیر سے باندھا تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔

۶۵۔ بَابُ الرَّجُلِ يَجَامِعُ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ

طوافِ افاضہ (طوافِ زیارت) سے قبل جماع کرنے کا بیان

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے سوال کیا گیا جس نے طوافِ افاضہ سے قبل اپنی بیوی سے جماع کر لیا؟ تو انھوں نے حکم دیا کہ وہ بطور فریہ (قربانی کرے)۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس

روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے عرفہ میں وقوف کر لیا بے شک اس نے حج پایا۔ جس شخص نے وقوفِ عرفات کے بعد جماع کر لیا اس کا حج فوت نہیں ہوگا لیکن جماع کرنے کے سبب اس پر قربانی واجب ہوگی اور اس کا حج مکمل ہوگا اور جس شخص نے طوافِ زیارت سے قبل اپنی زوجہ سے جماع کر لیا اس کا بھی حج فوت نہیں ہوگا یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے امام فقہاء کا قول ہے

۵۱۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَأَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ عَنْ رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ فَأَمَرَ أَنْ يَنْحَرَ بَدَنَةً.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَخَذَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ فَقَدْ أَذْرَكَ حَجَّهُ فَمَنْ جَامَعَ بَعْدَ مَا يَقِفُ بِعَرَفَةَ لَمْ يَفْسُدْ حَجُّهُ وَلَكِنْ عَلَيْهِ بَدَانَةٌ لِيَجْمَاعَهَا وَحَجُّهُ تَامٌ وَإِذَا جَامَعَ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ لَمْ يَفْسُدْ حَجُّهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

ف تیارم عرفات کے بعد طوافِ افاضہ (طوافِ زیارت) سے قبل اگر کسی نے اپنی زوجہ سے جماع کر لیا خواہ منیٰ میں جماع کیا یا مکہ معظمہ میں تو اس کا حج مکمل ہوگا لیکن اس پر کفارہ (قربانی) لازم ہوگا۔ اگر کسی نے وقوفِ عرفات سے قبل جماع کا ارتکاب کر لیا تو اس کا حج فاسد ہو جائے گا وہ ہدی (قربانی) بھیج دے اور وہ خود واپس گھر چلا جائے اور آئندہ سال اپنا حج ادا کرے۔

بٹھا دیتے جو ذمی الحلیفہ کے قریب ہے وہاں نماز ادا فرماتے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل کرتے۔ راوی حدیث کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا کیا کرتے تھے۔ ف

يَذَى الْحَلِيفَةَ فَيُصَلِّي بِهَا وَيَهْلِلُ قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی حاجی طواف بیت اللہ کے بغیر اپنے گھر کو ہرگز روانہ نہ ہو، کیونکہ مناسک حج کا آفری رکن طواف بیت اللہ (طواف زیارت) ہے

۵۱۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَا يَصْدُرُ أَحَدٌ مِنَ الْحَاجِّ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَإِنَّ أَخْرَ التُّسُكِ الطَّوْفُ بِالْبَيْتِ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ حاجی پر طواف صدر واجب ہے جس حاجی نے یہ ترک کر دیا اس پر دم (قربانی) لازم ہوگا سوائے حائضہ اور نفاس والی عورت کے کیونکہ وہ اگر چاہے تو بغیر طواف کے روانگی اختیار کر سکتی ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِذَا آتَا خُذُ طَوَافِ الصَّدْرِ فَاجِبٌ عَلَى الْحَاجِّ وَمَنْ تَرَكَهُ دَمٌ إِلَّا الْحَائِضُ وَالنَّفْسَاءُ فَإِنَّهَا تَنْفِرُ وَلَا تَطُوفُ إِثْنَا ثَلَاثَاتٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا -

۶۹- بَابُ الْمَرَاةِ يَكْرَهُ لَهَا إِذَا حَلَّتْ مِنْ إِحْرَامِهَا أَنْ تَمْتَشِطَ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهَا

قصرِ بال کٹوانا، کرانے سے قبل عورت کا بالوں میں کنگھی کر نیکا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت

۵۱۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ف طوافِ ناضہ (طوافِ زیارت) واجب ہے اسے ترک کر نیکی اجازت نہیں ہے اگر کسی نے وہ چھوڑ دیا تو گویا اس نے ترکِ وجوب کا ارتکاب کیا لہذا کفارہ (قربانی) دینے سے وہ کمی پوری ہو جائے گی اور حج مکمل ہو جائے گا۔

قَالَ مِنْ حَجِّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ غَزْوَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى
كُلِّ شَرْفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ
يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَيُّسُونَ تَائِبُونَ عَائِدُونَ
سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَادِقَ اللَّهِ وَعْدَاهُ
وَنَصَرَ عَبْدَاهُ وَحَزَمَهُ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ -

تشریف لاتے تو ہر بلند زمین پر تین تکبیریں (اللہ اکبر)
کہتے پھر یوں کہتے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ، لہ الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت و هو
علی کل شیء قدیئر ایسوں تائبوں عابدوں
ساجدوں لرینا حامدون صدق اللہ وحدہ
ونصر عبدہ و حضرم الاحزاب وحدہ اللہ
تعالی کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا
کوئی شریک نہیں، ملک اس کا ہے اور تعریف کے لائق
بھی وہی ہے وہ زندہ کرتا ہے وہ مارتا ہے اور وہ ہر چیز
پر قادر ہے، عاجز کیا کرنے والے، توبہ کرنے والے
عبادت کرنے والے ہمارے رب کو سجدہ کرنے والے اور تعریف کرنے
والے، اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اس نے اپنے
بندے کو فتح دی اور دشمن کو شکست دوچار کیا یہ

۶۸۔ بَابُ الصَّدْرِ

رجوعِ روابسی کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرہ سے واپس
تشریف لاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی مقام بطنی

۵۱۴۔ أَخْبَرَكَ مَا لَكَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَدَرَ
مِنَ الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ آتَا خَرِيًّا بِالْبَطْحَاءِ الَّذِي

ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب کسی غزوہ یا عمرہ یا حج سے تشریف لاتے تو بلند جگہ پر چلوہ افرو
ہوتے تو تین بار ”اللہ اکبر“ کا نعرہ بلند کیا کرتے اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے لیے مسنون ہے کہ کسی بھی سفر سے
واپسی ہو تو بلند جگہ پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہنا چاہیے۔

قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

ترک کر دیا، اس پر کوئی چیز لازم نہیں آئے گی۔ یہی
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۱۔ بَابُ الرَّجُلِ يُحْرِمُ مِنْ مَكَّةَ هَلْ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ

مکہ معظمہ سے احرام باندھ کر طواف کرنے کا بیان

۵۱۸۔ أَخْبَرَكَ مَا لَكَ أَخْبَرْنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
كَانَ إِذَا حَرَّمَ مِنْ مَكَّةَ لَمْ يَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتَّى يَرْجِعَ مِنْ مَنَى وَلَا
يَسْعَى إِلَّا إِذَا طَافَ حَوْلَ الْبَيْتِ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب مکہ مکرمہ سے احرام
باندھتے تو بیت اللہ کا طواف کرتے اور نہ صفا و مروہ
کے درمیان سعی کرتے حتیٰ کہ منیٰ سے واپس تشریف
لے آتے اور آپ رضی اللہ عنہ طواف بیت اللہ کے بغیر
صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرتے۔

قَالَ مُحَمَّدَانُ فَعَلَ هَذَا أَجْزَاءً وَإِنْ
طَافَ وَرَمَلَ وَسَعَى قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ أَجْزَاءً
ذَلِكَ كُلُّ ذَلِكَ حَسَنٌ إِلَّا تَأْنِيحًا لَمْ أَنْ لَا
يَتَّكِرُ الرَّمْلُ بِالْبَيْتِ فِي الْأَشْوَاطِ الثَّلَاثَةِ
الْأُولَى إِنْ مَجَلَّ أَوْ أَخْرَدَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اگر کسی
نے یہ طریقہ اختیار کیا تو جائز ہے اور اگر طواف کیا، رمل
کیا اور منیٰ کی طرف خروج سے قبل سعی کا تو بھی جائز ہے
یہ سب طریقے درست ہیں لیکن ہمیں یہ بات پسند ہے
کہ طواف بیت اللہ کے پہلے چکروں میں ”رمل“ ترک
نہ کیا جائے خواہ طواف (منیٰ کی طرف) خروج سے پہلے
کیا جائے یا بعد میں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

ف چونکہ طواف قدوم غیر مکہ کیوں کے لیے مسنون ہے۔ اس لیے اہل مکہ وقوف عرفات کے بعد خواہ منیٰ
میں جانے سے قبل یا بعد طواف افاضہ (طواف زیارت) کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے چونکہ پہلے
طواف بیت اللہ نہیں کیا تھا اس لیے سعی بھی نہیں کی کیونکہ سعی طواف بیت اللہ کے تابع کہنے کی جاتی ہے البتہ جب طواف
کیا جائے پہلے تین چکروں میں رمل کرنا مسنون ہے رمل کا مطلب یہ ہے کہ تین چکر خوب ٹل ٹل کر کائے جائیں۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: کالت
احرام کوئی عورت قصر کرنے سے قبل اپنے بالوں میں
کنگھی نہ کرے اگر اس کے ساتھ بدی (قربانی) ہو تو
قصر کرنے سے قبل اسے ذبح کرے ورنہ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

ابن عمر اِنَّهٗ كَانَ يَقُولُ الْمَرْءُ الْمُحْرِمُ اِذَا
حَلَّتْ لَمْ تَمْسُطْ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهَا شَعْرًا
رَأْسَهَا وَلَوْ كَانَ لَهَا هَدْيٌ لَمْ تَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهَا
شَيْئًا حَتَّى تَنْحَرَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا اَنَا خُذْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۴۔ بَابُ التَّزْوِيلِ بِالْمَحْصَبِ

مقام محصب میں قیام کرنے کا بیان

نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء
کی نماز مقام محصب میں پڑھا کرتے تھے۔ پھر رات
کے وقت (مکہ میں) داخل ہوتے اور بیت اللہ کا
طواف کرتے ورنہ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ طریقہ
مستحسن ہے اور جس شخص نے مقام محصب میں قیام

۵۱۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّكَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَ
الْعِشَاءَ بِالْمَحْصَبِ ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ اللَّيْلِ
فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا حَسَنٌ وَمَنْ تَرَكَ
التَّزْوِيلَ بِالْمَحْصَبِ فَلَا تَنِيَّ عَلَيْهِ وَهُوَ

فامنی میں جہروں کو کنگریاں مارنے کے بعد احرام کھولا جاسکتا ہے قصر (بال کٹوانے) سے قبل عورت اپنے بالوں میں
کنگھی نہیں کر سکتی اور اگر اس کے پاس قربانی کا جانور ہو تو جب تک اسے ذبح نہ کر لے قصر نہیں کروا سکتی۔
فامکہ مکہ کا مشہور ترین قبرستان جنت المعلیٰ کے قریب دو پہاڑوں کے دامن میں ایک مقام جسے وادی محصب کہا جاتا ہے
منیٰ سے واپسی پر وادی محصب میں قیام کرنا اور عشاء تک کی نمازیں یہاں ادا کرنا اور پھر کچھ دیر کے لیے لیٹ کر مکہ معظمہ میں
داخل ہونا افضل و مستحب ہے۔ دخول مکہ کے بعد بیت اللہ شریف کا طواف کیا جائے۔

۳۔ باب دُخُولِ مَكَّةَ بِسَلَابٍ

بہتیار لگا کر مکہ معظمہ میں داخل ہونے کا بیان

۵۲۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ
 أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِ الْمِنْعَةِ
 فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ ابْنُ حَطَلٍ
 مَتَّعَلِقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ قَالَ اقْتُلُوهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے دن
 مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک
 پر خود تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتارا
 تو آپ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا، ابن
 حطل، کعبۃ اللہ کے پردوں کے ساتھ لٹک رہا ہے
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسے قتل کر دو۔ ف

ف بلا ضرورت سرزمین مکہ مکرمہ میں بہتیار لے کر داخل ہونا منع ہے چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کے لیے سرزمین مکہ مکرمہ میں بہتیار لے کر چلنے کی اجازت نہیں ہے
 اس روایت سے مکہ مکرمہ میں بہتیار لے کر داخل ہونا از خود ثابت ہو جاتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ کے سراقس پر سیاہ ٹامہ تھا، دونوں روایات درست ہیں، ان کے درمیان
 مطابقت کی صورت یوں ہوگی کہ پہلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر خود رکھا ہوا تھا۔ بعد میں اسے
 اتار کر سیاہ ٹامہ شریف رکھ لیا۔

اس مسئلہ میں اختلاف آئمہ پایا جاتا ہے کہ مکہ میں احرام کے بغیر داخل ہونا جائز ہے کہ نہیں؟ اس سلسلہ میں امام
 شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ ہے کہ جب کسی نے عمرہ یا حج کی نیت نہ کی ہو بلکہ زیارت یا تجارت کا مقصد ہو،
 اس کے لیے بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا جائز ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ کا موقف یہ ہے کہ عمرہ یا حج کا ارادہ یا
 زیارت و تجارت کا جب بھی کوئی شخص مکہ میں داخل ہوگا احرام باندھنا لازمی ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے
 موقع پر بغیر احرام باندھے مکہ میں داخل ہوئے یہ آپ کی خصوصیات میں سے ہے۔

ابن حطل کے قتل کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ اس کی کئی وجوہات ہیں (جاری ہے)

قول ہے۔

۴۔ بَابُ الْمَحْرَمِ يَحْتَجِمُ

بِحَالَتِ احْرَامٍ بِحَالَتِهِ لِكُوَانِهِ كَابِيَانِ

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک پر بحالت احرام پچھنے لگوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مکہ مکرمہ کے راستے میں مقام ”لحی جمل“ میں بٹھریے ہوئے تھے۔

۵۱۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَجِمَ فَوْقَ تَأْسِمٍ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمٌ بِمَكَانٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ يُقَالُ لَهُ لَحَى جَمَلٍ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ بحالت احرام پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں خواہ ضرورت ہو یا نہ لیکن محرم کوئی بال نہ ٹوٹنے دے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا بِأَسِ يَأْتِ بِحَيْثُمَا الرَّجُلُ وَهُوَ مُحْرِمٌ اضْطُرَّ إِلَيْهِ وَلَوْ يَضْطُرُّ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَحْلُقُ شَعْرًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بحالت احرام ضرورت کے تحت پچھنے لگوائے جاسکتے ہیں۔

۵۲۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَا يَحْتَجِمُ الْمُحْرِمُ إِلَّا أَنْ يَضْطُرَّ إِلَيْهِ۔

ف اس بات پر تمام ائمہ دین کا اتفاق ہے کہ اگر محرم کسی ضرورت یا عذر کی بناء پر پچھنے لگواتا ہے تو جائز ہے لیکن کوئی بال کٹنے نہ پائے اور اگر کوئی بال کٹ گیا تو فدیہ (قربانی) لازم ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک محرم کا بلا ضرورت اور بلا عذر پچھنے لگوانے میں کوئی حرج نہیں البتہ اگر کوئی بال کٹ گیا تو فدیہ (قربانی) لازم ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں اپنے سر پر درمیانہ حصہ میں پچھنے لگوائے عمل مصطفوی سے بھی بحالت احرام پچھنے لگوانے کا ثبوت اور استحباب معلوم ہوتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب النکاح

۱۔ بَابُ الرَّجُلِ تَكُونُ عِنْدَهُ نِسْوَةٌ كَيْفَ يُقَسَمُ بَيْنَهُنَّ

ایک سے زائد بیویوں کے درمیان باری مقرر کرنے کا بیان

۵۲۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الْحَارِثِ
ابْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَضْرَةِ امِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِنْ
حَضْرَةِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ف نکاح کی تعریف :- وہ عقد جس کے نتیجے میں جماع حلال ہو جاتا ہے (مفتی امجد علی اعظمی) بہار شریعت
جلد ۷ صفحہ ۵ - شیخ غلام علی لاہوری

شرعی حیثیت :- اگر شہوت کا غلبہ نہ ہو، نان و نفقہ کی فراہمی پر قدرت ہو تو نکاح کرنا سنت ہے۔ اگر شہوت
کا غلبہ ہونا کے ارتکاب کا امکان ہو۔ نان و نفقہ اور مہر کی ادائیگی کی بھی قدرت ہو تو نکاح کرنا واجب ہے اور اگر اس
بات کا یقین ہو کہ زنا کا ارتکاب کر لے گا تو نکاح کرنا فرض ہے۔ نیز امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نکاح کا
تعلق عبادات سے ہے جبکہ بعض دیگر آئمہ اسے معاملات میں شمار کرتے ہیں۔

شرعی لحاظ سے دو آدمیوں کی موجودگی میں ایجاب و قبول کا نام نکاح ہے۔ ایجاب و قبول میں دونوں الفاظ
ماضی کے ہونے چاہئیں یا ایک امر کا ایک ماضی کا ہو مثلاً عورت نے کہا میں نے اپنے آپ کو تمہارے نکاح میں دیا
تو مرد نے جواب میں کہا میں نے قبول کیا یا مرد نے کہا تم مجھ سے اپنا نکاح کر دو۔ عورت نے کہا: میں نے اپنا آپ
(جاری ہے)

تمہارے نکاح میں دیا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 دَخَلَ مَكَّةَ حِينَ فَتَحَهَا غَيْرَ مُحْرِمٍ وَوَلَدِكَ
 دَخَلَ وَعَلَى رَأْسِهِ الْبِغْمَةُ وَقَدْ بَلَغْنَا أَنَّ حِينَ
 أَحْرَمَ مِنْ حُنَيْنٍ قَالَ هَذِهِ الْعُمْرَةُ لِذَخُولِنَا
 مَكَّةَ بِغَيْرِ أَحْرَامٍ بَعِيٌّ يَوْمَ الْفَتْحِ فَكَذَلِكَ
 الْأَمْرُ عِنْدَنَا مَنْ دَخَلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ أَحْرَامٍ فَلَا
 بَدَلَةَ مِنْ أَنْ يَحْدِرَ فِيهَا يُعْتَدِيهِ أَوْ حَاجَةً
 لِدُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ أَحْرَامٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
 رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: فتح مکہ کے
 دن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے
 تو آپ بجالت احرام نہیں تھے۔ اس لیے آپ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے سر مبارک پر خود تھا اور ہمیں یہ روایت پہنچی ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حنین سے احرام باندھا
 تو فرمایا یہ مکہ مکرمہ میں بغیر احرام کے داخل ہونے کا عمرہ ہے
 یعنی فتح مکہ کے دن بغیر احرام کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 دخول ہوا تھا ایسا ہی ہمارے نزدیک ہے کہ جو شخص احرام
 باندھے بغیر مکہ میں داخل ہو، وہ مکہ مکرمہ سے نکل کر عمرہ یا
 حج کے لیے احرام باندھے یہ مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر
 داخل ہونے کا سبب ہے۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ
 علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

رقبہ حاشیہ صفحہ ۲۶۹ سے آگے
 (۱) اس نے اسلام قبول کرنے کے بعد ارتداد کا راستہ اختیار کر لیا تھا اور مرتد کا خون معاف ہوتا ہے اور وہ
 واجب القتل ہوتا ہے۔
 (۲) اس نے اشعار کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جھوکی تھی جس کے سبب گستاخ ہونے کے
 سبب قتل کا حق دار بن گیا تھا۔
 (۳) اور اس کے کہنے اور اس کی دلی خواہش پر اس کی لونڈیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف
 زہریلے الفاظ استعمال کیے اور گالیاں دیں۔ اس گفتگو سے یہ دلیل اخذ کرنا کہ حرم شریف میں اجراء حدود جائز
 درست نہیں ہے کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جس زمانہ میں اسے قتل کرنے کا حکم دیا تھا اس زمانہ میں حرم شریف
 میں قتل کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی۔

يُشَلِّتُ عِنْدَهُنَّ ذُوهُنَّ وَهُوَ كَقَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ
 اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا -
 بیویوں کے لیے بھی سات سات دن کا تعین کرے۔
 اس (نئی بیوی) کو زیادہ دن نہ دے اور اگر اس (نئی بیوی)
 کے لیے تین دنوں کا تعین کرے تو دوسروں کے لیے
 بھی تین تین دن کا تعین کرے۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ
 رحمۃ اللہ علیہ اور عام ہمارے فقہاء کا قول ہے۔

۲۔ بِأَبِ ادُّنَى مَا يَتَزَوَّجُ الرَّجُلُ عَلَيْهِ الْمَرْأَةُ

کم از کم مہر کی مقدار کا بیان

۵۲۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ
 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ
 جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ
 أَكْرُ صَفْرَةٍ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ
 الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ سَقْتِ إِيَّهَا قَالَ وَتَرْتِ
 كَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَوْلِيَهُ وَكَوَيْشَاءٍ -
 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
 کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ ان پر
 زردی کا نشان تھا۔ انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 بتایا کہ انھوں (حضرت عبدالرحمن بن عوف) نے ایک
 انصاریہ عورت سے نکاح کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا تم نے ان کے لیے کتنا مہر مقرر کیا ہے؟ حضرت
 عبدالرحمن بن عوف نے عرض کیا گھٹلی برابر سونا۔ آپ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ولیمہ کرو اگرچہ ایک
 بکری ہو۔ ف

ف شرع شریف میں مہر کی کم از کم مقدار کا تعین ہے لیکن زیادہ کی مقدار کا تعین نہیں کیا گیا۔ کم از کم مہر کی مقدار دس
 درہم ہے چنانچہ حدیث نبوی کے الفاظ ہیں لا ھراقل من عشرة دھرا او کما قال یعنی دس درہم سے کم مہر
 نہیں ہو سکتا مروجہ نظام ریاضی کے مطابق دس درہم کی مقدار ۶۱۶ ۲۰۶ گرام چاندی کے برابر بنتی ہے لہذا اس مقدار چاندی
 کا بھاؤ لگا کر کم از کم مہر کا آسانی سے تعین کیا جاسکتا ہے چونکہ شرع میں زیادہ سے زیادہ مہر کا تعین نہیں کیا گیا (جاری ہے)

سَلَّمَ حِينَ بَنَى أُورَسَكَةَ قَالَ لَهَا حِينَ
أَصْبَحَتْ عِنْدَكَ لَيْسَ بِكَ عَلَيَّ أَهْلِي هَوَانٌ
إِنْ شِئْتَ سَبَعْتُ عِنْدَكَ وَسَبَعْتُ عِنْدَهُنَّ
وَإِنْ شِئْتَ فَكَلْتُ عِنْدَكَ وَدُرْتُ فَكَلْتُ
كَلْتُ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ يَدِي إِنْ
سَبَعْتُ عِنْدَهَا أَنْ يُسَبَّعَ عِنْدَهَا هُنَّ لَا يَزِيدُنَا
لَهَا عَلَيْهِنَّ شَيْئًا وَإِنْ كَلْتُ عِنْدَهَا هُنَّ أَنْ

(بقیہ حاشیہ)

نکاح کیا تو صبح کے وقت ان سے فرمایا: میں تمہیں اپنے
رشتہ داروں کے سامنے پریشان نہیں کرنا چاہتا۔ اگر تم
چاہتی ہو تو سات دن تمہارے لیے اور سات سات دن
دوسری بیویوں کے لیے مقرر کرتا ہوں اور اگر تم چاہتی ہو
تو تین دن تمہارے لیے اور ایک ایک دن دوسری
ازواج کے لیے متعین کر دیتا ہوں اٹھوں نے (حضرت
اُمّ سلمہ) نے عرض کیا تین دن متعین فرمادیں فی
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ خاوند کو بیوی چاہیے کہ اگر
سات دن اس (نئی بیوی) کے لیے متعین کرے تو باقی

فضائل نکاح: نکاح کرنا سنت نبوی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے محبت کرنا درحقیقت آپ سے محبت کرنا
چنانچہ ارشاد نبوی ہے: مَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ اِدَمَا قَالَ جِس نے میری سنت سے
محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جو مجھ سے محبت کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: النِّكَاحُ سُنَّتِي فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَقَدْ رَغِبَ عَنِّي "نکاح میری سنت ہے جس نے میری
سنت سے منہ پھیرا بلاشبہ اس نے مجھ سے منہ پھیرا" ایک اور روایت کے الفاظ ہیں "مَنْ تَرَكَ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي"
جس نے میری سنت ترک کر دی اس کا تعلق مجھ سے نہیں ہے۔

شرائط نکاح: شرائط نکاح یہ ہیں (۱) عاقل ہونا یعنی مجنون وغیرہ کا نکاح درست نہیں ہوگا (۲) بالغ ہونا، نابالغ اگر
صاحب عقل ہو تو نکاح منعقد ہو جائے گا ورنہ نابالغ کا نکاح اس کے ولی کی مرضی پر موقوف ہوگا اور (۳) گواہ ہونا یعنی
دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی موجودگی میں ایجاب و قبول ہونا۔

دفتی امجد علی اعظمی، بہار شریعت جلد ۹، ص ۱۰۹، شیخ غلام علی ایڈسنز لاہور

ف اسلام نے بیک وقت چار بیویاں رکھنے کی اجازت دی ہے چنانچہ ارشاد باری ہے کہ فَانكحوا ما طاب لکم من النساء
مثنیٰ وثلاث و سباع یعنی جو عورتیں تمہیں پسند ہوں ان میں سے دو تین اور چار سے نکاح کرو" جب ایک آدمی کی
متعدد بیویاں ہوں تو حقوق کی ادائیگی کے لحاظ سے مساوات قائم کرنا لازمی ہے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک
نہی اور پرانی بیویاں حقوق میں مساوی متصور ہوں گی۔

انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے بیوی کی موجودگی میں اس کی خالہ کے ساتھ یا اس کی بھوپھی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا اور اس سے بھی منع کیا کہ کوئی شخص اپنی لوطی سے وطی (جماعت) کرے جبکہ اس کے پیٹ میں دوسرے شخص کا حمل (بچہ) موجود ہو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

أَنَّ سَعِيدَ بْنَ سَعِيدٍ بَنَ الْمُسَيَّبِ يَنْهَى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى خَالَتِهَا أَوْ عَلَى عَمَّتِهَا وَأَنَّ يَطَأُ الرَّجُلُ وَوَلِيدَةً فِي بَطْنِهَا جَنِينٌ لغيره۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَذُّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى۔

۴۔ بَابُ الرَّجُلِ يَخْطُبُ عَلَى خَطْبَةِ أَخِيهِ

اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اپنے لیے پیغام نکاح بھیجنے کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح نہ بھیجے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۵۲۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدٌ كَوْعَلَى خَطْبَةِ أَخِيهِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَذُّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى۔

ف جب نکاح کا امکان یا یقین ہو تو دوسرے کے لیے پیغام نکاح بھیجنا جائز نہیں ہے۔ ورنہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کم از کم مہر کی مقدار دس درہم ہے جن کے چوری کرنے کے نتیجے میں چور کا لاکھ کاٹا جاتا ہے۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ أَذَى الْمَهْرِ عَشْرَةَ دَرَاهِمًا تَقْطَعُ فِيهِ الْيَدُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۳۔ بَابُ لَا يَجْمَعُ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَتْنِهَا فِي النِّكَاحِ

بیوی اور اس کی بھوپھی کو مرد کا نکاح میں جمع کرنے کی ممانعت کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص بیوی کے ساتھ (نکاح میں) اس کی بھوپھی کو اور بیوی کے ساتھ (نکاح میں) اس کی خالہ کو جمع نہ کرے۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔
حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۵۲۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْدَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْمَعُ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَتْنِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۵۲۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

رقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۳، ۴ کا) لہذا اپنی حیثیت و طاقت کے مطابق مہر مقرر کرنا چاہیے۔ مہر کی دو اقسام ہیں (۱) معجل و غیر معجل۔ مہر معجل وہ ہوتا ہے جو نکاح کے موقع پر یا جماع سے قبل ادا کر دیا جائے اور غیر معجل وہ ہے جو تاخیر سے ادا کیا جائے۔

ف ابو داؤد اور ترمذی کے الفاظ ہیں "لا تنكح المرأة على عمتها" یعنی نکاح میں بیوی اور اس کی بھوپھی کو جمع نہ کیا جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قریبی رشتہ صلہ رحمی کا متقاضی ہے جبکہ نکاح کی صورت میں کینہ بغض اور عداوت جیسی تلوار سے اس کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

یہ روایت پہنچی ہے کہ قبیلہ ثقیف سے تعلق رکھنے والا والا ایک شخص مسلمان ہوا جبکہ اس کے نکاح میں دس عورتیں موجود تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ چار عورتیں رکھ لو اور باقی کو جدا کر دو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس زواہر سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ مرد کو اختیار حاصل ہے کہ دس عورتوں میں سے جو چاہے چار کا انتخاب کرے اور باقی ماندہ کو علیحدہ (طلاق) کر دے۔ حضرت امام عظیم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پہلی چار عورتوں کا جائز ہوگا اور باقی کا باطل (فاسد) ہو جائے گا اور یہی ابراہیم النخعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حضرت ربیع بن ابی عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت قاسم اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ اس کے پاس چار بیویاں موجود ہیں ایک کو طلاق دے کر اس کی جگہ پر اور عورت سے نکاح کرنا چاہتے ہیں؟ دونوں نے جواب دیا ہاں صحیح ہے تم اپنی ایک بیوی کو تین طلاق دے دو اور اس کی جگہ اور شادی کر لو۔ حضرت قاسم نے فرمایا تین طلاقیں مختلف تین مجلسوں میں دو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے نزدیک یہ درست نہیں ہے کہ چار عورتوں میں سے ایک

بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ ثَقِيفٍ وَكَانَ عِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ جِئْنَ أَسْكَمَ الثَّقِيفِيُّ فَقَالَ لَهُ أَمْسِكْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ بِخِتَارِ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا أَيَّتَهُنَّ شَاءَ وَيُفَارِقُ مَا بَقِيَ وَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ نِكَاحُ الْأَرْبَعِ الْأَوَّلِ جَائِزٌ وَنِكَاحُ مَنْ بَقِيَ مِنْهُنَّ بَاطِلٌ وَهُوَ قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ۔

۵۲۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا رِبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ الْوَلِيدَ سَأَلَ الْقَاسِمَ وَعُرْوَةَ وَكَانَتْ عِنْدَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَأَرَادَ أَنْ يَكْتِبَ وَاحِدَةً وَيَتَزَوَّجَ الْآخَرَى فَقَالَ لَعَمْرُؤِ فَإِنَّ مَرَاتِكَ ثَلَاثًا وَتَزَوَّجَ فَقَالَ الْقَاسِمُ فِي مَجَالِسٍ مُّخْتَلِفَةٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَعْجِبُنَا أَنْ يَتَزَوَّجَ خَامِسَةً وَإِنْ بَكَتَ طَلَاقٌ إِحْدَاهُنَّ حَتَّى يَنْقُضِيَ عِدَّتَهَا

ف چار بیویوں کی موجودگی میں مزید شادی کرنا حرام ہے کیونکہ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر کوئی شخص پانچویں شادی کرتا ہے تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوگا بلکہ اس کی حرمت معلوم ہونے کے باوجود ایسا کرنے والا انسان مسلمان نہیں رہے گا۔

۵۔ بَابُ الثَّيِّبِ أَحَقُّ بِتَنْفِيسِهَا مِنْ وَرَثَتِهَا

ثیبیہ کا اپنی ذات کے بارے ولی سے زیادہ خود مختار ہونے کا بیان

حضرت خنساء بنت خدام رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ان کے والد نے ان (حضرت خنساء) کا نکاح کر دیا جبکہ وہ ثیبہ تھیں انھوں (حضرت خنساء) نے اس نکاح کو ناپسند کیا اور وہ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو گئیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح ختم کر دیا۔ ف

۵۲۷۔ أَخْبَرَكَ مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَلَسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجْتَمِعِ أَبِي بَرْدَةَ ابْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ خُنَسَاءِ ابْنَةِ خَدَامٍ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَلَّمَتْ ذَلِكَ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَدَتْ نِكَاحَهُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَبْغِي أَنْ تُنَكَحَ الثَّيِّبُ وَلَا الْبَكْرُ إِذَا بَلَغَتْ إِلَّا بِإِذْنِهَا مَا إِذْنُ الْبَكْرِ فَصَلَّتْهَا وَإِذَا بَلَغَتْ الثَّيِّبُ فَرَضَ عَلَيْهَا نِكَاحُهَا وَزَوْجُهَا وَإِلَّا فَهِيَ حُرٌّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، ثیبہ اور باکرہ عورت جب بالغ ہو جائیں تو ان کی اجازت کے بغیر ان کا نکاح کرنا مناسب نہیں۔ باکرہ عورت کی خاموشی اجازت ہے لیکن ثیبہ عورت کا زبان سے اقرار اس کی رضامندی متصور ہوگی خواہ اس کا نکاح اس کا باپ کرے یا کوئی دوسرا شخص۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَهُ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ فَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَ

چار بیویوں کی موجودگی میں مزید شادی کرنے کا بیان

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہمیں

۵۲۸۔ أَخْبَرَكَ مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ

ف امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عاقلہ بالغہ، ثیبہ عورت نکاح کے بارے میں خود مختار ہوتی ہے بلکہ والدین کی بھی ذمہ داری ہے کہ نکاح کرے وقت اس سے اجازت حاصل کر لیں۔ شوہر دیدہ عورت کو ثیبہ کہا جاتا ہے۔

۸۔ بَابُ نِكَاحِ الشِّفَارِ

نکاح شغار (وٹہ سٹہ) کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا شغار کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کا نکاح دوسرے شخص سے اس شرط پر کرے کہ دوسرا بھی اپنی بیٹی کا نکاح اس کے ساتھ کر دے جبکہ دونوں کے درمیان مہرنہ ہو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کسی عورت کا نکاح مہر قرار نہیں پاسکتا سوائے اس صورت کے کہ وہ اس شرط پر نکاح کرے کہ اس کا مہر یہ ہے کہ دوسرا شخص بھی اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کر دے گا تو نکاح درست ہوگا، تو عورتوں کی طرف سے مہر مثل ہوگا اس مہر میں نہ ترمیم ہو گی نہ اضافہ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۵۳۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ عَنِ الشِّفَارِ وَالشِّفَارُ أَنْ يُنِكَحَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُنِكَحَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا مَدَانٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَكُونُ الصَّدَاقُ نِكَاحًا مَدَانًا فَإِذَا تَزَوَّجَهَا عَلَى أَنْ يَكُونَ صَدَاقُهَا أَنْ يُزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ قَالَ نِكَاحٌ جَائِزٌ وَلَهَا صَدَاقٌ مِثْلَهَا عَنِ تَسَائِلِهَا لَوْ كَسَّ وَلَا شَطَطٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

ف اس شرط پر نکاح شغار (وٹہ سٹہ کا نکاح) کرنا کہ دونوں ہی حق مہر ادا نہیں کریں گے یہ ممنوع و گناہ ہے تاہم دونوں پر مہر مثل واجب ہوگا مہر مثل سے مراد بہنوں یا بھوپھی یا چچا کی بیٹیوں کا مہر ہے۔

لَا يَعْجِبُنَا أَنْ يَكُونَ مَا أَوْكَاهُ فِي رَحِمِ خَيْسِ نِسْوَةٍ
 حَرَّائِرَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَ
 الْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى -
 ایک طلاق دے کر باپنجویں عورت سے شادی کرے
 حتیٰ کہ مطلقہ اپنی عدت پوری کرے کیونکہ یہ بات درست
 نہیں ہے کہ ایک شخص کا پانی (منی) باپنج آزاد عورتوں
 کے رحم میں ہو۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
 اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ مَا يُوجِبُ الصَّدَاقَ

مہر کس چیز سے واجب ہوتا ہے

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو
 شخص اپنی بیوی کے پاس جائے اور خلوت صحیح ہو جائے
 تو مہر واجب ہو جاتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
 سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ
 علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے اور حضرت امام مالک
 رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر اس شخص نے خلوت صحیح کے
 بعد طلاق دے دی تو صرف نصف مہر لازم ہوگا سوائے
 اس کے کہ وہ عورت مرد کے پاس کافی دیر تک ٹھہری ہو
 ہو اور وہ اس سے لذت حاصل کرتا رہا تو اس صورت
 میں مہر واجب ہو جاتا ہے۔

۵۳۰ - أَخْبَرَنَا مَالِكُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
 كَثَابَةَ قَالَ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بِأَمْرَاتِهِ وَارْتَحَلَتْ
 الشُّرُورُ قَدْ وَجِبَ الصَّدَاقُ -
 قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
 أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا وَقَالَ مَالِكُ
 ابْنُ أَنَسٍ إِنْ طَلَّقَهَا بَعْدَ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ لَهَا
 إِلَّا نِصْفُ الْمَهْرِ إِذَا أَنْ يَطْوَلَ مَكْتُهَا وَيَتَلَدَّدُ
 مِنْهَا فَيَجِبُ الصَّدَاقُ -

ف خلوت صحیحہ یا جماع کرنے سے مہر واجب ہو جاتا ہے اور اگر نکاح کرنے کے بعد جماع سے قبل طلاق دے دی
 تو نصف مہر لازم ہوگا اگر نکاح کرتے وقت مہر کا نام نہ لیا تو نکاح منعقد ہو جائے گا۔

عَنْ حَتَّابٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَمْرُ بْنَ الْمُخَطَّابِ
 أَجَارَ شَهَادَةَ رَجُلٍ وَامْرَأَتَيْنِ فِي تِنْكَارٍ وَالرَّوْقَةَ
 قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
 حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی
 کو نکاح اور طلاق میں جائز قرار دیا ہے -
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اسی روایت
 سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں - یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
 علیہ کا قول ہے -

أَبَابُ الرَّجُلِ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَابْنَتِهَا وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ وَاخْتِهَا فِي مَلِكِ الْيَمِينِ

ماں بیٹی اور دو بہنوں کو ملک الیمین میں جمع کرنے کا بیان

۵۳۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
 عَمْرَ سَأَلَ عَنِ الْمَرْأَةِ وَابْنَتِهَا مِمَّا مَلَكَتِ
 الْيَمِينُ أَتَوْهَا أَحَدَهُمَا بَعْدَ الْأُخْرَى قَالَ
 لَا أُحِبُّ أَنْ أُجِيزَهُمَا جَمِيعًا وَنَهَاهُ -

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے
 والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق
 رضی اللہ عنہ سے ماں اور اس کی بیٹی کو بطور ملک الیمین جمع
 کرنے اور یکے بعد دیگرے ان سے جماع کرنے کے
 سلسلے میں سوال کیا گیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا
 میں اس بات کو اچھا نہیں سمجھتا کہ ان دونوں کی ایک ساتھ
 اجازت دوں اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے منع
 فرمایا۔

۵۳۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ
 بِنِ ذُوَيْبٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عُمَرَ عَنِ
 الْأُخْتَيْنِ مِمَّا مَلَكَتِ الْيَمِينُ هَلْ يَجْمَعُهُنَّ

حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
 کہ ایک شخص نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے دو
 بہنوں کو بطور ملک الیمین جمع کرنے کے سلسلے میں پوچھا؟

ف ماں اور بیٹی یا دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے علاوہ ازیں ان سے نکاح کرنا بھی حرام ہے۔ ماں، بیٹی، بہن،
 بھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی، دادی، نانی، بیوی کی بیٹی سے جو دوسرے خاوند سے ہو۔ بیوی کی ماں، نانی، دادی اور رضاعی
 بہن سے (مفتی امجد علی اعظمی، بہار شریعت جلد ۷، ص ۱۶ شیخ غلام علی اینڈ سنٹر لاہور)

۹۔ بَابُ نِكَاحِ السِّرِّ

خفیہ طور پر نکاح کرنے کا بیان

۵۳۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّ عُمَرَ أَيْ
يَحُلُّ فِي نِكَاحٍ لَمْ يَشْهَدْ عَلَيْهِ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ
فَقَالَ عُمَرُ هَذَا نِكَاحُ السِّرِّ وَلَا نُجِيزُهُ وَلَوْ كُنْتُ
تَقَدَّمْتُ فِيهِ لَرَجَمْتُ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ بِالنِّكَاحِ
لَا يَجُوزُ فِي أَقَلِّ مِنْ شَاهِدَيْنِ وَإِنَّمَا شَهِدَ
عَلَى هَذَا الَّذِي رَدَّكَ عُمَرُ بِرَجُلٍ وَالْمَرْأَةِ فَهَذَا
نِكَاحُ السِّرِّ لِإِنَّ الشَّهَادَةَ لَمْ تَكْمَلْ وَلَوْ كُنْتِ
الشَّهَادَةُ بِرَجُلَيْنِ أَوْ رَجُلٍ وَامْرَأَتَيْنِ كَانَ
نِكَاحًا جَائِزًا وَإِنْ كَانَ سِرًّا فَلَا تَمَاقُصِدُ
نِكَاحُ السِّرِّ أَنْ يَكُونَ بِغَيْرِ شُهُودٍ قَامَتِ
إِذَا كُنْتِ فِيهِ الشَّهَادَةُ فَهُوَ نِكَاحُ الْعِلَانِيَةِ
وَإِنْ كَانُوا أَسْرُودَةً -

۵۳۵۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ

حضرت ابو زبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک ایسا شخص پیش
کیا گیا جس کے نکاح میں بطور گواہ صرف ایک مرد اور ایک
عورت شریک ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے
فرمایا یہ نکاح خفیہ ہے تو ہم اس کی اجازت نہیں دیتے
اگر مجھے پیشگی اس کا علم ہوتا تو میں (اس پر) رجم کرتا
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ دو گواہوں سے کم
سے نکاح جائز نہیں ہوگا جس شخص کے نکاح کو حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسترد کیا۔ اس میں ایک مرد
اور ایک عورت گواہ تھی جس سے گواہی مکمل نہیں ہوتی اور
اگر دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں بطور گواہی شریک
تو نکاح جائز ہوتا خواہ وہ نکاح خفیہ ہوتا۔ خفیہ نکاح
گواہوں کے بغیر ہو تو وہ فاسد ہے اور اگر اس میں گواہ
ہوں تو وہ نکاح علانیہ ہے اگرچہ انھوں نے اسے
پوشیدہ رکھا ہو۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

ف شرائط اور گواہوں کے بغیر جو نکاح کیا جائے اسے "خفیہ نکاح" کہا جاتا ہے دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی ضروری ہے یعنی ان کی موجودگی میں ایجاب و قبول کرنے کا نام نکاح ہے

المُسَيَّبِ اِنَّهٗ كَانَ يَقُولُ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَاَةً
 فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَمْسَسَهَا فَاِنَّهٗ يُضْرَبُ لَهٗ اَجَلٌ
 سَنَةً فَاِنْ مَسَّهَا دَالَ فُرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے جس
 شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اسے بیوی سے
 جماع کرنے کی قوت نہیں ہے تو مرد کو ایک سال کی
 مہلت دی جائے گی (ایک سال مکمل ہونے پر) اگر
 اس نے جماع کر لیا تو ٹھیک ہے ورنہ زوجین کے درمیان
 جدائی کر دی جائے گی۔ ف۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
 سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
 علیہ کا قول ہے اگر سال مکمل ہونے پر شوہر نے بیوی
 سے جماع نہ کیا تو عورت اپنی ذات کے سلسلہ میں خود
 مختار ہوگی۔ اگر عورت نے خاوند کو پسند کر لیا تو وہ مرد
 کی بیوی برقرار رہے گی اس کے بعد اسے کبھی اختیار حاصل
 نہیں ہوگا اور اگر عورت نے اپنی ذات کو اختیار (علیحدہ) کرنے
 کا ارادہ کر لیا کیا تو یہ طلاق بائنہ ہو جائے گی۔ اگر سال
 کے دوران مرد نے دعویٰ کر دیا کہ میں نے بیوی سے جماع
 کیا ہے تو اگر عورت شبہ ہوگی تو مرد کا دعویٰ قسم کے ساتھ
 معتبر ہوگا اور اگر بیوی باکرہ ہو تو عورتیں اسے دیکھ کر اس
 کے باکرہ ہونے کا بتادیں تو وہ قسم کھا کر کہہ دے کہ اس
 سے شوہر نے جماع نہیں کیا اس کے بعد اسے اپنی ذات
 کے بارے اختیار حاصل ہو جائے گا اور اگر عورتیں اس
 (عورت) کے شبہ ہونے کا کہیں تو شوہر کا قول (دعویٰ)
 معتبر ہوگا جبکہ وہ قسم کھا کر کہے کہ میں نے اس سے جماع کیا ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
 أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ اِنْ مَضَتْ سَنَةٌ وَلَمْ
 يَمْسَسْهَا خَيْرَتْ فَاِنْ اخْتَارَتْهُ فَهِيَ زَوْجَتُهُ
 وَلَا خِيَارَ لَهَا بَعْدَ ذَلِكَ اَبَدًا وَاِنْ اخْتَارَتْ
 نَفْسَهَا فَهِيَ تَطْلِيْقُهُ بَائِنَةً وَاِنْ قَالَ اِنِّي
 قَدْ مَسِسْتُهَا فِي السَّنَةِ اِنْ كَانَتْ تَيْبًا
 فَالْقَوْلُ قَوْلُهُ مَعَ يَمِيْنِهِ وَاِنْ كَانَتْ بَكْرًا
 نَظَرَ اِلَيْهَا النِّسَاءُ فَاِنْ قُلْنَ هِيَ بِكْرٌ
 خَيْرَتْ بَعْدَ مَا تَحَلَّفَ بِاللهِ مَا مَسَّهَا وَاِنْ
 قُلْنَ هِيَ تَيْبٌ فَالْقَوْلُ قَوْلُهُ مَعَ يَمِيْنِهِ
 لَقَدْ مَسِسْتُهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ
 الْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

ف۔ یہ تطلق یا جدائی بیوی کی رضامندی سے ہوگی اگر عورت تفریق و تطلق کو پسند نہ کرتی ہو تو جدائی نہیں ہوگی
 یہ جدائی خلیفہ یا قاضی یا عدالت کی وساطت سے ہوگی۔

بَيْنَهُمَا فَقَالَ حَلَّتَهُمَا آيَةٌ وَحَدَّثَتْهُمَا آيَةٌ
مَا كُنْتُ لَأَصْنَعُ ذَلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ عَلِيٌّ رَجُلًا
مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ
عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَوْ كَانَ لِي مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ شَرَّ
أَبَيْتِ يَاحِدٍ فَعَلَّ ذَلِكَ جَعَلْتُهُ نَكَالًا قَالَ ابْنُ
شِهَابٍ أَمَّا هُوَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ -

آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آیت انہیں حلال قرار
دیتی ہے (إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ) جبکہ دوسری آیت
انہیں حرام قرار دیتی ہے (وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ
الْمَرْأَتَيْنِ) اور میں خود ایسا نہیں کرتا پھر وہ شخص نکل کر
ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور ان سے
اس سلسلے میں سوال کیا؟ انہوں نے صحابی رسول نے
جواب دیا اگر مجھے اختیار حاصل ہوتا کہ میں ایسے شخص کو
پالوں تو اسے ضرور مرادوں۔ حضرت ابن شہاب زہری
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ وہ صحابی حضرت
علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان روایات
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ماں بیٹی اور دو بہنوں کو
بطور ملک بمین جمع کرنا مناسب نہیں ہے حضرت عمار بن
یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے آزاد
عورتوں کے حق میں حرام قرار دی ہیں وہ کنیزوں کے حق
میں بھی حرام ہیں سوائے اس کے کہ ایک مرد جتنی چاہے
لوٹ بایں رکھ سکتا ہے لیکن اس کے لیے چار سے زائد
آزاد عورتیں رکھنے کی اجازت نہیں ہے یہی امام اعظم ابو
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كَلِمَةٌ نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي
أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَبَيْنَ ابْنَتِهَا وَكَابِتَيْنِ
الْمَرْأَةِ وَأَخْتِهَا فِي مِلْكِ الْيَمِينِ قَالَ عَمَّارُ بْنُ
يَاسِرٍ مَا حَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْحَرَائِرِ شَيْئًا
إِلَّا وَفَدَّ حَرَمَ مِنَ الْإِمَاءِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنْ
يَجْمَعَهُنَّ رَجُلٌ يَعْنِي بِذَلِكَ أَنَّكَ يَجْمَعُ مَا
شَاءَ مِنَ الْإِمَاءِ وَلَا يَحِلُّ لَهُ فَوْقَ أَرْبَعِ
حَرَائِرٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

۱۱۔ بَابُ الرَّجُلِ يَتَّكُمُ الْمَرْأَةَ وَلَا يَصِلُ إِلَيْهَا لِعَلَّةٍ بِالْمَرْأَةِ أَوْ بِالرَّجُلِ

نکاح کے بعد بیوی یا اپنی بیماری کے باعث مرد کا عورت کے پاس جاننا یا

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ کا بیان

۶۳۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا شِهَابٌ عَنْ سَعِيدِ

۵۳۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ
 الْأَسَدِيُّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ
 ابْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ تَسَاءَلْنَا الْأَبْكَارَ فِي الْفُسَيْهَاتِ ذَوَاتِ الْأَبِ وَغَيْرِ الْأَبِ -
 قَالَ مُحَمَّدٌ فِيهِذَا نَأْخُذُ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باکرہ عورتوں
 سے ان کی ذات کے بارے اجازت لی جائے گی،
 خواہ وہ باپ والی ہوں یا نہ ہوں۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
 سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں

۱۳۔ بَابُ النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ

ولی کے بغیر نکاح کا بیان

۵۴۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا رَجُلٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
 الْمُسَيْبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا يَصْدُقُ
 لِامْرَأَةٍ أَنْ تُنْكَحَ إِلَّا بِإِذْنِ وَلِيِّهَا أَوْ ذِي الرَّأْيِ
 مِنْ أَهْلِهَا أَوِ السُّلْطَانِ -

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
 کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر کوئی عورت
 اپنے ولی یا اپنے خاندان کے صاحب رائے یا خلیفہ وقت
 کی اجازت کے بغیر نکاح کرے درست نہیں ہے۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ولی کی اجازت
 کے بغیر نکاح درست نہیں ہے اگر اس (عورت) اور
 ولی کے درمیان اختلاف ہو تو اس کا ولی سلطان (خلیفہ وقت)

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ فَإِنْ
 تَسَاءَلْنَا جَرَّتْ هِيَ وَالْوَلِيُّ فَالسُّلْطَانُ وَوَلِيُّ مَنْ
 لَا وِلْيَ لَهَا فَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ إِذَا وَصَّعَتْ

فل باکرہ سے مراد وہ عورت ہے جس کا پردہ بکارت نہ بچھا ہو۔ اگر وہ عاقلہ بالغہ ہو تو وہ بھی اپنے نفس کی
 حق دار ہوگی۔ یعنی والدین کی اجازت کے بغیر اگر نکاح کر لیتی ہے تو جائز ہے البتہ والدین شادی کرنے وقت
 اس کی رائے اور رضا حاصل کریں گے۔

فل عاقلہ بالغہ عورت نے ولی کے بغیر نکاح کفو میں کر لیا تو جائز ہے۔ ناہالغہ کا نکاح ولی کی رضا کے بغیر
 جائز نہیں۔ مسلمان عاقل اور بالغ ہونا "ولی" کے لیے ضروری ہے۔ باپ یا بھائی اور یا کوئی اور رشتہ دار "ولی"
 ہو سکتا ہے۔
 (بہار شریعت حصہ ہفتم)

یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

حضرت مجتہد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرتا ہے جبکہ مرد کو جنون یا کوئی اور بیماری ہو تو عورت کو اختیار حاصل ہوگا اور اگر چاہے نکاح باقی رکھے اور اگر چاہے علیحدگی اختیار کرے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب مرد کو مستقل مرض لاحق ہو تو بیوی کو اختیار حاصل ہوگا کہ چاہے نکاح برقرار رکھے اور اگر چاہے توجہ دہائی کر لے۔ ورنہ نامرد اور خفی ہونے کے علاوہ بیوی کو اختیار حاصل نہیں ہوتا۔

۵۳۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مَجْبَرٌ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَبِهِ جُنُونٌ أَوْ ضَرْفًا فَاتَّهَلَّانِ شَاءَتْ كَرَّتْ وَرَأَتْ شَاءَتْ فَارَقَتْ -

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا كَانَ امْرَأًا لَا يَحْتَمِلُ مَحِيْرَةً فَإِنْ شَاءَتْ قَرَّتْ وَإِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْ وَإِلَّا لَخِيَارَ لَهَا إِلَّا فِي الْعَيْنَيْنِ وَالْمَجْبُوبِ -

۱۲- بَابُ الْبِكْرِ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا

بکرہ عورت سے اجازت لینے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹہ عورت اپنی ذات کے بارے اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور بکرہ سے اس کی ذات کے سلسلے میں اجازت لی جائے گی اور اس کی خاموشی اجازت ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے ولی خواہ باپ ہو یا غیر باپ اس بارے میں سب برابر ہیں۔

۵۳۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْقَضِيٍّ عَنْ ثَابِتِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا يَمُّ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صَمَاتُهَا -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَذَاتِ الْإِبِ وَغَيْرِ الْإِبِ فِي ذَلِكَ سَوَاءٌ -

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ثالث تعینات کر دیا ،
انہوں نے (حضرت زید بن ثابت) فیصلہ کر دیا کہ
اس (مرحومہ) کا حق مہر نہیں ہوتا البتہ اسے میراث
ملے گی ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ نہیں کرتے ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا جبکہ اس کا مہر
مقرر نہیں کیا تھا وہ اس سے جماع کرنے سے پہلے
فوت ہو گیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کسی ترمیم و اضافہ کے بغیر عورت کے لیے مہر مثل ہوگا ۔
جب انہوں نے (حضرت عبداللہ بن مسعود) نے یہ فیصلہ کر دیا
تو فرمایا: اگر یہ فیصلہ درست ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف
سے ہے اور اگر غلط ہے تو میری طرف سے اور شیطان
کی طرف سے ہے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس سے بری ہیں ۔ حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے
کہا ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ وہ شخص معقل بن سنان رضی اللہ
عنہ میں جن کا شمار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام
میں ہوتا ہے ۔ میں اس ذات کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں جس
کی قسم کھائی جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
برود بنت فاشق اشجعیہ کے ہارے اسی طرح فیصلہ
کیا تھا راوی حدیث کا بیان ہے کہ اس پر حضرت عبداللہ بن

قَالَ مُحَمَّدٌ وَكَسْنَا نَاخِدُ بِهِذَا ۔

۵۲۲- أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَتَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ
يُفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ
بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ لَهَا صَدَاقٌ
مِثْلِهَا مِنْ نِسَائِهَا لَا وَكَسَ وَلَا شَطَطَ فَنُتَا
قَضَى قَالَ فَإِنْ تَكُنْ صَوَابًا فَمِنَ اللَّهِ وَ
إِنْ تَكُنْ خَطَأً فَمِنِّي وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَاللَّهُ
وَرَسُولُهُ بَرِيئَانِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ جُلَسَائِهِ
بَلَّغْنَاكَ مَعْقِلُ بْنُ نَسَانَ الْأَشْجَعِيَّ
وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَيْتَ وَالَّذِي يُحْلِفُ بِهِ
بِفَضْلِهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي بَرْدِ ابْنَةِ وَاشِقِ الْأَشْجَعِيَّةِ قَالَ
فَفَرِحَ عَبْدُ اللَّهِ فَرِحَةً مَا فَرِحَ قَبْلَهَا
مِثْلَهَا لِمَوَافَقَةِ قَوْلِهِ قَوْلَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَسْرُوقٌ

ف نکاح کے وقت اگر ”مہر“ کا ذکر نہ کیا تو نکاح منعقد ہو جائے گا تاہم مہر مثل ادا کرنا ہوگا ۔ مہر مثل سے
مراد بہنوں، مچھوپی یا چچا کی بیٹیوں کا مہر ہے ۔

تَفْسِرَهَا فِي كَفَاءَةٍ وَلَمْ تَقْصِرْ فِي نَفْسِهَا فِي صَدَاقٍ
فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ وَمِنْ حُجَّتِهِ قَوْلُ عُمَرَ فِي هَذَا
الْحَدِيثِ أَوْ ذِي الرَّأْيِ مِنْ أَهْلِهَا إِنَّهُ لَيْسَ
بِوَلِيِّي وَقَدْ أَجَازَ نِكَاحَهُ لِأَنَّهَا إِذَا
أَنْ لَا تَقْصِرَ بِنَفْسِهَا فَإِذَا فَعَلَتْ هِيَ ذَلِكَ
جَائِزٌ -

ہوگا۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:
جب کوئی عورت اپنے کفو میں نکاح کرے اور اس کے
مہر مثل میں بھی کمی نہ ہو تو نکاح جائز ہے۔ اس کی دلیل
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول ہے جو مذکورہ حدیث
میں مذکور ہے کہ اَوْ ذِي الرَّأْيِ مِنْ أَهْلِهَا جبکہ وہ
(صاحب رائے) ولی نہیں ہے جبکہ حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے اس نکاح کو جائز قرار دیا۔ اس کی وجہ
یہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی غرض یہ تھی کہ عورت مہر میں
کمی نہ کرے۔ جب عورت ایسے کرے تو (یعنی مہر مثل
متعین کر لے) تو نکاح جائز قرار پائے گا۔

۱۲۔ بَابُ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ لَا يَفْرِضُ لَهَا صَدَاقًا

مہر مقرر کیے بغیر نکاح کرنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی جن کی والدہ حضرت زید بن
خطاب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں وہ حضرت عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں اور ان کا انتقال
ہو گیا جبکہ ان کے مہر کا ذکر نکاح کے وقت نہیں ہوا
تھا ان کی والدہ نے حق مہر کے حصول کا مطالبہ کیا حضرت
عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ مہر کا استحقاق
نہیں رکھتیں، اگر اس کا مہر ہوتا تو ہم اسے نہ روکتے اور
ہم اس پر ظلم نہ کرتے ان کی والدہ نے یہ بات تسلیم کر
سے انکار کر دیا اس مسئلہ کے حل کیسے لوگوں نے حضرت

۵۴۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَتًا
لِعَبِيدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَأُمُّهَا ابْنَةُ زَيْدِ بْنِ
الْحَطَّابِ كَانَتْ تَحْتَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
فَمَاتَ وَلَمْ يُسَمِّ لَهَا صَدَاقًا فَقَامَتْ أُمُّهَا
تَطْلُبُ صَدَاقَهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَيْسَ لَهَا
صَدَاقٌ وَلَوْ كَانَ لَهَا صَدَاقٌ لَمْ تُسَبِّكُمَا
وَلَمْ تُظْلِمْنَا قَابَتْ أَنْ تَقْبَلَ ذَلِكَ
فَجَعَلُوا بَيْنَهُمْ زَيْدَ بْنِ ثَابِتٍ فَقَضَى أَنْ
لَا صَدَاقَ لَهَا وَلَهَا الْمِيرَاثُ -

تَمَّاعْتَدَتْ بِقِيَّتِهِ عِدَّتَهَا مِنَ الْأَوَّلِ ثُمَّ
اعْتَدَتْ عِدَّتَهَا مِنَ الْآخِرِ ثُمَّ لَمْ يَنْكِحْهَا
أَبَدًا قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَكَلِمَةُ مَهْرَهَا
بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا -

کوئی پیغامِ نکاح بھیج سکتا ہے۔ اگر دوسرے خاوند
نے اس سے جماع کر لیا تو بھی دونوں کے درمیان جدائی
کر دی جائے گی۔ عورت پہلے خاوند کی باقی ماندہ عدت
گزارے گی تو عورت پہلے سابقہ شوہر کی عدت مکمل
کر لگی پھر دوسرے شوہر کی، دوسرا شوہر پھر بھی اس سے
نکاح نہیں کر سکتا۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ
عنه نے فرمایا عورت کے لیے مہر ہوگا کیونکہ شوہر نے
(اپنے لیے) اس کی شرمگاہ حلال تصور کی۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَّغْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
رَجَعْنَا عَنْ هَذَا الْقَوْلِ إِلَى قَوْلِ عَلِيِّ بْنِ
أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمیں یہ
روایت پہنچی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے
اپنے اس قول سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا۔

۵۴۴ - أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ عَنِ
الْحَكِيمِ بْنِ عَمِيْنَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ رَجَعْنَا
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي الَّتِي كَتَبْنَا فِي
عِدَّتِهَا إِلَى قَوْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ
ذَلِكَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ إِذَا دَخَلَ بِهَا فَرْجٌ
بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَجْمَعَا أَبَدًا وَأَخَذَ صَدَاقَهَا
فَجَعَلَ فِي بَيْتِ الْمَالِ فَقَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللَّهُ
وَجْهَهُ لَهَا صَدَاقُهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا
فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا مِنَ الْأَوَّلِ تَزَوَّجَهَا

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ”عدت کے دوران عورت
دوسرے شخص سے نکاح کرنے کے مسئلہ میں حضرت علی
رضی اللہ عنہ کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا۔ وہ مسئلہ
یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب
مطلقہ سے دوسرا شخص جماع کرے تو دونوں کے درمیان
جدائی کر دی جائے گی اور دونوں کبھی بھی جمع نہیں ہو سکیں
گے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس مطلقہ کا مہر بیکر
بیت المال میں جمع کر دیا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے

ف عدت کے دوران عورت کا نکاح کرنا ممنوع و حرام ہے جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو اس کی عدت سوا چار مہینے
حاملہ کی عدت وضع حمل (بچے کی پیدائش) سے اور طلاق کی عدت تین مہینے ہیں گویا عدت کے دوران عورت اپنے شوہر
کے عقد میں متصور ہوگی اس لیے اس دوران نکاح کرنا ظلم ہے۔

مسعود رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے اس سے قبل اتنے خوش کبھی نہیں ہوئے تھے۔ اس کی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کی مطابقت تھی۔ حضرت مسروق بن اجدع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وراثت کے اجراء کے لیے حق مہر کا پہلے ہونا ضروری ہے۔

بُنُّ الْأَجْدَعِ عِزًّا لَا يَكُونُ مِيرَاثًا حَتَّى يَكُونَ قَبْلَهُ صَدَاقٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَدُّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۱۵۔ بَابُ الرَّجُلِ تَزَوَّجَ فِي عِدَّتِهَا

دورانِ عدتِ عورت کا نکاح کرنے کا بیان

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن مسیب اور حضرت سلیمان بن لیسا رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی لڑکی حضرت رشید ثقفی کے نکاح میں تھی تو انھوں نے اسے طلاق دیدی، دورانِ عدت اس (مطلقہ) نے ابو سعید بن منبہ یا ابوالجلاس بن منبہ سے شادی کر لی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے (مطلقہ) کو اور اس کے خاوند کو کور سے مارے اور دونوں کے درمیان جدائی کر دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس عورت نے اپنی عدت کے دوران نکاح کیا اگر خاوند نے اس کے جماع نہیں کیا تو دونوں کے درمیان جدائی کر دی جائیگی اور عورت پہلے شوہر کی باقی ماندہ عدت مکمل کرے گی۔ پھر

۵۳۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَافٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَا أَنَّ ابْنَةَ طَلْحَةَ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ كَانَتْ تَحْتَ رَشِيدِ الثَّقَفِيِّ فَطَلَّقَهَا فَتَلَقَّتْ فِي عِدَّتِهَا أَبَا سَعِيدِ بْنِ مُنْبَهٍ وَأَبَا الْجَلَّاسِ ابْنَ مُنْبَهٍ فَضَرَبَهَا عَمْرٌ وَضَرَبَ زَوْجُهَا بِأَيْحُفَقَةَ ضَرْبَاتٍ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ عَمْرٌ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحْتُ فِي عِدَّتِهَا فَإِنْ كَانَ زَوْجُهَا الَّذِي تَزَوَّجَهَا لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَأَعْتَدْتُ بِقِيَّةِ عِدَّتِهَا مِنَ الْأَوَّلِ ثُمَّ كَانَ خَاطِبًا مِنَ الْخَطَّابِ وَإِنْ كَانَ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا

یَبْلُغُنِي عَنْكُمَا الْآخِرَ وَالْأَوَّلَ وَالْحَقَّ الْوَلَدَ
بِالْأَوَّلِ -

(مزید) فرمایا: تمھاری طرف سے تصور خیر کے علاوہ کوئی
چیز مجھ تک نہیں پہنچی اور آپ رضی اللہ عنہ نے بچہ پہلے
خاوند کے سپرد کر دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ الْوَلَدَ
وَلَدَ الْأَوَّلِ لِأَنَّهَا جَاءَتْ بِمَعْنَى الْآخِرِ
لِأَنَّ مِنْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَلَا تَلِدُ الْمَرْأَةُ
وَلَدًا تَامًا قَلَّ مِنْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ فَهَوَّابُ
الْأَوَّلِ وَيُفَرَّقُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْآخِرِ وَلَهَا
الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا إِلَّا قَلَّ
مِمَّا سَتَى نَهَا وَمِنْ مَهْرٍ مِثْلِهَا وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ بچہ پہلے خاوند کا
ہوگا اس لیے کہ عورت دوسرے خاوند کے پاس صرف
چھ مہینے سے کم عرصہ ٹھہری۔ کوئی عورت چھ مہینے سے کم
خاوند کے ہاں ٹھہرے تو وہ کامل بچہ پیدا نہیں کر سکتی
تو بچہ پہلے خاوند کا ہوگا اور دونوں کے درمیان جدائی کہ
دی جائے گی عورت کے لیے مہر ہوگا کیونکہ شوہر نے
عورت کی فرج کلاپنے لیے حلال تصور کیا اس (عورت)
کا مہر متعین کردہ مقدار اور مہر مثل سے کم ہوگا۔ یہی امام
اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے

۱۶۔ بَابُ الْعَزْلِ

عزل کا بیان

۵۴۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَ قَالِمْ أَبُو النَّضْرِ
عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّهُ كَانَ يَعْزِلُ -

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
اپنے والد (حضرت سعد) کے حوالے سے بیان کرتے
ہیں کہ وہ عزل کرتے تھے۔ ف

ف جماع کے دوران خسروچ منی کے وقت عضو تامل کو عورت کی شرم گاہ سے باہر نکال لینے کو "عزل"
کہا جاتا ہے۔ کنیز سے جماع کرتے وقت اس کی اجازت کے بغیر عزل جائز ہے تاہم آزاد عورت (بیوی) سے
اس کی رضامندی سے عزل کرنا جائز ہے۔

الْأَخْرَانِ شَاءَ فَرَجَعَهُ عُمَرُ إِلَى قَوْلِ عَلِيٍّ
ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا -

فرمایا: عورت کے لیے مہر ہے اس وجہ کہ دوسرے
شخص نے اس کی شرمگاہ کو (اپنے لیے) حلال سمجھا جب
عورت پہلے شوہر کی عدت پوری کر لے اگر چاہے تو
دوسرے سے شادی کر سکتی ہے تو حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے
قول کی طرف رجوع کر لیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَهْدَانَا خُذْ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۵۲۵ - أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ امْرَأَةً هَلَكَ
عَنْهَا نَرْوُجُهَا فَأَعْتَلَّتْ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ
وَعَشْرًا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ حِينَ حَلَّتْ فَكَثَّتْ
عِنْدَ زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَنِصْفًا ثُمَّ
وَلَدَتْ وَلَدًا تَامًا فَجَاءَ نَرْوُجُهَا إِلَى
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَدَعَا عُمَرَ نِسَاءً مِنْ
نِسَاءِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَدْ مَاءَ فَسَأَلَهُنَّ
عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ أَنَا أَخْبِرُ
كَهَ امْرَأَتِيهِ الْمَرْأَةَ هَلَكَ زَوْجُهَا حِينَ
حَمَلَتْ فَأَهْرَيْتِ الدَّمَاءَ وَحَشَفَ وَلَدُهَا
فِي بَطْنِهَا فَلَمَّا مَاتَ بِهَا زَوْجُهَا الَّذِي
نَكَحَّتْهُ وَأَمَّا الْوَلَدُ الْمَاءُ تَحْرَكَ الْوَلَدُ
فِي بَطْنِهَا وَكَبُرَ فَصَدَّقَهَا عُمَرُ بِذَلِكَ وَ
فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ عُمَرُ أَمَا إِنَّ لَكُمْ

حضرت عبداللہ بن ابوامیہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا تو اس نے چار مہینے
اور کس دن عدت گزار لی۔ عدت پوری کرنے کے بعد
اس نے نکاح کر لیا پھر وہ (عورت) ساڑھے چار مہینے
اپنے شوہر کے ہاں ٹھہری رہے اور بالکل مکمل پچھنم دیا
اس کا شوہر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت
میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نہایت
جاہلیت کی خواتین کو طلب فرمایا اور ان سے اس مسئلہ
کے سلسلے میں دریافت کیا۔ ان میں سے ایک عورت نے
جواب دیا کہ میں اس کے بارے بتاتی ہوں اس عورت کا
خاوند فوت ہو گیا جبکہ یہ حاملہ تھی۔ اس کا خون بہہ گیا جس
کے نتیجے میں اس کا بچہ پیٹ میں خشک ہو گیا پھر اس نے
دوسرے آدمی سے شادی کر لی تو بچے کو پانی پہنچ گیا تو بچہ
پیٹ میں حرکت کرنے لگا اور بڑا ہو گیا۔ حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت کی تصدیق کی اور دونوں
میں جدائی کر دی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی لونڈیوں سے عزل کرتے ہیں تاکہ ان کے ہاں بچہ پیدا نہ ہو۔ اگر کسی لونڈی کے آقا نے میرے سامنے اس سے جماع کرنے کا اقرار کیا تو میں بچہ اس کے سپرد کروں گا بعد میں خواہ عزل کریں یا نہ کریں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو تنبیہ کرنے کیلئے یہ کہا تھا کہ وہ ان سے جماع کر کے نطفہ ضائع نہ کریں اور بے شک ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنی لونڈی سے جماع کیا تو اس نے بچہ جن دیا تو انھوں نے اس سے انکار کر دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی لونڈی سے جماع کیا وہ حاملہ ہو گئی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ تعالیٰ! جو عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد سے نہیں ہے تو اسے اولاد عمر سے نہ ملا۔ اس لونڈی نے سیاہ رنگ کا بچہ جن دیا تو لونڈی نے اقرار کیا کہ یہ ایک چرواہے سے ہے۔ اس سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب خاوند لونڈی کو پردے میں رکھے اور باہر نہ جانے دے لونڈی نے بچہ جن دیا تو اس اور اللہ تعالیٰ کے درمیان بچہ کے انکار سے گنجائش نہیں رہتی۔ اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔

۵۴۹- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَعْزِلُونَ عَنْ وُلَادِهِمْ لِأَنَّ نِسَاءَهُمْ فَيَعْتَرِفْنَ سَيِّدَهُنَّ أَنَّهِنَّ قَدْ أَلْمَبْنَ بِهَا إِلَّا أَلْحَقْتُ بِهِمْ وَكَلَدَهُنَّ فَاغْتَزَلُوا بَعْدَ مَا تَرَكَوْا-

قَالَ مُحَمَّدٌ إِنَّمَا صَنَعَ هَذَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ التَّمْهِيدِ لِلنَّاسِ أَنْ يُضَيِّعُوا وُلَادَتَهُمْ وَهُمْ يَطُورُنَّهُمْ قَدْ بَلَّغْنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَطِئَ جَارِيَةً لَهُ فَبَجَاءَتْ بِوَلَدٍ فَتَفَاهَهُ وَأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَطِئَ جَارِيَةً لَهُ فَحَمَلَتْ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَلْحِقْ بِأَلِ عُمَرَ مِنْ نَيْسٍ مِنْهُمْ فَبَجَاءَتْ بِغُلَامٍ أَسْوَدَ فَأَقْرَبَتْ أَنَّكَ مِنَ الدَّرَاعِيِّ فَانْتَفَى مِنْهُ عُمَرُ وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَقُولُ إِذَا أَحْصَيْتَهَا وَلَمْ يَدْعُهَا تَخْرُجْ فَبَجَاءَتْ بِوَلَدٍ لَمْ يَسَعَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَرْيَمَ عَمْرٍ وَجَلَّ أَنْ يَلْتَفِيَ مِنْهُ فَبِهَذَا نَأْخُذُ-

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی والدہ
حضرت ام ولد رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت ابو ایوب
رضی اللہ عنہ عزل کرتے تھے۔

حضرت حجاج بن عمرو بن غزیرہ رضی اللہ عنہ کا بیان
ہے کہ وہ ایک دفعہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے
پاس بیٹھے ہوئے تھے تو ان کے پاس اہل یمن میں سے
ایک شخص ابن فہد آیا اور کہا اے ابو سعید! بے شک
میرے ہاں لونڈیاں ہیں جو میری بیویوں سے زیادہ
خوبصورت ہیں لیکن مجھے پسند نہیں ہے کہ وہ مجھ سے معاملہ
ہوں کیا میں عزل کر سکتا ہوں؟ راوی حدیث کا بیان
ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے
حجاج! انھیں سسلہ بتا دیں۔ حجاج نے کہا اللہ تعالیٰ
آپ کی مغفرت کرے ہم لوگ تو صرف آپ سے کچھ سیکھنے
کے لیے آپ کے پاس بیٹھے ہیں۔ حضرت زید بن ثابت
رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے کہا وہ تمھاری کھیتی ہے
اگر تم چاہو تو اسے پیاسی رکھو اور اگر چاہو تو اسے سیراب
کرو، اس شخص نے کہا: یہ بات میں حضرت زید رضی اللہ
عنہ سے بھی سنا کرتا تھا تو حضرت زید نے کہا، اس نے
سچ کہا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ لونڈی سے عزل کرنے میں
ہم کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں اور آزاد عورت سے اس کی
اجازت کے بغیر عزل درست نہیں اگر لونڈی کسی شخص کی
زوجہ ہو تو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر عزل نہیں کرنا
چاہیے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے

۵۴۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَفْلَحٍ مَوْلَى أَبِي أَبِي أَيُّوبَ
الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أُمِّهِ وَلِدِ ابْنِ أَيُّوبَ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ كَانَ يُعْزِلُ
۵۴۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا صَمْرَةَ بْنُ سَعِيدِ
الْمَدَائِنِيِّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرِو بْنِ غَزِيْرَةَ
أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَجَاءَهُ
ابْنُ فَهْدٍ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ
إِنَّ عِنْدِي جَوَارِيَ لَيْسَ نِسَائِي اللَّاتِي كُنْتُ
يَأْتِيَنِي بِأَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهُنَّ وَ لَيْسَ كُنْتُ يُعْجِبُنِي
أَنْ تَحْمِلَ مِنِّي فَأَعْزَلَ قَالَ قَالَ أَفْتِي يَا
حَجَّاجُ قَالَ قُلْتُ عَفَرَ اللَّهُ لَكَ إِنَّمَا نَجْلِسُ
إِلَيْكَ لِتَتَعَلَّمَ مِنْكَ قَالَ أَفْتِي قَالَ قُلْتُ
هُوَ حَرْثُكَ إِنْ شِئْتَ عَطَشْتَهُ وَإِنْ شِئْتَ
سَقَيْتَهُ قَالَ وَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ ذَلِكَ مِنْ
تَرِيدٍ فَقَالَ تَرِيدُ صَدَقَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا تَدْرِي بِالْعَزْلِ
بِأَسَاسٍ مِنَ الْأَمَةِ وَ أَمَّا الْحُرَّةُ فَلَا يَتَّبَعِي
أَنْ يُعْزَلَ عَنْهَا إِلَّا بِإِذْنِهَا وَإِذَا كَانَتْ الْأَمَةُ رَوْحَةً
الرَّجُلِ يَتَّبَعِي أَنْ يُعْزَلَ عَنْهَا إِلَّا بِإِذْنِ مَوْلَاهَا
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الطلاق

۱۔ باب طلاق الشُّنَّةِ

طلاق مسنون کا بیان

۵۵۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ
 قَالَ سَمِعْتُ بَنَ عُمَرَ يَقْرَأُ بِهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِقُوهُنَّ لِقَبْلِ عِدَّتِهِنَّ
 حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
 کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ پڑھتے
 ہوئے سنا: اے ایمان والو! جب تم عورتوں کو طلاق دو
 تو ان کی عدت سے کچھ وقت پہلے دو۔ ف

ف طلاق سے مراد اس سے تعلق و واسطہ ختم کرنا ہے جو نکاح کی شکل میں قائم ہوا تھا طلاق کی تین اقسام ہیں۔
 (۱) طلاق احسن (۲) طلاق حسن یا مسنون اور (۳) طلاق بدعت یا قبیح۔ (۱) طلاق احسن یہ ہے کہ بیوی کو ایسے طہر میں
 ایک طلاق دینا جس میں جماع نہ کیا ہو پھر اسے علیحدہ چھوڑ دیا جائے حتیٰ کہ اس کی عدت ختم ہو جائے۔ (۲) طلاق
 حسن یا سنت طلاق یہ ہے کہ شوہر اپنی زوجہ کو ایک طہر میں ایک طلاق دے، دوسری طلاق دوسرے طہر میں اور تیسری
 طلاق تیسرے طہر میں دی جائے (۳) طلاق بدعت یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو ایک جملے میں یا ایک طہر میں تین
 طلاقیں دے۔ اس طرح خواہ طلاق تو واقع ہو جائے گی لیکن انسان گنہگار ہوگا کیونکہ اس نے مسنون طریقہ کی
 خلاف ورزی کی ہے۔

بلاوجہ بیوی کو طلاق دینا نہایت قبیح اور قابل مذمت عمل ہے۔ حدیث رسول ہے کہ مباح کاموں میں سے
 جو اللہ تعالیٰ کو زیادہ ناپسندیدہ عمل ہے وہ بیوی کو طلاق دینا ہے۔ لہذا طلاق کے معاملے میں نہایت احتیاط سے
 کام لینا چاہیے۔

حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی لونڈیوں سے جماع کرتے ہیں پھر انہیں باہر جانے کی اجازت دے دیتے ہیں قسم بخدا! جو لونڈی بچہ جن دے اور اس کا آقا بچہ کا اقرار کرے کہ اس نے لونڈی سے جماع کیا ہے تو میں بچہ اس کے سپرد کر دوں۔ خواہ اس کے بعد وہ اسے چھوڑ دیں یا رکھ لیں۔

۵۵۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ صَفِيَّةَ ابْنَتِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَتْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا بَالُ رِجَالٍ يَطْمُونُ وَلَا يَمْدَهُمْ ثُمَّ يَدْعُوْنَهُنَّ فَيُخْرِجْنَ وَاللَّهُ لَا تَأْتِيَنِي وَبِيَدَهُ فَيُعْتَرِفُ سَيِّدَهَا أَنْ قَدْ وَطِئَهَا إِلَّا لِحَقَّتْ بِمِ وَلَدَهَا فَأَرْسَلُوهُنَّ بَعْدَ وَأَمْسَكُوهُنَّ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا مکاتب غلام نفع کی شادی ایک آزاد عورت سے ہوئی تھی۔ نفع نے اسے دو طلاقیں دے دیں۔ پھر اس نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا۔ انھوں نے جواب دیا وہ عورت تم پر حرام ہو گئی ہے۔

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا نفع ایک غلام یا مکاتب تھے، ان کی زوجیت میں ایک آزاد عورت تھی۔ حضرت نفع رضی اللہ عنہ نے اسے دو طلاقیں دے دیں۔ ازواجِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اس بارے میں دریافت کرے چنانچہ اس (نفع) نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مقام ”درج“ میں ملاقات کی جبکہ انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ نفع نے آپ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو دونوں نے جواب میں فرمایا: وہ عورت تم پر حرام ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب غلام اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دے وہ عورت حرام ہو جاتی ہے حتیٰ کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے وہ آزاد ہو یا لونڈی آزاد عورت کی عدت تین حیض اور لونڈی کی عدت دو حیض ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اس مسئلہ میں لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہے اور ہمارے فقہاء کا کہنا ہے کہ عورتوں کے لیے طلاق اور عدت ہے اس لیے

سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ نَفِيْعًا مَكَاتِبٌ اِمْرًا سَلِمَةً
كَانَتْ تَحْتَهُ اِمْرًا اَحْرَةً فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ
فَاسْتَفْتَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ حُرْمَتُ
عَلَيْكَ۔

۵۵۴۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَازِيَانَ نَفِيْعًا كَانَ عَبْدًا اِمْرًا سَلِمَةً
اَوْ مَكَاتِبًا وَكَانَتْ تَحْتَهُ اِمْرًا اَحْرَةً فَطَلَّقَهَا
تَطْلِيْقَتَيْنِ فَاَمْرَةٌ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَأْتِيَ عُثْمَانَ فَيَسْأَلُكَ عَنْ ذَلِكَ
فَلَقِيْتَهُ عِنْدَ الدَّرَجِ وَهُوَ اَخِيذُ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ كَابِتٍ
لَهُ قَابَتَانِ اَحْرَتَانِ فَقَالَ لِحُرْمَتُ عَلَيْكَ
حُرْمَتُ عَلَيْكَ۔

۵۵۵۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ اِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ اِمْرَاتَهُ اِثْنَتَيْنِ فَعَدَّتْ
حُرْمَتُ حَتَّى تَسْكِبَ زَوْجًا غَيْرَهُ حُرَّةً كَانَتْ
اَوْ اَمَةً وَعِدَّةُ الْحُرَّةِ ثَلَاثَةٌ قُرْوَةٍ وَعِدَّةُ
الْاَمَةِ حَيْضَتَانِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ اُخْتَلَفَ النَّاسُ فِي هَذَا
فَاَمَّا مَا عَلَيَّ فَقَدْ اَجْمَعُوا وَنَافِعٌ تَهْمُ يَقُولُونَ الطَّلَاقُ
بِالنِّسَاءِ وَالْعِدَّةُ بِبَهْتٍ لِاَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: طلاق منون یہ ہے کہ مرد عدت سے کچھ دیر قبل پاکی کی حالت میں طلاق دے کہ اس نے اس طہر میں جماع نہ کیا ہو۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ طَلَقُ الشَّيْءِ أَنْ يُطَلِّقَهَا لِقَبْلِ عِدَّتِهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جَمَاعٍ حِينَ تَطْهَرُ مِنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں بحالت حیض اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کرے پھر اسے ٹھہرائے رکھے حتیٰ کہ عورت حیض سے پاک ہو جائے پھر حیض آگیا اس (حیض) سے پاک ہو جائے تو اگر چاہے تو اسے اپنے پاس ٹھہرا لے اور اگر چاہے تو اس سے جماع کرنے سے قبل طلاق دے دے یہ وہ عدت ہے جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔

۵۵۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّكَ طَلَقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرَّةٌ فَلْيَرَا جَمْعًا ثُمَّ يُنْسِكُهَا حَتَّى تَطْهَرُ ثُمَّ تَحِيضُ ثُمَّ تَطْهَرُ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أُمْسِكُهَا بَعْدَ إِنْ شَاءَ أُمْسِكُهَا بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمْسَسَهَا فِتْلِكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تَطْلُقَ لَهَا النِّسَاءُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَهْدَانَا خُدُّ

۲۔ بَابُ طَلَاقِ الْحُرَّةِ تَحْتَ الْعَبْدِ

غلام کی آزاد بیوی کو طلاق کا بیان

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۵۵۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَخَذَ مَا الْمَتَوَفَّى
عَنْهَا فَإِنَّهَا تَخْرُجُ بِالنَّهَارِ فِي حَوَائِجِهَا وَلَا تَبِيْتُ
إِلَّا فِي بَيْتِهَا وَأَمَّا الْمَطْلُوقَةُ مَبْتُوتَةٌ كَانَتْ أَوْ غَيْرَ
مَبْتُوتَةً فَلَا تَخْرُجُ لَيْلًا وَنَهَارًا أَمَا دَامَتْ فِي
عَدَّتِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ
فُقَهَائِنَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ بیوہ عورت (عدت
کے ایام میں) اپنی ضروریات کے سلسلہ میں باہر جاسکتی
ہے لیکن رات صرف اپنے گھر میں بسر کرے گی اور مطلقہ
عورت خواہ مبتوتہ ہو یا غیر مبتوتہ۔ تو وہ عدت کے دوران
دن کو گھر سے نکلے گی اور نہ رات کو۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ بِإِذْنِ لِعَبْدِيهِ فِي التَّرْذِيحِ هَلْ يَجُوزُ طَلَاقُ الْمَوْلَى عَلَيْهِ

غلام کو نکاح کی اجازت ہونے کے بعد طلاق کا حق بھی اُسے ہوگا؟

۵۵۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ
عَمْرِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ آذِنَ لِعَبْدِيهِ فِي أَنْ
يُنكِحَ فَإِنَّهُ لَا يَجُوزُ لِأَمْرَاتِهِمْ طَلَاقٌ إِلَّا أَنْ
يُطَلِّقَهَا الْعَبْدُ فَأَمَّا أَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ أُمَّةً
غُلَامِيَةً أَوْ أُمَّةً وَلِيَدَيْهِمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جس شخص نے
اپنے غلام کو نکاح کرنے کی اجازت دے دی تو اس
غلام کی بیوی کو طلاق دینے کا حق بھی صرف غلام کو
حاصل ہوگا۔ لیکن مرد اپنے غلام کی لونڈی یا لونڈی کی
لونڈی حاصل کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَخَذَ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس روایت سے
ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۹۸ سے آگے) دوسرے گھر میں منتقل ہو سکتی ہے مثلاً وہ مکان گر گیا ہے یا گھر کے دوسرے افراد نے
نکال دیا ہو اور یا عصمت دری کا امکان ہو۔ دورانِ عدت عورت دواعیِ جماع امور سے مکمل طور پر اجتناب کرے گی
مثلاً تیل لگانا، میک اپ کرنا، اور یا بناؤ سنگار کرنا وغیرہ امور ممنوع ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَطَلَّقُوهُنَّ مِنْ بَعْدِ تِهْمَتِ رَمْتِ
انہیں ان کی عدت میں طلاق دوم اس لیے طلاق عدت
کی مناسبت سے ہوگی جب بیوی آزاد اور اس کا خاوند
غلام ہو تو اس کی عدت تین طہر ہے اور اس کی عدت
کے لیے تین طلاقیں ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ
جب شوہر آزاد اور بیوی لونڈی ہو تو اس کی عدت دو
حیض اور عدت کے لیے دو طلاقیں ہیں۔ جیسا کہ اللہ
تعالیٰ نے فرمایا۔

فَطَلَّقُوهُنَّ مِنْ بَعْدِ تِهْمَتِ رَمْتِ
لِلْعِدَّةِ فَإِذَا كَانَتْ الْحُرَّةُ وَرُجِحَتْ عَيْدٌ
فَعِدَّتُهَا ثَلَاثَةٌ قُرُوءٍ وَطَلَّاقُهَا ثَلَاثٌ
تَطْيِئَاتٍ لِلْعِدَّةِ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
وَإِذَا كَانَ الْحُرُّ تَحْتَهُ الْأُمَّةُ فَعِدَّتُهَا
حِيضَتَانِ وَطَلَّاقُهَا لِلْعِدَّةِ تَطْيِئَتَانِ كَمَا
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ -

حضرت ابراہیم بن یزید المکی رضی اللہ عنہ کا بیان
ہے کہ میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ
کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا
طلاق اور عدت عورتوں کے لحاظ سے ہے۔ یہی حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۵۵۶ - قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ
الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رِبَاعٍ يَقُولُ
قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الطَّلَاقُ بِالنِّسَاءِ وَ
الْعِدَّةُ بِبَيْتٍ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
وَأَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا -

۳۔ بَابُ مَا يَكْرَهُ لِلْمُطَلَّاقَةِ الْمَبْتُوتَةِ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا مِنَ الْمَيْتِ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا

مطلقہ اور بیوہ کا دوسرے گھر میں عدت گزارنے کی کراہت کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مطلقہ اور بیوہ
عورت صرف اپنے شوہر کے گھر اپنی عدت پوری کرے ف

۵۵۷ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ
ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لَا تَبَيْتُ الْمَبْتُوتَةَ
وَلَا الْمَتَوَفَّى عَنْهَا إِلَّا فِي بَيْتِ زَوْجِهَا -

ف مطلقہ یا بیوہ (شوہر کی وفات کی عدت) اپنے شوہر کے گھر عدت گزارے گی دن کے وقت کسی کام کے لیے
گھر سے باہر جاسکتی ہے لیکن رات شوہر کے گھر میں گزارے گی تاہم کسی مجبوری یا عارضہ کے باعث (جاری ہے)

۵۔ بَابُ الْمَرْأَةِ تَخْتَلِعُ مِنْ نَرْوَجْهَابَا كَثْرِهِمَا أَعْطَاهَا أَوْ أَقْلًا

بیوی کا کثیر یا قلیل مال پر خلع کرنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی نے اپنی تمام اشیاء کے عوض اپنے خاوند سے خلع کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ناپسند نہ کیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عورت جس مقدار مال کے عوض خلع کرے جائز ہے لیکن ہم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ جتنا مہر شوہر نے دیا ہے اس مقدار سے زائد بیوی سے خلع کے عوض وصول کرے خواہ دونوں کے درمیان ناچاقی عورت کی طرف سے ہوئی ہو اور اگر اختلاف کا باعث مرد ہو تو ہم کسی قسم کے مال وصول کرنے کو پسند نہیں کرتے خواہ مال قلیل ہو یا کثیر۔ لیکن فتویٰ کے مطابق جائز ہے ہاں وہ اختلاف (جو مرد کی طرف سے ہوا) بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ناپسندیدہ ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۵۶۰۔ أَحْبَبْنَا مَا لَكَ أَحْبَبْنَا نَافِعٌ أَنَّ مَوْلَاةً لَصَفِيَّةَ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ تَهَا قَلَمٌ يُنْكَرُهُ ابْنُ عُمَرَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَا اخْتَلَعَتْ بِهَا الْمَرْأَةُ مِنْ زَوْجِهَا فَهِيَ جَائِزٌ فِي الْقَضَاءِ وَمَا نُحِبُّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا وَإِنْ جَاءَ النُّشُورُ مِنْ قَبْلِهَا فَأَمَّا إِذَا جَاءَ النُّشُورُ مِنْ قَبْلِهَا لَمْ نُحِبُّ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا قَلِيلًا وَلَا كَثِيرًا وَإِنْ أَخَذَ فَهُوَ جَائِزٌ فِي الْقَضَاءِ وَهُوَ مَكْرُوهٌ لَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

ف اسلام نے طلاق کا حق شوہر کو اور خلع کا حق عورت کو دیا ہے۔ میاں اور بیوی کے تعلقات ناخوش گوار اور پریشان کن صورت حال اختیار کر چکے ہوں جبکہ شوہر طلاق دینے پر بھی رضامند نہ ہو تو بیوی شوہر کو کچھ رقم دے کر طلاق بہرہ آمادہ کرے اسے ”خلع“ کہا جاتا ہے۔ خلع عورت کا حق ہوتا ہے جتنی رقم کے عوض شوہر طلاق بہرہ آمادہ ہو اس کی ادائیگی عورت کے ذمہ ہوگی جب شوہر بیوی کے حقوق کو منظر انداز کر رہا ہو تو بیوی عدالت کی وساطت سے خلع کا راستہ اختیار کر سکتی ہے۔

۵۵۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ عَبْدًا لِبَعْضِ ثَقِيفٍ جَاءَ إِلَى عُمَرَ
ابْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنَّ سَيِّدِي أَنْكَحَنِي
جَارِيَتَهُ فَلَا نَتَّ وَكَانَ عُمَرُ يَحْرِثُ الْجَارِيَةَ
وَهُوَ يَطَاهَا فَأَرْسَلَ عُمَرُ إِلَى الرَّجُلِ فَقَالَ
مَا فَعَلْتَ جَارِيَتِكَ قَالَ هِيَ عِنْدِي قَالَ
هَلْ تَطَاهَا فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِبَعْضِ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ
فَقَالَ لَا فَقَالَ عُمَرُ أَمَا وَاللَّهِ لَوْ اعْتَرَفْتَ
لَجَعَلْتُكَ نَكَالًا-

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ثقیف
قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ایک غلام حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میرے آقا
نے اپنی فلاں لونڈی کے ساتھ میری شادی کر دی ہے
اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس لونڈی کو جانتے
تھے آقا نے اپنی لونڈی سے جماع کر لیا۔ حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ نے اس (آقا) شخص کو طلب کیا
فرمایا: تو اپنی لونڈی کے ساتھ کیا ہے؟ اس نے جواب
دیا وہ میرے پاس ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا
تم اس کے ساتھ جماع کرتے ہو؟ آپ کے پاس موجود
ایک شخص نے اس کی طرف اشارہ کر دیا۔ اس شخص نے
جواب میں کہا نہیں۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
فرمایا قسم بخدا! اگر تجھے علم ہوتا تو میں تجھیں سزا دیتا۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں جب کوئی شخص اپنی لونڈی
کا نکاح اپنے غلام سے کرے تو اس کے لیے جائز نہیں کہ
وہ اس کے ساتھ جماع کرے اس لیے کہ نکاح کے
طلاق کا حق صرف غلام کو حاصل ہے آقا کو کوئی حق نہیں
ہوتا کہ ان (لونڈی اور غلام) کے درمیان علیحدگی کر لے
اگر آقا لونڈی سے جماع کر لیا تو اس کی ملامت کیجا
اور اگر وہ دوبارہ جماع کا ارتکاب کرے گا تو خلیفہ وقت
اپنی مرضی کے مطابق قید یا مارنے کی سزا دے سکتا
لیکن یہ سزا چالیس کوڑوں سے زائد نہیں ہونی چاہیے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي إِذَا
زَوَّجَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ عَبْدَهُ أَنْ يَطَاهَا لِأَنَّ
الطَّلَاقَ وَالْفُرْقَةَ بِيَدِ الْعَبْدِ إِذَا زَوَّجَهُ مَوْلَاهُ
وَلَيْسَ لِمَوْلَاهُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ أَنْ زَوَّجَهَا
فَإِنْ وَطَّئَهَا يَنْدَمُ إِلَيْهِ فِي ذَلِكَ فَإِنْ عَادَ
آدَبًا إِلَّا مَا مَرَّ عَلَى قَدَرِ مَا يَرَى مِنَ الْحَبِيسِ
وَالضَّرْبِ وَلَا يَبْلُغُ بِذَلِكَ أَرْبَعِينَ سَوْطًا-

فَلَا تَرَىٰ فِيهَا طَالِقٌ فِيهَا كَذَلِكَ إِذَا أَنْكَحَهَا وَ
إِنْ كَانَ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا
فَهُوَ كَمَا قَالَ -

کہا: جب میں فلاں عورت سے نکاح کروں تو اسے
طلاق ہے جب وہ نکاح کرے گا تو طلاق واقع ہو جائیگی
اگر اس نے ایک کی نیت کی تو ایک، اگر دو کی نیت
کی تو دو اور اگر تین کی نیت کی تو تین طلاقیں
واقع ہوں گی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۵۶۳ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
سُلَيْمِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا
كَانَ عَمْرًا بَيْنَ الْخَطَابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنْ
كَلَّمْتُ إِنْ تَزَوَّجْتُ فَلَا تَرَىٰ فِيهَا عَلَيَّ كَطَهْرٍ
أَرَىٰ قَالَ إِنْ تَزَوَّجْتَهَا فَلَا تَقْرُبُهَا حَتَّى
تُكْفَرَ -

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
ایک شخص نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سوال
کیا کہ اگر میں کہوں ”اگر میں فلاں عورت سے نکاح کروں
تو وہ مجھ پر میری ماں کی پشت کی طرح ہے“ تو اس کا
کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: جب تم اس سے نکاح
کرو تو کفارہ ادا کرنے سے قبل اس کے قریب نہ جانا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ يَكُونُ مُظَاهِرًا مِنْهَا إِذَا تَزَوَّجَهَا
فَلَا يَقْرُبُهَا حَتَّى يُكْفَرَ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جب وہ شخص فلاں
عورت سے نکاح کرے گا تو کفارہ دینے سے قبل
اس کے نزدیک نہیں جائے گا۔

❖ ❖ ❖

ف جب کوئی شخص طلاق کو معلق کر دے یعنی یہ کہے کہ اگر میں نے نکاح کیا تو میری بیوی کو طلاق، تو جب بھی وہ
نکاح کرے گا طلاق واقع ہو جائیگی اگر شوہر نے ایک طلاق کا ارادہ کیا ہو تو ایک، اگر دو کا ارادہ کیا تو دو اور اگر تین طلاقوں
کا قصد کیا ہو تو تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

۶۔ بَابُ الْخُلْعِ كَمَا يَكُونُ مِنَ الطَّلَاقِ

خلع میں طلاقوں کی تعداد کتنی ہے ؟

۵۶۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَمَاهَانَ مَوْلَى الْأَسْلَمِيِّينَ عَنْ
أَبِي بَكْرِ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ نَوَاجِهَا
عَبْدَ اللَّهِ بْنِ أُسَيْدٍ ثُمَّ أَتَى عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ
فِي ذَلِكَ فَقَالَ هِيَ تَطْلِيقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونَ سَمَّتَ
شَيْئًا فَهُوَ عَلَى مَا سَمَّتَ -

حضرت ام بکیر اسمیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ
کہ انہوں نے اپنے شوہر حضرت عبداللہ بن اسید رضی اللہ
عنه سے خلع کیا پھر وہ دونوں حضرت عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تاکہ اس سلسلے میں دریافت
کریں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسے ایک
طلاق ہوگی مگر جبکہ عورت تعداد کا ذکر کرے تو اتنی ہی
ہوں گی۔ ف۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِذَا خُذَ الْخُلْعُ تَطْلِيقَةٌ
بِأَيَّةٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ سَمَّى ثَلَاثًا أَوْ نَوَاحًا فَيَكُونُ
ثَلَاثًا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت
سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ خلع ایک بائنہ طلاق ہے لیکن اگر
تین طلاقوں کا نام لیا یا تین کی نیت کی تو تین واقع ہوگی

۷۔ بَابُ الرَّجُلِ يَقُولُ إِذَا نَكَحْتُ فَلَانَتَ فِيهِ طَالِقٌ

نکاح سے قبل طلاق دینے کا بیان

۵۶۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنُ عُمَرَ أَنَّهٗ يَقُولُ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ إِذَا نَكَحْتُ

حضرت مجیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب کسی شخص نے

ف خلع ایک بائنہ طلاق کے برابر ہوتا ہے۔ البتہ اگر خلع کے وقت بیوی دو یا تین طلاقوں کا ذکر کرے تو دو یا
تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا -
 تو نئے سرے سے پھر تین طلاقیں لوٹ آئیں گی اور
 ابن صوف کی اصل میں ہے کہ یہی حضرت عبداللہ بن
 عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کا قول ہے

۹۔ بَابُ الرَّجُلِ يَجْعَلُ أَمْرًا مَرَاتِمَ بِيَدِهَا أَوْ غَيْرِهَا

شوہر کا اپنی بیوی یا دوسرے شخص کو طلاق کا اختیار دینے کا بیان

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
 کہ حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ ان کے پاس بیٹھے
 ہوئے تھے کہ نبی ابی متیق قبیلہ سے تعلق رکھنے والا ایک
 شخص ان کے پاس آیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو
 جاری تھے انھوں نے زید بن ثابت نے اسے کہا تمہیں
 کیا ہوا ہے؟ اس شخص نے کہا میں نے اپنی بیوی کو طلاق
 کا اختیار دے دیا تو اس نے مجھ سے علیحدگی اختیار کر لی
 ہے پھر آپ نے سوال کیا کہ تجھے اس امر پر کس نے ابھارا؟
 اس نے جواب دیا تقدیر الہی نے۔ حضرت زید بن ثابت
 رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو تو اس سے جرح
 کر سکتے ہو کیونکہ وہ ایک طلاق ہے تم زیادہ حق رکھتے ہو

۵۶۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلِيمَانَ
 ابْنِ نُرَيْدٍ بِنِ ثَابِتٍ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ نُرَيْدٍ عَنْ
 زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَهُ فَاتَّكَأَ
 بَعْضُ بَنِي إِبْنِ عَتِيْبَةَ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ فَقَالَ
 لَهُ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ مَلَكَتْ أَمْرًا فِي أَمْرِهَا
 بِيَدِهَا فَفَارَقْتَنِي فَقَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى
 ذَلِكَ قَالَ الْقَدَرُ قَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ
 أَنْ جَعَلْتَنِي شَيْئًا فَاثْمَارِي وَاحِدَةً وَأَنْتَ
 أَمْلَكُ بِهَا -

ف اگر شوہر نے اپنی بیوی یا دوسرے کسی شخص کو طلاق کا اختیار دے دیا تو یہ اختیار معتبر تصور ہوگا یعنی عورت نے طلاق کا
 راستہ اختیار کر لیا تو طلاق واقع ہو جائیگی اور اگر بیوی نے طلاق کو ناپسند کیا تو وہ بدستور شوہر کے عقد میں رہے گی۔ جتنی
 طلاقوں کا اختیار شوہر نے دیا ہو عورت کے اختیار میں اتنی ہی ہونگی اور ایسے ہی جب کسی اور آدمی کو طلاق کے سلسلے میں
 با اختیار بنا دیا تو وہ اپنا حق اختیار محفوظ رکھتا ہے جب چاہے استعمال کر سکیگا یا درہے یہ اختیار عورت کو اسی مجلس تک رہیگا
 جس میں شوہر نے اختیار دیا تھا البتہ شوہر نے مدت کا تعین کر دیا تو اس متعین کردہ مدت تک اسے اختیار حاصل رہے گا۔

۸۔ بَابُ الْمَرْأَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجَهَا تَطْلِيقًا أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ فَتَزَوَّجَ زَوْجًا ثَمَّ يَتَزَوَّجُهَا الْأَوَّلُ

دو یا تین طلاقوں کے وقوع کے بعد

دوسرے خاوند سے نکاح کے بعد پہلے خاوند سے نکاح کرنے کا بیان

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے کر علیحدہ کر دیتا ہے عدت کے بعد وہ عورت دوسرے شخص سے نکاح کر لیتی ہے شوہر ثانی فوت ہو جاتا ہے یا اسے طلاق دے دیتا ہے پھر اس سے پہلا خاوند نکاح کر لیتا ہے تو وہ (پہلا خاوند) کتنی طلاقوں کا مالک ہوگا؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جتنی طلاقیں اس کی باقی تھیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب وہ بیوی پہلے شوہر کے پاس آگئی اور شوہر ثانی نے اس سے جماع بھی کر لیا تھا

۵۶۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الرَّهْرِيُّ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ اسْتَفْتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقًا أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ تَرَكَهَا حَتَّى يَحِلَّ ثُمَّ تَزَوَّجَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَيَمُوتُ أَوْ يُطَلِّقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا زَوْجَهَا الْأَوَّلُ عَلَى كَرْمِهِ قَالَ عُمَرُ هِيَ عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ طَلَاقِهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ فَمَا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ إِذَا عَادَتْ إِلَى الْأَوَّلِ بَعْدَ مَا دَخَلَ بِهَا الْأَخْرَعَاءُ عَلَى طَلَاقٍ جَوِّدَتْ لَهَا تَطْلِيقَاتٍ مُسْتَقْبَلَاتٍ وَفِي أَصْلِ ابْنِ الصَّوَّافِ وَهُوَ

ف جب دوسرا خاوند طلاق دے اور عورت عدت مکمل کرے تو پہلا شوہر نکاح کر لے تو وہ احناف کے نزدیک از سر نو دوبارہ تین طلاقوں کا مالک بن جائے گا۔

حَقِصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ بَكْرِ الْمُتَدِّدِ
ابْنِ الرَّبِيعِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ غَائِبٌ بِالشَّامِ
فَلَمَّا قَدِمَ مَرَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ وَمِثْلِي يُفْتَعَرُ
بِهِ هَذَا وَيُقْتَاتُ عَلَيْهِ بِنَاتِهِ وَكَكَلِمَتِ
عَائِشَةَ الْمُتَدِّدِ ابْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ فَإِنَّ ذَلِكَ
يُمْ فِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مَا لِي
رَغِبَةٌ عَنْهُ وَلَكِنْ مَعْلِي لَيْسَ يُقْتَاتُ عَلَيْهِ
بِنَاتِهِ وَمَا كُنْتُ لِأَمْرٍ أَمْدًا قَضَيْتِهِمْ قَفَرْتُ
أَمْرًا تَحْتَهُ وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ طَلَاغًا

عنها نے حضرت حفصہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا نکاح
منذر بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کر دیا جبکہ حضرت عبد الرحمن
ملک شام جانے کے باعث (موقعہ پر) موجود نہیں تھے
جب حضرت عبد الرحمن واپس تشریف لائے تو فرمایا: میرے
ساتھ یہ کیا گیا کہ بیٹوں کے سلسلے میں مجھ سے مشورہ نہیں
لیا گیا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بارے
حضرت منذر بن زبیر رضی اللہ عنہ کو آگاہ کیا حضرت
زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ فیصلہ حضرت عبد الرحمن بن
ابی بکر کے ہاتھ میں ہے۔ حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ
نے فرمایا: مجھے اس فیصلے سے انکار نہیں لیکن میرے
ساتھ ایسے کیونکر کیا گیا کہ بیٹوں کے سلسلے میں مجھ سے
مشورہ نہ لیا گیا بہر حال جو کچھ ہو چکا میں اسے مسترد نہیں کروں
گا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اپنے زوج کے پاس رہیں
اور یہ علیحدگی (طلاق) واقع نہ ہوئی۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب کوئی
شخص اپنی بیوی کو طلاق کا اختیار دے دے تو عورت کا
فیصلہ معتبر ہوگا مگر یہ کہ خاوند اس کا انکار کرے انکار کی
صورت میں قسم کے ساتھ شوہر کی بات قابل قبول ہوگی اور
شوہر عدت تک حقدار ہوگا۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب
کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق کا اختیار دے دے تو بیوی
علیحدگی اختیار نہ کرے بلکہ وہ بیوی اس کے پاس رہنے
کا اعلان کرے، یہ طلاق واقع نہیں ہوگی۔

۵۶۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَمَلَكَ الرَّجُلُ
أَمْرَاتَهُ أَمْرًا فَالْقَضَاءُ مَا قَضَتْ إِلَّا
أَنْ يُنْكَرَ عَلَيْهَا فَيَقُولُ لَمْ أَمْرٌ إِلَّا تَطْلِيْقَةً
وَاحِدَةً فَيَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ وَيَكُونُ أَمْلَكَ
بِهَا فِي عِدَّتِهَا.

۵۶۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ إِذَا أَمَلَكَ
الرَّجُلُ أَمْرًا فَمَنْ قَضَى قَضَاءَهُ وَقَرَّتْ
عِنْدَهُ فَلَيْسَ ذَلِكَ بِطَلَاقٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا عِنْدَنَا عَلَى مَا نَوَى
الزَّوْجِ فَإِنْ تَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ بَأْتِنَةٌ
وَهُوَ خَاطِبٌ مِنَ الْخُطَّابِ وَإِنْ تَوَى
ثَلَاثًا فَثَلَاثٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ
مِنْ قُضَمَائِنَا وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَلَيْهِ
ابْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا الْقَضَاءُ مَا
قَضَيْتُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے
نزدیک شوہر کی نیت پر دار و مدار ہے اگر اس نے
ایک طلاق کی نیت کی تو ایک بائنہ واقع ہوگی اس کی
حیثیت ایک پیغام پہنچانے والے کی طرح ہے اگر شوہر
نے تین طلاقوں کی نیت کی تو تین واقع ہوں گی۔ یہی
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء
کا قول ہے حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہما
نے فرمایا: عورت کا فیصلہ معتبر ہوگا۔

۵۶۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا أَنَّهَا خَطَبَتْ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَرِيبَةً يَدَّتْ أَبِي
أُمِّيَّةً فزَوَّجْتُهُ ثُمَّ رَأَتْهُمُ عَتَبُوا عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ أَبِي بَكْرٍ وَقَالُوا مَا زَوَّجْنَا إِلَّا عَائِشَةَ
فَأرْسَلْتُ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَذَكَرْتُ لَهُ
ذَلِكَ فَجَعَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَمْرَ قَرِيبَةٍ
بِيَدِهَا فَأَخْتَارْتُهُ وَقَالَتْ مَا كُنْتُ
لَأُخْتَارَ عَلَيْكَ أَحَدًا فَقَرَّتْ تَحْتَهُ فَلَمْ
يَكُنْ ذَلِكَ طَلَاقًا -

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ اپنے والد
کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے (اپنے بھائی) حضرت عبدالرحمن
بن ابی بکر کے لیے قریبہ بنت ابی امیہ کے پاس
پیغام نکاح بھیجا اس (قریبہ) کے ورنہ انہوں نے نکاح کر دیا
بعد میں قریبہ کے ورنہ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر
رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو گئے اور کہا ہم نے صرف
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے کہنے پر نکاح کیا ہے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبدالرحمن کو
(اپنے پاس) طلب کیا اور صورتحال کے بارے آگاہ کیا۔
حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے قریبہ رضی اللہ عنہا کو
طلاق کا اختیار دے دیا اس (قریبہ) نے کہا: میں تمھارے
(عبدالرحمن بن ابی بکر) کے علاوہ کسی کو پسند نہیں کروں گی
ایسے قریبہ رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں رہی اور یہ
طلاق واقع نہ ہوئی۔

۵۶۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا زَوَّجَتْ

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ اپنے والد
کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

۱۔ بابُ الْأَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ الْعَبْدِ فَتَعْتِقُ

غلام کی منکوحہ لونڈی کے آزاد ہونے کا بیان

۵۴۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْأَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ كَتَعْتِقُ إِنَّ لَهَا الْخِيَارَ مَا لَمْ يَمْسَهَا.

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے غلام کی منکوحہ لونڈی کو آزاد کر دیا جائے تب تک شوہر (غلام) نے اس سے جماع نہ کیا ہو اسے (لونڈی کو) اختیار ہوگا

۵۴۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْدَ أُمَّ مَوْلَاةَ لَبِيٍّ عَدِيَّ بْنِ كَعْبٍ أَخْبَرْتُهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ وَكَانَتْ أُمَّةً فَأَعْتَقَتْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهَا حَفْصَةَ وَقَالَتْ إِنِّي مُنْخِرَتُكَ خَيْرًا وَمَا أَحَبُّ أَنْ تَصْنَعِي شَيْئًا إِنَّ أَمْرَكَ مَا لَمْ يَمْسَكَ فَإِذَا مَسَكَ فَلَيْسَ لَكَ مِنْ أَمْرِهِ شَيْئًا قَالَتْ وَفَارَقْتُهُ.

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بنی عدی بن کعب رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ لونڈی زبیراء کا بیان ہے کہ وہ بحالت کنیز ایک غلام کی زوجیت میں تھیں اور انھیں آزاد کر دیا گیا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انھیں طلب کیا اور فرمایا میں تجھے ایک ایسی خبر بتاتی ہوں کہ اس کے بارے اگر تم کوئی اقدام کرو تو مجھے پسند نہیں ہوگا وہ خبر یہ ہے کہ جب تک تم سے جماع نہ کیا جائے تجھے فیصلہ کا اختیار حاصل ہے لیکن شوہر کے جماع کے بعد تجھے اختیار نہیں رہے گا۔ لونڈی نے کہا: میں شوہر سے علیحدگی اختیار کرتی ہوں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب لونڈی کو اختیار کے بارے علم ہو تو فیصلہ اس کے ہاتھ میں ہوگا جب تک وہ (لونڈی) اس مجلس میں موجود ہے اس کھڑی نہیں ہوتی یا کسی دوسرے عمل میں مشغول نہیں ہوتی اور یا شوہر اس سے جماع نہیں کر لیتا جب ان امور میں سے کوئی پایا جائے تو اس کا اختیار ختم ہو جائے گا اگر شوہر نے

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا عَلِمَتْ أَنَّ لَهَا خِيَارًا فَأَمْرُهَا بِيَدِهَا مَا دَامَتْ فِي مَجْلِسِهَا مَا لَمْ تَقْرَمِنَّهُ أَوْ تَأْخُذَ فِي عَمَلٍ أَوْ يَمْسَهَا فَإِذَا كَانَ شَيْءٌ مِمَّنْ هَذَا أَبْطَلَ خِيَارَهَا فَإِنَّمَا مَسَّهَا وَلَمْ تَعْلَمْ بِالْعِتْقِ أَوْ عَلِمَتْ بِهِ وَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ لَهَا الْخِيَارَ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَبْطُلُ خِيَارَهَا

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِذَا اخْتَارَتْ
زَوْجَهَا فَلَيْسَ ذَلِكَ بِطَلَاقٍ وَإِنْ اخْتَارَتْ
نَفْسَهَا فَهُوَ عَلَى مَا تَوَى الزَّوْجُ فَإِنْ تَوَى
وَاحِدَةً فَهِيَ وَاحِدَةٌ بِأَيْتِنَةٍ وَإِنْ تَوَى ثَلَاثًا
فَقَلَّتْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ
فُقَهَائِنَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب بیوی (اختیار طلاق کی
صورت میں) اپنے شوہر کو اختیار کرے یہ طلاق واقع نہیں
ہوگی اور اگر اس نے اپنی ذات کو اختیار کر لیا تو فیصلہ شوہر
کی نیت کے مطابق ہوگا اگر شوہر نے ایک طلاق کی
نیت کی ہوگی تو ایک بائنتہ واقع ہوگی اور اگر شوہر نے
تین طلاقوں کا قصد کیا تو تین طلاقیں واقع ہوں گی۔ یہی
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا
قول ہے۔

۱. بَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ تَحْتَهُ أُمَّةٌ فَيُطَلِّقُهَا ثُمَّ يَشْتَرِيهَا

منکوحہ لونڈی کو طلاق دینے اور اسے خریدنے کا بیان

۵۷۰ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ
عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ تَابِتٍ
أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ وَبَيْدَهُ
فَأَبَتْ طَلَاقَهَا ثُمَّ اشْتَرَاهَا أَيَجِلُّ لَهَا
أَنْ يَمْسَهَا فَقَالَ لَا يَجِلُّ لَهَا حَتَّى تَنْكِحَ
زَوْجًا غَيْرَهُ -

حضرت ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے
بارے سوال کیا گیا جس کی زوجیت میں لونڈی ہو اس
اسے طلاق دے دی ہو اور پھر اسے خرید لیا کیا اس
(لونڈی) کے ساتھ جماع درست ہوگا۔ حضرت زید بن ثابت
رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اس شخص کے لیے جماع
درست نہیں ہے حتیٰ کہ جب دوسرے آدمی سے نکاح نہ کرنے
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِذَا اخْتَارَتْ
نَفْسَهَا فَهُوَ عَلَى مَا تَوَى الزَّوْجُ فَإِنْ تَوَى
وَاحِدَةً فَهِيَ وَاحِدَةٌ بِأَيْتِنَةٍ وَإِنْ تَوَى ثَلَاثًا
فَقَلَّتْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ
فُقَهَائِنَا -

الصَّبِيحِ عَنِ ابْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ شَرِيحِ أَنْ عَمَرَ
 ابْنِ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَيْهِ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ
 ثَلَاثًا وَهُوَ مَرِيضٌ أَنْ وَرَثَتَهَا مَا دَامَتْ فِي
 عِدَّتِهَا فَإِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَلَا مِيرَاثَ لَهَا
 وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا عَلَيْهِ أَوْ بَارِئِ عَامِ فُقَهَاءِ كَا قَوْلِ هِيَ -

۱۳۔ بَابُ الْمَرْأَةِ تَطْلُقُ أَوْ يَمُوتُ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ

حاملہ بیوی کی عدت بیوہ ہونے یا مطلقہ ہونے کی صورت میں

۵۷۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّ
 ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ يَتَوَقَّى عَشَّهَا
 زَوْجُهَا قَالَ إِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّتْ قَالَ
 رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ كَانَ عِنْدَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ
 الْخَطَّابِ قَالَ لَوْ وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا وَهُوَ
 عَلَى سِرِّيْرِهِ لَهَرِيْدٌ فَنُ بَعْدَ حَلَّتْ -

حضرت زہری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
 عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ایسی عورت کے
 بارے سوال کیا گیا جس کا شوہر فوت ہو گیا ہو؟ انھوں
 (حضرت عبداللہ بن عمر) نے جواب دیا جب وہ عورت
 بچہ جن دے تو اس کی عدت مکمل ہو جائیگی۔ انصار سے
 تعلق رکھنے والے ایک شخص جو ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا
 نے کہا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر عورت
 نے بچہ جن دیا خواہ وہ تختہ غسل پر ہو اور اسے دفن بھی نہ
 کیا گیا ہو تو اس کی عدت مکمل ہو جائیگی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَبِّهَذَا أَنَا خَدُّ وَهُوَ قَوْلُ
 أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا -

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت سے
 دلیل اخذ کرتے ہیں اور وہی امام اعظم ابو حنیفہ اور ہمارے

ف حاملہ عورت جب بیوہ یا مطلقہ ہو جائے تو اس کی عدت وضع عمل یعنی بچے کی پیدائش ہے۔ اس میں
 مدت کا تعین نہیں ہے خواہ شوہر کی وفات کے دوسرے دن بچہ پیدا ہوا ہو تو عدت پوری ہو جائے گی، اور
 دوسرے شوہر سے نکاح بھی کر کے گی۔

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا
 جماع کر لیا لیکن نوٹری کو آزادی کا علم نہیں ہے یا آزادی
 کا تو اسے علم ہے لیکن خیار کے بارے علم نہیں تو خیار
 باطل نہیں ہوگا۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور
 ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۱۲۔ بَابُ طَلَاقِ الْمَرِيضِ

بیمار کی طلاق کا بیان

۵۷۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ
 حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے مرض
 کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق دی۔ اس کی عدت
 مکمل ہونے کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے
 ورثہ سے حصہ لے کر دیا۔ ف

۵۷۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْقَاسِمِ
 حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ابن مکمل
 کی عورتوں کو وراثت سے حصہ لیکر دیا جبکہ انہوں نے
 مرض کی حالت میں اپنی بیویوں کو طلاق دی۔

۵۷۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْقَاسِمِ
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب تک
 بیویاں عدت میں ہوں گی وارث ہوں گی البتہ شوہر کی
 وفات سے پہلے عدت مکمل ہو گئی تو عورتیں وارث
 نہیں ہوں گی۔

۵۷۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْقَاسِمِ
 حضرت شریح رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر

وَكَذَلِكَ ذَكَرَهُ شَيْخُنَا بَشِيرُ بْنُ الْغُبَرِيِّ

ف بیمار شوہر نے طلاق دی اور وہ اسی بیماری میں مر گیا جبکہ بیوی عدت پوری کر رہی تھی تو بیوی شوہر
 کی وارث ہوگی یعنی حق وراثت پائے گی البتہ اگر شوہر بیوی کی عدت مکمل ہونے کے بعد فوت ہوا تو وہ وراثت
 کی حقدار نہیں ہوگی۔

۵۷۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ
 ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَلِيٍّ مِنْ أُمَّرَأَتِهِ
 فَإِذَا مَضَتْ
 الْأَرْبَعَةُ الْأَشْهُرُ
 وَقَفَ حَتَّى يُطَلِّقَ أَوْ يَفِيَّ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهَا
 طَلَاً وَإِنْ مَضَتْ الْأَرْبَعَةُ الْأَشْهُرُ حَتَّى يَأْتِيَ
 قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَّغْنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
 وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَ
 زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ إِنَّهُمْ قَالُوا إِذَا أَلِيَ الرَّجُلُ
 مِنْ أُمَّرَأَتِهِ فَضَمَّتْ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَبْلَ أَنْ
 يَفِيَّ فَقَدْ بَانَتْ بِتَطْلِيْقَتِهِ بَاطِنَةً وَهُوَ خَاطِبٌ
 مِنَ الْخَطَّابِ وَكَانُوا لَا يَرَوْنَ أَنْ يُوقَفَ
 بَعْدَ الْأَرْبَعَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي تَفْسِيرِ
 هَذِهِ الْآيَةِ الَّذِينَ يُؤْلَوْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرْتِيبُ
 الْأَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَاءُ فَإِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ رَحِيمٌ
 وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ
 قَالَ الْفَقِيهُ الْجَمَاعِيُّ فِي الْأَرْبَعَةِ الْأَشْهُرِ وَعَزِيمَةُ
 الطَّلَاقِ الْقَضَاءُ الْأَرْبَعَةَ الْأَشْهُرَ فَإِذَا مَضَتْ
 بَانَتْ بِتَطْلِيْقَتِهِ وَلَا يُوقَفُ بَعْدَهَا وَكَانَ
 عِنْدَ اللَّهِ بِنُ عَبَّاسٍ أَعْلَمُ بِتَفْسِيرِ الْقُرْآنِ
 مِنْ غَيْرِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ
 مِنْ فُقَهَائِنَا

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
 عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے اپنی
 بیوی سے ایلاء کیا تو جب چار ماہ گزر جائیں گے اسے مجبور
 کیا جائے گا حتیٰ کہ وہ طلاق دے یا رجوع کرے، طلاق
 واقع نہیں ہوگی اگر چار مہینے گزر جائیں تو ہر کو مجبور کیا جائیگا
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہمیں یہ
 روایت پہنچی ہے کہ حضرت عمر فاروق، عثمان غنی، عبداللہ
 بن مسعود اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم نے فرمایا: جب
 کوئی مرد اپنی بیوی سے ایلاء کرتا ہے اور رجوع کرنے
 سے قبل چار مہینے گزر جاتے ہیں وہ ایک طلاق بائنہ
 واقع ہوگی اور اس کی حیثیت پیغام رساں کی ہے ان کا
 کہنا ہے کہ چار ماہ گزرنے کے بعد شوہر کو مجبور نہیں کیا
 جائیگا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت
 ”الَّذِينَ يُؤْلَوْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرْتِيبُ
 الْأَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ، فَإِنْ فَاءُ فَإِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ رَحِيمٌ
 وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ“
 کی تفسیر میں فرمایا: الفی سے مراد چار مہینے کی مدت میں
 جماع کرنا ہے اور عزیمۃ الطلاق سے مراد چار مہینے گزارنا
 ہے جب چار مہینے (بغیر رجوع کیے) گزر جائیں تو ایک
 طلاق بائنہ واقع ہوگی اور اس کے بعد شوہر کو مجبور نہیں
 کیا جائے گا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
 دوسروں سے زیادہ قرآن کی تفسیر جانتے تھے یہی امام اعظم
 ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

عام فقہاء کا قول ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب عورت اپنے
پیٹ سے بچہ جن دے تو اس کی عدت مکمل ہو جائیگی۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہم اس روایت
سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ طلاق یا شوہر کی وفات کی
صورت میں اس کی عدت بچہ کی پیدائش سے اور یہی
امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۵۷۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ
قَالَ إِذَا وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا حَلَّتْ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِدَا أَنَا خُذُ فِي الطَّلَاقِ
وَالْمَوْتِ جَمِيعًا تَقْضِي عِدَّتَهَا بِالْوِلَادَةِ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى -

۱۴۔ بَابُ الْإِيلَاءِ

ایلاء کا بیان

حضرت زہری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی شخص
اپنی بیوی سے ایلاء کرے پھر چار مہینے مکمل ہونے
قبل رجوع کر لیا تو وہ عورت اس کی زوجیت میں رہے گی
اور طلاق واقع نہیں ہوگی اور اگر چار مہینے مکمل ہونے
سے قبل رجوع نہ کیا تو طلاق واقع ہو جائیگی اور عدت مکمل
ہونے سے قبل شوہر رجوع کر سکتا ہے۔ راوی حدیث کا
بیان ہے کہ مروان اس طرح کا فیصلہ کیا کرتا تھا۔

۵۷۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ إِذَا أَلَى الرَّجُلُ مِنْ
أَمْرَاتِهِ ثُمَّ قَاءَ قَبْلَ أَنْ تَمُضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ
فَهِيَ أَمْرَأَتُهُ لَمْ يَدْهَبْ مِنْ طَلَاقِهَا شَيْءٌ
فَإِنْ مَضَتْ أَرْبَعَةُ الْأَشْهُرِ قَبْلَ أَنْ يَفِيءَ
فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ وَهَذَا مَلِكٌ بِالرَّجْعَةِ مَا لَمْ
تَقْضِ عِدَّتُهَا قَالَ وَكَانَ مَرْدًا أَنْ يَقْضَى
بِهِ -

ف "ایلاء" کا مطلب یہ ہے کہ شوہر قسم کھالے کہ وہ چار مہینے تک یا اس سے زائد مدت تک اپنی بیوی کے پاس
جائیگا۔ اگر اس مدت کے دوران شوہر اس (بیوی) کے پاس چلا گیا تو حانت ہو جائے گا اور وہ قسم کا کفارہ ادا کرے گا
ایلاء ختم ہو جائیگا اور اگر شوہر اس مدت کے دوران اپنی بیوی کے پاس چلا گیا یعنی جوارع کر لیا تو احناف کے نزدیک ازخو
طلاق بائنہ واقع ہو جائیگی اور اس کے بعد حق رجوع ختم ہو جائے گا۔

بِهَا قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِالْكَانِيَةِ وَلَا عِدَّةَ عَلَيْهَا
فَتَنَمُّ عَلَيْهَا الْكَانِيَةُ وَالثَّالِثَةُ مَا دَامَتْ
فِي الْعِدَّةِ -

سب ایک بار واقع ہو گئیں اور اگر وہ ایک ایک کر کے
دیتا تو پہلی طلاق بائنہ واقع ہو جاتی، دوسری سے قبل
اس عورت پر عدت نہیں، دوسری اور تیسری طلاق عدت
کے دوران واقع ہو جاتی ہیں۔

۱۶۔ بَابُ الْمَرْأَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجَهَا فَتَزَوَّجَ رَجُلًا فَيُطَلِّقُ قَبْلَ الدُّخُولِ

مطلقة عورت کو شوہر ثانی کا جماع سے قبل طلاق دینے کا بیان

۵۸۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الْمُسَوِّمُ بْنُ
رِفَاعَةَ ابْنِ سَمُوَالٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَيْمِيمَةَ بِنْتَ
وَهَبٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَتَكَرَّرَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ
فَاعْرَضَ عَنْهَا فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَتَسَّهَا
فَفَارَقَهَا وَلَمْ يَتَسَّهَا فَأَمَّا إِذَا أَنْ يَتَكَرَّرَ
وَهُوَ نَزَّ وَجْهًا الْأَوَّلُ الَّذِي طَلَّقَهَا فَذَكَرَ
ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَنَهَاهُ عَنْ تَزْوِجِهَا وَقَالَ لَا تَحِلُّ لَكَ
حَتَّى تَذُوقَ الْعُسَيْلَةَ -

حضرت زبیر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے،
کہ حضرت رفاعہ بن سموال رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی تہیمہ
بنت وہب رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ میں تین طلاقیں دے دی تھیں۔ پھر مطلقہ سے
حضرت عبد الرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا
ان میں جماع کرنے کی طاقت نہیں تھی اس لیے اسے
طلاق دے دی مطلقہ (تہیمہ بنت وہب) سے پہلے
شوہر یعنی رفاعہ بن سموال رضی اللہ عنہ نے نکاح کرنے
کا قصد کیا۔ انھوں نے نکاح کرنے کے بارے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: جب تک کوئی دوسرا شوہر اس سے جماع نہیں
کر لیتا وہ تیرے لیے حلال نہیں ہے۔

ف مطلقہ عورت (طلاق یافتہ) کو اگر شوہر ثانی جماع سے قبل تین طلاقیں دے تو اس سے پہلا شوہر دوبارہ نکاح
نہیں کر سکتا کیونکہ دوسرے شوہر کا جماع کرنا ضروری ہے جیسا کہ زبیر بحث حدیث سے ثابت ہے یا یوں کہیں
کہ حلالہ میں جماع شرط ہے۔

۵۔ بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

جماع سے قبل شوہر کا اپنی بیوی کو تین طلاقیں پھینکنا کا بیان

۵۷۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَأَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَّاسِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ثُمَّ بَدَأَ لَهَا أَنْ يَنْكِحَهَا فَجَاءَ يَسْتَفِيئِي قَالَ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَا يَنْكِحُهَا حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ طَلَاقِي إِيَّاهَا وَاحِدَةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أُرْسِلْتُ مِنْ يَدِكَ مَا كَانَ لَكَ مِنْ قَضِيٍّ -

حضرت محمد بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ محمد بن ایاس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی نے جماع سے قبل اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے ڈالیں پھر اس نے مطلقہ سے نکاح کرنے کا قصد کیا پھر وہ اس سلسلے میں دریافت کرنے کیلئے آیا۔ راوی حدیث کا بیان ہے کہ میں بھی ان کے ساتھ تھا اس شخص نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مسئلہ دریافت کیا۔ انھوں نے جواب دیا جب تک عدت سے دوسرے شخص کے ساتھ نکاح نہیں کر لیتی وہ اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔ اس آدمی نے کہا کہ اس نے ایک طلاق دی تھی؟ اس پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس چیز کا تو مالک تھا وہ تم سے ختم ہو چکی ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اس رد سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور سہارے عام فقہاء کا قول ہے چونکہ اس شخص نے ایک ساتھ تین طلاقیں دی تھیں اس لیے کہ وہ سب

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا لِأَنَّ طَلَقَهَا ثَلَاثًا جَمِيعًا فَوَقَعْنَ عَلَيْهَا جَمِيعًا مَعًا وَلَوْ فَزَعْنَهُنَّ وَقَعَتِ الْأُولَى خَاصَّةً لِأَنَّهَا يَأْتِي

ف اگر شوہر جماع سے قبل اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے تو وہ عدت گزارے بغیر دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے کیونکہ عدت کا مقصد نسب کے غلط ملط ہونے سے احتراز ہوتا ہے جو یہاں مفقود و معدوم ہے۔ حلالہ کے بغیر پہلا شوہر نکاح نہیں کر سکتا۔

۱۸۔ بَابُ الْمَتْعَةِ

متعہ کا بیان

۵۸۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ جَدِّهِمَا أَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ ذَهَبِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْبَلِ لُحُومِ الْحَيْرِ الْإِسْتِيبَةِ۔ متعہ کرنے اور گھر بلوگہ صول کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

ف عورت کو کچھ رقم کے عوض محدود وقت یا محدود مدت تک جماع کے لیے مائل کر لینا ”متعہ“ کہلاتا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں یہ جائز تھا، لیکن اسلام نے اسے حرام قرار دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے علاوہ حرمتِ متعہ کے بارے میں روایات بھی موجود ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں:-

(۱) عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن المتعه (امام اعظم ابو حنیفہ، مسند امام اعظم، صفحہ ۲۶۴، ادارہ نشریات اسلام لاہور)۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ سے منع فرمایا۔

(۲) عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن متعة النساء (امام اعظم ابو حنیفہ، مسند امام اعظم صفحہ ۲۶۵، ادارہ نشریات اسلام لاہور) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے متعہ سے منع فرمایا۔

(۳) ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن متعة النساء يوم فتح مكة (حوالہ ایضاً) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن عورتوں کے متعہ سے منع فرمایا۔

(۴) نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن متعة النساء يوم الفتح (حوالہ ایضاً) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن عورتوں کے متعہ سے منع فرمایا۔

ان روایاتِ معتبرہ سے معلوم ہوا کہ ”متعہ“ جیسی لعنت کو حرام قرار دینا تھا بلکہ متن والی حدیث کے راوی بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں انھوں نے خود حدیث بیان فرما کر اس امر قبیح کو ملعون قابلِ مذمت قرار دیا بلکہ اس (جاری رسم)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ وَهُوَ قَوْلُ

أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةُ مِنَ فُقَهَائِنَا لِأَنَّ الثَّانِيَّ
لَمْ يُجَامِعْهَا فَلَا يَجِلُّ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى الْأَوَّلِ
حَتَّى يُجَامِعَهَا الثَّانِيَّ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے چونکہ شوہر ثانی نے
اس سے جماع نہیں کیا اس لیے پہلے خاوند کے لیے
مطلقہ جائز نہیں ہے پہلے خاوند سے نکاح کی صحت کیلئے
زوج ثانی کا جماع کرنا شرط ہے۔

۱۷۔ بَابُ الْمَرْأَةِ تَسَافِرُ قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا

عَدَّتْ كِتْمَانًا سَبْعَ عَشْرَةَ يَوْمًا قَبْلَ عَمَلِهَا

۵۸۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْبَكِّيُّ

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیوہ عورتیں جو آیام عِدَّتْ
گذار رہی ہوتیں انھیں حج سے منع کرتے اور مقام بیدا
سے انھیں واپس کر دیتے تھے۔ ف

الْأَعْرَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ
أَنَّ عَدْرَةَ بِنَ الْخَطَّابِ كَانَتْ يَرْكُزُ السُّوْفِيَّ عَنْهُمْ إِذَا حَجَّوْا
مِنَ الْبَيْدَاءِ يَمْنَعُهُنَّ الْحَجَّ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ وَهُوَ قَوْلُ

أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةُ مِنَ فُقَهَائِنَا لِأَنَّ الثَّانِيَّ
لَمْ يُجَامِعْهَا فَلَا يَجِلُّ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى الْأَوَّلِ
حَتَّى يُجَامِعَهَا الثَّانِيَّ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے کسی عورت کیلئے
جائز نہیں ہے کہ وہ عِدَّتْ کے دوران سفر کرے خواہ
طلاق کی عِدَّتْ گذار رہی ہو یا شوہر کی وفات کی۔

ف بیوہ عورت اپنی عِدَّتْ شوہر کے گھر پوری کرے گی۔ دورانِ عِدَّتْ دوسرے مقام پر مستقل ہونا یا سفر کرنا جائز
نہیں ہے خواہ سفر حج کیوں نہ ہو اور طلاق کی عِدَّتْ کا بھی یہی حکم ہے۔

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے نکاح کیا اس کے علاوہ ایک اور نوجوان عورت سے شادی کر لی۔ اس (رافع) کا رجحان نوجوان عورت (بیوی) کی طرف زیادہ تھا تو پہلی بیوی نے طلاق کا مطالبہ کر دیا انھوں نے اسے ایک طلاق دے دی اور اسے روکے رکھا جب عدت پوری ہونے لگی تو اس سے رجوع کر لیا پھر نوجوان عورت کی طرف میلان ہو گیا پہلی بیوی نے پھر طلاق کا مطالبہ کر دیا۔ انھوں نے اسے ایک طلاق دیدی پھر اسے روکے رکھا حتیٰ کہ عدت پوری ہونے لگی تو اس سے رجوع کر لیا پھر نوجوان بیوی کی طرف مائل ہو گئے تو پہلی بیوی نے پھر طلاق کا مطالبہ کر دیا۔ اس بار رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جیسا تم چاہتی ہو؟ اب صرف ایک طلاق باقی رہ گئی ہے اگر تم اس ترجیح کی حالت میں ٹھہرنا چاہتی ہو تو جہاں درنہ اگر تم چاہتی ہو تو میں تمہیں طلاق دے دیتا ہوں؟ پہلی نے کہا میں اسی ترجیح کی حالت میں تمہارے پاس رہوں گی۔ چنانچہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے اسے اسی حالت میں ٹھہرایا جب بیوی نے ترجیح کی حالت میں آپ کے ہاں رکنے کا فیصلہ کر لیا تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے اسے گناہ تصور نہ کیا۔ ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ترجیح اور میلان میں کوئی حرج نہیں جبکہ عورت اس سلسلے میں خوشی کا

رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةَ مُحَمَّدِ بْنِ سَكَمَةَ فَكَانَتْ قَحْتَةً فَتَزَوَّجَ عَلَيْهَا امْرَأَةً شَابَةً فَأَثَرَ الشَّابَةَ عَلَيْهَا فَتَأَسَّدَتْهُ الطَّلَاقُ فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً ثُمَّ أَهْلَهَا حَتَّى إِذَا كَادَتْ أَنْ تَحِلَّ أَرَيْتُهَا ثُمَّ عَادَ فَأَثَرَ الشَّابَةَ فَتَأَسَّدَتْهُ الطَّلَاقُ فَطَلَّقَهَا وَاحِدَةً ثُمَّ أَهْلَهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَحِلَّ أَرْتَجَعَهَا ثُمَّ عَادَ فَأَثَرَ الشَّابَةَ فَتَأَسَّدَتْهُ الطَّلَاقُ فَقَالَ مَا يَثْبُتُ إِسْمًا بِقِيَّتِكَ وَاحِدَةً فَإِنْ يَثْبُتُ اسْتَقْرَرْتُ عَلَى مَا تَدْرِينَ مِنَ الْإِثْرَةِ وَإِنْ يَثْبُتُ طَلَّقْتُكَ قَالَتْ بَلْ اسْتَقْرَرْتُ عَلَى الْإِثْرَةِ فَأَمْسَكَهَا عَلَى ذَلِكَ فَلَمَّ يَدْرَأُ فِعْرَانًا عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ إِتْمَانِينَ رَضِيَتْ أَنْ تَسْتَقِرَّ عَلَى الْإِثْرَةِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ لَرَبِّ اسْ بِذَلِكَ إِذَا رَضِيَتْ بِهَا الْمَرْأَةُ وَلَهَا أَنْ تَرْجِعَ عِنْدَ إِذَا بَدَأَ لَهَا

ف بیویوں کے درمیان حقوق کے لحاظ سے مساوات قائم کرنا شوہر پر واجب ہے لیکن عورت اپنی رضامندی سے ترجیح کی اجازت دے یا قدرتی طور پر ایک عورت کی طرف میلان زیادہ ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔

۵۸۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الرُّبَيْرِ أَنَّ خَوْلَةَ بَدَتْ حِكْمًا دَخَلَتْ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَتْ إِنَّ رَبِيعَةَ ابْنِ أُمَيَّةَ اسْتَمْتَعَ بِامْرَأَةٍ فَحَصَلَتْ مِنْهُ فَخَرَجَ عُمَرُ فَرِغًا يَجُزُّ رِجَاءَهُ فَقَالَ هَذِهِ الْمُنْعَةُ لَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيهَا لَرَجَمْتُ.

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا بے شک زبیر بن اُمیہ رضی اللہ عنہ نے ایک مولدہ عورت سے متعہ کیا ہے اور وہ عورت اس سے حاملہ ہو گئی ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تیزی سے نکلے چکے آپ کی چادر گھسیٹ دی تھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ متعہ ہے؟ اگر میں نے اس بارے پہلے اعلان کیا ہوتا تو میں (اس کا ارتکاب کرنے والے کو) سنگسار کرتا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ الْمُنْعَةُ مَكْرُوهَةٌ فَلَا يَنْبَغِي فَقَدْ نَهَى عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا جَاءَ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ وَلَا اثْنَيْنِ وَلَا قَوْلُ عُمَرَ لَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيمَا لَرَجَمْتُ إِشْمَا نَصْعَةً مِنْ عُمَرَ عَلَى التَّهْدِيدِ هَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: متعہ منع (حرام) ہے یہ کسی صورت بھی جائز نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے متعدد احادیث میں اس کی حرمت ونفی ثابت ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول لَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ فِيهَا لَرَجَمْتُ (یعنی اگر میں پہلے اعلان کر چکا ہوتا تو ارتکاب کرنے والے کو سنگسار کرتا) تہدید و تنبیہ کے لیے (یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے)

۱۹- بَابُ الرَّجُلِ تَكُونُ عِنْدَهُ امْرَأَتَانِ فَيُوْتِرُ أَحَدَهُمَا عَلَى الْآخَرِ

شوہر کا دو بیویوں میں سے ایک کو تزیج دینے کا بیان

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۵۸۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۱۷ سے آگے) عمل کو صراحتاً "زنا" کہا جاسکتا ہے جس کی حرمت میں کسی قسم کا شک شبہ نہیں ہے۔

فَقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى -

اور لعان کرے تو زوجین کے درمیان تفریق کر دیا جائے
گی اور بچہ عورت کے حوالے کر دیا جائے گا یہی امام اعظم
ابو حنیفہ اور ہمارے عام فقہاء رحمہم اللہ کا قول ہے -

۲۱۔ بَابُ مُتْعَةِ الطَّلَاقِ

طلاق کے متعہ کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہر مطلقہ
عورت کے لیے متعہ ہے سوائے اس عورت کے کہ اس
کے لیے مہر کا تعین کیا گیا ہو اور شوہر نے اس سے جماع
نہ کیا ہو، اس کے لیے مقرر شدہ مہر کا نصف ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: متعہ
کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کے لیے شوہر کو مجبور کیا
جائے سوائے ایک متعہ کے، وہ یہ ہے کہ شوہر جماع سے
قبل اپنی بیوی کو طلاق دیدے اور اس کے لیے مہر بھی
مقرر نہ کیا گیا ہو۔ یہ متعہ واجب ہے جو عدالت کے
ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ کم از کم متعہ عورت کے
لیے گھر میں استعمال ہونے والا لباس ہے یعنی دوپٹہ،
قمیص اور تہبند ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور
ہمارے عام فقہاء رحمہم اللہ کا قول ہے -

۵۸۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ لِكُلِّ مُطَلَّقَةٍ مُتْعَةٌ إِلَّا الَّتِي تُطَلَّقُ وَقَدْ
فُرِضَ لَهَا صَدَاقٌ وَلَمْ تَمَسَّ فَحَسْبُهَا
نِصْفُ مَا فُرِضَ لَهَا -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَكَيْسَتْ
الْمُتْعَةُ الَّتِي يُجْبَرُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا إِلَّا مُتْعَةً
وَاحِدَةً هِيَ مُتْعَةُ الذِّمَى يُطَلَّقُ امْرَأَتَهُ
قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا فَهِيَ
لَهَا الْمُتْعَةُ وَاجِبَةٌ يُوْخَذُ بِهَا فِي الْقَضَاءِ
وَأَذَى الْمُتْعَةِ لِبَاسُهَا فِي بَيْتِهَا الدَّرْعُ وَ
الْمِلْحَفَةُ وَالْخِصَارُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ -

ف یاد رہے کہ اس مقام پر متعہ سے مراد وہ متعہ نہیں ہے جو اہل تشیع کے ماں عبادت کا درجہ رکھتا ہے اس متعہ کی
حرمت کی تفصیلی بحث پہلے گزر چکی ہے اس مقام پر متعہ سے مراد یہ ہے کہ شوہر جب اپنی بیوی کو جماع سے قبل طلاق
دے تو وہ مہر کے علاوہ بطور معاوضت کپڑے وغیرہ اسے دے -

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ
فُقَهَائِنَا -

اظہار کر دے اور اسے معلوم ہو کہ اگر وہ اپنے کا مطالبہ
کرے گی تو اس کی طرف رجوع کیا جائے گا یہی امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے

۳۔ بَابُ اللَّعَانِ

لعان کا بیان

۵۸۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَجُلًا عَنِ امْرَأَتِهِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَفَى مِنْ وَالدَيْهَا فَفَرَّقَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَالْحَقُّ الْوَلَدُ
بِالْمَرْأَةِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا آتَاخُذُ إِذَا نَفَى الرَّجُلُ
وَلَدًا امْرَأَتَهُ وَلاَ عَنَّ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَلاَ مَرَّ الْوَلَدُ
أُمَّةً وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک
شخص نے اپنی بیوی سے لعان کیا اور اس کے بچے
سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زوجین
کے درمیان تفریق کر دی اور بچہ عورت کے حوالے کر دیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم اس
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب شوہر اپنی بیوی
کے پیٹ سے پیدا ہونے والے بچے کا انکار کر دے

ف مرد کا عورت پر تہمت لگا کر لعنت کرنے کو "لعان" کہا جاتا ہے اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ مرد چار بار
قاضی کی موجودگی میں یوں کہے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر عورت پر لعنت کرتا ہوں کہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے
پھر پانچویں مرتبہ یوں کہے گا کہ اگر اس دعویٰ زنا میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ اسی طرح عورت چار
بار اپنی برادرت کا اظہار کرتی ہوئی کہے گی کہ میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ اس مرد نے جو مجھ پر تہمت زنا لگائی
ہے اس میں وہ جھوٹا ہے اور پانچویں بار کہے گی کہ اگر مرد اپنے دعویٰ میں سچا ہو تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو،
لعان کے بعد قاضی زوجین کے درمیان تفریق (جدائی) کر دے گا۔ بعد ازاں اگر مرد نے جھوٹا ہونے کا اعتراف کر لیا
تو اس پر تہمت کی حد لگائی جائے گی۔ لعان کا حکم یہ ہے کہ مرد کے حق میں حد قذف اور عورت کے حق میں حد زنا
کے قائم مقام ہوگا۔

اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی دوسرے کی وفات پر تین دن سے زائد سوگ منائے۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ شوہر کی وفات کے بعد عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ سوگ کے دوران جو شہو، نیل اور سرزمہ زینیت کی غرض سے استعمال کرے حتیٰ کہ عدت پوری ہو جائے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

الْأَخِيرَ أَنْ تُحَدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ
إِلَّا عَلَى تَرَوْجٍ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَبُّهَا أَنَا حُدُّ يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ
أَنْ تُحَدَّ عَلَى زَوْجِهَا حَتَّى تَنْقُضِيَ عِدَّتُهَا وَلَا
تَتَطَيَّبَ وَلَا تَدَّهِنَ لِزَيْنَتِهِ وَلَا تَكْتَحِلَ لِزَيْنَتِهِ حَتَّى
تَنْقُضِيَ عِدَّتُهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ
مِنْ فُقَهَائِنَا -

۲۳۔ بَابُ الْمَرْأَةِ تَنْقِلُ مِنْ مَنَزِلِهَا قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا مِنْ تَوْتٍ أَوْ طَلَاكِ

بیوہ یا مطلقہ کا عدت کے دوران اپنے گھر سے نکلنے کا بیان

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن لیا رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ یحییٰ بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن حکم رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو طلاق مغلظہ دیدی تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اسے (اپنے) گھر منتقل کر لیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے امیر مدینہ مروان کو پیغام بھیجا کہ تم خوفِ خدا کرو! اور عورت کو اس کے گھر واپس کر دو۔ مروان نے کہا: حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے مجھ پر تسلط حاصل کر لیا قاسم کی روایت کے مطابق مروان نے کہا کیا آپ کو فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی اطلاع نہیں پہنچی؟

۵۸۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ
سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ
طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْحَكَمِ الْبَيْتَةَ فَانْتَعَلَهَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ إِلَى مَرْوَانَ وَهُوَ
أَمِيرُ الْمَدِينَةِ لَأْتِيَ اللَّهَ وَارْدُ الْمَرْأَةِ إِلَى بَيْتِهَا
فَقَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ أَنَّ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ غَلَبَنِي -

وَقَالَ فِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ أَوْ مَا بَلَغَكَ
هَانَ قَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ عَائِشَةُ لَا

۲۲۔ بَابُ مَا يَكْرَهُ لِلْمَرْأَةِ مِنَ الزَّيْتَةِ فِي الْعِدَّةِ

عِدَّتِ كے دوران عورت کا زیت زینت کرنی کی کراہت کا بیان

۵۸۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ اشْتَكَّتْ عَيْنَيْهَا وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بَعْدَ وَقَاتِهِ، فَلَمْ تَكْتَحِلْ حَتَّى كَادَتْ عَيْنَاهَا أَنْ تَرَمَصَا.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَتَّبِعِي أَنْ تَكْتَحِلَ بِكِحَلِ الزَّيْتَةِ وَلَا تَدَّهِنَ وَلَا تَتَّطِيبَ قَا مَا الدُّرُومُ وَنَحْوُهَا فَلَا بَأْسَ بِهِ لِأَنَّ هَذَا لَيْسَ لِزَيْتَةٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ عنہا کی آنکھیں آشوب زدہ ہو گئیں جبکہ وہ اپنے شوہر حضرت عبداللہ کی وفات کے بعد سوگ کے دن گزار رہی تھیں انھوں نے اپنی آنکھوں میں سرمہ نہ لگایا حتیٰ کہ آنکھیں کچھ (گدھ) سے بھر گئیں۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں (ایام عِدَّتِ میں) عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ زینت کی غرض سے سرمہ، تیل اور خوشبو استعمال کرے البتہ سفیدہ وغیرہ کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ زینت کے لیے نہیں ہوتا یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے فقہاء کا قول ہے۔

حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ عنہا حضرت حفصہ یا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے،

۵۸۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ حَفْصَةَ أَوْ عَائِشَةَ أَوْ عَنْهُمَا جَمِيعًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَوَدُّ مِنَ اللَّهِ وَالْيَوْمِ

ف جیسا کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے اجتہادی مسائل سے واضح ہوتا ہے کہ وفات کی عِدَّتِ گزارنے والی عورت حائضہ کے دوائی امور سے مکمل طور پر پرہیز کرے گی۔ یعنی دوران عِدَّتِ تیل، سرمہ، خوشبو، مانے، کپڑے زیب تن کرنے اور دیگر زیب و زینت والی چیزیں استعمال نہیں کرے گی۔

أَبْقُوا حَتَّىٰ إِذَا كَانَ بِطَرْفِ الْقُدُومِ أَدْرَكْتَهُمْ
فَقَتَلُوهُ قَالَتْ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْذَنَ لِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَىٰ أَهْلِي
فِي بَنِي خُدْرَةَ فَإِنَّ نَرُوحِي لَمْ يَتْرُكْنِي فِي
مُسْكِنٍ يَسْبِكُهُ وَلَا نَفَقَةٍ فَقَالَ نَعَمْ فَخَرَجْتُ
حَتَّىٰ إِذَا كُنْتُ بِالْجُحْدَةِ دَعَانِي أَوْ أَمَرَمْتُ
دَعَانِي فَدُعِيْتُ لَهُ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتِ فَرَدَدْتُ
عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِي ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ أَمْكِنِي
فِي بَيْتِكَ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَكَ قَالَتْ
فَاعْتَدَدْتُ فِيهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ
فَلَمَّا كَانَ أَمْرُ عُمَانَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَسَأَلَنِي عَنْ
ذَلِكَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَأَتْبَعَهُ وَقَطَعِي
بِهِ -

پاس پہنچے تو انھوں (غلاموں) نے اسے قتل کر دیا مگر چونکہ
بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے
خاندان بنی خدرہ میں واپس جانے کے سلسلہ میں سوال
کیا کیونکہ میرے شوہر نے میرے لیے نہ تو مسکن چھوڑا ہے
اور نہ نان و نفقہ۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ حتیٰ کہ جب میں
حجرہ مقام میں پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طلب
کیا یا کسی شخص کے ذریعے مجھے بلوایا جب میں آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تم نے کیا کہا تھا؟ میں نے آپ کو تمام قصہ سنایا جو
پہلے بیان کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عدت
پوری ہونے تک تم اپنے گھر میں ٹھہری رہو۔ وہ بیان کرتی
ہیں کہ میں نے اس گھر میں چار مہینے دس دن عدت پوری
کی۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ
عنه کا دورِ خلافت آیا تو انھوں نے مجھے طلب کیا اور اس
بارے مجھ سے دریافت کیا میں نے اس سلسلے میں بیان
کر دیا انھوں نے اس کی پیروی کرتے ہوئے اس کے
مطابق فیصلہ کیا۔

حضرت سحیب بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے ایسی عورت کے
بارے دریافت کیا گیا کہ اس کے خاندان نے اسے طلاق دے
دی اور وہ ایسے مکان میں ہے جو کرائے پر ہے تو اس کا
کرایہ کس پر ہوگا؟ انھوں نے جواب دیا کہ کرایہ شوہر پر
ہوگا۔ لوگوں نے کہا اگر شوہر کے پاس کرایے کی گنجائش
نہ ہو؟ انھوں نے سعید بن مسیب نے جواب دیا، خود
عورت پر کرایہ ہوگا۔ لوگوں نے پھر سوال کیا اگر عورت بھی

۵۹۲ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ
عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ يُطَلِّقُهَا
زَوْجَهَا وَهِيَ فِي بَيْتِ بَكْرَاءَ عَلَىٰ مِنَ الْكِرَاءِ
قَالَ عَلَىٰ زَوْجِهَا قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ
زَوْجِهَا قَالَ فَعَلَيْهَا قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ
عِنْدَهَا قَالَ فَعَلَى الْأُمِيرِ -

يُضْرَكَ أَنْ تَذُكُرْ حَدِيثَكَ فَاطِمَةَ قَالَ مَرَّوَانُ
إِنْ كَانَ بِكَ الْغَمُّ فَحَسْبُكَ مَا يَنْ هَذَا مِنْ
مِنَ الشَّرِّ-

اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تم
حدیثِ فاطمہ کا تذکرہ نہ کرتے تو تمہیں ضرور دساں نہیں تھا
مردان نے کہا اگر آپ کے نزدیک (فاطمہ کا گھر سے
خروج) لڑائی کے باعث تھا تو یہاں بھی دونوں کے
درمیان لڑائی سبب موجود ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس زوا
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ عورت کے لیے جائز نہیں
ہے کہ جس گھر میں خاوند نے طلاق بائنہ دی ہے دوسری
جگہ منتقل ہو حتیٰ کہ اپنی عدت پوری کر لے یہی امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
سعید بن زید بن نقیل رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو طلاق بائنہ
دی گئی تو وہ دوسرے گھر منتقل ہو گئی۔ حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ناپسند کیا

حضرت سعد بن اسحاق رضی اللہ عنہ اپنی چھوٹی زینب
بنت کعب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کرتے
کہ فریچہ بنت مالک رضی اللہ عنہا جو حضرت ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں فرماتی ہیں کہ انھوں نے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ
اپنے قبیلہ بنی خدرہ میں واپس چلی جائے کیونکہ ان کا شوہر
بھاگے ہوئے غلاموں کی تلاش میں نکلے جب وہ غلاموں

قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَبُّهَا أَنَا خُذُوا لَا يَنْبَغِي
لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ مَتْرِلِهَا الَّذِي طَلَّقَهَا
فِيهِ نَزْجُهَا طَلَا قًا بَائِنًا أَوْ غَيْرَهُ أَوْ مَاتَ
عَنْهَا فِيهِ حَتَّى تَنْقِضِيَ عِدَّتَهَا وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا-

۵۹۰- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَةَ
سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ نَقِيلٍ طَلَّقَتْ الْبَيْتَةَ
فَانْتَقَلَتْ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ-

۵۹۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ
ابْنَ كَعْبِ بْنِ عَجْدَةَ عَنْ عَمَّتِهِ نَزْبِ ابْنَةِ
كَعْبِ بْنِ عَجْدَةَ أَنَّ الْفَرِيعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ
سِنَانٍ وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْخُدْرِيِّ
أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَأَلَهُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهَا فِي بَيْتِ
عَجْدَةَ فَإِنَّ زَوْجِي حَدِيثٍ فِي طَلَبِ أَعْبِدَاتِهِ

ف عورت طلاق کی عدت گزار رہی ہو یا وفات کی بہر صورت وہ شوہر کے گھر گئے اورے گی بغیر کسی عذر کے دوسرے گھر
منتقل ہونا جائز نہیں ہے البتہ وہ مکان گر جائے یا اہل خانہ نکلنے پر مجبور کہیں یا وہاں عزت و عظمت محفوظ نہ ہو تو
جگہ منتقل ہو سکتی ہے واللہ اعلم بالصواب۔

۵۹۵۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت یحییٰ
عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَارِ عَنْ يَحْيَى
بن جزار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ
ابنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَنْكَ قَالَ عِدَّةُ أُمَّ الْوَلِيدِ كَحَيْضٍ
عنه نے فرمایا: اُم ولد کی عدت تین حیض ہے۔

۵۹۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ
حضرت رجاء بن حیوہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
رَجَاءِ بْنِ حَيَوَةَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ سُئِلَ عَنْ عِدَّةِ
بے شک حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے اُم ولد
أُمِّ الْوَلِيدِ فَقَالَ لَا تُكَيِّسُوا عَلَيْنَا فِي دِينِنَا إِنَّ
کی عدت کے بارے سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: تم
تَكَ أُمَّةً فَإِنَّ عِدَّتَهَا عِدَّةُ حُرَّةٍ۔
لوگ ہمیں ہمارے دین کے بارے شبہ میں نہ ڈالو، اگر
اُم ولد لوٹدی ہو تو اس کی عدت آزاد عورت کی عدت ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا آتَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے
حَنِيفَةَ وَابْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَالْعَامِرَةَ مِنْ
ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
فَقَهَائِمَنَا۔
ابراہیم نخعی اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۲۵۔ بَابُ الْخَلِيَّةِ وَالْبَرِيَّةِ وَمَا يُشْبِهُ الطَّلَاقَ

خلیہ، بریہ اور طلاق کے مشابہ الفاظ کا بیان

۵۹۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّكَ كَانَ يَقُولُ الْخَلِيَّةُ وَ
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: خلیہ اور
الْبَرِيَّةُ ثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ كُلُّ وَاحِدَةٍ
بریہ کا لفظ استعمال کرنے سے تین طلاقیں واقع
مِنْهُمَا۔
ہوتی ہیں۔

۵۹۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ تَحْتَهُ
حضرت قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایک شخص
وَلَيْدَةٌ فَقَالَ لِأَهْلِهَا شَانِكُمْ بِهَا قَالَ
کی زوجیت (نکاح) میں ایک لوٹدی تھی اس شخص
الْقَاسِمُ فَرَأَى النَّاسَ إِثْمًا تَطْلِيقًا۔
نے لوٹدی کے وارث سے کہہ دیا: تم اس کے بارے
جو چاہو کہو! حضرت قاسم بیان فرماتے ہیں کہ لوگوں نے

کہا یہ ادا نہ کر سکتی ہو؟ جواب دیا: امیر وقت پر کرایہ ادا کرنا لازم ہوگا۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو زوجہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر طلاق دی۔ حضرت ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ سے مسجد کی طرف راستہ جاتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کے لیے گھروں سے پیچھے کی طرف سے ایک دوسرا راستہ اختیار کیا کیونکہ وہ رجوع کے بغیر مطلقہ کے پاس جانے کو ناپسند تصور کرتے تھے۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ جس گھر میں شوہر نے طلاق دی ہو اس سے عدت پوری کیے بغیر دوسرے گھر منتقل ہو خواہ وہ طلاق بائنہ کی عدت گزار رہی ہو یا غیر بائنہ کی اور خواہ شوہر کی وفات کی عدت گزار رہی ہو یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۵۹۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي مَسْكِنِ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ طَرِيقَهُ فِي بَيْتِهَا فَكَانَ يَسْلُكُ الطَّرِيقَ الْأَخْرَى مِنْ أَذْيَارِ الْبُيُوتِ إِلَى الْمَسْجِدِ كَرَاهَةً أَنْ يَسْتَأْذِنَ عَلَيْهَا حَتَّى رَاجَعَهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَنْتَقِلَ مِنْ مَنْزِلِهَا الَّذِي طَلَّقَهَا فِيهِ تَرَوُّجَهَا إِنْ كَانَ الطَّلَاقُ بَائِنًا أَوْ غَيْرَ بَائِنٍ أَوْ مَاتَ عَنْهَا فِيهِ حَتَّى تَنْقِضَ عِدَّتَهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۲۲۔ بَابُ عِدَّتِ الْأُمِّ وَالْوَلَدِ

اُمِّ وَلَدِ كِي عِدَّتِ كَا بِيَان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ اُمِّ وَلَدِ كِي عِدَّتِ كَا بِيَان۔ جب اس کا آقا وفات پا جائے ایک حیض ہے۔

۵۹۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا كُوِفِيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا حَيْضَةً۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَتَّبِعِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَنْتَفِعَ مِنْ وَلَدِي بِهِذَا أَوْ نَحْوِهِ -
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کسی آدمی کے لیے مناسب نہیں کہ مشابہت وغیرہ کے سبب اپنے بچے کی نفی کرے۔

۲۔ یَابُ الْمَرْأَةِ تَسْلِمُ قَبْلَ زَوْجِهَا

بیوی کا شوہر سے قبل مسلمان ہونے کا بیان

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت اُمّ حکیم بنت حارث (قبول اسلام سے قبل) عکرمہ بن ابی جہل کی زوجیت (نکاح) میں تھیں۔ وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہو گئیں اور عکرمہ بن ابی جہل اسلام سے بھاگ کر یمن پہنچ گیا۔ حضرت اُمّ حکیم نے یمن پہنچ کر اسے دعوتِ اسلام دی تو عکرمہ مسلمان ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھ کر خوشی سے کھڑے ہو گئے اور اپنی چادر مبارک اسے اوڑھائی حتیٰ کہ عکرمہ نے بیعتِ اسلام کر لی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب عورت اسلام قبول کرے اور شوہر دارالاسلام میں کافر ہو تو ان کے درمیان فوراً اجرائی نہیں کی جائیگی۔ حتیٰ کہ شوہر کو اسلام کی دعوت دیدی جائے اگر وہ اسلام قبول کرے تو عورت اس کی بیوی رہے گی اور اگر شوہر نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تو دونوں کے درمیان جدائی کر دی جائیگی اور اس تفریق کو طلاق بائنہ کی حیثیت ہوگی۔ یہی امام اعظم

۶۰۰- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ أُمَّ حَكِيمِ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ كَانَتْ تَحْتَ عِكْرَمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ فَأَسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَخَدَّجَ عِكْرَمَةُ هَارِبًا مِنَ الْإِسْلَامِ حَتَّى قَدِمَ الْيَمَنَ فَأُرْتَحِلَتْ أُمَّ حَكِيمٍ حَتَّى قَدِمَتْ عَلَيْهِ قَدَعَتْهُ إِلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمَ فَتَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبَ إِلَيْهِ فَرَجَّأ وَمَا عَلَيْهِ رِدَاؤُهُ حَتَّى بَايَعَهُ -

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا أَسْلَمَتِ الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ لَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا حَتَّى يُعْرِضَ عَلَى الزَّوْجِ الْإِسْلَامَ فَإِنْ أَسْلَمَ فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَإِنْ أَبَى أَنْ يُسْلِمَ فَفُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَكَانَتْ فُرْقَتُهُمَا تَطْبِيقَةً بَائِنَةً وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَإِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ -

اس سے ”طلاق“ تصور کیا تھا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب قائل کی ”خلیہ“ اور ”یریبہ“ کے لفظ کے استعمال سے مراد تین طلاقیں ہوں تو تین طلاقیں ہوں گی اور اگر ایک طلاق مراد ہو تو ایک طلاق ہوگی اور یہ طلاق بائسہ ہوگی۔ خواہ شوہر نے اس سے جماع کیا ہو یا نہ۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا نَوَى الرَّجُلُ بِالْخَلِيَّةِ وَ
بِالْبِرِّيَّةِ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ فَهِيَ تَطْلِيقَاتٌ فَلَا إِذَا
أَنَادَ بِهَا وَاحِدَةً فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَأْتِنَ دَخَلَ
بِأَمْرَائِهِ أَوْ لَحْمِيْدٍ خُلٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۲۶۔ بَابُ الرَّجُلِ يُوَلِّدُكَ فَيَغْلِبُ عَلَيْهِ الشُّبُهَةُ

باپ کو بیٹے کے بارے میں شبہ ہونے کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ دیہات میں رہنے والا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: میری بیوی نے سیاہ بچہ جن دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کا رنگ کیسا ہے؟ اس نے عرض کیا سرخ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ان اونٹوں میں سے کوئی میٹالے رنگ کا بھی ہے؟ اگر شخص نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے اس سے سوال کیا کہ اس کا رنگ ایسا کیوں ہے؟ اس نے جواب دیا رسول اللہ میرے خیال میں اسے کسی رگ نے کھینچا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ممکن ہے تمہارے بچے کو بھی کسی رگ نے کھینچا ہو۔

۵۹۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ
أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ إِنَّ أَمْرَأَتِي وَكَذَاتِ عُلَمَا سَوَدَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ
إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا لَسَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ
فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْمَاقٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فِيمَا
كَانَ ذَلِكَ قَالَ أَمْرَأَةٌ تَزَعُ عِرْقَ يَأْسُورٍ
اللَّهُ قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَتَكَ تَزَعُ عِرْقَ

ہو گیا جبکہ بیوی مدت کا تیسرا حیض گزار رہی تھی۔ مطلقہ نے کہا میں اس کی وراثت میں شریک ہوں جبکہ وراثت سے اسے وراثت میں شریک کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ یہ تنازعہ (جھگڑا) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ انھوں نے اس سلسلے میں حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور شام سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں سے دریافت کیا ان کو اس سلسلے میں علم نہیں تھا پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اس بارے خط لکھا۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا: جب مطلقہ عورت تیسرے حیض میں داخل ہو جائے تو نہ وہ شوہر کی وراثت ہوگی اور نہ شوہر اس کا۔ اور بیشک بیوی کا شوہر سے کوئی تعلق نہ رہا اور نہ شوہر کا بیوی سے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس کی مثل روایت کرتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب عورت کے تیسرے حیض کا خون ختم ہو جائے اور وہ غسل کرے تو ہمارے نزدیک عدت ختم ہو جائیگی۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق بائنہ دے دی پھر اسے چھوڑ دیا حتیٰ کہ جب اس کے تیسرے حیض کا خون ختم ہو گیا تو وہ غسل کی غرض سے غسل خانہ میں داخل ہوئی اور وہ پانی کے قریب پہنچی ہی تھی کہ اس کے شوہر نے آکر کہا: میں نے تجھ سے رجوع کیا۔ اس عورت نے حضرت عمر فاروق

تُحَرَّمَاتٍ حِينَ دَخَلَتْ فِي الدَّامِ مِنَ الْحَيْضَةِ
الثَّالِثَةِ فَقَالَتْ أَنَا وَارِثَتُهُ وَقَالَ بِنُؤُوهُ لَا
كَرِهِيَّتَهُ فَأَخْتَصَمُوا إِلَى مَعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ
فَسَأَلَ مَعَاوِيَةَ فَضَالَتَ بَيْنَ عُبَيْدِ بْنِ نَاسٍ وَمِنْ
أَهْلِ الشَّامِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُمْ عِلْمًا فِيهِ
فَكُتِبَ إِلَى تَمِيمِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهَا إِذَا دَخَلَتْ
فِي الدَّامِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَإِنَّهَا لَا
كَرِهِيَّةَ وَلَا يَرِثُهَا وَقَدْ بَرَأَتْ مِنْهُ وَ
بَرِيَتْ مِنْهَا۔

۶۰۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ مَوْلَى
ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ انْقِصَاءُ الْعِدَّةِ عِنْدَ مَا
الطَّهَارَةُ مِنَ الدَّامِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ إِذَا
اغْتَسَلَتْ مِنْهَا۔

۶۰۵- أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَادِ عَنْ
ابْرَاهِيمَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً
يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى انْقَطَعَ دَمُهَا
مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ وَدَخَلَتْ مَغْتَسِلَةً
وَأَدَّتْ مَاءَهَا فَأَقَامَهَا فَقَالَ لَهَا قَدْ
لَا جَمْعِيَّتِكَ فَسَأَلَتْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ

ابو حنیفہ اور ابو بکرؓ نفعی رحمہما اللہ کا قول ہے۔

۲۸۔ بَابُ انْقِضَاءِ الْحَيْضِ

حیض کے پورا ہونے کا بیان

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت حفصہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہا جب (عدت کے) تیسرے حیض میں شروع ہوئیں تو اپنی عدت کو مکمل قرار دے دیا اس بارے حضرت عمرہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: عمرہ رضی اللہ عنہا نے درست کہا ہے اس سلسلے میں لوگ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جھگڑے لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ“ (یعنی عدت تین قروء ہے) انہوں نے (حضرت عائشہ) نے فرمایا: تم نے درست کہا لیکن کیا تم اقراء کا مفہوم جانتے ہو؟ اقراء سے مراد اطہار (پاکی) ہیں۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اس کی مثل بیان کیا کرتے تھے۔

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ (ملک) شام سے تعلق رکھنے والا ایک شخص جسے احوص کہ جاتا تھا نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی پھر اس کا اتق

۶۰۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ انْتَقَلْتُ حَفْصَةَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ دَخَلْتُ فِي الدَّارِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّلَاثَةِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَتْ مَدَقَّ عُرْوَةَ وَقَدْ جَاءَ لَهَا فِيهِ نَاسٌ وَقَالُوا إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ فَقَالَتْ مَدَقَّ قُرُوءٌ وَقَدْ رُودُنَ مَا الْأَقْرَاءُ إِلَّا الْأَقْرَاءُ الْأَطْهَارُ۔

۶۰۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ۔

۶۰۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الشَّامِ يُقَالُ لَهُ الْأَحْوَصُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ

رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۲۹۔ **بَابُ الْمَرْأَةِ يُطَلِّقُهَا زَوْجَهَا طَلَاً قَائِمًا لَكَ الرَّجْعَةُ فَتَحِيضُ حَيْضَةً أَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ تَرْتَفِعُ حَيْضَتُهَا**

بیوی کو شوہر کے طلاق مجبئی سے اور

ایک یا دو حیض کے بعد بیوی کا خون بند ہو جانے کا بیان

حضرت یحییٰ بن جہان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ان کے دادا کی زوجیت میں دو عورتیں تھیں ایک ہاشمیہ اور دوسری انصاریہ۔ انھوں نے اپنی انصاریہ بیوی کو طلاق دے دی جبکہ وہ دودھ پلاتی تھیں۔ دودھ پلانے کے دوران انھیں حیض نہیں آیا کرتا تھا اس طرح تقریباً ایک سال گزر گیا پھر اس کے شوہر ایک سال یا سال کے قریب عرصہ گزر جانے پر فوت ہو گیا اور انھیں اس دوران حیض نہ آیا اس (عورت) نے کہا کہ میں اپنا حق وراثت حاصل کروں گی کیونکہ مجھے حیض نہیں آیا لوگ یہ مسئلہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے انھوں نے وراثت کی مقدار ہونے کا فیصلہ کر دیا (دوسری طرف) ہاشمیہ عورت نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی ملامت کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ فیصلہ تمہارے چچا زاد کا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے اس سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۶۰۸۔ **أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ جَدِّهِ إِمْرَأَتَانِ هَاشِمِيَّةٌ وَلَا نَصَارِيَّةٌ وَهِيَ تَرْضَعُهُ وَكَانَتْ لَا تَحِيضُ وَهِيَ تَرْضَعُهُ فَمَدَّ بِهَا قَرِيْبٌ مِّنْ سَنَةٍ ثُمَّ هَلَكَ زَوْجُهَا حَبَّانٌ عِنْدَ رَأْسِ السَّنَةِ أَوْ قَرِيْبٍ مِّنْ ذَلِكَ وَلَمْ تَحِيضْ فَقَالَتْ أَنَا أَرِثُهُ مَا لَمْ أَحِيضْ فَأَخْتَمْنَا إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَضَى لَهَا بِالنِّسَاءِ فَلَامَتِ الْهَاشِمِيَّةُ عُثْمَانَ فَقَالَ هَذَا عَمَلُ ابْنِ عَتِكَ هُوَ أَشَامٌ عَلَيْكَ بِذَلِكَ يَعْنِي عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ۔**

۶۰۹۔ **أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ**

ذَلِكَ وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ عُمَرُ
قُلْ فِيهَا بَدَأُ بِكَ فَقَالَ أَمَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا مَا لَمْ تُغْتَسِلْ مِنْ حَيْضَتِهَا
الثَّالِثَةَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ أَنَا
أَرَى ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
كَيْفَ مِلْحَ عِلْمًا -

رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں دریافت کیا جبکہ آپ کے پاس اس وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عبداللہ بن مسعود! تمہاری اس بارے کیا رائے ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے امیر المؤمنین! شوہر کو رجوع کرنے کا حق ہے جب تک مطلقہ تیسرے حیض کے بعد غسل نہ کر لے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بارے میں میری بھی یہی رائے ہے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ علم و فضل سے پُر ایک مکان ہیں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک مطلقہ عورت تیسرے حیض کا خون ختم ہونے پر غسل نہیں کر لیتی، مرد کو رجوع کرنے کا حق حاصل ہے۔

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا متفقہ فیصلہ ہے کہ جب تک عورت (مطلقہ) تیسرے حیض کے بعد غسل نہ کر لے شوہر رجوع کر سکتا ہے۔ حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ (راوی حدیث) کے بیان کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو فرمایا ہوئے سنا جب تک عورت تیسرے حیض کے بعد غسل لے، شوہر رجوع کا حق حاصل ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابو

۶۰۶ - أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَلِيَّ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ
قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي تَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هُوَ
أَحَقُّ بِهَا تَغْتَسِلُ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةَ -
۶۰۷ - أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ أَبِي عَيْسَى النُّخَيْطِيُّ
الْمَدَائِنِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ثَلَاثَةِ عَشَرَ مِنْ
أَقْرَبِيَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلُّهُمْ قَالُوا الرَّجُلُ أَحَقُّ بِأَمْرَاتِهِ حَتَّى
تُغْتَسِلَ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةَ قَالَ عَيْسَى
وَسَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ الرَّجُلُ
أَحَقُّ بِأَمْرَاتِهِ حَتَّى تَغْتَسِلَ مِنْ حَيْضَتِهَا
الثَّالِثَةَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

ثَلَاثٌ حَيْضٍ فَهَذَا الَّذِي ذَكَرْتُمْ لَيْسَ بِعِدَّةٍ
الْحَائِضِ وَلَا غَيْرِهَا۔
مایوس ہو چکی ہو تین مہینے اور (۴) جسے حیض آتا ہو
اس کی عدت تین حیض ہے اور یہ چیز جو تم نے بیان کی
ہے نہ حائضہ کی عدت ہے اور نہ کسی اور کی ۔

۳۔ یَابُ عِدَّةِ الْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ (جس عورت کو بیماری کا خون آتا ہو) کی عدت کا بیان

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستحاضہ
کی عدت ایک سال ہے ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے
نزدیک معروف طریقے کے مطابق عدت حیض پر ہوگی،
جس کے سبب وہ ماضی (گذرے) کے زمانہ میں بیٹھی
تھی۔ اسی طرح ابراہیم نخعی وغیرہ فقہاء کرام نے فرمایا
اس سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے کیا تمہیں
نہیں معلوم کہ جن دنوں میں وہ بیٹھی نماز نہیں ادا کرتی کیونکہ
وہ حائضہ ہے اس لیے اسے اسی طریقہ سے عدت گزارنی
چاہیے جب تین حیض مکمل ہو جائیں گے تو عدت ختم ہو جائیگی
خواہ یہ مدت سال سے کم بنے یا لاند

۶۱۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ
أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ عِدَّةُ الْمُسْتَحَاضَةِ
سَنَةٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ الْمَعْرُوفُ عِنْدَنَا أَنَّ عِدَّتَهَا
عَلَى أَقْرَابِهَا الَّتِي كَانَتْ تَجْلِسُ فِيهَا مَقْصُودًا
كَذَلِكَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ غَيْرُهُ مِنَ
الْفُقَهَاءِ بِرُؤْيِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا إِلَّا تَرَى أَنَّهَا تَتْرُكُ
الصَّلَاةَ أَيَّامًا أَقْرَابِهَا الَّتِي كَانَتْ تَجْلِسُ
لِأَنَّهَا فِيهَا حَائِضٌ فَكَذَلِكَ تَعْتَدُ بِهِمْ
فَإِذَا مَضَتْ ثَلَاثَةٌ قَرُوبٍ مِنْهُنَّ بَانَ
أَنَّ كَانَ ذَلِكَ أَقَلَّ مِنْ سَنَةٍ أَوْ أَكْثَرَ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس عورت کو طلاق دی گئی اسے ایک یا دو حیض کے بعد حیض نہ آنے تو وہ نو مہینے تک انتظار کرے اس کے بعد اگر عمل ظاہر ہو جائے تو اس کی عدت وضع عمل ہے ورنہ نو مہینوں کے بعد مزید تین مہینے عدت گزارے ایسے کی عدت پوری ہو جائے گی۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق رجمی دی اسے ایک یا دو حیض آنے کے بعد مزید اٹھارہ مہینے تک اسے حیض نہ آیا پھر مطلقہ فوت ہو گئی۔ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا۔ انھوں نے جواب دیا، اس عورت کے سبب اللہ تعالیٰ نے تمھاری وراثت روک رکھی ہے تم اسے کھاؤ۔

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا تو انھوں نے اس (عورت) کا ترکہ کھانے کا حکم دیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نو مہینے اور اس کے بعد تین ماہ سے زائد عدت ہے اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے اس لیے قرآن پاک میں عدت کی کل چار صورتیں بیان کی گئی ہیں لیکن پانچ نہیں (۱) حاملہ کی عدت وضع حمل (۲) جسے دناہالذہ ہونے کے سبب حیض شروع نہ ہوا ہو تین مہینے (۳) جو حیض سے

ابنِ فُسَيْطٍ وَيَجْبَىٰ بِنِ سَعِيدٍ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيُّمَا امْرَأَةٍ طَلَّقْتَ وَحَاضَتْ حَيْضَةً أَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ رَفِعَتْ حَيْضَتَهَا فَإِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ فَإِنْ اسْتَبَانَ بِهَا حَمْلٌ قَدْ لِكَ وَالْأَعْدَاتُ بَعْدَ التَّسْعَةِ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ ۖ ۶۱۰ - قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو حَلِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلْقَمَةَ بِنَ قَيْسٍ طَلَّقَتْ امْرَأَتَهَا طَلَاقًا تَمِيكُ الرَّجْعَةِ وَحَاضَتْ حَيْضَةً أَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ ارْتَفَعَتْ حَيْضَتَهَا عَنْهَا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ مَاتَتْ فَسَأَلَ عَلْقَمَةُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مَسْعُودٍ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ هَذِهِ امْرَأَةٌ حَبَسَ اللَّهُ عَلَيْكَ مِيرَاثَهَا فَكُلِّهِ ۖ

۶۱۱ - أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ أَبِي عَيْسَى الْكَلْبِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عَلْقَمَةَ بِنَ قَيْسٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَ بِأَكْلِ مِيرَاثِهَا ۖ

۶۱۲ - قَالَ مُحَمَّدٌ فَهَذَا أَكْثَرُ مِنْ تِسْعَةِ أَشْهُرٍ وَثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ بَعْدَهَا فَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا لِأَنَّ الْعِدَّةَ فِي كِتَابِ اللَّهِ هَرَجَةٌ وَجَلَّ عَلَىٰ أُمَّ بَعْتِ أَوْجِبَ لَهَا مِثْلَ مَا لِلْحَامِلِ حَتَّى تَضَعَ وَالَّتِي لَمْ تَبْلُغِ الْحَيْضَةَ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ وَالَّتِي قَدْ بَدَأَتْ مِنَ الْحَيْضِ أَشْهُرٌ وَالَّتِي تَحِيضُ

فرمایا: ہاں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رضاعت سے بھی اسی طرح حرمت آتی ہے جس طرح نسب کے باعث حرمت آتی ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ وہ ان سے پردہ نہیں کرتی تھیں جنہوں نے اپنے بھانجوں اور بھتیجوں کو دودھ پلایا اور ان کے پردہ کرتی تھیں جن کو بھانجوں نے دودھ پلایا۔

حضرت عمرو بن شریک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے سوال کیا گیا جس کی دو بیویاں ہیں دونوں میں سے ایک بیوی ایک لڑکے کو دودھ پلائے اور دوسری ایک لڑکی کو دودھ پلا دیتی ہے تو اس صورت میں کیا لڑکی اور لڑکے کا نکاح صحیح ہے؟ انہوں نے جواب دیا نہیں کیونکہ دونوں کا باپ ایک ہے۔

حضرت ابراہیم بن عقبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے رضاعت کے سلسلے میں سوال کیا گیا؟ انہوں نے جواب دیا: دو سال کے اندر خواہ دودھ کا ایک گھونٹ بھی پی لیا اس سے حرمت آئے گی لیکن دو سال کے بعد دودھ کی حیثیت کھانے کی ہے جسے وہ کھاتا ہے۔

حضرت ابراہیم بن عقبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے رضاعت کے سلسلے

۶۱۵ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْرَمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يُحْرَمُ مِنَ الْوِلَادَةِ -

۶۱۶ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا مِنْ أَرْضَعَتِ أَخَوَاتِهَا وَبَنَاتِ أَخِيهَا وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا مِنْ أَرْضَعَتِ نِسَاءِ إِخْوَتِهَا -

۶۱۷ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَارْضَعَتْ إِحْدَهُمَا غُلَامًا وَالْآخَرَى جَارِيَةً فَسُئِلَ هَلْ يَنْزَوِجُ الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ قَالَ لَا لِلْقَاحِ وَاحِدٌ -

۶۱۸ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الرِّضَاعَةِ فَقَالَ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ مَقْضَةً وَاحِدَةً فَهِيَ تُحْرِمُ وَمَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ فَإِنَّهَا هَوَاطِمٌ يَأْكُلُهُ -

۶۱۹ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ

۳۔ بَابُ الرِّضَاعِ

رضاعت (دودھ پلانے) کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے رضاعت
صرف بچپن میں دودھ پلانے سے ثابت ہوتی ہے۔

حضرت عمرہ بنت عبد الرحمن کا بیان ہے، کہ
ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، ایک دفعہ
کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس موجود
تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک شخص کو سنا کہ
وہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہونے کی
اجازت طلب کر رہا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان
فرماتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! یہ آدمی آپ کے
گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کر رہا ہے آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس کے بارے جانتا ہوں
کہ وہ حفصہ کا فلاں رضاعی چچا ہے۔ حضرت عائشہ نے
عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میرا رضاعی چچا بقید حیات ہو
تو وہ میرے گھر میں آسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۶۱۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لَا رِضَاعَةَ إِلَّا لِمَنْ أَرْضَعَهُ
فِي الصَّبْرِ۔

۶۱۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا
وَأَنَّهَا سَمِعَتْ رَجُلًا يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ
قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ
يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَاهُ فُلَانًا لِعَمِّي لِحَفْصَةَ مِنَ
الرِّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ
كَانَ عَمِّي فُلَانًا مِنَ الرِّضَاعَةِ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْكَ
قَالَ نَعَمْ۔

ف مخصوص مدت میں دودھ پلانے خواہ ایک دو گھونٹ ہوں، سے رضاعت (دودھ کا رشتہ) ثابت ہو جاتی ہے۔
اس مدت کے بارے فقہاء کے مختلف اقوال ہیں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک رضاعت کی مدت اڑھائی سال
(تیس مہینے)، حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک دو سال اور حضرت امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تین
سال ہے۔ (حاشیہ موطا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۷)

انہیں دودھ پلایا اس وقت وہ شیر خوار پکے تھے۔

حضرت عمرہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: شروع میں اللہ تعالیٰ نے قرآن میں رضاعت کے ثابت ہونے کے سلسلے میں دس بار دودھ پلانے کا حکم نازل فرمایا تھا پھر وہ پانچ بار دودھ پلانے کے حکم کے ساتھ منسوخ قرار دیا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا مسلمان قرآن میں اس آیت کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص دارالقضاء (عدالت) کے قریب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ میں بھی اس کے ساتھ تھا اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے بڑے کی رضاعت کا مسئلہ دریافت کیا؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میری ایک لونڈی اس سے میں جماع کرتا تھا۔ میری بیوی نے اس کے پاس جا کر اسے اپنا دودھ پلا دیا ہے میں لونڈی سے جماع کرنے لگا تو میری بیوی نے یہ کہتے ہوئے مجھے جماع سے روک دیا کہ قسم بخدا! میں نے اسے دودھ پلایا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی بیوی سے تادیبی کارروائی کرو اور اپنی لونڈی سے جماع کرو کیونکہ رضاعت صرف شیر خوارگی میں ثابت ہوتی ہے۔

حضرت مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے بڑے کی رضاعت کے بارے میں سوال کیا گیا؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت عروہ بن زبیر

۶۲۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِيمَا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرَ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمُنَّ ثُمَّ نَسِخَنَ بِعَمِّسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ مِمَّا يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ -

۶۲۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأَنَا مَعَهُ عِنْدَ دَارِ الْقَضَاءِ يَسْأَلُهُ عَنْ رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ كَأَنْتَ لِي وَ لِيَدٌ فَكُنْتُ أُصِيبُهَا فَعَدَدْتُ أَمْرَأَتِي إِلَيْهَا فَأَرْضَعْتُهَا فَكَذَلْتُ عَلَيْهَا فَقَالَتْ أَمْرَأَتِي دُونَكَ وَاللَّهِ قَدْ أَرْضَعْتُهَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَوْجَعُهَا وَأَنْتِ جَارِيَتُكَ فَيَا سَمَةَ الرِّضَاعَةُ رَضَاعَةُ الصَّغِيرِ -

۶۲۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ وَسُئِلَ عَنْ رَضَاعَةِ الْكَبِيرِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا حَدِيقَةَ بْنَ عُبَيْدَةَ

مَا قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ -

سوال کیا گیا؟ انھوں نے بھی حضرت سعید بن مسیب جیسا جواب دیا۔

۶۲۰- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ مَقَّةً وَاحِدَةً فَهِيَ تُحَرِّمُ-

حضرت ثور بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: وہ سال تک دودھ خواہ ایک گھونٹ ہی کیوں نہ ہو، وہ حرمت لاتا ہے۔

۶۲۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ سَالِحَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَرْسَلَتْ بِهِ وَهُوَ يُرْضِعُ إِلَى أُخْتِهَا أُمِّ كَلثُومِ ابْنَتِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ إِرْضِعِي عَشْرَ رَضَعَاتٍ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيْكَ فَأَرْضَعْتَنِي أُمُّ كَلثُومِ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ ثَلَاثَ رَضَعَاتٍ ثُمَّ مَرِضْتُ فَلَمْ تُرْضِعْنِي غَيْرَ ثَلَاثِ مِدَابٍ فَلَمْ أَكُنْ أَدْخُلُ عَلَى عَائِشَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّ أُمَّ كَلثُومِ لَمْ تَتَمَّ لِي عَشْرَ رَضَعَاتٍ -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انھیں (حضرت سالم کو) اپنی بہن اُمّ کلثوم بنت ابوبکر کے پاس بھیجا جبکہ وہ شیر خوار بچے تھے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا کہ انھیں دس مرتبہ دودھ پلا دیں تاکہ وہ میرے ہاں آسکے چنانچہ (سالم کہتے ہیں) اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا نے مجھے تین بار دودھ پلایا پھر وہ بیمار ہو گئیں۔ انھوں نے تین مرتبہ سے زائد مجھے دودھ نہیں پلایا۔ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں (بغیر پردے کے) نہیں جاسکتا، کیونکہ اُمّ کلثوم دس بار مجھے دودھ نہ پلا سکیں۔

۶۲۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ عَنْ صَفِيَّةِ ابْنَةِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ حَفْصَةَ أَرْسَلَتْ بِعَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ إِلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ عُمَرَ تُرْضِعُهُ عَشْرَ رَضَعَاتٍ لِيَدْخُلَ عَلَيْهَا فَفَعَلْتُ فَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَفَعَلْتُ فَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا وَهُوَ يَسْتَوِمُّ أَرْضَعَتُهُ صَغِيرًا يُرْضِعُهُ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عاصم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو (اپنی) فاطمہ بنت عمر کے پاس بھیجا کہ وہ انھیں دس مرتبہ دودھ پلا دیں تاکہ عاصم بن عبداللہ (بے پردہ) ان کے ہاں آسکے چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا اور حضرت عاصم رضی اللہ عنہ ان کے ہاں (بے پردہ) آجاتے جب حضرت فاطمہ بنت

تَدْخُلَ عَلَيْهِمْ بِحِلِّكَ الرِّضَاعَةِ أَحَدًا مِّنَ
النَّاسِ قُلْنَا لِعَائِشَةَ وَ اللَّهُ مَا نَدَى الْكَافِي
أَمْرِي مَسْئُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَهْلَةَ بِنْتِ سَهِيلٍ إِلَّا رُحُصَةً لَهَا فِي
رِضَاعَةِ سَالِحٍ وَحَدَاةٌ مِّنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا بِهَذَا
الرِّضَاعَةِ سَالِحٌ وَحَدَاةٌ مِّنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا بِهَذَا
الرِّضَاعَةِ أَحَدًا فَعَلَى هَذَا كَانَ مَا أَيْ رَوَّجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رِضَاعَةِ
الْكَبِيرِ -

بیٹا قرار پائے گا۔ امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنها نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی ارشادِ گرامی
کو دلیل بناتے ہوئے مردوں میں سے جس کے بارے
چاہتیں کہ وہ آپ کے پاس بلا پردہ حاضر ہو جائے آپ
اپنی بہن حضرت ام کلثوم اور بھتیجیوں کو حکم دیتیں کہ اسے
دو دھ پلا دیں تاکہ وہ آپ کی خدمت میں (بلا پردہ) حاضر
ہو سکے۔ حضرت عائشہ کے علاوہ دوسری ازواجِ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے رضاعی رشتہ کی بناء پر کسی مرد کو
بلا پردہ اپنے پاس حاضر ہونے سے انکار کر دیا تھا اور
انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا حضور انور
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہل بن سہیل رضی اللہ عنہ
کو حضرت سالم کے سلسلہ میں جو رضاعت کی اجازت دی
تھی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات سے ہے
لہذا رضاعت کے رشتہ کی بناء پر ہمارے ہاں کوئی شخص
نمائے۔ بڑے شخص کی رضاعت کے سلسلے میں دوسری
ازواجِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی منظر یہ تھا۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو فرماتے
ہوئے سنا: رضاعت کا رشتہ صرف گھوارے میں ہے
اور رضاعت وہی ہے جس نے گوشت اور خون بڑھایا۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: صرف دو
سال کے اندر والی رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے
خواہ ایک ہی گھونٹ ہو جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس
سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
دو سال کے بعد کی رضاعت کوئی چیز حرام نہیں کرتی۔

۶۲۶ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ سَمِعَةَ
يَقُولُ لَا رِضَاعَةَ إِلَّا فِي الْمَهْدِ وَلَا رِضَاعَةَ
إِلَّا مَا أَنْبَتِ اللَّحْمَ وَاللَّحْمَ -
۶۲۷ - قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يُحْرِمُ الرِّضَاعَةَ إِلَّا مَا
كَانَ فِيهَا مِنَ الرِّضَاعِ وَإِنْ كَانَ مَقْصَةً
وَاحِدَةً فَهِيَ تُحْرِمُ كَمَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ
ابْنُ الزُّبَيْرِ مَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ كَمَا يُحْرِمُ

رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ حضرت ابو حذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کا شمار اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تھا اور وہ غزوة بدر میں شریک بھی ہوئے انھوں نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ کو اپنا متبنی (منہ بولا بیٹا) بنا لیا جس طرح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا متبنی (منہ بولا بیٹا) بنا یا تھا حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سالم کو اپنا بیٹا قرار دینے کے باوجود اپنی بھانجی فاطمہ بنت ولید رضی عنہا کے ساتھ نکاح کر دیا وہ اولین ہجرت کرنے والی عورتوں میں سے اور اس وقت قریش کی باعظمت خاتونوں میں سے ایک ہیں جب اللہ تعالیٰ کا یہ حکم نازل ہوا تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ناموں سے پکارا وہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ انصاف کے لائق ہے (ہر متبنی کو اپنے باپ کی طرف منسوب کیا گیا اور جس کے باپ کا نام نہ ہو سکا اسے اس کے آقا کی طرف منسوب کر دیا گیا۔) سہل بن سہیل رضی اللہ عنہما جو حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں اور نبی عامر بن لوی سے تعلق رکھتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کی معلومات کے مطابق انھوں نے عرض کیا ہم حضرت زید کو اپنا بیٹا خیال کرتے ہیں اور وہ میرے پاس آئے ہیں جبکہ ہم اس سے پردہ بھی نہیں کرتے اور ہمارا گھر بھی ایک ہے اس سلسلے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ ان کی معلومات کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانچ بار دودھ پلاؤ۔ وہ رضاعت کے نتیجے میں

ابن ربیعہ کان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہد بدرًا وکان تبنی سالیماً النبی یقال لہ مولیٰ ابي حذیفۃ کما کان تبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زید بن حارثۃ فانکم ابو حذیفۃ سالیماً وهو یزی اگہ ابنتہ انکحہ ابنتہ اخیہ فاطمۃ ابنت الولید بن عتبۃ ابن ربیعہ وہی من المهاجرات الاولیٰ وہی یومئذ من افضل اباہی قریش فلما انزل اللہ تعالیٰ فی زید ما اتزل اذعوہم ربابہم هو افسط عند اللہ رد کل احدا تبنی الی ابیہ فان لم یکن یعلم ابوہ ردہ الی موالیہ فجاءت سہلۃ بنت سہیل امراة ابي حذیفۃ وہی من بنی عامر ابن لوی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما بلغنا فقالت کنا نری سالیماً ولدا وکان یدخل علی وانا افضل و لیس لنا الابنک واحد فماتری فی شایمہ فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما بلغنا ارضعیہ خمس رضعات فتحدہم بلبنک اذ بلبنہا وکانت تراہ ابنا من الرضاعۃ فاخذت بذلک عائشۃ فبینت ثعبت ان یدخل علیہا من الرجال فکانت تأمرہم کلثوم وبنات اخیہا یرضعن من احببن ان یدخل علیہا وابی سائر امر واج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان

کِتَابُ الصَّحَايَا

کِتَابُ الصَّحَايَا

۱۔ وَمَا يَجْزِي مِنْهَا

قربانی کے جانوروں اور ان کے متعلقات کا بیان

۶۲۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا كَافِعٌ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ فِي الصَّحَايَا
وَالْبُدَانِ الشَّيْءَ فَمَا حَقَّقَهُ۔
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: قربانی
میں ”شئی“ جانور یا اس سے بڑا ذبح کیا جائے ف

ف تین قسم کے جانور ہیں جن کی قربانی دی جاسکتی ہے (۱) اونٹ (۲) گائے (۳) اور بکری۔ اونٹ میں اونٹنی
گائے میں بیل بھینس بھینسا اور بکری میں بکرا اور مھنڈ وغیرہ شامل و داخل ہیں۔ اونٹ کی عمر پانچ سال، گائے کی دو سال
اور بکری کی ایک سال کی ہونی چاہیے۔ اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں جبکہ بکری کی قربانی
ایک آدمی کی طرف سے کی جاسکتی ہے۔

قربانی سنت ابراہیمی ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یاد تازہ کرنے کے لیے منائی جاتی ہے ہر صاحب
نصاب پر قربانی کرنا واجب ہے اگر کوئی دوسرے شخص کی طرف سے قربانی کرنا چاہتا ہو جبکہ وہ خود بھی صاحب نصاب
ہو تو وہ اپنی قربانی علیحدہ دے گا اور دوسرے کی طرف سے علیحدہ۔ دوسرے کی طرف سے ایصالِ ثواب کی نیت سے
قربانی کرنا جائز ہے کیونکہ حدیث پاک میں موجود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک آنے والی اپنی امت
کی طرف سے قربانی کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کیا کرتے تھے۔ اگر کوئی
شخص صاحب نصاب نہ ہو اس پر قربانی کرنا واجب نہیں ہے البتہ جب وہ قربانی خریدے گا تو اس کا ذبح کرنا واجب
ہو جائے گا کیونکہ اصل فقہ کا مشہور قاعدہ ہے کہ نفعی عبادت شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے۔ قربانی کے (جاری)

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے وَلَوْلَا إِدَاتُ
 يُرَضِعُنَّ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ - لِمَرْءٍ
 أَرَادَ أَنْ يُنْفِقَ الْوَسْطَىٰ أَوْ رِثَتَهُ أَوْ رِثَتِهَا
 کمل دو سال دودھ پلائیں (یہ حکم ان کے لیے ہے) جو
 رضاعت کمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں، پس رضاعت
 کی پوری مدت دو سال ہے اس کے بعد کی رضاعت سے
 کسی قسم کی حرمت ثابت نہیں ہوگی۔ حضرت امام اعظم
 ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ احتیاط کی بناء پر دو سالوں میں چھ
 مہینوں کا اضافہ کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جیسے
 سال کے اندر رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے اس
 طرح اس کے بعد چھ مہینوں میں بھی حرمت ثابت ہوتی ہے
 یعنی ایسے رضاعت کے کل تیس مہینے ہوئے جن میں حرمت
 ثابت ہوتی ہے لیکن اس کے بعد نہیں اور ہمارے نزدیک
 دو سال کے بعد رضاعت سے حرمت ثابت نہیں ہوتی بلکہ
 دو سال تک رضاعت کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے ہمارے خیال سے
 مطابق مرد کا دودھ حرمت کا سبب ہے اور ہماری رائے سے
 مطابق بروہ چیز رضاعت سے حرام ہو جاتی ہے جو نسب
 حرام ہوتی ہے اس طرح رضاعتی مہبائی پر رضاعتی بہن حرام
 پائیگی جبکہ رضاعت کا ثبوت باپ کی طرف سے ہو خواہ دونوں
 مائیں مختلف ہوں لیکن دونوں کا دودھ ایک باپ سے
 جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا
 ایک ہی مرد کی جانب سے ہے۔ اس روایت سے ہم دلیل
 کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول

شَيْئًا لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَالْوَالِدَاتُ
 يُرَضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ
 أَرَادَ أَنْ يُنْفِقَ الْوَسْطَىٰ أَوْ رِثَتَهُ أَوْ رِثَتِهَا
 الْحَوْلَانِ فَلَا رِضَاعَةَ بَعْدَ تَمَامِهَا تُحْرِمُ
 شَيْئًا وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ يَحْتَاطُ
 بِسَنَةِ أَشْهُرٍ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ فَيَقُولُ يُحْرِمُ
 مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ وَيَعْدُهَا إِلَى تَمَامِ
 سِنَةِ أَشْهُرٍ وَذَلِكَ تَلْتُونَ شَهْرًا وَلَا يُحْرِمُ
 مَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ وَنَحْنُ لَا نَرَىٰ أَنَّكَ يُحْرِمُ
 وَنَرَىٰ أَنَّكَ لَا يُحْرِمُ مَا كَانَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ
 وَآمَّا لَبْنُ الْفَحْلِ فَإِنَّهُ لَا يُحْرِمُ وَنَرَىٰ
 أَنَّكَ يُحْرِمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا يُحْرِمُ مِنَ
 النَّسَبِ فَإِنَّهُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مِنَ الْأَبِ
 تُحْرِمُ عَلَيْهِ أُخْتَهُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مِنَ
 الْأَبِ وَإِنْ كَانَتْ الْأُمُّانِ مُخْتَلِفَتَيْنِ
 إِذَا كَانَ لِبَنَّتَيْهِمَا مِنْ رَجُلٍ وَاحِدٍ كَمَا
 قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اللَّفَّاحُ وَاحِدٌ فِيهِمَا
 نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ
 اللَّهُ تَعَالَى -

کرنے والا جانور جائز ہے اس کی طرف سے غصی جانور بھی جائز ہے۔ سر منڈولنے کے متعلق ہم کہتے کہ بقول حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قربانی کے دن واجب نہیں ہے جبکہ کسی نے حج نہ کیا ہو۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے فقہاء کا قول ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، ماں کے پیٹ کے بچے کی طرف سے قربانی نہیں کرتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ماں کے پیٹ میں موجود بچے کی طرف سے قربانی نہیں کی جائیگی۔

وَأَمَّا الْجِلَاقُ فَتَقُولُ فِيهِ يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ عُمَرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِوَاجِبٍ عَلَى مَنْ لَمْ
يُحْتَجِّ فِي يَوْمِ التَّحْرِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۶۳۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ ابْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لَمْ يَكُنْ يُضَحِّي عَمَّا فِي
بَطْنِ الْمَدَائِةِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَذُ لَا يُضَحِّي
عَمَّا فِي بَطْنِ الْمَدَائِةِ۔

۲۔ بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الصَّحَايَا

قربانی کے مکروہات کا بیان

حضرت عبید بن فیروز رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت براد بن عازب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کون سی قربانی سے بچا جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرماتے ہوئے فرمایا چار سے۔ حضرت براد بن عازب رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کرتے اور کہتے کہ میرا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھوٹا ہے اور وہ چار قربانیاں یہ ہیں (۱) لنگڑی جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو (۲) کانی جس کا کانا پن ظاہر ہو (۳) ایسی بیمار جس کی بیماری

۶۳۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَارِثِ
أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُوزًا أَخْبَرَهُ أَنَّ الْبَرَاءَ بْنَ
عَازِبٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَاذَا يُتَّقَى مِنَ الصَّحَايَا فَأَشَارَ بِيَدِهِ وَقَالَ
أَرْبَعٌ وَكَانَ الْبَرَاءُ مِنْ عَائِشَةَ يُشِيرُ بِيَدِهِ
وَيَقُولُ يَدَايَ أَقْصَرُ مِنْ يَدَيْهِ وَهِيَ الْعَرَجَاءُ
الْبَيْتُ طَلْعَهَا وَالْعَوْمَاءُ الْبَيْتُ عَوْمُهَا
وَالْمَرِيضَةُ الْبَيْتُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ
الَّتِي تُتَّقَى۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ غیر مُسْنٰی اور پیدائشی نقص
والے جانور کی قربانی سے منع فرمایا کرتے تھے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں
قربانی کی تو انھوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان کے
لیے ایک سینگوں والا بکرا خریدوں پھر اسے قربانی کے
دن عید گاہ میں ذبح کروں چنانچہ میں نے ایسے ہی کیا
پھر ذبح شدہ قربانی ان کے سامنے پیش کر دی گئی
ان کا بکرا ذبح کر دیا گیا تو انھوں نے اپنا سر منڈوایا
وہ بیمار تھے اس لیے نماز عید میں لوگوں کے ساتھ نماز
نہ ہو سکے۔ حضرت نافع (راوی حدیث) رضی اللہ عنہ
بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے
تھے کہ قربانی کرنے والے پر سر منڈوانا ضروری نہیں
جبکہ اس نے حج نہ کیا ہو اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی
عنہ نے تو ویسے ہی سر منڈوایا تھا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس تم
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں سوائے ایک بات
کہ چھ مہینے کا مینڈھا بھی ہڈی اور قربانی میں جائز
جبکہ وہ موٹا تازہ معلوم ہوتا ہو اس سلسلے میں بہت
آثار وارویں جس کی طرف سے نفل (بکریوں سے حج

۶۲۸ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَمَّا لَمْ تُسَنَّ مِنَ
الصَّحَابِ وَالْبُدَانِ وَعَنِ الَّتِي تُقَصُّ مِنْ خَلْقِهَا -
۶۲۹ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَلَّى مَرَّةً بِالْمَدِينَةِ فَأَمَرَنِي
أَنْ أَشْتَرِيَ لَهُ كِبْشًا فَحَمَلًا أَقْرَبُ شَحًّا
أَذْبَحَهُ لَهُ يَوْمَ الْاَضْحَى فِي مِصَلَّى النَّاسِ
فَفَعَلْتُ ثُمَّ حَمَلٌ إِلَيْهِ فَحَلَقَ رَأْسَهُ حِينَ
ذُبِحَ كِبْشُهُ وَكَانَ مَرِيضًا لَمْ يَشْهَدْ الْعِيدَ
مَعَ النَّاسِ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ عِيدُ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ يَقُولُ كَيْسَ حَلَقَ الرَّأْسِ بِعَاجِبٍ
عَلَى مَنْ صَلَّى إِذَا لَمْ يَحْتَجَّ وَقَدْ فَعَلَهُ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كُلُّهُ نَأْخُذُ إِلَّا فِي
حَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ الْيَحْدَعُ مِنَ الضَّانِ إِذَا كَانَ
عَظِيمًا أُجْزِيَ فِي الْهَدْيِ وَالْأَضْحِيَّةِ
بِذَلِكَ جَاءَتْ الْأَثَارُ وَالْخَصِيُّ مِنَ
الْأَضْحِيَّةِ يُجْزَى مِمَّا يُجْزَى مِنْهُ الْفَحْلُ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۳ کا) جانور کے ہر بال کے بدلے اللہ تعالیٰ نیکی عطا فرماتا ہے خواہ وہ جانور اون والا ہو۔
قربانی کا جانور موٹا تازہ، خوبصورت اور صحت مند ہونا چاہیے۔ لہذا بیمار جانور، اندھا جانور، لنگڑا اور دوسرے

عیوب والا جانور نہیں ہونا چاہیے۔

کھانے سے منع فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اس سلسلے میں حضرت عمرو بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے کہا اھنوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پرخ فرمایا ہے میں نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ دیہاتیوں کی ایک جماعت قربانی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین دن کے لیے (گوشت) جمع کر لو اور باقی ماندہ تقسیم کر دو اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ لوگ اپنی قربانیوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں کہ ان سے چربی جمع کرتے ہیں اور ان سے شکر بناتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیسی بات ہے؟ یا اس طرح کی بات کی۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے لوگوں کو تین دن سے زائد گوشت جمع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں اس جماعت کے سبب روکا تھا جو قربانی کے دن آئی تھی۔ اب تم کھاؤ، تقسیم کر دو اور جمع کرو۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا پھر اس کے بعد آپ نے فرمایا: تم کھاؤ، تو شہ بناؤ اور ذخیو کرو۔ ف

أَكَلَ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثِ أَيَّامٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَدْ كَرِهْتُ ذَلِكَ لِعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَتْ صَدَقَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تَقُولُ دَفَّتْ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذْ خَرَدُوا الثَّلَاثَ وَتَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَفِعُونَ فِي ضَحَايَاهُمْ يَحْمِلُونَ مِنْهَا الْوَدَّ وَيَتَّخِذُونَ مِنْهَا الْأَسْقِيَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ أَدْرَاكَ قَالَ قَالُوا نَهَيْتَ عَنِ امْسَالِ لُحُومِ الْأَضْحَى بَعْدَ ثَلَاثِ أَيَّامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّاقَةِ الَّتِي كَانَتْ دَفَّتْ حَضْرَةَ الْأَضْحَى فَكُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَإِذَا خَرَدُوا

۶۳۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثِ أَيَّامٍ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ كُلُوا وَتَرَدُّوا فَمَا خَرَدُوا

ف قربانی کے گوشت کا یہ حکم ہے کہ گوشت خود بھی کھا سکتا ہے، دوست و احباب کو بھی کھلا سکتا ہے اور غرباء و مسکین میں بھی تقسیم کر سکتا ہے مسنون طریقہ یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کیے جائیں کہ ایک حصہ اپنے اہل خانہ کے لیے (جارجا؟)

ظاہر ہوا اور (۴) ایسی کمزوری جس کی کمزوری کے سبب چربی
باقی نہ رہی ہو۔ ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہم اس
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں لشکر کی قربانی جب
اپنے پاؤں سے چل سکتی ہو جائز ہے اور اگر نہ چل سکتی
ہو تو جائز نہیں ہے ایسی کافی کہ جس کی ادھی سے زیادہ
بینائی باقی ہو وہ جائز ہے اور اگر نصف یا اس سے زائد
بینائی ختم ہو گئی ہو تو جائز نہیں ہے بیماری سے مراد
ایسی بیماری ہے جس کے سبب اس میں تبدیلی آچکی ہو
اور کمزوری سے مراد ایسی کمزوری ہے جس کے سبب اس
میں چربی ختم ہو چکی ہو یہ دونوں جائز نہیں ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خَدُّ قَامَا
أَعْرَجَاءُ فَإِذَا مَشَتْ عَلَى رَجْلَيْهَا فَهِيَ تَجْزِي
وَأَنَّ كَانَتْ لَا تَمْشِي لَمْ تَجْزِي وَأَمَّا الْعَوْرَاءُ
فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنَ الْبَصْرِ أَكْثَرُ مِنْ نِصْفِ
الْبَصْرِ أَجْزَأَتْ وَإِنْ ذَهَبَ النِّصْفُ فَصَاعِدًا
لَمْ تَجْزِي وَأَمَّا الْمَرِيضَةُ الَّتِي فَسَدَتْ
لِمَرْضِيهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تَنْقِي فَأَهُمَا
لَا يُجْزِيَانِ -

۳۔ بَابُ لُحُومِ الْأَضَاحِي

قُرْبَانِي كِے گوشت کا بیان

حضرت عبداللہ بن واقد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن کے بعد قربانیوں کا گوشت

۶۳۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ

ف ایسے ہی اندھا جانور جس کا کان کٹا ہوا ہو جس جانور کی دم کٹی ہوئی ہو تو قربانی ناجائز ہے اگر کسی جانور کی دم یا چکی یا کان
تھائی یا تھائی سے کم کٹا ہوا ہو تو قربانی جائز ہے اگر اس مقدار سے زائد یہ اعضاء کٹے ہوئے ہوں تو اس کی قربانی جائز نہیں ہے
بھینگے جانور کی قربانی جائز ہے لیکن نابینے کی ناجائز ہے جس جانور کے دانت نہ ہوں یا پستان کٹے ہوئے ہوں یا خشک
ہو چکے ہوں تو اس کی قربانی جائز نہیں ہے۔ اگر گائے وغیرہ میں شرکاء میں سے ایک کافر ہو یا ایک کا مقصد گوشت کھانا
ہو تو کسی کی بھی قربانی نہیں ہوگی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَبُّهُدَا أَنَا خُذُوا بِأَسْبَابِ
يَأْكُلُ الرَّجُلُ مِنْ أُضْحِيَّتِهِ وَيَتَخَذُ وَيَتَصَدَّقُ
وَمَا نَحَبْتُ لَهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِأَقْلٍ مِنَ الثُّلُثِ
وَأَنْ تَصَدَّقَ بِأَقْلٍ مِنْ ذَلِكَ جَارٌ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس سے
دلیل اخذ کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص قربانی کا گوشت کھائے
یا ذخیرہ کرے یا صدقہ کرے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں
اور ہم تمہاری سے کم مقدار (گوشت) صدقہ کرنے کو پسند
نہیں کرتے خواہ تمہاری سے کم مقدار کا صدقہ کرنا جائز ہے

۴- بَابُ الرَّجُلِ يَذْبَحُ أُضْحِيَّتَهُ قَبْلَ أَنْ يَغْدُو وَيَوْمَ الْأَضْحَى

عید گاہ جانے سے قبل قربانی کرنے کا بیان

۶۳۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ عُوَيْبَ بْنَ أَشْقَرَ ذَبَحَ
أُضْحِيَّتَهُ قَبْلَ أَنْ يَغْدُو وَيَوْمَ الْأَضْحَى وَرَأَى
ذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَمَرَ أَنْ يَعُودَ بِأُضْحِيَّةِ أُخْرَى -

حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
حضرت عومیر بن اشقر رضی اللہ عنہ نے عید گاہ جانے
سے قبل قربانی ذبح کر دی اور اس سلسلے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا چنانچہ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جگہ دوسری قربانی کرنے
کا حکم دیا۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا أَنَا خُذُوا إِذَا كَانَ الرَّجُلُ
فِي مِصْرٍ يُصَلِّيَ الْعِيدُ فِيهِ قَدْ بَعَثَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ
إِلَى مَمَرٍ قَاتِ مَاهِي شَاهٍ لِحَمِيٍّ جَزِيٍّ مِنْ
الْأُضْحِيَّةِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ فِي مِصْرٍ وَكَانَ
فِي بَادِيَةٍ أَوْ نَحْوَهَا مِنَ الْقُرَى الثَّانِيَةِ عَنِ
الْمِصْرِ فَإِذَا ذَبَحَ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ أَوْ حِينَ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایسے شہر میں ہو
جس میں نماز عید پڑھی جاتی ہو، اس نے امام کی نماز عید
پڑھانے سے قبل قربانی ذبح کر دی تو وہ صرف بکری کا
گوشت ہوگا اس کی قربانی درست نہیں ہوگی اور اگر وہ
ایسے شہر میں نہ ہو یعنی دیہات میں یا شہر سے دور دراز کسی

ف وہ دیہاتی علاقہ جات جہاں جمعہ یا عید واجب و ضروری نہ ہو وہاں طلوع آفتاب کے بعد قربانی کی جاسکتی ہے لیکن جہاں نماز عید
یا نماز عید پڑھی جاتی ہو وہاں نماز عید قبل قربانی کرنا درست نہیں ہے بلکہ نماز عید پڑھنے کے بعد قربانی کرنی چاہیے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا آتَاخَذُ لَدَيْسٍ بِالْإِدْحَارِ
 بَعْدَ ثَلَاثِ وَالْتِزُّوْ دٍ وَقَدْ رَخَّصَ فِي ذَلِكَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ
 كَانَ نَهَى عَنْهُ فَقَوْلُهُ الْأَخِيرُ نَاسِخٌ لِلأَوَّلِ
 فَلَا بَأْسَ بِالْإِدْحَارِ وَالْتِزُّوْ دٍ مِنْ ذَلِكَ
 وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ
 فَهْمَانَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس وقت
 سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ تین دن کے بعد گوشت
 کا ذخیرہ کرنے اور توشہ بنانے میں کوئی حرج نہیں،
 کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں اجازت
 دی ہے خواہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا قول پہلے قول کا ناسخ
 ہے لہذا ذخیرہ کرنے اور توشہ بنانے میں کوئی حرج نہیں
 یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا
 قول ہے۔

۶۳۴ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ
 الْمَكِّيُّ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ
 الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ كُلُّوْا
 إِذْ خِرْفًا وَتَصَدَّقُوا -

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن کے بعد قربانوں
 کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا پھر اس کے بعد
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم کھاؤ، ذخیرہ کرو
 اور تقسیم کرو۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۷ سے آگے) رکھ لے، ایک حصہ دوست و احباب اور عزیز و اقارب میں تقسیم کر دے اور ایک
 حصہ غرباء و مساکین میں تقسیم کر دے اگر سب گوشت گھر رکھ لیا یا دوست و احباب میں تقسیم کر دیا یا سب غرباء و مساکین
 کو دے دیا تو تب بھی جائز ہے اگر قربانی میت کی طرف سے کرنا مقصود ہو تب بھی گوشت کا یہی حکم ہے اگر قربانی
 نذر کی ہو یا میت کی طرف سے وصیت کی ہو تو اس کا گوشت خود نہیں کھا سکتا بلکہ غرباء و مساکین میں تقسیم کر دے
 قربانی کا گوشت فروخت کرنا یا قصاب کو بطور اجرت دینا درست نہیں ہے بلکہ قصاب کو اجرت رقم کی شکل میں ادا کی
 جائے۔ تین دنوں کے بعد بھی قربانی کا گوشت استعمال کیا جاسکتا ہے جن احادیث میں اس کی ممانعت آئی ہے وہ دوسری
 احادیث سے منسوخ ہیں۔ قربانی کی رسی، جھول، ہار اور چڑھ وغیرہ صدقہ کر دیا جائے۔ قربانی کی کھال خود بھی استعمال
 میں لاسکتا ہے یعنی اس کا مشکیزہ، ڈول بنا کر یا کتابوں کی جلد کے لیے استعمال میں لایا جاسکتا ہے کسی مسکین و
 غریب یا دینی مدرسہ یا مسجد یا کسی بھی رفاہی کام کے لیے بھی کھال دی جاسکتی ہے۔ امام مسجد کو بھی کھال دی جا
 سکتی ہے جبکہ اس سے اجرت و عوض مقصود نہ ہو۔

رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۶۳۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ الْبَدَاةِ
هَنْ سَبْعَةَ وَالْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةِ -

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حدیبیہ کے مقام
پر اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے بھی سات
آدمیوں کی طرف سے ذبح کی تھی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ الْبَدَاةَ
وَالْبَقْرَةَ تَحْزِيئًا عَنْ سَبْعَةٍ فِي الْأَرْضِ حَيْثَا
كَانَهُمَا مَتَقَرِّقَيْنِ كَانُوا أَوْ مُجْتَمِعَيْنِ
مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ وَاحِدٍ أَوْ غَيْرِهِ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ اونٹ اور گائے بطور قربانی
سات آدمیوں کی طرف سے ذبح کرنا جائز ہے وہ سات
آدمی خواہ ایک گھر کے ہوں یا مختلف ہوں۔ یہی امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۶۔ بَابُ الذَّبَائِحِ

ذبیحہ کا بیان

۶۳۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَرْعَى
لِقَعَّةٍ لَهُ بِأَحُدٍ فَجَاءَهَا النَّمُوتُ فَذَكَاهَا
بِشَطَاظٍ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِهَا فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا كُلُّوْهَا -

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
ایک آدمی ”احد“ میں اپنی اونٹنی چرارہا تھا اونٹنی قریب
المرگ ہو گئی تو اس آدمی نے ایک نوکدار بکری سے اسے
ذبح کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے
کھانے کے سلسلے میں سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں لہذا
اسے تم کھاؤ۔

ف حلق (گلے) میں چند رگیں ہوتی ہیں کسی تیز دھار آلہ کے ساتھ اس طرح کاٹ دینا کہ خون بہہ جائے لکھنوزک کما
جاتا ہے اور جس جانور کو ذبح کیا جائے اسے ذبیحہ کہا جاتا ہے ذبح کرتے وقت جو رگیں کاٹی جاتی ہیں (جاری ہے)

تَطْلَعُ الشَّمْسُ أَجْدَاهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ۚ
 آبادی میں ہو تو طلوع فجر یا طلوع آفتاب کے بعد قربانی
 ذبح کی تو قربانی جائز ہوگی۔ یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ
 علیہ کا قول ہے۔

۵۔ بَابُ مَا يَجْزِي مِنَ الصَّحَايَا عَنْ أَكْثَرِ مَنْ وَاحِدٍ

ایک آدمی سے زائد کا قربانی میں شریک ہونے کا بیان

حضرت عطار بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
 کہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوایوب انصاری
 رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم ایک بکری کی قربانی کیا کرتے
 تھے۔ ایک آدمی اپنی طرف سے اور اپنے اہل خانہ کی طرف
 سے قربانی کرتا پھر لوگوں نے اس کے بعد فخر سے کام لیا
 شروع کر دیا تو قربانی فخر بن گئی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو شخص غریب
 ہو وہ اپنی طرف سے ایک بکری بطور قربانی ذبح کر سکتا
 ہے اس کا گوشت خود بھی کھائے اور اپنے اہل خانہ کو
 بھی کھلائے لیکن ایک بکری دو یا تین آدمیوں کی طرف
 سے بطور قربانی ذبح کرنا جائز ہے بکری صرف ایک کی
 طرف سے قربانی کی جاسکتی ہے یہی امام ابوحنیفہ

۶۳۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ
 صَيْدٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَّارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ
 صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ
 قَالَ كُنَّا نَصْحِي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ يَدُ بَحْهَا
 الرَّجُلُ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ ثُمَّ تَبَاهَى النَّاسُ
 بَعْدَ ذَلِكَ فَصَارَتْ مُبَاهَاةً۔

كَانَ مُحْتَدًا كَانَ الرَّجُلُ يَكُونُ مُحْتَاجًا
 فَيَذُبُ بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ يُصْحِي بِهَا عَنْ نَفْسِهِ
 فَيَأْكُلُ وَيُطْعِمُ أَهْلَهُ فَأَمَّا شَاةٌ وَوَاحِدَةٌ تَذْبَحُ
 عَنِ اثْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ أَوْ صَحِيحَةٌ فَهَذِهِ لَا يَجْزِي
 وَلَا يَجُوزُ شَاةٌ إِلَّا عَنِ الْوَاحِدِ وَهُوَ قَوْلُ
 أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمِ آيَاتِنَا۔

ف بکری، دُوبہ، بکرا اور سینڈھا وغیرہ جانور ایک آدمی کی طرف سے قربانی کیا جاسکتا ہے اونٹ، گائے اور
 بھینس میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اونٹ، اونٹنی، بھینس، بھینسا، گائے اور بیل شرکت افراد کے لحاظ سے
 سب برابر ہیں۔ گائے یا اونٹ ایک آدمی بھی بطور قربانی ذبح کر سکتا ہے قربانی کے جانور میں عقیدہ کرنے والا
 آدمی بھی بطور حصہ دار شریک ہو سکتا ہے۔

قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا .

یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے ۔

۶۳۰- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ إِنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا ذُيِعَ بِهِ إِذَا بَصُرَ فَلَا بَأْسَ إِذَا اضْطُرِمَتْ إِلَيْهِ .

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے :- جو چیز ذبح کرتے وقت کاٹ دے ضرورت کے وقت اس کو ذبح کرنے میں کوئی حرج نہیں ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَهْدَانَا خُذْ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ كُلِّهِ عَلَى مَا فَسَّرْتُ لَكَ وَإِنْ ذُيِعَ بِسِتِّ أَوْ ظَهْرٍ مَنزُوعَيْنِ فَأَقْرَبُ الْبُؤْسِ وَإِنَّهَا التَّمَرُ أَكَلَ أَيْضًا وَذَلِكَ مَكْرُوهٌ فَإِنْ كَانَ عَيْدٌ مَنزُوعَيْنِ فَإِنَّهَا قَتْلًا فِيهِ مَيْتَةٌ لَا تُؤْكَلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ .

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جو تمام چیزیں ہم نے بتائی ہیں ان میں کوئی حرج نہیں البتہ اگر کائے ہوئے دانت یا ناخن سے جانور ذبح کیا گیا ان سے رگیں کٹ گئیں اور خون بہہ گیا تو اسے بھی کھایا جائے گا لیکن یہ مکروہ ہوگا اور اگر دانت اور ناخن جسم سے الگ نہ ہوں ان سے کوئی جانور مارا گیا تو وہ مردار ہوگا اور اسے کھایا نہیں جائے گا یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے ۔

۷- بَابُ الصَّيْدِ وَمَا يَكْرَهُ أَكْلُهُ مِنَ السَّبَاعِ وَغَيْرِهَا

شکار اور مکروہ درندوں وغیرہ کا بیان

حضرت ابو ثعلبہ بن خثعم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں والے تمام درندوں کے کھانے سے منع فرمایا ۔ ف

۶۳۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَاجِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُثَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ .

ف دانتوں والے درندے مثلاً شیر، گیدڑ، لومڑی، بچو، گٹا، پنچے سے کھانے والے پرندے (جاری ہے)

۶۳۹ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ رَجُلٍ
 مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ سَعْدٍ أَوْ سَعْدَ بْنَ
 مُعَاذٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ
 تَدْرَعِي غَنَمًا لَهَا بِسِلْعٍ فَأَصِيبَتْ مِنْهَا شَاةٌ فَأَذْرَتْهَا
 ثُمَّ ذَبَحَتْهَا بِحَجْرٍ فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا
 كُلُّوْهَا -

اللہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا بیان ہے
 کہ حضرت معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما نے
 بتایا کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی اونٹنی مقام
 سلح میں ان کی بکری چرا رہی تھی بکری مرنے لگی تو
 اس حالت میں اونٹنی نے اسے ایک پتھر سے ذبح کر دیا۔
 اس بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا ؟
 آپ نے فرمایا: اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں کھاؤ
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس روایت
 سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جو چیز رگوں کو کاٹ دے
 اور خون بہا دے تو اس سے ذبح کرنے میں کوئی حرج نہیں
 لیکن دانت، ناخن اور ہڈی سے کسی جانور کا ذبح کرنا مکروہ ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ كُلُّ شَيْءٍ
 أَقْدَى الْأَوْذَابِ وَأَنْتَهَ الدَّمُ فَذَا بَحَّتْ بِهِ
 فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفْرَ وَالْعَظْمَ
 فَإِنَّهُ مَكْرُوهٌ أَنْ تُذْبَحَ بِشَيْءٍ مِنْهُ وَهُوَ

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا) وہ چار رگیں ہیں (۱) حلقوم یہ وہ رگ ہے جس کے ذریعے سانس آتا جاتا ہے (۲) مری یہ وہ رگ ہے
 جس کے ذریعے کھانا اور پانی پیٹ میں جاتا ہے (۳، ۴) مری رگ کے ساتھ دو رگیں جنھیں دو جین کہا جاتا ہے۔
 تمام گلے کو ذبح گاہ کہا جاسکتا ہے اونٹ بھی ایک جگہ سے ذبح کیا جائے گا عوام الناس میں جو تین جگہ
 سے ذبح کرنا مشہور ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ ذبح کرنے سے جانور کے حلال ہونے کی شرائط یہ ہیں (۱) ذبح
 کرنے والا عاقل ہو (۲) ذبح کرنے والا مسلمان یا کتابی ہو، کتابی جب ذبح کرے مسلمانوں کی موجودگی میں ذبح کرے
 جو چیز رگوں کو کاٹ دے اس سے جانور ذبح کیا جاسکتا ہے اس میں شرط یہ ہے کہ خون بہہ جائے۔ ذبح کرتے
 بسم اللہ، اللہ اکبر، یا اللہ العظیم یا اللہ اعظم وغیرہ الفاظ پڑھے جائیں۔ اگر کسی نے جان بوجھ کر تسمیہ اور تکبیر چھوڑ
 دی اور جانور ذبح کر دیا تو ذبیحہ حرام قرار دیا جائے گا۔ جس طرح مرد ذبح کر سکتا ہے اسی طرح عورت کا ذبح کرنا
 بھی جائز ہے۔ ذبح کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ جانور کو پانی وغیرہ پلا کر قبلہ کی طرف لٹا کر (قبلہ کی طرف منہ کر کے)
 اپنا دایاں پاؤں بطور تسلط استعمال کیا جائے اور بسم اللہ اللہ اکبر پڑھتے ہوئے تیز ترین آلہ کے ساتھ ذبح
 کر دیا جائے۔ ذبح کرتے وقت اگر ذبیحہ کا سر جسم سے جدا ہو گیا تو وہ حرام نہیں ہوگا البتہ ذابح کو احتیاط سے کام
 لینا چاہیے۔ قربانی کے جانور کے ذبح کا یہ حکم ہے کہ اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا مسنون ہے اور اگر خود ذبح نہ کر سکتا
 ہو تو دوسرے آدمی سے بھی ذبح کرنا سکتا ہے۔

فصد رکھتے تھے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اپنا ہاتھ اٹھالیا۔ راوی حدیث کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا وہ (گوہ) حرام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں وہ ہماری زمین میں نہیں پائی جاتی اس لیے مجھے اس سے کراہت آتی ہے۔ راوی حدیث کا بیان ہے کہ میں نے اسے (گوہ کو) اپنے پاس رکھ کر کھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اور عرض کیا یا رسول اللہ! گوہ کے کھانے کے بارے آپ کا کیا ارشاد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اسے نہیں کھاتا اور نہ حرام قرار دیتا ہوں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: گوہ کے کھانے میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن ہم اسے کھانا پسند نہیں کرتے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ان کی خدمت میں ایک گوہ بطور ہبہ پیش کی گئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو انہوں نے آپ سے اس (گوہ) کے کھانے کے متعلق سوال کیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔ ایک سائلہ عورت حاضر ہوئی تو انہوں (حضرت عائشہ) نے گوہ اسے کھلانے کا قصد کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرماتے ہوئے فرمایا جو چیز تم خود نہیں کھاتیں اسے کیوں کھلاتی ہو؟

فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ أَخْبَرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ فَقُلْتُ هُوَ صَبِيٌّ فَزَعَمَ يَدَاكَ فَقُلْتُ أَحْرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنَّ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُ فِي أَعَاقِبِهِ قَالَ فَأَجْتَرَرْتُهُ فَأَاكَلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ.

۶۴۴ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي أَكْلِ الصَّبِيِّ قَالَ لَسْتُ بِأَكْلِهِ وَلَا مُحَرَّمٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ جَاءَ فِي أَكْلِ إِخْتِلَافٌ فَأَمَّا حَنْبَلٌ فَلَا تَرَى أَنْ يُؤْكَلَ.

۶۴۵ - أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَادِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّحِيْبِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَهْدَتْ لَهَا صَبِيًّا فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ أَكْلِهَا فَتَهَاها عَنْهُ فَجَاءَتْ سَائِلَةً فَأَمَّا آدَتُ أَنْ تُطْعِمَهَا إِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُطْعِمِينَهَا مِمَّا لَا تَأْكُلِينَ.

ف اس اور اس سے پہلی حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ گوہ کا کھانا جائز نہیں ہے باقی رہیں وہ روایات (جاری ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دانتوں ولے

۶۲۲ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَسَائِ بْنِ أَبِي
أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَقِيَانَ الْحَضْرَمِيِّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَكُلُ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ دانتوں والا ہر درندہ اور
چنگل والا ہر پرندہ کھانا مکروہ (حرام) ہے اور جو پرندہ
مردہ کھائے خواہ چنگل سے کھائے یا بغیر چنگل کے اس کا
کھانا حرام ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ ہمارے عام فقہاء
اور ابراہیم نخعی رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَدُّ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ
السَّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ أَيْضًا مَا يَأْكُلُ
الْحَيْفَ مِثْلَهُ مِخْلَبٌ أَوْ لَيْسَ لَهُ مِخْلَبٌ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا وَإِبْرَاهِيمَ
التَّحَنُّبِيِّ -

۸۔ بَابُ أَكْلِ الصَّبِّ

گوہ کھانے کا بیان

حضرت خالد بن میغرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہ
زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں داخل ہوئے
تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ٹھنی ہوئی گوہ پیش کی
گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس کی طرف
بڑھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ ان زوجہ جو حضرت
میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں نے آپ صلی اللہ علیہ
وسلم کو بتا دیا کہ یہ گوہ ہے کیونکہ آپ اسے کھانے کا

۶۲۳ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ
عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ابْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ
ابْنِ الْمَغِيرَةِ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْ بِصَبِّ مَحْنُودٍ
فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدَاهُ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ الَّتِي كُنَّ فِي

بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ سے مثلاً شکر، باز، چیل، حشرات الارض مثلاً چوہا، چھپکلی، گرگٹ، گھونس، سانپ،
بچھو، برا، مچھر، سپو، کھمبل، مکھی، کل اور مینڈک وغیرہ سب جانور حرام ہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے آفری قول سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس مچھلی کو دریا باہر پھینک دے اور یا پانی خشک ہونے کے نتیجہ میں دستیاب ہو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں لیکن بیماری کے سبب پانی پر تیر کر جو مچھلی مر جائے اس کا کھانا مکروہ ہے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَقُولُ ابْنُ عَمْرِو الْأَخِيرُ
نَاخُدُّ لَابَاسٍ بِمَا لَقِظَهُ الْبَحْرُ وَيَبَاحِشَرُ
عَنْهُ الْمَاءُ إِتْمَانًا يَكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ الطَّافِي وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَجِمَهُمُ
اللَّهُ تَعَالَى -

۱۰۔ بَابُ السَّمَكِ يَمُوتُ فِي الْمَاءِ

پانی میں مچھلی کے مر جانے کا بیان

حضرت سعید الجاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسی مچھلیوں کے بارے سوال کیا جو ایک دوسری کو مار دیں یا سردی کے سبب مرجائیں۔ ابن صوف کے نسخہ میں بموت سردا کی جگہ بموت بردا کے الفاظ ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ راوی حدیث حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اس کی مثل کہا کرتے تھے۔

۶۴۸ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ
عَنْ سَعِيدِ الْجَارِيِّ ابْنِ الْجَارِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ
عَمْرٍو عَنِ الْحَيْتَانِ يَقْتُلُ بَعْضُهُمَا بَعْضًا وَيَمُوتُ
صَرْدًا وَفِي أَصْلِ ابْنِ الصَّوْفِ وَيَمُوتُ
بَرْدًا قَالَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب مچھلیاں گرمی، سردی سے مرجائیں یا ایک دوسری کو مار دیں تو ان کے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَبْهَذَا إِذَا خُدُّ إِذَا مَاتَتْ
الْحَيْتَانُ مِنْ حَرٍّ أَوْ بَرْدٍ أَوْ قَتَلَ بَعْضُهُمَا
بَعْضًا فَلَا بَأْسَ بِأَكْلِهَا فَإِذَا مَاتَتْ

۶۳۶ - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْهَمْدَانِيُّ
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَتَمَ
اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّهُ نَهَى عَنْ أَكْلِ الْعَقَبِ وَالصَّبِيحِ -
قَالَ مُحَمَّدٌ فَتَرَكَهُ أَحَبُّ إِلَيْنَا وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ -

حضرت حارث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے گوہ اور کفتار کھانے سے منع کیا۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس (گوہ)
کا نہ کھانا ہمیں پسند ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کا قول ہے۔

۹. بَابُ مَا لَقِظَهُ الْبَحْرُ مِنَ السَّمَكِ الطَّافِي وَغَيْرِهِ

دریائی مچھلی وغیرہ کے شکار کا بیان

۶۳۷ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ جُمَرَ عَمَّا لَقِظَهُ الْبَحْرُ فَنَهَاهُ عَنْهُ ثُمَّ
انْقَلَبَ فَدَعَا بِمُصْحَفٍ فَقَرَأَ أُحِلَّ لَكُمْ
صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ قَالَ نَافِعٌ فَأُذِّنُكَ
إِلَيْهِ أَنْ تَكَيْسَ بِهِ بِأَسْ فَكَلَّمَهُ -

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبدالرحمن بن ابوبہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن
عمر رضی اللہ عنہ سے ایسی مچھلی کے بارے سوال کیا جسے
دریائے باہر مچھنیک دیا سو؟ تو انہوں نے اس کے
کھانے سے منع فرمایا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ
عنہ نے پلٹ کر قرآن منگوا یا اور یہ ارشاد فرمایا أُحِلَّ لَكُمْ
صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ (یعنی سمندر کے جانور کا شکار کرنا
اور اس کا کھانا حلال ہے) حضرت نافع (راوی حدیث)
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ
عنہ نے مجھے یہ پیغام دے کر بھیجا کہ حضرت عبدالرحمن بن
ابوبہریرہ رضی اللہ عنہما کو بتادوں۔ اس شکار کے کھانے
میں کوئی حرج نہیں ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۵۵ سے آگے) جن سے اس سے کھانے کا ثواب ملتا ہے ان کو مجبوری اور ضرورت پر محمول کیا جائیگا
ف دریائی جانوروں میں صرف مچھلی کا کھانا جائز ہے باقی سب ناجائز و حرام ہیں۔

(حضرت ابو حنیفہ) حماد سے روایت کیا۔ حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا ایک کا ذبح کرنا دو کا ذبح کرنا نہیں ہو سکتا۔

۱۲۔ بَابُ أَكْلِ الْجَرَادِ

طڈی کے کھانے کا بیان

۶۵۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ وَدِدْتُ أَنَّ عُنْدِي قَفْعَةٌ مِنْ جَرَادٍ فَأَكُلُ مِنْهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے طڈی کے بارے سوال کیا گیا انھوں نے جواب دیا مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے پاس طڈیوں کا تھیلہ ہو اور اس سے کھاؤں۔

۶۵۲۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ جَرَادًا ذَكِيًّا كَلَّهُ لَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ إِنْ أُخِذَ حَيًّا أَوْ مَيِّتًا وَهُوَ ذَكِيٌّ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ قَفْعَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ہر طڈی ذبیحہ کے حکم میں ہے اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں خواہ وہ زندہ پکڑی گئی ہو یا مردہ۔ ہر حالت میں وہ ذبیحہ کا حکم رکھتی ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ دربارے عام فقہاء کا قول ہے

۱۳۔ بَابُ ذَبَائِحِ نَصَارَى الْعَرَبِ

عرب کے نصاریٰ کے ذبیحہ کا بیان

۶۵۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ

حضرت ثور بن زید دہلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

ف حدیث مبارکہ میں ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے لیے دو مردار حلال قرار دیے گئے ہیں (۱) مچھلی اور (۲) طڈی (مکڑی) ہے اور کہا قال علیہ السلام مردار کے حلال ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان دونوں کو ذبح کے بغیر کھایا جا سکتا ہے۔

مِيتَةً لِنَفْسِهَا فَطَفَّتْ فِهَذَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَكِّ
 کھانے میں کوئی حرج نہیں لیکن جب مچھلی از خود مر کر
 پانی پر تیر پڑے تو اس کا کھانا مکروہ ہے، اس کے
 علاوہ کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۱۔ بَابُ ذَكَاءِ الْجِنِّينِ وَذَكَاءِ أُمَّه

مال اور اس کے پیٹ کے بچے کو ذبح کرنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
 عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جب
 اونٹنی ذبح کی جائے تو اس کے پیٹ کے بچے کو ذبح
 کرنا بھی اسے (اونٹنی) ذبح کرنا ہے بشرطیکہ بچے کا جسم
 بن چکا ہو اور مال اک آئے ہوں جب بچہ مال کے پیٹ
 سے برآمد ہوگا تو اسے ذبح کر دیا جائے تاکہ اس (بچے)
 کے پیٹ سے خون بہ جائے۔

۶۳۹۔ أَخْبَرَنَا مَا فِرَّانُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
 كَانَ يَقُولُ إِذَا نُحِدَتِ النَّاقَةُ فَذَكَاءُ مَا فِي
 بَطْنِهَا ذَكَاءُهَا إِذَا كَانَ قَدْ تَمَّ خَلْقُهُ وَ
 نَبَتَ شَعْرُهُ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ بَطْنِهَا ذُبِحَ
 حَتَّى يُخْرَجَ الدَّمُ مِنْ جَوْفِهِ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے
 تھے مذبوہہ کے پیٹ سے برآمد ہونے والے بچے
 ذبح کرنا مال کا ہی ذبح کرنا ہے جبکہ اس کا جسم تیار ہو چکا
 ہو اور اس پر مال آچکے ہوں۔

۶۵۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَسِيطٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
 أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ذَكَاءُ مَا كَانَ فِي بَطْنِ
 النَّبِيحَةِ ذَكَاءُ أُمَّه إِذَا كَانَ قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ وَتَمَّ خَلْقُهُ
 قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُوا إِذَا تَمَّ خَلْقُهُ
 فَذَكَاءُ مَا فِي ذَكَاءِ أُمَّه فَلَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ
 فَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَكَانَ يُكْرَهُ أَكْلَهُ حَتَّى
 يُخْرَجَ حَيًّا قَيْدًا وَكَانَ يُرْوَى عَنْ
 حَمَّادٍ عَنْ إِسْرَاهِيْمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَكُونَنَّ
 ذَكَاءُ نَفْسٍ ذَكَاءُ نَفْسَيْنِ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
 سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب بچے کا جسم بن چکا
 اس کا ذبح کرنا اس کی مال کا ذبح کرنا ہے اور اس
 کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ
 رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کا کھانا مکروہ سوائے اس
 کے کہ وہ زندہ برآمد ہو اور پھر اسے ذبح کیا جائے۔

لَمْ يُؤْكَلْ إِلَّا أَنْ يُخْرِقَ وَيُبْصَنَ فَإِذَا خُرِقَ
 أَوْ بْصَنَ فَلَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
 وہ ذبح کرنے سے قبل مر جائے تو اسے نہیں کھایا جائے
 گا سولے ٹاس کے اسے زخم آجائے یا کوئی عضو کٹ جائے
 جب اسے کوئی زخم آجائے یا عضو کٹ جائے تو اس کے
 کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ اور
 ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۱۵۔ بَابُ الشَّارَةِ وَغَيْرِ ذَلِكَ تَذَكُّرًا قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ

بکری وغیرہ کا مرنے سے قبل ذبح کرنے کا بیان

حضرت ابو مرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
 انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی بکری
 کے بارے سوال کیا گیا جو ذبح کیے جانے والے وقت اس کا
 کوئی حصہ حرکت کرتا ہے انھوں نے اس کے کھانے کا
 حکم دیا پھر انھوں (ابو مرہ) نے زید بن ثابت رضی اللہ
 عنہ سے اس بارے دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: کیا
 مردہ حرکت کر سکتا ہے؟ اور اس کے کھانے سے
 روک دیا۔ ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب ذبیحہ
 اس انداز میں حرکت کرے کہ اس سے اس کے زندہ
 ہونے کا غالب گمان ہو تو اسے کھایا جائے گا اور جب
 اعضاء کے پھڑکنے کی شکل میں حرکت ہو اور غالب گمان
 اس کے مردہ ہونے کا ہو تو اسے نہیں کھایا جائے گا۔

۶۵۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
 عَنْ أَبِي مُرَّةَ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ
 شَارَةِ ذَبْحِهَا فَتَحَرَّكَ بَعْضُهَا فَأَمَرَ أَنْ يَأْكُلَهَا
 ثُمَّ سَأَلَ تَمِيمُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ إِنَّ
 الْمَيْتَةَ لَتَتَحَرَّكَ وَكَلَّهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا تَحَرَّكَ تَحَرُّكًا كَبِيرًا
 الرَّأْيُ فِيهِ وَالظَّنُّ إِنَّهَا حَيَّةٌ أَكَلَتْ وَإِذَا
 كَانَ تَحَرُّكُهَا شَيْئًا بِإِلْحِتِلَاجٍ وَكَبِيرًا
 الرَّأْيُ وَالظَّنُّ فِي ذَلِكَ أَنَّهَا مَيْتَةٌ لَمْ
 تَكُنْ تَكُلْ۔

ف ذبح کرتے وقت اگر جانور زندہ ہو تو اسے کھایا جائے گا ورنہ نہیں کیونکہ مرنے سے جانور حرام ہو جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے عرب کے
نزاری کے ذبیحہ کے بارے سوال کیا گیا؟ انھوں
جواب دیا کہ اس (کے کھانے) میں کوئی حرج نہیں
قرآن حکیم کی یہ آیت پڑھی وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ
فَإِنَّهُ مِنْهُمْ رَجِمٌ میں سے جو ان سے دوستی کر
ہے وہ انھیں میں سے ہے) یہ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس رو
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ اور عام فقہاء کا قول ہے۔

التَّيْلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ
عَنْ ذَبَائِحِ نَصَارَى الْعَرَبِ فَقَالَ لَا بَأْسَ
لَهَا وَكَلَاهِذَا الْآيَةُ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ
فَإِنَّهُ مِنْهُمْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خُذُّ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ۔

۱۴۔ بَابُ مَا قُتِلَ الْحَجَرُ

پتھر سے مارے جانے والے جانور کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں
مقام حبرف میں دو پرندوں کو پتھر مارا جو انھیں لگے
ان دونوں میں سے ایک مر گیا تو حضرت عبداللہ بن
عنه نے اسے پھینک دیا اور جب دوسرے کو ذبح کر
لگے تو وہ بھی ذبح کرنے سے قبل مر گیا تو اسے بھی ا
نے پھینک دیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب کسی پرندے کو پتھر مارا

۶۵۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ قَالَ رَمَيْتُ
طَائِرَيْنِ بِحَجَرٍ وَأَنَا بِالْجُرْفِ فَأَصَبْتُهُمَا فَمَا
أَجَدُهُمَا فَمَاتَ فَطَرَحَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَ
أَمَّا الْآخَرُ فَقَدْ هَبَّ عَبْدُ اللَّهِ يَدَيْهِ بِقَدُومِ
فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَدَّ كَيْهَ فَطَرَحَهُ أَيضًا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خُذُّ مَا رَمَى بِهِ
الطَّيْرُ فَقُتِلَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ ذَكَاتُهُ

ف اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہے، بلکہ ان کے ساتھ شادی تک کرنا جائز ہے لہذا ان کے ذبیحہ
کھانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

عَبَدَ اللّٰهَ بَيْنَ عَمَرَ كَانَ يَقُولُ فِي الْكَلْبِ
الْمَعْلُومِ كُلُّ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ إِنْ قَتَلَ
أَوْلَاكَ يَقْتُلُ .

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَذُ كُلُّ مَا قَتَلَ
وَمَا لَمْ يَقْتُلْ إِذَا ذَكَيْتَهُ مَا لَحْرِيًّا كُلُّ مِمَّنْ فَإِنْ
أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَ
كَذَلِكَ بَلَّغْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ
فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى .

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: سدھائے
کتے کے ذریعے جو شکار کیا جائے اسے کھاؤ خواہ اس
(کتے) نے تمہارے لیے مار دیا ہو یا نہ مارا ہو۔ ف
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جو شکار اس (کتے) نے
مار دیا اسے کھاؤ اور جو نہیں مارا اسے تم ذبح کر لو جب تک
اس نے اس کا کوئی حصہ نہ کھایا ہو اور اگر اس (کتے)
نے کھالیا ہو تم اسے نہ کھاؤ کیونکہ کتے نے اسے اپنے
لیے روک رکھا ہے ایسے ہی ہمیں حضرت عبداللہ بن عباس
رضی اللہ عنہ کی روایت پہنچی ہے یہی امام اعظم ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء رحمہم اللہ کا قول ہے

۱۸۔ بَابُ الْعَقِيقَةِ

عقیقہ کا بیان

۶۵۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ
عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي ضَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْعَقِيقَةِ
بَنِي ضَمْرَةَ كَأَبِي آدَمِيٍّ أَيْسَ وَالِدِ كَيْسَانَ

ف ایک اور روایت میں آتا ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سدھائے ہوئے کتے کے شکار کو ذبح سے قبل مارنے کے بارے سوال کیا گیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے
کی اجازت دی (امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، کتاب الاثار صفحہ ۳۵۲۔ محمد سعید اینڈ سنز کراچی)
بہتر یہ ہے کہ شکار پر گٹا چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھ لی جائے اگر کتے نے شکار بچھڑ لیا بعد میں اسے ذبح
کر لیا تو اس کا کھانا درست ہے۔

۶۔ ابَابُ الرَّجُلِ يَشْتَرِي اللَّحْمَ فَلَا يَدْرِي أَذْكِي هَوَامَّ غَيْرِ ذِكِّي

ایسا گوشت کہ جس کے ذبح ہونے نہ ہونیکا علم نہ ہو، کا بیان

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! دیہاتی لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں ہمیں علم نہیں کہ انھوں نے (ذبح کرتے وقت) اس پر اللہ کا نام (تکبیر) لیا ہے یا نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر تم اللہ کا نام لورہ اسے کھاؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ ابتداءً اسلام کی بات ہے۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ یہ تب ہے کہ گوشت لانے والا مسلمان ہو یا اہل کتاب ہو اور اگر گوشت لانے والا مجوسی (آتش پرست) ہو وہ بتائے کہ اسے مسلمان نے کسی اہل کتاب نے ذبح کیا ہے تو اس بارے میں اس بات نہیں مانی جائے گی اور اس کے کہنے پر اس کا گوشت نہیں کھایا جائے گا۔

۱۔ ابَابُ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمَعْلُومِ

سداہائے ہوئے کتے سے شکار کر نیکا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۶۵۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ

۶۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي رِبِيعَةُ بْنُ
 أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ
 أَنَّهُ قَالَ وَزَنَّتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرَ حَسَنِ وَحُسَيْنٍ فَتَصَدَّقَتْ بِرَمْلِهِمْ فِضَّةً .
 حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
 فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات حسین
 کریمین رضی اللہ عنہ کے بالوں سے چاندی کا وزن کر
 کے صدقہ کر دیا ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ أَمَا الْعَقِيْقَةُ قَبْلَعْنَا أَتَهَا
 كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَقَدْ فُعِدَتْ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ
 ثُمَّ نَسَخَ الْأَصْحَابُ كُلُّ ذِيحٍ كَانَ قَبْلَهُ وَنَسَخَ صَوْمُ
 شَهْرِ رَمَضَانَ كُلُّ صَوْمٍ كَانَ قَبْلَهُ وَنَسَخَ غُسْلُ
 الْجَنَابَةِ كُلُّ غُسْلٍ كَانَ قَبْلَهُ وَنَسَخَتِ الزَّكَاةُ
 كُلَّ صَدَقَةٍ كَانَ قَبْلَهَا كَذَا لِكَ بَلَعْنَا .
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عقیقہ کے
 بارے جو ہمیں معلومات حاصل ہوئی ہیں وہ یہ ہے کہ عقیقہ
 زمانہ جاہلیت میں تھا، ابتداء اسلام میں بھی تھا لیکن
 بعد میں قربانی کے سبب اسے منسوخ کر دیا۔ رمضان
 المبارک کے روزوں کے سبب پہلے روزے منسوخ
 ہو گئے، غسل جنابت نے پہلے غسلوں کو منسوخ کر دیا
 اور زکوٰۃ نے پہلے صدقات کو منسوخ کر دیا ایسے ہی
 ہم تک پہنچا ہے ۔

قَالَ لَا أُحِبُّ الْعُقُوقَ فَكَانَتْ إِتْمَاكِرَةً
الرَّسُولَ قَالَ مَنْ وُلِدَاكَ وَكَدَا فَاحَبَّتْ
أَنْ يَنْسِكَ عَنْ وَاكِدِهِ فَلْيَفْعَلْ -

۶۵۸ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ لَمْ يَكُنْ يَسْأَلُهُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ
عَقِيْقَةً إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَكَانَ يَتَّقِي عَنْ
وَاكِدِهِ بِشَاةٍ شَاةٍ عَنِ الدَّكْرِ وَالْأُنْثَى -

۶۵۹ - أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ وَرَدَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرَ حُسَيْنٍ وَ
حُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَتُرِيْتَبِ وَأُمِّ كَلْبُومٍ
فَتَصَدَّقَتْ بِوَتْرَيْنِ ذَلِكَ فِضَّةً -

وسلم نے فرمایا: میں عقوق کو پسند نہیں کرتا گو یا کہ آپ
نے اس کا نام (کلمہ عقیقہ) کو ناپسند فرمایا۔ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو میں پسند
کرتا ہوں کہ وہ اپنے بچے کی طرف سے قربانی کرے ف
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جب گھر کے افسراد
عقیقہ کے بارے میں تو آپ عقیقہ کرتے اور آپ رضی اللہ
عنہ اپنے بچے کی طرف سے ایک بکری ذبح کرتے، خواہ
لڑکا ہوتا یا لڑکی۔

حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے
بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین
رضی اللہ عنہما، حضرت زینب اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ
عنہما کے بالوں کا چاندی کے ساتھ وزن کر کے صدقہ
کر دیا۔

بچہ پیدا ہو تو اس کا اچھا اور اسلامی نام رکھا جائے ساتویں دن بال منڈوا کر چاندی سے وزن کر کے چاندی
بطور صدقہ دے دی جائے اور اگر لڑکا ہو تو دو بکرے اور اگر لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کر کے لوگوں کو دعوت عام
کہ دی جائے اس سے مقصود شکر الہی ہو عقیقہ کرنا سنت ہے اگر کوئی بچے کی پیدائش کے ساتویں روز عقیقہ نہ کر سکا
اور بعد میں بھی کیا گیا تو سنت ادا ہو جائیگی۔ لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری بہتر
اگر کسی نے لڑکے کے عقیقہ پر دو بکریاں اور لڑکی کے عقیقہ پر بکرا ذبح کر دیا تو پھر بھی جائز ہے۔ لڑکے کے عقیقہ
پر دو بکروں کی بجائے ایک بکرا بھی ذبح کیا تب بھی جائز ہے اگر چاہے تو کچا گوشت تین حصوں میں تقسیم کی
جائے کہ ایک حصہ اپنے اہل خانہ کے لیے، دوسرا حصہ عزیز و اقارب کے لیے اور تیسرا حصہ غرباء کو دیا جائے اور اگر
کوئی چاہے تو قربانی کی گائے میں بھی عقیقہ کرنے والا حصہ ڈال سکتا ہے۔
(ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱۵)

۱۔ بَابُ الدِّيَةِ فِي الشَّفَتَيْنِ

ہونٹوں کی دیت کا بیان

۶۶۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا شِهَابٌ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ فِي الشَّفَتَيْنِ
الدِّيَةُ فَإِذَا قُطِعَتِ السُّفْلَى ففِيهَا ثَلَاثُ الدِّيَةِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا بِهَذَا الشَّفَتَانِ سَوَاءً
فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا نِصْفُ الدِّيَةِ إِلَّا تَرَى أَنَّ
الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ سَوَاءً مَنَعَتْهُمَا مُخْتَلِفَةٌ
وَهَذَا قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَآيُ حَنِيفَةً
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ ہونٹوں میں دیت سے اور جب نیچے والا ہونٹ
سائے ہو جائے تو اس میں دیت کا تیسرا حصہ ہے۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں دونوں ہونٹ برابر
ہیں اور دونوں میں سے ہر ایک کی دیت نصف ہے
کیا تم نہیں دیکھتے کہ خنصر (انگلی) اور ابهام (انگوٹھا)
میں دیت کے لحاظ سے برابر ہیں جبکہ منافعت کے
اعتبار سے برابر ہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ، ابراہیم
نخعی اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۲۔ بَابُ دِيَةِ الْعَمْدِ

قتل عمد کی دیت کا بیان

۶۶۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ
مَضَى السُّنَّةُ أَنَّ الْعَاقِلَةَ لَا تَحْمِلُ شَيْئًا
مِنْ دِيَةِ الْعَمْدِ إِلَّا إِنْ تَشَاءَ۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ قتل عمد میں
قاتل کے ورثاء سے دیت وصول نہیں کی جائیگی (کیونکہ دیت
قاتل پر ہے) مگر یہ کہ وہ رضا مندی سے دیں۔

ف اگر مقتول مرد ہو تو قاتل پر بطور دیت ایک سوانٹ دیے جائیں گے اور اگر مقتول عورت ہو تو (جاری ہے)

۹۔ کتاب الدیات

کتاب دیات

حضرت عبدالرشید بن ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خط کے بارے بتایا جو آپ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو دیات (خون بہا) کے بارے لکھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جان کی دیت سواونٹ ہے تاکہ میں جبکہ وہ جہ ہو جائے اس کی دیت ایک سواونٹ ہے جائفہ میں جان کی دیت کا تیسرا حصہ ہے ہوامامہ میں اس کی مثل ہے، آنکھ میں پچاس اونٹ ہیں، ہاتھ میں پچاس اونٹ ہیں، پاؤں میں پچاس اونٹ ہیں، انگلی میں دس اونٹ ہیں، دانت میں پانچ اونٹ ہیں اور موضعہ میں پانچ اونٹ ہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس رقم کے جملہ امور سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۶۶۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنِ الْكِتَابِ الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَهُ لِعَمْرِ بْنِ حَزْمٍ فِي الْعُقُولِ فَكَتَبَ أَنَّ فِي النَّفْسِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوعِيَتْ جَدًّا مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَفِي بَيِّنَةِ ثَلَاثَ نَفْسٍ وَفِي نَسَاءِ مَرْمَةٍ مِثْلَهَا وَفِي أَنْعَيْنِ خَمْسِينَ وَفِي الْيَدِ خَمْسِينَ وَفِي الرَّجْلِ خَمْسِينَ وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِثْلَ هَذَا لَكَ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْمَوْضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَكَلَهُ نَأْخُدُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنَ الْفُقَهَاءِ -

ف جائفہ :- وہ زخم ہے جو پیٹ تک پہنچ چکا ہو۔

مامومہ :- وہ گہرا زخم جو سر میں آئے۔

موضعہ :- وہ گہرا زخم جو جسم کے کسی حصہ میں آئے۔

مرد کے قتل کی مکمل دیت ایک سواونٹ ہیں اور عورت کی دیت مرد کے مقابلے میں نصف دیت یعنی پچاس اونٹ ہیں۔

دو ریاض کے بے لگام منکر اسلام مسطر طاہر القادری نے مرد و عورت کی دیت کو سادی قرار دیکر اپنی حماقت کا ثبوت دیا۔ قصوری۔

وَسَلَّمَ أَتَى قَالَ دِيَّةُ الْخَطَاِ أَخْمَاسُ عَشْرُونَ
بُنْتُ مَخَاضٍ وَعَشْرُونَ ابْنُ مَخَاضٍ وَعَشْرُونَ
حِقَّةٌ وَعَشْرُونَ جَذَعَةٌ أَخْمَاسٌ وَإِنَّمَا خَالَفْنَا
سَلِيمَانَ بْنَ يَسَّارٍ فِي الدُّكُورِ فَجَعَلَهَا مِنْ بَنِي
الْكَبِيرِ وَجَعَلَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ مِنْ بَنِي
مَخَاضٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ .

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل خطاء کی دیت پانچ
اجزاء ہیں بیس بنت مخاص ، بیس ابن مخاض ، بیس
بنت لبون ، بیس حقه اور بیس جذعہ ہیں۔ حضرت سلیمان
بن یسار رضی اللہ عنہ نے مذکر میں ہم سے اختلاف فرمایا
انہوں نے ”ابن لبون“ کہا جبکہ حضرت عبداللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ نے ”ابن مخاض“ کہا۔ حضرت امام
اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول حضرت عبداللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کی مثل ہے۔

۴۔ بَابُ دِيَّةِ الْأَسْنَانِ

دانتوں کی دیت کا بیان

۶۶۶ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ
الْحَصِينِ أَنَّ أَبَا غَطَفَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرَدَانَ
ابْنَ الْحَكَمِ أَرْسَلَهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ مَا
فِي الضَّرْسِ فَقَالَ إِنَّ فِيهِ خَمْسًا مِنَ الْإِذِلِ
قَالَ فَرَدَدَنِي مَرَدَانُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ
فَلِمَ تَجْعَلُ مَقْدَمَ الْفَجْرِ مِثْلَ الْأَضْرَاسِ
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَوْلَا أُنْثَى لَا تَعْتَبِرُ
إِلَّا بِالْأَصَابِعِ عَقْلُهَا سَوَاءٌ .

حضرت داؤد بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ ابو غطفان نے انھیں بتایا کہ مروان بن حکم نے انھیں
ابو غطفان کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی
خدمت میں یہ سلسلہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ داڑھی کی کتنی
دیت ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا
پانچ اونٹ ہیں۔ ابو غطفان فرماتے ہیں کہ مروان نے
مجھے دوبارہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت
میں بھیجا اور کہا کہ تم داڑھی کی دیت آگے والے دانتوں کے
برابر کیوں قرار دیتے ہو؟ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اگر تم انھیں انگلیوں کی طرح
برابر قرار دو تب بھی دیت برابر ہوگی۔

ف تمام انگلیوں کی دیت برابر ہے یعنی اہل دیت کا دسواں حصہ (دس اونٹ) ہے اور تمام دانتوں کی دیت (چار اونٹ)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ.

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اسی سے
دلیل پکڑتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ قاتل کے ورثاء دیت نہ دیں نہ ارادتاً نہ صلح اور
اعتراف و اقرار کی بناء پر اور نہ غلام کی دیت دیں۔
امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم اسی سے دلیل
پکڑتے ہیں اور یہی امام ابوحنیفہ اور عام فقہاء کا قول ہے

۶۶۳- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ
ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَقْبَلُ الْعَاقِلَةُ
عَمْدًا وَلَا صِدْحًا وَلَا اعْتِرَافًا وَلَا مَا حَتَّى الْمَمْلُوكُ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ
فُقَهَائِنَا.

۳۔ بَابُ دِيَةِ الْخَطَاِ

قتلِ خطا کی دیت کا بیان

حضرت سلیمان بن لیسا رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ قتلِ خطا میں دیت بیس بنت مخاض، بیس بنت
لبون، بیس ابن لبون، بیس حقة اور بیس جذعہ ہیں۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس
روایت کو دلیل نہیں بناتے بلکہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ کی بات کو دلیل بناتے ہیں کہ انھوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ

۶۶۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دِيَةِ
الْخَطَاِ عَشْرُونَ بِنْتَ كَبْرٍ وَعَشْرُونَ
بِنْتَ مَخَاضٍ وَعَشْرُونَ بِنْتَ لَبُونٍ وَعَشْرُونَ ابْنَ
لَبُونٍ وَعَشْرُونَ حَقَّةً وَعَشْرُونَ جَذَعَةً.
قَالَ مُحَمَّدٌ وَكُنَّا نَأْخُذُ
بِقَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۶۷ سے آگے) نصف دیت لازم ہوگی یعنی پچاس اونٹ
ف بنت مخاض :- وہ اونٹنی جو ایک سال کی مکمل ہو کر دوسرے سال میں داخل ہو جائے۔
بنت لبون :- وہ اونٹنی جو دو سال کی مکمل ہو کر تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔
حقة :- وہ اونٹنی جو تین سال مکمل کر کے چوتھے سال میں داخل ہو چکی ہو۔
جذعہ :- وہ اونٹنی ہے جو چار سال کی مکمل ہو کر پانچویں سال میں داخل ہو چکی ہو۔

تو اس کی دیت ایک سو دینار میں -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے نزدیک اس کی دیت متعین و مقرر نہیں ہے نہ اس بارے خلیفہ وقت کو اختیار حاصل ہے خواہ وہ سو دینار ہو یا فیصلے کے مطابق اس سے زائد کا حکم کرے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کا بیان کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے اس کا فیصلہ فرمایا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَيْسَ عِنْدَنَا فِيهَا إِدْرَاسٌ
مَعْلُومٌ فَفِيهَا حُكُومَةٌ عَدْلٍ فَإِنْ بَلَغَتِ الْحُكُومَةُ
مِائَةَ دِينَارٍ وَكَثُرَ مِنْ ذَلِكَ كَانَتْ الْحُكُومَةُ
فِيهَا وَإِنَّمَا نَضَعُ هَذَا مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
لِإِنَّهُ حَكَمَ بِذَلِكَ -

۶۔ بَابُ النَّفْرِ يَجْتَمِعُونَ عَلَى قَتْلِ وَاحِدٍ

بہت سے آدمیوں کے مل کر قتل کرنے کی دیت کا بیان

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے بیانات فرما کر قتل کر دیا جنہوں نے ایک شخص کو دھوکے سے قتل کر دیا تھا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر صنعاؤ شہر کے تمام لوگ اے قتل کرتے تو میں سب کو قتل کر دیتا۔ ف

۶۶۹ - أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي بَشِيرٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
قَتَلَ نَفْرًا أَلْحَمَسَةَ أَوْ سَبْعَةَ بِرَجُلٍ قَتَلُوهُ
قَتَلَ غَيْلَةَ وَقَالَ لَوْ تَمَامًا عَلَيْهِمْ أَهْلُ صَنْعَاءَ
قَتَلْتَهُمْ بِه -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ سات افراد یا اس سے زائد مل کر ایک شخص کو عمدتاً قتل کر دیں خواہ دھوکے سے کریں یا بغیر دھوکے کے انہوں نے اپنی تلواروں کو ساتھ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذَانُ قَتَلَ
سَبْعَةً وَكَثُرَ مِنْ ذَلِكَ رَجُلًا عَمَدًا أَقْتَلَ
غَيْلَةَ أَوْ غَيْرَ غَيْلَةَ ضَرْبُوهُ بِأَسْيَافِهِمْ
حَتَّى قَتَلُوهُ قَتَلُوا بِه كَلِمُهُمْ وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ف ایک یا دو آدمی قتل کریں اور باقی افراد (لوگ) ان کی معاونت کریں تو گویا تمام نے اجتماعی طور پر قتل کیا، لہذا تمام لوگ سزا کے مستحق قرار پائیں گے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ نَأْخُذُ
عَقْلَ الْأَسْنَانِ سِوَا عَقْلِ الْأَصَابِعِ سِوَا
فِي كُلِّ أَصْبَعٍ عَشْرٌ مِنَ الدِّيَةِ وَفِي كُلِّ سِنِّ يَصْفُ
عَشْرَ الدِّيَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہم حضرت
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے قول سے دلیل اخذ
کرتے ہیں سب دانتوں کی دیت برابر ہے اور سب
انگلیوں کی دیت برابر ہے۔ ہر انگلی کی دیت دس
اونٹ میں اور ہر دانت میں نصف عشر یعنی پانچ اونٹ ہے
یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء
کا قول ہے۔

هَبَأَسْنَانِ السِّنِّ السُّودَاءِ وَالْعَيْنِ وَالْقَائِمَةِ

دانت جو زخم کے سبب سیاہ ہو جائے اور آنکھ جس کی بینائی جاتی رہے کی دیت کا بیان

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جب
دانت کے زخم سیاہ ہو جائیں تو اسکی پوری دیت ہے
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب
دانت زخمی ہونے کے بعد سیاہ یا سرخ اور سبز ہو جائے
تو اس کی دیت پوری ہوگی اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۶۶۷ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ كَانَ يَقُولُ إِذَا
أَصِيبَتِ السِّنُّ فَاسْوَدَّتْ فَيَقِيهَا عَقْلُهَا تَامًا -
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ إِذَا أُصِيبَتِ
السِّنُّ فَاسْوَدَّتْ أَوْ احْمَرَّتْ أَوْ اخْضَرَّتْ
فَقَدْ تَمَّ عَقْلُهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ
اللَّهُ -

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جب
آنکھ زخمی ہو جائے اور سلامت رہے جبکہ اسکی بینائی ختم ہو جائے

۶۶۸ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ
يَقُولُ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ إِذَا فُقِئَتْ مِائَةً دِينَارٍ -

(القبیہ ج ۱ صفحہ نمبر ۲۶۹ سے آگے) برابر ہے یعنی دیت کا بیسواں حصہ (پانچ اونٹ) ہے۔
(امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، کتاب الآثار، صفحہ ۲۵۰، محمد سعید انڈسٹریز کراچی)

عام فقہاء کا قول ہے ۔

۸۔ بَابُ الْجُرُوحِ وَمَا فِيهَا مِنَ الْإِرْثِ

زخموں کی دیت کا بیان

۶۷۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ فِي كُلِّ نَاقِذَةٍ فِي
عَضْوٍ مِنْ الْأَعْضَاءِ كَلْتُ عَقْلِ ذَلِكَ الْعَضْوِ
قَالَ مُحَمَّدٌ فِي ذَلِكَ أَيْضًا حَكُومَةُ عَدَلٍ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا
حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ جس عضو کا زخم آر پار ہو جاوے اس کی دیت
اس عضو کی دیت کا تہائی حصہ ہے ۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : اس میں
بھی حاکم وقت کا فیصلہ معتبر ہو گا جب کہ وہ انصاف پر
مبنی ہو ۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے
عام فقہاء کا قول ہے ۔

۹۔ بَابُ دِيَةِ الْجَنِينِ

جنین (بچے) کی دیت کا بیان

۶۷۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَنِينِ يُقْتَلُ
فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةِ عَيْدِ آؤُ وَ لَيْدَةٍ فَقَالَ
الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ كَيْفَ أَعْرِمُ مَنْ لَا شَرِبَ
وَلَا آكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ
ذَلِكَ يُطَلُّ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْأَلَنَّ مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّانِ
حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین (بچے) کے
قتل کے بارے میں ایک غلام یا ایک لڑکی بطور
دیت دینے کا فیصلہ فرمایا جس کے خلاف فیصلہ ہوا اس نے
کہا : میں کیسے دیت ادا کروں جبکہ جنین نے نہ پیا ، نہ
کھایا ، نہ گفتگو کی اور نہ رویا اور ویسے ہی رہا ؟ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : یہ کاموں کا بھائی ہے ۔

وَالْعَامَّةَ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى۔
اسے موت کے گھاٹ اتار دیا تو ان سب کو اس کے
بے قتل کیا جائے گا۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَرِثُ مِنْ دِيَةِ امْرَأَتِهِ وَالْمَرَأَةُ يَرِثُ مِنْ دِيَةِ نَزْوِجَتِهَا

شوہر کا اپنی بیوی کی دیت اور بیوی کا اپنے شوہر کی دیت میں ہونیکا بیان

۶۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا شِهَابٌ أَنَّ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ النَّاسَ بِمَنَامٍ كَانَ عِنْدَهُ
عِلْمٌ فِي الدِّيَةِ أَنْ يُخْبِرَنِي بِهِ فَقَامَ الصَّحَابُ
بْنُ سَفْيَانَ فَقَالَ كَتَبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشِيمِ الضَّبَابِيِّ أَنْ وَرِثَ
امْرَأَتَهُ مِنْ دِيَتِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ أَدْخِلِ الْوَجِبَ
حَتَّى آتِيكَ فَلَمَّا نَزَلَ أَخْبَرَهُ الصَّحَابُ بَنُ
سَفْيَانَ بِذَلِكَ فَقَضَى بِهِ عُمَرُ بَنُ الْخَطَّابِ۔

حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں ان لوگوں
کو جمع کیا جو دیت کے متعلق معلومات رکھتے تھے تاکہ
دیت کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔ حضرت
صنّاک بن سفیان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اشیم الضبابی کے
بارے مجھے لکھا کہ میں اس کی بیوی کو اس کی میراث سے
حصہ دلاؤں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انھیں
(صنّاک کو) فرمایا کہ تم خیمے میں چلو اور میرے آنے تک اس
میں قیام کرو جب آپ رضی اللہ عنہ خیمے میں پہنچے تو
صنّاک بن سفیان رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیت کے
بارے بتایا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کے
مطابق فیصلہ کر دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ بِكُلِّ وَارِثٍ
فِي الدِّيَةِ وَالَّذِي نَصِيبُ امْرَأَةٍ كَانَ الْوَارِثُ
أَوْ نَزْوِجَتُهَا وَغَيْرِ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت مالک محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ دیت اور خون میں ہر وارث
حصہ دار ہوگا خواہ بیوی وارث ہو یا خاوند ہو یا اس کے علاوہ
کوئی اور۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے

عام فقہاء رحمہم اللہ کا قول ہے۔

۱۱۔ بَابُ الْبَيْرِ جَبَّارٍ

کنواں کھودتے وقت دب کر جانے کی دیت کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار پاپوں کے زخمی کرنے میں دیت ہے کنواں کھودتے وقت کسی (مزدور وغیرہ) کے دب کر جانے میں دیت ہے اور کان نکالتے وقت دب کر جانے میں دیت ہے اور دینہ (دفن شدہ خزانہ) کے دستیاب ہونے میں خمس (پانچواں حصہ) ہے۔

حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ الجبار کا معنی ”عبث و لغو“ ہے العجماء سے مراد وہ تیز طرار جانور ہے جس کو اگر تھپڑ دیا جائے وہ انسانوں کو زخمی کر دے یا سینوں سے حمل کر دے کنواں کھودنے یا کان نکالتے کوئی شخص جب کسی مزدور وغیرہ کو لگائے اور وہ دب کر جائے تو اسکی دیت نہیں ہے اور دینہ میں خمس یعنی پانچواں حصہ ہے اور جو چیز کان سے برآمد ہو مثلاً سونا یا چاندی یا شیشہ یا تانبہ یا لوہا اور یا پارہ وغیرہ تو اس میں خمس یعنی پانچواں حصہ ہے۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

حضرت حزام بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

۶۷۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَرَّحُ الْعَجْمَاءِ جَبَّارٌ وَالْبَيْرُ جَبَّارٌ وَالْمَعْدَنُ جَبَّارٌ وَفِي الرَّكَائِمِ الْخُمْسُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَالْجَبَّارُ الْقَدْرُ وَالْعَجْمَاءُ الدَّابَّةُ الْمُنْقَلِطَةُ تَجْرَحُ الْإِنْسَانَ أَوْ تَعْقِرُهُ وَالْبَيْرُ وَالْمَعْدَنُ الرَّجُلُ يَسْتَأْجِرُ الرَّجُلَ يَحْفِرُ لَهُ يَمْرًا أَوْ مَعْدِنًا فَيَسْقُطُ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُهُ فَذَلِكَ هَدْرٌ وَفِي الرَّكَائِمِ الْخُمْسُ وَالرَّكَائِمُ مَا اسْتُخْرِجَ مِنَ الْمَعْدِنِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ رصاصٍ أَوْ نَحَاسٍ أَوْ حَدِيدٍ أَوْ رِيْبَقٍ قَفِيهِ الْخُمْسُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۶۷۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو عورتوں کا آپس میں جھگڑا ہو گیا۔ ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مارا جس کے نتیجے میں اس کا حمل ضائع ہو گیا اس بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام یا ایک لونڈی دیت کا فیصلہ فرمایا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس رؤی سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب کسی آزاد عورت کے پیٹ پر چوٹ لگائی جس سے بچہ ضائع ہو گیا تو اس کو دیت ایک غلام یا لونڈی یا پچاس دینار یا پانچ سو درہم یہ دیت کا بیسواں حصہ ہے اور اگر وہ اونٹوں کا مالک اس سے پانچ اونٹ لیے جائیں گے اور اگر وہ بکریوں والا ہو تو اس سے ایک سو بکریاں وصول کی جائیں گی یہ بھی دیت کا بیسواں حصہ ہے۔

۶۴۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذَا بَلَدٍ اسْتَبْتَا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمَّتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَذَكَرَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْتَرَةَ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ .

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ إِذَا صَرَبَ بَطْنُ الْمَرْأَةِ الْحُرَّةِ فَأَلْقَتْ جَنِينًا مَيْتًا فَقِيهِ غُرَّةُ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ أَوْ خَمْسُونَ دِينَارًا أَوْ خَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ نِصْفَ عَشْرِ الدِّيَّارِ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْوَيْلِ وَ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْعَتَمِ أُخِذَ مِنْهُ مِائَةٌ مِنَ الشَّاةِ نِصْفَ عَشْرِ الدِّيَّارِ .

۱- بَابُ الْمَوْضِعَةِ فِي الْوَجْهِ وَالرَّاسِ

چہرے اور سر پر زخم کا بیان

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ چہرے پر آنے والا ایسا گہرا زخم جو چہرے کو عین نہ بنائے وہ سر پر گہرے زخم کی طرح ہے۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: چہرے اور سر پر زخم کی دیت برابر ہے اور وہ دیت کا بیسواں حصہ ہے یہی حضرت ابراہیم نخعی، امام اعظم ابو حنیفہ اور

۶۴۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَوْضِعَةِ فِي الْوَجْهِ إِنْ لَمْ تَعِبِ الْوَجْهَ مِثْلَ مَا فِي الْمَوْضِعَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ الْمَوْضِعَةُ فِي الْوَجْهِ وَالرَّاسِ سَوَاءٌ فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ نِصْفَ عَشْرِ الدِّيَّارِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَابْنِ حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا .

بدلہ لیا جاتا ہے ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ہمارے خیال کے مطابق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مقتول سے قاتل کی دیت ختم نہیں کی اور نہ ہی آپ نے اسے باطل قرار دیا ہے اس لیے اس کا عاقلہ موجود ہے لیکن حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کو علم نہیں تھا کہ اس پر دیت واجب قرار دے سکتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اگر معلوم ہو جاتا کہ اس کا مالک ہے اور نہ عاقلہ تو آپ دیت قاتل کے مال سے یا غریب ہونے کی صورت میں بیت المال سے ادا کر سکتے تھے لیکن آپ کو علم نہ تھا کہ اس کا عاقلہ ہے لیکن کون ہے؟ اس بارے علم نہیں تھا کیونکہ اسے ایک حاجی نے آزاد کیا تھا۔ آزاد کرنے والا معلوم ہو سکا اور نہ عاقلہ کا یقینی علم ہو سکا لہذا آقا کے معلوم ہونے تک آپ نے دیت کو باطل قرار دیا۔ اگر آپ رضی اللہ عنہ کو ابتداءً معلوم ہو جاتا کہ اس کا عاقلہ نہیں ہے تو آپ اس کے مال سے یا مسلمانوں کے بیت المال سے دیت دلوادیتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِذَا نَأْخُذُ لَا نَرَىٰ أَنَّ
عُمَرَ أَبْطَلَ دِيَتَهُ عَنِ الْقَاتِلِ وَلَا تَرَاهُ بَطْلًا
ذَلِكَ لِأَنَّ لَهُ عَاقِلَةً وَ لَكِنَّ عُمَرَ لَمْ يَعْرِفْهَا
فَيَجْعَلُ الدِّيَةَ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَ لَوْ أَنَّ عُمَرَ
لَمْ يَرَ لَهُ مَوْلَىٰ وَلَا أَنَّ لَهُ عَاقِلَةً لَجَعَلَ
دِيَةَ مَنْ قُتِلَ فِي مَالِهِ أَوْ عَلَى بَيْتِ الْمَالِ
وَلِكِنَّ رَأَىٰ لَهُ عَاقِلَةً وَ لَمْ يَعْرِفْهَا لِأَنَّ
بَعْضَ الْحَاجِّاجِ اعْتَقَهُ وَ لَمْ يَعْرِفِ الْمُعْتَقُ
وَلَا عَاقِلَتَهُ فَأَبْطَلَ ذَلِكَ عُمَرَ حَتَّى يُعْرِفَ
وَلَوْ كَانَ لَا يَرَىٰ لَهُ عَاقِلَةً لَجَعَلَ ذَلِكَ عَلَيْهِ
فِي مَالِهِ أَوْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فِي بَيْتِ مَالِهِمْ۔

❖ ❖ ❖ ❖

۱۴۔ بَابُ الْقَسَامَةِ

قسامہ (قسم کھانے) کا بیان

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
حضرت سلیمان بن یسار اور عراق بن مالک غفاری رضی اللہ عنہما

۶۷۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَعِرَاقِ بْنِ مَالِكِ الْغِفَارِيِّ

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ بْنُ مَحْبُوبَةَ أَنَّ نَاقَةَ اللَّبَدَاءِ
ابْنِ عَابِدٍ دَخَلَتْ حَائِطًا لِرَجُلٍ فَأَسَدَتْ
فِيهِ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ عَلَى أَهْلِ الْحَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَأَنَّ مَا
أَسَدَتْ التَّمَوِشِيُّ بِاللَّيْلِ فَالضَّمَانُ عَلَى
أَهْلِهَا.

کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک
آدمی کے ایک باغ میں داخل ہو کر اسے خراب کر دیا
اس بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ
دن کو باغ کی حفاظت مالک کے ذمہ ہے اور اگر رات
کے وقت کوئی جانور اسے ضائع کرتا ہے تو اس کی
ضمانت اس کا مالک دے گا۔

۱۳۔ بَابُ مَنْ قَتَلَ خَطَاً وَلَمْ تُعْرِفْ لَهُ عَاقِلَهُ

ایسا قتل خطا جس کا عاقل معلوم نہ ہو، کا بیان

۶۷۷ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَ فِي أَبُو الزُّنَادِ أَنَّ
سَلِيمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَ أَنَّ سَائِبَةَ كَانَتْ أَعْتَقَتْ
بَعْضَ الْحُجَّاجِ فَكَانَ يَلْعَبُ مَعَ ابْنِ رَجُلٍ مِنْ
بَنِي عَابِدٍ فَقَتَلَ السَّائِبَةَ بَيْنَ الْعَابِدِيَّ فَجَاءَ
الْعَابِدِيُّ أَبُو الْمُقْتُولِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
فَطَلَبَ دِيَّةَ ابْنِهِ فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَدِيَهُ وَقَالَ
لَيْسَ لَهُ مَوْتَى فَقَالَ الْعَابِدِيُّ لَهُ أَمَا دِيَّةُ
لَوْ أَنَّ ابْنِي قَتَلَكَ قَالَ آذَنْ تَخْرِجُوا دِيَّتَهُ
قَالَ الْعَابِدِيُّ هُوَ آذَنْ كَالآرْقِحِ أَنْ يُتْرَكَ
يَلْقَى حَرًّا يُقْتَلُ يَنْقَرُ.

حضرت ابو زناد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
سیمان بن یسار رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ ایک
سائبہ غلام کو ایک حاجی نے آزاد کر دیا تھا وہ بنی عابد کے
ایک شخص کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ سائبہ غلام نے عابدی
کے بیٹے کو قتل کر دیا عابدی مقتول کا باپ حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے بیٹے
کی دیت کا مطالبہ کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے
اسے دیت دینے سے انکار کر دیا اور فرمایا اس (سائبہ
غلام) کا کوئی مالک نہیں ہے۔ عابدی نے آپ رضی اللہ
عنہ سے سوال کیا کہ اگر میرا بیٹا سائبہ غلام کو قتل کر دیتا
تو عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تب تم اس
دیت ادا کرتے۔ عابدی آدمی نے کہا: تب تو سائبہ غلام
کی حیثیت جکیرے غلام کی ہے کہ اگر اسے چھوڑ دیا
تو وہ ڈس لیتا ہے اور اگر اسے قتل کر دیا جائے تو

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنْ
يَدُ وَأَصَابِكُمْ وَإِنَّمَا أَنْ يُؤْذَنُوا بِحَرْبٍ
فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَكَتَبُوا لَهُ إِنَّا وَ اللَّهُ مَا قَتَلْنَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِحَوِیَصَةَ وَمُحِیَصَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ تَخْلِفُونَ
تَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا فَتَالَ
فَتَخَلَّفَ لَكُمْ يَهُودٌ قَالُوا لَا تَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ
قَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتَّى
أَدْخَلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلُ بْنُ
أَبِي حَشَمَةَ لَقَدْ رَكَّضْتَنِي مِنْهَا نَاقَةً حَمْرَاءَ

❖ ❖ ❖ ❖

قَالَ مُحَمَّدٌ إِنَّمَا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَخْلِفُونَ وَ
تَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ يَعْنِي بِالدِّيَةِ
لَيْسَ بِالنَّوَدِ وَإِنَّمَا يُدَلُّ عَلَى ذَلِكَ
أَنَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ الدِّيَةَ دُونَ النَّوَدِ قَوْلُهُ
فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ إِنَّمَا أَنْ تُدَّ وَأَصَابِكُمْ
وَإِنَّمَا أَنْ تُؤْذَنُوا بِحَرْبٍ فَهَذَا يُدَلُّ عَلَى
أَخْرِاجِ الْحَدِيثِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَخْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ

حضرت حوالبہ رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی اور پھر مجھ سے
رضی اللہ عنہ نے بات چیت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ (یعنی یہود) یا تمھارے
ساتھی کی دیت (خون بہا) ادا کریں اور یا تم ان کے
خلان اعلان جنگ کر دو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہود کی طرف اس بارے کھ دیا یہود نے آپ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب لکھا: ہم نے اسے قتل
نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلیہ مجھ سے
اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہم کو فرمایا: تم قسم اٹھاؤ اور اپنے
خون کے حقدار بن جاؤ انھوں نے قسم نہ اٹھائی پھر
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود تمھارے لیے قسم
اٹھائیں انھوں نے عرض کیا نہیں کیونکہ وہ سلمان نہیں
ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف
سے دیت ادا فرمادی اور آپ نے ایک سواونٹیاں ان
کے گھر بھیج دیں حتیٰ کہ ان کے گھر داخل ہو گئیں۔ حضرت
سہل بن ابی حشمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان میں سے
ایک سرخ اونٹنی نے مجھے ٹانگ ماری تھی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ان تَخْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ
دَمَ صَاحِبِكُمْ (یعنی تم قسم اٹھا کر اپنے ساتھی کے خون
کے حق دار بن جاؤ) اس سے مراد دیت (خون بہا) ہے
نہ کہ قصاص۔ اس مسئلہ پر کہ اس سے مراد دیت ہے نہ کہ
قصاص۔ ابتداء حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول
دلالت کرتا ہے اَمَّا أَنْ تُدَّ وَأَصَابِكُمْ وَ اَمَّا أَنْ تُؤْذَنُوا
بِحَرْبٍ (یا تو وہ تمھارے ساتھی کی دیت ادا کر دیں اور

أَتَمَّ مَا حَدَّثَنَا أَنَّهُ رَجُلًا مِّنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ كَيْثٍ
 أَجْرِي قَرِيبًا فَوَطِئَ عَلَى إِصْبَعِ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي مُجَيْمَةَ
 فَزَكَّاهُ، مِنْدًا الدَّمِ مَرَّمَاتٍ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
 لِلَّذِينَ أُدْعِيَ عَلَيْهِمْ أَتُحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا
 مَا مَاتَ مِنْهَا فَأَبَوْا وَتَحَرَّجُوا مِنَ الْإِيْمَانِ
 فَقَالَ لِلْآخَرِينَ أَخْلِفُوا أَنْتُمْ فَأَبَوْا فَقَضَى
 بِشَطْرِ الدِّيَّةِ عَلَى الشَّعْدِيَّةِ -

انھیں بتایا کہ بنی سعد بن لیت کے ایک آدمی گھوڑا
 دوڑایا اس (گھوڑے) نے بنی جہینہ کے ایک شخص کی
 ایک انگلی کچل ڈالی۔ اس انگلی سے خون بہ گیا تو وہ
 (بنی سعد کا آدمی) فوت ہو گیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ
 عنہ نے مدعا علیہم کو فرمایا: کیا تم میں سے پچاس آدمی
 قسم کھاتے ہیں کہ وہ اس (زخم) کے سبب مرا ہے
 انھوں نے قسم کھانے سے انکار کر دیا اور قسم نہ اٹھائی
 اور آپ نے دوسرے (مدعی) لوگوں سے فرمایا: تم قسم کھاؤ
 انھوں نے بھی انکار کر دیا چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ
 عنہ نے قبیلہ سعد کے لوگوں کو نصف دیت ادا کرنے
 کا حکم دے دیا۔

حضرت سہل بن ابی حاتمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
 کہ ان کی قوم کے لوگوں نے انھیں بتایا کہ حضرت عبداللہ
 بن سہل اور محیبہ رضی اللہ عنہما مفلسی کے ہاتھوں تک
 آکر ”خیبر“ چلے گئے۔ حضرت محیبہ رضی اللہ عنہ کو اطلاع
 دی گئی کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو قتل کر کے
 ایک کنوئیں یا چشمتے میں پھینک دیا گیا ہے۔ حضرت محیبہ
 یہود کے پاس گئے اور کہا تم لوگوں نے حضرت عبداللہ بن
 سہل کو قتل کر دیا ہے؟ یہود نے کہا قسم بخدا! ہم نے
 اسے قتل نہیں کیا۔ پھر محیبہ اپنی قوم کے پاس واپس
 آئے اور انھیں اس بارے بتایا۔ پھر حضرت محیبہ انکے
 ان کے بڑے بھائی حویصہ اور (مقتول کے بھائی)
 عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہم گفتگو کی غرض سے
 خیبر آئے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کہ
 کیا یہ ایسا جو تم کے لحاظ سے بڑا ہے وہ بات چیت کر

۶۷۹ - حَدَّثَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو كَيْلَانَ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَهْلِ بْنِ
 أَبِي حَتْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ رَجُلًا مِّنْ كِبَرَاءِ قَوْمِ
 أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيَّبَةَ خَرَجَا إِلَى
 خَيْبَرَ مِنْ جَهْدِ أَصَابِهِمَا فَأَتَى مُحَيَّبَةَ
 فَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ
 فِي قَيْئِرٍ أَوْ عَيْنٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ
 قَتَلْتُمُوهُ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَا هُ ثُمَّ أَقْبَلَ
 حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فذَكَرَ ذَلِكَ لَهُمْ ثُمَّ
 أَقْبَلَ هُوَ وَحَوَيْصَةُ وَهُوَ أَخُوهُ أَكْبَرُ مِنْهُ وَ
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ قَدْ هَبَ لِيَتَكَلَّمَهُ وَهُوَ
 الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْبَرَ كَيْبَرَ يُرِيدُ السِّتَةَ
 فَتَكَلَّمَ حَوَيْصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيَّبَةُ فَقَالَ

کتاب الحدود فی السرقة

چوری کی حدود

۱۔ یَابُ الْعَبْدِ يَسْرِقُ مِنْ مَوْلَاهُ

آقا کے مال سے غلام کے چوری کرنے کا بیان

۶۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ
عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ
إِلْحَضَرَ مَعَهُ جَاءَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِعَبْدٍ
لَهُ فَقَالَ اقْطَعْ هَذَا فَإِنَّهُ سَرَقَ فَقَالَ
وَمَاذَا سَرَقَ فَقَالَ سَرَقَ مِرْدَأَةً لِمَدَائِنَ
ثُمَّهَا سِتُونَ دِرْهَمًا قَالَ عُمَرُ أَمَا سِئِدُ
كَيْسَ عَلَيْهِ قِطْعٌ خَادِمُكُمْ سَرَقَ مَتَاعَكُمْ

❖ ❖ ❖ ❖

قَالَ مُحَمَّدٌ بِهَذَا نَأْخُذُ أَيُّمَا رَجُلٍ
لَهُ عَبْدٌ سَرَقَ مِنْ ذِي رَحْمَةٍ مُخْرِمٍ مِنْهُ

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت عبداللہ بن عمرو الحضرمی رضی اللہ عنہ اپنا غلام
لے کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور عرض کیا: اس کو لامتحہ کا ٹسنے کی سزا
دیجیے کیونکہ اس نے چوری کی ہے۔ حضرت عمر فاروق
اعظم رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اس نے کون سی چیز
چوری کی ہے انھوں نے (حضرت عبداللہ بن عمرو) نے
جواب دیا اس نے میری بیوی کا شیشہ چوری کر لیا ہے
جس کی قیمت ساٹھ دینار تھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ
عنہ نے فرمایا اسے چھوڑ دیجیے۔ اس پر لامتحہ کا ٹسنے کی
سزا نہیں ہے کیونکہ تمھارے خادم نے تمھارے مال
کی چوری کی ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص کا کوئی

دَمَ صَاحِبِكُمْ لِأَنَّ الدَّمَ قَدْ يَسْتَحِقُّ بِالْيَدِيَةِ
 كَمَا يَسْتَحِقُّ بِالْيَدِيَةِ كَمَا يَسْتَحِقُّ بِالْقَوْدِ
 لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ
 لَهُمْ تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ مَنْ ادَّعَيْتُمْ
 فَيَكُونُ هَذَا عَلَى الْقَوْدِ وَإِنَّمَا قَالَ لَهُمْ
 تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ فَإِنَّمَا
 عَنَى بِهِ تَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ بِالْيَدِيَةِ
 لِأَنَّ أَوَّلَ الْحَدِيثِ يَدُلُّ عَلَى ذَلِكَ وَهُوَ
 قَوْلُهُ إِمَّا أَنْ تَدَّوَا صَاحِبِكُمْ وَإِمَّا أَنْ
 تُؤَدُّوا بِحَرْبٍ وَقَدْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
 الْقَسَامَةُ تُوجِبُ الْعُقْلَ وَلَا تُشِيْطُ الدَّمَ
 فِي أَحَادِيثٍ كَثِيرَةٍ فَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ
 قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

اور یا تم ان کے خلاف اعلان جنگ کر دو اور اس پر حدیث
 کا آخری یہ حصہ بھی دلالت کرتا ہے کہ تحلفون و
 تستحقون دم صاحبکم رقم قسم کھا کر اپنے ساتھی
 کے خون کے حق دار بن جاؤ (خون کا استحقاق کبھی
 دیت کے باعث ہوتا ہے اور کبھی قصاص کے سبب
 ہوتا ہے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں
 یہ فرمایا: تحلفون وتستحقون دم من ادعيتكم
 رقم قسم اٹھاؤ اور آدمی کے خون کا تم نے دعویٰ کیا ہے
 اس کے حقدار ہو جاؤ) اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے
 فرماتے تو اس سے مراد قصاص ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے انصار کو فرمایا تحلفون وتستحقون دم صاحبکم
 رقم قسم اٹھاؤ اور اپنے ساتھی کے خون کے حق دار بن جاؤ
 اس میں دیت مراد ہے کیونکہ پہلی حدیث اس کی دلیل
 پیش کرتی ہے جو یہ ہے کہ اما ان تؤدوا صاحبکم
 واما ان تؤدوا بحرب (یا تو یہود تمہارے ساتھیوں
 کی دیت ادا کر دیں اور یا تم ان کے خلاف اعلان جنگ
 کر دو) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسام
 دیت واجب کرتی ہے اور خون باطل نہیں کرتی۔ اس
 سلسلے بہت سی روایات موجود ہیں۔ ہم اس روایت سے
 دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے
 عام فقہاء رحمہم اللہ کا قول ہے۔

ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص نے درخت پر لگے ہوئے پھل یا چراگاہ میں چرنے والی بکری چوری کر لی تو اسے ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں دی جائے گی اور جب پھل خشک کرنے والی جگہ یا گھر میں لایا گیا یا بکری ہارے میں لائی جائے جہاں اس کی نگرانی کرنے والا بھی ہو تو کسی چور نے چوری کر لی اور مسروقہ چیز کی قیمت ٹھہال کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور ٹھہال اس زمانہ میں دس درہم کی ہوتی تھی اور اس سے کم قیمت کی چیز چوری کرنے سے ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

حضرت محمد بن یحییٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک غلام نے کسی آدمی کے باغ سے ایک پودا چوری کر کے اپنے آقا کے باغ میں جا کر لگا دیا۔ باغ کا مالک اپنے پودے کی تلاش میں نکلا اور اس نے اپنا پودا پالیا مالک باغ نے چور کے بارے حضرت مروان بن حکم کے سامنے دعویٰ دائر کر دیا انھوں نے چور کو قید میں ڈال دیا اور اسے ہاتھ کاٹنے کی سزا کا ارادہ کیا۔ غلام کا مالک حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور اس بارے سوال کیا؟ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انھوں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھل اور پودے کی چوری میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہے اور پودے سے مراد کھجور کا پودا ہے۔ غلام کے آقا نے کہا: حضرت مروان نے میرے غلام کو گرفتار کر لیا ہے اور اسے ہاتھ کاٹنے کی

تَمَّأَتْ رَأْسَ النَّخْلِ أَوْ شَاةً فِي الْمَرْعَى فَلَا قَطْعَ عَلَيْهِ فَإِذَا أُتِيَ بِالْعَمْرِ الْجَرِيئِ أَوْ الْبَيْتِ وَ أُتِيَ بِالْعَنْبِ الْمَرَّاحِ وَ كَانَ لَهَا مَنْ يَحْفَظُهَا فَجَاءَ سَارِقٌ سَرَقَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا يَسَاوِي تَمَنَ الْبَيْتِ فِقِيْرَ الْقَطْعِ وَ الْمَجْنُوكُ كَانَ يَسَاوِي يَوْمَئِذٍ عَشْرَةَ دَرَاهِمٍ وَ لَا يُقَطَعُ فِي أَقْلٍ مِنْ ذَلِكَ وَ هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ الْعَامِرِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى۔

۶۸۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَنَّ غُلَامًا سَرَقَ وَ دِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ قَفَرَسَهُ فِي حَائِطِ سَيِّدِهِ فَخَرَجَ صَاحِبُ الْوَدِيِّ يَلْتَمِسُ وَ دِيَّتُهُ فَوَجَدَهَا فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ مَرُوانَ ابْنَ الْعَلَكِمِ فَسَجَنَهُ وَ أَرَادَ قَطْعَ يَدِهِ فَانْطَلَقَ سَيِّدُ الْعَبْدِ إِلَى مَا رَفِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّكَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي شَمْرِ وَ لَا كَثْرَةَ الْكَثْرِ الْجَمَّارِ قَالَ الرَّجُلُ إِنَّ مَرُوانَ أَخَذَ غُلَامِي وَ هُوَ يُرِيدُ قَطْعَ يَدِهِ فَإِنَّا أَحْبَبْنَا أَنْ تَمْشِيَ إِلَيْهِ فَتُخَيَّرَهُ يَا لَيْتِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ مَعَهُ حَتَّى أَتَى مَرُوانَ

أَوْ مِنْ مَوْلَاةٍ أَوْ مِنْ امْرَأَةٍ مَوْلَاةٍ أَوْ مِنْ
نَرَفِ مَوْلَاةٍ فَلَا قَطْعَ عَلَيْهِنَّ فِيمَا سَرَقَ
وَ كَيْفَ يَكُونُ عَلَيْهِنَّ الْقِطْعُ فِيمَا سَرَقَ مِنْ
أَخْتَيْهِنَّ أَوْ أَخِيَّتَيْنِ أَوْ خَالَاتِهِنَّ وَ هُوَ
لَوْ كَانَ مُجْتَاجًا تَرَمِنًا أَوْ صَغِيرًا أَوْ كَانَتْ
مُجْتَاجَةً أُجْبِرَ عَلَى نَفَقَتِهِنَّ فَكَانَ لَهُمْ فِي
مَالِهِ نَصِيبٌ فَكَيْفَ يُقْطَعُ مَنْ سَرَقَ مِنْ مَتْنٍ لَهُ
فِي مَالِهِ نَصِيبٌ وَ هَذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَ الْعَامَّةُ مِنَ فَتَاهَا إِنَّا -

غلام ہو اس نے آقا کے کسی رشتہ دار یا اپنے آقا یا
اپنے آقا کی بیوی اور یا اپنی مالکہ کے شوہر کی چوری کر لی
تو اس چوری کی بناء پر اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا
اور جس نے اپنی بہن یا بھائی یا مچھوچی اور یا خالہ کی
چوری کر لی تو اس کا ہاتھ کیسے کاٹا جاسکتا ہے ؟
اور یا وہ محتاج یا ضرورت مند اور یا چھوٹا بچہ اور ان کا
خرچہ ان کے مال سے پورا کیا جاتا ہو گویا ان کے
مال میں ان کا حصہ ہے تو جس کے مال میں کسی کا حصہ ہو
اس سے چوری کرنے سے کیسے ہاتھ کاٹا جاسکتا ہے ؟
یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے
عام فقہاء کا ہے -

۲۔ باب مَنْ سَرَقَ ثَمَرًا أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَحْرُمُ

پھل یا کوئی ایسی چیز جسے ذخیرہ نہیں کیا جاسکتا، کی چوری کا بیان

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہما کا بیان
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: درخت
کی شاخوں پر لٹکنے والے پھل اور ذخیرہ محفوظ کے پھاڑوں
پر چرنے والی بکری کے چوری کرنے سے ہاتھ نہیں
کاٹا جائے گا اور جب بکری اپنے ہاڑے میں آجائے
یا پھل خشک کرنے کی جگہ میں ڈال دیئے جائیں پھر
چوری کی تو ہاتھ کاٹا جائے گا بشرطیکہ مسروقہ چیز
کی قیمت ایک ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت

۶۸۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي حُسَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا قِطْعَ فِي نَسْرِ مَعَلِيٍّ وَلَا فِي
حَرِيْسَةٍ جَبَلٍ فَإِذَا أَدَاهُ الشَّرَاهُ أَوْ الْجَدِيْنُ
فَالْقِطْعُ فِيمَا بَلَغَ ثَمَنَ الْبَيْتِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَ بِهَذَا إِنَّا خُذْنَا مَنْ سَرَقَ

حضرت صفوان بن امیر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا "جس شخص نے ہجرت نہ کی وہ ہلاک ہو گیا" انھوں (صفوان) نے اپنی سواری منگوائی اس پر سوار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یہ بات کہی گئی ہے کہ جس نے ہجرت نہ کی وہ ہلاک ہو گیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو وہب! تم مکہ کی پھر ٹی زمین پر واپس چلے جاؤ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ مسجد میں اپنی چادر اپنے سر کے نیچے رکھ کر سو گئے۔ ایک چور نے آکر وہ چادر چوری کر لی پھر وہ چور پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! اس بار سے میرا ارادہ نہ تھا لہذا یہ چادر اس (چور) پر صدقہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے میرے پاس آنے سے قبل ایسے کیوں نہیں کہہ دیا؟

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب چور یا جس پر زنا کی تمت لگائی گئی ہو امام وقت کے پاس پیش کیا گیا پھر صاحب مد یعنی مدعی نے اپنے صدر (غوی) سے بری ہونے کا اعلان کر دیا تو امام کے لیے جائز نہیں کہ وہ حد کو ختم کر دے بلکہ وہ اسے نافذ کر دے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ اور ہمارے عام فقہاء و جمہم اللہ کا قول ہے۔

صَفْوَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قِيلَ لِيَصْفَوَانَ ابْنِ أُمَيَّةَ إِنَّهُ مَنْ لَمْ يُهَاجِرْ هَلَكَ قَدْ عَايَرَا جَلْتِهِ فَرَكِبَهَا حَتَّى قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ قِيلَ لِي إِنَّهُ مَنْ لَمْ يُهَاجِرْ هَلَكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرْجِعْ أَبَا وَهْبٍ إِلَى أَبِي طَلْحٍ مَكَّةَ فَتَمَّ صَفْوَانُ فِي الْمَسْجِدِ مُتَوَسِّدًا إِذْ آتَاهُ فَجَاءَهُ سَارِقٌ فَآخَذَ رِدَائَهُ فَآخَذَ السَّارِقُ قَاتِلِي يَوْمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّارِقِ أَنْ تَقْطَعَ يَدَهُ فَقَالَ صَفْوَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَحَرَامٌ دَهْدًا هُوَ عَلَيَّ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا قِيلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا رَفَعَ السَّارِقُ إِلَى الْإِمَامِ أَوْ الْقَاضِي فَوَهَبَ صَاحِبُ الْحَدِّ حَدَّهُ لَمْ يَنْبَغِ لِلِمَامِ أَنْ يُعْطِلَ الْحَدَّ وَلَكِنَّهُ يُضَيِّبُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

قَالَ لَهُ رَافِعٌ أَخَذْتُ غُلَامًا هَذَا فَقَالَ
لَعَنَ قَالَ فَمَا أَنْتَ صَانِعٌ قَالَ أُرِيدُ
قَطْعَ يَدَيْهِ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ
فِي تَمِيدٍ وَلَا كَثْرٍ فَأَمَرَ مَرْوَانَ بِالْعَبْدِ
فَأُرْسِلَ -

منزل دینے کا ارادہ رکھتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ آپ
ان کے پاس چلیں اور جو کچھ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے انھیں بنائیں جیسا کہ حضرت رافع
رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ روانہ ہوئے تھے کہ حضرت مروان
کے پاس پہنچ گئے۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے انھیں
کہا تم نے یہ غلام گرفتار کیا ہے؟ مروان نے جواب دیا
ہاں پھر پوچھا تم اس کے ساتھ کیا سلوک کر دگے انھوں
(مروان) نے جواب دیا میں اسے ہاتھ کاٹنے کی سزا دینے
کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اس پر حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے
فرمایا: میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا: پھل اور پودے کی چوری میں ہاتھ کاٹنے کی سزا
نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت مروان رضی اللہ عنہ کے حکم
سے غلام کو چھوڑ دیا گیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَذُّ لَا قَطْعَ
فِي تَمِيمٍ مَعْلَى فِي شَجَرٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ درخت پر ٹھکنے والے
پھل اور پودے کی چوری میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں
ہے۔ پودے سے مراد کھجور کا درخت ہے پودے کی
چوری اور درخت کی شاخ توڑنے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا
نہیں ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے

۳۔ بَابُ الرَّجُلِ يَسْرِقُ مِنْهُ الشَّيْءُ يَجِبُ فِيهِ الْقَطْعُ فِيهِ السَّارِقُ

بَعْدَ مَا يَرْفَعُهُ إِلَى الْإِمَامِ

ظلیفہ وقت کے پاس مقدمہ پیش ہونیکے بعد سر وقتہ چیز چور کے حوالے کرنے کا بیان

حضرت صفوان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۶۸۳ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ

عَائِشَةُ فَقَطَعَتْ يَدَهَا وَقَالَتْ عَائِشَةُ
الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ قِصَاعًا -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لکھا۔ دونوں کینزوں نے
غلام پر الزام عائد کر دیا چنانچہ غلام سے اس بارے
پوچھا گیا تو اس نے اس کا اعتراف کر لیا۔ حضرت
اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ہاتھ
کاٹنے کا حکم جاری کر دیا اور فرمایا: دینار کا چوتھائی
حصہ یا اس سے زائد چوری کرنے سے ہاتھ کاٹا
جائے گا۔

❖ ❖ ❖ ❖

حضرت عمرہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہا کا بیان
ہے کہ ایک چور نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے
زمانہ میں تریخ (بھیل) چوری کر لیا حضرت عثمان غنی
رضی اللہ عنہ نے اس کی قیمت لگانے کا حکم دیا
چنانچہ تریخ کی قیمت بارہ دینار فی دینار تین درہم
کے لحاظ سے لگائی گئی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ
عنہ نے چور کا ہاتھ کاٹ دیا (حکم دیا)۔

۶۸۶ - أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ عَائِشَةَ ابْنَةَ
أَبِي بَكْرٍ عَنِ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّ سَارِقًا سَرَقَ فِي عَهْدِ عُثْمَانَ أُتْرَجَةً
فَأَمَرَ بِهَا عُثْمَانُ أَنْ تُعَوَّمَ فَقَوِّمَتْ بِثَلَاثَةِ
دَرَاهِمٍ مِنْ صَرَفِ اثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَمًا دِينَارٍ
فَقَطَعَهُ عُثْمَانُ يَدَهَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس
چیز پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے اس کی مقدار میں لوگوں کا
اختلاف پایا جاتا ہے۔ اہل مدینہ نے کہا: چوتھائی
حصہ دینار چوری کرنے پر ہاتھ کاٹنے کی سزا دی جاتی
ہے انھوں نے بطور دلیل یہ روایت بیان کی اور اہل عراق
نے کہا: دس درہموں سے کم میں ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں
دی جائیگی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہم وغیرہ سے روایت کرتے ہیں جب
حدود میں اختلاف پایا جائے تو ثقہ اور معتبر روایت کو لیا
جائیگا۔ حضرت امام ابو حنیفہ اور ہمارے عام فقہاء

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ اُخْتَلَفَ النَّاسُ فِيَمَا
يُقَطَعُ فِيهِ الْيَدُ فَقَالَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ رُبْعُ
دِينَارٍ وَمَرُودٌ هَذِهِ الْأَحَادِيثُ وَقَالَ أَهْلُ
الْعِرَاقِ لَا تُقَطَعُ الْيَدُ فِي أَقَلِّ مِنْ عَشْرَةِ
دَرَاهِمٍ وَمَرُودٌ ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ عُمَرَ وَعَنْ عُثْمَانَ وَ
عَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَ
عَنْ غَيْرٍ وَاجِدٌ فَإِذَا اجْتَاءَ الْاِخْتِلَافُ فِي
الْحُدُودِ أُخِذَ فِيهَا بِالثَّقَاتِ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

۴۔ بَابُ مَا يَجِبُ فِيهِ الْقِطْعُ

جس چیز پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے اسکی مقدار کا بیان

۶۸۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مَجْنٍ قَيْمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی طرح کی
چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا (یعنی حکم دیا) جس کی قیمت
تین درہم تھی۔

۶۸۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ
رَوَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَتْ إِلَى
مَكَّةَ وَمَعَهَا مَوْلَاتَانِ وَمَعَهَا غُلَامٌ لِبَنِي
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَرَأَتْهُ بَعِثَتْ مَعَهُ
تَيْنِ مِنَ الْمَرَاتِينِ يَبْرُدُ مَرَّاحِلٍ قَدْ حَيْطَتْ
عَلَيْهِ حِرْقَةٌ حَضْرَاءُ قَالَتْ فَأَخَذَ الْغُلَامُ
الْبُرْدَ فَفَتَقَ عَنْهُ فَأَسْتَحْرَجَهُ وَجَعَلَ مَكَانَهُ
لِبَدًا أَوْ قَرْوَةً وَخَاطَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَدِمْنَا
الْمَدِينَةَ دَفَعَتَا ذَلِكَ الْبُرْدَ إِلَى أَهْلِهِ فَلَمَّا
فَتَقُوا عَنْهُ وَجَدُوا ذَلِكَ الْبَدَّ وَلَمْ يَجِدُوا
الْبُرْدَ فَكَلِمَا الْمَرَاتِينِ فَكَلِمَتَا عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَكَتَبَتَا لَيْهَا وَاتَّهَمَتَا الْعَبْدَ
فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَأَعْتَرَفَ فَأَمَرَتْ بِهِ

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہما کا بیان
ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
طرف روانہ ہوئیں جبکہ ان کے ساتھ دو آزاد کردہ لونڈیاں اور
عبداللہ بن ابی بکر کی اولاد کا غلام بھی تھا۔ دونوں لونڈیوں
کو ایک مراحل چادر سے کر روانہ کیا گیا اس چادر کے
اوپر ایک سبز کپڑا سی دیا گیا (راویہ حدیث) حضرت عمرہ
رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ غلام نے چادر بچھ کر اس
اوپر سے ہونے کپڑے کو کھولا اور بیچ سے چادر نکال
لی اس کی جگہ پوستین یا بکری کے بال رکھ کر اوپر سے
سی دیا جب ہم واپس مدینہ طیبہ پہنچے تو یہ چادر ہم نے اس
کے مالکوں کو دیدی۔ انھوں نے جب اسے کھولا تو بیچ سے
پوستین برآمد ہوئی اور انھوں نے چادر نہ پائی انھوں نے
دونوں کنیزوں سے اس بارے دریافت کیا ان دونوں
نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بتایا یا انھوں نے

ف کم از کم دس درہم کی چیز چوری کرنے سے قطع ہیرا ہاتھ کاٹنے کی سزا دی جائیگی اس سے کم پر نہیں۔

فرمایا: تیرے باپ کے مالک کی قسم! تمھاری رات چور کی رات جیسی نہیں ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا وہ شخص بھی لوگوں کے ساتھ مل کر اسے تلاش کرنا اور وہ کتنا متحقا: اے اللہ! جس نے اس نیک گھر سے چوری کی ہے اسے ہلاک کر دے لوگوں نے ایک سنار کے پاس وہ ہار لیا۔ سنار نے بتایا کہ اس ہاتھ اور پاؤں کاٹے ہوئے شخص نے مجھے یہ ہار دیا ہے۔ اس شخص نے بھی اعتراف کر لیا یا اس پر گواہی دی گئی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کا بایاں لے لیا۔ اس کا حکم دیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم بخدا! میرے نزدیک اپنے حق میں اس کی بددعا زیادہ شدید ہے اس کی چوری کر نیکی نسبت۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ نے یہ روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: جس چور نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا ہار چوری کیا تھا اس کا صرف دایاں ہاتھ کاٹا ہوا تھا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کا بایاں پاؤں کاٹا تھا اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس بات کا انکار کرتی تھیں کہ چور کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں پہلے ہی

أَبُو بَكْرٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُطَوِّفُ مَعَهُمْ وَيَقُولُ
اللَّهُمَّ عَلَيْكَ يَمَنْ بَنَى هَذَا الْبَيْتِ
الصَّالِحِ فَوَجَدُوهُ عِنْدَ صَائِغٍ ذَعَمَ أَنْتَ لَا
قُطِعَ جَاءَهُ بِمِمْ فَاَعْتَرَفَ بِهَا لَقَطَعَهُ أَوْ شَهِدَ
عَلَيْهِ فَأَمَرَ بِمِمْ أَبُوبَكْرٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ الْيُسْرَى
قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَدُعَاؤُهُ عَلَى نَفْسِهِ أَشَدُّ
عِنْدِي عَلَيْهِ مِنْ سَرَقَتِهِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ
يُرْوَى ذَلِكَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّمَا
كَانَ الَّذِي سَرَقَ حُلِيَّ اسْمَاءَ أَقْطَعَ الْيَدَ
الْيُسْرَى فَقَطَعَ أَبُو بَكْرٍ مِمْ جِلْدَهُ الْيُسْرَى وَ
كَانَتْ تَتَكْرَّمُ أَنْ يَكُونَ أَقْطَعَ الْيَدِ وَالرَّجُلِ
وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ أَعْلَمُ مِنْ غَيْرِهِ بِهَذَا
وَنَحْوِهِ مِنْ أَهْلِ بِلَادِهِ وَقَدْ بَلَّغْنَا عَنْ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۸۸ سے آگے اور اگر دوبارہ چوری کر لیا تو بایاں پاؤں کاٹا جائے گا اور اگر اس کے بعد چوری کرے گا تو اس کا ہاتھ یا پاؤں نہیں کاٹا جائے گا بلکہ قید میں بطور سزا ڈال دیا جائے گا۔ ہاتھ اور پاؤں گٹے سے کاٹا جائے گا اور ابلتے ہوئے تیل میں داغا جائے گا۔

رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم کا قول ہے ۔

۵۔ بَابُ السَّارِقِ يَسْرِقُ وَقَدْ قُطِعَتْ يَدَاهُ أَوْ يَدَاهُ وَرَجُلُهُ

حس چور کا ایک ہاتھ یا ایک ٹانگہ اور ایک پاؤں پہلے کاٹا جا چکا ہو، کا بیان

حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ عین کارہنے والا ایک شخص جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹا ہوا تھا مدینہ طیبہ میں آیا وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور والی عین کے بارے شکایت کرتے ہوئے کہنے لگا والی عین نے اس پر (ہاتھ اور پاؤں کاٹ کر) ظلم کیا ہے راوی حدیث کا بیان ہے کہ وہ نماز تہجد بھی پڑھتا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

۲۸۷ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ أَقْطَعُ الْيَدَ وَالرِّجْلَ قَدْ مَرَّ قَتْرًا عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَشَكَى إِلَيْهِ أَنَّ عَامِلَ الْيَمَنِ ظَلَمَهُ قَالَ فَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَيَقُولُ أَبُو بَكْرٍ وَآيَتِكَ مَا لَيْتِكَ بِلَيْلٍ سَارِقٍ شَرَّ أَفْتَقَدُ فَا حِلِيًّا لِأَسْمَاءَ بِنْتِ حَمَيْسٍ امْرَأَةَ

ف جس چیز پر ہاتھ کاٹا جائے گا وہ کم از کم دس درہم کی ہو اس سے کم قیمت چیز کے چوری کرنے سے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

چوری کے سلسلے میں ہاتھ کاٹنے کی چند شرائط ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں ۔

(۱) چور مکلف ہو (۲) چور گونگانہ ہو (۳) نابینا نہ ہو (۴) چوری کی جائیوالی چیز درہم دس سے کم قیمت کی نہ ہو (۵) چوری کرتے وقت اور ہاتھ کاٹتے وقت مسروقہ چیز کی قیمت دس درہم ہو (۶) دس درہم قیمت اسی علاقہ میں ہو (۷) نقداً کوئی چیز چوری کی ہو (۸) چوری اس انداز میں کی کہ اس کا چلانا واضح ہو (۹) چیز خفیہ (پوشیدہ) طور پر اٹھائی ہو (۱۰) جس آدمی کے ہاں سے کسی چیز کی چوری کی ہو اس آدمی کا اس پر مکمل طور پر قبضہ ہو (۱۱) چوری دارالحرب سے نہ کی گئی ہو (۱۲) اور وہ چیز محفوظ ہو۔

چور کا ہاتھ یا پاؤں نہ سخت سردی میں نہ سخت گرمی میں کاٹا جائے گا بلکہ دوسرے موسم تک اسے قید میں رکھا جائے گا پھر وقت و موسم آنے پر کاٹا جائے گا۔ پہلی دفعہ چوری کرنے پر چور کا دایاں ہاتھ کاٹا جائے گا (جاری ہے)۔

اس کا ٹمٹھ کاٹنے کا حکم دیا چنانچہ ٹمٹھ کاٹ دیا گیا۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا غلام مفور ہے
 یا نہ جو بھی چوری کرے گا اس کا ٹمٹھ کاٹا جائے گا لیکن
 صرف اور صرف امام وقت (خلیفہ) ٹمٹھ کاٹ سکتا ہے
 کیونکہ حدود کا نفاذ وہی کر سکتا ہے یا اس کا نائب۔
 یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ تَقَطَّعُ يَدُ الْأَبِي وَعَيْرِ الْأَبِي
 إِذَا سَرَقَ وَلَكِنْ لَا يَتَّبِعِي أَنْ يَقْطَعَ السَّارِقَ
 أَحَدًا إِلَّا الْإِمَامَ الَّذِي يَحْكُمُ بِأَمْرِهِ حَتَّى لَا يَقُومَ
 بِهِ إِلَّا الْإِمَامُ أَوْ مَنْ وَوَلَاةُ الْإِمَامِ ذَلِكَ وَهُوَ
 قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

۱۔ بَابُ الْمُخْتَلِسِ

کوئی چیز اچک کر لے جانے والے کا بیان

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
 ایک شخص نے مروان بن حکم کے زمانہ میں کوئی چیز اچک
 لی۔ مروان نے اس کا ٹمٹھ کاٹنے کا حکم کیا تو ان کے
 پاس حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ آگئے۔ انھوں نے
 مروان کو بتایا کہ اس پر ٹمٹھ کاٹنے کی سزا نہیں ہے۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
 روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ (کوئی چیز) اچک
 کر لے جانے والے پر ٹمٹھ کاٹنے کی سزا نہیں ہے۔
 یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۶۸۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ
 أَنَّ رَجُلًا اخْتَلَسَ شَيْئًا فِي تَمْرٍ مَرَّوَانِ
 ابْنِ الْحَكَمِ فَأَمَّا دَمْرُوَانُ قَطَعَ يَدَهُ فَدَخَلَ
 عَلَيْهِ تَمِيمُ بْنُ تَابِتٍ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهَا لَقَطْعَةٍ
 عَلَيْهِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَقَطْعَةٍ
 فِي الْمُخْتَلِسِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ
 اللَّهُ تَعَالَى -

أَتَهُمَا لَمْ يَزِيدَا فِي الْقَطْعِ عَلَى قَطْعِ الْبَيْدِ
الْيَمْنَى وَالرَّجُلِ الْيَسْرَى فَإِنْ أُتِيَ بِهِ بَعْدَ
ذَلِكَ لَمْ يَقْطَعَاهُ وَضَمَّتَاهُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَجِمُوا
اللَّهُ -

کاٹا ہوا تھا۔ حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ
دوسرے کی نسبت اپنے شہر کے اس واقعہ اور دوسرے
واقعات کے بارے بہتر جانتے تھے ہمیں حضرت عمر فاروق
اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کی طرف سے
یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ دونوں حضرات ایسا چور جس کا
پہلے ہی دایاں ہاتھ اور بائیں پاؤں کاٹا ہوا مزید نہیں کاٹتے
تھے اگر وہ پھر چوری کرتے ہوئے پکڑا جاتا تو وہ دونوں
مزید اس کا ہاتھ یا پاؤں نہیں کاٹتے تھے بلکہ اس سے
ضمان یعنی تاوان وصول کرتے یہی امام اعظم ابو حنیفہ اور
ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۶۔ بَابُ الْعَبْدِ يَأْتِي تَحْرِيرُهُ

بھاگے ہوئے غلام کے چوری کرنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ایک مفور غلام نے چوری
کر لی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُسے حضرت سعید
بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا تاکہ وہ اس کا
کاٹیں۔ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے اس کا
ہاتھ کاٹنے سے انکار کر دیا اور کہا جب مفور غلام
چوری کرے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے سوال کیا کہ کیا تم یہ حکم
میں پایا ہے کہ مفور غلام اگر چوری کرے تو اس کا ہاتھ
نہیں کاٹا جائیگا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

۶۸۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ سَرَقَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي قُبَيْعَةَ
بِإِذْنِ عُمَرَ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ لِيَقْطَعَ
يَدَهُ قَالَ سَعِيدٌ أَنْ يَقْطَعَ يَدَهُ قَالَ لَا
تَقْطَعُ يَدَ الْوَالِدِ إِذَا سَرَقَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ عُمَرَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَجَدْتَ هَذَا
أَنَّ الْعَبْدَ الْوَالِدَ لَا تَقْطَعُ يَدَهُ فَأَمَرَ بِهِ
ابْنُ عُمَرَ فَقَطَّعَتْ يَدَهُ -

ثَوْبَهُ ثُمَّ اسْتَلْقَى وَمَدَّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ
فَقَالَ اللَّهُمَّ كَبِّرْتَ سِتِّي وَصَعَفْتَ قُوَّتِي
وَأَنْتَشَرْتَ رِعِيَّتِي فَأَقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ
مُضَيِّعٍ وَلَا مُفْرِطٍ تُرَقِّدِ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَ
النَّاسَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ سُنَّتْ لَكُمْ
السَّنَنُ فُرِضَتْ لَكُمْ الْفَرَائِضُ وَتُرِكَتُمْ
عَلَى الْعَاضِحَةِ وَصَفَّتْ بِأَحَدِي يَدَيْهِ
عَلَى الْأُخْرَى لِأَنَّ تَصَلُّوا بِالنَّاسِ يَمِينًا
وَنِسَالًا ثُمَّ يَا كُمْ أَنْ تَهْلِكُوا عَنْ آيَاتِ
الرَّجْمِ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ حَدَّيْنِ فِي
كِتَابِ اللَّهِ فَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجْمَنَا وَإِنِّي وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ لَكَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ زَادَ عَمْرُ بْنُ
الْحَطَّابِ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَكَتَبْتُمَهَا الشَّيْخُ
وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَانِيًا فَارْجَمُوهُمَا الْبَيْتَةَ
فَاتَّقُوا قَدْ قَرَأْنَاهَا قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ
فَمَا أَسْلَخُ ذُ وَالْحَجَّةَ حَتَّى قُتِلَ عَمْرُ

بٹھار یا پھر کنکریاں جمع کر کے ان پر اپنی چادر بچھا کر اس
پر لیٹ گئے پھر اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف
بلند کر کے دعا کے لئے اٹھائے اور میری رعیت
طاقت کمزوری میں تبدیل ہو چکی ہے اور میری رعیت
راولدار پھیل چکی ہے تو مجھے اپنے پاس اس حالت میں
بلائے کہ میں نے (احکام شریعت میں) نہ کمی کی ہو اور نہ
زیادتی کا ارتکاب کیا ہو۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ
عنه مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو لوگوں کو مخاطب کرتے
ہوئے فرمایا اے لوگو! تمہارے لیے سنتیں واضح ہو چکی
ہیں اور تمہارے لیے فرائض کا بھی تعین ہو چکا ہے تم ایک
واضح (حق) راستے پر چھوڑے جا رہے ہو پھر حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک ہاتھ دوسرے پر مارتے
ہوئے کہا: خبردار! تم دائیں بائیں لوگوں کے ساتھ مل
کر گمراہ نہ ہونا۔ خبردار! تم ایت رجم کے بارے ہلاک
ہونے سے بچو کہ کوئی شخص کہے کہ ہم رجم کا حکم کتاب اللہ
(قرآن) میں نہیں پاتے۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے رجم کیا اور ہم نے رجم کیا۔ اس ذات کی قسم جس کے
قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر لوگوں کے یہ بات
کننے کا خوف نہ ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کتاب اللہ
میں اضافہ کر دیا ہے تو میں یہ الفاظ قرآن میں لکھ دیتا
الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَانِيًا فَارْجَمُوهُمَا
الْبَيْتَةَ (یعنی بڑھامرد اور بڑھی عورت جب زنا کا
ارتکاب کریں تو دونوں کو یقینی طور پر سنگسار کر دو)
بے شک ہم نے اسے پڑھا ہے۔ حضرت سعید بن مسیب
رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ذوالحجہ کا مہینہ پورا نہیں ہوا تھا

۱۱۔ ابواب الحدود فی الزنا

ابواب حدود زنا

باب الرجْم

رجم سنگسار کرنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب شادی شدہ مرد یا عورت زنا کرے اور سنگسار کرنے کا حکم کتاب اللہ (قرآن) میں موجود ہے جبکہ اس پر گواہی قائم ہو جائے یا حمل ظاہر ہو جائے اور زانی (خود اعتراف کر لے۔ ف

۶۹۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عْتَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ الرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى حَقٌّ عَلَى مَنْ تَرَى إِذَا أَحْصِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبْلُ وَالْإِعْتِرَافُ .

حضرت سحیب بن سعید رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب منیٰ سے مقام اہلیہ پر واپس تشریف لائے تو انھوں نے وہاں اپنا اونٹ

۶۹۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ لَمَّا صَدَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ مَنَىٰ أَنَا حَرِيًّا لَا يُطْعِمُكُمْ كَوْمَكُمْ وَمَنْ بَطَحَاءُ ثُمَّ كَرِهَ عَلَيْهِ

ف زنا کے ثابت ہونے کے تین طریقے ہیں (۱) عینی گواہ گواہی پیش کر دیں (۲) غیر شادی شدہ عورت پر حمل ظاہر ہو جائے اور (۳) یا خود زنا کرنے کا اعتراف واقرا کرے۔ غیر شادی شدہ زانی اور زانیہ کو ایک سو کوڑوں کی حد لگائی جائیگی اور شادی شدہ زنا کار تکاب کرے تو اسے سنگسار کیا جائے گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كُلُّهُ نَأْخُذُ أَيُّمَارَ رَجُلٍ
 حُرِّمَ عَلَيْهِ زَنَى بِأَمْرٍ آتٍ وَقَدْ تَزَوَّجَ بِأَمْرٍ آتٍ
 قَبْلَ ذَلِكَ حُرِّمَ عَلَيْهِ مُسْلِمَةً وَجَامِعَهَا فِيهِ
 الرَّجْمُ وَهَذَا هُوَ الْمُحْسِنُ فَإِنْ كَانَ لَمْ
 يُجَامِعْهَا إِتْمَانًا تَزَوَّجَهَا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا
 أَوْ كَانَتْ تَحْتَهُ أُمَّةٌ يَهُودِيَّةٌ أَوْ نَصْرَانِيَّةٌ
 لَمْ يَكُنْ بِهَا مُحْصَنًا وَلَمْ يُرْجَمْ وَضُرِبَ
 مِائَةً وَهَذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَ
 الْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان تمام
 روایات سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس آزاد مسلمان
 مرد نے کسی عورت سے زنا کیا جبکہ اس سے قبل کسی آزاد
 مسلمان عورت سے شادی کی ہو اور اس سے جماع بھی
 کر چکا ہو وہ محسن ہے اور اس کے بارے میں حکم
 ہے اگر اس نے اپنی بیوی سے جماع نہ کیا صرف
 شادی کی یا اس کی زوجیت میں یہودی یا نصرانیہ کثیر ہو
 تو وہ محسن نہیں ہے لہذا اسے رجم نہیں کیا جائے گا بلکہ
 ایک سو کوڑے مارے جائیں گے۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ
 رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۲۔ بَابُ الْإِقْرَارِ بِالزِّنَاءِ

زنا کا اقرار کرنے کا بیان

۶۹۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ
 عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 وَتَمِيمِ بْنِ حَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا أَخْبَرَا أَنَّهُ
 رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 حضرت ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ
 عنہما کا بیان ہے کہ دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی خدمت میں ایک جھگڑا لے کر حاضر ہوئے ان میں سے
 ایک نے کہا اے اللہ کے نبی! آپ ہمارے درمیان

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۹۴ کا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمانے کا اعلان فرمایا اور فرمایا کہ زنا
 کی حد کے بارے میں کتاب میں کیا لکھا ہے؟ لیکن انھوں نے خیانت سے کام لینے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے اس میں
 بھی قرآن کے مطابق آیت رجم موجود تھی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق رجم کی سزا دی گئی۔
 اور اس سے معلوم ہوا کہ یہود اور غیر مسلم لوگ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امانت، دیانت، صداقت، شرافت
 اور عدل و انصاف کے میدان میں لانا ہی تصور کرتے تھے۔

کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ یہود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ ان کے ایک مرد اور عورت نے زنا کر لیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رجم کے بارے تم تورات میں کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: زانیوں کو ذلیل و خوار کرنا اور انہیں کوڑے لگانے کا حکم ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا تم نے جھوٹ کہا ہے تورات میں رجم کا حکم موجود ہے یہود تورات لائے اور انہوں نے اسے کھولا تو ایک یہودی نے ریت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس سے پھر اور بعد والی عبارت پڑھ دی۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے یہودی سے فرمایا: تم اپنا ہاتھ اٹھو جب اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو پتھے ریت رجم موجود تھی۔ اس یہودی نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے سچ فرمایا۔ تورات میں رجم کرنے کا حکم موجود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں زانیوں کو سنگسار کرنے کا حکم دیا تو انہیں سنگسار کیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے مرد کو وہی کہ پتھروں سے پجانے کے لیے وہ عورت پر جھک جاتا ہے۔

۶۹۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرُوهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَإِمْرَأَةً تَمَنِيَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ فَقَالَا نَفَضْنَاهُمَا وَيُجْلَدَانِ فَقَالَ لَهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ كَذِبْتُمَا إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأَتَا بِالْتَّوْرَةِ فَتَشَرُّوَهَا فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ قَرَأَهَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ إِنَّ قَرَأَ آيَةَ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَقَالَ مَدَقْتُ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَجْنَأُ عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَابَةَ -

❖ ❖ ❖ ❖

ف حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے سے قبل یہود کے بہت بڑے عالم اور مذہبی راہنما تھے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور دیکھ کر پکار اٹھے کہ یہ جھوٹا چہرہ نہیں ہو سکتا اور اسلام قبول کر لیا۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

کہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے اور وہ حاملہ ہو گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: تم وضع حمل تک چلی جاؤ جب اس نے وضع حمل کر لیا یعنی بچہ پیدا ہو گیا تو وہ پھر حاضر خدمت ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا دودھ پلانے تک تم چلی جاؤ جب اس نے دودھ مکمل کر لیا تو پھر حاضر ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ بچہ کسی کے سپرد کرنا اور بچہ نہ عورت بچہ کسی کے سپرد کر کے حاضر ہو گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اس عورت پر حد قائم کر دی گئی۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں از خود زنا کرنے کا اعتراف کر لیا اور اس نے اپنی ذات پر چار گواہ بھی پیش کر دیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اسے حد لگائی گئی۔ حضرت ابن شہاب (راوی حدیث) رضی اللہ عنہ نے کہا اسی سبب از خود اعتراف کر نیوالے کا مؤاخذہ کیا جاتا ہے۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص نے زنا کرنے کا خود اعتراف کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کوڑا طلب کیا، جو کوڑا پیش کیا گیا وہ لوٹا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بہتر کوڑا طلب کیا چنانچہ ایک نیا اور غیر استعمال شدہ کوڑا پیش کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دونوں کے درمیان والا کوڑا لایا جائے چنانچہ کسی کا استعمال شدہ کوڑا پیش کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس سے

أَمْرًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهَا نَزَتْ وَهِيَ حَامِلَةٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ هِيَ حَتَّى تَضِعِي فَلَمَّا وَضَعْتَ أَتَتْهُ فَقَالَ لَهَا إِذْ هِيَ حَتَّى تَرْضِعِي فَلَمَّا أَوْضَعْتَ أَتَتْهُ فَقَالَ إِذْ هِيَ حَتَّى تَسْتُرِي عَيْبَهُ فَاسْتَرَدَعَتْهُ ثُمَّ جَاءَتْهُ فَأَمَرَ بِهَا فَأَقْبَعَهَا عَلَيْهَا الْحَدُّ -

۶۹۵ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ أَنَّ رَجُلًا اعْتَرَفَ بِالزَّانِيَةِ عَلَى نَفْسِهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَحَدَّ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ يُؤْخَذُ الْمَرْءُ بِأَعْتَادِهِ عَلَى نَفْسِهِ -

۶۹۶ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَنَّ رَجُلًا اعْتَرَفَ عَلَى نَفْسِهِ بِالزَّانِيَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَّعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوْطٍ فَأُتِيَ بِسَوْطٍ مَكْسُومٍ فَقَالَ فَوْقَ هَذَا فَأُتِيَ بِسَوْطٍ جَدِيدٍ لَمْ تُقَطَّمْ ثَمَرَتُهُ فَقَالَ بَيْنَ هَذَيْنِ فَأُتِيَ بِسَوْطٍ قَدْ رَكِبَ فِيهِ فَلَانٌ فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَنْ لَكُمْ أَنْ تَنْتَهَوْا عَنْ حَدِّ دِيَارِ اللَّهِ فَمَنْ أَصَابَهُ

کتاب اللہ (قرآن) کے مطابق فیصدہ فرما دیں دوسرا شخص جو زیادہ سمجھدار تھا نے کہا ہاں یا رسول اللہ! آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ (قرآن) کے مطابق فیصدہ کر دیں اور مجھے کچھ عرض کرنے کی اجازت دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے گفتگو کی اجازت دے دی۔ اس نے کہا میرا بیٹا اس شخص کا ملازم تھا اس نے اس شخص کی بیوی سے زنا کر لیا ہے لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں تو میں نے اس کی طرف سے ایک سو بکریاں اور ایک لونڈی بطور فدیہ دے دی ہے پھر میں نے اہل علم سے اس بارے سوال کیا تو انھوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی کی سزا ہے اور اس شخص کی بیوی سنگساری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری ہے میں تمہارے درمیان کتاب اللہ (قرآن) کے مطابق فیصدہ کروں گا تمہاری بکریاں اور لونڈی تمہیں لوٹائی ہیں لڑکے پر ایک سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر اس رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ دوسرے شخص کی بیوی سے پاس جائے اگر وہ اعتراف (زنا) کرے تو اسے سنگسار کر دیا جائے۔ اس عورت نے اعتراف (زنا) کر لیا اور حکم کر دیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کا ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں حاضر ہوئی اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُمَا اجْعَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَاشْذَنْ لِي فِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَيَّ هَذَا يُعِينِي أَحْيَا فَذَنْنِي بِأَمْرَاتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنْ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ فَأَقْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَجَارِيَةٍ ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي إِسْمَاعِيلَ عَلَى ابْنِي جَلْدًا مِائَةً وَتَعْرِيبُ عَامٍ وَإِسْمَاعِيلَ الرَّجْمُ عَلَى أَمْرَاتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى أَمَا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدُّ عَلَيْكَ وَجَلْدُ ابْنَتِهِ مِائَةً وَغَرَبُ عَامًا وَأَمْرًا نَيْسَانَ الْأَسْلَمِيِّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةً الْآخِرَةَ فَإِنْ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا فَأَعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا.

۶۹۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ تَرِيْدِ بْنِ كَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ امْرَأَةً

أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ
الْأَعْرَقُ قَدْ تَرَانِي قَالَ سَعِيدٌ فَأَعْرَضَ عَنْهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لَهُ
ذَلِكَ مَرَامًا كُلُّ ذَلِكَ يُعْرَضُ عَنْهُ حَتَّى إِذَا
أَكْثَرَ عَلَيْهِ بَعَثَ إِلَى أَهْلِهِمْ فَقَالَ أَيْشَتِكِي
أَيُّ جِنَّةٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّحَابَةُ
قَالَ أَبْكَرُكُمْ تَيْبٌ قَالَ تَيْبٌ قَامَ مِنْهُمْ
فَرُحِمَ.

سعید (راوی حدیث) کا بیان ہے کہ وہ شخص دلی طور
پر مطمئن نہیں ہوا تھا حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ
عنه تشریف لائے۔ اس شخص نے حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مثل
کہا تو انھوں نے بھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
کی طرح جواب دیا حضرت سعید (راوی حدیث) کا کہنا
ہے کہ وہ دلی طور پر پھر مطمئن نہ ہوا حتیٰ کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا
کہ اس نالائق نے زنا کا ارتکاب کر لیا ہے حضرت
سعید رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے دوسری طرف اپنا چہرہ پھیر لیا راوی بیان
کرتے ہیں کہ اس شخص نے کئی بار ایسے عرض کیا اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بار اس سے اپنا
چہرہ انور پھیر لیا اور جب کئی بار اس نے اس پر اصرار
کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اہل خانہ کو
طلب فرمایا اور ان سے پوچھا کہ کیا اسے جنون کی بیماری
ہے؟ انھوں نے جواب دیا یا رسول اللہ! بیشک یہ
بالکل صحیح ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا
کیا یہ غیر شادی شدہ ہے یا شادی شدہ ہے؟ انھوں
نے جواب دیا شادی شدہ ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کے حکم سے اسے رجم سنگسار کیا گیا۔

حضرت سحیب بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ انھیں یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے قبیلہ بنی اسلم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص
ہز آل نامی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے ہز آل!

۶۹۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ أَنَّهُ يَلْفُحُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مَنِ اسْمُكَ يُدْعَى
هَذَا إِلَّا يَا هَذَا لَوْ سَدَرْتَهُ يَرُدُّ آتِكَ

اس سے کوڑے مارنے کی سزا دی گئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اب وہ وقت آ گیا ہے کہ تم حدودِ الہی سے بچو جس شخص نے ان امور میں سے کسی کا ارتکاب کیا تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پردے میں چھپ جائے بیشک جو شخص اپنا پردہ (گناہ) ظاہر کرے گا تو اس پر ہم کتاب اللہ (قرآن) کا حکم جاری کریں گے۔

مِنْ هَذِهِ الْقَادُورَاتِ شَيْئًا فَلْيَسْتَدْرِيسْتُمْ
اللَّهُ فَإِنَّهُ مَنْ يُبْدِ لَنَا صَنْحَتَهُ نُقِمُ عَلَيْهِ
كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ عنہا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے ایک بارہ (غیر شادی شدہ) کنیز سے زنا کا ارتکاب کر لیا اور اسے حاملہ کر دیا پھر خود زنا کا اقرار کر لیا اور وہ شخص محسن (شادی شدہ) نہیں تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم سے اسے کوڑوں کی سزا دی گئی پھر اسے فدک کی طرف جلاوطن کر دیا گیا۔

۶۹۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ ابْنُ
صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عَبِيدٍ حَدَّثَتْهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ
الْصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا
وَقَعَ عَلَى جَارِيَةٍ بَكْرٍ فَأَحْبَلَهَا ثُمَّ اعْتَرَفَ
عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ تَرَانِي وَلَوْ يَكُنُّ أَحْسِنَ قَامِدٍ
بِهِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَجَعَلَ الْحَدَّ ثُمَّ نَفَى
إِلَى فَدَكٍ۔

حضرت سحیب بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ سنا کہ قبیلہ بنی اسلم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نے زنا کا اقرار کر لیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے اس بارے میں علاوہ کسی اور کو بھی بتایا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اللہ تعالیٰ کو توبہ کرو اور اس کے پردے میں چھپ جاؤ اس اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔

۶۹۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا
مَنْ أَسْلَمَ آتَى أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّ الْأَخِي حَدَّثَنِي
تَرَانِي قَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ هَلْ ذَكَرْتَ هَذَا لِأَحَدٍ
غَيْرِي قَالَ لَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ تَبَّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ وَاسْتَدْرِيسْتُمْ اللَّهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ
التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ قَالَ سَعِيدٌ فَلَمْ يُقَدِّمْ
نَفْسَهُ حَتَّى آتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ
كَمَا قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ كَمَا قَالَ
أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَعِيدٌ فَلَمْ يُقَدِّمْ بِهِ نَفْسَهُ حَتَّى

فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے کوڑوں کی سزا دی اور اسے جلاوطن کر دیا اور کنیز کو کوڑوں کی سزا دی کیونکہ اس سے غلام نے زنا بالجبر کیا تھا۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک عبدالملک بن مروان نے زنا بالجبر کی جانے والی عورت کے حق میں فیصلہ کیا کہ زانی اسے مہر ادا کرے حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو عورت زنا کو برتتی ہے اس پر حد نہیں ہے البتہ زنا بالجبر کرنے والے پر حد ہے جب اس پر حد واجب ہو جائے تو مہر باطل قرار پائے گا حد اور مہر دونوں ایک جماع میں واجب نہیں ہوتے۔ اگر کسی شخص پر شبہ کی بنیاد پر حد لگی تو مہر اس پر واجب ہوگا یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

بِهَا فَجَلَدَ كَعُمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ وَتَعَاةً
وَلَعُ يَجْلِدُ الْوَلِيدَةَ مِنْ أَجْلِ آتِهِ
اسْتَكْرَهَهَا۔

۴۰۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ
أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ قَضَى فِي امْرَأَةٍ
أُصِيبَتْ مُسْتَكْرَهَةً بِصَدِّاقِهَا عَلَى مَنْ
قَالَ مُحَمَّدًا إِذَا اسْتَكْرَهَتِ الْمَرْأَةُ فَلَا
حَدَّ عَلَيْهَا وَعَلَى مَنْ اسْتَكْرَهَهَا الْحَدُّ فَإِذَا
وَجَبَ عَلَيْهِ الْحَدُّ بَطَلَ الصَّدَاقُ وَلَا يَجِبُ
الْحَدُّ وَالصَّدَاقُ فِي جَمَاعٍ قَاحِدٍ فَإِنْ دُوِيَ
عَنْهُ الْحَدُّ بِشُبْهَةٍ وَجَبَ عَلَيْهِ الصَّدَاقُ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۴۔ يَابُ حَدِّ الْمَمَالِيكِ فِي الزِّنَاءِ وَالسُّكْرِ

زنا اور شراب کے بارے غلاموں کی حد کا بیان

حضرت عبداللہ بن عیاش المخزومی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے حکم سے میں اور قریش کے چند نوجوانوں نے بیت المال کی لوٹدنیوں کو زنا کی سزا میں پچاس پچاس کوڑے لگائے۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی لوٹدنی کے بارے

۴۰۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَّارٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عِيَّاشِ بْنِ رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ
أَمَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي فِتْيَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ
فَجَلَدْنَا وَلَائِدَةَ الْأَمَارَةَ خَمْسِينَ خَمْسِينَ فِي الزِّنَاءِ
۴۰۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ
عَنْ عُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ عَنْ

لَكَانَ خَيْرًا لَكَ قَالَ يَحْيَىٰ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا
الْحَدِيثِ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ يَزِيدُ بْنُ نَعِيمٍ
ابْنُ هُرَّالٍ فَقَالَ هَذَا جَدِّي وَالْحَدِيثُ
صَحِيحٌ حَقٌّ.

اگر تو اسے اپنی چادر سے چھپائے رکھتا تو تمھارے
لیے بہتر تھا۔ حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
میں نے یہ حدیث ایک مجلس میں بیان کی جس میں حضرت
یزید بن نعیم بن ہرّال رضی اللہ عنہ موجود تھے حضرت
یزید بن نعیم رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت ہرّال رضی اللہ
عنہ میرے دادا تھے اور یہ حدیث صحیح اور برحق ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَكَلَهُ نَأْخِذُ وَلَا يَحْتَدُّ
الرَّجُلُ بِاعْتِرَافِهِم بِالزَّانِي حَتَّى يُقِرَّ أَرْبَعِ
مَرَّاتٍ فِي أَرْبَعِ مَجَالِسٍ مُتَّخِلِفَةٍ وَكَذَلِكَ
جَاءَتِ السُّنَّةُ لَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِاعْتِرَافِهِ
عَلَى تَفْسِيمٍ بِالزَّانِي حَتَّى يُقِرَّ أَرْبَعِ مَرَّاتٍ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا
وَلَا نَأْخِذُ أَرْبَعِ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَعُ قَيْدَ
رُجُوعِهِ خَلَّى سَبِيلَهُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کسی شخص کے صرف زنا کرنے
کا اعتراف کرنے سے حد نہیں لگائی جائے گی۔ حتیٰ کہ
وہ چار مختلف مجالس میں خود اعتراف اور اقرار نہ کرے
اور اسی طرح حدیث میں آیا ہے کہ کسی شخص پر صرف
ایک بار خود زنا کا اعتراف کر لینے پر حد نہیں لگائی جائے
گی حتیٰ کہ وہ چار بار اقرار نہ کرے۔ یہی امام اعظم
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے اور
اگر کسی شخص نے چار بار اقرار کر لیا پھر اس نے رجوع
کر لیا تو اس کا رجوع قبول کیا جائے گا اور اسے چھوڑ
دیا جائے گا۔

۳۔ بَابُ الْإِسْتِكْرَاهِ فِي الزَّانِي

زنا بالجبر کا بیان

۴۰۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدًا
كَانَ يَقُومُ عَلَى مَرَاتِبِ الثُّمُسِ وَوَلَاتَهُ
اسْتَكْرَاهَ جَارِيَةً مِنْ ذَلِكَ الدَّقِيقِ فَوَقَعَ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ خمر
کے غلاموں پر ایک غلام نگران مقرر تھا اس نے غلام
میں سے ایک لوندی سے زنا بالجبر کر لیا تو حضرت

سزا آزاد کی سزا کا نصف یعنی صرف چالیس کوڑے ہیں
یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام
فقہاء کا قول ہے۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ
حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ سے غلام کی
شراب نوشی کی حد کے بارے سوال کیا گیا؟ انھوں نے
جواب دیا: جو بات ہم تک پہنچی ہے اس کے مطابق
اس پر آزاد آدمی کی نصف حد ہے کیونکہ حضرت علیؓ
حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت ابن عامر رضی اللہ
عنہم نے اپنے غلاموں کو شراب نوشی کی سزا آزاد آدمی
کی سزا سے نصف دی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس سے
ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ شراب نوشی اور نشہ کی حد
اسی کوڑے ہیں اور اس بارے غلام کی حد چالیس
کوڑے ہیں یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے
عام فقہاء کا قول ہے۔

حَدِّ الْحَرِّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ
مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۷۰۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ وَ
سُئِلَ عَنْ حَدِّ الْعَبْدِ فِي الْخَمْرِ فَقَالَ بَلَّغْنَا
أَنَّ عَلَيْهِ نِصْفَ حَدِّ الْحَرِّ وَإِنْ عَلِيًّا وَعُمَرَ
وَعُثْمَانَ وَابْنَ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ جَلَدُوا
عَبْدًا هُمْ نِصْفَ حَدِّ الْحَرِّ فِي الْخَمْرِ۔

❖ ❖ ❖ ❖

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَكُلُّهُ نَأْخِذُ الْحَدَّ
فِي الْخَمْرِ وَالسُّكْرِ قَتْلَانُونَ وَحَدُّ الْعَبْدِ فِي
ذَلِكَ أَرْبَعُونَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

هـ۔ بَابُ الْحَدِّ فِي الشَّعْرِ يُضْرَبُ

اشارہ و کنایہ سے تہمت لگانے کی حد کا بیان

حضرت ابوالرحال محمد بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اپنی
والدہ حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا کے حوالے
سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے
زمانہ میں دو آدمیوں نے ایک دوسرے کو گالی دیتے ہوئے کہا

۷۰۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الرَّجَالِ
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ عَمْرَةَ بِنْتِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَجُلَيْنِ فِي زَمَانِ عُمَرَ
اسْتَبَا فَقَالَ أَحَدُهُمَا مَا أَبِي يَدْرَانِ وَلَا أُمَّيْ

سوال کیا گیا جو زنا کا ارتکاب کرے جبکہ وہ محصنہ (شادی شدہ) نہ ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وہ زنا کرے اسے کوڑے مارو پھر زنا کرے اسے پھر کوڑے مارو پھر جب وہ زنا کرے اسے کوڑے لگاؤ پھر اسے بیچ ڈالو خواہ ایک معمولی رسی کے عوض حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یاد نہیں رہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے کے بارے میں تیسری بار کے بعد فرمایا یا چوتھی بار کے بعد۔ اور الضیفیر سے مراد رسی ہے۔

أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ تَرِيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ فَقَالَ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ فَقَالَ إِذَا زَنَتْ فَأَجْلِدُوهَا ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَأَجْلِدُوهَا وَهَاتُم بِبَيْعُوهَا وَكُلُّ يَضْفِيرٍ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ لَا آذِي مَرِيئًا بَعْدَ الثَّلَاثَةِ أَوِ الدَّيْعَةِ وَالضَّفِيرُ الْحَبْلُ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ غلام اور کنیز کی حد زنا آزاد کا نصف یعنی چپاں کوڑے سے ہیں اور اسی طرح تہمت، شراب نوشی اور نشہ کی حد سے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے حضرت ابوالزناد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے تہمت کی سزا میں ایک غلام کو اسی کوڑے لگائے حضرت ابوالزناد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے اس بارے سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور دوسرے خلفاء کا زمانہ پایا۔ میں نے ان میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ تہمت کی سزا غلام کو چالیس کوڑوں سے زائد دی ہو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَذُ بِجِلْدِكَ الْمَلُوكَ وَالْمَمْلُوكَةَ فِي حَدِّ الزَّانِءِ نِصْفَ حَدِّ الْخُرَّةِ تَحْمِسِينَ جَلْدَةً وَكَذَلِكَ الْقَدْفُ وَشُرْبُ الْخَمْرِ وَالشُّكْرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

۴۰۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّ جَلْدَ عَبْدًا فِي فِرْيَةٍ ثَمَانِينَ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ قَسَّأْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَ أَذْرَكْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَالْخُلَفَاءَ هَلُمَّ حَدًّا قَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا ضَرَّ عَبْدًا فِي فِرْيَةٍ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ غلام کو تہمت کی

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَذُ لَا يَضْرِبُ الْعَبْدَ فِي الْفِرْيَةِ إِلَّا أَرْبَعِينَ جَلْدَةً نِصْفَ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے فلاں شخص سے شراب کی بو پائی تو میں نے اس سے اس بارے دریافت کیا اس نے جواب دیا کہ اس نے طلاء (انگوروں کا مشروب) پیا ہے میں اس بارے دریافت کرتا ہوں کہ اگر اس (طلاء) میں نشہ ہوتا ہے تو میں اسے کوڑوں کی سزا دوں چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے کوڑوں کی سزا دی۔

حضرت ثور بن زید الدیلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شراب کے بارے مشورہ کیا کہ کوئی شخص شراب نوشی کرتا ہے تو اس کی سزا کیا ہونی چاہیے؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا میری رائے یہ ہے کہ اسے اسی کوڑے سے لگائے جائیں کیونکہ جب وہ شراب نوشی کرے گا وہ نشہ میں ہوگا جب وہ نشہ میں ہوگا فحش بکے گا اور جب فحش بکے گا تو وہ نہمت لگائے گا یا جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا (راوی کونک ہے) پس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شراب نوشی کی سزا میں اسی کوڑے سے لگائے۔

عَلَيْنَا عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنِّي وَجَدْتُ
مِنْ قُلُوبِ رِيحِ شَرَابٍ فَسَأَلْتُهَ فَرَزَعَهُ
أَنَّهُ شَرِبَ طَلَاءً وَأَنَا سَأَمِلُ عَنْهُ فَإِنْ
كَانَ يُسَكِّرُ جَلَدَهُ الْهَدَى فَجَلَدَهُ الْهَدَى.

۷۰۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ كَيْدٍ
الدَّيْلِيُّ أَنَّ عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَ فِي
الْحَمْرِ يَشْرِبُهَا الرَّجُلُ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ
أَبِي طَالِبٍ أَرَى أَنْ تَضْرِبَهُ ثَمَانِينَ فَإِنَّهُ
إِذَا شَرِبَهَا سَكِرَ وَإِذَا سَكِرَ هَذَى وَإِذَا
هَذَى أَفْتَرَى أَوْ كَمَا قَالَ فَجَلَدَهُ عُمَدٌ
فِي الْحَمْرِ ثَمَانِينَ.

، بَابُ شُرْبِ الْبَيْتِ وَالْغَيْدِ آءٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ

بیت (بدبو دار شہد) اور غبیرا (جوار کی بنی ہوئی) وغیرہ کی شراب کا بیان

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ

۷۰۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ

بِنْدَانِيَّةٍ فَاسْتَشَارَ فِي ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
فَقَالَ قَائِلٌ مَدَحَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ وَقَالَ آخَرُونَ
قَدْ كَانَتْ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ مَدَحٌ سَوِي هَذَا
كَرَى أَنْ تَجِدَهُ الْوَحْدَ فَجَدَّهُ عُمَرُ
الْحَدَّثَ ثَمَانِينَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ اخْتَلَفَ فِي هَذَا عَلَى
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَرَى عَلَيْهِ حَدًّا
مَدَحَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ فَأَخَذْنَا يَقُولُ مَنْ دَرَأَ
الْحَدَّ مِنْهُمْ وَمِمَّنْ دَرَأَ الْوَحْدَ وَقَالَ لَيْسَ
فِي التَّعْرِيفِ جَدُّ عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

میرا باپ زانی ہے اور نہ میری والدہ زانیہ ہے حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں مشورہ کیا۔
ایک آدمی نے کہا اس نے اپنی والدہ اور والد کی تعریف
کی ہے (لہذا اس پر حد نہیں) اور دوسروں نے کہا
اس کے باپ اور والدہ کے لیے یہی وصف تھا؟ ہمارے
خیال کے مطابق اسے کوڑوں کی سزا دی جائے۔ پس
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے تھی کوڑوں کی سزا دی
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
مسئلہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا ہے کچھ لوگوں
نے کہا ہمارے خیال میں اس شخص پر حد نہیں ہے کیونکہ اس
نے اپنے والدین کی تعریف کی ہے۔ اس قول سے ہم
دلیل اخذ کرتے ہیں جس میں انھوں نے حد لگانے سے
نقہ کی ہے۔ اس شخص پر حد نہ لگانے والوں میں سے
ایک حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں ان (حضرت علی)
کا کہنا ہے کہ اشارہ و کنایہ کی تہمت میں حد نہیں ہے اس
قول سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ
اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۶۔ بَابُ الْحَدِّ فِي الشَّرْبِ

شراب نوشی میں حد کا بیان

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ حضرت سائب
بن یزید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں

۷۰۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ
أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجَ

الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا قَالَتْ
فَقَتَعَ الْمَنَادَتَيْنِ حَتَّى ذَهَبَ مَا فِيهَا.

سرگوشی کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:
تم نے اس سے کیا سرگوشی کی ہے؟ اس نے جواب دیا
میں نے اسے شراب فروخت کر دینے کے بارے کہا
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس ذات نے شراب
پینا حرام قرار دی ہے اس نے اس کی خرید و فروخت
بھی حرام قرار دی ہے اس شخص نے مشکیزے کا منہ
کھول دیا یہاں تک کہ تمام شراب بہ گئی۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بتاتے ہیں کہ عراق سے
تعلق رکھنے والے ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہ سے کہا: بے شک ہم کھجور اور انگور کے
مچل اور کنا خریدتے ہیں پھر ان سے شراب بنا کر فروخت
کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے
اسے فرمایا: میں تم پر اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں سننے
والے تمام جنوں اور انسانوں کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں
تم کو اس کی خرید و فروخت کی اجازت نہیں دے سکتا
لہذا تم اسے نہ خریدو نہ بیجو، نہ بچو اور نہ اسے پلاؤ،
کیونکہ وہ نجس (پلید) اور شیطانی فعل ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے

۴۱۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ سَأَلَ
لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ يَتَّاعُ مِنْ تَمْرٍ
الْتَجَلِ وَالْعِنَبِ وَالْقَصَبِ فَتَعَصِرُهُ حَتَّى
فَيَبِيعَهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِنِّي
أَشْهَدُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ وَمَنْ سَمِعَ
مِنَ الْجَيْتِ وَالْإِنْسِ إِنِّي أَمْرُكُمْ أَنَّ
تَبِتَ عُرُوقُهَا وَلَا تَعَصِرُوهَا وَلَا تَسْقُوها
فَاتَّهَا رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَهَذَا أَنَا خُذْ مَا كَرِهْنَا

قابت کے اسلام میں شراب حلال تھی بعد میں اسے بتدریج (مرحلہ وار) حرام قرار دیا گیا شروع شروع میں نماز کے وقت
حرام قرار دی گئی پھر مکمل طور پر حرام قرار دی گئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب شراب کی حرمت کا اعلان فرمایا تو
صحابہ نے اپنے شراب والے ٹکے ٹور دیئے اور شراب گرا دی۔ مدینہ طیبہ کی گلیوں میں شراب پانی کی طرح بہ گئی تھی
شراب نوشی کے نقصانات میں سے یہ ہے کہ اس سے عقل ملب ہو جاتی ہے اور شہوت نفسانی میں قوت پیدا ہو جاتی ہے
جس کے نتیجے میں انسان بدکاری کا ارتکاب کر لیتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تبع (بدبودار اور نشہ آور شہد) کے بارے سوال کیا گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی نشہ آور شراب ہو وہ حرام ہے۔
حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غبیر (جوار کی بنی ہوئی شراب) کے بارے دریافت کیا گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں بھلائی نہیں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (کے پینے) سے منع فرمایا (راوی کا بیان ہے) کہ میں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے غبیر کے بارے پوچھا؟ انھوں نے جواب دیا وہ (جوار سے بنی ہوئی شراب) نشہ آور ہے۔

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتَعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَشْكُرَ فَهُوَ حَرَامٌ ۚ ۷۱۰ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْغُبَيْرِ فَقَالَ لَا خَيْرَ فِيهَا وَهِيَ عَنْهَا قَسَاءٌ رَبَدًا مَا الْغُبَيْرُ إِلَّا قَقَالُ الشُّكْرُوكَةِ ۚ

۸۔ بَابُ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ وَمَا يَكْرَهُ مِنَ الْأَشْرِبَةِ

شراب کے حرام ہونے اور مکروہ مشروبات کا بیان

حضرت ابو وعلہ مصری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے انگوروں سے پھوٹے ہوئے پالی کے بارے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ایک شخص شراب کی ایک مشک لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے شراب حرام قرار دی ہے؟ اس نے کہا نہیں اس کے پہلو میں موجود ایک شخص نے اس

۷۱۱ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي وَعَلَةَ الْبَصْرِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ مَا يُعَصَّرُ مِنَ الْعِنَبِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَهْدَى رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى وَجِيهَةَ نَحْمِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ وَجِيهَةَ نَحْمِي فَقَالَ لَا سَأَلْتُكَ إِنَّمَا سَأَلْتُكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُكَ سَأَلْتُكَ قَالَ أَمْرٌ بِبَيْعِهَا فَقَالَ إِنَّ

۹۔ بَابُ الْخَلِيطَيْنِ

دو چیزوں کا خلط ملا کر کے شراب بنانا کا بیان

- ۱۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ عَنِ عُبَيْدِ بْنِ الْأَسْوَدِ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَبَابٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ شُرْبِ التَّمْرِ وَالزَّيْتِ جَمِيعًا
وَالزُّهُورِ وَالرُّطْبِ جَمِيعًا.
- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجور اور انگور ملا کر
تر انگور اور تازہ کھجور کو ملا کر پینے سے منع فرمایا ہے
- ۱۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ
ابْنِ كَيْسَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُبَدَأَ
الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا وَالتَّمْرَ وَالزَّيْتِ جَمِيعًا.
- حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدڑی اور تر کھجور ملا
کر، تر کھجور اور خشک انگور ملا کر شراب بنانے سے
منع فرمایا۔

۱۰۔ بَابُ بَيْدِ الدُّبَاءِ وَالْمُرْقَةِ

دباء (تونبا) اور مرقف (مربیان) کی شراب کا بیان

- ۱۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَطَبَ فِي بَعْضِ مَغَائِرِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ
فَأَقْبَلْتُ نَحْوَهُ فَأَنْصَرَفَ قَبْلَ أَنْ
- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ کے موقع
پر خطبہ دیا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا۔ آپ کے پاس

ف کیونکہ ان چیزوں کے مرکب سے حاصل شدہ پانی یقیناً نشہ آور ہوگا جس کا استعمال حرام ہے
کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُخْمِرٍ حَرَامٌ یعنی ہر نشہ آور چیز
شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔

شُرْبًا مِنَ الْأَشْرِبَةِ الْخَمْرِ وَالسُّكْرِ
وَنَحْوِ ذَلِكَ فَلَا خَيْرَ فِي بَيْعِهِ وَلَا
أَكْلِ ثَمَرِهِ -

۱۳۰- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا تَائِفَةُ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا
ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حَرَمَهَا فِي الْآخِرَةِ فَلَمْ يَسْقَهَا -
۱۳۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَنَسِ
ابْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ
ابْنَ الْجَدْرَ وَأَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَأَبِي بَنِي
كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ قِضِيخٍ وَتَمْرٍ فَأَتَاهُمُ
ابْنٌ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ
أَبُو طَلْحَةَ يَا أَنَسُ قُمْ إِلَى هَذِهِ الْجَدْرِ
فَاكْسِرْهَا فَقُمْتُ إِلَى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا
يَا سَفِيلَ حَتَّى تَكَسَّرَتْ -

قَالَ مُحَمَّدُ النَّقِيعُ عِنْدَنَا مَا مَكْرُوهٌ
وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَشْرَبَ مِنَ الْبُسْرِ وَالزَّبِيبِ
وَالشَّرْبِ جَمِيعًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ
اللَّهُ إِذَا كَانَ شَدِيدًا إِسْكِرًا -

ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جن چیزوں کا استعمال کرنا ہم
نا پسند و مکروہ تصور کرتے ہیں مثلاً شراب اور نشہ آور
چیزیں وغیرہ ان کی خرید و فروخت اور ان کی قیمت کے
کھانے میں بھی مہلانی نہیں ہے -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے
دنیا میں شراب نوشی کی پھر اس سے توبہ نہ کی تو وہ آخرت
میں اس سے محروم ہوگا اور اسے پی نہیں سکے گا -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما کا بیان ہے
کہ میں حضرت ابو عبیدہ بن جراح، حضرت ابو طلحہ انصاری
اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کو تازہ اور خشک
کھجور کی شراب پلا رہا تھا کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اور
اس نے کہا بے شک شراب حرام قرار پائی ہے حضرت
ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے انس! رضی اللہ عنہ!
تم ان مشکوں کے پاس جاؤ اور انھیں توڑ دو حضرت
انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنا موسلا کھینچ
اور مشکوں کو نیچے سے مارا حتیٰ کہ وہ ٹوٹ گئے -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے
نزدیک نچوڑ مکروہ (حرام) ہے لہذا کسی کے لیے جائز
نہیں ہے کہ خشک کھجور، خشک انگور، اور تر کھجور سب
کو نچوڑ کر نوش کرے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کا قول ہے جبکہ سخت نشہ آور ہو -

شخص نے آپ سے کہا: کیا آپ اس شراب سے ایسی چیز بنا سکتے ہیں جو نشہ آور نہ ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ لوگوں نے شراب کو پکایا حتیٰ کہ اس کے دو ٹمٹ (ہم دو حصے) اڑ گئے اور ایک ٹمٹ (ہم تیسرے حصے) باقی رہ گیا لوگ اسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہو گئے۔ آپ نے اس میں اپنی انگلی داخل کی پھر اپنا ہاتھ اوپر کیا تو وہ آپ کے ہاتھ کے ساتھ اوپر کو آگئی اور آپ کا ہاتھ چپ چپ کرنے لگا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ طلاء (انگوروں کا مشروب) اونٹ کے طلاء کی مثل ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اس کے پینے کا حکم دیا۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم بخدا آپ نے اسے حلال قرار دیا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: قسم بخدا میں نے (جو چیز حرام ہے) اسے حلال قرار نہیں دیا۔ اسے اللہ! میں ان کے لیے کوئی ایسی چیز حلال قرار نہیں دیتا جسے تو نے ان پر حرام قرار دیا اور نہ میں ان پر ایسی چیز کو حرام کرتا ہوں جسے تو نے حلال قرار دیا۔ ف

رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ هَلَكَ أَنْ أَعْبَلَ
لَكَ مِنْ هَذَا الشَّرَابِ شَيْئًا لَا يُسْكِرُ قَالَ
نَعَمْ فَطَبَخُوهُ حَتَّى ذَهَبَ ثَلَاثَةٌ وَبَقِيَ
ثَلَاثَةٌ فَأَتَوَاهُ إِلَى عَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ
فَادْخَلَ إِصْبَعَهُ فِيهِ ثُمَّ مَرَّ بِيَدَيْهِ فَتَبِعَهُ
بِمَقْلُطٍ فَقَالَ هَذَا الطَّلَاءُ مِثْلُ طَّلَاءِ
الْإِيلِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوهُ فَقَالَ
عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ أَحْلَلْتَهَا وَاللَّهِ
قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ مَا أَحْلَلْتُهَا اللَّهُمَّ إِنِّي
لَا أُحِلُّ لَهُمْ شَيْئًا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ
لَا أُحَرِّمُ عَلَيْهِمْ شَيْئًا أَحْلَلْتَهُ
لَهُمْ۔

ف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی چیز کو حرام یا حلال قرار دینا حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا ہی حرام و حلال قرار دینا ہے چنانچہ اس مضمون کو قرآن نے بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے ارشادِ ربّانی ہے مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا جو چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں عطا فرمائیں اسے قبول کر لو اور جس چیز سے آپ منع فرمائیں اس سے باز رہو۔
دوسری جگہ ہے مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ ان دلائل سے معلوم ہوا کہ حضور کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت (جاری ہے)

میرے پہنچنے سے قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خطبہ مکمل کر لیا تھا۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ لوگوں نے بتایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور مرتبان میں نمبید (شراب) بنانے سے منع فرمایا۔ ف

حضرت علاء بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور مرتبان میں نمبید (شراب) بنانے سے منع فرمایا۔

أَبْلَغَهُ فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالُوا تَهَى أَنْ يُنْبَدَ فِي الدُّبَاءِ وَالْمَذَقَّتِ -

۴۱۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَى أَنْ يُنْبَدَ فِي الدُّبَاءِ وَالْمَذَقَّتِ -

۱۱- بَابُ نَبِيدِ الظَّلَاءِ

ظلاء کی نمبید (انگوروں کا مشروب) کا بیان

حضرت محمود بن لبید انصاری رضی اللہ عنہ کا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب شام تشر لائے تو وہاں کے باشندوں نے وہاں کی بیماری ناقص آب و ہوا کی شکایت کی اور لوگوں نے مزید کہا کہ شراب نوشی کے بغیر ہماری صحت درست نہیں ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم شہد پی لو۔ لوگوں نے شہد ہماری طبیعت کو موافق نہیں آتا۔ ان میں سے

۴۱۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِدْرِيسُ بْنُ الْحَصِينِ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ جُمَرَةَ ابْنَةَ الْخَطَّابِ حِينَ قَدِمَ الشَّامَ شَكَى إِلَيْهَا أَهْلُ الشَّامِ وَبَاءَ الْأُمَمُ مِنْ أَوْثِقِهَا وَقَالُوا لَا يَصْلِحُ لَنَا إِلَّا هَذَا الشَّرَابُ قَالَ اشْرَبُوا الْعَسَلَ قَالُوا لَا يَصْلِحُ لَنَا الْعَسَلُ قَالَ لَهُ

ف انگور یا کھجور سے سچڑی ہوئی شراب کو نمبید کہا جاتا ہے چونکہ شراب حرام ہے اس لیے اسے کشید کرنا کرنا، معاونت کرنا، اور کسی کو لاکر دینا منع ہے اس دور میں لوگ تونبہ اور مرتبان میں شراب تیار کرنے کا دھند تھے اس لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصیت سے منع فرمایا۔

کتاب الفرائض

کتاب فرائض (وراثت کا بیان)

۷۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ
عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذَوْيَبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَرَضَ لِلسَّجْدِ الَّذِي يَفْرِضُ
النَّاسُ الْيَوْمَ۔

حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دادا کو وراثت
سے اتنا ہی حصہ دلایا جتنا آج کے زمانہ میں لوگ
دیتے ہیں۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ فِي الْجَدِّ
وَهُوَ قَوْلُ تَمِيمِ بْنِ تَابِتٍ وَبِهِ يَقُولُ الْعَامَّةُ
وَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَإِنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ فِي الْجَدِّ
بِقَوْلِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَلَا يُوَرِّثُ الْإِخْوَةَ
مَعَ شَيْئًا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ دادا کا وراثت میں
حصہ بے بی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول
ہے اور اسی کے مطابق عام فقہاء فرماتے ہیں لیکن امام
اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ دادا کے حصہ کے بارے میں حضرت
ابوبکر صدیق اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم
کے قول سے دلیل اخذ کرتے ہیں چنانچہ دادا کے ہونے
ہونے بھائیوں کو وراثت سے حصہ نہیں دلاتے تھے۔

ف بعض روایات میں "علم الفرائض" کو نصف اور باقی تمام علوم کو نصف علم قرار دیا گیا ہے سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
عنه کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تعلّموا الفرائض والقراءان وعلموا الناس قانی مقبوض"
تم فرائض اور وراثت، ترکیم اور قرآن کی تعلیم دو اور تم لوگوں کو تعلیم دو کیونکہ میں جوار اللہی میں پہنچ جاؤں گا۔
(ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۹، سعید کمپنی کراچی)
وراثت کے تفصیلی مسائل کے لیے سراجی، شریفیہ، فتاویٰ رضویہ، رسالہ علم الفرائض (مفتی محمد افضل لائل پوری)
اور رسالہ میراث از مفتی احمد یار خاں گجراتی کا مطالعہ کریں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ
بِشُرْبِ الظَّلَاةِ الَّتِي قَدْ ذَهَبَ ثُلُثَاهُ
وَبَقِيَ ثُلُثُهُ وَهُوَ لَا يُسْكِرُ فَإِنَّ كُلَّ
مُعْتَقٍ يُسْكِرُ فَلَا خَيْرَ فِيهِ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ایسی طلاء کے
نوش کرنے میں کوئی حرج نہیں جس کے دوثلث
(۲ حصے) اڑ چکے ہوں اور ایک ثلث (تیسرا حصہ) بڑ
باقی رہ گیا ہو اور وہ نشہ آور بھی نہ رہے ہو۔ پرانی شراب
جو نشہ آور نہ ہو اس میں مہلانی نہیں ہے (یعنی
حلال نہیں ہے)

❖ ❖ ❖ ❖

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۱۱ کا) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی چیز کو حلال و حرام قرار دینا اللہ تعالیٰ کا ہی

حرام قرار دینا ہے۔

جو چیز نشہ آور ہو اس کا استعمال کرنا حرام ہے چنانچہ ایک روایت میں موجود ہے کہ کل مسکروا

تخمی و کل تخمیر حرام یعنی ہر نشہ آور چیز شراب سے اور ہر شراب حرام ہے۔ اور ایک روایت

میں شراب نوشی کرنے والے، کشید کرنے والے، جس کے لیے کشید کی گئی ہو، اٹھانے والے، جس کے لیے

کر لائی گئی ہو پر لعنت بھیجی گئی ہے۔

ایک ہے تو سارا اس کے لیے ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب جدتان یعنی ماں کی ماں (نانی) اور باپ کی ماں (دادی) دونوں موجود ہوں تو چھٹا حصہ دونوں کے لیے ہوگا اور اگر دونوں میں سے ایک موجود ہو تو وہ (چھٹا حصہ) سارے کا سارا اس کا ہوگا اور اس سے اوپر والی دادی (پر دادی، پر نانی) وراثت کی حقدار نہیں ہوگی یہی امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء رحمہم اللہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِذَا اجْتَمَعَتِ
الْجَدَّتَانِ أُمُّ الْأُمِّ وَأُمُّ الْأَبِ فَالْشُّدُّسُ بَيْنَهُمَا
وَلَا تَنْخَلْتُ بِهِ إِحْدَاهُمَا فَهِيَ لَهَا وَلَا تَرِثُ
مَعَهَا جَدَّةٌ قَوْقَهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَلَمَةَ
مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ۔

۱۔ یَا بَ مِيرَاثِ الْعَمَّةِ

بھوپھی کے ترکہ کا بیان

حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ان کے والد نے کثیر بار حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کتنے تعجب کی بات ہے کہ بھتیجا بھوپھی کا وارث ہونا لیکن بھوپھی وارث نہیں بنتی۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: شاید حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول ”بھتیجا وارث ہوتا“ کی وجہ یہ ہے کہ وہ بھتیجا ذوسہم (حصہ دار) ہے اور بھوپھی خود وارث نہیں بنتی اس لیے کہ وہ ذوسہم نہیں اور ہم حضرت عمر فاروق، حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا جب کوئی ذوسہم اور عصبہ موجود ہو

۲۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَبَا كَثِيرًا يَقُولُ
كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تَوَرَّثَتْ
وَلَا تَرِثُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِتْمَاعِي عَمْرٍ هَذَا فِيمَا
تَرَى أَنَّهَا تَوَرَّثَتْ لِأَنَّ ابْنَ الْأَخِ ذُو سَهْمٍ
وَلَا تَرِثُ لِأَنَّهَا لَيْسَتْ بِذَاتِ سَهْمٍ۔

وَحَنَّ تَرَوِي عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
أَنَّهُمْ قَالُوا فِي الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ إِذَا لَمْ يَكُنْ

۷۲ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ
عَنْ عُمَانَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُرَشَةَ عَنْ قَبِيصَةَ
ابْنِ ذُوَيْبٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَتْ الْجَدَّةُ إِلَى
أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا ذَاتَ مَالِكٍ فِي
كِتَابِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ وَمَا عَلَيْنَا لَكَ فِي سُنَّةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَجَعِي
حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ قَالَ فَسَأَلَ النَّاسَ فَقَالَ
الْمُعِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهَا الشُّدُسَ فَقَالَ
هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ
فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ فَأَنْفَدَهَا لَهَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ
جَاءَتْ الْجَدَّةُ الْأُخْرَى إِلَى عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ مَالِكٌ
فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ وَمَا كَانَ الْقَضَاءُ
الَّذِي قَضَى بِهِ إِلَّا لِعَيْرِكَ وَمَا أَنَا بِذَائِدٍ
فِي الْقَرَائِضِ مِنْ شَيْءٍ وَلَكِنْ هُوَ ذَلِكَ
الشُّدُسُ فَإِنْ اجْتَسَعْتُمَا فِيهِ فَهُوَ
بَيْنَكُمَا وَإِيَّتِكُمَا خَلَّتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا -

حضرت قبیسہ بن ذویب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ (کسی کی) نانی حضرت ابو بکر صدیق کے پاس حاضر
ہوئی اور اپنا حق وراثت مانگا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی
اللہ عنہ نے جواب دیا کہ کتاب اللہ (قرآن) کے مطابق
تمہارا کوئی حصہ نہیں اور سنت رسول (حدیث رسول)
صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق بھی ہم تمہارے حصہ کے
بارے کچھ نہیں جانتے۔ تم واپس چلی جاؤ حتیٰ کہ میں
لوگوں سے اس بارے دریافت کر لوں۔ پس حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا حضرت
مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا:۔ اس طرح کا ایک
فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش
ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھٹا حصہ دیا
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہارے
علاوہ اور بھی کوئی تمہارے ساتھ ہے؟ حضرت محمد
بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انھوں نے بھی
اس کی مثل کہا تو حضرت ابو بکر صدیق نے دادی کے
لیے وراثت کا حکم جاری فرما دیا۔ پھر حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک دادی حاضر ہوئی اور
نے آپ سے حق وراثت لینے کا سوال کیا تو حضرت
فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کتاب اللہ (قرآن) کے
مطابق تمہارا کوئی حصہ نہیں اور جو فیصلے (حضور انور)
حضرت ابو بکر صدیق کے ادوار میں (تمہارے بارے
میں وراثت میں کسی نئی چیز کا اضافہ نہیں کر سکتا لیکن
چھٹا حصہ ہے اگر تم دونوں (دادی و نانی) اکٹھی ہو تو
(چھٹا حصہ) تم دونوں کے لیے ہے اور اگر تم میں

۲۔ بَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يُورَثُ

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی وارث ہو سکتا ہے؟

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا وارث ایک ایک درہم کر کے تقسیم نہیں ہوگا لیکن جو کچھ میں چھوڑوں گا میری بیویوں کے اخراجات اور میرے خادموں کی اجرت کے علاوہ جو کچھ ہوگا وہ صدقہ ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی جوار رحمت میں تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجنے کا ارادہ فرمایا تاکہ ایسے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اپنی وراثت کے بارے دریافت کر سکیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے انبیاء کرام علیہم السلام کے ترکہ کا کوئی وارث نہیں ہوتا بلکہ وہ صدقہ ہوتا ہے۔ ف

۷۲۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَاتَرَكْتُ بَعْدَ نَفْقَةِ نِسَائِي وَمَوْتَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

۷۲۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْنَ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلُنَ مِيرَاثَهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ مَا لَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً۔

ف انبیاء کرام علیہم السلام دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے مستغنی و بے پروا ہوتے ہیں، ان کو دولت کیساتھ کوئی علاقہ و تعلق نہیں ہوتا انبیاء کرام علیہم السلام دولت، درہم اور دنیا چھوڑ کر دنیا سے رخصت نہیں ہوتے بلکہ علم و عرفان کی دولت و وراثت چھوڑ کر جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ (حاری ہے)

ذُو سَهْمٍ وَلَا عَصْبَةٍ فَلِدُّ خَالَةَ الثَّلَاثُ وَ
 لِلْعَمَّةِ الثَّلَاثَانِ وَحَدِيثٌ يَدْرِيهِ أَهْلُ
 الْمَدِينَةِ لَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا أَنْ تَأْتِيَ
 ابْنَ الدَّاحِ مَاتَ وَلَا وَارِثَ لَهُ فَأَعْطَى رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَابَةَ بْنَ
 عَبْدِ الْمُنْدَرِ وَكَانَ ابْنُ أُخْتِهِ مِيرَاثَةً وَكَانَ
 ابْنُ شِهَابٍ يُورِثُ الْعَمَّةَ وَالْخَالَهَ وَذَوِي
 الْقُرْبَاتِ يَقْرَأُ بِأَبَائِهِمْ وَكَانَ مِنْ أَفْقَرِ أَهْلِ
 الْمَدِينَةِ وَأَعْلَمِهِمْ بِالرِّوَايَةِ -

۲۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ بَجَلَانَ الرَّمَاقِيِّ أَنَّهُ
 أَخْبَرَنَا عَنْ مَوْلَى يَقْرَأُ بِشَيْءٍ كَانَ قَدِيمًا
 يُقَالُ لَهُ ابْنُ مِرْسَى قَالَ كُنْتُ جَالِسًا
 عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمَّا صَلَّى صَلَوَةَ
 الظُّهْرِ قَالَ يَا يَرْفَاءُ هَلُمَّ ذَلِكَ الْكِتَابَ بَيْنَا
 كَانَ كَتَبْتُهُ فِي شَأْنِ الْعَمَّةِ يَسْأَلُ عَنْهُ وَ
 يَسْتَنْبِرُ اللَّهُ فِيهِ هَلْ لَهَا مِنْ شَيْءٍ فَأَتَى بِهِ
 يَرْفَاءُ ثُمَّ دَعَا يَتَوَرَّعُ فِيهِ مَاءٌ أَوْ قَدَحٌ
 فَمَجَى ذَلِكَ الْكِتَابَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ كُو
 رَضِيكَ اللَّهُ أَقْرَبَكَ لَوْ رَضِيكَ اللَّهُ أَقْرَبَكَ -

تو خالہ کے لیے ثلث (تیسرا حصہ) اور چھوٹی کیلئے
 دو ثلث (دو حصے) ہیں اور جو حدیث اہل مدینہ بیان
 کرتے ہیں تو دوسرے لوگ اسے رد کرنے کی طاقت
 نہیں رکھتے کیونکہ حضرت ثابت بن دحلح رضی اللہ
 عنہ کا انتقال ہو گیا تھا تو ان کا کوئی وارث موجود نہیں
 تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابولبابہ بن عبد اللہ
 رضی اللہ عنہ جو ان کا بھتیجا تھا کو ترکہ دلایا اور حضرت
 ابن شہاب رضی اللہ عنہ چھوٹی اور خالہ کو اور دوسرے
 قریبی رشتہ داروں کو وراثت سے حصہ دار بناتے تھے
 اور وہ اہل مدینہ میں سے سب سے زیادہ فقیہ اور روایت
 کے لحاظ سے سب سے زیادہ عالم تھے۔

قریش کے آزاد کردہ غلام ابن مرسی رضی اللہ عنہ
 کا بیان ہے کہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
 کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ
 عنہ نماز ظہر سے فارغ ہوئے تو اپنے خادم یرفاء سے
 کہا کہ وہ کتاب بلاؤ وہ ایسی کتاب تھی جس میں چھوٹی
 کے ترکہ کے بارے لکھا ہوا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ
 اس کے بارے لوگوں سے دریافت کریں اور اس
 بارے اللہ تعالیٰ سے استتارہ کریں، آپ کے خادم
 یرفاء وہ کتاب لے کر حاضر ہو گئے پھر حضرت عمر فاروق
 رضی اللہ عنہ نے پانی کا ایک ٹشت یا پیالہ منگوا یا اور
 اس میں وہ کتاب دھوی اور پھر آپ نے فرمایا: اگر
 اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتی تو میں تمہارا حصہ متعین کر دیتا۔ اگر
 اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتی تو میں تمہارا حصہ مقرر کر دیتا۔

۴۔ باب مِيرَاثِ الْوَلَاءِ

ولاء کی میراث کا بیان

حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبدالملک بن ابی بکر رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے بتایا: حضرت عاص بن ہشام رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا انھوں نے تین بیٹے چھوڑے دو بیٹے ایک ماں سے (سگے بھائی) اور ایک سوٹلا تھا۔ دو سگے بھائیوں میں سے ایک فوت ہو گیا اس نے کچھ مال اور غلام چھوڑے اس کا سگے بھائی اس کا وارث ہوا اور وہ اس (مرحوم) کے مال اور غلاموں کا وارث ہو گیا۔ پھر اس کا بھائی فوت ہو گیا اس نے اپنا ایک بیٹا اور ایک باپ کی طرف سے (سوٹلا) بھائی چھوڑا۔ بیٹے نے کہا اپنے (مرحوم) باپ کے مال اور غلاموں کی ولاء میں لوں گا اس (مرحوم) کے بھائی نے کہا کہ سب کچھ کے غم مالک نہیں بن سکتے البتہ مال تم لے لو لیکن غلاموں کی ولاء نہیں۔ تم مجھے بتاؤ اگر آج میرا بھائی فوت ہو جاتا تو کیا میں اس کا وارث نہ بنتا؟ دونوں اپنا جھگڑا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے غلاموں کی ولاء کا فیصلہ اس (مرحوم) کے بھائی کے حق میں کر دیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ولاء باپ کی طرف

۲۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَذِيمٍ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْعَاصَ ابْنَ هِشَامٍ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنِينَ ثَلَاثَةً ابْنَيْنِ لِأُمِّهِ وَرَجُلًا لِعَلَّةٍ فَهَلَكَ أَحَدُ الْبَنِينَ اللَّذَيْنِ هُمَا لِرَجُلٍ وَتَرَكَ مَالًا وَمَوَالِيًا قَوْمًا شُرَاهُ أَخُوهُ لِأُمِّهِ وَأَبِيهِ وَتَرَكَ مَالَهُ وَوَلَاءَ مَوَالِيِهِ تُرِكَ أَخُوهُ وَتَرَكَ ابْنَةً وَأَخَاهُ لِأَبِيهِ فَقَالَ ابْنَةُ قَدْ أَحْرَمْتُ مَا كَانَ أَبِي أَحْرَمًا مِنَ الْمَالِ وَوَلَاءَ الْمَوَالِيِ وَقَالَ أَخُوهُ لَيْسَ كُلُّهُ لَكَ إِنَّمَا أَحْرَمْتُ الْمَالَ فَأَمَّا وَوَلَاءَ الْمَوَالِيِ فَلَا أَمَّا آيَتٌ لَوْ هَلَكَ أَخِي الْيَوْمَ أَلَسْتُ أَرِثُهُ إِنَّا فَاحْتَصَمْنَا إِلَى عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانٍ فَقَضَى لِأَخِيهِ بِوَلَاءِ الْمَوَالِيِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ الْوَلَاءَ لِلْأَخِ مِنَ الْوَلَاءِ مِنَ الْوَلَاءِ

۳۔ یَابُ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ

مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا، کا بیان

۴۲۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ
الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ بِرِثَةِ الْمُسْلِمِ
الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَالْكَفْرُ مِلَّةٌ وَاحِدَةٌ
يَتَوَارَثُونَ بِهَا وَإِنْ اُخْتَلَفَتْ مِلَّتُهُمْ يَرِثُ
الْيَهُودِيُّ النَّصْرَانِيَّ وَالنَّصْرَانِيُّ الْيَهُودِيَّ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ
فُقَهَائِنَا۔

۴۲۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيٍّ
ابْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ وَرَّثَ أَبَا طَالِبٍ عَقِيلٌ وَ
طَالِبٌ وَكَمُ يَرِثُهُ عَلِيٌّ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا اور سب کسب کفر ایک ہی ملت ہے اور وہ (اہل کفر) ایک دوسرے کے مالک ہوں گے خواہ ملت (دین) کے لحاظ سے مختلف ہوں چنانچہ یہودی نصرانی کا اور نصرانی یہودی کا وارث ہو سکتا ہے یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابوطالب کے وارث عقیل اور طالب بنے تھے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے وارث نہیں بنے تھے۔

(حاشیہ گذشتہ صفحہ کا) العلماء وراثۃ الانبیاء علماء، انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہوتے ہیں۔
ف ترکہ میں حصہ دار بننے کے لیے متوفی کا ہم مذہب ہونا شرط ہے لہذا اسی بناء کے مطابق مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا کیونکہ دونوں کا دین مختلف ہے۔

الْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے -

حضرت مخبر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایسا غلام کا لڑکا جو آزاد عورت کے لطن سے پیدا ہوا، اس کی ولایت کا حق دار کون ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا ان کے باپ کے فوت ہوتے وقت وہ آزاد نہ ہوں تو ان کی ولایت کا حق دار ان کی مال کے مولیٰ ہونگے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ اگر باپ کی وفات سے قبل غلام آزاد ہو جائے تو اس کی ولایت باپ کے مولیٰ کے حصہ میں آئے گی یہی امام اعظم ابو حنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۷۳۰ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ مِنْ إِمْرَأَةٍ حُرَّتِهِ لِمَنْ وَلَاؤُهُمْ قَالَ إِنْ مَاتَ أَبُوهُمُ وَهُوَ عَبْدٌ لَمْ يَتَّقُوا قَوْلًا وَهُمْ لِمَوْلَىٰ أُولَئِهِمْ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَبْهَذَا إِنَّا خَذْنَا وَإِنْ أُعْتِقَ أَبُوهُمُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ حُرٌّ وَلَاؤُهُمْ فَصَارَ وَلَاؤُهُمْ لِمَوْلَىٰ أَبِيهِمْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَجَعَهُمُ اللَّهُ -

۵- بَابُ مِيرَاثِ الْحَمِيلِ

حمیل (وہ بچہ جو دار الحرب سے قیدی بنا کر لایا جائے) کی میراث کا بیان

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کسی عجمی کو ترکہ دلانے سے انکار کر دیا تھا سوائے اس کے کہ وہ عرب میں پیدا ہو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ حمیل یعنی وہ بچہ جو دار الحرب سے قیدی بنا کر لایا گیا ہو اور اس کے ہمراہ کوئی عورت بھی موجود ہو وہ عورت کے کہے کہ یہ میرا بچہ ہے

۷۳۱ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ أَبِي عُمَرَ ابْنُ الْخَطَّابِ أَنَّ يَوْمَئِذٍ أَحَدًا مِنَ الْأَعَاجِمِ إِلَّا مَا وُلِدَ فِي الْعَرَبِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَبْهَذَا إِنَّا خَذْنَا لَابْوَرَّثَ الْحَمِيلُ الَّذِي يُسْبَىٰ وَالنَّسْبُ مَعَ إِمْرَأَةٍ فَتَقُولُ هُوَ وَكَذَلِكَ أَوْ تَقُولُ هُوَ أَخِي أَوْ يَقُولُ هِيَ أُخِيَّتِي وَلَا نَسَبَ مِنَ الْأَنْسَابِ

وَالْأَمْرُ هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ
اللَّهُ -

۷۲۹ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ
أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ فَأَخْتَصَمَ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِّنْ
جُهَيْنَةَ وَنَفَرٌ مِّنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَمِيِّ
وَكَانَتْ امْرَأَةٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنْ
بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَمِيِّ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ
ابْنُ كَلْبٍ فَمَاتَتْ فَوَرَثَهَا ابْنُهَا وَرَوَّجَهَا
وَتَرَكَتُ مَالًا وَمَوَالِيًّا ثُمَّ مَاتَ ابْنُهَا فَقَالَ
وَرَثْتُهُ نَنَا وَوَلَاءُ الْمَوَالِيِّ وَقَدْ كَانَ ابْنُهَا
أَخْرَجَهُ فَقَالَ الْجُهَيْنِيُّونَ كَيْسَ كَذَلِكَ
إِنَّمَا هُمُ الْمَوَالِيُّ صَاحِبَتِنَا فَمَا ذَامَاتِ
وَلَدُهَا فَلَنَّا وَلَا وَهُمْ وَنَحْنُ نَرِثُهُمْ
فَقَضَى ابْنُ بَنِي عُثْمَانَ الْجُهَيْنِيِّينَ
بِوَلَاءِ الْمَوَالِيِّ -

(سوتیلے) بھائی کے لیے ہوگی نہ کہ ماں اور باپ کی
طرف سے بننے والے (سگے) بھائی کی اولاد کے لیے
یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ ان کے والد کا بیان ہے کہ وہ ایک بار حضرت ابان
بن عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان
(حضرت ابان بن عثمان) کے پاس قبیلہ جہینہ اور بنی
حارث بن خزرج کے کچھ لوگ جھگڑا لے کر حاضر ہوئے
وہ مسئلہ یہ تھا کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت بنی حارث
کے ایک شخص جسے ابراہیم بن کلب کہا جاتا تھا، کے
نکاح میں تھی وہ فوت ہو گئی، اس کا بیٹا اور شوہر اس
کے وارث ہوئے اس (مرحومہ) نے مال اور کچھ غلام
چھوڑے تھے پھر اس (مرحومہ) کا بیٹا فوت ہو گیا تو
اس کے وارثوں نے کہا: غلاموں کی ولاء ہمارے لیے
ہے جن کا وہ (مرحومہ) مالک تھا اور قبیلہ جہینہ کے لوگوں
نے کہا: ایسے نہیں ہو گا وہ غلام (جو بطور میراث چھوڑے
ہیں) ہمارے قبیلے کی عورت کے ہیں جب اس کا بیٹا
فوت ہو گیا تو ان (غلاموں) کی ولاء ہمارے لیے ہے
اور ہم اس کے وارث ہوں گے حضرت ابان بن عثمان
رضی اللہ عنہ نے غلاموں کی ولاء کا فیصلہ قبیلہ جہینہ کے
لوگوں کے حق میں کر دیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب بیٹا وفات
پا جائے تو اس کی میراث اور ولاء بعد میں وفات پانے
والے عصباء کی طرف لوٹتی ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَيْضًا تَأْخُذُ إِذَا
انْقَرَضَ وَلَدُهَا الدَّكُورُ رَجَعَتِ الْوَلَاءُ وَ
مِيرَاتُ مَنْ مَاتَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْ مَوَالِيِّهَا
إِلَى عَصَبَتِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ

ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ یہ اچھی بات ہے۔

۱۔ یَا بَ الرَّجُلِ یُوْحِیْ عِنْدَ مَوْتِهِ یَثْلُثُ مَالِهِ

مرد کا موت کے وقت اپنے تہائی مال سے وصیت کرنا کا بیان

حضرت عمرو بن سلیم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ یہاں (مدینہ طیبہ میں) قبیلہ غسان سے نخلت رکھنے والا قریب البوتہ ایک لڑکا ہے جبکہ اس کا وارث شام میں ہے اس کا مال ہے اس کی چچا زاد ہمیشہ یہاں موجود ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اسے (لڑکے کو) حکم دو کہ وہ اپنی چچا زاد کے لیے وصیت کر دے لڑکے نے اپنے مال یعنی برہ چشم کی وصیت اس (چچا زاد ہمیشہ) کے لیے کر دی۔ حضرت عمرو بن سلیم رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میں نے اس کے بعد وہ مال تیس ہزار روپے میں فروخت کیا اور اس کی چچا زاد ہمیشہ جس کے لیے وصیت کی تھی وہ ام عمرو بن سلیم رضی اللہ عنہا ہیں۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حجۃ الوداع کے سال میں شدید بیماری کا شکار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جیسے آپ کے علم میں ہے کہ میں شدید بیماری میں مبتلا ہوں جبکہ میرے پاس مال بھی موجود ہے اور میرا وارث صرف

۴۳۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ حَزْمٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلِيمٍ الرَّسَمِيَّ فِي أَخْبَرَهُ أَنَّ رَقِيْلَ بْنَ يَحْمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ هُمَنَا غُلَامًا تَيْفَاعًا مِنْ غَسَّانٍ وَوَارِثُهُ بِالشَّامِ وَكَهْ مَالٌ وَكَيْسٌ هُمَنَا إِلَّا ابْنَتَهُ عَجْرَةَ فَقَالَ عُمَرُ مُرُدُّهُ فَلْيُؤْمِرْ لَهَا فَأَدَّطَى لَهَا بِمَالٍ يُعَالِ لَهَا بِبِرِّ جُشَمَةٍ قَالَ عُمَرُ بْنُ سَلِيمٍ فَبِعْتُ ذَلِكَ الْمَالُ بِثَلَاثِينَ أَلْفًا بَعْدَ ذَلِكَ وَابْنَتُهُ عَجْرَةُ الَّتِي أَدَّطَى لَهَا هِيَ أُمُّ عُمَرَ بْنِ سَلِيمٍ۔

۴۳۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ قَالَ جَاءَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَعُودُنِي مِنْ وَجَعِ اشْتَدَّ بِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلِّغْ مِنِّي الْوَجْعَ مَا كَرِي وَآنَا ذُو مَالٍ وَلَا تَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتُهُ

يُورِثُ إِلَّا بَيِّنَةً إِلَّا الْوَالِدُ وَالْوَالِدَةُ
 فَإِنَّهُ إِذَا ادَّعَى الْوَالِدُ ابْنَهُ وَ
 صَدَّقَهُ فَهُوَ ابْنُهُ وَلَا يُحْتَابُ فِي هَذَا
 إِلَى بَيِّنَةٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَدُ عَبْدًا أَيْ كَذَابًا
 مَوْلَاهُ بِذَلِكَ فَلَا يَكُونُ بِنِ الْوَالِدِ مَا دَامَ
 عَبْدًا حَتَّى يُصَدِّقَهُ الْمَوْلَى وَالْمَرْأَةُ إِذَا
 ادَّعَتِ الْوَلَدَ شَهِدَتْ أَمْرًا حُرَّةً مُسْلِمَةً
 عَلَى آتِهَا وَلَدَتْهُ وَهِيَ يُصَدِّقُهَا وَهِيَ
 حُرٌّ فَهُوَ ابْنُهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ
 الْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ -

یا میرا بھائی ہے اور یا جمیل کہے کہ یہ میری بہن ہے
 صرف کسی حسب و نسب کے اقرار کرنے سے وراثت
 ثابت نہیں ہوگی جب تک گواہی پیش نہ کی جائے البتہ
 دونوں باپ بیٹا ہوں کیونکہ جب باپ دعویٰ کرے گا
 کہ وہ جمیل اس کا بیٹا ہے اور وہ (جمیل) اس کی تصدیق
 بھی کر دے تو گواہی کی ضرورت نہیں رہے گی مگر جب
 کہ بیٹا غلام ہو اور اس (غلام) کا آقا نفی کر دے تو وہ
 (غلام) باپ کا بیٹا ثابت نہیں ہوگا حتیٰ کہ مالک اس
 کی تصدیق کر دے اور جب عورت اس (جمیل) کے بچہ
 ہونے کا دعویٰ کر دے اور ایک مسلمان آزاد عورت
 بھی اس کی تصدیق کر دے کہ وہ اسی نے جناب ہے تو
 وہ اس عورت کا بچہ قرار پائے گا۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ
 اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۶۔ بَابُ فَحْلِ الْوَصِيَّةِ

وصیت کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان
 لیے جائز نہیں ہے کہ اس کے ہاں کوئی ایسی چیز ہو جو
 کے بارے میں وہ وصیت کرنا چاہتا ہو تو اسی حالت میں
 دوران میں گزار دے سولے اس کے کہ وہ وصیت اس
 کے پاس لکھی ہوئی ہو۔

۳۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ أُمَّيُّ مَسْلُومَةٍ شَيْءٌ يُؤْمَنُ
 فِيهِ بَيْتٌ لِتَلْتَيْنِ إِلَّا وَصِيَّتُهُ عِنْدَكَ
 مَكْتُوبَةٌ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ هَذَا

ان کا وارث قرار دیا اگر وہ مکہ مکرمہ میں وفات پائیں
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میت کا
 قرض وغیرہ ادا کرنے کے بعد باقی ماندہ مال کے ثلث
 (تیسرے حصہ) سے وصیت پوری کرنا جائز ہے تہائی
 مال سے زائد کی وصیت کرنا جائز نہیں ہے اگر کسی نے
 اپنے تہائی مال سے زائد کی وصیت کی اس کی موت کے
 بعد وراثت کی رضامندی سے اس کا پورا کرنا جائز ہے
 وراثت کی رضامندی (اجازت) کے بعد رجوع کرنا درست
 نہیں ہے اگر وراثت (ابتداءً) مسترد کر دیں تو وصیت
 تہائی مال میں جاری ہو جائے گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا تہائی مال کی وصیت کرنا اور یہ مال
 کثیر ہے۔ وراثت کی اجازت کے بغیر ثلث مال سے
 زائد میں وصیت کرنا درست نہیں ہے یہی امام اعظم
 ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ الْوَصَايَا جَائِزَةٌ فِي
 ثُلُثِ مَالِ الْمَيِّتِ بَعْدَ قَضَائِ دَيْنِهِ وَكَيْسَ
 لَهُ أَنْ يُوصِيَ بِأَكْثَرِ مِنْهُ فَإِنْ أَدَّى
 بِأَكْثَرِ مِنْ ذَلِكَ فَأَجَانِزَةٌ الْوَرَاثَةُ بَعْدَ
 مَوْتِهِ فَهُوَ جَائِزٌ وَكَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَرْجِعُوا
 بَعْدَ إِجَازَتِهِمْ وَإِنْ رُدُّوا رَجَعُوا ذَلِكَ إِلَى
 الثُّلُثِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ فَلَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ
 وَصِيَّةٌ بِأَكْثَرِ مِنْ الثُّلُثِ إِلَّا أَنْ يُجِيزَهُ
 الْوَرَاثَةُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ
 مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى۔

ف اپنے ثلث (تہائی حصہ) میں وصیت کی جاسکتی ہے اس سے زائد مال میں جائز نہیں وراثت کے قبل فرض ادا کریں
 کے پھر اس کی وصیت پوری کی جائیگی اور باقی ماندہ وراثت وراثت میں تقسیم کر دی جائے گی۔

لِيْ اَفَا تَصَدَّقَ بِشُلَّتِيْ مَا لِيْ قَالَ لَا قَالَ
 فَبِالشُّطْرِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالثُّلُثِ ثُمَّ
 قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ
 تَذَرَهُ اَوْ ذَرْتَكَ اَغْنِيَا خَيْرٌ مِنْ اَنْ
 تَذَرَ هُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ
 لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى
 اِلَّا اُجِدْتَ بِهَا حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِيْ اِمْرَاتِكَ
 قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخْلِفْ بَعْدَ
 اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ يُخْلِفَ فَتَعْمَلْ
 عَمَلًا صَالِحًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى
 اِلَّا اَزْدَدَتْ بِهٖ دَرَجَةً وَّرَفَعَةً وَّلَعَلَّكَ
 اَنْ تُخْلِفَ حَتّٰى يَنْتَقِعَ بِكَ اَقْرَامٌ
 وَيُفْتَرَ بِكَ اَخْرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْنِيْ
 لِاصْحَابِيْ هِجْرَتِهِمْ وَّلَا تُرَدِّدْهُمْ عَلٰى
 اَعْقَابِهِمْ لَكِنَّ الْبَائِسِ سَعْدُ بِنِ خَوْلَةَ
 يَرْتَبِيْ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَّ
 سَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِعَمَلَةٍ

میری بیٹی ہے کیا میں اپنے مال کے دوثلت (دو تہائی) کا صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ پھر عرض کیا نصف مال؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ پھر عرض کیا ثلث مال؟ (تیسرا حصہ) صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہائی میں وصیت کرو یہ مال زیادہ ہے یا بڑا ہے (راوی حدیث کو شک ہے) اگر تم اپنے وراثت کو مالدار چھوڑ جاؤ اس سے بہتر ہے کہ تم انھیں تنگ دست چھوڑ جاؤ اور وہ لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرتے پھر یہ جو بھی مال تم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے خرچ کرتے ہو اس کا ثواب ملے گا خواہ تم اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالو۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو اپنے سامھیوں سے (بیماری کے باعث) پیچھے رہ جاؤں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پیچھے ہرگز نہیں رہو گے کیونکہ جو بھی تم نیک کام رضا الہی کے لیے کرو گے اس کے عوض اللہ تعالیٰ تمہارا درجہ بلند فرمائے گا اور ممکن ہے کہ تم (طویل زندگی پاؤ) پیچھے رہ جاؤ اور تمہارے سبب لوگوں کو نفع و فائدہ ہو جبکہ دوسرے لوگوں کو نقصان ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! میرے صحابہ کو ہجرت کو کھل فرما دے اور انھیں تو اٹے پاؤں نہ پھیر دے۔ لیکن پریشیاں حال حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اظہار افسوس فرماتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: دس مسکینوں کو صبح و شام کھانا کھلانا ہوگا یا نصف صاع (آدھا ٹوپہ) گندم یا ایک صاع کھجور یا جوہر مسکین کو دینے ہوں گے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت یرفاء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے یرفاء (رضی اللہ عنہ) بے شک بیت المال کا مال میرے نزدیک یتیم کے مال کے قائم مقام ہے اگر مجھے محتاجی ہوتی ہے تو میں اس سے لے لیتا ہوں اور جب کشادہ حال ہوتا ہوں تو اسے واپس کر دیتا ہوں پھر جب مجھے ضرورت نہ ہو تو اس پر ہیز کرتا ہوں اور مسلمانوں کی عظیم ذمہ داریاں میرے کندھوں پر ڈالی گئی ہیں جب تم مجھے قسم کھانے ہوئے سناؤ اگر میں اسے پورا نہ کروں تو میری طرف سے دس مسکینوں کو پانچ صاع گندم کا کھانا کھلا دو جو ہر مسکین کو نصف صاع آئے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت یرفاء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انھیں فرمایا اے یرفاء! مجھ پر لوگوں کے امور کی ذمہ داری عظیم ڈالی گئی ہے جب تم مجھے دیکھو کہ میں نے کسی معاملہ میں قسم کھائی ہے (پورا نہ کرنے کی صورت میں) تو تم میری طرف سے (بطور کفارہ) دس مسکینوں کو کھانا کھلا دو جو ہر مسکین کو نصف صاع گندم۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسَاكِينٍ غَدَاءً
وَعَشَاءً أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ أَوْ صَاعٍ
مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ۔

۲۳۸۔ قَالَ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا سَلْمُ بْنُ سَلِيمٍ
الْحَنْظَلِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ السَّبَّيْحِيِّ عَنْ يَرْفَاءَ
مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ط قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ يَا يَزِيدُ إِنِّي أَنْزَلْتُ مَالَ اللَّهِ
مَعِيَ بِمَنْزِلَةِ مَالِ الْيَتِيمِ إِنْ أَحْتَجَّتُ
أَخَذْتُ مِنْهُ فَإِذَا أَيْسَرْتُ رَدَدْتُهُ إِنْ
اسْتَعْنَيْتُ اسْتَعْفَقْتُ وَإِنِّي قَدَاوَكَيْتُ
مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ أَمْرًا عَظِيمًا فَإِذَا أَنْتَ
سَمِعْتَنِي أَخْلِفْ عَلَيَّ يَمِينِي فَلَمْ أَمْضِهَا
فَأَطَعْتُ عَنِّي عَشْرَةَ مَسَاكِينٍ خَمْسَةَ
أَصْوُعٍ بَرِّبَيْنَ كُلِّ مَسْكِينَتَيْنِ صَاعٌ۔

۲۳۹۔ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ
حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ يَسَارِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ
يَرْفَاءَ غَلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عُمَرَ
قَالَ لَهُ أَنْ عَلَيَّ أَمْرًا مِنْ أَمْرِ النَّاسِ
جَسِيمًا فَإِذَا سَأَيْتَنِي قَدْ حَلَفْتُ عَلَيَّ
فَأَطَعْتُ عَنِّي عَشْرَةَ مَسَاكِينٍ كُلَّ
مَسْكِينٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بَرِّ۔

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا) کھلایا جائے یا تین دنوں کے مسلسل روزے رکھے جائیں۔

۳۔ کتابُ الْإِيمَانِ وَالذُّنُوبِ

قسموں اور تدریجوں کا بیان

۱۔ بَابُ أَدْنَى مَا يَجْزِي فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ

قسم کے کفارہ میں کم از کم ادائیگی کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی قسم کے کفارہ کے سلسلے میں دس سکینوں کو کھانا کھلاتے ایک مد گندہ دیتے اور مد سے مراد چھوٹا مد لیتے اور وہ خیال کرتے ہیں ان کی طرف سے کافی ہوگا۔

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں لوگوں کو ملاحظہ کیا کہ وہ قسم کے کفارے میں سکینوں کو کھلاتے ایک مد گندہ دیتے اور مد سے مراد چھوٹا مد لیتے اور وہ خیال کرتے ہیں ان کی طرف سے کافی ہوگا۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے قسم اٹھائی پھر تاکید کیسا تھ اسے مضبوط بنا دیا پھر وہ حانت ہو گیا تو اس کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا ہے یا دس سکینوں کو کپڑے دینا ہے اور جس شخص نے قسم اٹھائی اور اسے مکرر نہ بنایا پھر وہ حانت ہو گیا تو اس کا کفارہ دس سکینوں کو کھانا کھلانا ہے یا ایک مد گندہ ہے اور جس شخص نے زپائے تو وہ تین دنوں کے روزے رکھے۔

۳۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْفِرُ عَنْ يَمِينِهِ بِأَطْعَامِ عَشْرَةِ مَسَاكِينَ بِكُلِّ إِنْسَانٍ مَدًّا مِنْ حِنْطَةٍ وَكَانَ يَعْتِقُ الْجَوَارِ إِذَا وَكَّاهُ فِي الْيَمِينِ۔

۳۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ أَذْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ إِذَا أَعْطُوا الْمَسَاكِينَ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ أَعْطَوْا مَدًّا مِنْ حِنْطَةٍ بِالسِّدِّ الْأَصْفَرِ وَرَأَوُا أَنَّ ذَلِكَ يُجْزِي عَنْهُمْ۔

۳۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِيَمِينٍ فَوَكَّاهُ مَا تَمَّ حَنْتَ فَعَلَيْهِ عِتْقُ رَقَبَةٍ أَوْ كِسْفَةُ عَشْرَةِ مَسَاكِينَ وَمَنْ حَلَفَ بِيَمِينٍ وَتَوَلَّى يَوْمًا مَا حَنْتَ فَعَلَيْهِ أَطْعَامُ عَشْرَةِ مَسَاكِينَ بِكُلِّ مِسْكِينٍ مَدًّا مِنْ حِنْطَةٍ فِيمَنْ

عَلَيْكَ مَشِيًّا فَجِئْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ
فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ مَشْيٌ
فَمَشَيْتُ -

❖ ❖ ❖ ❖

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ مَنْ جَعَلَ
عَلَيْهِ الْمَشْيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ لَزِمَهُ الْمَشْيُ أَنْ
جَعَلَهُ نَذْرًا أَوْ غَيْرَ نَذْرٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنَ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى -

میں نے کہا ہاں۔ تو میں نے ایسے کہہ دیا پھر کچھ دیر
کے لیے میں مٹھرا رہا حتیٰ کہ میں سمجھ گیا اور مجھے (لوگوں کی
طرف سے) کہا گیا بیت اللہ تک پیدل چلنا تم پر لازم ہو
گیا ہے چنانچہ میں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے
پاس آیا اور ان سے اس سلسلے میں سوال کیا۔ انھوں نے
جواب دیا کہ تم پر چلنا لازم ہو گیا ہے پس میں پیدل گیا۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص نے بیت اللہ تک
پیدل چلنا اپنی ذات پر لازم قرار دے لیا تو اس پر پیدل
چل کر جانا واجب ہو جائے گا خواہ نذر کی بناء پر یا غیر
نذر کی بناء پر۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور
ہمارے عام فقہاء و جمہم اللہ کا قول ہے۔

۳۔ بَابُ مَنْ جَعَلَ عَلَى نَفْسِهِ الْمَشْيَ ثُمَّ عَجَزَ

پیدل چلنا لازم قرار دینے اور پھر اس سے عاجز آجانے کا بیان

حضرت عروہ بن اذینہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ میں اپنی دادی کے ساتھ نکلا انھوں نے (دادی صاحبہ
نے) بیت اللہ تک پیدل جانے کی نذر مانی تھی جب ہم
ایک راستے میں پہنچے تو وہ پیدل چلنے سے عاجز آگئیں
انھوں نے اپنے آزاد کردہ غلام کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
کے پاس بھیجا تاکہ وہ آپ سے مسئلہ دریافت کرے اور میں
بھی غلام کے ساتھ نکلا۔ غلام نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
عند سے مسئلہ پوچھا تو انھوں نے جواب دیا تم اسے حکم دو کہ

۴۳۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَدِيْنَةَ
أَنَّهُ قَالَ تَخَرَّجْتُ مَعَ جَدِّهِ عَلَيْهِمَا مَشْيٌ
إِلَى بَيْتِ اللَّهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ
عَجَزْتُ فَأَمْرُ سَلْتُ مَوْلَى لَهَا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُمَرَ لِيَسْأَلَهُ وَتَخَرَّجْتُ مَعَ الْمَوْلَى فَسَأَلَهُ
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَرَّهَا فَلْتَرْكَبْ
ثُمَّ لَتَمَّشِ مِنْ حَيْثُ عَجَزْتَ -

حضرت یسار بن نمیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ان کی قسم
کا کفارہ ہر غریب کو نصف صاع (آدھا ٹوپی) ادا کیا جائے۔
حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ تمام
قسموں کے کفارہ میں مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے ہر
مسکین کے لیے نصف صاع ہے۔

۴۰۔ أَخْبَرَنَا سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ
ابْنِ السُّعْمَرِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ أَنَّ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَمَرَ أَنْ يُكْفَرَ عَنْ تَبَيُّنِهِ بِنِصْفِ صَاعٍ لِكُلِّ مَسْكِينٍ
۴۱۔ أَخْبَرَنَا سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ
قَالَ فِي كُلِّ شَيْءٍ مِنَ الْكَفَّارَاتِ فِيهِ إِطْعَامُ الْمَسْكِينِ
نِصْفَ صَاعٍ لِكُلِّ مَسْكِينٍ۔

۲۔ بَابُ الرَّجُلِ يَحْلِفُ بِالْمَشْيِ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ

بیت اللہ کی طرف پیدل چلنے کی نذرمانتے کا بیان

حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی مہو پھی
کے حوالے سے اور وہ اپنی دادی کے حوالے سے بیان
کرتی ہیں کہ انھوں نے مسجد قبا تک پیدل چلنے کی نذر
مانی تھی کہ وہ پورا کیسے بغیر فوت ہوگئی۔ حضرت عبداللہ
بن عباس رضی اللہ عنہ نے فتویٰ جاری کیا کہ ان کی
بیٹی ان کی طرف سے چل کر جائے۔

۴۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ
عَنْ عَنَّتِهِمْ أَنَّهُمَا حَدَّثَهُ عَنْ جَدِّهِمْ أَنَّهُمَا كَانَتْ جَعَلَتْ
عَلَيْهَا مَشْيًا إِلَى مَسْجِدِ قُبَا فَمَاتَتْ وَلَمْ تَقْضِهِ
فَأَقْبَى ابْنُ عَبَّاسٍ إِبْنَتَهُمَا أَنْ تَمْشِيَ عَنْهَا۔

حضرت عبداللہ بن ابی جیبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ میں نے اپنے بچپن کے زمانہ میں ایک شخص سے کہا کہ
اگر کسی نے کعبۃ اللہ تک پیدل چل کر جانا اپنے اوپر
واجب قرار دے لیا تو وہ یہ خیال نہ کرے کہ یہ نذر اس
پر واجب ہوگئی ہے جبکہ اس نے نذر کا لفظ استعمال
کیا ہو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہوگی اس نے کہا کیا
یوں کہہ دو گے بیت اللہ تک پیدل جانا مجھ پر واجب
ہے تو میں تم کو یہ کلمہ پڑھی (جو اس کے ہاتھ میں تھی) دے دو

۴۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي حَبِيبَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَجُلٍ وَأَنَا حَدِيثُ
السِّنِّ لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ يَقُولُ عَلَى الْمَشْيِ
إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَا يُسْتَعَى تَدْرَأُ شَيْءٌ فَقَالَ
الرَّجُلُ هَلْ لَكَ إِلَى أَنْ أُعْطِيَكَ هَذَا الْجَدُّ
وَلَجَرُوقًا فِي يَدِهِ وَتَقُولُ عَلَى مَشْيٍ
إِلَى بَيْتِ اللَّهِ تَعَالَى فَقُلْتُ لَعَمْرُ فَكُلْتُ
فَكَانَتْ حِينًا حَتَّى عَقَلْتُ فَقِيلَ لِي إِنَّ

عطاء بن رباح رضی اللہ عنہ کے قول سے دلیل اخذ کرتے ہیں وہ سوار ہو جائے تو اس کی وجہ سے اس پر ہری واجب ہوگی۔ لیکن دوبارہ پیدل چلنا اس کے لیے ضروری نہیں۔

يُرَكَّبُ وَعَلَيْهِ هُدًى لِرُكُوبِهِ وَكَيْسٍ عَلَيْهِ أَنْ يَحُودَ -

۴۔ بَابُ الْإِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ

قسم میں استثناء (لفظ انشاء اللہ کے ساتھ) کرنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ کی قسم اٹھائی پھر انشاء اللہ کہا بعد میں وہ اپنی قسم پوری نہ کر سکا تو وہ حانت (قسم توڑنے والا) شمار نہیں ہوگا۔ ف

۴۴۔ أَخْبَرَكَ مَا لَكَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ قَالَ وَاللَّهِ ثُمَّ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ لَمْ يَفْعَلِ الَّذِي حَلَفَ عَلَيْهِ لَمْ يَحْتَتْ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی قسم کے متصل (فوراً بعد) انشاء اللہ کہہ دے تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں آئے گی اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ إِذَا قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَصَلَّى بَيْنِي فَلَا تَمِيَّ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ -

ف قسم کھانے کے متصل انشاء اللہ کہہ دیا بعد میں قسم پوری نہ کرنے والا، قسم توڑنے والا شمار نہیں ہوگا لہذا اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

سوار ہو جائے جس جگہ سے پیدل چلنے سے عاجز آئی
(قدرت حاصل ہونے کے بعد) پھر وہاں سے پیدل چلے
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ ایک جماعت
کا قول ہے اس سے زیادہ پسندیدہ ہمارے نزدیک
وہ قول ہے جو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا
قول ہے۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے پیدل چل کر
بیت اللہ کا حج کرنے کی نذر مانی پھر وہ اس سے عاجز
آ گیا تو اسے چاہئے کہ سوار ہو جائے اور حج بیت اللہ
اور ایک بدنہ کی قربانی کرے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ
یہ روایت بھی مروی ہے کہ وہ ایک بدی بھیج دے اس
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ یہ بدی پیدل چلنے سے
قائم مقام ہو جائیگی۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
مجھ پر بیت اللہ تک پیدل چلنے کی نذر واجب ہے
تو میری کمر میں درد شروع ہو گیا تو سوار ہو کر مکہ مکرمہ
پہنچا تو اس بارے حضرت عطاء بن رباح وغیرہ
عنہم سے پوچھا؟ انہوں نے جواب دیا: تم پر ہر
جے جب میں مدینہ طیبہ میں آیا تو اس بارے پھر
کیا تو انہوں (اہل مدینہ) نے مجھے حکم دیا کہ جہاں
میں پیدل چلنے سے عاجز ہوا تھا وہیں سے
پیدل چل کر جاؤں چنانچہ میں (دوبارہ) پیدل چل
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ قَالَ هَذَا قَوْمٌ وَاحِدٌ
إِنَّمَا مِنْ هَذَا الْقَوْلِ مَا رَوَى عَنْ عَلِيٍّ
ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

۲۵- أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ
ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّهُ قَالَ مَنْ نَذَرَ
أَنْ يَحُجَّ مَا شَاءَ عَجَزَ فَلْيَرْكَبْ وَلْيَحُجَّ
وَلْيَنْحَرْ بَدَنَةً وَجَاءَ عَنْهُ فِي حَدِيثٍ آخَرَ
وَيُهْدَى هَدًى فِيهِذَانَا خُذِي كُونَ الْهَدَى
مَكَانَ النَّشِيءِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ
الْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا۔

۲۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
قَالَ كَانَ عَلِيٌّ مَشَى فَأَمَّا بَيْتِي حَاضِرَةً
فَدَكَيْتُ حَتَّى أَتَيْتُ مَكَّةَ فَسَأَلْتُ عَطَاءَ
ابْنَ أَبِي رِبَاعٍ وَغَيْرَهُ فَقَالُوا عَلَيْكَ هَدًى
فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ سَأَلْتُ قَامِرَ بْنَ
أَنْ أَمْشِ مِنْ حَيْثُ نَحَرْتُ مَدَّةَ الْخُدَى
فَنَشَيْتُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَقُولُ عَطَاءُ نَأْخُذُ

کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اطاعت الہی کی نذر مانے وہ اسے پورا کرے اور جو اس کی نافرمانی کی نذر مانے تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جو شخص کسی نافرمانی (گناہ) کے کام میں نذر مانے اور اس کا تعین نہ کیا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے (ناافرمانی نہ کرے) اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک عورت نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: میں نے نذرمانی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کروں گی آپ اس سلسلے میں کیا فرماتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تم اپنے بیٹے کو ذبح نہ کرو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔ ایک معمر (بوڑھا) آدمی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس نے سوال کیا کہ اس میں کفارہ کیسے ہوگا (جبکہ یہ نذر گناہ اور نافرمانی کے سلسلہ میں ہے) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ (وہ لوگ جو اپنی بیویوں کے ظہار کرتے ہیں) پھر اس میں کفارہ کا تعین بھی کر دیا حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے قول سے دلیل اخذ

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِمُ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةٍ وَلَمْ يُسَمِّ فَلْيُطِعِ اللَّهَ وَلْيُكْفِرْ عَنِ يَمِينِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ -

۵۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَأَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ أَتَيْتُ امْرَأَةً إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَتْ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْحَرَ ابْنِي فَقَالَ لَا تَنْحَرِي ابْنَكَ وَكَيْفِي عَنْ يَمِينِكَ فَقَالَ شَيْخٌ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَالِسٌ كَيْفَ يَكُونُ فِي هَذَا كَفَّارَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَرَعَيْتَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ جَعَلَ فِيهِمْ مِنَ الْكَفَّارَةِ مَا قَدَرْنَا آيَةً -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَأْخُذُ وَهَذَا امْرَأَتًا وَصَفَتْ لَكَ أَنَّهَا مَنْ حَلَفَتْ أَوْ

۵. يَابُ الرَّجُلِ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ

وجوب نذر کے بعد کسی شخص کے فوت ہو جانے کا بیان

۴۲۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمَّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَمْ يَقْضِهِ
قَالَ أَقْضِهِ عَنْهَا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ بے شک حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریا
کیا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے جبکہ ان پر نذر فرمایا
تھی اور اسے پورا نہیں کر سکی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: تم ان کی طرف سے نذر پوری کر دو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایک شخص
نے کسی چیز کی نذر مانی، صدقہ کی یا حج کی تو دوسرے
کسی شخص نے اس کی طرف سے پوری کر دی وہ اس
کی طرف سے پوری ہو جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہی
امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَا كَانَ مِنْ نَذْرٍ أَوْ صَدَقَةٍ
أَوْ حَيْثُ قَضَاهَا عَنْهَا أَجْزَى ذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
تَعَالَى وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ
فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى.

۶. يَابُ مَنْ حَلَفَ أَوْ نَذَرَ فِي مَعْصِيَةٍ

کسی گناہ کے کام میں قسم کھانے یا نذر ماننے کا بیان

۴۲۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ
أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتُ عَالِشَةَ صَدِيقَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ف جس چیز کی نذر مانی جائے اسے پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے مثلاً کسی اعتکاف، حج، صدقہ، روزہ اور
دوسرے کسی عمل کی نذر مانی تو بعد میں وہ آدمی فوت ہو جائے تو اس کی طرف سے دوسرا شخص ادا کرے تو ادا ہو جائے
گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ متوفی کی طرف سے دوسرا آدمی کوئی نیکی کرے تو اس کا اسے ثواب پہنچ جاتا ہے۔ یہی
ایصالِ ثواب ہے اس سے معلوم ہوا کہ ایصالِ ثواب حق ہے۔

قسم کھانے سے منع فرمایا ہے لہذا تم میں سے کوئی جب
قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے پھر اسے پورا
کرے یا خاموشی اختیار کرے۔ ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کسی شخص کے لیے جائز
نہیں ہے کہ وہ اپنے باپ (وغیرہ) کی قسم کھائے بلکہ
صرف اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے پھر اسے پورا کرے
یا خاموشی اختیار کرے۔

أَنْ تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ خَالِفًا
فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ ثُمَّ لِيُبْرِمَ أَوْ لِيَصْمُتْ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَرَيْبُهُذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي
لِأَحَدٍ أَنْ يَحْلِفَ بِأَبِيهِ فَمَنْ كَانَ خَالِفًا
فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ ثُمَّ لِيُبْرِمَ أَوْ لِيَصْمُتْ۔

۸۔ بَابُ الرَّجُلِ يَقُولُ مَا لَهُ فِي رِثَاةِ الْكُعْبَةِ

کعبہ کے دروازے پر اپنے مال کو وقف کر نیکی قسم کھانے کا بیان

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
نے فرمایا: جس شخص نے کہا کہ میرا مال کعبہ کے دروازے
کے لیے وقف ہے تو وہ اس کا کفارہ ادا کرے

۴۵۳۔ أَخْبَرَكَامَالِكُ أَخْبَرَ عَنِ أَيُّوبَ بْنِ
مُوسَى مِنْ وُلْدِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ
مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَجَّيِّ عَنْ أَبِيهِ

ف اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی قسم اٹھانا منع ہے مثلاً نبی، رسول، بیت اللہ، قرآن، ولی، ماں اور
باپ وغیرہ کی قسم کھانا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں ”أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ عَمْرًا وَهُوَ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمُ أَنْ تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ لِيَحْلِفَ خَالِفٌ بِاللَّهِ أَوْ يَسْكُتَ“ (ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی
جامع ترمذی، جلد اول، صفحہ ۲۸۰، سعید کپتی کراچی) بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ کو سواری کی حالت میں پایا کہ وہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم کو اس بات سے منع کیا ہے کہ تم اپنے باپوں کی قسم اٹھاؤ۔ لہذا قسم
اٹھانے والے کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھائے یا خاموش رہے۔

کرتے ہیں۔ یہ وہی بات ہے جس کی میں نے تمہارے لیے وضاحت کر دی ہے کہ جس شخص نے کسی نافرمانی کے کام میں قسم کھائی یا نذرمانی تو وہ ہرگز نافرمانی نہ کرے بلکہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی معاملے میں قسم اٹھائی پھر اس نے اس سے بہتر پہلو دیکھ لیا تو وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور وہ کام کر گزرے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

تَذَامَنَدَا فِي مَعْصِيَةٍ فَلَا يَعْصِيَانِ وَ
لَيْكُمَنَّ عَنْ يَمِينِنَا

۵۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سَهِيلُ بْنُ أَبِي
صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى
يَمِينٍ قَدْرَى غَيْرِهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكْفِرْ
عَنْ يَمِينِنَا وَلْيَفْعَلْ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى

۱۔ بَابُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی قسم کھانے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یوں کہتے ہوئے سنا ”لَا وَابِي“ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم کو اپنے آباء (باپوں) کو

۵۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَقُولُ لَا وَابِي فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَتَهَمَكُم

ف جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی (یعنی معصیت و گناہ کے سلسلے میں) کی نذرمانی، تو وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کا ارتکاب نہ کرے بلکہ اپنی نذر کا کفارہ ادا کرے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ لغو قسم یہ ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کو صحیح تصور کرتے ہوئے قسم کھائے پھر ایسے معلوم ہوا کہ حق اس کا غیر ہے تو یہ ہمارے نزدیک قسم لغو ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ اللَّغْوُ مَا حَلَفَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ حَقٌّ فَاُسْتَبَانَ لَهُ بَعْدَ أَنَّهُ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ فَهَذَا مِنَ اللَّغْوِ عِنْدَنَا۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهَا قَالَتْ فِيمَنْ قَالَ مَا لِي فِي رِبَاجِ الْكُفْبَةِ يُكْفِرُ
ذَلِكَ بِمَا يُكْفَرُ الْيَمِينُ -

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ بَلَّغْنَا هَذَا عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَأَحَبُّ إِلَيْنَا أَنْ يُفِي بِمَا جَعَلَ
عَلَى نَفْسِهِ فَيَتَصَدَّقُ بِذَلِكَ وَيَتَسَبَّحُ مَا
يُقَوِّتُهُ فَإِذَا أَقَادَ مَا لَا تَصَدَّقُ بِمِثْلِ مَا
كَانَ أَمْسَكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ
مِنْ فُقَهَائِنَا -

جیسا کہ قسم کا کفارہ ادا کیا جاتا ہے فل

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو روایت
ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے پہنچی ہے
وہ ہماری زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ جو چیز اس
اپنے اوپر واجب قرار دی ہے اسے پورا کرے اور
اسے چاہیے کہ وہ اپنا مال صدقہ کر دے البتہ بمقدار
ضرورت اپنے لیے رکھ لے جب وہ (بعد میں)
کشادہ حال ہو جائے تو جتنا مال اس نے روکا تھا
اتنی مقدار کا صدقہ کر دے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ اور
ہمارے عام فقہاء رحمہم اللہ کا قول ہے۔

۹۔ بَابُ اللَّغْوِ مِنَ الْإِيمَانِ

لغو (فضول و باطل) قسموں کا بیان

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد
کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انسان کا یوں کہنا
لغو قسم ہے لا واللہ بلی واللہ فل

۴۵۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ
لَغْوُ الْيَمِينِ قَوْلُ الْإِنْسَانِ لَا وَاللَّهِ وَبَلَى
وَاللَّهِ -

فل قسم کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا دس سکینوں کو صبح شام پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا انھیں
کپڑے پہنائے یا سسل تین دنوں کے روزے رکھے۔

حالف نے قسم کھا کر کفارہ اپنی ذات پر واجب کیا لہذا وہ قسم کے کفارہ کی طرح ادا کرے گا۔
فل بات بات پر قسم کھانا ”لغو قسم“ ہے لغو قسم پر ثمرات مرتب نہیں ہوتے یعنی کفارہ لازم نہیں آتا البتہ
یہ ایک معیوب چیز ہے لہذا اس سے اجتناب و پرہیز لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کھجور کا درخت ہو وہ کسی مفلس (محتاج) کو ایک یا دو کھجوروں کے درخت کا پھل اس کے اہل خانہ کے لیے دے دے پھر اس محتاج کا باغ میں آنا جانا اسے (صاحب باغ) کو اچھانہ لگے۔ صاحب باغ نے اسے کہہ دیا کہ پھل تیار ہونے پر وزن کر کے اس کے حوالے کر دے گا ان تمام صورتوں میں ہمارے نزدیک کوئی صرح نہیں کیونکہ دینے والا کھجوروں کا مالک ہے وہ جس طریقے سے چاہے دے سکتا ہے چاہے تو درخت کا اتار کر یا چاہے تو خشک ماپ کر بھی دے سکتا ہے بلاشبہ یہ بیع (فروخت) کی صورت نہیں ہوگی۔ اگر فروخت (بیع) کی صورت ہو تو کھجور کی بیع کھجور کے عوض وقت کے تعین کے ساتھ جائز نہیں ہے۔

يَلْقُطُهَا لِعِيَالِهِ ثُمَّ يَثْقُلُ عَلَيْهِ دَخُولُهُ حَائِطَهُ
فَيَسْأَلُهُ أَنْ يَتَجَاوَزَ لَكَ عَنْهَا عَلَى أَنْ يُعْطِيَ
بِكَيْلَتِهَا تَمْرًا عِنْدَ صِرَاحِ النَّخْلِ فَهَذَا أَكْلُهُ
لَا بَأْسَ بِهِ عِنْدَنَا لِأَنَّ الشَّرْكَهَ كَانَ
لِلْأَوَّلِ وَهُوَ يُعْطَى مِنْهُ مَا شَاءَ فَإِنْ شَاءَ
سَلَّمَ لَهُ تَمْرَ النَّخْلِ وَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهَا
بِكَيْلَتِهَا مِنَ التَّمْرِ لِأَنَّ هَذَا لَا يَجْعَلُ
بَيْعًا وَكَوْجِعِلَ بَيْعًا مَا حَلَّ بِشَرِي
إِلَى آجِلٍ -

۲۔ بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنْ بَيْعِ الشَّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُو وَصِلَا حُمَا

پھل پکنے سے قبل فروخت کر نیکے مکروہ ہونے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے والے اور خریدنے والے کو اس وقت تک پھلوں کی خرید و فروخت سے منع فرمایا حتیٰ کہ وہ پک جائیں۔

حضرت ابوالرحال محمد بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ عمرہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا۔ حتیٰ کہ (ممکنہ) آفت سے

۵۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الشَّمَارِ حَتَّى
يَبْدُو وَصِلَا حُمَا نَهَى الْبَائِعَ وَالشُّتْرَى -

۵۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الرَّجَالِ
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عُمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
عَنْ بَيْعِ الشَّمَارِ حَتَّى يَنْجُو مِنَ الْعَاهَةِ -

۱۴۔ کتابُ البیوعِ فی التِّجَارَاتِ وَالسِّلَعِ

کتابُ البیوعِ تجارَتِ وریعِ سلم

۱۔ بابُ بیعِ العَرَايَا

بیعِ عرایا کا بیان

۴۵۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرَصَةٍ
حَضْرَتِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَابِيَانُ هِيَ
كَمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى فِي بَيْعِ الْعَرَايَا
وَسَقَى سَمِيًّا بِأُحْمَدٍ أَخْبَرَكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَوَى حَدِيثًا (أَبُو دَاوُدَ كَوْشَكُ هِيَ كَمْ بِأُحْمَدٍ وَسَقَى كَمَا
بِأُحْمَدٍ وَسَقَى كَمَا كَمَا -

۴۵۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحَصِينِ أَنَّ
أَبَا سَفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدٍ أَخْبَرَكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا
فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَقُّ دَاوُدَ
لَا يَدْرِي أَقَالَ خَمْسَةَ أَوْ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ -

ف عَرَايَا، عَرِيَّةٌ كِي جَمْعٌ هِيَ اس كَامَعْنَى بَدِيَّةٌ، عَطِيَّةٌ كِي هِيَ - جَمْهُورٌ كِي نَزْدِيكٌ عَرَايَا بَيْعٌ كِي قِسْمٌ نَحِيصٌ هِيَ بَلَكِي بِرُفْ هِيَ
عَطِيَّةٌ هِيَ مَالِكٌ كِي حَقٌّ مَالٌ هِيَ كَتَنِي مَقْدَارٌ كِي حَيْسِرٌ كِي خَوَاهُ نَابٌ كِي خَوَاهُ اَنْدَازٌ هِيَ سِوَا حَاجِبٍ تَوْزَنُ كِي كِي مَسْكُوتٌ هِيَ -

۳۔ بَابُ الرَّجُلِ يَبِيعُ بَعْضَ الثَّمَرِ وَيَسْتَتْنِي بَعْضَهُ

پھل فروخت کرتے وقت کچھ پھلوں کا استثناء (علیحدہ) کرنا بیان

حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے کہ حضرت محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ کا ایک باغ تھا جسے افراق کساجاتا تھا انھوں نے اسے چار ہزار درہم میں فروخت کر دیا اور اس سے آٹھ سو درہم کی کھجوریں مستثنیٰ (علیحدہ) کر لیں۔ ف

حضرت ابوالرجال رضی اللہ عنہ اپنی والدہ عمر بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے پھلوں کو فروخت کرتی تھیں اور ان سے کچھ پھل مستثنیٰ کر لیتی تھیں۔

حضرت ربیعہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ (پھلوں کی) خرید و فروخت کرتے تھے اور کچھ پھل ان سے مستثنیٰ کر لیتے تھے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے پھل فروخت کرتے وقت کچھ مستثنیٰ (علیحدہ) کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں جبکہ یہ استثنا تعین و مقدار سے کیا گیا ہو یعنی

۴۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزِيمٍ بَاعَ حَائِطًا لَهُ يُقَالُ لَهُ الْاَفْرَاقُ بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ دِرْهَمٍ وَاسْتَتْنِي مِنْهُ بِثَمَانِي مِائَةِ دِرْهَمٍ تَمْرًا۔

۴۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الرَّجَالِ عَنْ أُمِّهِ عُمَرََةَ يَدَّتْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا كَانَتْ تَبِيعُ ثَمَارَهَا وَاسْتَتْنِي مِنْهَا۔

۴۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ كَانَ يَبِيعُ وَيَسْتَتْنِي مِنْهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَهَذَا أَنَا خُذْ لِي بَأْسَ بَابِ يَبِيعُ الرَّجُلُ كَمَرًا وَاسْتَتْنِي بَعْضَهُ إِذَا اسْتَتْنِي شَيْئًا مِنْ جُمْلَتِهِ مَرْبَعًا أَوْ خُمْسًا أَوْ سُدُسًا۔

ف اپنے اہل خانہ کے کھانے کے لیے کچھ پھلوں کا استثناء کر لینے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس صورت میں نہ بائع کو دھوکا و نقصان ہوگا اور نہ مشتری کو۔

محفوظ ہو جائیں۔ ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: درخت پر موجود کسی قسم کے پھل کی خرید و فروخت منع ہے حتیٰ کہ وہ پک جائیں لیکن جب سرخ ہو جائیں یا زرد ہو جائیں اور یا ان میں سے کچھ پک جائیں تو ان کے فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ان کو درختوں پر پکنے تک چھوڑا جا سکتا ہے اگر وہ (پھل) سرخ نہ ہو یا زرد نہ ہو یا سبز ہو اور یا بالکل تازہ نکلا ہو اس کی خرید و فروخت میں کوئی بھلائی نہیں کہ انھیں پکنے تک درخت میں چھوڑ دیا جائے البتہ انھیں توڑ کر فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ایسے ہی ہمیں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے روایت پہنچی ہے کہ تازہ تازہ نکلنے والا پھل توڑ کر فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں پس اسی کے ساتھ ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔

حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جب تک ثریا ظاہر نہ ہو جاتا اپنے پھلوں کو فروخت نہیں کرتے تھے یعنی کھجوروں کی خرید و فروخت۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَبِيعُ أَنْ يَبَاعَ شَيْءٌ مِنَ الْخَمَارِ عَلَى أَنْ يُتْرَكَ فِي النَّخْلِ حَتَّى يَبْلُغَ إِلَّا أَنْ يُحْمَرَ أَوْ يَصْفَرَ أَوْ يَبْلُغَ بَعْضَهُ فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ فَلَا بَأْسَ بِبَيْعِهِ عَلَى أَنْ يُتْرَكَ حَتَّى يَبْلُغَ فَإِذَا لَحْمِيحَةً أَوْ يَصْفَرَ أَوْ كَانَ إِخْضَرَ أَوْ كَانَ كُفْرَى فَلَا خَيْرَ فِي شَرِّهِمْ عَلَى أَنْ يُتْرَكَ حَتَّى يَبْلُغَ وَلَا بَأْسَ بِشَرَائِهِمْ عَلَى أَنْ يُقْطَعَ وَيَبَاعَ وَكَذَلِكَ بَلَّغْتَا عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَا بَأْسَ بِبَيْعِ الْكُفْرَى عَلَى أَنْ يُقْطَعَ فِيهِدَا تَأْخُذُ۔

۷۵۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ حَارِجَةَ بِنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَبِيعُ شَمَارَةً حَتَّى يَطْلُعَ الثَّرِيَّا يَعْنِي بَيْعَ النَّخْلِ۔

ف اگر درختوں پر ابھی پھل ظاہر نہ ہو یا ظاہر تو ہو لیکن بالکل کچا ہو تو اس کی خرید و فروخت منع ہے کیونکہ ممکن ہے کہ پھل قلیل نکلے یا نکلا ہو پھل کسی آفت کا شکار ہو جائے ایسے مشتری کو نقصان کا سامنا کرنا پڑے اس لیے اس کی خرید و فروخت منع ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ایک قفیز (نام پیمانہ) تر کھجور کو ایک قفیز خشک کھجور کے عوض دست بدست فروخت کرنے میں مہلانی نہیں ہے کیونکہ تر کھجور خشک ہو کر ایک قفیز سے کم مقدار میں باقی رہ جاتی ہے لہذا اس کی بیع فاسد ہوگی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَيْرٌ لَّا خَيْرَ فِي أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ قَفِيزًا رَطْبًا بِقَفِيزٍ مِنْ تَمْرٍ يَدَّ اَيْدِيًا لَآنَ الرُّطْبَ يَنْقُصُ إِذَا جَفَّ فَيَصِيرُ أَقْلًا مِنْ قَفِيزٍ فَلِذَلِكَ فَسَدَ الْبَيْعُ فِيهِ۔

۵۔ بَابُ مَا لَمْ يُقْبَضْ مِنَ الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ

اپنے قبضہ میں کرنے سے قبل کھانا وغیرہ فروخت کرنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حکم سے لوگوں کے لیے غلہ خریدا حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے غلہ پر قبضہ کرنے سے قبل اسے فروخت کر دیا اس بارے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو علم ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم غلہ وغیرہ کو فروخت نہ کرو حتیٰ کہ اس پر قبضہ نہ کرو۔

۷۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ حَكِيمَ ابْنَ حِزَامٍ ابْتَاعَ طَعَامًا أَمْرًا بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلنَّاسِ فَبَاعَ حَكِيمٌ الطَّعَامَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوْفِيَهُ فَسَمِعَ بِذَلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ وَقَالَ لَا تَبِعْ طَعَامًا ابْتَعْتَهُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَهُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص غلہ خریدے وہ اس کو فروخت نہ کرے حتیٰ کہ اس پر قبضہ نہ

۷۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ۔

ف اس کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ ایسی صورت میں بائع یا مشتری کو نقصان ہونے کا قوی امکان ہوتا ہے اگر بیع (فروخت شدہ چیز) ناقص ہو تو عمدہ چیز وصول کر لی تو مشتری کو نقصان ہوگا اور اگر بیع عمدہ تو ناقص کی قیمت وصول کر لی تو بائع کا نقصان ہوگا لہذا منع ہے۔

چوتھائی حصہ یا پانچواں حصہ اور ساتواں حصہ۔

۴۔ بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنْ بَيْعِ الثَّمْرِ بِالرُّطْبِ

ترکھجور کے بدلے خشک کھجور فروخت کرنے کے مکروہ ہونے کا بیان

حضرت اسود بن سفیان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی زہرہ کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن عیاش رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے جو کے عوض گندم فروخت کرنے والے کے متعلق سوال کیا؟ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ ان دونوں جنسوں سے بہتر کون سی ہے؟ حضرت زید بن عیاش رضی اللہ عنہ نے جواب دیا گندم۔ راوی حدیث کا بیان ہے کہ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے اس سے مجھے منع کیا اور انھوں نے مجھے کہا میں نے سنا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ترکھجور کے بدلے خشک کھجور کی خرید و فروخت کرنے والے کے بارے سوال کیا گیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ترکھجور جب خشک ہو جائے تو وزن کے لحاظ سے کم ہو جاتی ہے؟ لوگ نے عرض کیا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔

۴۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سَفْيَانَ أَنَّ تَمِيمًا أَبَا عَيْشٍ مَوْلَى لِبَنِي زُهْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَمِّي اشْتَرَى الْبَيْضَاءَ بِالسُّلَيْمِ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ أَيُّهَا أَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ قَالَ فَتَهَا نِي عَنْهُ وَقَالَ آتِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ عَمِّي اشْتَرَى الثَّمْرَ بِالرُّطْبِ فَقَالَ أَيْنَقُصِ الرُّطْبَ إِذَا بَيْسَ قَالُوا نَعَمْ فَتَهَا عَنْهُ۔

ف ترکھجوریں خشک ہو کر کم رہ جاتی ہیں لہذا نقصان اور گھائے کی صورت واضح ہے اس لیے یہ بیع منع ہے۔

مطلب یہ ہے کہ کسی چیز پر قبضہ کرنے سے قبل فروخت نہ کیا جائے لہذا کسی کے لیے مناسب نہیں ہے کہ کسی چیز کو خرید کر اسے فروخت کر ڈالے حتیٰ کہ اس پر قبضہ نہ کرے۔

الْقَبْضُ عَلَىٰ بَيْعِ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ حَتَّىٰ يَقْبِضَهُ فَلَا يَتَّبِعِي أَنْ يَبِيعَ شَيْئًا اشْتَرَاهُ رَجُلٌ حَتَّىٰ يَقْبِضَهُ -

۶۔ بَا الرَّجُلِ بَيْعُ الشَّيْءِ أَوْ غَيْرَهُ نَسِيئَةً ثُمَّ يَقُولُ انْقَدَنِي وَاصِعٌ عَنكَ

کوئی چیز نقد کم قیمت پر اور ادھار زیادہ قیمت پر فروخت کمینہ کا بیان

حضرت لسر بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سفاح رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابوصالح بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے دارنخلہ والوں سے ایک مقررہ وقت تک کے لیے (ادھار) کپڑا خریدا۔ پھر دارنخلہ والوں نے کوفہ جانے کا قصد کر لیا اور انھوں نے ان (ابوصالح بن عبید) سے فوراً نقدی ادا کرنے کا مطالبہ کر دیا تو ان (ابوصالح بن عبید) نے دارنخلہ والوں سے قیمت میں کمی کرنے کے لیے کہا بعد میں انھوں نے (ابوصالح) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس بارے دریافت کیا؟ انھوں نے جواب دیا میں تمہیں اس کے کھانے کی اجازت نہیں دے سکتا اور نہ اس کے کھلانے کی اجازت دے سکتا ہوں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص پر مدت مقررہ تک قرض واجب ہو مقروض کہے کہ اگر وہ (قرض خواہ) کچھ

۷۶۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنْ عَنِ يُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي مَالِحٍ بْنِ عُبَيْدِ مَوْلَى الشَّقَاجِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاعَ بَدْرًا مِنْ أَهْلِ دَارِ نَخْلَةَ إِلَى أَجَلٍ ثُمَّ أَرَادَ مَا لُحْدُ وَجَّحَ إِلَى كُوفَةَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَتَّقِدُوهُ وَيَضَعَهُ عَنْهُمْ فَسَأَلَ نَزِيدَ بْنَ كَابِيتٍ فَقَالَ لَدَامَكَ أَنْ تَأْكُلَ ذَلِكَ وَلَا تُوَكَّلَهُ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ مِنْ وَجَبَ لَهُ دَيْنٌ عَلَى رِئْسَانِ إِلَى أَجَلٍ فَسَأَلَ أَنْ يَضَعَهُ عَنْهُ وَيُعْجِلَ لَهُ مَا بَقِيَ لَمْ يَتَّبِعْ ذَلِكَ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَكَذَلِكَ كُلُّ شَيْءٍ يُبَاعُ مِنْ طَعَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَلَا يُبَاعُ أَنْ يُبَاعَهُ الَّذِي اشْتَرَاهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ وَكَذَلِكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَّا الَّذِي تَكَلَّمَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يَقْبِضَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا أَحِبُّ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَ ذَلِكَ فَيَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ نَأْخُذُ الْأَشْيَاءَ كُلَّهَا مِثْلَ الطَّعَامِ لَا يُبَاعُ أَنْ يُبَاعَ الْمُشْتَرِي شَيْئًا اشْتَرَاهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ كَذَلِكَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الدُّرِّ وَالْعَقَارِ وَالْأَمْوَالِ الَّتِي لَا تُحْوَلُ أَنْ تُبَاعَ قَبْلَ أَنْ تُقْبِضَ أَمَا نَحْنُ فَلَا نُجِيزُ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ حَتَّى يُقْبِضَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں ایسے ہی ہر چیز خواہ وہ غلہ یا کوئی اور چیز کسی کے لیے جائز نہیں ہے خریدنے کے بعد اس پر قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کر دے اور ایسے ہی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جس چیز کی فروخت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وہ غلہ ہے کہ اس پر قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کر دیا جائے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہر چیز کو غلہ کی مثل گمانا ہوں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے قول سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ تمام چیزیں غلہ کی مثل ہیں کسی چیز کو خرید کر اس پر قبضہ کرنے سے قبل فروخت کرنا درست نہیں ہے اور ایسے ہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے سوائے جائیداد غیر منقولہ کے کہ وہ میں اجازت دیتے ہیں مثلاً گھر، کھجور کا درخت اور یہ چیزیں منتقل نہیں ہو سکتیں لہذا ان پر قبضہ کرنے سے قبل فروخت کرنا جائز ہے لیکن ہم ان میں سے کسی کے بارے قبضہ کرنے سے قبل فروخت کرنا اجازت نہیں دیتے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں غلہ کی خرید و فروخت کرتے تھے تو آپ نے ہمارے پاس ایک شخص بھیجا کہ ہمیں کھا کہ ہم خریدی ہوئی اپنی اشیاء کو بیچیں۔ قبل دوسری جگہ منتقل کر لیا کریں۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں ایسے ہی ہر چیز خواہ وہ غلہ یا کوئی اور چیز کسی کے لیے جائز نہیں ہے خریدنے کے بعد اس پر قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کر دے اور ایسے ہی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جس چیز کی فروخت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا وہ غلہ ہے کہ اس پر قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کر دیا جائے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہر چیز کو غلہ کی مثل گمانا ہوں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے قول سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ تمام چیزیں غلہ کی مثل ہیں کسی چیز کو خرید کر اس پر قبضہ کرنے سے قبل فروخت کرنا درست نہیں ہے اور ایسے ہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے سوائے جائیداد غیر منقولہ کے کہ وہ میں اجازت دیتے ہیں مثلاً گھر، کھجور کا درخت اور یہ چیزیں منتقل نہیں ہو سکتیں لہذا ان پر قبضہ کرنے سے قبل فروخت کرنا جائز ہے لیکن ہم ان میں سے کسی کے بارے قبضہ کرنے سے قبل فروخت کرنا اجازت نہیں دیتے۔

۷۶ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا بِنُبَاعِ الطَّعَامِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ عَلَيْنَا مِنْ يَأْمُرُنَا بِأَنْتِقَالِهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي بِنُبَاعِهِ فَبِيرَ إِلَى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ أَنْ يُبَاعَ. قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا كَانَ يُرَادُ بِهَذَا

معاملہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ کوئی شخص دو قفیز جو سے ایک قفیز گندم دست بدست خریدے۔ اس سلسلے میں ایک مشہور حدیث ہے جو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونا سونے کے بدلے برابر برابر، چاندی چاندی کے بدلے برابر برابر، گندم گندم کے بدلے برابر برابر اور جو، جو کے بدلے برابر برابر (خرید و فروخت) ہوں گے۔ چاندی کے عوض سونا لینا جبکہ چاندی زیادہ ہو میں کوئی مضائقہ نہیں جو کے عوض گندم وصول کرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ جو زیادہ ہوں اور دست بدست ہوں۔ اس سلسلے میں بہت سی احادیث مشہور ہیں یہی امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

تَشْتَرِي الرَّجُلُ قَفِيْزَيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ بِقَفِيْزٍ مِنْ حِنْطَةٍ يَدًا يَدًا وَالْحَدِيْثُ الْمَعْرُوْفُ فِيْ ذَلِكَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مَثَلًا بِمِثْلٍ وَ اَلْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مَثَلًا بِمِثْلٍ وَ اَلْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ مَثَلًا بِمِثْلٍ وَ اَلشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مَثَلًا بِمِثْلٍ وَ لَا بَأْسَ اِنْ تَاخَذَ الذَّهَبُ بِالْفِضَّةِ وَ اَلْفِضَّةُ وَ اَلْكَثْرُ وَ لَا بَأْسَ اِنْ تَاخَذَ اَلْحِنْطَةُ بِالشَّعِيْرِ وَ اَلشَّعِيْرُ اَكْثَرُ يَدًا يَدًا فِيْ ذَلِكَ اَحَادِيْثٌ كَثِيْرَةٌ مَعْرُوْفَةٌ وَ هُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيفَةَ وَ الْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۸۔ بَابُ الرَّجُلِ يَبِيْعُ الطَّعَامَ نِسْبَةً ثُمَّ يَشْتَرِيْ بِذَلِكَ الثَّمَنِ شَيْئًا اٰخَرَ

غلہ ادا کر بیچ کر پھر اس کی قیمت سے دوسری چیز خریدنے کا بیان

حضرت ابو زناد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن مسیب اور حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہما اس معاملہ کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی آدمی سونا کے عوض غلہ فروخت کرے پھر سونے پر قبضہ کرنے سے قبل اس کے عوض کھجور خرید لے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس معاملہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ کوئی آدمی اس (سونا)

۷۶۹۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَّارٍ كَانَ يَكْرَهُانِ اَنْ يَبِيْعَ الرَّجُلُ طَعَامًا اِلَى اَجَلٍ يَذْهَبُ ثُمَّ يَشْتَرِيْ بِذَلِكَ الذَّهَبِ تَمْرًا اَقْبَلَ اَنْ يَقْبِضَهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَ نَحْنُ لَا نَرَى بَأْسًا اَنْ يَشْتَرِيْ بِهَا تَمْرًا اَقْبَلَ اَنْ يَقْبِضَهَا اِذَا كَانَ

لَا تَهٗ يَعْجَلُ قَلِيلًا بِكَثِيرٍ دَيْنًا فَكَانَكَ
يَبِيْعُ قَلِيلًا نَقْدًا اِبْكَثِيْرٍ دَيْنًا وَهُوَ قَوْلُ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَرَيْدِ بْنِ كَابِيْتٍ وَ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ -

رقم کم کرے تو باقی ماندہ قرض وہ فوراً ادا کرے گا تو
یہ جائز نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں کثیر قرض کی بجائے
قلیل قرض ادا کرے گا۔ یہی حضرت عمر فاروق، حضرت
زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم
کا قول ہے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
کا قول ہے۔

۱۔ بَابُ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الشَّعِيرَ بِالْحِنْطَةِ

گندم کے عوض جو خریدنے کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
سلیمان بن لیسا رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت
عبدالرحمن بن اسود کی سواری کا چارہ ختم ہو گیا انھوں نے
اپنے غلام سے کہا تم اپنے گھر سے گندم لے جاؤ اور
اس کے عوض جو خرید لاؤ اور تم بالکل دونوں جنسوں کے
برابر برابر لین دین کرنا۔

۴۸۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ سَلِيْمَانَ
ابْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَسْوَدِ
ابْنَ عَبْدِ يَعُوْثٍ فِتِي عَلَفَ دَابَّتَهُ فَقَالَ
لِغُلَامِيْ خُذْ مِنْ حِنْطَةٍ اَهْلِكَ فَاشْتَرِ بِهَا
شَعِيْرًا وَّلَا تَأْخُذْ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم اس

قَالَ مُحَمَّدٌ وَكُنَّا نَدْرِيْ بِاَسَاطِيْرٍ

ف گندم اور جو کو مساوی طور پر لینا اور دینا حضرت عبدالرحمن بن اسود کے نزدیک جائز ہے اس سلسلے میں ان کی دلیل
کہ گندم اور جو کو ایک ہی جنس تصور کیا جاتا ہے درحقیقت یہ ان کا اپنا ذاتی اجتہاد ہے۔
امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے فقہاء کے نزدیک ایک کلو گندم کے عوض دو کلو جو وصول کیے
جاسکتے ہیں۔ ان کی دلیل حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث ہے الحنطة بالحنطة مثلاً بمثل
والشعيرة بالشعيرة مثلاً بمثل الخ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ گندم اور جو الگ الگ جنس ہے
دونوں ایک نہیں ہیں۔

تو یہ جائز نہیں ہے۔ بیوپاریوں کو شہر سے باہر ملنے کے بارے میں یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی اس باہر والی زمین میں جا کر ان سے ملاقات کرنے میں شہر کے باشندوں کے نقصان کا امکان ہو تو اس آدمی کا ایسا کرنا جائز نہیں ہے اور جب (لائی جہلنے والی) اشیاء عام ہوں اور ان (بیوپاریوں) سے ملاقات کرنے میں شہر کے باشندوں کے لیے نقصان کا امکان نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

فَلَيْسَ يَتَّبَعِي أَنْ يُفْعَلَ ذَلِكَ بِهَا قَدْ أَكْثَرَتِ الْأَشْيَاءُ بِهَا حَتَّى صَارَ ذَلِكَ لَا يَضُرُّ بِأَهْلِهَا فَلَا بَأْسَ بِدَلِكِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

۱۔ بَابُ الرَّجُلِ يُسَلِّمُ فِيمَا يَكَالُ

مکیلی رہا پی اور تولی جانے والی چیزوں میں بیع سلم کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اس معاملہ میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی آدمی متعین شدہ قیمت کے بدلے ادھار چیز خریدے خواہ بائع کے پاس غنہ موجود ہو یا نہ ہو لیکن وہ چیز کھیت میں نہ ہو کہ اس کا تیار ہونا معلوم نہ ہو اور یا کھجور ہو (کہ درخت پر ہونے کے باعث) اس کا تیار (پکنا) واضح نہ ہو۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مچھلوں کی خرید و فروخت سے منع فرمایا حتیٰ کہ ان کا پکنا واضح ہو جائے۔ ف

۱۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَتَّبَعَ الرَّجُلُ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ بِسَعْرِ مَعْلُومٍ إِنْ كَانَ لِصَاحِبِهِ طَعَامٌ أَوْ لَمْ يَكُنْ مَا لَمْ يَكُنْ فِي زَرْعٍ لَمْ يَبْدَأْ صِلَاحَهَا أَوْ فِي تَمْرٍ لَمْ يَبْدَأْ صِلَاحَهَا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الشَّمَارِ وَعَنْ شَرَايِهَا حَتَّى يَبْدَأَ صِلَاحَهَا -

ف بیع سلم، اس بیع میں بیع (جس چیز کا خریدنا مقصود ہو) بائع کے ذمہ قرض ہوتی ہے جبکہ مشتری فی الفور (جلدی سے) ٹمن (قیمت) ادا کر دیتا ہے جو روپیہ (بطور قیمت) ادا کرتا ہے اسے سلم، جسے دیا جاتا ہے (جاری ہے)

عوض کھجور خریدے اس پر قبضہ کرنے سے قبل
جیکہ کھجور کی مقدار متعین ہو اور وہ ادھار نہ ہو۔ حضرت
سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ قول بیان کیا
گیا تو انھوں نے اسے ناپسند قرار نہ دیا بلکہ انھوں نے
کہا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

الْقَمَرِ بَعِيْنٍ وَلَمْ يَكُنْ دَيْنًا وَقَدْ ذَكَرْنَا
الْقَوْلَ لِسَعِيْدِ بْنِ جَبْرِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا
قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
الْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

و۔ بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ التَّجَشُّسِ وَتَلَقِّي السِّلْعِ

دلالی اور بیوپاری (کی آمد پر شہر کے باہر) ملنے کے مکروہ ہونے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر کے
باہر بیوپاریوں سے (ان کی آمد پر) ملاقات کرنے
سے منع فرمایا حتیٰ کہ وہ بازاروں میں داخل ہو جائیں
اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دلالی (بڑھا چڑھا کر بولی
دینے) سے منع فرمایا۔ ف

۷۷۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى أَنْ تُلْقَى السِّلْعَ حَتَّى تَهْبِطَ الْأَسْوَاقُ
وَنَهَى عَنِ التَّجَشُّسِ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ یہ تمام امور مکروہ ہیں
”تجسس“ سے مراد وہ شخص ہے جو اگر قیمت بڑھانا چلا
جائے اور وہ چیز خریدنا چاہتا ہو جیکہ دوسرا آدمی اس
کی بڑھائی ہوئی قیمت کے مطابق (مہنگی) چیز خریدے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ كُلَّ ذَلِكَ مَكْرُوهٌ
فَأَمَّا التَّجَشُّسُ فَالرَّجُلُ يَحْضُرُ فَيُرِيدُ فِي الْقَمَرِ وَ
يُعْطَى فِيهِ مَا لَا يُرِيدُ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهِ لَيْسَتْ بِذَلِكَ
غَيْرًا فَيَشْتَرِي عَلَى سَوْمٍ فَهَذَا لَا يَنْبَغِي وَأَمَّا
تَلَقِّي السِّلْعِ فَكُلُّ أَرْضٍ كَانَ ذَلِكَ يَضُرُّ بِأَهْلِهَا

ف باہر جا کر بیوپاریوں سے سستی چیز خرید کر شہری لوگوں کو حد سے زیادہ مہنگی بیچنے کا امکان موجود ہے
اس لیے اس سے منع کیا گیا ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنْ يَحْلِفَ فَأَمَّا تَجَعُّ
الْغُلَامُ فَصَحَّ عِنْدَهُ الْعَيْدُ كَبَاعَهُ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بَعْدَ ذَلِكَ بِأَلْفٍ
وَتَحْمِيسٍ مِائَتًا دُرْهَمٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا : میں نے غلام عیب سے بری الذمہ کی شرط پر فروخت کیا ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائیں کہ انھوں نے غلام اس حالت میں فروخت کیا کہ انھیں اس کی بیماری کا علم نہیں تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے قسم کھاتے سے انکار کر دیا تو غلام واپس کر دیا گیا وہ غلام حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بالکل تندرست ہو گیا بعد میں انھوں نے اسے ڈیڑھ ہزار درہم میں فروخت کیا۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ انھوں نے تمام عیوب سے بری الذمہ ہونے کی شرط پر غلام فروخت کیا اور ایسے ہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بری الذمہ ہونے کی شرط پر (غلام) فروخت کیا جس سے ان کے نزدیک بری الذمہ ہونے کی شرط جائز ثابت ہوتی ہے۔ ہم حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول سے دلیل اخذ کرتے ہیں جس شخص نے کوئی غلام یا کوئی اور چیز

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَّغْنَا عَنْ تَمِيمِ بْنِ تَابِتٍ
أَنَّهُ قَالَ مَنْ بَاعَ غُلَامًا بِالْبِرَاءَةِ فَهُوَ
بِرِّي مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ كَذَلِكَ بَاعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ بِالْبِرَاءَةِ وَرَأَاهَا بِرَاءَةً جَائِزَةً
فَيَقُولُ تَمِيمُ بْنُ تَابِتٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ نَاخِذُ مَنْ بَاعَ غُلَامًا أَوْ شَيْئًا وَتَبَدَّ
مِنْ كُلِّ عَيْبٍ وَرَضِيَ بِذَلِكَ الْمُشْتَرِي
وَقَبَضَهُ عَلَى ذَلِكَ فَهُوَ بِرِّي مِّنْ كُلِّ
عَيْبٍ عَلَيْهِ أَوْلَمُ يَعْلَمُهُ لِأَنَّ الْمُشْتَرِيَّ

ف اگر بائع بیع کے تمام عیوب بیان کر دے یا بیع میں عیوب مشتری کے پاس جا کر پیدا ہوئے ہوں تو بائع بری الذمہ قرار پائے گا اور مشتری کو بیع ختم کرنے کا بالکل اختیار نہیں ہوگا اگر بائع نے بیع کے کچھ عیوب مشتری سے پوشیدہ رکھے اور بعد میں مشتری کو ان کا علم ہو گیا تو مشتری بیع ختم کر سکتا ہے اگر بیع میں عیوب کے بارے بائع کو علم نہ ہو، اس نے تمام عیوب سے بری الذمہ ہونے کی شرط پر بیع کی جبکہ بعد میں مشتری کو ان عیوب کا علم ہو گیا، تو بائع بری الذمہ قرار پائے گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا عِنْدَنَا لَا بَأْسَ بِهِ وَهُوَ
السَّلَامُ يُسَلِّمُ الرَّجُلَ فِي طَعَامٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ
يَكْبَلُ مَعْلُومٍ مِنْ صَتِيفٍ مَعْلُومٍ وَلَا خَيْرَ فِي أَنْ
أَنْ يُشْتَرَطَ ذَلِكَ مِنْ زُرْعٍ مَعْلُومٍ أَوْ مِنْ مَخْلٍ
مَعْلُومٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس میں
ہمارے نزدیک کوئی حرج نہیں بیع "سلم" یہ ہے کہ
کوئی آدمی مقررہ غلہ کی مقررہ وقت تک کے لیے قیمت
کی وضاحت کرے اور جب اس بارے کھیت یا درخت
کا تعین کر دیا جائے تو اس میں کوئی بہتری نہیں ہے
اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۱۱۔ بَابُ بَيْعِ الْبَرَاءَةِ

خرید و فروخت میں عیب سے بری الذمہ ہونے کا بیان

۷۷۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ بَاعَ
غُلَامًا لَهُ بِشَمَانٍ مِائَةَ دِرْهَمٍ بِالْبَرَاءَةِ
وَقَالَ الَّذِي ابْتاعَ الْعَبْدَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
بِالْعَبْدِ إِذًا لَمْ تُسَمِّ لِي فَاخْتَصَمَا إِلَى عُثْمَانَ
ابْنِ عَفَّانَ فَقَالَ الرَّجُلُ بَاعَنِي عَبْدًا وَبِهِ
دَاءٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ بَعْتَهُ بِالْبَرَاءَةِ فَقَضَى
عُثْمَانُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ أَنْ يَحْلِفَ بِاللَّهِ
لَقَدْ بَاعَهُ وَمَا بِهِ دَاءٌ يَعْلَمُهُ قَتَابِي

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک
غلام عیب سے بری الذمہ ہونے کی شرط پر آٹھ سو
درہم میں فروخت کیا۔ خریدنے والے نے حضرت
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ غلام بیمار ہے تم
نے مجھے اس بارے بتایا نہیں دونوں (خریدار اور حضرت
عبد اللہ بن عمر) اپنا جھگڑا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
کی خدمت میں لے گئے۔ خریدار آدمی نے عرض کیا۔
انہوں نے مجھے غلام فروخت کیا جبکہ غلام بیمار تھا

القیہ حاشیہ صفحہ ۵۲۹ کا) اسے سلم البیہ بیع کو مسلم فیہ اور ثمن کو رأس المال کہا جاتا ہے بیع مطلق کے انعقاد کے جو ارکان
ہیں وہ "بیع سلم" کے بھی ارکان ہیں بیع سلم کے منقذ ہونے کی کچھ شرائط ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔
(۱) بیع میں شرط خیار بالکل نہ ہو (۲) رأس المال کا واضح ہونا (۳) رأس المال کی نوع (قسم) کا بیان کرنا (۴) کھرے یا کھرے
ثمن کی وضاحت کرنا (۵) رأس المال کی مقدار کا تعین کرنا اور (۶) مجلس بیع میں رأس المال پر سلم البیہ کا قابض ہو جانا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ہر قسم کی دھوکے والی بیع فاسد ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حیوان میں ربا (اسود) نہیں ہے اور تین قسم کے حیوانوں کی بیع منع ہے (۱) مضامین (۲) ملائح اور (۳) جبل الحبلہ۔ مضامین سے مراد اونٹوں کی ٹوٹوں اور ٹہنیوں کے پیٹ والے (اولاد) حیوانات ہیں اور ملائح سے مراد اونٹوں کی پشت میں موجود حیوانات ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”جبل الحبلہ“ کی بیع سے منع فرمایا۔ یہ زمانہ جاہلیت کی بیع تھی۔ اس کی صورت یہ تھی کہ کوئی شخص اس شرط پر ادنیٰ خریدتا تھا کہ اس کا بچہ پیدا ہوگا پھر جب بچہ کا بچہ پیدا ہوگا تو قیمت ادا کرے گا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ تمام بیوع مکروہ ہیں اور یہ جائز نہیں ہیں کیونکہ ہمارے نزدیک ان کی بنیاد دھوکہ پر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکے کی بیع سے منع فرمایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كَلِمَةٌ نَأْخُذُ بِبَيْعِ الْغَدْرِي
كَلِمَةٌ قَاسِدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ -

۴۴۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا
رِبَا فِي الْحَيَوَانِ وَإِنَّمَا نَهَى عَنِ الْحَيَوَانِ عَنِ ثَلَاثٍ عَنِ
الْمَضَامِينِ وَالْمَلَائِحِ وَجَبَلِ الْحَبْلَةِ وَالْمَضَامِينِ
مَا فِي بَطُونِ إِبَاتِ الْإِبِلِ وَالْمَلَائِحِ
مَا فِي ظُهُورِ الْجَمَالِ -

۴۴۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبْلَةِ
وَكَانَ بَيْعًا يَبْتِئَانُهُ الْجَاهِلِيَّةُ يَبِيعُ
أَحَدُهُمُ الْجَذْوَةَ أَنْ تُنْتَجِعَ الثَّقَاتُ ثُمَّ
تُنْتَجِعَ الْبَطْنُ فِي بَطْنِهَا -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا الْبَيُوعُ كُتْمًا
مَكْرُوهَةً وَلَا يَبْغَى لِأَنَّهَا غَرَرٌ عِنْدَنَا وَ
قَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ بَيْعِ الْغَدْرِي -

قَدْ بَرَّعَهُ مِنْ ذَلِكَ فَمَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ
 قَالُوا يَبْرءُ الْبَائِعُ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ لَمْ
 يَعْلَمْهُ فَمَا مَا عَلِمَهُ وَكَتَمَهُ فَإِنَّهُ لَا
 يَبْرَأُ مِنْهُ وَكَالُوا إِذَا بَاعَهُ بَيْعَ الْمُبْدَاتِ
 بَرِيءًا مِنْ كُلِّ عَيْبٍ عَلِمَهُ أَوْ لَمْ يَعْلَمْهُ إِذَا
 قَالَ أَتَبِعْتُكَ بَيْعَ الْمُبْدَاتِ قَالَ ذِي يَقْرَأُ
 أَكْبَرًا مِنْ كُلِّ عَيْبٍ وَبَيَّنَّ ذَلِكَ أُخْرَى
 أَنَّ تَبْرَأُ لِمَا اشْتَرَطَ مِنْ هَذَا وَهُوَ
 قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَوْلُنَا وَالْعَامَّةِ -

تمام عیوب سے بری الذمہ ہونے کی شرط پر فروخت
 کی اور خریدار بھی اس شرط پر رضامندی کا اظہار کرے
 اور اس چیز کو اپنے قبضہ میں کرے تو بائع (بیچنے والا)
 بری الذمہ ہو جائے گا خواہ وہ کسی عیب کو جانتا ہو یا
 نہ جانتا ہو کیونکہ خریدار نے اسے بری الذمہ قرار دے دیا
 ہے لیکن اہل مدنیہ فرماتے ہیں کہ بائع (بیچنے والا) ان
 عیوب سے بری الذمہ ہو گا جن کے بارے وہ جانتا نہیں
 تھا لیکن وہ عیوب جن کے بارے وہ جانتا تھا اور
 انھیں پوشیدہ رکھا ان سے بری الذمہ نہیں ہو گا اور وہ
 مزید فرماتے ہیں اگر بائع نے تمام عیوب سے بری الذمہ
 ہونے کی شرط پر کوئی چیز فروخت کی یا وہ عیب کے
 بارے جانتا نہیں تھا تو کہا کہ یہ ہر عیب سے بری
 ہو کر فروخت کرتا ہوں اور اس نے عیب کے بارے
 وضاحت بھی کر دی تو مناسب یہ ہے کہ وہ بری الذمہ
 ہو جائے گا کیونکہ اس نے اس (بری الذمہ ہونے) کی
 شرط عائد کر دی تھی۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
 ہمارا اور عام فقہاء کا قول ہے۔

۱۲۔ بَابُ بَيْعِ الْغَرَبِ

دھوکہ کی بیع کا بیان

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے

۱۲۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَأَخْبَرَنَا أَبُو حَانِيظٍ
 ابْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَبِ -

ف زندگی کے ہر شعبہ میں دھوکہ دینا منع اور حرام ہے لہذا بیع کی ہر وہ صورت جس میں کسی کو دھوکہ ہو سکتا ہے منع ہے۔

عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ
اِشْتِرَاءِ التَّمْرِ فِي رُعْدُسٍ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ
وَالْمُحَاقَلَةِ كَرَاءِ الْأَرْضِ -

بیع مزابنہ اور بیع محاقلہ سے منع فرمایا۔ بیع مزابنہ کی صورت یہ ہے کہ کھجور کے درخت پر موجود کھجوروں کے عوض خشک کھجوریں خریدنا اور بیع محاقلہ سے مراد زمین کا کرایہ ہے۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ الْمُزَابَنَةُ عِنْدَنَا اِشْتِرَاءُ
التَّمْرِ فِي رُعْدُسٍ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا لَا يَدْرِي
التَّمْرَ الَّذِي أُعْطِيَ أَكْثَرَ أَوْ أَقَلَّ وَالذَّبِيبُ
بِالْحَبِّ لَا يَدْرِي أَيُّهُمَا أَكْثَرُ وَالْمُحَاقَلَةُ اِشْتِرَاءُ
الْحَبِّ فِي السُّبُلِ بِالْحِنْطَةِ لَا يَدْرِي أَيُّهُمَا
أَكْثَرُ وَهَذَا كُلُّهُ مَكْرُوهٌ وَلَا يَدْبَعِي
مُبَاشِرَةً، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ
وَقَوْلِنَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے نزدیک بیع مزابنہ کی صورت کھجور کے درخت پر موجود پھل کے عوض اندازے سے خشک کھجوریں خریدنا اور یہ معلوم نہ ہو کہ جو خشک کھجوریں دی گئی ہیں وہ زیادہ ہیں یا کم اور خشک انگوروں کو تر انگوروں کے عوض خریدنا معلوم نہ ہو کہ دونوں میں سے کثیر کیا ہے اور بیع محاقلہ یہ ہے کہ گندم کی بالیوں میں موجود گندم کے بدلے اندازے سے خشک گندم خریدنا جبکہ دونوں میں سے کسی کی قلت و کثیر معلوم نہ ہو یہ تمام کی تمام صورتیں مکروہ ہیں اور اسی بیع جائز نہیں ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

ف ایک روایت میں ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ الصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ”عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ“ (امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مترجم، مسند امام اعظم ابو حنیفہ، صفحہ ۳۱۵، ادارہ نشریات اسلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ اور بیع محاقلہ سے منع فرمایا۔

بیع مزابنہ: بیع مزابنہ کی شکل یہ ہے کہ درختوں پر موجود کھجوروں کو کچھ مقدار خشک کھجوروں کو ناپ کر فروخت کرنا ہے اور یا بلیوں پر موجود انگوروں کو خشک انگوروں کے ساتھ فروخت کرنا ہے۔

بیع محاقلہ: بیع محاقلہ کی صورت یہ ہے کہ بالیوں میں موجود گندم کو کچھ مقدار تیار گندم کو ناپ کر فروخت کرنا ہے۔

بیع کی یہ دونوں صورتیں مجہول ہیں اور زمانہ جاہلیت کے خرید و فروخت کے طریقے ہیں اور یہ دونوں ممنوع ہیں۔

۱۳۔ بَابُ بَيْعِ الْمَزَابِنَةِ

بیع مزابنہ کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا اور بیع مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر موجود کھجوروں کو خشک کھجوروں کے عوض اور انگوروں کو خشک انگوروں کے عوض اندازے سے فروخت کرنا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ اور بیع محافلہ سے منع فرمایا۔ بیع مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر موجود کھجوروں کو خشک کھجوروں کے عوض فروخت کرنا اور بیع محافلہ یہ ہے کہ کھیتوں میں اُگنے والی گندم (جو ابھی بالیور میں ہے) کے بدلے خشک گندم کی خرید و فروخت کرنا اور (یا) زمین کے کرائے کے بدلے خشک گندم وصول کرنا، حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرے

نے (حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے) سوال کیا کہ زمین کے کرایے کے عوض سونا یا چاندی وصول کرنا کیسا ہے؟ انھوں نے جواب دیا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حضرت داؤد بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابن احمد کے آزاد کردہ غلام حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۴۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمَزَابِنَةِ وَالْمُزَابِنَةِ بِبَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَبَيْعِ الْعِنَبِ بِالتَّيِّبِ كَيْلًا۔

۴۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَأَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمَزَابِنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمَزَابِنَةَ لِشْتَرَاءِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالْمُحَاقَلَةَ لِشْتَرَاءِ الزَّرْعِ بِالتَّحْنِطَةِ وَاسْتِكْرَاءِ الزَّرْعِ بِالتَّحْنِطَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَأَلْتُ عَنْ كِتَابَتِهَا بِالذَّهَبِ وَالتَّوْبَتِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ۔

۴۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا دَاؤُدُ بْنُ الْحَصَيْنِ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَحْمَدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يَخْتَدِمُ مَعَهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس بیعت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کسی شخص نے گوشت کے عوض زندہ بکری کی خرید و فروخت کی یہ معلوم نہ ہو کہ گوشت زیادہ ہے یا بکری میں گوشت زیادہ ہے تو بیع فاسد اور مکروہ ہے اور یہ بیع جائز نہیں ہوگی اور یہ بیع، بیع مزایمہ اور بیع محاقلہ کی مثل قرار پائے گی اور ایسے ہی زیتون کا تیل زیتون کے عوض اور تلوں کے عوض تلوں کے تیل کی بیع ہے (یعنی فاسد باطل ہے)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَدَمٌ مِّنْ بَاعَ لِحْمًا
مِّنْ لَّحْمِ الْغَنَمِ بِشَاةٍ حَيَّةٍ لَا يُدْرَى اللَّحْمُ
أَكْثَرُ أَوْ مَا فِي الشَّاةِ أَكْثَرُ فَالْبَيْعُ فَاسِدًا
مَكْرُوهًا لَا يَنْبَغِي وَهَذَا مِثْلُ الْمَذَابَنَةِ وَ
السُّحَاقِلَةِ وَكَذَلِكَ بَيْعُ الزَّيْتُونِ بِالزَّيْتِ
وَدُهْنِ السِّسْمِ بِالسِّسْمِ۔

❖ ❖ ❖ ❖

۱۵۔ بَابُ الرَّجُلِ يُسَاوِمُ الرَّجُلَ بِالشَّيْءِ فَيَزِيدُ عَلَيْهِ أَحَدًا

کسی شخص کے کوئی چیز خریدنے پر دوسرے شخص کا زیادہ قیمت لگانے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ایک شخص دوسرے کے سودے کو نہ خریدے۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب ایک شخص کسی چیز کی خرید و فروخت میں مصروف ہو تو دوسرے کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اس چیز کی زیادہ قیمت لگائے حتیٰ کہ وہ خریدے یا اسے بھجور دے۔

۷۸۲۔ أَحْبَبْنَا مَا لَكَ حَتَّى تَنَاوِعَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَدَمٌ لَا يَنْبَغِي
إِذَا سَاوَمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ بِالشَّيْءِ أَنْ يَزِيدَ
عَلَيْهِ غَيْرَهُ فِيهِ حَتَّى يَشْتَرِيهِ أَوْ يَدَّعِيَهُ۔

❖ ❖ ❖ ❖

ف یہ عمل قیمت بڑھانے یا دوسرے بھائی کو بیع سے محروم کرنے کا سبب ہو سکتا ہے لہذا یہ ممنوع ہے۔

۱۴۔ بَابُ شُرَاةِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ

گوشت کے عوض جانور خریدنے کا بیان

حضرت ابو الزناد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گوشت کے بدلے جانور کی بیع منع ہے حضرت ابو الزناد رضی اللہ عنہ (راوی حدیث) نے فرمایا کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے کہا: کوئی آدمی دس بکریوں یا ایک بکری کے عوض ایک اونٹ خریدتا ہے تو اس بار آپ مجھے بتائیں؟ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اگر خریدار نے اسے ذبح کرنے کی نیت سے خریدا ہے تو اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ حضرت ابو الزناد رضی اللہ عنہ (راوی حدیث) بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ گوشت کے عوض جانور خریدنے سے منع کرتے تھے ابان اور شام دور ہوں تو گورنروں کو تحریری طور پر اس سے منع کرتے تھے

حضرت داؤد بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو پوچھا کہ فرماتے ہوئے سنا: گوشت کو ایک بکری یا دو بکریوں کے عوض خرید و فروخت کرنا زمانہ جاہلیت کا جو اب ہے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھیں یہ روایت پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کے عوض جانور کی خرید و فروخت سے منع فرمایا

۷۷۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا اشْتَرَى شَارِقًا بِعَشْرِ شِيَاهِ أَوْ قَالَ شَاهٍ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ إِنْ كَانَ اشْتَرَاهَا لِيُنَحِّدَهَا فَلَا خَيْرَ فِي ذَلِكَ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ وَكَانَ مِنْ أَذْرَكُتٍ مِنَ النَّاسِ يَنْهَوْنَ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ وَكَانَ يَكْتُبُ فِي عَهْدِ الْعُمَالِ فِي زَمَانِ أَبَانَ وَهَشَامٍ يَنْهَوْنَ ذَلِكَ۔

۷۸۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحَصِينِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ وَكَانَ مِنْ مِيسِرِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ بَيْعُ اللَّحْمِ بِالشَّاهِ وَالشَّاتِينَ۔

۷۸۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ

اتنی رقم کی فلاں چیز خریدی تو بائع (فروخت کرے والے) کے قدبعت بے شک میں نے فروخت کر دی کہنے تک اسے رجوع کرنے کا اختیار ہوگا۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۱۰۔ بَابُ الْإِخْتِلَافِ فِي الْبَيْعِ بَيْنَ الْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِي

بائع اور مشتری کا بیع میں اختلاف ہونے کا بیان

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خرید و فروخت کرنے والوں کا جب بیع میں اختلاف ہو جائے تو بائع کا قول مغرب ہوگا یا دونوں بیع کو مسترد کر دیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب بائع اور مشتری کا قیمت میں اختلاف ہو جائے تو دونوں قسم اٹھائیں اور بیع مسترد کر دیں۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے یہ تو تب ہے کہ فروخت شدہ چیز اپنی اصلی حالت میں موجود ہو اور اگر مشتری (خریدنے والے) نے اسے نقصان پہنچا دیا ہو تو اس کی قیمت کے سلسلے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے

۴۸۳۔ أَخْبَرَكَ مَالِكٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَتْ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا بَاعَ بَيْعَانِ تَبَايَعَا فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ أَنْ يَتَرَادَا إِنْ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُ إِذَا اخْتَلَفَا فِي الثَّمَنِ تَخَالَفَا وَتَرَادَا الْبَيْعَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا إِذَا كَانَ الْبَيْعُ قَائِمًا بَيْنَهُمَا فَإِنْ كَانَ الْمُسْتَرِي قَدْ اسْتَهْلَكَ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْمُسْتَرِي فِي الثَّمَنِ فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَمَّا فِي قَوْلِنَا فَيَتَخَالَفَانِ وَيَتَرَادَا إِنْ الْبَيْعَةُ -

ف کیوں کہ بائع کو عام طور پر نقصان ہونے کا احتمال ہوتا ہے دونوں (بائع اور مشتری) میں سے جو قسم نہ اٹھائے وہ جھوٹا قرار دیا جائے گا کیونکہ سچی قسم اٹھانے میں بالکل وبال نہیں ہوتا اور نہ اس سے اس بارے باز پرس ہوگی۔

۱۶۔ بَابُ مَا يُوجِبُ الْبَيْعَ بَيْنَ الْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِي

بائع اور خریدار کے درمیان جس چیز سے بیع چکی ہو جاتی ہے، کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خرید و فروخت کرنے والے دونوں کو جبراً ہونے تک بیع ختم کرنے کا اختیار ہوتا ہے سوائے بیع خیار کے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ ہمیں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ کی روایت پہنچی ہے کہ انھوں نے فرمایا: بائع اور مشتری (خرید و فروخت کرنے والے) دونوں کو جبراً ہونے تک اختیار حاصل ہوتا ہے انھوں (حضرت ابراہیم) نے مزید فرمایا: خرید و فروخت کرنے والے دونوں کو اس وقت اختیار ہوتا ہے جب تک گفتگو ختم نہیں کر لیتے اس کی صورت یوں ہے کہ جب بائع (فروخت کرنے والا) کہے کہ بعتک (میں نے فلاں چیز تمہیں فروخت کی۔ دوسرے شخص سے اشتراک میں) (میں نے خرید لی) کہنے تک اسے اختیار ہوگا اور یا یوں کہ مشتری (خریدنے والا) نے کہا: یہ

۴۸۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُبْتَاعَانِ كُلُّهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِ مَالِهِ يَتَفَرَّقُ قَالَ: إِلَّا الْبَيْعَ الْخِيَارِ. قَالَ مُحَمَّدٌ: وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَتَفْسِيرُهُ: عِنْدَنَا عَلَى مَا بَدَعْنَا عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ: الْمُبْتَاعَانِ بِالْخِيَارِ مَالُهُ يَتَفَرَّقُ قَالَ: مَالُهُ يَتَفَرَّقُ قَالَ: عَنْ مَنْطِقِ الْبَيْعِ إِذْ قَالَ الْبَائِعُ: قَدْ بَعْتُكَ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ مَالَهُ يَقُولُ: الْآخِرُ قَدْ اشْتَرَيْتُ فَإِذَا قَالَ: الْمُشْتَرِي: قَدْ اشْتَرَيْتُ بِكَذَا أَوْ كَذَا فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ مَالَهُ يَقُولُ الْبَائِعُ: قَدْ بَعْتُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

ف ایجاب و قبول سے بیع منعقد ہو جاتی ہے بعد میں بیع کو فسخ کرنا درست نہیں ہے البتہ بیع خیار میں بعد بھی مشتری کو بیع ختم کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ نیز بیع میں کوئی خامی نکل آنے پر بھی بیع فسخ کرنا درست ہے۔ ان صورتوں کے علاوہ کوئی ایسی شکل نہیں کہ بیع ختم کی جاسکے۔

حق دار ہوگا حتیٰ کہ وہ اپنا اپنا حق وصول کرے اور ایسے ہی اگر مشتری مفلس ہو گیا جبکہ اس نے مال پر قبضہ بھی نہیں کیا تھا تو بائع زیادہ حق دار ہے کہ وہ اپنا حق وصول کرے۔

۱۹- بَابُ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الشَّيْءَ أَوْ يَبِيعُهُ فَيَغْبِنُ فِيهِ أَوْ يَسْعُرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

کسی چیز کی خرید و فروخت میں دھوکہ دینے یا مسلمان کیلئے قیمت مقرر کرنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیمت میں عرض کیا کہ بیع (خرید و فروخت میں) اسے دھوکہ دیا جاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: جب تم کسی سے خرید و فروخت کرنے لگو تو کہہ دیا کرو دھوکہ مت دینا۔ وہ شخص جب بھی خرید و فروخت کا معاملہ کرتا تو کہتا: دھوکہ نہ دینا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے خیال کے مطابق یہ حکم صرف اس شخص کے لیے تھا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے پاس سے گذرے جبکہ وہ (حاطب) بازار میں خشک انگور فروخت کر رہے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انھیں فرمایا: تم نے قیمت میں اضافہ کر دیا ہمارے بازار سے اٹھ جاؤ۔

۴۸۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ يُخَدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعْتَهُ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا بَاعَ فَقَالَ لَا خِلَابَةَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ نَدَى أَنْ هَذَا كَانَ لِذَلِكَ الرَّجُلِ خَاصَّةً -

۴۸۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَرَّ عَلَى حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ وَهُوَ يَبِيعُ زَيْبًا لَهُ بِالسُّوقِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِذَا أَنْ تَرِيدَ فِي السَّعْرِ وَالْمَأَانِ تَرَفَعَنَّ مِنْ سُوْقِنَا -

ف دھوکہ دینا بہت بڑا جرم ہے چنانچہ حدیث مبارکہ میں واضح طور پر موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جاری ہے)

قول کے مطابق مشتری کا قول معتبر ہوگا لیکن ہمارے
قول کے مطابق دونوں قسم کھائیں اور قیمت واپس
کر دیں۔

۴ ۳ ۲ ۱

۱۸۔ بَابُ الرَّجُلِ يَبِيعُ الْمَتَاعَ بِتَسْيِئَةِ فَيْفَلِسُ الْمُبْتَاعُ

کسی شخص کا ادھار کوئی چیز کرنے اور خریدار کے مفلس ہونے کا بیان

حضرت ابو بکر بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص
نے کوئی چیز فروخت کی پھر خریدار مفلس ہو گیا جب
فروخت کرنے والے نے اپنی چیز کی قیمت وصول نہ
ہو تو اس کی (فروخت شدہ چیز) اصل حالت میں
ہے وہ اس کا حق دار ہوگا اور اگر مشتری (خریدار)
فوت ہو گیا ہو تو مال کا مالک قرض خواہوں میں برابر
حق دار ہوگا۔ ف

جب امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب مشتری
فوت ہو جائے جبکہ اس نے (خریدے ہوئے مال پر)
قبضہ بھی کر لیا ہو تو صاحب مال قرض خواہوں میں برابر
شریک ہوگا اور اگر مشتری نے خریدی ہوئی چیز کا
قبضہ نہ کیا ہو تو وہ دوسرے قرض خواہوں کی بہ نسبت

۴۸۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ
أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا
رَجُلٌ بَاعَ مَتَاعًا فَأَفْلَسَ الَّذِي ابْتَاعَهُ وَلَهُ
يَقْبِضُ الَّذِي بَاعَهُ مِنْ قَمِيمٍ شَيْئًا فَوَجَدَهُ
بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَإِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِي
فصاحب المتاع فيه أسوة للغرماء۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا مَاتَ وَقَدْ قَبِضَ فَصَاحِبُهُ
فِيهِ أُسْوَةٌ لِلْغُرَمَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهُ يَقْبِضُ
الْمُشْتَرِي فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ بَقِيَّةِ الْغُرَمَاءِ
حَتَّى يَسْتَوْفِيَ حَقَّهُ وَكَذَلِكَ أَنَّ أَفْلَسَ الْمُشْتَرِي
وَلَهُ يَقْبِضُ مَا يَشْتَرِي فَالْبَائِعُ أَحَقُّ بِمَا بَاعَ

ف اگر مال اصل حالت میں موجود ہو اور مشتری مفلس ہو گیا ہو تو مال بائع کو واپس کر دیا جائے گا اور اگر مشتری فوت ہو
اور اس (متوفی) نے بیع پر قبضہ بھی کر لیا ہو تو وراثت سے بائع کو قیمت پوری کر دی جائیگی۔ پھر دوسرے قرض
کیا جائے اور بعد میں ورثاء میں ترکہ تقسیم ہوگا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ كُلَّ شَرْطٍ
اِشْتَرَطَ الْبَائِعُ عَلَى الْمُشْتَرِي وَالْمُشْتَرِي
عَلَى الْبَائِعِ لَيْسَ مِنْ شُرُوطِ الْبَيْعِ وَفِيهِ
مَنْفَعَةٌ لِلْبَائِعِ أَوْ الْمُشْتَرِي فَالْبَيْعُ فَاسِدٌ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں جو بھی شرط بائع کی طرف
سے مشتری پر یا مشتری کی طرف سے بائع پر لگے اور
وہ بیع کی شرائط سے بھی نہ ہو تو اس بیع میں بائع کا
فائدہ ہو یا مشتری کا فائدہ، وہ بیع فاسد ہے اور یہی
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ آدمی طرف
اپنی ایسی لونڈی سے جماع کرے اگر چاہے تو اسے
فروخت کرے، اگر چاہے تو اسے ہیہ کرے اور اس
کے علاوہ جو چاہے اس سے کرے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ
کسی کا ایسی لونڈی سے جماع کرنا جائز نہیں ہے جسے
آزاد کی طرح ہیہ نہ کیا جاسکتا ہو، حضرت عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہ کے قول کا یہی مفہوم ہے۔ یہی امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۷۸۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ
لَا يَطَاءُ الرَّجُلُ وَبَيْدَاةً إِلَّا وَبَيْدَاةً إِنْ
شَاءَ بَاعَهَا وَإِنْ شَاءَ وَهَبَهَا وَإِنْ شَاءَ
صَنَعَ بِهَا مَا شَاءَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهَذَا
تَفْسِيرٌ أَنَّ الْعَبْدَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَتَسَرَّى لِأَنَّهُ
إِنْ وَهَبَ لَمْ يَجْزِ هِبَتُهُ كَمَا يَجْزِي هِبَتُ
الْحُرِّ فَهَذَا مَعْنَى قَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَ
هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ
فُقَهَائِنَا -

ف بیع (خرید و فروخت) کے منعقد ہونے کی آٹھ شرائط ہیں جب وہ پائی جائیں گی تو بیع درست ہوگی
ورنہ نہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں (۱) بائع اور مشتری دونوں کا عاقل ہونا (۲) بائع اور مشتری کا مستعد ہونا یعنی ایک ہی
شخص بائع اور مشتری نہیں ہو سکتا (۳) ایجاب و قبول کے موافق ہونا (۴) ایجاب و قبول کا ایک مجلس میں ہونا
(۵) بائع اور مشتری کا ایک دوسرے کی بات کو سنا (۶) بیع (جس چیز کے بارے سو وہ ہو رہا ہو) کا موجود
ہونا (۷) بیع معلق نہ ہو یعنی محدود دونوں تک کے لیے نہ ہو اور (۸) بیع (جس چیز کا سو وہ کرنا مقصود ہو)
اور ثمن (قیمت) واضح ہے۔

(مفتی امجد علی اعظمی، بہار شریعت جلد ۱۱ صفحہ ۲۲، ۲۳، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور)

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ یہ جائز نہیں ہے کہ مسلمان بنجار کے لیے قیمت کا تعین کر دیا جائے اور اس کے دائرہ کار میں انھیں اشیاء کی خرید و فروخت پر مجبور کیا جائے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَبُّهُدَا أَنَا خُذْ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُسْقَرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَيُقَالَ لَهُمْ بَيْعُوا كَذَا وَكَذَا يَكُونُ وَكَذَا وَيُجْبَرُونَ عَلَى ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۳۔ بَابُ الْإِشْتِرَاطِ فِي الْبَيْعِ وَمَا يُفْسِدُهُ

بیع میں شرط لگانے اور اسے فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے اپنی ثقفی بیوی سے ایک لونڈی خریدی جبکہ بیوی نے اس پر یہ شرط عائد کی کہ جب تم اسے فروخت کرو گے تو مجھے فروخت کرنا اور میں اس کی قیمت ادا کروں گی پھر انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس بارے دریافت کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس (لونڈی) کے قریب نہ جاؤ (اس سے جماع نہ کرنا) جبکہ اس میں کسی کی شرط ہے۔

۴۸۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِشْتَرَى مِنْ امْرَأَتِي الشَّقْفِيَّةِ جَارِيَةً وَاشْتَرَطَتْ عَلَيْهِ أَنْ تَكُنْ إِنْ بَعَثَهَا فَهِيَ لِي بِاللَّيْلِ الَّذِي يَبِيعُهَا بِهِ فَاسْتَفْتَيْتُ فِي ذَلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَا تَقْرُبُهَا وَفِيهَا شَرْطٌ لِأَحَدٍ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۵۶۱ سے آگے) مَنْ عَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ”جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں ہے“
 کوئی بھی ایک راستہ یا طریقہ اختیار کرنا جس میں کسی کو دھوکہ ہو وہ منع و حرام ہے مثلاً کسی چیز یا قیمت میں کذب بیانی کرنا، ملاوٹ کرنا، کم تولنا، گھٹیا چیز دے کر اعلیٰ چیز کی قیمت وصول کرنا وغیرہ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ لونڈی کا فروخت کرنا طلاق کے قائم مقام نہیں ہوتا یہ ایک عیب ہے لہذا اسے واپس کر دیا جائے گا یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بصری کی ایک کنیز بطور بیہ پیش کی جبکہ اس کا شوہر بھی تھا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس سے ہرگز حرام نہیں کروں گا، حتیٰ کہ اس کا شوہر اسے حُجراً (طلاق کے ذریعے) کر دے حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے اس کے شوہر کو راضی کر لیا اور اس نے اسے حُجراً کر دیا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَجِبْدَانًا خَدًّا لَا يَكُونُ بَيْعَهَا طَلَقًا فَإِذَا كَانَتْ ذَاتَ زَوْجٍ فَهَذَا عَيْبٌ تُرَدُّ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۴۹۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ أَهْدَى لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ جَارِيَةً مِنَ الْبَصْرَةِ وَكَانَ زَوْجُهَا فَقَالَ عُثْمَانُ لَنْ أَقْرَبَهَا حَتَّى يُفَارِقَهَا فَأَرْضَى ابْنُ عَامِرٍ وَجَهَا فَفَارَقَهَا۔

۲۳۔ بَابُ عَهْدَةِ الثَّلَاثِ وَالسَّنَةِ

تین دن اور ایک سال کے وعدہ کا بیان

حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابان بن عثمان اور حضرت ہشام بن اسماعیل رضی اللہ عنہما کو سنا کہ وہ دونوں لوگوں کو تین دن اور ایک سال کے وعدہ کی تعلیم دیتے تھے اور وہ دونوں برس برس اس بارے میں خطبہ دیتے تھے۔ ف

۴۹۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ وَهَشَامَ ابْنَ إِسْحَاقَ يُعَلِّمَانِ النَّاسَ عَهْدَةَ الثَّلَاثِ وَالسَّنَةِ يَخْطُبَانِ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ۔

ف کسی چیز کی خرید و فروخت میں زیادہ سے زیادہ نیا (بیع کو برقرار رکھنے یا فسخ کرنے کے اختیار) کی مدت (جاری ہے)

۲۱۔ بَابُ مَنْ بَاعَ تَخْلًا مُؤَبَّرًا أَوْ عَبْدًا وَكَهْمًا

کسی بیوند شدہ کھجور یا مال دار غلام کو فروخت کرنے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بیوند شدہ کھجور فروخت کی تو اس کا پھل بائع (فروخت کر نیوالے) کے لیے مگر یہ کہ خریدار اس کی شرط لگالے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے مالدار غلام فروخت کیا وہ مال بائع (فروخت کر نیوالے) کے لیے ہے مگر یہ کہ مشتری (خریدار) اس کی شرط لگالے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس

روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۴۹۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ تَخْلًا قَدْ أُبْرِتْ فَشَرَّتْهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيهَا الْمُبْتَاعُ۔

۴۹۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَكَهْمًا فَلَهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَهُ الْمُبْتَاعُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَدُّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

۲۲۔ بَابُ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَلَهَا زَوْجٌ أَوْ تُهْدَى إِلَيْهِ

خاوند والی لونڈی خریدنے یا اسے بطور ہدیہ حاصل کرنے کا بیان

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا

بیان ہے کہ بے شک حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ

نے حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے ایک

لونڈی خریدی اور انھوں نے اسے زوج (شوہر)

پایا تو اسے واپس لوٹا دیا۔

۴۹۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ

أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

ابْنَ عَوْفٍ اشْتَرَى مِنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ

جَارِيَةً فَوَجَدَهَا ذَاتَ زَوْجٍ فَرَدَّهَا۔

فصد کیا۔ کنیز کے آقا نے کہا: کہ ہم کنیز اس شرط پر فردنجت کرتے ہیں کہ اس کی ولاء (وراثت) کے حقدار ہم ہوں گے میں نے اس بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شرط بھاری ہے لیے رکاوٹ نہیں بن سکتی کیونکہ ولاء آزاد کرنے والے کی ہوتی ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ولاء (ترکہ) آزاد کرنے والے کے لیے ہوتی ہے اور یہ حق اس سے مستقل نہیں ہو سکتا اور وہ بالکل نسب کی مثل ہے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ
وَلِيدَةً فَتُبْتِهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِيْعُكَ
عَلَى أَنْ وَلاَءُهَا لَنَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لاَ يَمْنَعُكَ
ذَلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ الْوَلَاءَ لِمَنْ
أَعْتَقَ لاَ يَتَحَوَّلُ عَنْهُ وَهُوَ كَالنَّسَبِ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

❖ ❖ ❖ ❖

۲۵۔ بَابُ بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْوُلَادِ

اُمّ ولد کی خرید و فروخت کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس لونڈی نے اپنے آقا سے بچہ جنا تو آقا اسے نہ فروخت کرے اور نہ اسے وارث بنائے اور نہ اسے بہہ کرے اور آقا اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے جبکہ وہ (آقا) فوت ہو جائے تو وہ لونڈی آزاد ہو جائے گی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

۷۹۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
أَيُّمَا وَلِيدَةٍ وَكَذَلِكَ مِنْ سَيِّدِهَا فَإِنَّهَا
لاَ يَبْيَعُهَا وَلاَ يَهْتَمُّهَا وَلاَ يُورَثُهَا وَهُوَ
يَسْتَمِعُ مِنْهَا فَإِذَا مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم تین دن اور ایک سال کے وعدہ و پیمان کو نہیں پہچانتے مگر اس صورت میں کہ آدمی تین دن یا ایک سال کے اختیار کی شرط عائد کرے تو اس صورت میں معاملہ شرط کے مطابق ہوگا لیکن حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق تین دن سے زائد میں اختیار جائز نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَسْنَا نَعْرِفُ عَهْدَةَ الثَّلَاثِ وَلَا عَهْدَةَ السَّنَةِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الرَّجُلُ خِيَارَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ خِيَارَ سَنَةٍ فَيَكُونُ ذَلِكَ عَلَى مَا اشْتَرَطَ وَ أَمَّا فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ فَلَا يَجُوزُ الْخِيَارُ إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ۔

۲۲۔ بَابُ بَيْعِ الْوَلَاءِ

ولاء کی بیع کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کی بیع اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ولاء کی بیع اور اس کا ہبہ کرنا جائز نہیں ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ انھوں نے ایک کتیز خرید کر اسے آزاد کرنا

۴۹۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَ هَبْتِهِ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ بِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَجُوزُ بَيْعُ الْوَلَاءِ وَ لَا هَبْتُهُ وَ هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ الْعَامَّةِ مِنْ فَقَهَائِنَا۔

۴۹۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۵۶۵ سے آگے) تین دن اور کم کی مدت کا تعین نہیں ہے۔ یہ موقف احناف اکثر

اللہ تعالیٰ کا ہے۔
ف آزاد کردہ غلام کی طرف سے بطور وراثت حاصل ہونے والے مال کو "ولا" کہا جاتا ہے۔

إِلَىٰ أَجَلٍ وَالشَّاهِدُ بِالشَّاهِدَيْنِ إِلَىٰ أَجَلٍ وَبَلَّغْنَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَىٰ عَنْ بَيْعِ
الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَيْبَةً فَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا .

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی روایت پہنچی
ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جانور دوسرے جانور
کے عوض ادھار فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۲۷۔ بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الْبَيْعِ

بیع میں شرکت کا بیان

۸۰۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ قَالَ
أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْبَيْزَ فِي زَمَانِ عُمَرَ
ابْنِ الْخَطَّابِ وَأَنَّ عُمَرَ قَالَ لَا يَبِيعُكَ فِي سَوْقِنَا
أَعَجِبُ فَمَا تَهْمُ لَمْ يَفْقَهُوا فِي الدِّينِ وَ لَمْ
يَقِيمُوا فِي الْمِيزَانِ وَالْمِكْيَالِ قَالَ يَعْقُوبُ
فَدَاهَبْتُ إِلَىٰ عَثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَقُلْتُ لَهُ
هَلْ لَكَ فِي غَيْبَةِ بَارِدٍ قَالَ مَا هِيَ قُلْتُ
بَارِدٌ قَدْ عِدْتُ مَكَانَهُ يَبِيعُكَ صَاحِبُهُ يَرْحِصُ
لَا يَسْتَطِيعُ بَيْعَهُ أَشْتَرِيكَ ثُمَّ أَبِيعَكَ
لَكَ قَالَ نَعَمْ فَدَاهَبْتُ فَصَفَقْتُ بِالْبَيْزِ
كَمْ جِئْتُ بِهِ فَطَرَحْتُ فِي دَارِ عَثْمَانَ فَرَأَى
الْعُكُومَ فِي دَارِهِ قَالَ مَا هَذَا قَالُوا
يَرْجَأُ بِهِ يَعْقُوبُ قَالُوا ادْعُوهُ لِي جِئْتُ
فَقَالَ مَا هَذَا قُلْتُ هَذَا الَّذِي قُلْتُ لَكَ قَالَ

حضرت علاء بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اپنے والد
کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے
انہیں بتایا کہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ
میں کپڑے کی خرید و فروخت کا معاملہ کرتے تھے، اور
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اعلان کر رکھا تھا کہ کوئی
عجمی ہمارے بازار میں کپڑے کی خرید و فروخت نہ کرے
کیونکہ عجمی لوگ دین کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں رکھتے
اس لیے وہ ماپ اور تول میں انصاف قائم نہیں کر سکتے،
حضرت یعقوب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت
عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے
عرض کیا، کیا میں تمہارے لیے خرید و فروخت کروں؟
آپ نے فرمایا: کس چیز کے بارے میں؟ میں نے کہا کپڑے
کے بارے میں کیونکہ میں وہ مقام جانتا ہوں جہاں اس کا مالک
ستا فروخت کرتا ہے چونکہ وہ بازار میں فروخت نہیں
کر سکتا اس لیے میں اس سے کپڑا آپ کے لیے خریدوں گا

اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے ۔

۲۶۔ یَابُ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً وَنَقْدًا

ایک جانور کے عوض دوسرا جانور ادھار اور نقد فروخت کرنے کا بیان

حضرت صالح بن کیسان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت حسن بن محمد رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ بے شک حضرت علی رضی اللہ عنہ عصفیر نامی اپنا ایک اونٹ بیس اونٹوں کے بدلے ادھار فروخت کیا ۔ ف

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹنی چار اونٹوں کے عوض اس شرط پر خریدی کہ وہ اسے سربزہ (مقام کا نام) میں پہنچا دے ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے جو روایت پہنچی وہ اس روایت کے برعکس ہے ۔

حضرت یزید بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابوالحسن البزار رضی اللہ عنہ ایک صحابی شخص کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ دو اونٹوں کے عوض اور ایک بکری دو بکریوں کے عوض ادھار فروخت کرنے سے منع فرمایا ۔ ہمیں

۷۹۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ بَيْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ بَاعَ جَمَلًا لَهُ يُدْعَى عَصْفِيرًا بِعِشْرِينَ بَعِيرًا إِلَى آجَلٍ۔

۷۹۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ اشْتَرَى رَاحِلَةً بِأَرْبَعَةِ أُونْتٍ مَقْضُومَةٍ عَلَيْهِ يُعْرِفُهَا بِأَسْمَاءٍ بِالرَّبِذَةِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَّغْنَا عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ خِلَافَ هَذَا۔

۸۰۰۔ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَوَيْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَسَيْطٍ عَنْ أَبِي حَسَنٍ الْبِزَارِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْبَعِيرِ بِالْبَعِيرِ بَيْنَ

ف ایک جانور کو دوسرے کے عوض بیع نقد متفقہ طور پر جائز ہے لیکن ادھار کی صورت میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے فقہاء احناف کے نزدیک ایک جانور کی بیع دوسرے کے عوض مطلقاً منع ہے ۔

رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ سب کچھ آپ کا ہے، خبردار! بے شک میں نے کسی پر ظلم کر کے یہ رقم وصول نہیں کی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم کو اس کا بہتر اجر عطا فرمائے اور آپ رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے۔

راوی حدیث کا بیان ہے کہ میں نے دوبارہ عرض کیا کہ میں خرید و فروخت کی اسی طرح کی بلکہ اس سے بھی بہتر جگہ کے بارے جانتا ہوں۔ آپ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا دوبارہ بیع (خرید و فروخت) کر دو گے

راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ہاں اگر آپ چاہتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیشک میں چاہتا ہوں۔ راوی حدیث کا بیان ہے کہ میں نے کہا: میں بہترین طریقے سے خرید و فروخت کروں گا تو آپ مجھے بھی شریک کر لیں۔ تو آپ نے جواب دیا: ہاں، میرے اور تمہارے درمیان شراکت ہے۔ ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ اگر دو شخص ادھار کی خرید و فروخت میں شریک ہو جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں خواہ ان دونوں میں سے کسی کے پاس بھی اصل رقم نہ ہو۔ اس بناء پر کہ منافع دونوں کے لیے ہو گا اور نقصان بھی حضرت

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَدَيْنَا
بِأَنَّ تَشْتَرِكَ الرَّجُلَانِ فِي الشَّرَاءِ
بِالتَّسْوِئَةِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَوَاحِدٍ مِّنْهُمَا
نَاسٌ مَّا لِي عَلَى أَنَّ الرِّبْحَ بَيْنَهُمَا
وَالْوَضِيعَةُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ وَإِنْ

ف بیع (تجارت یا خرید و فروخت) کا معاملہ میں شراکت جائز ہے۔ اس کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) ایک آدمی کی رقم ہو جبکہ دوسرا تجارت کا کام کرے نفع و نقصان میں دونوں شریک ہوں۔

(۲) دونوں کی رقم برابر ہو اور تجارت کا کام بھی دونوں کریں۔ نفع و نقصان میں دونوں شریک ہوں، یہ

دونوں صورتیں جائز ہیں لیکن دونوں صورتوں میں ایک آدمی صرف نفع میں شریک ہو جبکہ نقصان میں شامل نہ ہو تو یہ

صورت جائز نہیں ہوگی۔

أَنْظَرْتَهُ قُلْتُ كَفَيْتَكَ وَلَئِنْ رَأَيْتُ
 حَرَسُ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَذَهَبَ
 عُمَانُ إِلَى حَرَسِ عُمَرَ فَقَالَ
 أَنْ يَعْقُوبَ يَبِيعُ بَرِي فَلَا تَمْنَعُوهُ
 قَالُوا نَعَمْ فَجِئْتُ بِالْبَرِّ السُّورِي
 فَلَمْ أَلْبَثُ حَتَّى جَعَلْتُ ثَمَنَهُ فِي
 مَزُودٍ وَذَهَبْتُ إِلَى عُمَانَ وَبِالَّذِي
 اشْتَرَيْتُ الْبَرَّ مِنْهُ فَقُلْتُ عَدَا
 لَتِي لَكَ فَاعْتَدَا وَبِئْسَ مَا
 كَتَبْتُ قَالَ فَقُلْتُ لِعُمَانَ هَذَا
 لَكَ أَمْ لَا لِي لَمْ أَظَلِمُ بِهِ أَحَدًا
 قَالَ جَرَاكَ اللَّهُ خَيْرًا وَفَرِحَ
 بِذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ أَمَا لِي قَدْ
 عَلِمْتُ مَكَانَ بَيْعِهَا مِثْلَهَا أَوْ
 أَفْضَلَ قَالَ وَعَايِدُ أَنْتَ قَالَ
 قُلْتُ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ قَالَ قَدْ شِئْتُ قَالَ فَقُلْتُ
 فَا بِي بَاغٍ خَيْرًا فَاشْرِكْنِي
 قَالَ نَعَمْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ -

اور پھر اسے آپ کے لیے فروخت کر دوں گا۔ حضرت
 عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ میں (دوہاں) پہنچا
 اور کپڑا خریدا اور اسے لاکر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
 کے گھر رکھ دیا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ واپس
 تشریف لائے تو اپنے گھر ڈھیر دیکھ کر فرمایا: یہ کیا چیز ہے؟
 لوگوں نے جواب دیا یہ کپڑا ہے جو حضرت یعقوب رضی اللہ
 عنہ لائے ہیں۔ آپ نے فرمایا انھیں لاؤ! میں حاضر ہوں
 تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیا چیز ہے؟ میں نے
 جواب دیا یہ وہی چیز ہے جس کے بارے میں نے آپ سے
 عرض کیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے اسے
 اچھی طرح دیکھ لیا ہے؟ میں نے جواب دیا میں نے
 آپ کے لیے خوب دیکھ لیا ہے لیکن حضرت عمر فاروق
 رضی اللہ عنہ کے محافظوں نے اس بارے میں شکوک و
 شبہات پیدا کر دیے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا
 ہاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق
 رضی اللہ عنہ کے محافظوں کے پاس تشریف لے گئے
 فرمایا: بے شک حضرت یعقوب رضی اللہ عنہ میرے کپڑے
 کی خرید و فروخت کرتے ہیں لہذا تم انھیں نہ روکو انھیں
 نے کہا ٹھیک ہے۔ تو میں نے جلدی سے بازار میں
 فروخت کر دیا اور اس کی قیمت تھیلی میں محفوظ کر لی اور
 عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بائع
 میرے ساتھ تھا تو میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ
 عنہ سے عرض کیا یہ اپنی رقم شمار کر لیجیے۔ آپ نے اپنی
 رقم گن لی پھر بھی بہت سی رقم بچ گئی۔ راوی حدیث
 (حضرت یعقوب) کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عثمان

کہ لوگوں کو اس پر مجبور کیا جاسکے۔ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت شریح رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس بارے میں مقدمہ پیش ہوا تو آپ نے بکڑی گاڑنے والے کو فرمایا کہ وہ اپنا پاؤں اپنے بھائی کی سواری سے اٹھالے اس سلسلے میں یہ فیصلہ ہے (لیکن) وسعت و کشادگی افضل بہتر ہے۔

فَلَا يُجْبَرُونَ عَلَىٰ ذَٰلِكَ بَلَّغْنَا أَنَّ شَرِيحًا
أَخْصِمَ إِلَيْهِ فِي ذَٰلِكَ فَقَالَ لِلَّذِي وَضَعَ
النَّحْشَةَ ارْكَعْ بِجَانِبِكَ عَن مَطِيئَةِ أَخِيكَ
فَهَذَا الْحُكْمُ فِي ذَٰلِكَ وَالشَّوْشَعُ أَفْضَلُ۔

۲۹۔ بَابُ الْهِبَةِ وَالصَّدَقَةِ

ہبہ اور صدقہ کا بیان

حضرت مروان بن حکم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے صلہ رحمی کی بناء پر یا صدقہ کی بناء پر کوئی چیز ہبہ کی تو وہ اس میں رجوع نہیں کر سکتا اور جس شخص نے محض ثواب کی نیت سے کسی کو کوئی چیز ہبہ کی تو وہ ایسا ہبہ ہے کہ اس بارے میں وہ خوش نہ ہو تو وہ رجوع کر سکتا ہے۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کسی شخص نے اپنے کسی رشتہ دار کو کوئی چیز ہبہ کی یا صدقہ کی بناء پر کوئی چیز ہبہ کی تو جسے وہ چیز دی گئی اس نے اس پر قبضہ کر لیا

۸۰۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَوْدُ بْنُ
الْحَصِينِ عَنْ أَبِي بَطْنَانَ بْنِ طَرِيفِ الْمُرِّيِّ
عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَنْ وَهَبَ
هِبَةً لِصِلَةٍ رَحِمٍ أَوْ عَلَىٰ وَجْهِ صَدَقَةٍ
فَأَنَّهُ لَا يَرْجِعُ فِيهَا وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً
يُرَىٰ أَنَّهُ لَمَّا آدَابُهَا الشَّوَابَ فَهُوَ عَلَىٰ
هِبَتِهِ يَرْجِعُ فِيهَا لَمْ يَرْضَ مِنْهَا
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِعْدَ آدَابِهَا مَنْ وَهَبَ هِبَةً
لِذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ أَوْ عَلَىٰ وَجْهِ صَدَقَةٍ

ف جب کوئی آدمی کسی کو کوئی چیز بطور صلہ رحمی ہبہ (بلا معاوضہ دے) کرے یا بطور صدقہ کسی غریب کو دے تو ہبہ کرنے والا بعد میں رجوع نہیں کر سکتا اور جس نے کوئی چیز کسی کو صلہ رحمی یا صدقہ کی نیت سے نہ دی ہو وہ بعد میں صلہ رحمی کر سکتا ہے۔ (حاشیہ مؤطا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، صفحہ ۳۲۷، کراچی)

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر خرید و فروخت کی ذمہ داری ایک آدمی اٹھائے جبکہ دوسرا بالکل ذمہ دار نہ ہو تو نافع میں ایک کو دوسرے پر فوقیت (نفع میں) نہیں دی جائے گی کیونکہ جب دوسرا شخص نقصان میں شامل ہے تو وہ اپنے ساتھی کا نفع کیسے کھا سکتا ہے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

وَلِي الشَّرَاءِ وَالْبَيْعِ أَحَدُهُمَا دُونَ صَاحِبِهِ
وَلَا يَفُضَّلُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهُ فِي الرِّبْحِ
فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَجُوزُ أَنْ يَأْكُلَ أَحَدُهُمَا
رِبْحَ مَا طَمَنَ صَاحِبُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۲۸۔ بَابُ الْقَضَاءِ

قضاء کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے ہمارے کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے نہ روکے۔ راوی حدیث (حضرت اعرج) کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تم کو انکار کرتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ قسم بخدا! میں لکڑی تمہارے کندھوں کے درمیان گاڑوں گا۔

۸۰۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ
عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ
جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشْبَةً فِي جِدَارِهِ قَالَ
ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا
مُعْرِضِينَ وَاللَّهِ لَا رَمِيَتْ بِهَا بَيْنَ
أَكْتَابِكُمْ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت ہمارے نزدیک لوگوں میں ایک دوسرے کے لیے وسعت پیدا کرنے اور حسن اخلاق کے لیے ہے اور یہ حکم نہیں ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا عِنْدَنَا عَلَى
وَجْهِ التَّوَسُّعِ مِنَ النَّاسِ بَعْضُهُمْ عَلَى
بَعْضٍ وَحَسِّنِ الْخُلُقِ فَأَمَّا فِي الْحُكْمِ

فہمارے کی دیوار کو اس کی رضامندی اور اجازت سے استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن زبردستی یا طاقت و قوت کی بنیاد پر ہرگز نہیں کیونکہ ایسی صورت میں لڑائی اور قتل و غارت تک نوبت پہنچ سکتی ہے جس کی اسلام کسی صورت بھی اجازت نہیں دیتا البتہ مشترکہ دیوار کو دونوں استعمال کر سکتے ہیں کیونکہ وہ دونوں کی ملکیت ہوتی ہے۔

۸۰۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَتَهَا
قَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ نَحَلَهَا جُدًا إِذْ
عِشْرِينَ وَسَقَامِنِ مَالِهِ بِالْعَالِيَةِ فَلَمَّا
حَقَرَتْهُ الْوَقَاةُ قَالَ وَاللَّهِ يَا بَنِيَّةَ مَا مِنْ
النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ غَيْرِي بَعْدِي مِنْكَ وَلَا
أَعَزُّ عَلَيَّ فَقَرًّا مِنْكَ وَإِنِّي كُنْتُ نَحَلْتُكَ
مِنْ مَالِي جُدًا إِذْ عِشْرِينَ وَسَقَامِنِ كُنْتُ
جَدًّا ذُبَيْرًا وَاحْتَدَيْتُمْ كَانَتْ لَكُمْ فَرَاتِمَا هُوَ
الْيَوْمَ مَالٌ وَارِثٌ وَإِنَّمَا هُوَ أَخُوكِ أُخْتَانِ
فَأَقْسِمُ بِاللَّهِ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
قَالَتْ يَا أَبَتِ وَاللَّهِ لَوْ كَانَ كَذَا وَكَذَا
لَتَرَكْتُهَا لِنَمَاهِي أَسْمَاءَ فَمِنْ
الْأُخْرَى فَتَالِي دُونَ بَطْنِ بِنْتِ خَارِجَةَ

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا
کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انھیں عالیہ مقام
میں اپنے مال سے کھجوروں کا ایک باغ دیا جس سے
بیس وستی کھجوریں اترتی تھیں۔ جب حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ کے انتقال کا وقت آیا تو آپ نے
فرمایا: اے میری بیٹی! میں اپنے بعد تمام لوگوں میں سے
کسی کو تم سے زیادہ مالدار دیکھنا پسند نہیں کرتا اور نہ تمہارا
منظس ہونا مجھے محبوب ہے بے شک میں نے تمہیں کھجوروں
کا ایک باغ دیا جس سے بیس وستی کھجوریں اترتی تھیں
اگر تم اس باغ کو کاٹ کر محفوظ کر لیتیں تو وہ تمہارا ہوتا
لیکن اب وہ مال میراث ہے بیشک وہ باغ تمہارے
بھائی اور تمہاری دو بہنوں کے درمیان قرآن کے حکم کے
مطابق اسے تقسیم کرنا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے

بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۵۷۲ سے آگے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں مافی الارحام کا علم عطا فرمایا ہوا تھا۔
جیسا کہ ان کی زبان سے نکلا اللہ تعالیٰ نے ویسا ہی کر دکھلایا یعنی انھوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ ایک تمہاری بہن حضرت حبیبہ بنت خاریجہ رضی اللہ عنہا کے پیٹ میں ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا
جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام، مرید اور جہاں نثار ہیں، ان کے علم کی یہ حالت ہے
تو محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے علم و فضل کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ معتبر روایات و احادیث میں موجود
ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف مافی الارحام کے بارے جانتے تھے بلکہ قیامت تک جو کچھ ہونے
والا تھا سب کچھ آپ نے بیان فرما دیا۔ حتیٰ کہ جنتی لوگوں کے دخول جنت اور جہنمی لوگوں کے جہنم میں جانے کی
کیفیات کو صاف صاف بیان فرما دیا۔ ایسا کیوں نہ بیان فرماتے کہ آپ ہی تو وہ ذات ہیں جو کہ عَلَّمَكَ
مَا لَمْ تَعْلَمُ اے محبوب! جو آپ نہیں جانتے تھے وہ سب اللہ تعالیٰ نے آپ سکھا دیا ہے کے اعزاز
کے حامل قرار پائے ہیں۔

تو ہبہ کرنے والا اس میں رجوع نہیں کر سکتا اور جس شخص نے کسی غیر رشتہ دار کو کوئی چیز ہبہ کر دی اور اس نے اس پر قبضہ بھی کر لیا تو ہبہ کرنے والا رجوع کر سکتا ہے بشرطیکہ اسے اچھا عوض نہ ملے یا اس میں اچھائی نہ پائے اور یا اس کے ہاتھ سے دوسرے کے ہاتھ میں وہ چیز منتقل ہو جائے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

فَقَبْضَهَا الْمَوْهُوبُ لَهُ فَلَيْسَ لِلرَّاهِبِ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا وَمَنْ دَهَبَ هِبَةً لِغَيْرِ ذِي رَحْمٍ مَحْرَمٍ وَقَبْضَهَا فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا إِنْ لَمْ يَثْبُثْ مِنْهَا أَوْ يَزِدْ تَحِيَّتًا فِي يَدِهِ أَوْ يَخْرُجَ مِنْ مَلِكٍ غَيْرِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۳۔ بَابُ التُّحْلِ

عطیہ کا بیان

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ وہ انھیں (حضرت نعمان کو) بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: بیشک میں نے اپنے اس بیٹے کو اپنا ایک غلام دیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اپنے سب لوگوں کو اسی طرح غلام دیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا نہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس سے رجوع کر لو (یعنی غلام واپس لے لو) ف

۸۰۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَعْمَانَ ابْنَ بَشِيرٍ يَحْتَدِثَانِ عَنِ التُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ لَمَّا أَتَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنَ هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ۔

ف بطور عطیہ دی ہوئی چیز اصل حالت میں موجود ہو اور اس میں اور لوگ بھی شریک ہوں تو عطیہ دینے والا آدمی رجوع کر سکتا ہے جیسا کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دیے گئے باغ میں رجوع کا فیصلہ کیا۔ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کی روایت کے آخری حصہ سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے علم سے (جاری ہے)

اپنے بیٹے یا غیر بیٹے کو کوئی چیز عطیہ دی اس نے ابھی اس پر قبضہ نہ کیا ہو کہ بیٹے والا فوت ہو جائے تو وہ چیز عطا کرنے والے کی ہوگی اور وہ چیز عطا کرنے والے کو واپس کر دی جائیگی اور وراثتاً کو دی جائیگی۔ عطیہ جائز نہیں ہوتا جب تک اس پر قبضہ نہ کر لیا جائے سوائے نابالغ بچے کے۔ اگر بچے کے والد نے اس پر قبضہ کر لیا تو وہ اس کے بیٹے کے لیے جائز ہے بشرطیکہ اس نے اس کا اعلان کر دیا ہو اور اس پر گواہ بنا لیا ہو اور باپ اس سلسلے میں رجوع نہیں کر سکتا اور نہ ہی گواہی کے بعد اسے غضب کر سکتا ہے۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

حَتَّى مَاتَ التَّاجِلُ وَالْمَنْحُولُ فَهِيَ
مَرْدُودَةٌ عَلَى التَّاجِلِ وَعَلَى وَرَثَتِهِ
وَلَا يَجُوزُ لِلْمَنْحُولِ حَتَّى يَقْبِضَهَا إِلَّا
الْوَلَدُ الصَّغِيرُ فَإِنْ قَبِضَ وَإِدُّهُ لَكَ
قَبْضٌ فَإِذَا أَعْلَمْتَهَا وَأَشْهَدَ بِهَا فَهِيَ
جَائِزَةٌ لِوَلَدِهِ وَلَا سَبِيلَ لِلْوَالِدِ إِلَى
الرَّجْعَةِ فِيهَا وَلَا إِلَى إِغْتِصَابِهَا بَعْدَ
أَنْ أَشْهَدَ عَلَيْهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۳۔ بَابُ الْعُمْدَى وَالسُّكْنَى

مستقل اور عارضی رہائش گاہ کا بیان

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی تاجیات اور وراثتاً کو عطیہ دیا وہ اسی کا ہوگا جسے عطا کیا گیا اور عطاء کرنے والے کو واپس نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ وہ ایسا عطیہ ہے جس میں میراث جاری ہوگی۔

۸۰۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّ مَرَجِلٍ
أَعْمَرَ عُمْدَى لَكَ وَلِعَقْبِهِ فَإِنَّهَا لَدُنِّي يُعْطَاهَا لَكَ
كَرَجِحٍ إِلَى الَّذِي أُعْطَاهَا لِأَنَّكَ أُعْطِيَ عَطَاءً وَقَعَتْ
الْعَوَارِثُ فِيهِ۔

ف اگر کسی کو کسی مکان کا مستقل طور پر مالک بنا دیا گیا وہ مالک قرار پائے گا اور اس مکان میں وراثت کا سلسلہ جاری ہوگا اور اگر کسی آدمی کو عارضی طور پر (بطور اعانت و مدد) کسی مکان کا (محدود مدت تک) مالک بنا دیا تو وہ اس کا مستقل طور پر مالک و مختار قرار نہیں پائے گا اور نہ اس میں وراثت جاری ہوگی بلکہ (جاری ہے)

أَمَّا جَارِيَةٌ فَوَلَدَتْ جَارِيَةً.

عرض کیا: اے میرے ابا جان! قسم بخدا! اگر انا اتنا مال بھی ہوتا تو اسے میں چھوڑ دیتی ایک تو میری بہن اسماءؓ اور دوسری کون ہے؟ آپ (حضرت ابو بکر صدیقؓ) نے فرمایا: (جیبہ) بنت خارجہ کے پیٹ میں ہے۔ یہ خیال ہے کہ وہ لڑکی پیدا ہوگی چنانچہ انھوں (جیبہ بنت خارجہ) نے لڑکی جن دی۔

❖ ❖ ❖ ❖

حضرت عبدالرحمن بن عبدالقاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا لو کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنے لڑکوں کو کوئی چیز بہہ کرے ہیں پھر اسے روک لیتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر کسی کا بیٹا فوت ہو جائے تو وہ کتنا ہے مال میرا میں کسی کو نہیں دوں گا۔ اور اگر وہ خود فوت ہو جائے تو کتنا ہے کہ یہ مال میرے بیٹے کا ہے، میں نے اسے دے دیا ہے، جس شخص نے کسی کو کوئی چیز دی ہے اس پر ابھی قبضہ نہ کیا حتیٰ کہ مینے والا فوت ہو تو وہ چیز وراثت کی ہوگی اور وہ عطیہ فاسد قرار پائے گا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے نابالغ بچے کو کوئی چیز بطور عطیہ دی تو جو بچہ اس نے اس کا اعلان کر دیا اور اس بارے گواہ بن گیا اور اس کا ولی اس کا باپ ہے۔

۸۰۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَنْجِلُونَ أَبْنَاءَهُمْ نُحُلًا ثُمَّ يُسَكُونَهَا قَالَ فَإِنْ مَاتَ ابْنُ أَحَدِهِمْ قَالَ مَا لِي بِيَدِي وَلَمْ أُعْطِهِ أَحَدًا وَإِنْ مَاتَ هُوَ قَالَ هُوَ لِبَنِي قَدْ كُنْتُ أُعْطِيهِ إِيَّاهُ مَنْ نَحَلَ نُحْلَهُ لَمْ يَخُذْهَا الَّذِي نَحَلَهَا حَتَّى تَكُونَ إِنْ مَاتَ يَوْمَئِذٍ فَهِيَ بَاطِلٌ.

۸۰۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ مَنْ نَحَلَ وَلَدًا كَهَ صَغِيرًا لَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَجُوزَ نُحْلَهُ فَأَعْلَنَ بِهَا وَأَشْهَدَ عَلَيْهَا فَهِيَ جَائِزَةٌ وَإِلَّا وَلِيَّتْهَا أَبُوهُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ بِتَبَعِي وَالرَّجُلُ أَنْ يَسْتَرِيَ بَيْنَ وَكَلِيمٍ فِي النُّحْلَةِ وَلَا يَفْضِلُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَمَنْ نَحَلَ نُحْلَةً وَلَهُ أَوْ غَيْرُهُ فَلَمْ يَقْبِضْهَا الَّذِي نَحَلَهَا

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کے درمیان عطیات میں مساوات کرے، کسی ایک کو دوسروں پر فضیلت نہ دے کسی

۱۵۔ کِتَابُ الصَّرْفِ

سونے اور چاندی کی ایک دوسرے کے عوض خرید و فروخت

۱۔ أَبْوَابُ الرِّبَا

سود کا بیان

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سونے کو چاندی کے عوض اس طرح نہ فروخت کرو کہ ان میں سے ایک ادھار اور دوسری چیز نقد ہو اگر وہ (بائع اور مشتری) تجھ سے مہلت لے کہ وہ گھر سے لاکر دے گا تو تم اسے مہلت نہ دو۔ بیشک میں تم پر ”رماہ“ کا خوف کرتا ہوں ”رماہ“ سود ہے۔ ف

۸۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا يَبِيعُونَ الْوَرَمَ بِالذَّهَبِ أَحَدُهُمَا غَائِبٌ وَالْآخَرُ نَاجِزٌ فَإِنْ اسْتَنْظَرَكَ إِلَى أَنْ يَلِدَ بَيْتَهُ فَلَا تَنْظُرْهُ إِلَيَّ أَخَاكَ عَلَيْكُمْ الرَّمَاءُ وَالرَّمَاءُ هُوَ الرِّبَا.

ف اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ نے سود کی تعریف یوں کی ہے کہ ”وہ زیادت کے عوض سے خالی ہو اور معاہدہ میں اس کا استحقاق قرار پایا ہو، سود ہے، مثلاً سو روپے دیے اور یہ ٹھہرا لیا کہ پیسہ اوپر سولے گا تو یہ پیسہ عوض شرعی سے خالی ہے لہذا سود ہے جو حرام ہے“ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رسالہ سود ایک بدترین جرم، صفحہ ۳۳، پر ڈگریسیو بکس لاہور) مسئلہ سود کو سمجھنے کے لیے ایک یہ قاعدہ ذہن میں رکھیں۔

”جو دو چیزیں اندازے میں مشترک ہیں یعنی ایک ہی قسم کے اندازے سے ان کی تقدیر کی جاتی ہے (جاری ہے)

۸۰۹- أَخْبَرَنَا مَا يَكُ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ
ابْنَ عُمَرَ وَرَثَ حَقِصَةَ دَارَهَا وَكَانَتْ
حَقِصَةً قَدْ اسْتَكْنَتْ بِنْتَ
زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ مَا عَاشَتْ فَلَمَّا تَوَفَّيَتْ
بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَبِضَ عَبْدُ اللَّهِ
ابْنَ عُمَرَ الْمَسْكَنَ وَمَا فِي أَتْلُكَ لَهُ-

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ الْعُمَرِيَّ
هَبَةَ ابْنِ أَعْمَرَ شَيْئًا فَمَوْلَاهُ مَا السُّكْنَى
لَهُ عَارِيَةً تُرْجَعُ إِلَى التَّيْدِيَّ اسْكَنْهَا وَ
إِلَى وَارِثِهِ مِنْ بَعْدِهِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ
حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَتَاهَا بِنْتُ وَأَعْمَرِي
أَنَّ قَالَ هِيَ لَهُ وَلِعَقِيْبِ أَوْلَادُ يَقُلُّ
وَلِعَقِيْبِ فَهُوَ سَوَاءٌ-

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے
گھر کے وارث ہوئے جبکہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے
زید بن خطاب رضی اللہ عنہا کی بیٹی کو اپنی زندگی میں ہی
مالک بنا دیا تھا۔ جب حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ
کی بیٹی کا انتقال ہوا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
نے گھر پر قبضہ کر لیا اور انھوں نے خیال کیا کہ وہ الکا ہے
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ”عمری“ ایسا ہدیہ ہے جو
کسی نے تمام زندگی کے لیے (مستقل) دیا ہو جسے وراثت
کیا ہو وہ اس کا ہوتا ہے اور ”السکنی“ وہ عارضی ہوتا
ہے جسے بعد میں اصل مالک اور اس کے بننے والے وراثت
کو واپس کیا جاسکتا ہے یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے اور ”العمری“
کی صورت یہ ہوگی کہ کوئی شخص دوسرے کو کہے کہ یہ چھ
اس کے لیے ہے اور اس کے بعد (ورثاء) والوں کے
یا بعد والوں کا ذکر بھی کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۷۷ کا) معینہ مدت کے بعد وہ مکان اصل مالک کو واپس کرنا ہوگا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سونا سونے کے عوض فروخت نہ کرو مگر برابر طور، تم ان میں سے ایک کی دوسرے پر زیادتی نہ کرو تم چاندی کو چاندی کے عوض فروخت نہ کرو سوائے برابر طور کے، اس میں سے کچھ کا دوسرے پر اضافہ نہ کرو اور تم اس میں سے کسی نقد چیز کو ادھار کے ساتھ فروخت نہ کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دینار کو دینار کے عوض اور درہم کو درہم کے عوض (فروخت کرو) ان میں سے کسی پر اضافہ نہ کرو۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ، حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انہیں ایک سودینار کی ضرورت پیش آئی حضرت مالک بن اوس کا کہنا ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے پاس طلب کیا تو ہم دونوں (خرید و فروخت پر) رضامند ہو گئے حتیٰ کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دینار

۸۱۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَشْتَرُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا شَيْئًا غَائِبًا بِشَيْءٍ حَاضِرٍ۔

۸۱۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي كَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالذَّرَاهُ بِالذَّرَاهِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا۔

۸۱۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّادِ أَنَّ آتَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ آتَةَ التَّمَسِ صَرَفَتْ دِينَارًا وَقَالَ فَدَعَانِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ فَقَالَ فَتَدَا وَضُنَّا حَتَّى اصْطَرَفَ مِنِّي فَأَخَذَ طَلْحَةَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِي يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ حَتَّى يَأْتِيَنِي

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۵۷۹، ۵۸۰ سے آگے) اور ایک روایت میں سودی کاروبار کرنے والے کو ستر بار اپنی ماں سے زنا کرنے کے برابر قرار دیا گیا ہے چنانچہ روایت الفاظ ملاحظہ ہوں ”الرِّبَا سَبْعُونَ مِثْلًا أَلَيْسَ هَذَا كَالَّذِي يَنْكِحُ أُمَّةً رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرًا سُدَّ سُرْكَانًا هَ بَ ان میں سے آسان تر اس آدمی کی مثل ہے جو اپنی والدہ سے زنا کرتا ہے۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ سودی کاروبار کرنا اپنی والدہ سے کئی بار زنا کرنے سے بھی بڑا گناہ ہے جب یہ کئی بار زنا کرنے کے برابر ہوا تو معلوم ہوا کہ یہ گناہ کبیرہ ہے جس سے بچنا بہر صورت ضروری اور واجب ہے۔ مزید تفصیل کے لیے اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیزہ کا رسالہ ”سود ایک بدترین جرم“ کا مطالعہ کریں۔

۸۱۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا
تَبِيعُوا الْوَسْرَ قِي بِالْوَسْرِ قِي إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا
تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالْوَسْرِ قِي أَحَدُهُمَا غَائِبٌ
وَالْآخَرُ تَاجِدٌ وَإِنْ اسْتَنْظَرْتَ حَتَّى يَلِيجَ بَيْتُهُ
فَلَا تُنْظِرَ قِي أَخَافُ عَلَيْكُمْ الرِّبَا -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سونے کو
سونے کے عوض فروخت نہ کرو مگر برابر برابر، تم چاندی
کو چاندی کے عوض فروخت نہ کرو مگر برابر برابر اور تم سونے
کو چاندی کے عوض فروخت نہ کرو جبکہ دونوں میں سے
ایک ادھار ہو اور دوسری نقد ہو اور اگر کوئی تم سے مہلت
مانگے کہ وہ اپنے گھر سے لائے گا تو تم اسے مہلت نہ دو
بے شک میں تم پر سود کا خوف کرتا۔

رقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۹، ۵۵ کا) مثلاً دونوں وزنی ہیں یا دونوں کیلی ہیں اور دونوں میں بھی ایک جنس کی مثلاً گھوٹوں سے
گیہوں یا لوہے سے لوہا، تو ایسی دو چیزوں کی آپس میں بیع (خرید و فروخت) اسی وقت سے ہے ہی جب دونوں اپنے
اسی اندازہ میں جو شرعاً یا عرفاً ان کا مقرر ہے بالکل برابر ہیں ان میں کوئی ادھار بھی نہ اور اگر ایسی دو چیزیں ایک یا
دونوں ادھار ہوں یا اپنے اس اندازہ مقرر میں برابر نہ کی گئی ہوں اب خواہ سرے سے اندازہ ہی نہ کیا گیا یا اندازہ کیا
گیا مگر کمی بیشی رہی یا برابر ہی تو کی مگر دوسری قسم کے اندازہ سے کی مثلاً جو تول کی چیز تھی اسے ناپ کے برابر کیا
یا جو ناپ کی تھی اسے تول کر لیا گیا تو یہ بیع (خرید و فروخت) محض ناجائز اور ربا (سود) قرار پائے گی۔

امام احمد رضا خاں بریلوی، سود ایک بدترین جرم، صفحہ ۶۰ پر و گریسیو کبس، لاہور)

حرمت سود ایک قطعی امر ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ط اور اللہ تعالیٰ نے
بیع حلال اور سود حرام قرار دیا، جس طرح بیع (خرید و فروخت، تجارت) کے حلال ہونے میں کوئی شک نہیں ایسے ہی سود
کی حرمت (حرام ہونے) پر بھی شک نہیں ہے۔

سودی کاروبار کرنا تینس بار زنا کرنے کے برابر جرم ہے، چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ
أَكَلَ دِرْهَمًا مِنْ رِبَا فَهُوَ مِثْلُ ثَلَاثِ زَنَاتٍ وَثَلَاثِينَ زَنِيَةً جس آدمی نے ایک درہم سود کھایا وہ تینس بار
زنا کرنے کے برابر ہے۔

ایک روایت میں بطور سود ایک درہم لینے کو تینس بار (۳۰) زنا کرنے کے برابر قرار دیا گیا ہے چنانچہ حدیث کے
الفاظ یہ ہیں لِدِرْهَمٍ رِبَاً بِاللَّهِ جُرْمًا عِنْدَ اللَّهِ مِنْ سَبْعَةِ وَثَلَاثِينَ زَنِيَةً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سود کا ایک درہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک تینس بار زنا سے زیادہ جرم ہے (جاری ہے)

معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا کہ اس طرح کی خرید و فروخت نہ کر دو سوائے برابر طور کے یا وزن کے لحاظ سے برابر ہو۔

حضرت یزید بن عبد اللہ العلیی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو دکھا کہ وہ سونا سونے کے عوض فروخت کرتے وہ اپنا سونا ترازو کے ایک پلے میں رکھ دیتے اور دوسرے شخص کا دوسرے پلے میں ڈال دیتے پھر ترازو اٹھاتے جب ترازو کا کاسا برابر ہوتا تو وہ سونا کپڑے لیتے اور اپنا سونا دوسرے کو دے دیتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم مکمل طور پر دلیل اخذ کرتے ہیں اور اس سلسلے میں بہت سی روایات ثابت ہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے دوسرے فقہاء کا قول ہے۔

۸۱۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ قُسَيْطٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ دَاى سَعِيدَ الْمُسَيَّبِ يَدْرِطِلُ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَقَالَ قَيْمَرٌ عَنِ الذَّهَبِ فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ وَيَقْرَعُ الْأَخْرَ الذَّهَبَ فِي كِفَّةِ الْأُخْرَى قَالَ ثُمَّ يَرْكَعُ الْمِيزَانَ فَإِذَا اعْتَدَلَ لِسَانُ الْمِيزَانِ أَخَذُوا وَعَظَى صَاحِبَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَبِّهِذَا كُلُّهُ نَأْخُذُ عَلَى مَا جَاءَتْ الْأَثَارُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ الْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۲۔ بَابُ الرَّبِوِافِيْمَا يُكَالُ أَوْ يُوْزَنُ

ماپ تول والی چیزوں میں سود کا بیان

حضرت ابو الزناد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سود صرف سونا، چاندی اور ایسی ماپ تول والی چیزوں میں ہوتا ہے جنہیں کھایا جائے یا پیا جائے یا

۸۱۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ لَا رِبَا بِلَاذٍ فِي ذَهَبٍ أَوْ فِصَّةٍ أَوْ مَا يُكَالُ أَوْ يُوْزَنُ وَمَا يُوْكَلُ أَوْ يُشْرَبُ۔

ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزوں کو کیلی (ماپ کر خرید و فروخت ہونی والی) قرار دیا ہے (جاری ہے)

خَارِجِيٍّ مِنَ الْقَابَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْمَعُ
كَلَامَهُ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ لَا تُفَارِقُهُ حَتَّى تَأْخُذَ
مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الدَّهَبُ بِالْفِضَّةِ رِبَا وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ
وَالثَّمَرُ بِالشَّمْرِ رِبَا وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ وَالشَّعِيرُ
بِالشَّعِيرِ رِبَا وَالْأَهَاءُ وَهَاءُ.

وصول کر لیے اور انھیں اپنے ہاتھ میں الٹ پٹ کرنے لگے
پھر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (تم انتظار کرو)
حتیٰ کہ میرا خازن مقام غابہ سے آجائے اور حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی گفست گوشن لی تو فرمایا:
قسم نبی! تم جب تک ان (حضرت طلحہ) سے عوض وصول
نہ کرو، ان سے علیحدگی اختیار نہ کرو پھر حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: سونا چاندی کے عوض، کھجور کھجور کے عوض اور کھجور
کے عوض فروخت کرنا سود ہے مگر برابر برابر۔

۸۱۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي اسْمَاءَ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَوْ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ
أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ بَاعَ
سِقَايَةً مِنْ وَرَقٍ أَوْ ذَهَبٍ بِأَكْثَرِ مِثْقَلٍ
وَمِنْهَا فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَيْ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى
عَنْ مِثْقَلٍ هَذَا إِلَّا مِثْقَلًا بِمِثْقَلٍ قَالَ لَهُ
مَعَاوِيَةُ مَا تَدْرِي بِمِثْقَلٍ فَقَالَ لَهُ
أَبُو الدَّرْدَاءِ مَنْ يَعْذُرُنِي مِنْ مَعَاوِيَةَ
أَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَيُحْبِرُنِي عَنْ رَأْيِهِ لَا أَسْأَلُكَ بِأَرْضِي
أَنْتَ بِهَا قَالَ فَقَدِمَ أَبُو الدَّرْدَاءِ عَلَى
عَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَخْبَرَهُ فَكُتِبَ إِلَى مَعَاوِيَةَ
أَنْ لَا يَبِيعَ ذَلِكَ إِلَّا مِثْقَلًا بِمِثْقَلٍ أَوْ وَرَقًا
بِعَمْرٍ -

حضرت عطاء بن یسار یا سلیمان بن یسار رضی اللہ
عنه کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ
عنه نے چاندی یا سونے کا ایک برتن اس کے اصل وزن
سے زیادہ کے ساتھ فروخت کیا حضرت ابو الدرداء رضی اللہ
عنه نے انھیں کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کی خرید و
فروخت سے منع فرمایا مگر برابر برابر ہو۔ حضرت معاویہ
رضی اللہ عنہ نے انھیں کہا ہماری رائے کے مطابق اس
میں کوئی حرج نہیں، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے
فرمایا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے میرا عذر
کون قبول کرے گا۔ میں تو انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں اور وہ مجھے اپنی رائے
بیان کرتے ہیں جس زمین میں تم رالٹش پذیر ہو میں اس میں
نہیں مھڑوں گا۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھیں
اس بارے بتایا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت

مَنْ الْأَنْصَارِ يَا خُدَّ الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ
 قَالَ ادْعُوهُ لِي فَدَعِيَ لَهُ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْخُذُ
 الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا
 يُعْطُونِي الْجَنِيْبَ بِالْجَمْعِ إِلَّا صَاعًا بِصَاعَيْنِ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِعِ الْجَمْعِ بِاللَّذَاهِمِ وَاشْتَرِ بِاللَّذَاهِمِ
 جَنِيْبًا.

۸۱۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمُجِيبِ
 ابْنُ سَهْلٍ وَالزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ
 رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَبَاءَ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ لَهُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُ تَمْرٍ
 خَيْبَرَ هَكَذَا قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنَّ
 الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ
 بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَلَا تَفْعَلْ بِعِ تَمْرِكَ بِاللَّذَاهِمِ ثُمَّ
 اشْتَرِ بِاللَّذَاهِمِ جَنِيْبًا وَقَالَ فِي الْمِيزَانِ
 مِثْلَ ذَلِكَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كُلُّهُ نَأْخُذُ
 وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ
 فَتَاهَانَا.

جو ایک صاع (کھجوریں) دو صاع کھجوروں کے عوض وصول
 کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انھیں میرے
 پاس لاؤ چنانچہ انھیں آپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا
 تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایک صاع
 (کھجوریں) دو صاع (کھجوروں) کے عوض وصول نہ کرو
 اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ لوگ اچھی کھجوریں رزوی
 کھجوروں کے عوض نہیں دیتے سوائے ایک صاع دو صاع کے
 عوض تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم رزوی کھجوریں
 دراہم کے عوض فروخت کر دو پھر دراہم کے ساتھ اچھی
 کھجوریں خرید لو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیر بیہ عامل
 مقرر فرمایا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اعلیٰ
 قسم کی کھجوریں لے کر حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 انھیں فرمایا: کیا حیر کی سب کھجوریں اس طرح کی ہیں؟
 اس نے جواب دیا قسم بخدا! نہیں یا رسول اللہ! لیکن
 ایک صاع دو صاع کے عوض اور دو صاع تین صاع کے
 (کھجوروں کے) عوض وصول کی جاتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو تم اپنی کھجوریں درہموں کے
 ساتھ فروخت کر دو پھر درہموں سے اچھی کھجوریں خرید لو،
 اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ما پی جانے والی
 چیزوں میں بھی اسی طرح ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
 روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ
 رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا كَانَ مَا يَكُلُ مِنْ صِنْفٍ
وَاحِدٍ أَوْ كَانَ مَا يُوزَنُ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ
فَهُوَ مَكْرُوهٌ أَيْضًا إِلَّا مَثَلًا بِمِثْلِ يَدَايِيدِ
بِمِثْلِهَا الَّذِي يُؤْكَلُ وَيَشْرَبُ وَهُوَ قَوْلُ
إِبْرَاهِيمَ التَّخَعِّي وَأَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةُ مِنْ
فُقَهَائِنَا -

۸۱۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ مَثَلًا
بِمِثْلِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَامِلَكَ
عَلَى خَيْبَرَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَدِيٍّ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب ماپ
تول والی چیزیں ایک ہی جنس کی ہوں تو وہ مکروہ ہیں سوائے
برابر طور اور ہاتھوں ہاتھ ہوں کیونکہ وہ کھائی اور پی جانے
والی چیزوں کی طرح ہو جائیں گی یہی حضرت ابراہیم نخعی،
حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام
فقہاء کا قول ہے۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھجور کے بے کھجور
برابر طور پر (فروخت کر دو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ! خیبر میں موجود آپ کا عامل
جو انصار کے قبیلہ عدی سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۵۸۳ کا) جو، گندم، چھوٹا رے، جو اور نمک ہے یہ چیزیں ہمیشہ کیلی ہی رہیں گی لہذا ان چیزوں کو
تول کر فروخت کرنا حرام قرار پائے گا اور دو چیزوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وزنی (تول کر فروخت ہونے والا)
قرار دیا ہے وہ سونا اور چاندی ہے یہ دونوں چیزیں ہمیشہ موزونی ہی رہیں گی۔ لہذا ان کا ماپ کر فروخت کرنا حرام
قرار پائے گا ان چھ چیزوں کے علاوہ چیزوں کے کیلی یا موزونی ہونے کا دار و مدار عرف عام پر ہوگا یعنی جس چیز کو لوگ
ماپ کر فروخت کرتے ہیں اسے کیلی کہا جائے گا اور جسے تول کر فروخت کرتے ہوں اسے موزونی کہا جائے گا
مذکورہ چھ چیزوں کے بارے میں مشہور حدیث ہے عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الذَّهَبُ بِالدَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالتَّبَخْلُ
مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالشَّعِيَّةُ بِالشَّعِيَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ، قَمْنٌ زَادَ أَوْ زَادَ فَقَدْ أَرَادَ بِيَعُ
الذَّهَبُ بِالدَّهَبِ كَيْفَ سِثْتُمْ يَدًا بِيَدٍ، وَبِيعُوا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ كَيْفَ سِثْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَبِيعُوا الشَّعِيَّةَ بِالشَّعِيَّةِ
سِثْتُمْ يَدًا بِيَدٍ حضرت عبارہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونا سونے کے
چاندی چاندی کے عوض برابر برابر کھجور کھجور کے عوض برابر برابر گندم گندم کے بدلے برابر برابر نمک نمک کے بدلے برابر برابر اور جو
بدلے برابر برابر جس آدمی نے سود لیا تم سونا سونے کے عوض نقد جسے چاہو بیچو، تم گندم کے بدلے گندم نقد جسے
بیچو اور تم جو کے بدلے جو نقد جسے چاہو بیچو (امام ابویسی محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی، جلد اول صفحہ ۲۳۵ ایچ ایم سعید پبلیشرز)

اسے فروخت کر دیتا ہوں۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے انھیں کہا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ لوگوں کو یہ غلہ وے دو جو تم نے خریدا ہے؟ انھوں نے جواب دیا ہاں۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے انھیں اس بارے میں منع کر دیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کسی شخص کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ قرض پر قبضہ کیے بغیر اسے فروخت کرے اس لیے یہ دھوکہ ہے معلوم نہیں کہ اسے وہ وصول ہوگا یا کہ نہیں؟ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حضرت موسیٰ بن مسیرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے ایک شخص کو حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے سوال کرتے ہوئے سنا کہ میں ایک قرضہ فروخت کرنے والا آدمی ہوں اور اس بارے میں کچھ تفصیل بتائی۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے انھیں فرمایا کسی چیز پر قبضہ کیے بغیر اسے تم فروخت نہ کرو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کسی آدمی کے لیے جائز نہیں ہے کہ جو چیز کسی پر بطور قرض ہو اسے فروخت کرے البتہ مقروض کو فروخت کی جاسکتی ہے کیونکہ قرض کا فروخت کرنا دھوکہ ہے معلوم نہیں اس سے وصول ہوگا یا کہ نہیں۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ

الْمُضْمُونِ عَلَىٰ ذَٰلِكَ الْأَجَلِ فَقَالَ لَهُ سَعِيدٌ أَتُرِيدُ أَنْ يُؤْفِقِيَهُمْ مِنْ تِلْكَ الْأَذْرَاقِ الَّتِي ابْتِغَتْ قَالَ نَعَمْ فَكُنْهَا عَنْ ذَٰلِكَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ إِذَا كَانَ لَهُ دَيْنٌ أَنْ يَبِيعَهُ حَتَّىٰ يَسْتَوْفِيَهُ لِأَنَّهُ غَرٌّ فَلَا يَدْرِي أَيُّخْرُجُ أَمْ لَا يُخْرُجُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

۸۲۲- أَخْبَرَكَ مَا لَكَ أَخْبَرَنَا مُوسَىٰ بْنُ مَيْسَرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَسْأَلُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ إِنِّي رَجُلٌ أَبِيعُ الدَّائِنِ وَذَكَرَ لَهُ شَيْئًا مِنْ ذَٰلِكَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ لَا تَبِعْ إِلَّا مَا أَوْتِيَ إِلَىٰ رَحْلِكَ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بِمِ نَأْخِذُ لَا يَنْبَغِي الرَّجُلُ أَنْ يَبِيعَ دَيْنًا لَهُ عَلَىٰ إِنْسَانٍ إِلَّا مَنْ أَلْدِي هُوَ عَلَيْهِ لِأَنَّ بَيْعَ الدَّائِنِ غَرٌّ وَلَا يَدْرِي أَيُّخْرُجُ مِنْهُ أَمْ لَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ۔

ف کسی چیز پر قبضہ کرنے سے قبل اس کا فروخت کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ بالغ (فروخت کرنے والے) کو وصول نہ ہو ایسے مشتری (خریدنے والے) کے ساتھ کذب بیانی یا دھوکہ ہو اور اسلام دھوکہ یا نقصان کی کسی صورت کی اجازت نہیں دیتا۔

حضرت مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے سوال کیا جو مقام جبار میں ایک درہم اور آدھے درہم کا غلہ خرید کر پھر اسے ایک دینار اور آدھے درہم کا دے سکتا ہے۔ انھوں نے جواب دیا نہیں لیکن وہ اسے ایک دینار اور ایک درہم دے دے اور فروخت کرنے والا اسے آدھے درہم کا غلہ واپس کر دے۔

۸۲۰- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَجُلٍ أَنَّهُ سَأَلَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَجُلٍ يَشْتَرِي طَعَامًا مِنَ الْجَارِ بِدَيْنَارٍ وَنِصْفِ دِرْهَمٍ أَيْعُطِيهِ دَيْنَارًا وَنِصْفَ دِرْهَمٍ طَعَامًا قَالَ لَا وَلَكِنْ يُعْطِيهِ دَيْنَارًا أَوْ دِرْهَمًا وَيُرَدُّ عَلَيْهِ الْبَائِعُ نِصْفَ دِرْهَمٍ طَعَامًا.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ طریقہ ہمارے نزدیک بہت پسندیدہ ہے اور ایک دوسرا طریقہ بھی جائز ہے وہ یہ ہے کہ جب اس نے آدھے درہم کے عوض خریدے جانے والے غلے کو اسی قیمت سے بغیر کمی کے دے دے اور اگر وہ غلہ آدھے درہم سے کم میں دیا تو جائز نہیں ہوگا یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا الْوَجْهُ أَحَبُّ إِلَيْنَا وَالْوَجْهُ الْأَخْرَجُ يَجُوزُ أَيْضًا إِذَا لَمْ يُعْطِ مِنَ الطَّعَامِ الَّذِي اشْتَرَى أَقْلَ مِمَّا يُصِيبُ نِصْفَ الدِّرْهَمِ مِنْهُ فِي الْبَيْعِ الْأَوَّلِ فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهُ أَقْلَ مِمَّا يُصِيبُ نِصْفَ الدِّرْهَمِ مِنْهُ فِي الْبَيْعِ الْأَوَّلِ لَمْ يَجُزْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَقْهَائِنَا.

۳- بَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْعَطَايَا وَالذَّيْنُ عَلَى الرَّجُلِ فَيَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ

عطيہ یا قرضہ پر کسی شخص کے قبضہ کرنے سے قبل فروخت کرنا کا بیان

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے جبیل مؤذن کو حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہتے ہوئے سنا کہ بیشک میں ایک ایسا شخص ہوں کہ میں ان سے کچھ غلوں کو خرید لیتا ہوں جو مقام جبار میں لوگ دیتے ہیں پھر کچھ مدت کے بعد

۸۲۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَبِيلَ الْمُؤَذِّنَ يَقُولُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ إِنِّي رَجُلٌ اشْتَرَيْتُ هَذِهِ الْأَرْضَ مِنَ النَّاسِ فَأَبْتَاعَ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أُرِيدُ أَنْ أَبِيعَ الطَّعَامَ

کیونکہ لوگوں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو ان میں سے قرض کی ادائیگی کے لحاظ سے بہتر ہو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں جبکہ اس میں کوئی شرط نہ لگائی گئی ہو۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے قرض لیا وہ اس کی ادائیگی کے علاوہ کوئی شرط نہ لگائے۔ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ اس سے بہتر اور اس سے افضل

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَقُولُ ابْنُ عُمَرَ نَأْخُذُ
لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِذَا كَانَتْ مِنْ غَيْرِ شَرْطٍ
أَشْتَرِطَ عَلَيْهِ فَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ
اللَّهُ تَعَالَى۔

۸۲۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَأَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ مَنْ أَسْلَفَ سَلَفًا فَلَا يَشْتَرِطُ إِلَّا
قَضَاءً۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي لَكَ
أَنْ تَشْتَرِطَ عَلَيْهِ أَحْسَنَ مِنْهُ فَإِنَّ الشَّرْطَ

پہلی بات تو یہ ہے کہ کوشش ہونی چاہیے کہ کسی سے قرض نہ لیا جائے اور اگر کسی مجبوری کی بناء پر لے لیا تو اسے وعدہ کے مطابق بغیر مطالبہ کے واپس کر دینا ضروری ہے تاکہ فریقین کے تعلقات قائم رہ سکیں جس پر قرض ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھاتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان سے اگر کوئی آدمی اس حالت میں شہید ہو جائے کہ اس پر قرض ہو، جب تک وہ قرض ادا نہیں کرے گا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

جو لوگ قرض کی ادائیگی کا سوچتے بھی نہیں بلکہ طال مطول سے کام لیتے ہیں انکی مذمت کا آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں البتہ کسی کی مجبوری کی بناء پر قرض خواہ مزید ڈھیل دے دیتا ہے تو اس بارے امام اہل سنت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ہے کہ اسے (قرض خواہ کو) روزانہ قرضہ کی مقدار اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ قرضہ کی رقم ادا نہ کرنا صرف جرم ہی نہیں بلکہ مستقل طور پر عداوت، دشمنی اور قتل و غارت کا سبب بن سکتا ہے۔ دورِ حاضر میں یہ مرض عام ہے کہ لوگ شیر بادلتصور کرتے ہوئے قرض تو وصول کر لیتے ہیں لیکن ادائیگی کے بارے سوچتے بھی نہیں۔ یہ ایک بات بھی ہے کہ قرض ادا نہ کرنا حقوق العباد کی تلفی بھی ہے جسے اللہ تعالیٰ بھی معاف نہیں فرمائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

علیہ کا قول ہے۔

۴۔ یَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَقْضِيْ اَفْضَلَ مِمَّا اخَذَكَ

مقروض آدمی کا بہترین انداز میں قرض ادا کرنے کا بیان

حضرت حمید بن قیس المکی رضی اللہ عنہ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کسی آدمی سے کچھ درہم بطور قرض لیے پھر انہیں اس بطریق سے ادا کر دیا اس آدمی نے کہا: یہ تو میرے درہم سے بہتر ہیں جو میں نے تجھیں قرض دیے تھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک میں (اس بارے) جانتا ہوں لیکن میرا دل اس طرح خوش ہوتا ہے۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص سے ایک چھوٹا اونٹ بطور قرض لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صدقہ کے اونٹ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس شخص کو ایک چھوٹا اونٹ ادا کر دیں۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ان اونٹوں میں سب اونٹ چار سال ہیں (یعنی چھوٹا اونٹ کوئی نہیں ہے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی کو یہی (بڑا اونٹ) دے

۸۲۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا حَمِيدُ بْنُ قَيْسٍ الْمَكِّيُّ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ اسْتَسْلَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مِنْ رَجُلٍ دَرَاهِمَ ثُمَّ قَضَى خَيْرًا مِّمَّا فَتَى الرَّجُلُ هَذِهِ خَيْرٌ مِّنْ دَرَاهِمِ الَّتِي اسْتَسْلَفْتَ قَالَ أَبُو عَمْرٍو قَدْ عَلِمْتُ وَلَكِنْ نَفْسِي بِذَلِكَ طَيِّبَةٌ۔

۸۲۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتُ بْنُ اسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ إِبِلٌ مِّنَ الصَّدَقَةِ فَأَمَرَ أَبَا مَرْثَدٍ أَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ أَبُو مَرْثَدٍ فَقَالَ لَمْ أَجِدْ فِيهَا إِلَّا جَمَلًا رُبَاعِيًّا خِيَارًا فَقَالَ اعْطِهِ إِيَّاهُ فَإِنَّ خِيَارَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً۔

کھیتی کے کرانے کے بارے سوال کیا تو حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: بیشک اس سے منع کیا گیا ہے۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے سونا اور چاندی کے عوض کرانے کے بارے حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: سونے اور چاندی کے عوض کرانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ سونا، چاندی اور گندم کے بدلے زمین بطور کرایہ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ (گندم کا) وزن اور جنس واضح ہو اور یہ شرط نہ غائد کی جائے کہ زمین کی پیداوار سے وہ ادا کرے گا کیونکہ زمین کی پیداوار کے بارے اس طرح کی شرط لگانے میں کوئی بھلائی نہیں ہے ہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے ایسی گندم جس کی مقدار معلوم ہونے کے عوض کرانے پر زمین کے بارے سوال کیا گیا تو انھوں نے اس کی اجازت دی اور انھوں نے کہا: یہ مکان کرانے پر دینے کی مثل ہے۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے فرمایا: جو چیز اللہ تعالیٰ نے تمہیں دی میں بھی وہ تمہیں دیتا ہوں چنانچہ بیشک پھل تمہارے اور ہمارے درمیان مشترک ہوں گے۔ راوی حدیث کا بیان ہے

الْمَنَارِ عِرْقًا قَالَ قَدْ نُهِيَ عَنْهُ قَالَ حَنْظَلَةُ فَقُلْتُ لِمَ رَافِعٍ بِالذَّهَبِ وَالْوَرَقِ قَالَ رَافِعٌ لَا بَأْسَ بِكَرَائِهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرَقِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِكَرَائِهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرَقِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا مَعْلُومًا وَصَرَبًا مَعْلُومًا مَا لَمْ يَشْتَرَطْ ذَلِكَ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا كَيْلًا مَعْلُومًا فَلَا خَيْرَ فِيهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا وَقَدْ سِئِلَ عَنْ كَرَائِهَا سَعِيدُ ابْنِ جَبْرِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا مَعْلُومًا فَرَخَّصَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ هَلْ ذَلِكَ إِلَّا مَعْلُ الْبَيْتِ بِكَرَى -

۸۲۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَتَحَ خَيْبَرَ قَالَ لِلْيَهُودِ أَقْرَبُكُمْ مَا أَقْرَبَكُمْ اللَّهُ عَلَىٰ أَنْ التَّمْرَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ

فِي هَذَا لَا يَتَّبِعِي وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ
الْعَامَّةِ مِنْ قَهَائِنَا۔
شرط نہیں ہے کیونکہ (ماسوائے اولیٰ شکی فرض کے) شرط
لگانا درست نہیں ہے۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۵۔ بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنْ قِطْعِ الدَّارِهِمِ وَالذَّنَاتِيْرِ

درہموں اور دیناروں کے کاٹنے کے مکروہ ہونے کا بیان

۸۲۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ
سَعِيدٍ بِنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ قَطَعَ التُّومَاقِ
وَالذَّهَبِ مِنَ الْفَسَادِ فِي الْأَمْوَالِ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَتَّبِعِي قِطْعَ الدَّارِهِمِ وَ
الذَّنَاتِيْرِ لِيُغَيَّرَ مَنَفَعَتُهُ۔
حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چاندی
اور سونے کا کاٹنا زمین پر فساد کا سبب ہے۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کسی مفاد
بغیر درہموں اور دیناروں کا کاٹنا جائز نہیں ہے۔

۶۔ بَابُ الْمُعَامَلَةِ وَالْمُزَارَعَةِ فِي النَّخْلِ وَالْأَرْضِ

کھجور اور زمین کے بارے میں معااملہ کا بیان

۸۲۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا رَبِيعَةُ بِنْتُ
أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ حَنْظَلَةَ الْأَنْصَارِيَّ
أَخْبَرَهُ أَنَّ سَأَلَ دَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كَيْدَاءِ
حضرت ربیعہ بن ابی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا
ہے کہ بے شک حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ نے بتایا
کہ انھوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے

ف ایک صحیح اور مفید چیز کو بلا غرضانہ کرنا اللہ تعالیٰ کی ناشکری اور نقصان کرنے کے زمرے میں آنا
جو شرعی نقطہ نظر سے درست نہیں ہے۔ جب یہ سلسلہ علوم الناس میں عام ہو جائے تو قومی دولت کے ضیاع کے
قحط کا امکان ہو سکتا ہے جو باعثِ فساد و نقصان ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کھجور بغیر فصل کے زمین کے نصف حصہ، تھائی حصہ اور چھتائی حصہ میں معاملہ کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اسے ”بیع مخا برہ“ قرار دے کر اسے مکروہ خیال کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرمایا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدًا وَبِعْدَا أَنَا خَدُّ لَابِيَّاسَ
بِمَعَا مَلِكًا التَّخِيلَ عَلَى الشَّطْرِ وَالْقُلْتِ وَ
الرُّبْعِ وَيُمْنَارَعَةَ الْأَرْضِ مِنَ الْبَيْضَاءِ عَلَى
الشَّطْرِ وَالْقُلْتِ وَالرُّبْعِ وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ
يَكْرَهُ ذَلِكَ وَيَذْكُرُ أَنَّ ذَلِكَ هُوَ الْمُخَابِرَةُ
الَّتِي نَهَى عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

، بَابُ إِحْيَاءِ الْأَرْضِ بِإِذْنِ الْإِمَامِ أَوْ بِغَيْرِ إِذْنِهِ

امام خلیفہ وقت کی اجازت بغیر زمین قابل کاشت بنانیکا بیان

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے مردہ (بجھڑ) زمین زندہ (قابل کاشت بنائی) کی وہ اسی کی ہے کسی ظالم کا (اس میں) کوئی حق نہیں ہے۔ ف

۸۳۰- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ
لَهُ وَلَيْسَ لِعَازِقِ بَطْلَانٍ حَقٌّ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۸۳۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۵۹۲ کا) کے القابات ملے ہوئے تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یقیناً تربیت کا اثر تھا کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے یہود کی طرف سے بھاری دولت بطور رشوت وصول کرنے سے انکار کر دیا تھا تو انہوں نے آپ کے عدل و انصاف کو دیکھ کر اس کی تعریف کیے بغیر نہ سکے۔

ف چونکہ اس نے محنت و مشقت سے زمین آباد کی لہذا اسی کی ہونی چاہیے اگر خلیفہ وقت اس پر قبضہ کرتا ہے یا کسی دوسرے آدمی کو دے دیتا ہے تو یہ مہر اہتہ ظلم اور حق تلفی ہوگی جو خلاف شریعت ہے لہذا بجز زمین کو جو آباد کرتا ہے وہ اسی کی ہوگی۔

بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُمْ ثُمَّ يَقُولُ إِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ
إِنْ شِئْتُمْ فَلِي قَالَ فَكَانُوا يَأْخُذُونَ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ
رضی اللہ عنہ کو بھیجتے وہ پھل کا اندازہ لگا کر یہود کو کہتے
اگر چاہو تو تم لے لو اور اگر چاہتے ہو تو میں لے لیتا ہوں
راوی بیان کرتے ہیں کہ یہود پھل لے لیتے۔

حضرت سلیمان بن ایسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

۸۲۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ
فِي حُرْمِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْيَهُودِ قَالَ فَجَمَعُوا
مُحَلِيًّا مِنْ حُلِيِّ نِسَائِهِمْ فَقَالُوا هَذَا لَكَ وَ
خَفِيفٌ عَنَّا وَتَجَاوَزُ فِي الْقِسْمَةِ فَقَالَ يَا
مَعْشَرَ الْيَهُودِ وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ لِمَنْ أَبْغَضَ
خَلَقَ اللَّهُ إِلَيَّ وَمَا ذَاكَ بِحَامِلِي أَنْ أَحْيِفَ
عَلَيْكُمْ أَمَّا الَّذِي عَمَرْتُمْ مِنَ الرِّيشِ وَالرِّيشِ وَالرِّيشِ
فَاتَّهَا سَحَّتْ وَإِنَّا لَنَأْكُلُهَا قَالُوا بِهَذَا
قَامَتِ السُّلُوكُ وَالرَّحَى -

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ
رضی اللہ عنہ کو بھیجتے تو وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
اور یہود کے درمیان مشترکہ پھلوں کا اندازہ لگاتے اور
راوی حدیث کا کہنا ہے کہ یہودی اپنی عورتوں کے
زیورات جمع کر کے کہتے: یہ تمہارے لیے ہیں تم وہوولی
میں کچھ کمی کر دو اور تقسیم میں بھی کچھ رعایت کر دیں۔
حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے
گروہ یہود! قسم بخدا! تم میرے نزدیک اللہ تعالیٰ کی
مخلوق میں ذلیل ترین لوگ ہو اس کے باوجود یہ بات
مجھے تم پر نہیں اچھا لگتی کہ میں ظلم کروں لیکن جو چیز بطور
رشوت تم نے (زیورات وغیرہ) پیش کی ہے وہ حرام
ہے ہم اسے نہیں کھائیں گے یہود نے کہا اس (انصاف
کے سبب تو زمین و آسمان قائم (محفوظ) ہیں۔ ف

ف ہر ایسا معاملہ جس کے کسی کو نقصان کا امکان ہو وہ جائز نہیں ہے۔ مثلاً پھل دار درختوں پر ابھی پھل نہیں لگا
تو اس (آئینہ آنے والے پھل) کو فروخت کرنا یا پھل تو درخت پر یا فصل پر آچکا ہے لیکن ابھی کچا ہے تو اس کو
بیع یعنی خرید و فروخت کرنا یا اس کا کسی چیز کے ساتھ تبادلہ کرنا درست نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے وہ پھل یا فصل نیا
سے قبل کسی بیماری یا طوفان کا شکار ہو جائے اور معاملہ کرنے والے کو نقصان ہو سکتا ہے۔
ہمارے رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف مسلمانوں کے ساتھ بلکہ کفار کے ساتھ بھی ایسا معاملہ دیا نہ دیا
اور حق و صداقت پر مبنی سلوک کیا جس کے نتیجے میں کفار کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق و امین (جبار)

وَأَنْهَاهُمْ هُمْ وَشَرِبَهُمْ -

چشموں، اپنے بارش کے پانی، اپنی نہروں اور اپنے
پینے کے پانی کے بارے (تقسیم میں) صلح کر لیں۔
حضرت عمرو بن یحییٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے
حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک ضحاک بن خلیفہ
رضی اللہ عنہ نے وادی عریض سے ایک چھوٹی سی نہر
نکالی انھوں نے وہ نہر محمد بن سلمہ کی زمین سے گزارنے
کا قصد کیا تو محمد بن سلمہ نے (اجازت دینے سے) انکار
کر دیا۔ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم مجھے نہ روکو
کیونکہ اس میں تمھارا فائدہ ہے کہ تم پہلے اور آخر وقت میں
پانی استعمال کر سکو گے اور تمھیں نقصان بھی نہیں ہوگا
حضرت ابن سلمہ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا۔ حضرت
ضحاک رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے
گفتگو کی، انھوں نے حضرت محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ کو
طلب کیا اور راستہ دینے کا حکم دیا۔ حضرت محمد بن سلمہ
رضی اللہ عنہ نے پھر انکار کر دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ
عنہ نے فرمایا: تم اپنے بھائی کو نہ روکو کیونکہ اس میں تمھارا بھی
فائدہ ہے تم اول وقت اور آخر وقت میں پانی استعمال
کر سکو گے اور یہ معاملہ تمھارے لیے نقصان دہ نہیں ہے
محمد بن سلمہ نے کہا قسم بخدا نہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی
اللہ عنہ نے فرمایا: قسم بخدا! وہ نہر ضرور گزارے گی خواہ
تمھارے پیٹ پر سے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
نہر گزارنے کا حکم دیا۔ ف

۸۳۳ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عُمَرُ وَبْنُ يَحْيَى
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الضُّحَّاكَ بْنَ خَلِيفَةَ سَأَلَ خَلِيفًا
لَهُ حَتَّى التَّهْمِ الصَّغِيرِ مِنَ الْعَرِيضِ فَأَدَّ
أَنْ يَمْرُؤَ فِي أَرْضِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ فَأَبَى
مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ الضُّحَّاكَ لَمْ تَمْنَعْنِي
وَهُوَ لَكَ مَنفَعَةٌ تَشْرَبُ بِهِ أَوْلًا وَآخِرًا
وَلَا يَضُرُّكَ فَأَبَى فَاكَلَمَ فِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَدَعَا مُحَمَّدُ بْنُ
مُسْلِمَةَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَهُ فَأَبَى
فَقَالَ عُمَرُ لَمْ تَمْنَعْ أَخَاكَ مَا يَنْفَعُهُ
وَهُوَ لَكَ نَافِعٌ تَشْرَبُ بِهِ أَوْلًا
وَآخِرًا وَلَا يَضُرُّكَ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا
وَإِلَهُ فَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ لَيَمْرُنَّ بِهِ
وَلَوْ عَلَى بَطْنِكَ فَأَمَرَ عُمَرُ أَنْ يُجْزِيَهُ

❖ ❖ ❖ ❖

ف خلیفہ وقت کو سیاسی اور مصلحت کی بناء پر فیصلہ کرنے کا حق ہوتا ہے اس لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے
دوسرے آدمی کی زمین سے پانی گزارنے کا فیصلہ سختی سے کیا اگر ہمسائے کو پانی نہ دیا جائے تو اس کا کھیت (جاری ہے)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے مردہ (بجھڑ) زمین زندہ (قابل کاشت بنائی) کی وہ اسی کی ہے۔

سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص نے بجز زمین خلیفہ وقت کی اجازت سے یا بغیر اجازت کے قابل کاشت بنائی وہ اسی کی ہے۔ لیکن امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ زمین زندہ کرنے سے مالک نہیں ہوگا جب تک کہ امام وقت اس کی اجازت دے خلیفہ وقت کو چاہیے کہ بجز زمین کو قابل کاشت بنانے والے کو دے دے اور اگر وہ نہ دے گا تو زمین اس کی نہیں ہوگی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ مَنْ أَحْيَى
أَرْضًا مَيِّتَةً بِإِذْنِ الْإِمَامِ أَوْ بِغَيْرِ إِذْنِهِ
فَهِيَ لَهُ فَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ لَا يَكُونُ
لَهُ إِلاَّ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ الْإِمَامُ قَالَ وَيَتَّبِعُ
بِإِذْنِ الْإِمَامِ إِذَا أَحْيَاهَا أَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ وَإِنْ
تَمَرَّ فَعَلَّ لَمْ تَكُنْ لَهُ -

۸۔ بَابُ الصُّلْحِ فِي الشُّرْبِ وَقِسْمَةِ الْمَاءِ

آبِ پاشی میں صلح اور پانی کی تقسیم کا بیان

حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا بیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہروز اور ندینب کے پانی کو روکا جائے حتیٰ کہ ٹخنوں تک پہنچ جائے پھر بلند مقام کی طرف سے پست جگہ کی طرف چھوڑ دیا جائے۔

۸۳۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فِي سَبِيلِ قَهْرُورٍ وَمَدْيَنِيٍّ
يُسْكُ حَتَّى يَبْلُغَ الْكَعْبَانَ ثُمَّ يُرْسِلُ
الْأَعْلَى عَلَى الْأَسْفَلِ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ اس طرح ان لوگوں کے درمیان صلح ہو جاتی تھی ہر جماعت کو چاہیے کہ اپنے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ إِذْ كَانَ
كَذَلِكَ الصُّلْحُ بَيْنَهُمْ بِكُلِّ قَوْمٍ مَا اصْطَلَحُوا
وَأَسْلَمُوا عَلَيْكَ مِنْ عِيُونِهِمْ وَسُؤْلِهِمْ

۹۔ بَابُ الرَّجُلِ يُعْتِقُ نَصِيبًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكِهِ أَوْ يَسِيبُ

سَائِبَةً أَوْ يُوْهِىَ بِعْتِقِ

کسی شخص کا اپنے حصّہ کا غلام آزاد کرنے یا اسے سائبہ بنانے یا اسے آزاد کر نیکی وصیت کرنے کا بیان

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (ایک غلام) سائبہ چھوڑا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مشہور حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولاء (غلام) آزاد کرنے والے کے لیے ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسلام میں سائبہ نہیں ہے اور اگر کسی کے لیے سائبہ آزاد کرنا درست ہوتا تو ولاء آزاد کرنے والے کے لیے نہ ہوتی اور ان لوگوں کا موقف درست قرار پاتا جنہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے (غلام) آزاد کرنے کا مطالبہ کر دیا تھا کہ تم آزاد کرو اور ولاء ان کے غیر کی ہوگی اور اس سلسلے میں ان سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے اور جب یہ بات صحیح ہو کہ ”ولاء“ آزاد کرنے کے لیے نہیں ہے تو اس سے استثناء کرنا جائز ہوتا کہ وہ کسی دوسرے کو مل جائے۔ اسی طرح اس کی بیع اور ہبہ کرنا بھی درست قرار پاتا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کی بیع اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے ہمارے نزدیک ”ولاء“ نسب کے قائم مقام ہے اور وہ

۸۳۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ سَيَّبَ سَائِبَةً۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيثِ الْمَشْهُورِ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَسْعُودٍ لَسَائِبَةٌ فِي الْإِسْلَامِ وَلَوْ اسْتَقَامَ أَنْ يُعْتِقَ الرَّجُلُ سَائِبَةً فَلَا يَكُونُ لِمَنْ أَعْتَقَهُ وَلَا وَءٌ لِاسْتِقَامِ لِمَنْ طَلَبَ مِنْ عَائِشَةَ أَنْ تُعْتِقَ وَ يَكُونُ الْوَلَاءُ لِغَيْرِهَا فَقَدْ طَلَبَ ذَلِكَ مِنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَإِذَا اسْتَقَامَ أَنْ لَا يَكُونَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَلَا اسْتَقَامَ أَنْ يُسْتَتِي عَنْهُ الْوَلَاءُ فَيَكُونُ لِغَيْرِهِ وَاسْتَقَامَ أَنْ يَهَبَ الْوَلَاءُ وَيَبِيعَهُ وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهَبَتِهِ وَالْوَلَاءُ عِنْدَنَا بِمَنْزِلَةِ النَّسَبِ وَهُوَ لِمَنْ أَعْتَقَ أَنْ أَعْتَقَ سَائِبَةً أَوْ غَيْرَهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَتَاهَا ثَنَا۔

۸۳۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ يَعْنَى
الْمَازِنِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي حَائِطِ بَدَاةِ
رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَآمَدَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَيْهِ تَائِحِيَةً مِنَ
الْحَائِطِ هِيَ أَرْقَى لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَقْرَبُ
إِلَى أَرْضِهِ فَسَمِعَهُ صَاحِبَ الْحَائِطِ فَكَلَّمَهُ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ فَقَضَى لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بِتَحْوِيلِهِ -

❖ ❖ ❖ ❖

۸۳۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الرَّجَالِ
عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ نَعْمَ بَيْرٍ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ أَيُّمَا رَجُلٍ
كَانَتْ لَهُ بَيْرٌ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَمْنَعَ النَّاسَ
مِنْهَا أَنْ يَسْتَقُولَ مِنْهَا لِيَشْفَى بِهِمْ وَإِيَّاهُمْ
وَعَنْبِهِمْ وَأَمَّا لِيُزِمَ عَلَيْهِمْ وَتَحْلِيهِمْ
فَلَا أَنْ يَمْنَعَ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنَ فَقَهَائِنَا -

حضرت عمرو بن کیلی المازنی رضی اللہ عنہ اپنے والد
کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ان کے دادا کے باغ
میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی ایک نہر تھی
حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نہر کو باغ کی
دوسری طرف لے جانے کا ارادہ کیا کیونکہ اس میں حضرت
عبدالرحمن کے لیے سہولت تھی اور ان کی زمین کے قریب
تھا تو باغ کے مالک نے ایسا کرنے سے روک دیا حضرت
عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
سے اس سلسلے میں گفتگو کی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ
عنہ نے حضرت عبدالرحمن کے حق میں یعنی نہر گزارنے کے
سلسلے میں فیصلہ کر دیا۔

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا کا بیان
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کنوئیں کے
بچے ہوئے پانی کے بارے نہ روکا جائے۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص کا کنواں
ہو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اس سے لوگوں کو
پانی بھرنے، اپنے اونٹوں اور کبھیوں کو پلانے سے
منع کرے البتہ کھیت اور کھجوروں کو سیراب کرنے سے
منع کر سکتا ہے۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۹۵ کا) تو قابل کاشت نہیں ہو سکتا جس کے نتیجے میں معاشی مسئلہ کا بحران پیدا ہونے کا امکان قوی ہوتا
ہے۔ ایسا کرنے سے ایک طرف تو حق ہمسایہ ادا ہو جائے گا اور دوسری طرف معاشی مسئلہ کے بحران سے اسے
بچایا جائے گا۔

یا انھوں نے آزاد کر دیا تو ”ولاء“ شرکاء میں اپنے اپنے حصہ کے مطابق ہوگی اور اگر شرکاء نے آزاد کرنے والے نے قیمت وصول کر لی تو ”ولاء“ سب کی سب معوق (آزاد کرنے والے) کے لیے ہوگی وہ (آزاد کرنے والا) غلام سے ضمانت کے مطابق مزدوری کروالے کا جتنی اس نے بطور ضمانت قیمت ادا کی۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ولد زنا اور اس کی ماں (ام ولد زنا) کو آزاد کیا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور یہ بہت اچھا ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ان سے ایسے دو غلاموں کے بارے سوال کیا گیا جن میں سے ایک زانیہ کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو اور دوسرا ایک نیک عورت کے لطن (پیٹ) سے پیدا ہوا ہو، تو ان میں سے کسے آزاد کیا جائے؟ انھوں نے جواب دیا ان دونوں میں سے جو قیمت کے لحاظ سے زیادہ قیمتی ہو ایسے ہی ہم کہتے ہیں۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ بحالت نیند دفن ہو گئی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کثیر تعداد میں (ان کی طرف سے) غلام آزاد کیے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ میت کی طرف سے

۸۳۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعُ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَعْتَقَ وَلَدَ زَنَى وَأُمَّهُ.

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ وَهُوَ
حَسَنٌ جَمِيلٌ بَلَّغْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ
سُئِلَ عَنْ عَبْدَيْنِ أَحَدَهُمَا لِبَغِيَّةٍ وَالْآخَرُ
لِرُشْدَةٍ أَيُّهُمَا يُعْتَقُ قَالَ أَعْدَاهُمَا شَمَانًا
يَدِينَانِ فَهَكَذَا نَقُولُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

۸۳۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ قَالَ تُوِّفِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
فِي نَوْمٍ نَامَهُ فَأَعْتَقَتْ عَائِشَةُ مَا قَابَا
كَثِيرَةً.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ
أَنْ يُعْتَقَ عَنِ الْمَيِّتِ فَإِنْ كَانَ آوْجِي

(ولاء) آزاد کرنے والے کے لیے ہے خواہ اسے غلام
کو بطور سائبہ آزاد کیا ہو یا غیر سائبہ کے۔ یہی امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے
مشترکہ غلام سے اپنا حصہ آزاد کر دیا اور اس (آزاد کرنے
والے) کے پاس غلام کی قیمت کی مقدار میں رقم بھی موجود
ہو تو عدل و انصاف کی بنیاد پر غلام کی قیمت لگائی جائے
گی پھر شرکاء کو ان کے حصوں کے مطابق تقسیم کر دی جائے
گی اور غلام اس کی جانب سے آزاد قرار پائے گا۔
ورنہ اس کے حصہ کے مطابق آزاد ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص نے مشترکہ
غلام سے اپنا حصہ آزاد کر دیا وہ تمام (غلام) آزاد ہو
جائے گا اور اگر وہ (آزاد کرنے والا) صاحب ثروت ہو
تو غلام کے شرکاء کے حصوں کا وہ ضامن ہوگا اور اگر
وہ مفلس ہوگا تو غلام محنت و مزدوری کر کے شرکاء کے
حصے پورے کرے گا ایسے ہی ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی طرف سے ہمیں پہنچا ہے۔ حضرت امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے حصہ کی مقدار
غلام آزاد ہوگا (سکن) باقی شرکاء کو اختیار ہوگا، اگر
چاہیں تو پہلے آدمی کی طرح اسے آزاد کر دیں اور اگر
وہ چاہیں تو وہ ضمانت وصول کر لیں جبکہ وہ صاحب
ثروت ہو اور اگر چاہیں تو اپنے حصوں کے مطابق غلام
سے مزدوری کروالیں۔ اگر شرکاء نے مزدوری کروالی

۸۳۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَ فِي عَبْدٍ وَ كَانَ
لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُيِّمَ
قِيَمَةَ الْعَدْلِ ثُمَّ أُعْطِيَ شِرْكَاءُ وَ هُ حَصَصَهُمْ
وَعْتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدَ وَإِلَّا فَقَدْ عْتَقَ مِنْهُ مَا
أُعْتِقَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَ يَهْدَانَا خُذْ مَنْ أَعْتَقَ
شِرْكَاءَ فِي مَمْلُوكٍ فَهُوَ حُرٌّ كُلُّهُ فَإِنْ كَانَ
الَّذِي أَعْتَقَ مُوسِرًا ضَمِنَ حِصَّةَ شِرْكَائِهِ
مِنَ الْعَبْدِ وَإِنْ كَانَ مُعْسِرًا اسْتَسْعَى الْعَبْدُ
لِشِرْكَائِهِ فِي حِصَصِهِمْ وَ كَذَلِكَ بَلَّغْنَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ
أَبُو حَنِيفَةَ يُعْتِقُ عَلَيْهِ بِقَدْرِ مَا أَعْتَقَ
وَالشُّرْكَاءُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ وَ أَعْتَقُوا كَمَا
أَعْتَقَ وَإِنْ شَاءَ وَ اسْتَسْعُوا إِنْ كَانَ مُوسِرًا
وَ إِنْ شَاءَ وَ اسْتَسْعُوا الْعَبْدَ فِي حِصَصِهِمْ فَإِنْ
اسْتَسْعُوا أَوْ أَعْتَقُوا كَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمْ
عَلَى قَدْرِ حِصَصِهِمْ وَإِنْ ضَمَّنُوا الْمُعْتِقَ
كَانَ الْوَلَاءُ كُلُّهُ لَهُ وَ رَجَعَتْ عَلَى الْعَبْدِ بِنَا
ضَمِّنَ وَ اسْتَسْعَا كَأَيْ -

ادْعَايُ فُلَانَةَ جَارِيَةً كَانَتْ تَخْدُمُهَا
فَوَجَدُوهَا فِي بَيْتِ جَيْرَانٍ لَهُمْ فِي
حُجْرٍ هَاصِبَةٍ قَالَتِ الْآنَ حَتَّىٰ أَغْسِلَ
بَوَّلَ هَذَا الصَّبِيِّ فَفَسَلْتُهُ ثُمَّ جَاءَتْ
فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ أَسَحَدْتَنِي قَالَتْ
نَعَمْ قَالَتْ لَمْ قَالَتْ أَحْبَبْتُ الْعَيْشَ
قَالَتْ فَوَاللَّهِ لَا تَعْتَقِينَ أَبَدًا ثُمَّ
أَمَرَتْ عَائِشَةُ ابْنَ أُخْتِهَا أَنْ يَبِيعَهَا
مِنَ الْأَعْرَابِ مِمَّنْ يُسِيءُ مَلَكَتُمَا
قَالَتْ ثُمَّ ابْتِغِ لِي بِشَيْنِهَا رَقَبَةً
ثُمَّ أَعْتِقْهَا فَقَالَتْ عَمَّ هُوَ فَبَيْتَتْ
عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ
مِنَ الرِّمَانِ ثُمَّ لَاتَهَا مَاتَتْ فِي
النَّوَامِ آيٍ اغْتَسَلِي مِنْ آبٍ ثَلَاثَةً
يَمُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا فَإِنَّكَ تُشْفَيْنِ
فَدَخَلَ عَلَىٰ عَائِشَةَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ
أَبِي بَكْرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ
زُرَّارَةَ فَذَكَرَتْ أُمَّ عَائِشَةَ الَّتِي
رَأَتْ فَانْطَلَقَا إِلَىٰ قَنَاطَةَ فَوَجَدَا أَبَا
ثَلَاثَةً يَمُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا فَاسْتَقُوا
مِنْ كُلِّ بَيْرٍ مِمَّنْهَا ثَلَاثَ شُجْبٍ حَتَّىٰ
مَلَكُوا الشُّجْبَ مِنْ جَمِيعِهَا ثُمَّ اتَّوَا
بِذَلِكَ الْمَاءِ إِلَىٰ عَائِشَةَ فَابْتَغَسَتْ
فِيهِ فَشُفِيَتْ -

جس نے پیشاب کر دیا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے کہا: لوگو! تم فلاں لوہڑی کو میرے
پاس لاؤ جو ان کی خدمت گزار ہی کے فریض انجام دیتی
تھی۔ لوگوں نے اسے ہمایوں کے گھر میں پایا جبکہ اس
کی گود میں بچہ تھا۔ اس عورت نے کہا اب میں اس
بچے کے پیشاب کو دھولوں۔ اس نے پیشاب صاف کیا
پھر وہ آئی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس سے
فرمایا: کیا تم نے مجھ پر جادو کیا ہے؟ اس نے جواب دیا،
ہاں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیوں؟
اس نے جواب دیا: میں نے آزادی کو پسند کیا۔ آپ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا: قسم بخدا! تم کبھی آزاد نہیں ہوگی
پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھتیجے کو حکم
دیا کہ اسے کسی بدو کے ہاتھوں فروخت کر دیں جو اسے
پریشانی کے عالم میں رکھے۔ پھر فرمایا اس کی وصول شدہ
قیمت سے ایک غلام خرید کر آزاد کر دو۔ حضرت عمر
رضی اللہ عنہما (راویہ حدیث) کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے جتنی دیر چاہا اسی حالت میں رہیں پھر انھوں نے حضرت
عائشہ نے خواب دیکھا کہ تم تین مختلف کنوؤں کے پانی
سے غسل کرو تو تم شفا حاصل کر لوگی۔ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حضرت اسماعیل بن ابوبکر اور
حضرت عبدالرحمن بن زرارہ رضی اللہ عنہما حاضر ہوئے،
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں اپنے خواب کے
بارے بتایا وہ دونوں ایسی جگہ گئے جہاں سے پانی
مکلا تھا اور انھوں نے وہاں سے تین مختلف کنوؤں کا
پانی پیا۔ انھوں نے ہر کنوئیں کے پانی سے تھالی مشک

بِذَلِكَ كَانَ الْوَلَاءُ لَهُ وَإِنْ كَانَ لَمْ يُوْهِرْ
كَانَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَيَلْحَقُهُ الْإِجْرُ
إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

غلام آزاد کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر میت نے اس
بارے وصیت کی ہو تو ”ولاء“ اس کی ہوگی اور اگر
میت نے وصیت نہ کی ہو تو ”ولاء“ آزاد کرنے والے
کے لیے ہو اور اسے ان شاء اللہ العزیز ثواب پہنچے گا۔

۱۔ بَابُ بَيْعِ الْمُدَائِرِ

مدبر (غلام) کی خرید و فروخت کا بیان

حضرت ابوالرحمان محمد بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ
اپنی والدہ حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا کے
حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ زوجہ رسول حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک لونڈی بطور مدبر آزاد
کر دی پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیمار ہو گئیں
جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ بیمار رہیں پھر حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایک سندھی آدمی حلفہ
ہوا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا: تم پر
جادو کیا گیا۔ اسے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
کہا: تمہارے لیے ہلاکت ہو مجھ پر کس نے جادو کیا
ہے؟ اس شخص نے کہا: ایک عورت نے جس کی ایسی
ایسی علامات ہیں اس نے عورت کی علامات بیان کر
دی۔ اس شخص نے مزید کہا: اس کی گود میں ایک بچہ

۸۴۰- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الرَّحْمَنِ
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ عُمَرَ
ابْنَتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ
زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَتْ أَعْتَقَتْ جَارِيَةً لَهَا عَنْ دُبُرِ
مِنْهَا ثُمَّ إِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
بَعْدَ ذَلِكَ اشْتَكَتْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ
تَشْكِيَ ثَمَّ إِنَّهُ دَخَلَ عَلَيْهَا رَجُلٌ
سِنْدِيٌّ فَقَالَ لَهَا أَنْتِ مَطْبُوبَةٌ
فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ وَيْلَكَ مَنْ طَبَّبَنِي
قَالَ أُمَّدَاةٌ مِنْ نَعْنَهَا كَذَا وَكَذَا
فَرَصَفَهَا وَقَالَ إِنَّ فِي حَجْرِهَا
أَنَّ صَبِيًّا كَذَبًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ

ف ”مدبر“ ایسے غلام کو کہا جاتا ہے جس کے بارے آقا نے وصیت کر دی ہو کہ میرے فوت ہونے کے بعد
آزاد ہے چنانچہ وصیت کے مطابق آقا کی وفات کے بعد وہ (غلام) آزاد ہو جائے گا۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عْتَبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ
 عَهْدًا إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ
 ابْنَ وَليدَةَ زَمَعَةَ مِثِّي فَأَقْبَضَهُ إِلَيْكَ قَالَتْ
 فَلَمَّا كَانَ عَلَيْهِ الْفَتْحُ أَخَذَهُ سَعْدٌ وَقَالَ
 ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهْدًا إِلَى أَخِي فِيهِ فَقَامَ
 إِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمَعَةَ فَقَالَ أَخِي وَاللَّهِ وَليدَةَ
 أَبِي وَليدَةَ عَلَى قَرَائِشِهِمْ فَتَسَاءَلَا إِلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهْدًا
 إِلَيْ فِيهِ أَخِي عْتَبَةُ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمَعَةَ
 أَخِي ابْنُ الْوَلِيدَةَ أَبِي وَكَلِمَةَ عَلَى قَرَائِشِهِمْ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمَعَةَ ثُمَّ قَالَ الْوَلَدُ
 لِلْقَرَائِشِ وَليدَةَ هِيَ الْحَجْرُ ثُمَّ قَالَ لِسُودَةَ
 بِنْتِ زَمَعَةَ ائْتِجِي مِنِّي كَمَا تَرَاي مِنْ
 تَرَاي مِنْ شَبِيهِمْ بِعْتَبَةَ قَمَارًا هَا حَتَّى لِقَى
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: حضرت عتبہ
 بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی حضرت سعد
 بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے وعدہ کیا تھا کہ بیشک
 زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرے نطفہ سے ہے (لہذا)
 تم اسے اپنے پاس رکھو۔ راویہ حدیث کا بیان ہے کہ فتح مکہ
 کے سال حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا
 اور کہا: یہ بھتیجا ہے اس کے بارے میرے بھائی نے
 مجھ سے عہد و پیمان کیا تھا۔ حضرت عبد بن زمعہ رضی اللہ
 عنہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑے ہوئے
 اور کہا: یہ میرا بھائی اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا
 ہے اور ان کے بستر پر پیدا ہوا تھا۔ دونوں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت سعد
 رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے
 میرے بھائی عتبہ نے اس کے بارے مجھ سے وعدہ لیا تھا،
 اور حضرت عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرا بھائی
 ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے
 بستر پر پیدا ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا: جس کے بستر پر پیدا ہو لڑکا اسی کا ہے اور
 زانی کے لیے پتھر ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم اس سے
 پردہ کرو کیونکہ عتبہ سے اس کی مشابہت معلوم ہوتی ہے
 چنانچہ اس نے حضرت سودہ کو نہ دیکھا حتیٰ کہ اس کا انتقال ہو گیا۔

ف بچہ جس کے ہاں پیدا ہوا اسی کا مقصور ہوگا، باطنی معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا جائے گا۔

پانی لیا تینوں کنوؤں کے پانیوں سے مشک بھر کر وہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آئے۔ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے غسل کیا تو آپ
شفا یاب ہو گئیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ أَمَّا نَحْنُ فَلَا تَرَى
أَنْ يَبَاعَ السُّدَّيْرُ وَهُوَ قَوْلُ تَرِيدِ بْنِ
ثَابِتٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَبِهِمْ نَأْخُذُ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ
فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمارے
خیال کے مطابق مدبر (غلام) کو فروخت نہیں کیا جائے
گا۔ یہی زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور اسی سے ہم دلیل اخذ
کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور
ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۸۴۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ
مَنْ أَعْتَقَ وَوَلِيْدَةً عَنْ دُبْرِمِنْهَ فَإِنَّ
لَهُ أَنْ يَطَّأَهَا وَأَنْ يُزَوِّجَهَا وَكَيْسَ
لَهُ أَنْ يَبِيعَهَا وَلَا أَنْ يَهْبِهَا وَوَلَدَهَا
يَمْزِلُهَا۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو فرماتے
ہوئے سنا کہ جس شخص نے اپنی لونڈی کو بطور مدبر آزاد
کیا تو اس کے لیے اس سے جماع کرنا اور اس کا کسی سے
نکاح کرنا درست ہے (لیکن) اسے فروخت کرنا اور
اسے ہبہ کرنا جائز نہیں ہے اور اس کے لڑکے کا حکم
اسی والا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِمْ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم
ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۱۱۔ بَابُ الدَّعْوَى وَالشَّهَادَاتِ وَإِدْعَاءِ النَّسَبِ

دعوی، گواہی اور نسب کا دعویٰ کرنے کا بیان

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

۸۴۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ

الْأَوَّلُ لَا يُقْبَلُ إِلَّا شَاهِدَانِ فَأَوْلَى
مَنْ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ عَبْدُ الْمَلِكِ
ابْنُ مَرْوَانَ

وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت ابن شہاب
رضی اللہ عنہ محدثین مدینہ وغیرہ کے نزدیک زیادہ معلومات
رکھنے والے تھے اور ایسے ہی ابن جریج رضی اللہ عنہ نے
بھی حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ کے حوالے
سے بیان کیا ہے۔ حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ کا
بیان ہے کہ شروع شروع میں دو گواہوں کے ساتھ فیصلہ
ہوتا تھا (لیکن) سب سے پہلا آدمی جس نے ایک گواہ
کے ساتھ قسم کا فیصلہ کیا وہ حضرت عبد الملک بن
مروان رضی اللہ عنہ ہیں۔

۱۳۔ بَابُ اسْتِخْلَافِ الْخَصْمِ

مقدموں میں قسم لینے کا بیان

حضرت داؤد بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ انھوں نے حضرت ابو عطفان بن ظریف رضی اللہ
عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ حضرت زید بن ثابت اور
حضرت ابن مطیع رضی اللہ عنہما ایک گھر کے بارے میں جھگڑا
لے کر حضرت مروان بن حکم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے
انھوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے متعلق فیصلہ
کیا کہ وہ منبر شریف کے پاس قسم کھائیں۔ حضرت زید
بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اسی جگہ پر قسم کھاتا
ہوں تو حضرت مروان نے کہا قسم بخدا! نہیں مگر اسی جگہ
پر جہاں حقوق کے سلسلے میں فیصلے ہوتے ہیں راوی حدیث
(ابو عطفان) کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ

۸۲۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ
الْحُسَيْنِ أَنَّ سَمِعَ أَبَا عَطْفَانَ بْنَ ظَرِيفٍ
الْمَدَنِيَّ يَقُولُ اخْتَصَمَ تَرَايِدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ
ابْنُ مَطِيْعٍ فِي دَارِ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ
فَقَضَى عَلَى تَرَايِدِ بْنِ ثَابِتٍ بِالْيَمِينِ
عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ أَخْلَيْتَ لَكَ
مَكَانِي فَقَالَ لَهُ مَرْوَانَ لَدَا اللَّهِ إِلَّا
عِنْدَ مَقَاطِعِ الْحُقُوقِ قَالَ فَجَعَلَ زَيْدٌ
يُخْلِفُ أَنْ حَقَّهُ الْحَقُّ وَأَيْضًا أَنْ يَخْلِفَ
عِنْدَ الْمِنْبَرِ فَجَعَلَ مَرْوَانَ يُعْجِبُ
مِنْ ذَلِكَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَهْدَانَا هَذَا التَّوَكُّدُ
لِلْقَرَأَةِ وَاللِّعَابِ وَالْحَجَرِ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ قُتَّهَاثًا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس
روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ لڑکا اسی کا ہے
جس کے بستر پہ پیدا ہوا اور زانی کے لیے مچھر ہے
یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام
فقہاء کا قول ہے۔

۱۲۔ بَابُ الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ

گواہی کے ساتھ قسم کا بیان

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد کے
حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فیصلہ فرمایا کہ ایک گواہ کے ساتھ قسم ہوگی۔ ف
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ ہمیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس کے خلاف
روایت پہنچی ہے ان کا بیان ہے کہ یہ حضرت ابن ابی
ذؤب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن شہاب الزہری رضی
اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا
میں نے ان (ابن شہاب) سے ایک گواہی کے ساتھ
کے بارے سوال کیا ہوا انہوں نے جواب دیا یہ مدعی
ہے سب سے پہلا آدمی جس نے اس کے مطابق فیصلہ

۸۲۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ
مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ -
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبَلَّغْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ ذَلِكَ وَقَالَ ذَكَرَ ذَلِكَ ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ
الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ فَقَالَ يَدُ عَمٍّ وَأَوْلٍ
مَنْ قَضَى بِهَا مُعَاوِيَةً وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ
أَعْلَمَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِالْمَدِينَةِ مِنْ
غَيْرِهِ كَذَا لَكَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَيُّضًا عَنْ عَطَاءِ
ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ قَالَ كَانَ الْقَضَاءُ

ف کسی معاملے میں ثبوت کے لیے دوسروں کی گواہی یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی قابل قبول ہو
ورنہ مشہور روایت البینة علی المدعی والیسین علی من انکر (گواہی مدعی کے ذمہ اور انکار کرنے والوں
کے ذمے قسم ہے) کے مطابق فیصلہ طے کیا جائے گا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَتَفْسِيرُهُ
 قَوْلِهِ لَا يُغْلِقُ الرَّهْنُ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ
 يَرْهَنُ الرَّهْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَهُ
 إِنَّ جُنَّتَكَ بِمَالِكَ إِلَى كَذَا وَكَذَا وَإِلَّا
 قَالَ الرَّهْنُ لَكَ بِمَالِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغْلِقُ الرَّهْنُ وَلَا يَكُونُ
 لِلْمُرْتَهِنِ بِمَالِهِ وَكَذَلِكَ نَقُولُ وَهَذَا
 قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَكَذَلِكَ فَسَّرَهُ مَالِكٌ
 ابْنُ أَنَسٍ -

حضرت امام محمدؒ نے فرمایا: ہم اس
 روایت سے دیکھیں کہ انہوں نے میں اور رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ارشادؒ میں روکا جائے، کی تفصیل یوں
 ہے کہ بے شک ایک شخص کو کسی چیز دوسرے شخص کے
 پاس رہن رکھتا ہے پھر اس سے کہے کہ اگر اتنا مدت
 میں میں تمہارا مال یا تو ٹھیک ورنہ تمہارے مال کے
 عوض رہن ہو گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 رہن نہ روکا جائے وہ رہن رہن رکھنے والے کے مال کا
 عوض نہیں ہو سکتا۔ ایسے ہی ہم کہتے ہیں۔ یہی امام اعظم
 ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے اور ایسے ہی حضرت
 مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے اس کی تشریح بیان کی ہے

۱۵۔ بَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ عِنْدَ الشَّهَادَةِ

کسی شخص کے پاس گواہی ہونے کا بیان

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا
 میں تمہیں بہترین گواہ کے بارے نہ بتاؤں؟ وہ
 گواہ ہے جو (از خود) گواہی کے لیے آجائے یا

۸۴۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 ابْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي عَمْرَةَ
 الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرِيَدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۶۰۶ سے آگے) رہے گی، گورہن کہتے ہیں جو چیز رکھی جائے اسے مرہونہ، رکھنے والے
 گورہن اور جس کے پاس رکھی جائے اسے مرہون کہا جاتا ہے۔ رہن ایک طرح کی امانت ہوتی ہے لہذا جب
 راہن وعدہ کے مطابق واپس لینا چاہے تو مرہون کو رکاوٹ نہیں ڈالنا چاہیے بلکہ وہ فوراً واپس کرے رہن کی حفاظت
 اور نقصان سے بچانا مرہون کی ذمہ داری ہے۔

عنہ نے اپنے حق کے بارے قسم کھائی (لیکن) انھوں نے
منبر شریف کے قریب قسم کھانے سے انکار کر دیا چنانچہ
حضرت مروان رضی اللہ عنہ کو اس بارے تعجب ہوا

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم حضرت
زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول سے دلیل اخذ کرتے
ہیں کہ کوئی شخص جہاں بھی قسم کھائے جائز ہے اور اگر
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اسے (منبر کے پاس
قسم کھانا) لازم و ضروری خیال کرتے تو وہ اس سے انکار
نہ کرتے کیونکہ حق اس کے ہاتھ میں تھا لیکن انھوں نے
اس چیز کو ناپسند کیا کہ جو چیز ان کے ذمہ میں نہیں ہے
وہ دی جائے لہذا قسم لینے والے کی بہ نسبت وہ (حضرت
زید بن ثابت) رضی اللہ عنہ زیادہ حق دار ہیں کہ ان کے
قول اور ان کے فعل پر عمل کیا جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَ يَقُولُ تَرِيدُ بِنِ ثَابِتٍ
تَأْخُذُ وَ حَيْثُمَا حَلَفَ الرَّجُلُ فَهُوَ جَائِزٌ
وَ لَوْ سَأَى تَرِيدُ بِنِ ثَابِتٍ أَنَّ ذَلِكَ يُلْزِمُهُ
مَا أَجَبَى أَنْ يُعْطَى الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِ وَ لَكِنَّهُ
كِرَاهَةٌ أَنْ يُعْطَى مَا لَيْسَ عَلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ أَنْ
يُؤْخَذَ بِقَوْلِهِ وَ فِعْلِهِ مِمَّنْ اسْتَحْلَفَهُ۔

۱۴۔ بَابُ الرَّهْنِ

رهن کا بیان

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ حضرت سعید بن
مسیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں
بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رهن نہ روکا جائے

۸۴۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُعْلَقُ الرَّهْنُ۔

ول فریقین اپنے مدعی کو ثابت کرنے کیلئے گواہ پیش کریں گے ورنہ مدعی علیہ پر لازم ہوگا کہ وہ اپنے موقف کو صحیح ثابت
کے لئے قسم کھائے، وہ کسی بھی مقام پر کھا سکتا ہے، قسم کھانے کے لیے کسی مخصوص مقام کی قید لگانا درست نہیں ہے
ول کوئی چیز کسی کے پاس رکھ دینا اور اس سے رقم وصول کر لینا، رقم کی ادائیگی تک وہ چیز اس کے پاس (جاری

۱۶۔ کتاب اللُّقْطَةِ

نقطہ رگری ہونی چیز کی کتاب

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں گمشدہ اڑنیوں کھلی چھوڑ دی جاتی تھیں وہ بچے پیدا کرتی تھیں انہیں کوئی بھی نہیں پکڑتا تھا۔ حتیٰ کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے پہچاننے اور ان کی تشہیر کا حکم فرمایا۔ پھر انہیں فروخت کر دیا جاتا ہے جب ان کا مالک آتا تو اسے ان کی قیمت دی جاتی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ دونوں وجوہات درست ہیں اگر چاہے تو امام (خلیفہ وقت) انہیں چھوڑ دے حتیٰ کہ ان کا مالک آجائے اگر اسے نقصان کا خوف ہو یا کوئی ایسا آدمی دستیاب نہ ہو جو انہیں چراگے تو انہیں فروخت کر کے اس کی قیمت محفوظ کر لے۔ حتیٰ کہ ان کا مالک آجائے اس میں کوئی حرج نہیں حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک ایک آدمی نے کوئی گمشدہ چیز پائی تو وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: میں نے گمشدہ چیز پائی ہے تو آپ اس سلسلے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟

۸۳۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ أَنَّ حُذَافَةَ الدَّيْلِيَّ كَانَتْ فِي زَمَنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِابْنِ مَرْسِيَّةٍ تَمَاتَتْ بِرُحْمٍ لَا يَسْتَمُهَا أَحَدٌ حَتَّى إِذَا كَانَ لَمَنْ عُمَرَانِ ابْنِ عَفَّانٍ أَمْرٌ بِمَعْرِفَتِهَا وَتَعْرِيفِهَا فَكَبَّرَ تَبَاعُهَا فَإِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا أُعْطِيَ كَسْتَهَا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا الرَّجْهَيْنِ حَسَنٌ إِنْ شَاءَ الرَّمَامُ تَرَكَهَا حَتَّى يَجِيءَ أَهْلُهَا فَإِنْ خَافَ عَلَيْهَا الصَّبِيحَةَ وَلَمْ يَجِدْ مَنْ يَرْعَاهَا قَبْلَ عَمَّا وَوَقَّفَ ثَمَنَهَا حَتَّى يَأْتِيَ أَرْبَابُهَا فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ۔

۸۳۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ لُقْطَةً فَجَاءَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ إِنِّي وَجَدْتُ لُقْطَةً فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ هِيَ لَهَا قَدْ فَعَلْتُ

پوچھنے سے قبل گواہی دے رف

أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشَّهَادَةِ الَّتِي يَأْتِي بِالشَّهَادَةِ
أَوْ يُخْبِرُ بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَ بِهَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص کے پاس کسی آدمی
کی گواہی ہو اور وہ انسان اس کے بارے نہ جانتا ہو تو
اسے چاہیے کہ وہ گواہی دے دے خواہ اسے اس
بارے نہ کہا جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَبِيحٌ أَنَا خَدْمٌ كَانَتْ
عِنْدَهُ شَهَادَةٌ لِإِنْسَانٍ لَا يَعْلَمُ ذَلِكَ الْإِنْسَانُ
بِهَا فَلْيُخْبِرْهُ بِشَهَادَتِهِ وَإِنْ لَمْ يُسْأَلْ بِهَا
إِنِّي أَعْلَمُ -

ف بہترین گواہ وہ ہے جو ضرورت کے وقت خود اگر گواہی دے، گواہی چھپانا یا حقائق کے خلاف گواہی دینا اور بیار شوریہ
وغیرہ کے چکر میں پڑ کر کذب بیانی سے کام لینے والا آدمی مجرم اور قابل سزا قرار پائے گا۔

عنہ نے اس کی تشہیر کرنے کے بارے حکم دیا۔ حضرت ثابت بن ضحاک انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا کاروبار اس بارے رکادٹ بن سکتا ہے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انھیں حکم دیا کہ جہاں سے اسے (ادنیٰ) پکڑو وہاں چھوڑ دو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جس شخص نے کوئی گمشدہ چیز جس کی قیمت دس درہم یا اس سے زائد ہوئی تو وہ اس کی ایک سال تک تشہیر کرے اگر اس کی تشہیر ہو جائے (اور اس کا مالک مل جائے تو درست ہے) ورنہ اسے صدقہ کر دیا جائے گا۔ اور اگر گمشدہ چیز کو پانے والا خود مفلس ہو، تو وہ خود اسے کھا سکتا ہے اگر اس کا مالک آجائے تو اسے اختیار حاصل ہے کہ وہ اس کی قیمت وصول کرے یا اس جیسی چیز حاصل کرے اور اگر گمشدہ چیز کی قیمت دس درہموں سے کم ہو تو وہ جتنے دن مناسب سمجھے اس کی تشہیر کرے پھر اس کے ساتھ وہ طریقہ اختیار کرے جو پہلی صورت میں بیان ہوا ہے اور جب اس کا مالک آجائے تو اس کا حکم پہلی صورت جیسا ہوگا اور اگر اس (گمشدہ) چیز کو اسی جگہ پر رکھ دیا جہاں سے اٹھایا تھا تو اٹھانے والا بری الذمہ ہو جائے گا اور اس پر کسی قسم کی کوئی ضمانت نہیں ہوگی۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جبکہ آپ کعبۃ اللہ کے ساتھ پشت لگا کر بیٹھے ہوئے تھے کہ جس نے گمشدہ کوئی چیز اٹھائی وہ خود گمراہ (گمشدہ) ہے۔

ذَكَرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَمَرَ أَنْ يُعْرِفَهُ فَإِنْ تَأَيَّدَ لِعُمَرَ قَدْ شَغَلَنِي عَنْهُ ضَيْعَتِي فَقَانَ لَهُ عَمْرًا أَرْسِلُهُ حَيْثُ وَجَدْتَهُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ مِنَ التَّقَطِّ لِقُطْعَةٍ تُسَادِي عَشْرَةَ دَرَاهِمَ فَصَاعِدًا عَرَفَهَا حَوْلًا فَإِنْ عُرِفَتْ وَإِلَّا تَصَدَّقَ بِهَا فَإِنْ كَانَ مُحْتَاجًا أَكَلَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا خَيْرُهُ بَيْنَ الْأَجْرِ وَبَيْنَ أَنْ يَعْرِفَهَا لَهُ دَلِيلٌ كَانَ قِيَمَتُهَا أَقَلَّ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمَ عَرَفَهَا عَلَى قَدْرِ مَا يَلِي أَيَّامًا ثُمَّ صَنَعَ بِهَا كَمَا صَنَعَ بِالْأُولَى وَإِنْ كَانَ الْحُكْمُ فِيهَا إِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا كَالْحُكْمِ فِي الْأُولَى وَإِنْ رَدَّهَا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي وَجَدَهَا فِيهِ بَرِيئٌ مِنْهَا وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ ضَمَانٌ۔

۸۵۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مُسِنِدٌ ظَهَرَ إِلَى الْكُعبَةِ مِنْ أَخْدَانِهَا فَهُوَ ضَالٌّ۔

قَالَ يَرُدُّ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ لَا أَمْرَكَ
أَنْ تَأْكُلَهَا لَوْ شِئْتَ لَمْ تَأْخُذْهَا -

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تم
اس کی تشہیر کرو، اس نے عرض کیا: میں نے اس کی
تشہیر کی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مزید تشہیر کرو
عرض کیا میں نے مزید تشہیر کی ہے، تو حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اجازت نہیں دے سکتا
کہ اسے کھاؤ اور اگر تم چاہو تو اسے نہ پکڑو اور ف

۴ ۴ ۴ ۴

۸۴۹- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ
أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَّارٍ يُحَدِّثُ
أَنَّ ثَابِتَ بْنَ صَخَّالٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ
أَنَّهُ وَجَدَ بَعِيرًا بِالْحَرَّةِ فَعَرَفَهُ ثُمَّ

حضرت ثابت بن صخاک انصاری رضی اللہ عنہ کا
بیان ہے کہ انہوں نے ”مقام حرہ“ میں ایک اونٹ
پایا اور اس کی تشہیر کی پھر اس صلے میں حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ

ف گرا ہوا بچہ مل جائے تو اسے ”لقیط“ کہا جاتا ہے۔ اگر بچے کے ہلاک ہونے کا یقین ہو تو اسے اٹھانا ضروری ہے
ورنہ اسے اٹھانا مستحب ہے۔ بچے کو اٹھانے والے کو ملتقط کہا جاتا ہے۔ لقیط کو اٹھانے والے سے کوئی زبردستی
حاصل نہیں کر سکتا۔ لقیط کو اٹھانے والا خلیفہ وقت کو اطلاع دینے کے بعد جتنی رقم خرچ کرے گا وہ بیت المال
سے وصول کر سکتا ہے۔ لقیط کو اٹھانے والے پر لازمی ہے کہ اس کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرے اور اگر تحصیل علم کی
صلاحیت نہ رکھتا ہو تو اسے صنعت و حرفت سکھانے کا انتظام کرے تاکہ وہ بے کار ہو کر نہ رہ جائے۔

(مفتی امجد علی عظمیٰ، بہار شریعت، جلد ۹، صفحہ ۵، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور)

گرا ہوا مال مل جائے تو اسے ”لقطہ“ کہا جاتا ہے اگر کسی کا خیال ہو کہ اس چیز کے مالک کو تلاش کر کے اسے دے
دے گا تو اسے اٹھانا مستحسن و مستحب ہے اور اگر مالک کو تلاش کر کے دینے کا قصد نہ ہو تو اسے نہیں اٹھانا چاہیے۔ کوئی
بھی چیز گری ہوئی مل جائے تو مالک کو دینے کی نیت سے اٹھالینا بہتر ہے، کیونکہ نہ اٹھانے کی صورت میں وہ چیز
ضائع ہو سکتی ہے یا کوئی ایسا آدمی اٹھا سکتا ہے جو مالک کو نہیں دے گا۔ لفظ اٹھانے والے کے حق میں امانت کی
حیثیت رکھتا ہے لفظ اٹھانے والے پر ضروری ہے کہ اتنی مدت خوب تشہیر کرتا رہے کہ یقین ہو جائے کہ اب مالک
نہیں آئے گا۔ اگر مالک نہ آیا تو وہ چیز کسی غریب کو صدقہ کی جا سکتی ہے اگر صدقہ کرنے کے بعد مالک آجائے تو
اسے اختیار ہے چاہے تو صدقہ برقرار رہنے دے تو اسے ثواب مل جائے گا ورنہ وہ چیز واپس بھی لے سکتا ہے۔ اگر
اٹھانے والا غریب ہے تو اعلان کے بعد اس چیز کو اپنے استعمال میں لے سکتا ہے۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر منقسم زمین (جو تقسیم شدہ نہ ہو) شفعہ کا فیصلہ کیا۔ پس جب حدود کا تعین ہو جائے تو اس میں شفعہ نہیں ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بے شک اس سلسلے میں مختلف احادیث مبارکہ آئی ہیں (زمین میں) شریک پڑوسی کی نسبت زیادہ حق دار ہے اور پڑوسی غیر پڑوسی سے زیادہ حق دار ہے اس سلسلے میں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے روایت پہنچی ہے حضرت عمرو بن شہید رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت شہید بن سوید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پڑوسی شفعہ کے بارے زیادہ معتدرب ہے، اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۸۵۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَىٰ بِالشُّفْعَةِ فِيمَا لَا يُقْسَمُ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلَا شُفْعَةَ فِيهِ. قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ جَاءَتْ فِي هَذَا أَحَادِيثٌ مُخْتَلِفَةٌ فَالشَّرِيكُ أَحَقُّ بِالشُّفْعَةِ مِنَ الْجَارِ وَالْجَارِ أَحَقُّ مِنْ غَيْرِهِ بَلَّغْنَا ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۸۵۳- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ يَسْلَى الثَّقَفِيُّ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِشُفْعِهِ وَبِهَذَا أَنَا خَدُّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فَهْمَانَا.

۲۔ بَابُ الْمَكَاتِبِ

مکاتب کا بیان

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مکاتب وہ غلام ہے جس پر بطور مکاتبت (آزادی کی رقم) کوئی چیز ہو۔ ف

۸۵۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ يَقُولُ الْمَكَاتِبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مَكَاتِبَتِهِ شَيْءٌ.

ف مکاتب اس غلام کو کہا جاتا ہے جس کے آقائے اسے کہا ہو کہ تم اتنی رقم لے آؤ تو تم آزاد ہو (جاری ہے)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَإِسْمًا
يَعْنِي بِذَلِكَ مَنْ أَخَذَهَا لِيَدُهَا بِهَا
فَأَمَّا مَنْ أَخَذَهَا لِيُرَدَّ أَوْ لِيَعْرِضَهَا
فَلَا بَأْسَ بِهِ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ
یہ حکم اس شخص کے بارے جو اس پر قبضہ کرنے کی نیت
سے پکڑے اور جو واپس (مالک کو) دینے کے ارادے
پکڑے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ الشُّفْعَةِ

شفعہ کا بیان

۸۵۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَمَارَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو
أَبِي حَزْمٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فِي أَرْضٍ فَلَا شُفْعَةَ
فِيهَا وَلَا شُفْعَةَ فِي بَيْرٍ وَلَا فِي فَخْلٍ وَلَا نَخْلٍ -

حضرت ابو بکر بن محمد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب زمین
میں حدود کا تعین ہو جائے تو اس میں شفعہ نہیں۔ کنوئیں
اور کھجوروں کے درخت میں شفعہ نہیں ہے۔

ف جائیداد غیر منقولہ مثلاً گھر، پلاٹ اور دکان وغیرہ کوئی آدمی خرید لیتا ہے تو اتنی ہی قیمت میں کوئی دوسرا شخص اس کا
حقدار قرار پا جائے تو اسے ”شفعہ“ کہا جاتا ہے اور حقدار قرار پانے والے کو شفیع کہا جاتا ہے۔ شفعہ کی چھ

شرائط ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) جائیداد بیع یعنی خرید و فروخت کے ذریعے کسی کے نام منتقل ہوئی ہو لہذا صدقہ، وراثت اور ہبیت وغیرہ کی
جائیداد میں شفعہ درست نہیں ہوگا۔ (۲) جائیداد غیر منقولہ ہو، گویا جائیداد منقولہ میں شفعہ نہیں ہوگا۔ (۳) جائیداد سے
مالک کی ملکیت ختم ہو چکی ہو لہذا اگر فروخت کرنے والے کو اختیار حاصل ہو تو شفعہ نہیں ہوگا۔ (۴) جس جائیداد کے بارے
شفعہ کیا گیا ہے وہ شفیع کے قبضہ میں ہو۔ (۵) اس جائیداد کی فروخت کے بارے شفیع نے صراحت سے اور نہ اشارتاً
رضامندی کا اظہار کیا ہو (بہار شریعت)

شفعہ کے تین مراتب ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) شفیع جائیداد میں شریک ہو (۲) جائیداد اس کے قبضے میں ہو اور (۳) متصل ہمسایہ

بَقِيَ كَانَ مِيرَاثًا لَوْ سَأَلْتَهُ الْأَخْرَارِ مَنْ
كَانُوا۔

فوت ہو جانے پہلے لوگوں کا قرضہ ادا کیا جائے گا۔ پھر
اس کی مکاتبت کی باقی ماندہ رقم ادا کی جائے گی
پھر باقی ماندہ رقم اس کے آزاد و رثاء میں تقسیم ہوگی۔
حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ایک ثقہ راوی کے
حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک حضرت عروہ بن
زبیر اور حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہما سے ایسے
اومی کے بارے سوال کیا گیا جس نے اپنی ذات اور
اپنے بیٹے کے بارے مکاتبت (آقا سے رقم کے عوض
آزادی کا فیصلہ) کی پھر وہ فوت ہو گیا اور اس نے بیٹے
بھی چھوڑے ہوں کیا وہ بیٹے اپنے باپ کی مکاتبت
کے بارے کوشش کر سکتے ہیں (محنت و مزدوری کر کے)
یا وہ غلامی کے زمرے میں ہوں گے؟ راوی حدیث کا
بیان ہے کہ انھوں نے جواب دیا کہ بیٹے اپنے والد کی
مکاتبت کے سلسلے میں کوشش کریں اور ان کی ذنات
سے ان کے حقوق متاثر نہیں ہوں گے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں، یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کا قول ہے کہ جب وہ (مکاتبت کی رقم) ادا کر دیں
گے تو سب کے سب آزاد ہو جائیں گے۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک
راوی نے مجھے بیان کیا کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ
رضی اللہ عنہا اپنے مکاتب سے سونا اور چاندی بطور
کتابت وصول کر لیا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر
جاتا ہے۔

۸۵۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي الثَّقَةُ عِنْدِي
أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَّارٍ
سُئِلَا عَنْ رَجُلٍ كَاتَبَ عَلَى نَفْسِهِ وَعَلَى وَلَدِهِ
ثُمَّ هَلَكَ الْمُكَاتِبُ وَتَرَكَ بَنِينَ أَيْسَعُونَ
فِي مَكَاتِبَةِ آبِيهِمْ أَمْهُمْ عَيْدٌ فَقَالَ بَدُ
يَسْعُونَ فِي كِتَابَةِ آبِيهِمْ وَلَا يُوضَعُ عَنْهُمْ
لِمَوْتِ آبِيهِمْ شَيْءٌ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ فَإِذَا أَدُّوا عَتَقُوا جَمِيعًا۔

۸۵۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي مُعْبِدٌ أَنَّ
أُمَّ سَلَمَةَ تَرَوُّجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَتْ تُقَاتِعُ مَكَاتِبِيهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرَقِ
وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

❖ ❖ ❖

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْعَبْدِ فِي شَهَادَتِهِ
وَحُدُودِهِ وَجَمِيعِ أَمْرِهِ إِلَّا أَنْ تَكُنَّ لَسَبِيلِ
لِمَوْلَاةٍ عَلَى مَالِهِ مَا دَامَ مَكَاتِبًا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ وہ (مکاتب) شہادت حدود
اور دوسرے تمام امور میں غلام کے قائم مقام ہے سوائے
اس کے کہ جب تک وہ مکاتب ہوگا آقا کو اس کے
مال و متاع سے کوئی عمل دخل نہیں ہوگا۔

۸۵۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا حَمِيدُ بْنُ قَتَيْبٍ
الْمَكِّيُّ أَنَّ مَكَاتِبًا لِابْنِ الْمُتَوَكِّلِ هَلَكَ بِمَكَّةَ
وَتَرَكَ عَلَيْهِنَّ بَقِيَّةً مِّنْ مَّكَاتِبِهِمْ وَدُيِّرَتِ
النَّاسِ وَتَرَكَ أَبْعَةً فَأَشْكَلَ عَلَى عَامِلِ مَكَّةَ
الْقَضَاءُ فِي ذَلِكَ فَكُتِبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ
مَرْوَانَ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَكُتِبَ إِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ
أَنْ أَبْدَأُ بِدِيُونِ النَّاسِ فَأَقْضِيَهَا ثُمَّ أَقْضِ
مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مَّكَاتِبِهِمْ ثُمَّ أَقْضِ مَا بَقِيَ
مِنْ مَالِهِ بَيْنَ ابْنَتِهِ وَمَوَالِيهِ -

حضرت حمید بن قیس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
بیشک حضرت ابن متوکل رضی اللہ عنہ کا ایک مکاتب
(غلام) تھا جو مکہ مکرمہ میں فوت ہو گیا اس نے اپنا حق
مکاتبت (رقم) اور لوگوں کا قرض چھوڑا، اور اس نے
ایک لڑکی بھی چھوڑی۔ اس کے بارے مکہ مکرمہ کے
گورنر کے لیے فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا اس نے اس بارے
عبدالملک بن مروان کو ایک خط لکھا جس کے ذریعے ان
سے اس بارے دریافت کیا۔ حضرت عبدالملک بن مروان
نے جواب تحریر کیا کہ سب سے پہلے لوگوں کے قرض ادا
کر دو پھر اس (متوفی) پر جو حق مکاتبت (رقم) باقی ہے
اسے ادا کرو۔ پھر باقی رقم اس کی بیٹی اور موالی کے
درمیان تقسیم کر دو۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا إِنَّكَ إِذَا هَكَأ
بِدِيُونِ النَّاسِ ثُمَّ بِمَكَاتِبِهِمْ ثُمَّ مَا

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے کہ جب مکاتب

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۱۳ سے آگے) جب وہ متعین و مقرر رقم اپنے آقا کے لیے لے آئے گا تو آزاد ہو جائیگا اگر مکاتب فوت ہو جائے اور اسکے
ذمہ آقا کی کچھ رقم باقی ہو تو متوفی (مکاتب) کی میراث سے آقا کی رقم پوری کی جائیگی پھر اس کا باقی ماندہ قرض ادا کیا جائے
اور پھر جو وراثت بچے گی وہ وراثت میں تقسیم کی جائے گی۔

سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قصواء نامی اونٹنی جب بھی دوڑ میں حصہ لیتی آگے بڑھ جاتی تھی۔ ایک دن دوڑ میں وہ پیچھے رہ گئی تو مسلمان اس کے پیچھے رہ جانے سے بہت پریشان ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ جب کسی چیز کو آگے بڑھائیں یا ادھر پر رہنے کا ارادہ کریں تو اللہ تعالیٰ اسے پیچھے کر دیتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ تیراندازی میں، سم والے جانور اور موزے والے جانور میں دوڑ کا مقابلہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ف

إِنَّ الْقَصْوَاءَ نَاقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَسْبِقُ كُلَّمَا وَقَعَتْ فِي سَبَاقٍ فَوَقَعَتْ يَوْمًا فِي إِبِلٍ فَسَبَقَتْ فَكَانَتْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ كَأَيَّةٍ أَنْ سَبَقَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَفَعُوا شَيْئًا أَوْ أَمْرًا دُونَ مَا رَفَعَهُ اللَّهُ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَبَّاسٌ فِي التَّصَلِّيِّ وَالْحَاظِرِ وَالْحُفِّ -

۱۷۔ ابواب السیر

ابواب سیر

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھیں یہ روایت پہنچی کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس قوم میں چوری علم ہو جائے تو ان کے دلوں میں رعب ڈالا جاتا ہے جس قوم میں زنا عام ہو جائے اس میں اموات (موتیں) عام ہو جاتی ہیں۔ جس قوم میں

۸۶۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُولُ فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا أُتِيَ فِي قُلُوبِهِمُ الرَّعْبُ لَا قِتْلًا لَدُنِّي فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا كَثُرَ فِيهِمُ الْمَوْتُ وَلَا

ف گھوڑ دوڑ اگر بغیر کسی شرط یا عوض کے ہو، تو جائز ہے اور اگر کسی شرط یا عوض سے ہو تو ناجائز ہے۔

(حاشیہ موطا محمد رحمۃ اللہ علیہ، صفحہ ۳۶۶، کراچی)

اس کی وجہ یہ ہے کہ شرط کی صورت میں جتنے کے سبب جو رقم یا عوض وصول کیا جائیگا وہ سود کی طرح منظور ہوگا جس کے لینے دینے سے کدورت، عداوت اور بغض کی راہ ہموار ہوگی جو ایک قتل و غارت کا بازار گرم کرنے کا سبب ہوگی۔

۳۔ بابُ السَّبِقِ فِي الْخَيْلِ

گھوڑ دوڑ کا بیان

۸۵۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ لَيْسَ
بِرَهَانِ الْخَيْلِ بَأْسٌ إِذَا الْوَحَلُوا فِيهَا فَحِيلَانِ
سَبَقَ أَخَذَ السَّبِقَ وَإِنْ سَبَقَ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ
كَيْفِيٌّ

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے
سنا کہ گھوڑ دوڑ میں کوئی حرج نہیں جب وہ مقابلہ
کرنے والے کسی محلل کو درمیان میں داخل کر لیں (تیسری
شخصیت کو درمیان میں لے آئیں) اگر وہ مسابقت (دوڑ)
میں جیت گیا تو وہ (انعام وغیرہ) وصول کرے گا اور
اگر وہ پیچھے رہ گیا تو اس پر کوئی چیز نہیں ہوگی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ گھوڑ دوڑ مکروہ (ممنوع)
ہے جبکہ دونوں یہ شرط طے کر لیں کہ جس کا گھوڑا جیت
جائے گا وہ رقم وغیرہ وصول کرے گا تو یہ جوئے کی مثل
ہوگا اور اگر مقابلہ (گھوڑ دوڑ میں) دو آدمی ہوں تو شرط
ایک کی طرف سے ہو یا تین آدمی ہوں تو ان میں سے
دو کی طرف سے شرط ہو تیسرے کی طرف سے نہ ہو کہ اگر
وہ (تیسرا) جیت گیا تو انعام وصول کرے گا لیکن اگر
آگے نہ بڑھ سکا تو اس پر کوئی چیز نہیں ہوگی تو اس میں
کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ
کے نزدیک محلل کا یہی مفہوم ہے۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو کہتے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَدَا إِنَّمَا يَكْرَهُ
مِنْ هَذَا أَنْ يَضَعَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا سَبَقًا
فَإِنْ سَبَقَ أَحَدُهُمَا أَخَذَ الشَّيْفَيْنِ جَمِيعًا
فَيَكُونُ هَذَا كَالْمَبَايَعَةِ قَامًا إِذَا كَانَ
السَّبِقُ مِنْ أَحَدِهِمَا أَوْ كَانُوا ثَلَاثَةً وَالسَّبِقُ
مِنْ اثْنَيْنِ مِنْهُمَا وَالثَّلَاثُ لَيْسَ مِنْهُ
سَبَقٌ أَخَذَ فَلَنْ لَمْ يَسْبِقْ لَمْ يَغْرِمْهُ
هَذَا إِلَّا بَأْسٌ بِهِ أَيْضًا وَهَذَا الْمُحَلَّلُ الَّذِي
قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

۸۵۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ
أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ إِنَّ

مفسلوں کے لیے ہے۔

اِبَابُ الرَّجُلِ يُعْطَى الشَّيْءَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

کسی کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں عطیہ دینے کا بیان

حضرت سحیب بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کے بارے دریافت کیا گیا جو اللہ کی راہ میں عطیہ دیتا، انھوں نے جواباً فرمایا: جب وہ چیز مجاہدین تک پہنچ جائے تو وہ (اس کا اجر و ثواب) اسی کی ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب وہ چیز ”واوی قرنی“ میں پہنچ جائے تو وہ اس کی ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے دوسرے فقہاء نے فرمایا جب اس چیز کا مالک کسی کو دے دیتا ہے تو وہ اسی کی ہو جاتی ہے۔

۸۶۲- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ سَعِيدٍ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُعْطِي الشَّيْءَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ قَائِلًا: ابْلَغْ رَأْسَ مَغْرَايَةٍ كَهَوْلَةٍ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا قَوْلُ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا ابْلَغَ وَادِي الْقُرَى كَهَوْلَةٍ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَعَلِيٌّ مِنْ فَتَاهِنَا إِذَا دَفَعَهُ إِلَيْهِ صَاحِبُهُ كَهَوْلَةٍ۔

ف عطیہ کا زیادہ اجر و ثواب یہ ہے کہ کسی غریب، مسکین، یتیم، بیوہ عورت، دینی طالب علم اور یا مجاہد کو دیا جائے۔ ایک روپیہ بطور عطیہ اللہ کی راہ میں دینے سے دس روپے کا اجر و ثواب ملے گا۔ قرآن پاک میں ہے مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ مِثَالِهَا۔ جس نے ایک نیکی کی اس کے لیے اس کی مثل دس نیکیوں کا ثواب ہے۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ قبیل سی چیز اللہ کی راہ میں دی جائے اس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اُحد پہاڑ کی مثل ہو جاتی ہے اور اس کا اجر و ثواب اسے عطا کیا جائے گا۔

تَقْصُ قَوْمَ الْمَكِّيَّاتِ وَ الْيَمَانِ إِلَّا قِطْعَةً عَلَيْهِمُ الرِّزْقُ
وَلَا حَكْمَ قَوْمٍ بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الدَّمُ
وَلَا خَيْرَ قَوْمٍ بِأَلْعَهْدِ إِلَّا سَلِطَ عَلَيْهِمُ
الْعُدُوُّ -

۸۶۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً
قَبْلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا لِأَيِّدٍ كَثِيرَةً فَكَانَ سَهْمَاتُهُمْ
إِثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفْلًا بَعِيرًا بَعِيرًا -

كَانَ مُحَمَّدٌ كَانَ الثَّقَلَيْنِ لِرَسُولِهِ اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَلُ مِنَ الْخُمْسِ
أَهْلَ الْحَاجَةِ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قُلِ
إِن تَقَالِ يَتُوهُ وَالرَّسُولَ فَمَا أَلْيَوْمَ فَكَلَّا
نَقُلْ بَعْدَ إِخْرَاجِ الْغَنِيمَةِ إِلَّا مِنَ الْخُمْسِ
الْمُحْتَاجِ -

مال اور تول میں کمی عام ہو جائے، ان کا رزق کم کر دیا جاتا ہے جو قوم حق و انصاف سے فیصلے نہ کرے اس میں خونریزی عام ہو جاتی ہے اور جو قوم اپنے عہد و پیمان کی پرواہ نہیں کرتی تو اس پر دشمن مسلط کر دیا جاتا ہے۔
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”نجد“ کی طرف ایک سریہ (جماعت) بھیجا جنہوں نے بہت سے اونٹ لے کر مال غنیمت پائے ان میں (شکر کا) سے ہر ایک کو بارہ بارہ اونٹ ملے اور ایک ایک اونٹ مزید انعام میں ملا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”نفل“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ”خمس“ میں تقسیم فرمادیتے اور بیشک اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”قُلِ الْأَنْقَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ“ اے محبوب! صلی اللہ علیہ وسلم! اعلان فرمادیتے کہ ”انفال“ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے لیکن آج کے دن مال غنیمت کی تقسیم ہو جانے کے بعد ”انفال“ نہیں ہے۔ مگر خمس وہ

”ف“ ”سیر“، ”سیرۃ“ کی جمع ہے اس کا معنی ”طریقہ“ ہے اور علماء کی اصطلاح میں ”مغازی و جہاد“ کے احوال و واقعات پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجاہدین کو میدان جہاد میں اترنے سے قبل کچھ ہدایات ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ ان میں سے کچھ یہ ہیں کہ بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو قتل نہ کیا جائے البتہ جو مقابلے میں آئے اسے ضرور قتل کیا جاسکتا ہے علاوہ ازیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم خصوصیت سے ارشاد فرماتے کہ دشمن کی زمین سے درختوں کو نہ اکھاڑا جائے اور انھیں نقصان نہ پہنچایا جائے۔ آپ مجاہدین کو مال غنیمت سے خصوصی حصہ عطا فرماتے۔

۸۶۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہم پر
ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ مَنْ حَمَلَ السِّلَاحَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
فَاعْتَرَضَهُمْ بِهِ لِقَتْلِهِمْ مَنْ قَتَلَهُ فَلَا تُحْيَىٰ
عَلَيْهِ لِأَنَّهُ أَحَلَّ دَمَهُ بِأَعْتِرَاضِ النَّاسِ
بِسَيْفٍ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس
شخص نے مسلمانوں پر ہتھیار اٹھایا اور ان کے قتل کے
درپے ہوا پھر اسے کسی نے قتل کر دیا تو قاتل پر کوئی
چیز لازم نہیں ہوگی۔ کیونکہ مقتول نے لوگوں پر ہتھیار
اٹھا کر خود اپنے خون کو حلال قرار دے دیا۔

۸۶۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَ فِي يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ
أَنَّهُ مِمَّا سَعِدَ ابْنُ الْمَسِيَّبِ يَقُولُ إِلَّا أَخْبَرَ كُ
أَوْ أَحَدًا فَكُورٌ بِخَيْرٍ مِنْ كَثِيرٍ مِنَ الصَّلَاةِ وَ
الصَّدَقَةِ قَالُوا بَلَىٰ قَالَ إِصْلَاحُ ذَاتِ
الْبَيْنِ وَرَأْيَا كُورٌ وَالْبُغْضَةُ فَإِنَّهَا هِيَ
الْحَالِقَةُ -

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو کہتے
ہوئے سنا: کیا میں تم کو ایسی خبر بتاؤں یا ایسی بات
نہ بیان کروں جو بہت سی نمازوں اور صدقات سے بہتر
ہو؟ لوگوں نے کہا: بتائیں ہاں۔ انہوں نے بتایا: دو
آدمیوں کے درمیان صلاح کروانا ہے اور تم بغض سے
بچو کیونکہ وہ مونڈنے والا ہے۔

قال اسلام امن و سلامتی کا علم ہر دار ہے اس لیے کسی انسان پر ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہیں دیتا تو کسی انسان کے قتل کرنے
کیسے اجازت دے سکتا ہے؟ اور ایک حدیث میں آتا ہے کہ مسلمان کو کالی نکالنا فسق (بے حیائی) اور ملے سے قتل کرنا کفر ہے۔
لیکن افسوس! شرمناک بات ہے کہ آج ہم اپنے دین کے سنہری اصولوں کو ٹھکرا کر ایک دوسرے کے گلے کو کاٹنا اور قتل کرنا
بچوں کا کھیل تصور کرتے ہیں۔ قرآن پاک میں وقاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ ایک انسان کو قتل کرنا تمام انسانوں کو قتل کرنے
کے برابر ہے اور ایک انسان کی جان بچالینا تمام انسانوں کی جان بچانے کے برابر ہے۔ قرآن کے اس عظیم قانون کو
د نظر رکھتے ہوئے ہمیں احترام انسانیت معلوم ہونا چاہیے۔

۲- ایک حدیث میں آتا ہے کہ دو ناراض آدمیوں میں سے جو پہلے صلح کر لیا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں پہلے داخل کرے گا، اس بات
کے مطابق ناراض لوگوں کو از خود صلح کر نیکی کو شمشیر کرنی چاہیے اگر وہ خود نہ کریں تو دوسرے لوگوں کیلئے بھی یہ نیکی کا کام ہے کہ دونوں کی
رخش کو ختم کر کر ناراضگی دور کر دیں۔ صلح کرنا نفعی نماز اور نفعی صدقہ سے افضل و اعلیٰ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۔ بَابُ إِثْمِ الْخَوَارِجِ وَمَا فِي لُزُومِ الْجَمَاعَةِ مِنَ الْفَضْلِ

امام کی (ناقرمانی کی مذمت اور جماعت کے التزام کی فضیلت

۸۶۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْدِرُ
فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْضُرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ
وَعَمَلَكُمْ مَعَ أَعْمَالِهِمْ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ
لَا يَجَاوِزُونَ حَاجِرَهُمْ يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ
مَرُوقَ الشَّهْمِ مِنَ الزِّمِّيَّةِ تَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا
تَرَى شَيْئًا تَنْظُرُ فِي الْقَدْحِ فَلَا تَرَى شَيْئًا
تَنْظُرُ فِي الرَّيْشِ فَلَا تَرَى شَيْئًا وَتَتَمَارَى
فِي الْفُرُوقِ -

وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذْ لَأَخْبِرُ
فِي الْخُدْرِيِّ وَلَا يَنْبَغِي إِلَّا لُزُومُ الْجَمَاعَةِ -

❖ ❖ ❖ ❖

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا
تم میں ایک ایسی قوم ظاہر (پیدا) ہوگی کہ تم اپنی نمازوں
کو ان کے مقابلے میں اور تم اپنے اعمال کو ان کے اعمال
کے مقابلے میں حقیقہ (معمولی) سمجھو گے۔ وہ قرآن پڑھیں
گے لیکن ان کے گلوں کے نیچے نہیں اترے گا وہ دین
سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیرکمان سے نکل جاتا
ہے تم ان کے تیر کے پھل کو خون آلود دیکھو گے یا تم
پھل میں کوئی چیز دیکھو گے اور یا قسمہ باندھنے کی جگہ میں
کوئی چیز دیکھو گے لیکن حقیقت میں کوئی چیز نہیں ہوگی۔
گویا شک و وہم کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا۔ ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ امام کی اطاعت سے
منہ پھیرنے میں بھلائی نہیں ہے۔ صرف اور صرف جماعت
کو لازم پکڑنا چاہیے ف

۱ اس حدیث میں عظمتِ الہی، شانِ مصطفوی، شانِ اولیاء و صالحین کے منکر لوگوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے
مثلاً نجدی، رافضی، قادیانی اور پرویزی وغیرہ لوگ ہیں۔
۲ ایک روایت میں "اتبعوا اهل السنن والجماعة" تم اہل سنت و جماعت کو لازم پکڑو، اس حدیث
سے الحمد للہ ہماری جماعت کا نام "السنن و جماعت" ثابت ہے۔

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِي عَنِ أَبِيهِ قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ عَلَى عَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ قَبْلِ أَبِي مُوسَى فَسَأَلَهُ عَنِ النَّاسِ فَأَخْبَرَهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ مُعْرِبَةٍ خَيْرٌ قَالَ نَعَمْ رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ فَقَالَ مَاذَا فَعَلْتُمْ بِهِ قَالَ قَدَرْنَا فَصَرَبْنَا عَنْقَهُ قَالَ عَمْرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَهَلَّا طَبَقْتُمْ عَلَيْهِ بَيْتًا ثَلَاثًا وَأَطَعْتُمُوهُ كُلَّ يَوْمٍ رَغِيغًا فَاسْتَبَسَّرَهُ لَعَلَّ يَتُوبُ وَيَرْجِعُ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي لَأَمْرٌ لَمْ يَحْضُرْ وَلَمْ أَرْضَ إِذْ بَلَغْتَنِي -

حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک شخص حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے لوگوں کے بارے دریافت کیا تو اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو بتا دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی تازہ خبر ہے؟ اس نے جواب دیا: وہ یہ ہے کہ ایک شخص نے اسلام قبول کرنے کے بعد کفر اختیار کر لیا (مرتد ہو گیا)۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم لوگوں نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اس نے جواب دیا: ہم نے اسے گرفتار کر کے اسے قتل کے گھاٹ اتار دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم تین دن تک کسی گھر میں بند کر کے ہر روز مناسب خوراک دے کر اسے توبہ کی تلقین کرتے تو ممکن تھا کہ وہ توبہ کر لیتا اور حکیم الہی کی طرف رجوع کر لیتا؟ اے اللہ! بیشک میں نے حکم نہیں دیا، میں (اس موقع پر) حاضر نہیں تھا اور میں راضی بھی نہیں ہوں جبکہ اس کی اطلاع مجھے ملی ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر امام چاہے تو مرتد کو تین دن کی مہلت دے سکتا ہے جبکہ اسے توبہ کرنے کی امید ہو یا اس سلسلے میں مرتد خود اس سے سوال کرے اور اگر توبہ کی امید نہ ہو اور مرتد بھی اس بارے سوال نہ کرے تو اسے قتل کر دیا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِنْ سَاءَ الْإِمَامُ أَخَذَ الْمُرْتَدُّ ثَلَاثًا إِنْ طَمِعَ فِي تَوْبَتِهِ أَوْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ الْمُرْتَدُّ وَإِنْ لَمْ يَطْمَعْ فِي ذَلِكَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ الْمُرْتَدُّ فَقَتَلَهُ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ -

ف یقیناً مرتد فی الفور واجب القتل ہوتا ہے لیکن اس مقام پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا توبہ کی تلقین کے بارے فرمانا اور اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی برادرت کرنے سے ان کی دورانہ لشی، سیاست، تقویٰ اور خشیت الہی کا اظہار ہوتا ہے۔

۳۔ بَابُ قَتْلِ النِّسَاءِ

عورتوں کے قتل کرنے کا بیان

۸۶۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى فِي
بَعْضِ مَعَاذِيرِ امْرَأَةٍ مَقْتُولَةٍ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ
وَنَهَى عَنِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خَدَّ لَا يَنْبَغِي أَنْ
يُقْتَلَ فِي شَيْءٍ مِنْ الْمَعَاذِيرِ امْرَأَةٍ وَلَا شَيْخٍ
فَإِنْ رَأَى أَنْ تُقَاتِلَ امْرَأَةٌ فَتُقْتَلْ -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ
کے موقع پر ایک عورت قتل شدہ دیکھی تو آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے سے منع فرمایا۔ ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کسی لڑائی میں نہ کسی عورت
کو قتل کیا جائے اور نہ کسی بوڑھے آدمی کو سوائے ایسی
عورت کے جو لڑائی میں حصہ لے، اسے قتل کیا جاسکتا ہے۔

۴۔ بَابُ الْمُرْتَدِّ

مُرتد کا بیان

حضرت عبدالرحمن بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد کے

۸۶۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ

ف ایک روایت میں بچوں اور عورتوں کے ساتھ بوڑھوں کا بھی ذکر ہے اور ایک روایت میں دشمن کے مفتوحہ علاقوں
سے درخت اکھاڑنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ اس سے اسلام کے قانون ”امن عالم“ کا اندازہ لگایا جاسکتا
ہے نیز اس سے ”احترام النسائیت“ کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ آسمانِ عدل و انصاف کے درخشندہ آفتاب حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں اعلان کر دیا تھا کہ اگر دریائے نیل کے کنارے پر کتا بھی پیسا مر گیا تو
رضی اللہ عنہ) اپنے اللہ کے حضور اس کا جواب دہ ہوگا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کسی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ ریشم، ریشمی کپڑا اور سونا پہنے یہ سب چیزیں چھوٹے بڑے مردوں کے لیے مکروہ ہیں لیکن عورت کے لیے کوئی مضائقہ نہیں اور حربی مشرک کو بطور تحفہ دینے میں بھی کوئی حرج نہیں جیکہ اسے ہتھیار اور ذرہ بطور ہدیہ (تحفہ) نہ دی جائے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے امام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَذْبَحِي لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ
أَنْ يَلْبَسَ الْحَرِيرَ وَالذِّيَابِيَةَ وَالذَّهَبَ كُلَّ
ذَلِكَ مَكْرُوهٌ كَالذَّهَبِ مِنَ الصِّغَارِ وَالْكِبَارِ
وَالذِّيَابِيَةَ بِمَا لَا مَاتَ وَلَا بَأْسَ بِهِ أَيُّهَا
بِأَنْهَذَا يَرَاتُ الْمُسْرِكُ لِلْمَحَارِبِ مَا لَهُ
يَهْدِي إِلَيْهِ مِلاحةٌ أَوْ دِرْعَةٌ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا۔

۶۔ بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الذَّخْرِ بِالذَّهَبِ

(مردوں کے لیے) سونے کی انگوٹھی کے مکروہ ہونے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ

۸۶۹۔ أَحْبَبْنَا مَا لَكَ أَحَبَبْنَا عَبْدُ اللَّهِ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۲۴ کا) جب مجاہدین مدینہ طیبہ کے قریب گئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ مل کر انکے استقبال کے لیے تشریف لے گئے، مجاہدین کو علم ہوا کہ حضرت امیر المؤمنین تشریف لارہے ہیں تو انھوں نے مالِ غنیمت سے ریشم اور دیبلے کرپن لیا۔ حضرت امیر المؤمنین نے جب انھیں ریشم و دیبا پہننے ہوئے دیکھا تو ناراض ہو گئے اور اپنا چہرہ پھیر لیا اور فرمایا کہ یہ دو زخیوں کا لباس ہے اس لیے اسے اتار کر پھینک دو۔ مجاہدین نے اپنے اس عمل کے سلسلے میں مغافی مانگی اور عرض کیا کہ مالِ غنیمت جو نعمتِ الہی ہے اس کے اظہار کے لیے ہم نے اسے استعمال کیا ہے۔

(امام محمد، کتاب الآثار، صفحہ ۳۶۱، محمد سعید اینڈ سنز، کراچی)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ چند دنوں کے لیے گھر سے تشریف لے گئے تو آپ کے بیٹوں اور بیٹیوں نے ریشمی کپڑے زیب تن کر لیے اور جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ واپس تشریف لائے تو ریشمی کپڑے اتارنے کا حکم دے دیا چنانچہ مردوں نے ریشمی کپڑے اتار دیے اور عورتوں نے پہنے رکھے۔

(امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، کتاب الآثار، صفحہ ۳۶۲، محمد سعید اینڈ سنز، کراچی)

ان تمام روایات سے معلوم ہوا کہ مردوں کے ریشم، دیبا اور ریشم کا کپڑا استعمال کرنا حرام ہے۔

۵۔ بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنْ لَيْسِ الْحَرِيرِ وَالْدِّيَابِجِ

ریشم اور ریشمی کپڑے پہننے کے مکروہ ہونے کا بیان

۸۶۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا كَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَى حُلَّةً سَيِّئَةً تَبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ الْحُلَّةَ فَلَبِستَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاللُّفُودِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ كَلَّخَلَ لَهُ فِي الْأَخْدَةِ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلٌّ فَأَعْطَى عَنْهُ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةٍ عَطَارٍ وَمَا قُلْتَ قَالَ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لَتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عَمْرًا خَالَه مِنْ أُمَّهِ مَشْرًا كَابِئَةً -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ مسجد نبوی کے دروازے کے قریب خالص ریشمی کپڑا فروخت کیا جا رہا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کاش آپ یہ خالص ریشم کا کپڑا خرید لیں اور جمعۃ المبارک کے اور جب آپ کی خدمت میں وفود آئیں تو اسے استعمال فرمایا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ شخص کپڑا پہنے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسی طرح کے کپڑے لائے گئے تو ان میں سے ایک (جوڑا) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے (جوڑا) مجھے پہنا دیا ہے جبکہ آپ عطار و کپڑے سلسلے میں جو فرمایا چکے ہیں وہ مستحضر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے یہ کپڑا تمہیں پہننے کی غرض سے نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کپڑا مال کی طرف سے شریک بھائی کو دے دیا جو مکہ میں تھا۔ ف

ف مسلمانوں کے لیے ریشم اور ریشمی کپڑا پہننا منع (حرام) ہے ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک دشمن کی سرکوبی کے لیے روانہ کیا۔ اس لشکر کو فتح و کامیابی ہوئی جس کے نتیجے میں بہت سا مال غنیمت لیکر لوٹے (جبارت)

سکتی ہیں۔

۴۔ بَابُ الرَّجُلِ يَمُرُّ عَلَى مَا شِئَةِ الرَّجُلِ فَيَحْتَلِبُهَا بِغَيْرِ إِذْنِهِ

کسی جانور کے قریب سے گزرنے اور مالک کی اجازت کے بغیر اس کا دودھ نکلانے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص مالک کی اجازت کے بغیر اس کے جانور کا دودھ برکت نہ نکالے کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ کوئی اس کے طعام خانہ میں آئے اسے توڑ کر اس سے طعام (وغیرہ) منتقل (لے جائے) کر لے تمہیں اس سے پریشانی ہوگی۔ جانوروں کے پستان لوگوں کی خوراک ہے لہذا کوئی شخص مالک کی اجازت کے بغیر برکت دودھ نہ نکالے۔

۸۷۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ مُمَيَّزٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْتَلِبَنَّ أَحَدُكُمْ مَا شِئَةِ إِمْرَةٍ بِغَيْرِ إِذْنِهَا أَيْحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُوْتِيَ مَشْرَبَتٌ فَتُكْسَرُ يَخْرَانَتُهُ فَيَنْتَقِلُ طَعَامَهُ فَإِنَّمَا تَحْزَنُ لَهُمْ ضُرٌّ وَعَمَّ مَوَاشِيَهُمْ أَطْعَمَتَهُمْ فَلَا يَحْتَلِبَنَّ أَحَدُكُمْ مَا شِئَةِ إِمْرَةٍ بِغَيْرِ إِذْنِهَا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جو شخص کسی کے چارپایوں کے پاس سے گزرے اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس نے مالک کی اجازت کے بغیر اس کا دودھ نکلے ایسے ہی جو شخص کسی کے باغ کے پاس سے گزرے جبکہ باغ میں کھجوریں یا ایسے درخت ہوں جن پر پھل ہو، تو مالک کی اجازت کے بغیر نہ تو پھل توڑے اور نہ اسے کھائے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي لِرَجُلٍ مَرَّ عَلَى مَا شِئَةِ رَجُلٍ أَنْ يَحْتَلِبَ مِنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا وَكَذَلِكَ إِنْ مَرَّ عَلَى حَائِطٍ لَهُ فَيَنْتَقِلُ أَوْ شَجَرًا فِيهِ ثَمَرٌ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا وَلَا يَأْكُلُهُ إِلَّا بِإِذْنِ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى ذَلِكَ فَيَأْكُلُ وَيَشْرَبُ وَيَعْرَمُ ذَلِكَ

ف یہ ڈاکہ زنی یا چوری کے زمرے میں آتا ہے جو حقوق العباد میں مداخلت ہے لہذا یہ قابلِ سزا اور شرمناک عمل ہے جس سے پرہیز لازمی ہے۔

ابن دینار عن ابن عمر قال اتخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتماً من ذهبٍ فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إني كنت أبارك هذا الخاتم فبئذ قال والله لا ألبسه أبداً قال فبئذ الناس نحوائسهم۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی پکڑنی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا یہ در انگوٹھی ہے جو میں پہنتا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جینا۔ دیا اور فرمایا قسم بخدا! میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ راوی حدیث کا بیان ہے کہ سب لوگوں نے اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔ ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ مرد کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ سونا، لوہے اور تانبے کی انگوٹھی استعمال کرے سوائے چاندی کے، لیکن عورتیں سونے کی انگوٹھی پہن

قال محمد و يهذه اناخذ لا ينبغي للرجل ان يتختم بذهب ولا حديد ولا صفر ولا يتختم الا بالقضبة فاما النساء فلا بأس يتختمن الذهب لهن

ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال درجے کی محبت کی علامت یہ ہے کہ جس چیز کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا اسے پسند کیا جائے اور جس چیز کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا اسے پسند نہ کیا جائے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پھینکی تو تمام صحابہ نے اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔ مسلمان مردوں کے لیے سونے کا استعمال حرام ہے چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا اپنے ہاتھ میں لیکر فرمایا ”یہ (سونا) میری امت کے مردوں کے لیے حرام ہے“

(امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، کتاب الآثار، صفحہ ۳۶۳، محمد سعید انبند سنٹر، کراچی)

سونے کی طرح تانبہ پتیل اور لوہا وغیرہ دھاتیں بھی مسلمان مردوں اور عورتوں پر حرام ہیں البتہ مرد سارے چاروں سے کم مقدار کی انگوٹھی جو چاندی کی بنی ہوئی مرد استعمال میں لاسکتا ہے۔ (امام احمد رضا بریلوی، عرفان شریعت صفحہ ۱۴، تذیر انبند سنٹر لاہور) عورت سونے کی انگوٹھی اور زیورات استعمال کر سکتی ہے۔ مسلمان عورتیں سونا اور چاندی دونوں استعمال کر سکتی ہیں لیکن ان کے علاوہ دیگر دھاتوں مثلاً پتیل، تانبہ، لوہا، سلور اور جبت وغیرہ کا پہننا حرام ہے۔ انگوٹھی پر نام وغیرہ لکھوایا جاسکتا ہے لیکن ”محمد رسول اللہ“ کے الفاظ کذبہ کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک پر تین سطروں پر یہ عبارت کندہ تھی۔ پہلی سطر پر محمد اور پر رسول اور تیسری پر اللہ لکھا ہوا تھا اور یہ ترتیب نیچے سے اوپر کو تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بادشاہوں سے خطوط تحریر فرماتے تو انگوٹھی کی تحریر کو بطور مہر استعمال فرماتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ
الْحَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَخَذَ بِحَبْلِ الْيَهُودِ
وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ -
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ کام کیا کہ جزیرۃ العرب سے
یہود اور نصاریٰ کو نکال دیا تھا۔

۹- يَأْبُ الرَّجُلِ يُقِيمُ الرَّجُلَ مِنْ تَجْلِيسِهِ يَجْلِسُ فِيهِ وَكَأَيُّكَرُهُ مِنْ ذَلِكَ

مسجد میں کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ خود بیٹھنے اور اس کے مکروہ ہونے کا بیان

۸۷۳- أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ لَا يَقِيمُهُ أَحَدُكُمْ الرَّجُلَ مِنْ
تَجْلِيسِهِ فَيَجْلِسُ فِيهِ -
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان
ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کرتے تھے: کوئی شخص مجلس سے کسی کو
اس غرض سے نہ اٹھائے کہ وہ خود اس میں

ف (باقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۶۲۹ کا جس مذہب اسلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمر زمین مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے
تھے چند سال کی مغلوبیت کے بعد نہ صرف اس شہر میں بلکہ تمام حجاز شریف میں ایسا غالب آیا کہ اس کے بعد آج تک ملکہ قیامت
تک غالب رہے گا انشاء اللہ العزیز۔ یہود اور نصاریٰ کی اکثریت اقلیت میں ایسی تبدیل ہوئی کہ اس سرزمین میں اسے
وہ غلبہ حاصل نہ ہو سکا بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عظیم الشان زندہ معجزہ ہے کہ تمام دنیا
پر اسلام کی حقانیت کا پرچم لہرا رہا ہے اور اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچ چکا ہے اور دنیا کا
کوئی ایسا سرکردہ شہر نہیں ہے جس میں دینی درس گاہ قائم نہ ہو اور قال اللہ وقال الرسول کی آواز
بلند نہ ہو رہی ہو۔

اسی حدیث کے پیش نظر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہود، نصاریٰ اور مجوسیوں کو سرزمین مدینہ طیبہ
سے نکال دیا تھا۔ یہ اسلام کا اعجاز ہے کہ جس بھی باطل قوت نے اس کے ساتھ ٹکری وہ خود پاش پاش اور
نیست و نابود ہو گیا۔ تاریخ شاہد ہے کہ ظاہر و سائل قلیل بلکہ نہ ہونے کے باوجود اسلام اپنی روحانی قوت طاق
کی بناء پر باطل قوتوں کے دل و دماغ پر ہمیشہ سے چھایا ہوا ہے اور یقیناً یہ سلسلہ منقطع (ختم) ہونے والا نہیں ہے
بلکہ قیامت تک جاری رہے گا۔

يَا هَلِيمَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ
تَعَالَى -
البنہ مجبوری کی حالت میں وہ کھاپنی سکتا ہے اور مالک کو
اس کی قیمت ادا کرے گا۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کا قول ہے۔

۸۔ بَابُ نَزُولِ أَهْلِ الذَّمَّةِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَفَايَكْرَهُنَّ مِنْ ذَلِكَ

مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں ذمی لوگوں کے ٹھہرنے کے مکروہ ہونے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ بیشک حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نصاریٰ، یہود
اور مجوسیوں کو تین دن کے لیے مدینہ طیبہ میں ٹھہرنے کی
اجازت دے دی تھی کہ وہ بازاروں کی سیر کر سکیں اور
اپنی ضروریات پوری کر سکیں اور (حضرت عمر نے اعلان فرمایا)
اس کے بعد کوئی مدینہ میں نہ ٹھہرے۔

۸۷۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَا فِي عَمْرِ بْنِ مُمَرَّ
أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَرَبَ لِلنَّصْرِيِّ وَالْيَهُودِ
وَالْمَجُوسِ بِالْمَدِينَةِ إِقَامَةً لِيَالٍ يَنْسَرِقُونَ
وَيَقْضُونَ حَوَائِجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْهُمْ
يُقِيمُ بَعْدَ ذَلِكَ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بیشک مکہ
مکرمہ، مدینہ منورہ اور ان کے اطراف (کے علاقہ جات)
جزیرۃ العرب میں شامل ہیں۔ بیشک ہمیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف سے یہ روایت پہنچی ہے کہ جزیرۃ العرب
میں دو دین باقی نہیں رہ سکتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ
عنہ نے اس حدیث کے مطابق جزیرۃ العرب سے
غیر مسلموں کو نکال دیا تھا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَمَا
حَوْلَهُمَا مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَقَدْ بَلَّغْتَا عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى دِينَانِ
فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَأَنْتَجِدُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مُسْلِمًا مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ
لِهَذَا الْحَدِيثِ.

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جزیرۃ العرب میں دو دین ہرگز باقی نہیں رہ سکیں گے (ف
(حاشیہ اگلے صفحہ پر)

۸۷۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِسْبَعِيلُ
ابْنُ حَكِيمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ بَلَّغْتَا
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبْقَى
دِينَانِ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ.

اور ذکرِ الہی کے ساتھ دم کرنے میں کوئی حرج نہیں
لا یعنی کلام کے ساتھ دم نہیں کرنا چاہیے۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
حضرت سلیمان بن لیسا رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا کہ
حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے انھیں بیان کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
کے گھر داخل ہوئے جیکہ گھر میں ایک بچہ رو رہا تھا۔ لوگوں
نے بتایا اسے نظر لگ گئی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو نظر بد کا دم کیوں نہیں کرتے؟
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ذکرِ الہی کے ساتھ
دم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کا بیان
ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئے حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے
ہیں کہ مجھے (اس وقت) اس قدر سخت درد تھا کہ قریب
تھا کہ وہ مجھے ہلاک کر دیتا۔ راوی حدیث کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم درد والی جگہ
پر سات بار دایاں ہاتھ پھیرو اور یوں پڑھو اَعُوذُ
بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَحْدُثُ
اللَّهُ تَعَالَى كِي عِزَّتِ وَأُورَاسِ كِي قُدْرَتِ كِي نَآه مَا كُنَّا هُوَ
اِیسی برائی (درد) سے جو میں پاتا ہوں۔ راوی حدیث
(حضرت عثمان بن ابی العاص) کا بیان ہے کہ میں نے
ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف دور کر دی،
بعد میں میں ہمیشہ اپنے اہل خانہ اور دوسرے لوگوں کو

ذَكَرَ اللَّهُ فَأَمَّا مَا كَانَ لَا يَعْرِفُ مِنَ الْكَلَامِ
فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُدْرَى بِهِ۔

۸۷۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَّارٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ عُرْوَةَ
ابْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَفِي
الْبَيْتِ صَبِيٌّ يَبْكِي فَذَاكَ رُؤَاؤُنَا بِِ الْعَيْنِ
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَا تَسْتَرْفُونَ لَهُ مِنَ الْعَيْنِ۔
قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَبِّهِ نَأْخُذُ لَا تَدْرِي بِالرَّقِيَّةِ
بِأَسَا إِذَا كَانَتْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى۔

۸۷۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ
حُصَيْفَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ كَعْبِ
السَّلَمِيِّ أَخْبَرَنَا أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ
أَخْبَرَنَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ
آتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ عُثْمَانُ وَبِي وَجَعٌ حَتَّى كَادَ يُفْلِكُنِي
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَسْحٌ بِسَبِيْنِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ اَعُوذُ
بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَحْدُثُ
فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللَّهُ مَا كَانَ يَبِغِ
فَلَمْ أَمَلْ بَعْدَ امْرِيهِ أَهْلِي وَغَيْرِهِ۔

بیٹھ جائے۔ ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کسی مسلمان شخص کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی کے ساتھ یوں کرے کہ مجلس سے اسے اٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھ جائے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغُ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَتَّصِفَ هَذَا بِأَخِيهِ وَيُقِيمَهُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ.

۱۔ بَابُ الرَّقِيِّ

دم جھاڑے کا بیان

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے جبکہ وہ بیمار تھی اور ایک بیورہ عورت انھیں دم جھاڑا کر رہی تھی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم انھیں قرآن لڑکی تلاوت کے ساتھ دم کرو۔

۸۷۴ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَتْنِي عُمَرَةُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهِيَ تَشْتَكِي وَ يَهُودِيَةٌ تَدْرِقِيهَا فَقَالَ أَرَدْتِهَا بِكِتَابِ اللَّهِ.

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ تلاوت قرآن کیساتھ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ بِالرَّقِيِّ بِمَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ وَمَا كَانَ مِنْ

ف گویا یہ حق تلفی ہوگی ہمارے رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ کسی مجلس میں تشریف لاتے تو جہاں جگہ خالی ہوتی بیٹھ جاتے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے تشریف لانے کی ہرگز کوشش نہ فرماتے بلکہ اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو محفل میں آداب کا لحاظ رکھنے کی تلقین کرتے اور گردنیں پھلانگنے سے منع فرماتے۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دودھ دو بنے کا حکم دیا

ف اولاد کے جو حقوق والدین پر عائد ہوتے ہیں، ان میں سے یہ بھی ہے کہ ان کے نام مطلب خیر اور اچھے رکھے جائیں۔ حضرت انبیاء کرام، صحابہ کرام، اولیاء عظام، صالحین امت بالخصوص سیدالانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ناموں پر نام رکھے جائیں۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے ناموں کو تبدیل فرمادیا کرتے تھے چنانچہ معتبر کتب میں موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک عورت کا نام ”عاصیہ“ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام تبدیل کر کے ”جمیلہ“ رکھ دیا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم لوگ قیامت کے دن اپنے اور اپنے باپوں کے ناموں کے ساتھ بلائے جاؤ گے اس لیے تم اپنے نام اچھے اچھے رکھا کرو“۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور اس نے حصول برکت کے لیے میرے نام پر اس کا نام رکھا، وہ اور اس کا لڑکا دونوں جنت میں جائیں گے، گویا اسم مصطفوی کی برکت کے سبب سے جنت ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ جس کا نام حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ہوگا، اسے جنت میں داخل کیا جائے گا۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ دو شخص قیامت کے دن بارگاہ الہی میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انھیں جنت میں جانے کا حکم ملے گا وہ عرض کریں گے اے اللہ! کس نیکی کے سبب تو ہمیں جنت میں داخل کر رہا ہے؟ حالانکہ ہم نے جنت میں جانے کا کوئی نیک کام کیا ہی نہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم جنت میں داخل ہو جاؤ کیونکہ میں نے قسم اٹھائی ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہوگا وہ جہنم میں نہیں جائے گا“۔

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا عَذَابَ أَحَدًا لِيَسْتَعِي بِاسْمِكَ فِي النَّارِ ” اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے میری عزت و بزرگی کی قسم جس آدمی کا نام مختارے نام پر ہوگا اسے میں دوزخ کا عذاب نہیں دوں گا۔ (ماخوذ از احکام شریعت)

اسلام، انبیاء، اولیاء اور صالحین کی عظمت و شان کے منکر اور گستاخ لوگوں کے ناموں پر نام نہیں رکھنے چاہئیں۔ مثلاً قارون، لامان، فرعون، نمرود، شداد، ابو جہل، ابولہب اور پر دین وغیرہ نام رکھنے کے لیے کوئی تیار نہیں ہے۔ ایسے ہی یزید اور شمر وغیرہ نام بھی کوئی نہیں رکھے گا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نیک فال کے لیے اچھا نام رکھنا چاہیے، بُرا نام رکھنا، پکارنا کی ذمہ داری والدین پر ہے کیونکہ انھیں چاہیے اچھا نام رکھیں اور اچھے نام کے ساتھ اولاد کو پکاریں۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔ (قصوری)

اس بارے حکم دیتا رہا یہ

❖ ❖ ❖ ❖

۱۱۔ بَابُ مَا يَسْتَحِبُّ مِنَ الْقَالِ وَالْإِسْمِ الْحَسَنِ

نیک قال لینے اور اچھا نام رکھنے کا بیان

۸۷۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ

سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لِلْقَحْبِ عِنْدَ مَنْ يَحْلُبُ هَذِهِ النَّاقَةُ فَتَقَامُ

رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ مَا اسْمُكَ فَقَالَ لَهُ مُدَّةٌ

قَالَ اجْلِسْ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَحْلُبُ هَذِهِ

النَّاقَةَ فَتَقَامُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ مَا اسْمُكَ

قَالَ حَرْبٌ قَالَ اجْلِسْ ثُمَّ قَالَ مَنْ

يَحْلُبُ هَذِهِ النَّاقَةَ فَتَقَامُ آخَرَ فَقَالَ

مَا اسْمُكَ قَالَ بَعِيشٌ قَالَ احْلُبْ

❖ ❖ ❖

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی جو آپ کے پاس موجود تھی کے بارے فرمایا: اس اونٹنی کا کون دودھ نکالے گا؟ ایک آدمی کھڑا ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا مرہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بیٹھ جاؤ۔ پھر آپ نے اعلان فرمایا کہ اس اونٹنی کو کون دوہے گا؟ تو ایک آدمی کھڑا ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا حرب (جنگ، لڑائی) تو آپ نے فرمایا تم بیٹھ جاؤ۔ پھر آپ نے اعلان فرمایا یہ اونٹنی کون دوہے گا؟ ایک اور آدمی کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا ”بعیش“ تو آپ

ف کلام الہی (قرآن) سے دم کرنا جائز ہے اور نظر بد لگنا حق ہے جسے دم کے ذریعے دور کیا جاسکتا ہے ایک روایت میں ہے کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا اپنے دو بیٹوں کو لے کر بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے ان دونوں مہتجوں کے بارے نظر بد سے ڈرتی ہوں کیا میں ان پر دم کر سکتی ہوں؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ناں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا: تقدیر پر کوئی چیز سبقت کرتی ہے تو وہ نظر (بد) ہوتی۔
(امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، کتاب الآثار، صفحہ ۲۷۶، ۲۷۷، محمد سعید انیسٹرنس، کراچی)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَكَ تَرَى
بِالشُّرْبِ قَائِمًا بَاسًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ ہمارے خیال میں کھڑے ہو کر
پانی پینے میں کوئی حرج نہیں۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۱۳۔ بَابُ الشُّرْبِ فِي اِنْيَةِ الْفِضَّةِ

چاندی کے برتن میں پانی پیتے کا بیان

۸۸۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ
زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ امِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ الَّذِي يَشْرَبُ فِي اِنْيَةِ الْفِضَّةِ اِتَّمَلَتْ جُجُوفِي بَطْنِي تَارِحَةً -

زوجہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت ام سلمہ
رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: جو شخص چاندی کے برتن میں پانی پیتا ہے
وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ ڈالتا ہے۔ ف

ف سونے یا چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا حرام ہے چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: جو شخص چاندی یا سونے کے برتن میں کھاتا یا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھرتا ہے، ایک روایت میں
ہے کہ حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں مدائن کی سرزمین میں حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ
کے ساتھ ایک زمیندار کے پاس ٹھہرا وہ ہمارے لیے کھانا لایا جسے ہم نے کھایا۔ حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی طلب کیا
چنانچہ وہ آدمی چاندی کے برتن میں لے کر حاضر ہوا حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن پکڑ کر اس کے چہرے پر مارا حضرت
خذیفہ رضی اللہ عنہ کے اس عمل سے ہم پریشان ہو گئے۔ حضرت خذیفہ نے فرمایا کیا تمہیں علم ہے کہ میں نے ایسا کیوں کیا
ہے؟ تو ہم نے کہا نہیں۔ انھوں نے (حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: گذشتہ سال بھی میں نے اس آدمی کے ہاں قیام کیا
تھا اور ہم نے اسے بتایا تھا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے اور شیم
ویا سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں مشرکین کے لیے ہیں اور آخرت میں ہمارے لیے۔
(امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، کتاب الاثار، صفحہ ۲۶۱، محمد سعید اینڈ سنز، کراچی)
سونے اور چاندی کے برتن مسلمان مرد اور عورت سب کے لیے استعمال حرام ہے۔

۱۲۔ بَابُ الشُّرْبِ قَائِمًا

کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان

۸۷۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ

أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ كَانَ لَا يَرِيَانِ بِشُرْبِ
الْإِنْسَانِ وَهُوَ قَائِمٌ بَأْسًا۔

۸۷۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

عَمْرٍو بْنِ الْحَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَلِيُّ
ابْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ كَانُوا
يَشْرَبُونَ قِيَامًا۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
زوجہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت عائشہ اور حضرت
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کھڑے ہو کر پانی پینے
میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ مجھے
کسی راوی نے بتایا کہ حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان بن
عفان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کھڑے ہو کر پانی
پی لیتے تھے۔

ف ان حضرات کا یہ عمل بیان جواز یا کسی مجبوری کی بناء پر تھا ورنہ کھڑے ہو کر پانی پینا منع ہے چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
عنه کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص ہرگز کھڑا ہو کر پانی نہ پیے اور جو شخص محبول کر ایسے
(کھڑا ہو کر پی لے) وہ قتل کر لے۔ ان روایات سے معلوم ہوا کہ کھڑے ہو کر پانی پینا خلاف سنت اور منع ہے۔

چار قسم کے پانی احتراماً کھڑے ہو کر پیئے جاسکتے ہیں (۱) آب زم زم (۲) کسی بزرگ کا بچا ہوا (۳) استاد کا بچا ہوا
اور (۴) وضو سے بچا ہوا پانی۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ آب زم زم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔

دو حاضر میں انسانوں اور چار پاؤں کے کھانا کھانے کے درمیان امتیاز کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے چار پاؤں کی طرح کھڑے ہو کر
پانی پینا، کھانا کھانا اور پیشاب کرنا خلاف شرع امور ہیں لیکن مسلمان بڑے فخر سے (معاذ اللہ) ایسا کرتے ہیں خصوصاً ولیمہ شاد
اور دوسری تقریبات میں ان قبیح امور کا خصوصی طور پر اہتمام و انتظام کیا جاتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل پکڑتے ہیں کہ بائیں ہاتھ سے نہ کھانا چاہیے اور نہ پینا چاہیے۔ ماسوائے بیماری کے۔ (یعنی دایاں ہاتھ کا کام نہ کرتا ہو)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَأْكُلَ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبَ بِشِمَالِهِ إِلَّا مِنَ الْعِلَّةِ۔

۱۵۔ بَابُ الرَّجُلِ يَشْرَبُ تُعْرِيْنَاوِلُ مَنْ عَنِ يَمِينِهِ

کسی آدمی کا خود پانی پی کر اپنی دائیں طرف والے کو پکڑانے کا بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا جس میں پانی ملا ہوا تھا جبکہ (اس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں طرف ایک اعرابی (بدو) دیہاتی) اور بائیں طرف حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دودھ) پیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعرابی (بدو) کو دیا اور فرمایا: دائیں طرف والا پھیر اس کی (دائیں طرف والا) حقدار ہوتا ہے)

۸۸۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ ثُمَّ قَالَ الْيَمِينُ فَالْيَمِينُ۔

❖ ❖ ❖ ❖

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ۔

حضرت سہل بن سعد الساعدي رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا: اس وقت آپ کی دائیں طرف ایک لڑکا اور بائیں طرف معمر (بوڑھے) لوگ (بیٹھے ہوئے) تھے۔ آپ صلی اللہ

۸۸۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ فَقَالَ الْغُلَامُ أَتَأْذَنُ لِي فِي أَنْ أُعْطِيَهُ هَذَا؟

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا آتَاخَذُ يَكْرَهُ الشَّرْبَ

فِي أَرْنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَلَا تَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا

فِي الْإِنَاءِ الْمُنْقِطِصِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَ

الْعَامَّةِ مِنْ فَتَاهَا ثَنَا

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت

سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ چاندی اور سونے کے

برتن میں پانی پینا مکروہ (ممنوع) ہے لیکن چاندی کی

پالش (قلعی) کیے ہوئے برتن میں کوئی حرج نہیں

یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء

کا قول ہے۔

۱۴۔ بَابُ الشُّرْبِ وَالْأَكْلِ بِالْيَمِينِ

دائیں ہاتھ سے کھانے اور پینے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے

کوئی کھانا کھائے تو وہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے

اور دائیں ہاتھ سے پانی پئے اس لیے کہ شیطان اپنے

بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے

۸۸۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَلَا يَشْرَبْ

بِشِمَالِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ

ف کھانا کھانے کے آداب میں سے یہ ہے کہ ہاتھ دھو کر بسم اللہ پڑھ کر اور دائیں ہاتھ سے کھایا جائے جیسے

دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا سنت ہے اسی طرح پانی بھی دائیں ہاتھ سے پینا سنت ہے بلکہ ہر چیز دائیں ہاتھ سے

کھانا چاہیے۔ کیونکہ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا شیطان کا طریقہ ہے البتہ دایاں ہاتھ نہ ہو یا بیماری وغیرہ کے باعث

منہ تک نہ جاسکتا ہو تو بائیں ہاتھ سے کھانا پینا جائز ہو جائے گا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بکتر کی بناء پر بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتے ہوئے

دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دائیں ہاتھ سے کھانا کھانے کا حکم کیا۔ اس نے کہا میرا دایاں ہاتھ

منہ تک نہیں جاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید نہ جاتا ہوگا۔ چنانچہ تاحیات اس کا دایاں ہاتھ اس کے

منہ تک نہ پہنچ سکا۔

۸۸۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ خِطَابًا دَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى طَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَفَرَّ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَابٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَبِعُ الدُّبَابَ مِنْ حَوْلِ الْقَصْعَةِ فَلَمَّا نَزَلَ أَحْبَبَ الدُّبَابَ مِثْلَ يَوْمَيْدٍ -

۸۸۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سَلِيمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرَفْتُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ عَرَفْتُ نَعْمَ فَأَخْرَجْتُ أَقْرَامًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذْتُ خِمَارًا لَهَا ثُمَّ لَقِيتُ الْخَبِيرَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتُهُ تَحْتَ يَدَايِ وَرَدَدْتَنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أُرْسَلْتَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ بیشک ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانے کے لیے دعوت کی۔ راوی حدیث (حضرت انس رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے کے لیے گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو (شریف) تھا پیش کیا گیا حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم برتن سے کدو شریف چن چن کر کھا رہے تھے (راوی حدیث کا بیان ہے کہ) میں اس دن ہمیشہ کدو شریف کو پسند کرنے لگا۔ ف

حضرت اسحاق بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا: کہ میں نے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں کچھ کمزوری سنی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ بھوک کی وجہ سے ہے کیا تمھارے پاس کوئی (کھانے کیلئے) چیز ہے؟ انھوں نے جواب دیا ہاں۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جو کی کچھ روٹیاں نکالیں پھر انھوں نے اپنی اور صحنی لی اور اس کے ایک کونے میں لپیٹ دیں۔ پھر انھوں نے (حضرت ام سلیم) نے روٹیاں میری بغل میں بٹھا دیں۔

ف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب بھڑوں سے کہہ کر شریف زیادہ پسند تھی۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص نے کہا دیا تھا کہ مجھے کدو شریف پسند نہیں ہے تو آپ نے فرمایا: تم اپنے الفاظ واپس لو ورنہ میں تمہیں قتل کر دوں گا کیونکہ جو پسند حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہے اسے تم ناپسند کہہ رہے ہو۔

فَقَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أُؤْتِرُ بِنَصِيئِي مِنْكَ
أَحَدًا قَالَ فَتَلَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدَيْهِ -

علیہ وسلم نے لڑکے سے فرمایا: کیا تم مجھے اجازت دیتے
ہو کہ میں پانی ان (بوترھوں) کو دے دوں؟ اس
(لڑکے) نے جواب دیا: قسم بخدا! آپ کی طرف سے
ملنے والا اپنا حصہ میں کسی کو نہیں دوں گا۔ راوی حدیث
کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
کے ہاتھ میں وہ برتن دے دیا۔ ف

۱۶۔ بَابُ فَضْلِ إِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

دعوت قبول کرنے کی فضیلت کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے
کسی کو ولیمہ کے لیے بلایا جائے تو اسے چاہیے کہ وہ
وہاں جائے۔

۸۸۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى وَلِيْمَةٍ فَلْيَأْتِهَا -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ سب
سے بڑا کھانا ایسے ولیمہ کا ہے جس میں امیروں کو بلایا گیا
ہو اور غریبوں کو چھوڑ دیا گیا ہو اور جو شخص کسی دعوت
پر نہ آیا اس نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی نافرمانی کی۔ ف

۸۸۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ
الرَّاعِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
كَانَ يَقُولُ يَنْسُ الطَّعَامُ طَعَامَ الْوَالِيْمَةِ
يَدُّ عَلَى لَهَا الْغَنِيَاءُ وَيُتْرَكُ السَّائِكِينَ وَ
مَنْ كَرِهَ يَأْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ -

۱۔ پانی وغیرہ کا زیادہ حق داروں کی طرف والا ہوتا ہے اس معاملے میں چھوٹے بڑے سب برابر ہیں اگر وہ
دے تو بائیں طرف والا پیشگی پانی وغیرہ استعمال میں لا سکتا ہے۔
۲۔ الیبتہ ایسی دعوت جس میں غیر شرعی حرکات ہوں مثلاً گانا، مردوں و عورتوں کا اختلاط وغیرہ، اس میں شرکت حرام
جس دعوت میں غیر شرعی امور نہ ہوں اس کو قبول کر لینا سنت ہے۔

أَيْدِنُ بِعَشْرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى
شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ أَيْدِنُ لِعَشْرَةٍ حَتَّى
أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَهُمْ سَبْعُونَ
أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا -

کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان روٹیوں
کے ٹکڑے کرنے کا حکم دیا اور حضرت ام سلیم رضی اللہ
عنها کے پاس گھی کی کچی مٹی تو انھوں نے اس سے گھی
اندھیل دیا پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر
جو چاہا پڑھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب
دس آدمیوں کو اجازت ہے وہ آئیں وہ دس آدمی
آئے اور انھوں نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا اور واپس
چلے گئے پھر دس اور آدمیوں کو اجازت دی انھوں نے
سیر ہو کر کھانا کھایا اور واپس چلے گئے پھر دس اور کو
اجازت دی گئی تو انھوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور
چلے گئے۔ دس اور کو اجازت دی انھوں نے سیر ہو کر
کھانا کھایا اور چلے گئے اور دس کو مزید اجازت ملی
انھوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور واپس چلے گئے۔ حتیٰ
کہ تمام لوگوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور ان تمام لوگوں کی
تعداد ستر یا اسی آدمیوں پر مشتمل تھی۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ بِتَبَعِي لِلرَّجُلِ
أَنْ يُجِيبَ الدَّعْوَةَ الْعَامَّةَ وَلَا يَتَخَلَّفُ
عَنْهَا إِلَّا لِعِلَّةٍ فَمَا الدَّعْوَةُ الْخَاصَّةُ
فِي شَاءِ آجَابٍ وَإِنْ شَاءَ كَمَا يُجِيبُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس زکا
سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ بہتر یہ ہے کہ عام آدمی کی دعوت
قبول کر لینی چاہیے اس سے پیچھے نہیں رہنا چاہیے۔
سوائے بیماری کے سبب کے۔ لیکن خاص آدمی کی دعوت
اگر چاہے تو قبول کرے اور چاہے تو قبول نہ کرے۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۸۸۸ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ

ف اس سے معلوم ہوا کہ کھانا وغیرہ سامنے رکھ کر قرآن وغیرہ پڑھنا سنتِ مصطفوی ہے کچھ لوگوں کو کھانا سامنے رکھ کر قرآن پاک کی
سورتیں اور آیات پڑھنا گوارا کرتا ہے مگر اس حدیث پر غور کرنا چاہیے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل لشر
ہیں آپ کی دعا کی برکات کے نتیجے میں چند افراد کا قبیل کھانا اسی آدمی کھا جاتے ہیں پھر بھی زحمت جاتا ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَتْ بِهِ
فَوَجَدَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَ النَّاسِ فَقُمْتُ
عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَرْسَلَكِ أَبُو طَلْحَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
فَقَالَ يُطْعَمُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ
قَوْمًا قَالَ فَأَنْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ
فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سَلِيمٍ قَدْ جَاءَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ
وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ
كَيْفَ نَصْنَعُ فَقَالَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
قَالَ فَأَنْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ هُوَ
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى دَخَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَيْتِي يَا أُمَّ سَلِيمٍ
مَا عِنْدَكَ فَجَاءَتْ بِذَلِكَ الْخُبْرِ
قَالَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمَّ سَلِيمٍ
عَنْ تَهَا فَادَمَّتُهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ
يَقُولَ ثُمَّ قَالَ أَيُّدُنِ لِعَشْرَةِ قَاذِنٍ لَهُمْ
فَاكْلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ

اور روپے کا کچھ حصہ مجھے اور ہادیہ پھر حضرت ام سلمہ
رضی اللہ عنہا نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانے
کے لیے بھیجا تو میں گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے
مسجد میں پایا اور آپ کے ساتھ لوگ بھی موجود تھے میں
ان کے پاس کھڑا ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھے فرمایا: کیا تمہیں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے؟
میں نے جواب دیا، ہاں۔ راوی حدیث کا بیان ہے
کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانے کے لیے؟
تو میں نے جواب دیا ہاں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے ساتھ والے لوگوں کو فرمایا: تم اٹھو کھڑے ہو
راوی (حضرت انس) کا بیان ہے کہ میں ان کے آگے
آگے چل پڑا پھر میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس
واپس آیا اور ان کو اس بارے اطلاع دی حضرت ابو طلحہ
رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا
کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سمیت تشریف
لے آئے ہیں جبکہ ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں کہ ہم انہیں
کھلا سکیں، ہم کیا کریں؟ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
جواب دیا: اللہ ورسولہ اعلم اللہ تعالیٰ اور
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بہتر جانتے ہیں
راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ چل کر رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے ملے۔
حضرت ابو طلحہ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں
ہوئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلمہ
جو چیز بھی تمہارے پاس ہے میرے ہاں لے آؤ حضرت
ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے وہ روٹیاں پیش کر دیں۔ راوی

بھٹی میل (کھوٹ وغیرہ) کو دور کرتی ہے اور خاص
سونے کو محفوظ کر لیتی ہے۔ ف

ف ہجرت سے قبل مدینہ طیبہ کا نام ”یثرب“ (بیماریوں کا گھر) تھا جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد اس سرزمین پر قدم رنجہ فرمایا تو اس کا نام مدینہ طیبہ (اللہ کی رحمتوں کا شہر) پڑ گیا۔ اس شہر مقدس کے جتنے نام ہیں اتنے تمام روئے زمین پر کسی شہر کے نہیں ہیں۔ اس مقدس شہر کے تقریباً ایک سو نام ہیں ان میں سے مشہور ترین نام شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ”جذب القلوب الی دیار المحبوب“ میں درج فرمائے ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مکہ مکرمہ افضل ہے یا مدینہ طیبہ؟ بعض لوگوں نے مکہ مکرمہ کو افضل قرار دیا ہے اور بعض مدینہ طیبہ کو۔ اور دونوں کے دلائل اپنی اپنی جگہ پر قوی و مضبوط ہیں لیکن اس بات میں سب متفق ہیں کہ جس جگہ پر رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں وہ کعبۃ اللہ، عرش اعظم، بیت المعمور اور جنت بئریں سے بھی اعلیٰ و افضل ہے۔ مدینہ طیبہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے، کے دلائل ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ **أَمَدِينَةَ خَيْرٌ مِنْ مَكَّةَ** مدینہ طیبہ، مکہ مکرمہ سے بہتر ہے۔“

(۲) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمایا کرتے تھے **اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ** اے اللہ! ہمارے لیے مدینہ طیبہ کو محبوب بنا دے جتنا ہمارے نزدیک مکہ مکرمہ محبوب ہے یا اس سے بھی زیادہ۔“ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی، جذب القلوب الی دیار المحبوب، صفحہ ۲۵، نوری بکڈ پولا ہور)

(۳) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مَنْ مَاتَ فِي الْمَدِينَةِ كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ** ”جو شخص مدینہ طیبہ میں فوت ہوا، قیامت کے دن میں اس کا شفیع (شفاعت کرنے والا) ہوں گا۔“

(۴) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلَيْمَتْ قَمَنْ مَاتَ بِالْمَدِينَةِ كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا ذَا شَهِيدًا** ”جس شخص میں اس بات کی طاقت ہے کہ تو اسے چاہیے کہ مدینہ طیبہ میں مرے، جو مدینہ طیبہ میں فوت ہوگا میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔“

(۵) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: **اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ مِنَّا يَانًا بِمَكَّةَ** ”اے اللہ! ہمیں مکہ میں موت نہ دے۔“

(۶) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یوں دعا کیا کرتے تھے:۔ **اللَّهُمَّ اَرْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ** ”اے اللہ! تو ہمیں اپنے راستے میں شہادت کی موت عطا فرما اور مجھے اپنے رسول صلی اللہ (جاری ہے)

عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ
كَافٍ لِثَلَاثَةٍ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافٍ لِارْبَعَةٍ -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو آدمیوں کا
کھانا تین کے لیے اور تین کا کھانا چار آدمیوں کے لیے
کافی ہوتا ہے۔

۱. بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ

فضیلتِ مدینہ کا بیان

۸۸۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَحْمَرَ ابْنًا بَايَعَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَصَابَهُ
وَعَلَّكَ بِالْمَدِينَةِ فَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْلَبِي بَيْعِي فَأَبَى ثُمَّ
جَاءَ فَقَالَ أَقْلَبِي بَيْعِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ
أَقْلَبِي بَيْعِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَجِيُّ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِ
الْمَدِينَةَ كَأَكْبَرَ تَسْفِي حُبِّهَا وَتَنْصَعُ
طَبِيبًا -

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ بے شک ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے بیعت اسلام کی پھر اسے مدینہ طیبہ میں
بیماری (بخار وغیرہ) کی شکایت ہو گئی۔ وہ اعرابی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور
کہا: آپ میری بیعت توڑ دیجیے تو آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے انکار کیا۔ پھر وہ حاضر ہوا اور کہا: آپ
میری بیعت توڑ دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر
انکار کر دیا۔ اعرابی چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا: بے شک مدینہ طیبہ بھٹی کی مثل ہے۔

ف اجتماعی کھانے کی بکرت ہے کہ ایک کا کھانا دو کو، دو کا تین افراد کو اور تین کا چار افراد کو کافی ہو جاتا ہے
ایک صحابی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوتے ہیں عرض کرتے ہیں حضور ہم بہت سا کھانا کھا جاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید تم انفرادی طور پر کھاتے ہو گے؟ اس نے جواب دیا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا: تم بسم اللہ پڑھ کر اور گھر کے تمام افراد جمع ہو کر کھانا کھایا کرو۔ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا۔
پھر حاضر خدمت ہو اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے آپ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کھانا کھایا تو قلد
کھانا سب کے لیے کافی ہو گیا۔

شُوْعَةٌ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْدِثُ النَّاسَ مَعَهُ وَهُوَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ إِقْتِنِي كَلْبًا لَا يُغْنِي بِي زَمَانًا وَلَا صَرُوعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِي كُلَّ يَوْمٍ قَيْرَاطٍ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيُ وَرَبِّ الْكُتُبَةِ وَمَا هَذَا الْمَسْجِدُ -

تعلق رکھنے والے اور اصحاب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے تعلق بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد نبوی شریف کے قریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے کتا پالا اس کا مقصد نہ تو کھیت کی حفاظت ہو اور نہ بکریوں کے دیوڑکی حفاظت ہو تو ہر روز اس کے (نیک) کام سے ایک قیراط کی کمی ہو جاتی ہے۔ راوی حدیث (سائب بن یزید) کا بیان ہے کہ میں نے کہا: کیا تم (حضرت سفیان) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ تو انھوں (حضرت سفیان) نے جواب دیا: اس مسجد کے رب اور رب کعبہ کی قسم میں نے (خود) سنا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بے مقصد و منفعت کتا پالنا منع ہے لیکن کھیت یا بکریوں کی حفاظت یا شکار کی غرض اور یا نگرانی (حفاظت) کے لیے کتا پالنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يُكْرَهُ إِقْتِنَاءُ الْكَلْبِ لِغَيْرِ مَنُفَعَةٍ فَمَا تَا كَلْبُ الذَّمِّ عِ وَالصَّرُوعِ أَوِ الصَّيْدِ أَوِ الْحَدِيثِ فَلَا بَأْسَ بِهِ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۲۴ کا) فی زیارت خیر الانام، صفحہ ۳۹، مکتبہ نوریہ، رضویہ فیصل آباد

(۱۲) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا كَانَ فِي جَوَارِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ "جس نے قصد امیری زیارت کی وہ قیامت کے دن میرا پڑوسی ہوگا (امام تقی الدین سبکی، شفا السقام فی زیارت خیر الانام، صفحہ ۳۱، مکتبہ نوریہ، رضویہ لائل پور)

(۱۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ مسنون طریقہ یہ ہے کہ قبلہ کی طرف سے روضہ رسول پر حاضری دو، پتھری پشت قبلہ کی طرف اور چہرہ رسول اللہ کے روضہ اطہر کی طرف، پھر تم یوں عرض کرو: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ (امام اعظم ابوحنیفہ ہند امام اعظم، صفحہ ۳۵۱، ادارہ نشریات اسلام لاہور)

ان دلائل شہادہ اور حقائق سے واضح ہو جاتا ہے کہ مدنیہ طیبہ مکہ مکرمہ سے افضل و اعلیٰ ہے۔ (قصوری)

ف صرف دو مقاصد کے لیے کتا رکھا جاسکتا ہے (۱) حفاظت کے لیے یعنی کھیت، گھراور بکریوں کے (جاری ہے)

۱۸۔ بَابُ إِقْتِنَاءِ الْكَلْبِ

کتابا نے کا بیان

۸۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ
 حَصِيْفَةَ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ
 سَمِعَ سَفِيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ
 حَضْرَتِ يَزِيدَ بْنِ حَصِيْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَابِيَانِ هِيَ
 كَهَضْرَتِ سَائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نِي بِيَانِ كِيَا كِهْ أَنْهَل
 نِي حَضْرَتِ سَفِيَانَ بْنِ زُهَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَوْشْتَوَهْ قَبِيْلَهْ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۴۲ کا) علیہ وسلم کے شہر میں موت عطا فرما۔ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی، جذب القلوب الی دیار
 المحبوب، صفحہ ۲۹، نوری بکڈپو، لاہور)

(۷) امام اہل سنت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ کعبۃ اللہ افضل ہے یا روضہ رسول صلی اللہ
 علیہ وسلم؟ تو آپ نے جواب دیا: روضہ رسول، کعبۃ اللہ سے افضل و اعلیٰ ہے (امام احمد رضا خاں بریلوی، ملفوظات
 اعلیٰ حضرت، صفحہ ۴۱، فریڈ بک سٹال، لاہور)

(۸) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي“ جس نے میری قبر
 کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگی۔“

(۹) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مَنْ زَارَ فِي الْمَدِيْنَةِ مُحْتَسِبًا كَانَ فِي جَوَارِي وَكُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ جس آدمی نے نیت سے مدینہ طیبہ میں میری زیارت کی، وہ (قیامت کے دن) میرے
 ساتھ ہوگا اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔“ (ابوالفضل قاضی عیاض اندلسی، الشفاء، جلد ۲،
 صفحہ ۶۸، فاروقی کتب خانہ ملتان)

(۱۰) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ“
 ”میرے گھر سے لے کر میرے منبر تک (زمین کا ٹکڑا) جنت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔“ (حضرت ابوالفضل
 قاضی عیاض، الشفاء، جلد ۲، صفحہ ۷۱، فاروقی کتب خانہ ملتان)

(۱۱) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مَنْ زَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي فَكَانَ نَمًا زَارَنِي فِي حَيَاتِي وَمَنْ
 لَّمْ يَزِدْ قَبْرِي فَقَدْ جَفَانِي“ جس نے میرے وصال کے بعد میرے روضہ اطہر کی زیارت کی گویا اس نے زندگی میں میری زیارت
 کی اور جس نے میرے روضہ اطہر کی زیارت نہ کی بے شک اس نے مجھ پر ظلم کیا۔“ (امام تقی الدین سبکی، شفاء السقام (جاری ہے)

کوئی حرج نہیں۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جھوٹ میں کوئی بہتری نہیں ہے خواہ جھوٹ بطور مذاق ہو یا واقعاً ہو۔ اگر کذب بانی جائز ہوتی تو اس کی ایک ہی صورت ہو سکتی ہے کہ اپنی ذات یا اپنے بھائی سے ظلم و ستم دور کرنے کے لیے ہمارے خیال کے مطابق اس (صورت) میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے، تم عیب جوئی نہ کرو، تم ایک دوسرے پر فخر نہ کرو، تم حسد نہ کرو، تم بغض و کینہ نہ رکھو اور تم پس پشت باتیں نہ کرو، اے اللہ کے بندو! تم بھائی بھائی بن جاؤ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام لوگوں سے زیادہ بُرا آدمی وہ ہے جو دورِ خا ہو جو کچھ لوگوں سے اور بات کرتا ہے اور کچھ لوگوں سے اور بات کرتا ہے ف

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خُذْنَا خَيْرًا فِي الْكُذْبِ فِي جِدِّهِ وَكَذَلِكَ فَإِنْ وَسِعَ الْكُذْبُ فِي شَيْءٍ فَقَدْ خَصَلَتْ وَاحِدَةٌ أَنْ تَرْفَعَنَّ عَنْ نَفْسِكَ أَوْ عَنْ أَخِيكَ مَظْلِمَةً فَهَذَا تَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ بِهِ بَأْسٌ.

۸۹۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي كُفْتُ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاقَسُوا وَلَا تَمَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا.

۸۹۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هُوَ لَا يَرِي وَجْهَهُ وَهُوَ لَا يَرِي وَجْهَهُ.

۲- بَابُ الْإِسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَالصَّدَقَةِ

مانگنے اور صدقہ سے پرہیز کرنے کا بیان

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۸۹۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ مِهْرَبَانَ عَنْ عَطَاءِ

ف امورِ زائل میں سے جھوٹ، چغل خوری، غیبت اور دُورِ خنی وغیرہ ہیں۔ دورِ خنی کو منافقت سے بھی (جاری) ہے

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آبادی سے وائے گھر والوں کو کتا پالنے کی اجازت دی۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ (گھر کی) حفاظت کے لیے ہے۔

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے شکار کی غرض یا حفاظت کے علاوہ کتا پالا تو ہر روز اس کے (نیک) کام سے دو قیراط کی مقدار کمی ہو جاتی ہے۔

۸۹۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْبَيْتِ الْقَافِي فِي الْكَلْبِ يَتَّخِذُ وَكَّهُ. قَالَ مُحَمَّدٌ فَهَذَا لِلْحَرَسِ -

۸۹۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَا شِئْتِ أَوْ ضَارِيًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ -

۱- بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْكُذْبِ وَسُوءِ الظَّنِّ وَالتَّجَسُّسِ وَالتَّمِيمَةِ

جھوٹ، بدگمانی، عیب جوئی اور پغشلی کے منع ہونے کا بیان

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریا کیا کہ یا رسول اللہ! کیا میں اپنی بیوی سے جھوٹ بول سکتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جھوٹ میں کوئی مہلکی نہیں ہے۔ اس نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اس سے وعدہ کر سکتا ہوں اور (وعدہ پورا کرنے کے سلسلے میں) میں کہہ سکتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں تمہارے لیے

۸۹۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُذِبُ امْرَأَتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْتَرِ فِي الْكُذْبِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعِدُّهَا وَأَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكَ -

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۴۵ کا) رپورٹ وغیرہ کی حفاظت کے لیے (۲) شکار کی غرض سے، ان کے علاوہ سیر و تفریح اور دوسرے مقاصد کے لیے کتا رکھنا منع ہے۔

مَتَّاعِي فِي بِيَةِ الْغَضَبِ فِي وَجْهِهِمْ أَنْ يَحْمَرَّ
عَيْنَاهُ ثُمَّ قَالَ الرَّجُلُ يَا لِي مَا لَا
يَصْلَحُ وَلَا لَهُ فَإِنْ مَتَّعْتَهُ كَرِهْتُ الْمَنَعَةَ
وَلَا أَنْ أَعْطَيْتُهُ أَعْطَيْتُهُ مَا لَا يَصْلَحُ وَلَا
لَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ لَا أَسْأَلُكَ مِنْهَا شَيْئًا
أَبَدًا-

آثار (علامات) آپ کے چہرہ نور پر نمایاں ہو گئے جس
چیز سے آپ کے چہرہ نور پر ناراضگی دیکھی جاسکتی تھی وہ
آپ کی دونوں آنکھوں کا سُرخ ہو جانا ہے۔ پھر آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص نے مجھ سے ایسی
چیز کا سوال کیا ہے جو نہ میرے لیے جائز ہے اور نہ
اس کے لیے روا۔ اگر میں اسے نہ دیتا تو نہ دینا میں بُرا
تصور کرتا ہوں اور اگر میں اسے عطا کر دیتا تو میں اسے
ایسی چیز عطا کر دیتا جو نہ میرے لیے جائز ہوتا اور نہ اس
کے لیے۔ اس شخص نے کہا: میں اس (صدقہ) کے
بارے کبھی بھی سوال نہیں کروں گا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ کسی مالدار
کو صدقہ (واجب) دینا جائز نہیں ہے اور ہمارے خیال
کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس لیے
فرمایا کیونکہ وہ مال دار آدمی تھا اور اگر وہ فقیر (غریب و
مفلس) ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ضروری صدقہ
کے مال سے عطا فرمادیتے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعْطَى مِنَ
الصَّدَقَةِ غَنِيًّا ذَاتَ مَالٍ أَنْ تَكُنَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ لِأَنَّ
الرَّجُلَ كَانَ غَنِيًّا وَلَوْ كَانَ فَقِيرًا لَأَعْطَاهُ
مِنْهَا-

۲۱۔ بَابُ الرَّجُلِ يَكْتُبُ إِلَى الرَّجُلِ يَبْدَأُ بِهِ

ایک شخص دوسرے شخص کو خط لکھتے وقت کن الفاظ سے شروع کرے، کا بیان

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے امیر المؤمنین حضرت
عبدالملک بن مروان رضی اللہ عنہ کو بیعت کے سلسلے میں
خط یوں تحریر کیا: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَا بَعْدُ!

۸۹۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدِ الْمَلِكِ
يَبَايَعُهُ فَكَتَبَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ابن یزید اللبیتی عن ابي سعيد الخدري ان
 ناسا من الانصار سألوا رسول الله صلى الله
 عليه وسلم فاعطاهم ثم سألوه فاعطاهم
 ثم سألوه فاعطاهم حتى انقذ ما عنده
 فقال ما يكن عندي من خير قلن ادخره
 عنكم من يستعقب يبعه الله ومن يستغن
 يغنيه الله ومن يتصبر يصبره الله وما
 اعطى احد عطاء هو خير واوسع من
 الصبر -

بے شک انصار سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے انھیں عطاء فرمایا انھوں نے پھر سوال کیا تو آپ نے
 پھر انھیں عطاء فرمایا حتیٰ کہ جو کچھ (ظاہری طور پر) آپ
 کے پاس تھا وہ ختم ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا: جو کچھ میرے پاس تھا اس کو تم سے بچا کر میں نے
 اپنے پاس نہیں رکھا۔ جو شخص سوال سے بچتا ہے،
 اللہ تعالیٰ اسے اس سے بچا لیتا ہے، جو شخص غناء
 طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے غناء عطاء فرمادیتا ہے
 اور جو شخص صبر طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے صبر عطاء
 فرمادیتا ہے جس شخص کو کوئی چیز بھی عطاء ہوئی وہ صبر
 سے زیادہ بہتر نہیں ہو سکتی۔ ف

۸۹۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَبْدِ
 الْأَشْهَلِ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَلَمَّا قَدِمَ
 سَأَلَهُ أَبَعْدَةَ مِنْ الصَّدَقَاتِ فَتَأَلَّى
 فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَتَّى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ وَكَانَ

حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
 کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے قبیلہ بنی عبدالاشہل کے ایک آدمی کو صدقہ وصول کرنے
 کے لیے عامل مقرر فرمایا تھا جب وہ بارگاہ رسالت میں
 حاضر ہوا تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صدقہ کے
 کچھ اونٹ لینے کا مطالبہ کیا۔ راوی حدیث کا بیان ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے حتیٰ کہ مارا لگی

رقبہ حاشیہ صفحہ نمبر ۶۲۷ سے آگے) تعبیر کیا جاتا ہے، چنانچہ قرآن پاک میں منافق آدمی کو کافر سے بھی زیادہ
 خطرناک اور نقصان دہ قرار دیا گیا ہے۔
 صحیح الاعضاء اور صحتمند کیلئے سوال کرنا جائز نہیں ہے بلکہ اسے کوئی چیز دینا اور زیادہ جرم ہے پھر مسجد میں سوال کرنا اس
 سے بھی بڑا جرم اور اس کا عطاء کرنا اس سے بھی بڑا جرم ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص مسجد میں کسی سائل کو
 ایک درہم دیتا ہے تو وہ دس درہم اور صدقہ کرے گا تو اس کے جرم کی تلافی ہوگی۔

۲۲۔ بَابُ الْإِسْتِذَانِ

(گھر میں داخل ہونے کے لیے) اجازت حاصل کرنے کا بیان

۹۰۰۔ أَخْبَرَنَا مَايْكُ أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ
سَلِيمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ رَجُلًا فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ اسْتَأْذِنْ عَلَيَّ رُحْمَى قَالَ نَعَمْ
قَالَ الرَّجُلُ إِنِّي مَعَهَا فِي الْمَيْتِ قَالَ اسْتَأْذِنْ
عَلَيْهَا قَالَ إِنِّي أَخْذِمُهَا قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبُّ أَنْ تَرَاهَا
عَرِيَانَةً قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی
نے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا میں اپنی والدہ سے
بھی اجازت لوں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا
ہاں۔ آدمی نے کہا بے شک میں تو ان کے ساتھ گھر میں
ریاضت پذیر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم
ان سے اجازت لیا کرو۔ اس آدمی نے کہا: میں تو انکی
خدمت کرتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم
پسند کرتے ہو کہ انھیں عریانی (تنگے) حالت میں دیکھو؟
اس نے کہا نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر
تم ان سے اجازت لیا کرو۔ ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ (گھر میں داخل ہونے کیلئے)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا مَا خُذُ
الْإِسْتِذَانِ أَنْ حَسَنٌ وَيَنْبَغِي أَنْ

ف گھر میں داخل ہوتے وقت نہ صرف والدہ بلکہ والد، بھائی اور بہن سے اجازت لینا بھی ضروری ہے چنانچہ حضرت جابر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اپنے باپ اور اپنی اطاو سے بھی اجازت لے خواہ وہ بوڑھی ہو، اپنے بھائی، بہن اور باپ سے بھی
اجازت لے (ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، الادب المفرد، صفحہ ۲۳، ۲۴، مکتبہ اثریہ سانگلہ ہل)
یہ تو اپنے گھر کے متعلق گفتگو تھی اگر کسی دوسرے کا گھر ہو تو تین بار اجازت طلب کی جائے اگر اجازت مل جائے تو ذہن
ورنہ واپس پلٹ آئے۔ اگر اہل خانہ سوال کرے کہ تم کون ہو؟ تو جواب میں اپنا نام بتانا چاہیے ”میں ہوں“ نہیں کہنا چاہیے
کیونکہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

أَمَّا بَعْدُ لِعَبْدِ اللَّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ
الْمُؤْمِنِينَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ سَلَامًا
عَلَيْكَ فَإِنِّي أَعْمَدُ إِلَيْكَ اللَّهُ الَّذِي لَا
إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَأَقْدُلُكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ
عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا اسْتَطَعْتُ -

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَأْسَ إِذَا كَتَبَ الرَّجُلُ
إِلَى صَاحِبِهِ أَنْ تَبْدَأَ بِصَاحِبِهِ قَبْلَ
نَفْسِهِ -

۸۹۹- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنْتِ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ
كَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
لِعَبْدِ اللَّهِ مُعَاوِيَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ زَيْدِ
ابْنِ ثَابِتٍ وَلَا بَأْسَ بِأَنْ تَبْدَأَ الرَّجُلُ
بِصَاحِبِهِ قَبْلَ نَفْسِهِ فِي الْكِتَابِ -

❖ ❖ ❖ ❖

اللہ کے بندے امیر المؤمنین عبد الملک رضی اللہ عنہ کے
نام عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے، تم پر سلامتی
ہو بے شک میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتا ہوں
جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ اللہ کی سنت
(قرآنی اصولوں) اور سنت رسول (حدیث کے اصولوں)
کے مطابق میں حسب طاقت محقاری بات سننے اور
پیروی کرنے کا اقرار و اعتراف کرتا ہوں۔ ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب کوئی
شخص کسی کو خط تحریر کرے اس کے نام کو اپنے سے
پہلے لکھ دے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر
معاویہ رضی اللہ عنہ کو یوں خط لکھا تھا: بِسْمِ اللَّهِ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (اللہ کے نام سے شروع جو
بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے) اللہ کے
بندے امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے
نام۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف سے
اگر آدمی اپنے دوست کا نام خط میں اپنے نام سے
پہلے لکھ دے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

ف خط لکھنے والا اپنے خط کی ابتداء بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سے کرے، بعد میں اپنے نام سے
قبل مکتوب الیہ کا نام لکھا جاسکتا ہے اور بعد میں تحریر کرنے والا اپنا نام لکھے۔ اگر مکتوب الیہ مسلمان ہو تو اسے السَّلَامُ
عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ لکھے اور اگر غیر مسلم ہو تو اسے السَّلَامُ عَلَيَّ مِنَ ابْنِ الْهُدَى کے الفاظ تحریر
کیے جائیں۔ ان امور کے بعد اپنے اغراض و مقاصد تفصیل سے لکھے جاسکتے ہیں۔

أَطِيبَ لِنَفْسِي -

اس کے جو کپڑے پر منقش کی گئی ہوں؟ حضرت ابو طلحہ
انصاری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہاں لیکن میرا دل اسے
زیادہ پسند کرتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روزت
سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کسی بچھائی جانے والی دری پر
یا بچھائے گئے فرش اور یا کسی تکیمہ پر تصاویر ہوں تو اس
میں کوئی حرج نہیں لیکن لٹکائے گئے پردوں اور لٹکائے
گئے کپڑے پر تصاویر کا ہونا منع ہے۔ یہی امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ مَا كَانَ فِيهِ
مِنْ تَصَاوِيرٍ مِنْ بَسَاطٍ يَبْسُطُ أَوْ فِرَاشٍ
يُفْرَشُ أَوْ سَادَةٍ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِنَّمَا
يُكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ فِي السِّتْرِ مَا يُنْصَبُ نَصْبًا
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

۲۴۔ بَابُ اللَّعِبِ بِاللَّتْرِدِ

چومر کھیلنے کا بیان

۹۰۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

ف جس گھر میں تصاویر لٹکی ہوں، اس میں رحمت کا فرشتہ نہیں آتا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصاویر
کے لٹکانے اور بنانے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تَهْمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الصُّورِ فِي الْبَيْتِ وَتَهْمَى أَنْ يُصْنَعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَهْرَبِ تَصْوِيرِ لُتْكَانِ
اور تصویروں بنانے سے منع فرمایا اور دوسری روایت میں ہے کہ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عَدَّ بِهِ اللَّهُ مَحْتًا يَنْفَخُ فِيهَا لِعُنَى الرُّوحِ وَكَأَنَّهَا فِيهَا حَضْرَتُ
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کوئی تصویر بنائی اللہ تعالیٰ
اسے عذاب میں مبتلا کر دے گا حتیٰ کہ وہ اس میں روح بھونک دے لیکن وہ (صویر) اس میں روح نہیں بھونک سکے گا۔
(ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی جامع ترمذی ج اول صفحہ ۲۰۵ سعید کسینی کراچی)

جاندار چیزوں کی تصویر بنانا یا بنوانا حرام ہے لیکن غیر جاندار چیزوں کی تصاویر لینے میں کوئی حرج نہیں۔ (جاری ہے)

يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ عَلَى كُلِّ مَنْ يَحْرُمُ
عَلَيْهِ النَّظْرُ إِلَى عَوْرَتِهِ وَنَحْوِهَا -

اجازت لینا بہتر ہے اور مرد کو چاہیے کہ ہر اس سے
اجازت حاصل کرے جس کی شرمگاہ وغیرہ کو دیکھنا اس
پر حرام ہے

۲۳۔ بَابُ التَّصَاوِيرِ وَالْجَرَسِ وَمَا يَكْرَهُ مِنْهَا

تصاویر اور گھنٹی کی ممانعت کا بیان

۹.۱ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ سَالِمِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْجَدْرِ مَوْلَى أُمِّ حَبِيبَةَ
عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْدُ الَّتِي فِيهَا جَرَسٌ لَا تَقْبَلُهَا السَّلَامَةُ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا تَمَارُؤِي ذَلِكَ فِي
الْحَرْبِ لِأَنَّهَا يُنَادِرُ بِهَا الْعَدُوَّ -

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے ، کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس جماعت میں
گھنٹی ہو اس کی سنگت (رحمت کے) فرشتے اختیار
نہیں کرتے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت
جنگ کے بارے ہے کیونکہ ایسے دشمن کو معلومات
فراہم ہو جاتی ہیں۔

۹.۲ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الثَّمَرِ مَوْلَى
عَمْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي طَلْحَةَ
الْأَنْصَارِيِّ يَعُودُهُ فَوَجَدَ عِنْدَهُ سَهْلًا
ابْنَ حَنِيفٍ فَدَعَا أَبُو طَلْحَةَ نِسَاءً يَنْزِعُ
عَهَا تَحْتَهُ فَقَالَ سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ لَمْ
تَنْزِعْهُ قَالَ لِأَنَّ فِيهِ تَصَاوِيرًا وَقَدْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مَا
قَدْ عَلِمْتُمْ قَالَ سَهْلٌ أَوْلَمُ يَقُلُ إِلَّا مَا
كَانَ رَقْمًا فِي ثَوْبٍ قَالَ بَلَى وَالْحِجَّةُ

حضرت عبداللہ بن عبثہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ وہ حضرت ابوطحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے
تاکہ ان کی عیادت کریں تو انھوں نے ان کے پاس حضرت
سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو پایا۔ حضرت ابوطحہ رضی اللہ
عنہ نے ایک آدمی کو بلایا کہ وہ ان کے پیچھے سے درمی پھینچ
لے۔ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم
اسے کیوں گھینچتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ اس میں
تصاویر ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس بار
فرمایا، تم اسے جانتے ہو؟ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے
فرمایا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا: سوائے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے اور آپ نے اپنی ہتھیلی مبارک دروانہ پر رکھی اور دستِ اقدس لمبکیا اور میں نے اپنی مٹھوڑی آپ کے ہاتھ مبارک پر رکھ لی تو لوگوں نے کہیں شروع کر دیا اور میں دیکھتی رہی آپ (حضرت عائشہ) بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہنا شروع کر دیا کہ کیا تمہیں اس قدر کافی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ کے دو یا تین بار پوچھنے پر میں نے سکوت (خاموشی) اختیار کیے رکھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: کیا تمہیں اس قدر کافی ہے تو میں نے جواب دیا: ہاں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں (گویوں) کی طرف اشارہ کیا تو وہ واپس پلٹ گئے۔

وَمَدَّ يَدَاكَ وَوَضَعْتَ ذَقْنِي عَلَى يَدَيْهِ
فَجَعَلُوا يَلْعَبُونَ وَأَنَا أَنْظُرُ قَالَتْ فَجَعَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
حَسْبُكَ قَالَتْ وَأَسْكَتُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا
قَالَ لِي حَسْبُكَ قُلْتُ نَعَمْ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ
فَانصَرَفُوا۔

۲۶۔ بَابُ الْمَرَاةِ تَصِلُ شَعْرَهَا بِشَعْرِ غَيْرِهَا

عورت کا اپنے بالوں کے ساتھ دوسری عورت کے بالوں کو جوڑنے کا بیان

حضرت حمید بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کو جس سال انھوں نے حج کیا، منبر پر کہتے ہوئے سنا: اے اہل مدینہ! مختارے علماء کہاں ہیں اور انھوں نے ایک چوکیدار کے ہاتھ سے بالوں کا ایک جوڑ لیا اور اعلان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے اس طرح کی چیز سے منع کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بنی اسرائیل کی عورتوں نے

۹۰۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ
حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مَعَاوِيَةَ بْنَ
أَبِي سَفْيَانَ عَامَ حَجَّتِهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ يَا أَهْلَ
الْمَدِينَةِ إِنَّ عُلَمَاءَكُمْ وَتَنَادَلُ قِصَّةً مِنْ شَعْرِ
كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذَا وَيَقُولُ
إِنَّمَا هَلَكْتُ بِسُورِ إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَتْ
هَذِهِ نِسَاءً وَهُمْ۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعَبَ
 بِاللَّعِبِ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ -
 قَالَ مُحَمَّدٌ لَا خَيْرَ بِاللَّعِبِ كُلِّهَا مِنَ
 التَّدْرِجِ وَالشَّطْرَنِجِ وَغَيْرِ ذَلِكَ -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے چوسر کھیلا
 بے شک اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ
 علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ ف
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: چوسر اور
 شطرنج وغیرہ کسی بھی کھیل میں بھلائی نہیں ہے۔

۲۵۔ بَابُ النَّظَرِ إِلَى اللَّعِبِ

کھیل دیکھنے کا بیان

حضرت ابوالنضر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھیں
 ایسے آدمی نے بیان کیا جس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے عاشوراء کے دن حبش وغیرہ
 کے لوگوں کے کھیلنے کی آواز سنی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی
 اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کیا تم ان لوگوں کا کھیل دیکھنا پسند کرتی ہو؟ حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جواب دیا ہاں
 ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کا بیان ہے کہ آپ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بلا بھیجا، وہ آگے

۹۰۴۔ أَحْبَبْنَا مَا لَكَ أَحْبَبْنَا أَبُو النَّضْرِ
 أَنَّهُ أَحْبَبَنَا مَنْ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ
 صَوْتَ أَنَا فِي يَلْعَبُونَ مِنَ الْحَبَشِ وَغَيْرِهِمْ
 يَوْمَ عَاشُورَاءٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبُّينَ أَنْ تَتْرَى
 لَعِبَهُمْ قَالَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَأَرْسَلْ
 إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَجَاءُوا وَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ بَيْنَ النَّاسِ فَوَضَعَ كَفَّهُ عَلَى الْبَابِ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۵۲ سے آگے) مثلاً دیوار، مکان، مسجد، سکول، درخت اور کھیت وغیرہ کی۔ مسئلہ تصویر پر کی مزید وضاحت
 درکار ہو تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کی تاریخی کتاب ”عطایا القدر فی حکم التصوير“ کا مطالعہ کیا
 جا سکتا ہے۔

ف چوسر اور شطرنج وغیرہ کھیلنا منع ہے کیونکہ اس سے فضول خرچی اور وقت کے ضیاع کے علاوہ کوئی چیز حاصل نہیں
 ہوتی۔ البتہ کشتی کبڈی مشروط طور پر جائز ہے واللہ اعلم بالصواب

۲۸۔ بَابُ الطَّيِّبِ لِلرَّجُلِ

مرد کا خوشبو استعمال کرنے کا بیان

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کستوری کی خوشبو گھس کر استعمال کرتے تھے۔ ف

۹۰۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَتَطَيَّبُ بِالْمِسْكِ الْمُعَقَّتِ الْيَابِسِ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ زندہ اور مردہ کے لیے کستوری کی خوشبو لگانے میں کوئی حرج نہیں۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خُذْنَا لَابَسًا بِالْمِسْكِ وَاللَّحَى وَاللُّبِّيَّتِ إِنَّهُ يَتَطَيَّبُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ۔

۲۹۔ بَابُ الدُّعَاءِ

دُعاء کا بیان

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیس دن تک ان لوگوں کے حق میں بددعا

۹۰۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۵۶ کا) شفاعتِ مصطفوی کے لوگوں کو یہ حدیث مبارکہ ”دعوتِ فکر“ دے رہی ہے۔
ف خوشبو کا استعمال سنتِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ مرد جب چاہیں استعمال کر سکتے ہیں، لیکن خواتین اپنے گھروں میں استعمال کر سکتی ہیں۔ لیکن سفر میں یا مردوں کے پاس سے گزرنے کا امکان ہو تو ان کے لیے خوشبو استعمال کرنا مکروہ و ناپسند ہے۔

اس طرح کے جوڑے بنائے تو وہ ہلاک ہو گئے۔
 حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
 روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ عورت کے لیے
 منع ہے کہ اپنے بالوں کے ساتھ دوسری عورت کے بال
 ملا کر جوڑا بنایا جائے اور سر کے اس جوڑے میں کوئی
 حرج نہیں۔ اگر وہ بال اون ہوں اور لوگوں کے بالوں
 سے جوڑنے جائز نہیں ہیں۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ
 علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ بِكَرَاهِيَةِ
 أَنْ تَصِلَ شَعْرًا إِلَى شَعْرِهَا أَوْ يَتَّخِذَ قُمَّتَةً
 تَشْعُرُ وَلَا بَأْسَ بِالْوَصْلِ فِي الرَّأْسِ إِذَا كَانَ
 صَوْفًا فَأَمَّا الشَّعْرُ مِنْ شُعُورِ النَّاسِ فَلَا
 يَنْبَغِي وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ
 مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ

۲۷۔ بَابُ الشَّفَاعَةِ

شفاعت کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہنہ کی ایک مقبول دعا ہوتی
 میں ارادہ رکھتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ قیامت
 دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے اپنی دعا کو
 محفوظ کر لوں۔

۹۰۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ
 عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ فَأُرِيدَانِ شَاءَ اللَّهُ أَنْ
 أَخْبِثِي دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۔ ایک روایت میں ہے کہ ایسی عورت پر لعنت کی گئی ہے جو دوسری عورت کے بالوں سے اپنے بال جوڑے اور اس
 عورت پر جو اپنے بالوں کے ساتھ اور بال جوڑے (امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، کتاب الآثار صفحہ ۳۹، محمد سعید اینڈ سنز، کراچی
 عورتوں کا یہ عمل شیطانی کام ہے جو ہلاکت و تباہی کا باعث و سبب ہو سکتا ہے لہذا اس منحوس عمل سے اجتناب
 پر ہر ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۔ یہی دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت
 کو خاصہ قبولیت عطا فرمائے گا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے بغیر کوئی ذریعہ نہیں ہوگا۔ (جاری ہے)

میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب انھیں السلام علیکم کہا جاتا تو وہ بھی اسی طرح جواب میں کہتے جیسا انھیں کہا جاتا۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس طرح جواب دینے میں کوئی حرج نہیں اور اگر محیب (جواب دینے والا) ”رحمۃ اللہ وبرکاتہ“ کے الفاظ کا اضافہ کرے تو افضل ہے۔

حضرت اسحاق بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بے شک حضرت طفیل بن ابی کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کے ساتھ بازار گئے۔ راوی حدیث (حضرت طفیل بن ابی کعب) کا بیان ہے کہ جب ہم بازار جاتے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ردی سامان فروخت کرنے والے تاجر مسکین اور کسی آدمی کے پاس سے سلام کیے بغیر نہ گذرتے تھے (راوی حدیث) حضرت طفیل بن ابی کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انھوں نے مجھے بازار جانے کے بارے میں کہا حضرت طفیل کہتے ہیں کہ میں نے کہا: آپ نے بازار میں کیا کرنا ہے؟ آپ نے تو کسی دکان پر پرکتے ہیں، یہ کسی سامان کے پاس رکھتے ہیں، نہ سامان کی قیمت لگاتے ہیں اور نہ بازار میں کسی مجلس میں ٹھہرتے ہیں آپ یہاں بیٹھیں ہم مل کر باتیں کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابولطن (بڑے پیٹ والے)، (حضرت طفیل بڑے پیٹ والے تھے) ہمارے

قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَكَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ
فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَيَقُولُ مِثْلَ مَا
يُقَالُ لَهُ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا الْبَاسُ بِهِ وَإِنْ زَادَ
الرَّحْمَةَ وَالْبِرْكَاتَةَ تَهْوَأَ فَضْلٌ۔

۹۱۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ أَبِي بِنِ كَعْبٍ
أَخْبَرَنَا أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَيَقْدُو
مَعَهُ إِلَى السُّوقِ قَالِ وَإِذَا عَدُوْنَا إِلَى السُّوقِ
لَهُ يَمُّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَلَى سَقَاطٍ وَلَا
صَاحِبِ بَيْعٍ وَلَا مِسْكِيٍّ وَلَا أَحَدٍ إِلَّا سَلَّمَ
عَلَيْهِ قَالَ الطُّفَيْلُ بْنُ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فِجِئْتُ
عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَبَعَنِي إِلَى
السُّوقِ قَالِ فَقُلْتُ مَا تَسْتَعِمُّ فِي السُّوقِ وَلَا
تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السِّلْعِ
وَلَا تَسَادِمُ بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِي مَجْلِسِ
السُّوقِ اجْلِسْ بِنَاهُنَا نَتَحَدَّثُ فَقَالَ
عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَا أَبَا بَطْنٍ وَكَانَ الطُّفَيْلُ
ذَابْطِنٍ إِكْمَانَعْدُ وَرِجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ
عَلَى مَنْ لَقِينَا۔

قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الَّذِينَ قَتَلُوا أَصْحَابَ بَيْرُ مَعُونَةَ
كَلِمَتَيْنِ غَدَاةً يَدْعُو عَلَى رِجْلِ وَذَكَوَانَ
وَعُصِيَّةٍ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَلَسْ
تَذَلُّ فِي الَّذِينَ قَتَلُوا بَيْرُ مَعُونَةَ قُرْآنًا
قُرْآنًا هَ حَتَّى نُسَخَّ بِلَيْحُوا قَوْمَانَا قَدْ
لَقِينَا مَرَاتِنَا وَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِينَا عَنْهُ -

کرتے رہے جنہوں نے اصحاب بئر معونہ کو قتل کرکھاٹ
اتارا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رعل، ذکوان
اور عصیہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ
علیہ وسلم کی نافرمانی کی تھی، کے بارے بھی پر دعا فرمائی
حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جو لوگ بئر معونہ
میں قتل کیے گئے، کے حق میں قرآن (کی آیت) اتاری
گئی، ہم نے اس کی تلاوت کی حتیٰ کہ وہ منسوخ قرار دی
گئی ہماری قوم کو یہ پیغام پہنچا دو کہ بیشک ہم نے اپنے
پروردگار سے ملاقات کی، وہ ہم سے راضی ہوا اور ہم
اس سے راضی ہوئے۔ ف

۳۔ باب مَرَادِ السَّلَامِ

سلام کا جواب دینے کا بیان

۹۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ الْقَارِيُّ
حَضْرَتُ ابْنِ جَعْفَرِ قَارِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَا بِيَانِ هِيَ كَه

ف دعاء کی اہمیت و افادیت کسی وضاحت کی محتاج نہیں ہے۔ حدیث میں اسے عبادت کا مغز قرار دیا گیا،
چنانچہ حدیث پاک کے الفاظ ہیں الدُّعَاءُ مَخُّ الْعِبَادَةِ ”دعاء عبادت کا مغز ہے“ قرآن پاک میں ارشاد
ربانی ہے اِحْيَابُ دَعْوَا الدَّاعِ اِذَا دَعَا ”دعا کرنے والا جب بھی دعا کرتا ہے میں اس کی دعا قبول کر
ہوں“ اس ارشاد ربانی پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ دعا کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہے بلکہ ہر وقت دعا کی
جاسکتی ہے، خواہ نماز فرض کے بعد کی جائے خواہ نماز جنازہ کے بعد کی جائے اور خواہ نماز کے علاوہ کی جائے
نماز جنازہ کے بعد دعا سے منع کرنے والے اس آیت کا کیا جواب دیں گے؟ اگر نماز جنازہ خود دعا ہے تو بعد
میں دعا کرنے کی ضرورت نہیں تو سورۃ فاتحہ بھی تو دعا ہے جو ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے تو پھر
نماز کے بعد دعا کیوں کی جاتی ہے؟ دعا بعد نماز جنازہ کے منکر لوگ ممانعت کے سلیس ہیں کوئی حدیث
یا قرآن کی آیت دکھا سکتے ہیں؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک یہودیوں سے جب کوئی شخص تمہیں سلام کہتا وہ اللہ تم پر ہلاکت ہو، کتاب سے تم صرف "علیک" کہہ دیا کرو۔

حضرت محمد بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس ایک بمبئی آدمی آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! پھر اس کے ساتھ مزید الفاظ کا اضافہ کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کون آدمی ہے؟ یہ ان دنوں کی بات ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی مینائی ختم ہو چکی تھی۔ لوگوں نے کہا: یہ فلاں بمبئی آدمی ہے جو آپ کے پاس آیا کرتا تھا اور لوگوں نے اس کی علامات بھی بیان کر دیں حتیٰ کہ آپ نے اسے پہچان لیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا سلام تو "وبرکاتہ" تک پورا ہو جاتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو وہ رک جائے کیونکہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی افضل ہے۔

۹۱۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمْتُمْ عَلَيَّ أَحَدٌ فَأَتَا بِقَوْلِ السَّلَامِ عَلَيْكُمْ فَقُولُوا عَلَيْكُمْ.

۹۱۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو نَعْيَبٍ وَهَبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ يَمَانِيٌّ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَمَا زَادَ شَيْئًا مَعَهُ ذَلِكَ أَيُّمًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَنْ هَذَا وَهُوَ يَوْمِيذٍ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ قَالَ هَذَا الْيَمَانِيُّ الَّذِي يَعْشَاكَ فَحَرَّكَهُ آيَاتُهُ حَتَّى عَرَفَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ السَّلَامَ انْتَهَى إِلَى الْبِرْكَةِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِذَا أَنَا خُذُوا إِذَا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَلْيَكْفِفْ فَإِنَّ اتِّبَاعَ السُّنَّةِ أَفْضَلُ.

۳۔ بَابُ الدُّعَاءِ

دُعَاءُ كَابِيَانِ

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

۹۱۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ

بازار جانے کا مقصد یہ ہے کہ جن لوگوں سے ہم ملاقات
کریں انھیں ”السلام علیکم“ کہیں۔ ف

ف ایک مسلمان کے حقوق جو دوسرے پر عائد ہوتے ہیں ان میں سے ایک ”السلام علیکم“ کہنا بھی ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو انھیں حکم دیا کہ تم فرشتوں کے پاس جاؤ اور انھیں السلام علیکم کہو اور جو وہ جواب دیں وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا طریقہ ہو گا چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے فرشتوں کو السلام علیکم کہا تو انھوں نے ”وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ“ کہا (بخاری و مسلم)

سلام کہنے میں جتنے الفاظ کا اضافہ کیا جائے اتنا ہی نیکیوں میں اضافہ ہو جاتا ہے چنانچہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے کہا السلام علیکم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا دس نیکیاں ہیں۔ پھر ایک دوسرا آدمی آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیس نیکیاں ہیں اور اس کے بعد ایک اور آدمی آیا اس نے کہا ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیس نیکیاں ہیں (ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی، جلد ۲ صفحہ ۸۸، سعید کینی کراچی)

جو شخص پہلے السلام علیکم کہتا ہے اسے بیس اور جو جواب دیتا ہے اسے دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے گفتگو کرنے سے قبل سلام کہا جائے چنانچہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا السلام قبل الکلام کلام سے پہلے سلام ہے (ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی، جلد ۲ صفحہ ۹۹، سعید کینی کراچی)

چلنے والا کھڑے ہوئے کو، سوار پیدل کو، چھوٹا بڑے کو اور کم لوگ زیادہ لوگوں کو السلام علیکم کہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يُسَلِّمُ الْوَالِدُ عَلَى الْمَوْلَى وَالْمَوْلَى عَلَى الْوَالِدِ وَالْقَاعِدُ عَلَى الْقَائِلِ وَالْقَائِلُ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ وَالْكَثِيرُ عَلَى الْقَلِيلِ (ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، الادب المفرد، صفحہ ۲۵۲، مکتبہ اشریہ سانگلہ ہل)

حضرت فضالہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَائِلِ وَالْقَائِلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔ سوار پیدل کو، پیدل کھڑے ہوئے کو اور قلیل کثیر کو سلام کریں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا يسلم الصغیر علی الکبیر و الماشی علی القاعد والقلیل علی الکثیر، چھوٹا بڑے کو، پیدل بیٹھے ہوئے کو اور قلیل کثیر کو سلام کریں۔

(ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، الادب المفرد، صفحہ ۲۵۹، مکتبہ اشریہ سانگلہ ہل)

وہ ہے جو اسلام کرنے میں پہل کرے۔ ف
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو آپس میں بات
چیت ختم نہیں کرنی چاہیے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي
الْمُهْجَرَةَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ۔

۳۳۔ بَابُ الْخُصُومَةِ فِي الدِّينِ وَالرَّجُلِ يَشْهَدُ عَلَى الرَّجُلِ بِالْكَفْرِ

دین کے معاملے میں جھگڑنے اور کسی کو کافر قرار دینے کا بیان

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص دین
کو جھگڑے کا نشانہ بنا رہتا ہے، وہ مختلف دین قبول
کرتا رہتا ہے۔

۹۱۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ مَنْ جَعَلَ دِينَهُ
عَرْضًا لِلْخُصُومَاتِ أَكْثَرَ التَّنْقَلِ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ دین کے معاملوں میں جھگڑوں
میں پڑنا جائز نہیں ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي
الْخُصُومَاتُ فِي الدِّينِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے اپنے
(مسلمان) بھائی کو کافر قرار دیا تو ان دونوں میں سے
ایک کافر ہو جائے گا۔ ف

۹۱۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مَرَأٍ قَالَ لِأَخِيهِ
كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدَهُمَا۔

ف ۱۔ مسلمان سے بائیکاٹ کرنا یا تعلقات منقطع کر لینا منع و حرام ہے ایک حدیث میں واضح طور پر فرمایا گیا ہے کہ تین دن سے
زائد کسی سے گفتگو کا سلسلہ ختم کرنا حرام ہے اور ایک روایت میں ہے دونوں آدمیوں سے جو پہلے صلح کرے گا
وہ جنت میں بھی پہلے جائے گا۔

ف ۲۔ کسی مسلمان کو کافر، مشرک قرار دینا شرناک جرم ہے جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ کسی کو (جاری ہے)

کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا جبکہ میں اس وقت دعا کر رہا تھا اور اپنے ہاتھ کی تمام انگلیوں سے اشارہ کر رہا تھا تو انہوں نے (حضرت عبداللہ بن عمر) مجھے منع فرمادیا۔

قَالَ رَأَى ابْنَ عُمَرَ وَأَنَا أَدْعُو فَأُشِيرُ
بِأَصْبَعِي إِصْبَعًا مِنْ كُلِّ يَدٍ فَتَنَاهَانِي -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ دعا کرنے والے کو چاہیے کہ وہ ایک انگلی کے ساتھ اشارہ کرے یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: بیشک وفات کے بعد لڑکے کی دعا کے نتیجے میں آدمی (باپ) کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ انہوں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ فرمایا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ نَأْخُذُ
بِتَبَعِي أَنْ يُشِيرَ بِأَصْبَعٍ قَاحِدٍ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

۹۱۲ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ إِنَّ الدَّجَلَ
لَيُرْفَعُ يَدَهُ عَاءً وَكَيْدَهُ مِنْ بَعْدِهِ وَقَالَ
بِيَدِهِ فَرَفَعَهَا إِلَى السَّمَاءِ -

۳۲۔ بَابُ الرَّجُلِ يَهْجُرُ أَخَاهُ

آدمی کا اپنے بھائی سے بات چیت ختم کرنے کا بیان

حضرت عطاء بن یربیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ صحابی رسول حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے بات چیت کا سلسلہ ختم کرے جب وہ دونوں (راستے میں) ملیں تو ایک اپنا منہ ایک طرف پھیرے اور دوسرا اپنا منہ دوسری طرف پھیرے، ان میں سے سب سے زیادہ بہتر

۹۱۵ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ
عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ
صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ
ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَعْرِضُ هَذَا وَيَعْرِضُ
هَذَا وَخَيْرُهُمُ الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ (لسن) اپنی بدبو کی وجہ سے مکروہ ہے جب اسے (بدبو کو) پکانے کے سبب دور کر دیا جائے تو اس (کے کھانے میں) کوئی حرج نہیں۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ إِثْمًا كَرِهَ ذَلِكَ لِرِيحِهِ
فَإِذَا أَمَّتْهُ طَبَخًا فَلَا بَأْسَ بِهِ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ رَحِمَهُمُ اللَّهُ
تَعَالَى۔

۳۵۔ بَابُ الرُّؤْيَا

خواب کا بیان

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے حضرت ابوقتاہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یوں فرماتے ہوئے سنا، اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور بُرے خواب شیطان کی طرف سے۔ جب تم میں سے کوئی شخص برا خواب دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ بیدار ہونے کے بعد اپنی بائیں طرف تین بار ہتھوڑے اور وہ اس کی بُرائی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو وہ (بُرا خواب) اسے ہرگز نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۹۱۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ
يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ
فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الشَّيْءَ يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُتْ
عَنْ بَيْتِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا اسْتَيْقَظَ وَ
لِيَتَعَوَّذَ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ إِنْ
شَاءَ اللَّهُ۔

❖ ❖ ❖ ❖

اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور بُرا شیطان کی طرف سے، جب کسی کو بُرا یا پریشان کن خواب آئے، بیدار ہونے کے بعد وہ اپنی بائیں طرف تین بار ہتھوڑے اور اللہ تعالیٰ سے پناہ حاصل کرنے کی دعا کرے خواب کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ حدیث مبارکہ میں اسے نبوت کا چھبالیسواں حصہ قرار دیا گیا ہے، چنانچہ حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (جاری ہے)

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ کسی مسلمان کو گناہ کے ارتکاب کے باعث کافر قرار دے خواہ اس کا جرم (گناہ) بڑا ہو، یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ
الْإِسْلَامِ أَنْ يَشْهَدَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ
الْإِسْلَامِ بِذَنْبٍ آذَنَهُ بِكَفْرِهِ وَإِنْ عَظَّمَ
جُرْمَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ
فُقَهَائِنَا.

۳۴۔ بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنْ أَكْلِ الثَّوْمِ

لہسن کھانے کے مکروہ ہونے کا بیان

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے یہ درخت کھایا ایک روایت میں خمبشہ کا لفظ ہے (بُری چیز) تو وہ ہرگز ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ وہ لہسن کی بو کے سبب تمہیں تکلیف دیتا ہے۔ ف

۹۱۸۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ وَأَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ
وَفِي رِوَايَةٍ الْخَبِيثَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا
يُؤْذِنَا بِرِيحِ الثَّوْمِ.

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۶۶۳ سے آگے) کافر قرار دینے سے کفر دونوں میں سے ایک کی طرف پلٹتا ہے۔ کئی لوگ اپنی جہالت یا کم علمی کی بناء پر بغیر سوچے سمجھے کسی کو کافر یا مشرک کہہ دیتے ہیں ان کو اس حدیث پر غور کرنا چاہیے دین میں محبت، اخلاق اور حسن سلوک کی تعلیم دینا ہے لہذا دین کی باتوں کو مذاق نہیں بنانا چاہیے ورنہ اسلام کی برکات و فیوض سے محرومی کے علاوہ کوئی چیز سیر نہیں آئے گی۔

ف کچا لہسن کھا کر فوراً مسجد میں جانا ممنوع ہے کیونکہ اس سے فرشتوں اور نمازیوں کو اذیت ہوتی ہے۔ البتہ اس کے پکانے سے اس کی بدبو ختم ہو جاتی ہے لہذا پکا ہوا لہسن کھا کر مسجد میں جانے میں کوئی حرج نہیں چنانچہ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں عَنْ عَلِيٍّ نَهَى عَنْ أَكْلِ الثَّوْمِ إِلَّا مَطْبُوعًا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پکے ہوئے لہسن کے علاوہ لہسن کھانا منع ہے۔

ابوعلیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی جلد ۲، صفحہ ۳، مطبوعہ کراچی

قَالَ مُحَمَّدٌ وَجِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں۔ یہی امام عظیم ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک
بیان کرنے والے نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا
تم لا یعنی کام کے پیچھے نہ پڑو، اپنے دشمن سے پرہیز
کو اور اپنے دوست سے بچو سوائے امانت دار کے،
امانت دار وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے کسی نافرمان
کو دوست نہ بناتا کہ اس سے نونا فرمانی نہ سیکھ لے، تم
اپنا راز اسے نہ بتا اور جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے
ہیں ان سے مشورہ لو۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی آدمی
اپنے ہاتھ سے کھانا کھائے، ایک جوتا پہن کر چلے
سر تا پا جسم کو ایک کپڑے سے ڈھانپے اور ایک کپڑا
پیسٹ کر سر میں پراس انداز میں بیٹھنا کہ شرم گاہ ننگی
رہ جائے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، آدمی کا
بائیں ہاتھ سے کھانا کھانا، اور اشتمال الصماء مکروہ
ہے اور اشتمال الصماء کی صورت یہ ہے کہ ایک کپڑے
سے اپنے جسم کو ڈھانپ لے۔ جب ایک طرف سے وہ
کپڑا اٹھایا جائے تو اس کی شرم گاہ کھل جائے اور اسی
طرح ایک کپڑے کے ساتھ ”اختباء“ کرنے کا حکم ہے

۹۲ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَ فِي مُخْبِرٍ أَنَّ
ابْنَ عُمَرَ قَالَ وَهَرِيصُومِي رَجُلًا لَا تَعْرِضُ
فِيْمَا لَا يُغْنِيكَ وَاعْتَرِلْ عَاوُكَ وَاحْدًا
نَبِيَاكَ إِلَّا الْأَمِيْنَ وَلَا أَمِيْنَ إِلَّا مَنْ حَتَّى
اللَّهُ وَلَا تَصْحَبْ فَاحِدًا كَيْ تَتَعَلَّمَ مِنْ جُورِهِ
وَلَا تُقْبِسْ إِلَيْهِ سِرَّكَ وَاسْتَشِرْ فِي أَمْرِكَ
الَّذِينَ يَحْشَوْنَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ -

۹۲۲ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرََنَا أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَأْكَلَ الرَّجُلُ
يَسْمَالِهِ وَيَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ أَنْ يَشْتَمِلَ
الصَّمَاءَ أَوْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَأَيْفًا
عَنْ قَرِيْبٍ -

قَالَ مُحَمَّدٌ يَكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْكَلَ
يَسْمَالِهِ وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَاءَ وَاشْتِمَالَ الصَّمَاءِ
أَنْ يَشْتَمِلَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ فَيَشْتَمِلُ بِهِ وَ
يَنْكَشِفُ عَوْرَتَهُ مِنَ النَّاجِيَةِ الَّتِي تُدْفَعُ
مِنْ ثَوْبِهِ وَكَذَلِكَ الْإِحْتِبَاءُ فِي الثَّوْبِ
الْوَاحِدِ -

۳۶۔ باب: بِإِيجِ الْحَدِيثِ

مختلف مسائل پر مشتمل جامع حدیث کا بیان

۹۲۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ
ابْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْوَجِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَسُ
بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنْ صَلَاتَيْنِ
وَعَنْ صَوْمِ يَوْمَيْنِ فَأَمَّا الْبَيْعَتَانِ
الْمُنَايِدَةُ وَالْمَلَامِسَةُ وَأَمَّا الْبَيْعَتَانِ
فَأَشْتِمَالُ الصَّعَاءِ وَالْإِحْتِبَاءُ بِشَوْبِ
وَاحِدٍ كَأَشْفَا عَنْ فَرْحِهِ وَأَمَّا الصَّلَاتَانِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ، کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی تجارت ، دو
لباسوں ، دو نمازوں اور دو دن کے روزوں سے منع
فرمایا۔ دو قسم کی خرید و فروخت بیع منابذہ اور بیع ملامسہ
ہے۔ دو قسم کے لباس اشتمال الصعاء اور احتباء ہے
اس سے مراد ایک کپڑے کا استعمال جس سے شرمگاہ
کھلی رہ جائے ، دو نمازیں ، ایک نماز عصر کے بعد نماز
ادا کرنا حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے اور نماز فجر کے بعد
طلوع آفتاب تک نماز ادا کرنا ہے اور دو روزے ایک
عید الاضحیٰ کے دن اور دوسرا عید الفطر کے دن روز رکھنا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۶۵ کا) قال: رَوَى الْمُؤْمِنُ جَزَعًا مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ حضرت عبادہ بن
صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہے۔

(امام ترمذی ، جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۵۳ ، کراچی)

ف بیع ملامبذہ :- وہ بیع (خرید و فروخت) ہے جس میں بائع یا مشتری (خریدار) کوئی کنکر بھینکے جس چیز
پر وہ گرے تو وہ کہے کہ میں نے وہ فروخت کی یا خریدی۔

بیع ملامسہ :- وہ بیع ہے جس میں بائع یا مشتری کسی چیز کو ہاتھ لگانے اور خریدنے یا فروخت کرنے کا اعلان کرے
اشتمال الصعاء: کی صورت یہ ہے کہ صرف ایک کپڑے میں تمام جسم کو ڈھانپ لینا حتیٰ کہ ہاتھ بھی اس میں چھپ
جائیں کہ ہاتھ اوٹ شرمگاہ کے درمیان کوئی کپڑا نہ ہو۔

احتباء :- تہبند کے ایک کپڑے میں جسم کو چھپانا اور دونوں ہاتھ بھی چھپ جائیں۔

أَحْمَدُ اللَّهُ إِلَيْكَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
هَذَا أَرَدْتُ مِنْكَ -

اس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ ایک
آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کیا تو آپ نے
اسے جواب دیا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے
اس آدمی سے دریافت کیا کہ تم کیسے ہو؟ اس نے جواب
دیا میں آپ کے پروردگار کی حمد و ثناء بیان کرتا ہوں
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی تم سے اسی
بارہ کی امید رکھتا تھا۔

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا
بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رجب جانور
کو ذبح فرماتے، ہمارے حصے کے سری پائے ہمیں
بھیج دیتے تھے۔

حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت
اسلم رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح کیا کہ آپ ملک شام
جانے کا قصد رکھتے تھے جب آپ رضی اللہ عنہ ملک
شام کے قریب پہنچے تو اپنا اونٹ بٹھایا اور قضاء حاجت
کے لیے تشریف لے گئے۔ حضرت اسلم رضی اللہ عنہ کا
بیان ہے کہ میں نے اپنی گودڑی پکڑ کر اپنے کجاوے
میں محفوظ کر لی۔ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
فارغ ہو کر آئے تو آپ نے میرے اونٹ کی طرف آنے
کا ارادہ فرمایا حتیٰ کہ آپ میری گودڑی میں بیٹھ گئے اور
اسلم آپ رضی اللہ عنہ کے اونٹ پر سوار ہو گئے، دونوں
سفر طے کرتے رہے حتیٰ کہ اس ملک شام کی زمین کے
لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملنے لگے جب وہ لوگ
ہمارے نزدیک آ گئے تو میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

۹۲۵ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ عُمَرُ بَيْنَ
الْحَطَّابِ يَبْعَثُ إِلَيْنَا بِأَحْطَاثِنَا مِنَ الْأَكَارِعِ
وَالرُّءُوسِ -

۹۲۶ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ
بَيْنَ الْحَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ
خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْحَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ وَهُوَ يُرِيدُ الْخَامِرَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنَ
الشَّامِ أَنَاخَ عُمَرُ وَذَهَبَ لِحَاجَةٍ قَالَ أَسْلَمُ
فَطَرَحْتُ قَرُوقِي بَيْنَ شِقِي رَحِلِي فَلَمَّا
فَرَخَ عُمَرُ نَهَضَ إِلَى بَعِيرِي فَدَكِبَهُ عَلَى الْقَرُوقِ
وَدَكِبَ أَسْلَمَ بَعِيرَهُ فَخَرَجَا يَسِيرَانِ حَتَّى
لَقِيَهُمَا أَهْلُ الْأَرْضِ يَتَلَقُّونَ عُمَرَ قَالَ
أَسْلَمُ فَلَمَّا دَنَوْا مِنَّا أَشْرَفَ لَهُمْ إِلَى عُمَرَ
فَجَعَلُوا يَتَحَدَّثُونَ بَيْنَهُمْ قَالَ عُمَرُ تَطْبَعُ
أَبْعَادُهُمْ إِلَى مَرَائِبٍ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُمْ
يُرِيدُ مَرَائِبَ الْعَجِيبِ -

۳۔ بَابُ الزُّهْدِ وَالتَّوَاضِعِ

زُہد اور عاجزی کا بیان

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد) قباء میں کبھی سوار ہو کر اور کبھی پیادہ تشریف لائے تھے۔

حضرت اسحاق بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ چار باتیں بیان کیں (۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس زمانہ میں دیکھا جبکہ وہ امیر المؤمنین مسلمانوں کے خلیفہ تھے کہ ان کے دونوں کندھوں کے درمیان اور نیچے تین پونڈ لگے ہوئے تھے (۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے سامنے کھجور کا ایک صاع رکھا ہوا تھا انھوں نے وہ کھائیں، حتیٰ کہ جو کھجوریں بھی تناول فرمائیں (۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سنا جبکہ میں ان کے ساتھ نکلا حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ ایک باغ میں داخل ہو گئے میرے اور ان کے درمیان ایک دیوار حائل ہو گئی وہ پس دیوار فرمانے لگے کہ تم خدا! اے امیر المؤمنین! اے خطاب کے بیٹے تم ضرور خدا سے ڈرو یا وہ ضرور تم کو عذاب دے گا (۴) حضرت

۹۲۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَ مَا شِيئًا۔

۹۲۴۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ قَالَ أَنَسٌ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَوْمِيذٍ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ رَفَعَ بَيْنَ كَتْفَيْهِ بَرَقًا تَلْتِ لَبَدٍ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ قَالَ أَنَسٌ قَدْ رَأَيْتُ يَطْرَحُ لَهُ صَاعًا تَمْرًا قِيَا كَلَهُ حَتَّى يَأْكُلَ حَشْفَهُ قَالَ أَنَسٌ وَسَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمًا وَخَرَجَتْ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ حَائِطًا فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَبَيْنِي وَبَيْنَهُ جِدَارٌ وَهُوَ فِي جَوْفِ الْحَائِطِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَعْرُ بَعْرٍ وَاللَّهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَتَتَّقِينَ اللَّهَ أَوْ لِيُعَذِّبَنَّكَ قَالَ أَنَسٌ وَسَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَ سَلَّمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ سَأَلَ عُمَرَ الرَّجُلُ كَيْفَ أَنْتَ قَالَ الرَّجُلُ

۳۸۔ بَابُ الْحُبِّ فِي اللَّهِ

اللہ تعالیٰ کی محبت کا بیان

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم نے قیامت کے لیے کیا چیز تیار کر رکھی ہے؟ اس نے جواب دیا، کوئی چیز نہیں بیشک میرے روزے بھی کم ہیں اور نمازیں بھی لیکن میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے تم محبت کرتے ہو۔

۹۲۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّرَأَةً آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَا أَعَدَدْتَ لَهَا قَالَ لَا شَيْءَ وَاللَّهِ إِنِّي لَقَلِيلُ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَإِنِّي لَأُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ إِنَّكَ مَعَهُ مِنَ أَحَبِّتِ -

ف اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا یہ مطلب ہے کہ ان کی رضا و خوشنودی کے لیے انکی ہر بات کو مان کر اس پر عمل کیا جائے قیامت کے دن تمام تعلقات منقطع ہو جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق قائم رہے گا کسی انسان وغیرہ سے محبت رضائے الہی اور رضائے مصطفیٰ کے لیے ہو تو درحقیقت وہ محبت بھی اللہ و رسول سے ہوگی چنانچہ ایک حدیث کے الفاظ یوں ہیں ”أَحِبُّ لِلَّهِ وَالْبَعْضُ لِلَّهِ“ محبت اللہ کی رضائے الہی اور رضائی بھی اس کی رضا کے لیے ہونی چاہیے اور ایک حدیث کے یہ الفاظ ہیں ”لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ كَوْحَتِي أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ“ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے والدین اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر میرے ساتھ محبت نہیں کرتا۔ حقیقت ہے کہ جب رسول کا نام ایمان ہے۔ حضرت علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”وَحُبُّهُ وَاجِبٌ وَأَبْصَرُ“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت فرض ہے اللہ تعالیٰ اپنے محبوب عبد السلام کی رضا چاہتا ہے چنانچہ امام علی حضرت احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں درعلم خدا چاہتا ہے رضا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

طرف اشارہ کیا وہ لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے۔ حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان لوگوں کی نظریں ایسے
لوگوں پر لگی ہوئی ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے
اور آپ کی اس سے مراد عجی سوار تھے۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گھی میں ملی ہوئی روٹی کھا
رہے تھے تو آپ نے وادی کے ایک آدمی کو کھانے
کے لیے بلایا، تو وہ تیز تیز کھانا کھانے لگا حتیٰ کہ برتن
کی سیل کچیل تک کھانے لگ گیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ
عنہ نے اسے فرمایا: گویا کہ تم مفلس (فقیر) ہو۔ اس
نے جواب دیا قسم بخدا! میں نے اتنے دنوں میں نہ کھی دیکھا
ہے اور نہ کھانے کی کوئی چیز۔ تب حضرت عمر فاروق رضی اللہ
نے اعلان فرمایا: میں گھی نہیں کھاؤں گا حتیٰ کہ لوگ پیسے
کی طرح خوش حال ہو جائیں۔ ف

۹۲۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا كُلُّ خَيْرٍ امْتَنُونَا
بِسْمِنِ قَدَا رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَبَعَلَ
يَا كُلُّ وَيَتَّبِعُ بِالنُّقْمَةِ وَضَرَّ الصَّحْفَةَ فَقَالَ
لَهُ عُمَرُ كَأَنَّكَ مُفْقِرٌ قَالَ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ
سَمَنًا وَلَا رَأَيْتُ إِكْلًا بِهِ مَمْدُودًا وَكَذَا
قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا أَكُلُ الشَّمْنَ
نَشِي يَحْيَى النَّاسُ مِنْ أَوْلِي مَا أَحْيَا -

ف امیر المؤمنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ اعلان فرمادیا تھا کہ اگر دریائے نیل کے کنارے پر
کتا بھی پیسا مر گیا تو عمر اللہ تعالیٰ کے حضور اس کا جواب وہ ہوگا۔ خلفاء اسلام ہمیشہ سے عدل و انصاف کے
معیار کے سبب مشہور و معروف تھے کیونکہ ان لوگوں نے بیت المال کو بھی اپنا جیب خرچ، قرار نہیں دیا تھا بلکہ اپنی
امانت و دیانت کے لحاظ سے اعلیٰ اقدار و روایات کے مالک قرار پائے اور دنیا بھر کے حکمران ان کا نام سن کر سہم
جاتے تھے لیکن دورِ حاضر کے حکمران تو ملک و قوم کے اتنے لیڑے ہیں کہ جس چیز پر ان کی نظر پڑ جائے اسے اپنے
والدین کی وراثت و جائیداد خیال کرتے ہیں ان کے ظلم و ستم، بے انصافی اور امانت و دیانت سے منہ پھیرنے
نتیجے میں دشمن کے عزائم بلند ہو جاتے ہیں اور آئے دن امریکہ کے حکم سے کوئی نہ کوئی نیا فتنہ کھڑا کرنے
کوشش کرتے ہیں۔ ان کی نحوست کے سبب ملک کے کسی بھی صوبہ میں امن و امان قائم نہیں بلکہ قتل و غارت
کے بادل ہر وقت چھائے رہتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک آدمی راستے میں چل رہا تھا تو اسے سخت پیاس لگی اس نے ایک کنواں پایا وہ اس میں اُترا اور اس نے پانی پیا اور باہر نکل آیا۔ اس نے اچانک ایک کتا دیکھا جو لاپ رہا ہے اور وہ پیاس کی وجہ سے گارا کھا رہا ہے اس آدمی نے (اپنے دل میں) کہا اسے بھی اسی طرح پیاس لگی ہوئی ہے جیسے مجھے لگی ہوئی تھی۔ وہ کنوئیں میں اُترا اس نے اپنا موزہ پانی سے مہر لیا پھر اپنے منہ سے موزہ پکڑ کر اوپر رہا نکل آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی نیکی قبول فرمائی اور اسے بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا چار پاویوں میں بھی ہمارے لیے ثواب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ہر تازہ جگہ والے جانور میں اجر و ثواب ہے۔

۹۳۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سَمِيُّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الشَّتَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بَيْرًا فَتَنَزَّلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا الْكَلْبُ يَدْفَعُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِي بَلَغَ فِي قَتْلِ الْبَيْرِ فَمَلَأَ حَقَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَ الْخُفَّ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَخَرَّ لَهُ فَتَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَنَأْتِي الْبَهَائِمَ لَا جَرًا قَالَ فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٌ أَجْرٌ۔

۴۔ بَابُ حَقِّ الْجَارِ

ہمارے کے حق کا بیان

حضرت عمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے

۹۳۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ

فِ اسلام میں جانوروں کے حقوق تک کا تعین کیا گیا ہے اگر کوئی کسی جانور پر ظلم و ستم کرتا ہے تو اس کو اس کی سزا ملے گی چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے ایک عورت نے ایک بلی کو باندھ دیا تھا اور وہ کیرے لکڑے اور دوسری چیزیں کھانے اور نہ پینے کے سبب مر گئی تو اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو دوزخ میں پھینک دیا۔

۳۹۔ بَابُ فَضْلِ الْمَعْرُوفِ وَالصَّدَقَةِ

نیکی اور صدقہ کی فضیلت کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے پاس پھر لگتا ہے کہ اسے ایک یا دو پتے مل جاتے ہیں یا اسے ایک یا دو کھجوریں مل جاتی ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر مسکین ہے کون؟ اس کے پاس ایسی چیز نہیں ہے جو اسے (مانگنے سے) بے پروا کر دے نہ لوگ اس بارے میں معلومات رکھتے ہوں کہ اسے صدقہ وغیرہ دیں اور نہ وہ خود لوگوں سے مانگتا ہو۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایسا آدمی عطیہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی تم اپنی زکوٰۃ دے دو تو جانتے رہے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنی دادی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے مومن عورتو! تم اپنی ہمسالی کو ہرگز حقیقہ سے سبھو خواہ اسے بکری کی کھری بھی پیش کرو۔

حضرت ابو یوسف النزاری حارثی رضی اللہ عنہ اپنی دادی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم غریب کو کوئی چیز دو خواہ اس کی کھنی ہوئی کھری ہی ہو۔

۹۲۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ بِالطَّوْفِ الَّذِي يُطَوَّفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللَّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالشَّمْرَةُ وَالشَّمْرَتَانِ قَالَوْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي مَاعِنْدَهُ مَا يَغْنِيهِ وَلَا يَقْطُنُ لَهُ وَيَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا أَحَقُّ بِالْعَطِيَّةِ وَآيُهُمَا أَعْطِيَتْهُ رَكَاتِكَ أَجْزَاكَ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا.

۹۳۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ

أَسْلَمَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُعَاذِ عَن جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْتَرْنَ إِحْدَيْكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كُنَّ عَمَةً أَوْ مَخْرُوجَةً.

۹۳۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ

أَبِي بَجِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْحَارِثِيُّ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَدُّوا الْمِسْكِينَ وَلَوْ بِظُلْفٍ مُجَدَّقٍ.

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَلَا نَرَى
بِكِتَابَةِ الْعِلْمِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور ہمارے خیال کے مطابق
علم کو لکھ کر محفوظ کر لینے میں کوئی حرج نہیں یہی امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۴۲۔ بَابُ الْخِضَابِ

خِضَابِ كَا بِيَان

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان
ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن اسود رضی اللہ عنہ ہمارے پاس
بیٹھے ہوئے تھے اور ان کی داڑھی اور سر کے بال سفید
تھے ایک دن جب وہ صبح کے وقت آئے تو داڑھی وغیرہ
کے بال سُرخ تھے تو لوگوں نے کہا: یہ بہت اچھا ہے
انہوں (حضرت عبدالرحمن بن اسود) نے کہا بے شک
میری والدہ زوجہ رسول (سلی اللہ علیہ وسلم) حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا نے گزشتہ رات اپنی کینئر (لونڈی)
نخید کے ذریعے مجھے قسم دے کر یہ پیغام بھیجا کہ میں ضرور
خضاب استعمال کروں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خضاب لگا یا کرتے تھے۔

۹۳۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبراهيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَعْقُوبَ كَانَ
جَلِيسًا لَنَا وَكَانَ أَيْضًا لِلدُّمِيِّ وَالرَّاسِ قَعْدًا
عَلَيْهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ حَمَّرَهَا فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ
هَذَا أَحْسَنُ فَقَالَ إِنَّ أُمَّيَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيَّ الْبَارِحَةَ جَارِيَتَهَا
نَخِيلَةَ فَأَقْسَمَتْ عَلَيَّ لَا هَيْعَتِي فَأَخْبَرْتَنِي
أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَصْبِغُ -

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۶۷۴ کا) علم ایک لازوال اور مستقل دولت ہے جس کی روشنی میں انسان صراطِ مستقیم تلاش کر سکتا ہے اور
گمراہی کے تمام اندھیروں سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علم سماعت
(سننے) اور لکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔

ف عام آدمی کے لیے سرورِ داڑھی کے بالوں کو خضاب لگانے کی اجازت نہیں ہے البتہ مجاہدین کیلئے (جاری ہے)

سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت جبریل علیہ السلام ہمارے کے حق کے بارے ہمیشہ مجھے وصیت کرتے رہے۔ حتیٰ کہ میں نے خیال کیا کہ وہ اسے (ہماری کو) وارث بنا دے گا۔

أَنَّ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرَائِيلُ يُوصِيَنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ لِي وَرَثَةً.

۴۱۔ بَابُ الْكِتَابِ الْعِلْمِ

علم محفوظ کر لینے کا بیان

حضرت سحیب بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ تم جو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یا آپ کی سنت یا حضرت عمر کی حدیث یا کسی اور صحابی کی حدیث دیکھو تو اسے میرے لیے لکھ لیا کرو اس لیے کہ مجھے علم کے مرتط جانے اور علماء کے اٹھ جانے کا خوف ہے۔ ف

۹۳۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ابْنِ عُمَرَ دِينَ حَزْمٍ أَنَّ أَنْظَرَ مَا كَانَ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ سُنَّتِهِ أَوْ حَدِيثِ عُمَرَ أَوْ نَحْوِ هَذَا فَكَتَبَهُ لِي فَإِنِّي قَدْ خَفْتُ دَرَسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ الْعُلَمَاءِ.

ف بقدر ضرورت علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے چنانچہ حدیث رسول ہے طَلَبَ الْعِلْمُ قَرِيبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے اور ایک روایت میں ہے اَطْلُبُوا الْعِلْمَ وَتُجِبْ لَكُمْ بِهٖ عَمَلُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ اور بالصین تم علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔ قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ اور علماء سے مسائل وغیرہ دریافت کر لیا کرو۔ ایک جگہ فرمایا إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ اللہ کے بندوں میں سے صرف علماء اللہ سے ڈرتے ہیں۔ ایک جگہ فرمایا أَهْلُ الذِّكْرِ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ کی علماء اور جاہل لوگ برابر ہو سکتے ہیں؟ ایک حدیث کے الفاظ ہیں مَنْ يُرِدِ اللَّهُ خَيْرًا لِّهِ فَيُعْطِ فِي الدِّينِ الشَّيْءَ مِنْهُ يَفْقَهُهُ فِي الدِّينِ اللہ تعالیٰ جس سے بہتری کا قصد فرماتا ہے اسے دین کی سوجھ بوجھ عطا فرماتا ہے ایک حدیث کے الفاظ ہیں العلماء ورثة الانبياء علماء ربانی انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں۔ (جاری ہے)

غَيْرِ مُضَيَّرٍ بِنَسْلِ وَلَا نَاهِلٍ فِي حَلْبٍ -

اگر اس کا اونٹ گم ہو جائے تو تم اسے تلاش کرتے ہو اس کی خارش کا علاج کرتے ہو اس کا حوض مرمت کرتے ہو اور دن کو اسے پانی پلاتے ہو تو تم اس طرح اس کا دودھ پی سکتے ہو کہ اس کی نسل کو نقصان نہ پہنچے اور نہ دودھ دوسنے کے باعث وہ ہلاک ہو رہے

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یتیم کے (والی کفالت کرنے والے) کے بارے بتایا کہ اگر وہ مالدار ہو تو (قرضہ وغیرہ لینے سے پرہیز کرے) اور اگر غریب ہو تو (شریعت کے) مشہور طریقہ کے مطابق قرض لے سکتا ہے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کی اس آیت وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ (اور جو والی غنی (مالدار) ہو تو (قرضہ وغیرہ لینے سے پرہیز کرے) اور جو غریب ہو تو وہ معروف طریقے کے مطابق کھا سکتا ہے) اس سے مراد قرض ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَّغْنَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ذَكَرَ إِلَى الْيَتِيمِ فَقَالَ إِنَّ اسْتَعْفَى اسْتَعْفَتْ وَإِنْ افْتَقَرَ أَكَلَ بِالْمَعْرُوفِ قَرْضًا بَلَّغْنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ كَسَّرَ هَذِهِ الْآيَةَ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَ قَرْضًا -

حضرت صلح بن زفر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی میت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا، مجھے یتیم کے بارے کچھ وصیت کیجیے؟ تو آپ نے فرمایا: تم ہرگز اس

۹۳۷ - أَخْبَرَكَ سُمَيَّانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصِيئِي إِلَى يَتِيمٍ فَقَالَ لَا تَشْتَرِيَنَّ مِنْ مَالِهِ شَيْئًا

ف چونکہ یتیم جب تک عاقل و بالغ نہیں ہو جاتا وہ صاحب تصرف نہیں ہو سکتا۔ اس لیے کفالت کرنے والا ضرورت کے تحت اس انداز میں مختصر مدت تک قرض لے سکتا ہے کہ اسے نقصان نہ ہو۔ تاہم اس کے عاقل و بالغ ہونے کے بعد اس کی مرضی کے مطابق قرض کا معاملہ کیا جاسکتا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہمارے خیال کے مطابق وسمہ، مہندی اور زر و خضاب استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر بالوں کو سفید چھوڑ دیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ یہ تمام صورتیں جائز ہیں۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا تَدْرِي بِالْخُضَابِ بِالْوَسْمَةِ وَالْحِنَاءِ وَالصُّفْرَةِ بِأَسَاءٍ وَإِنْ تَرَكَهُ أَيْبَضَ فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ كُلِّ ذَلِكَ حَسَنٌ۔

۲۳۔ بَابُ الْوَرِيِّ يَسْتَقْرِضُ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ

کفالت کر نیوالے کا یتیم کے مال سے قرض حاصل کرنے کا بیان

۹۳۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَهُ إِنَّ لِي يَتِيمًا وَلَهُ إِبِلٌ قَاشَرِبٌ مِنْ بَيْنِ إِبِلِهِ قَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنْ كُنْتَ تَبْقَى ضَالَّةً إِبِلِهِ وَتَهْمًا جَدًّا بِهَا وَكَلِيْطٌ حَوْضَهَا وَتَسْقِيْهَا يَوْمَ رَمَدَ هَا قَاشَرِبٌ

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت قاسم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے عرض کیا کہ میرے پاس ایک یتیم ہے اور اس کا ایک اونٹ ہے تو کیا میں اس کے اونٹ کا رو دھو پی سکتا ہوں؟ تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۷ کا) جائز ہے تاکہ دشمن کے مقابلے میں نوجوان اور طاقت ور ظاہر ہوں اور دشمن مرعوب ہو جائے بعض مفتیان اسلام نے خضاب استعمال کرنے والے آدمی کی امامت کو ناجائز قرار دیا ہے۔ اگر کوئی شخص مہندی استعمال کرتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اس کے استعمال میں تعیم ہے خواہ مجاہدین اسلام کریں یا غیر مجاہدین، مہندی کے علاوہ وسمہ وغیرہ کا خضاب استعمال کرنا حرام ہے (امام احمد رضا بریلوی، عرفان شریعت صفحہ ۱۱۳، ندیر سنٹر لاہور) ممکن ہے حضرت ابو بکر صدیق مہندی کا خضاب استعمال کرتے ہیں۔ اس مسئلہ کی مزید وضاحت مفقود ہو تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ ”حرمت خضاب“ اور مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کا رسالہ ”مسئلہ خضاب“ دیکھا جاسکتا ہے۔

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَنْظُرَ
إِلَى عَوْرَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ إِلَّا مِنْ صَرُورَةٍ
لِمَدَاوَةِ وَكَهْوَةٍ -
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کسی آدمی
کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی سرگزشت
دیکھے سوائے علاج وغیرہ کی ضرورت کے۔

۴۵۔ بَابُ التَّفْعِخِ فِي الشَّرْبِ

پانی میں سانس لینے کا بیان

۹۳۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ
حَبِيبٍ مَوْلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ
أَبِي الْمُتَّحِي الْجُهَنِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَرْوَانَ
ابْنِ الْحَكَمِ قَدْ خَلَّ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَلَى
مَرْوَانَ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ أَسَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ
التَّفْعِخِ فِي الشَّرَابِ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَرُوى مِنْ نَفْسِي
وَاحِدٍ قَالَ فَأَبْنِ الْقُدْحَ عَنْ فَيْكِ شَحَّةً
تَنْتَفِسُ قَالَ فَإِنِّي أَمَاى الْقَدَاةَ فِيهِ
قَالَ فَأَهْرَ قُهَا -
حضرت ابو متحنی جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ میں جناب مروان بن حکم کے پاس تھا کہ حضرت ابو سعید
خدری رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لے آئے۔
مروان بن حکم رضی اللہ عنہ نے ان (حضرت ابو سعید
خدری رضی اللہ عنہ) سے دریافت کیا کہ تم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے پانی میں سانس
لینے سے منع فرمایا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
ہاں۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایک سانس
سے (پانی پینے میں) سیر نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: تم پیالے کو اپنے منہ سے علیحدہ کر کے سانس لو
اس آدمی نے عرض کیا، کہ میں پانی میں تنکا دکھیوں تو پھر؟
فرمایا: اسے (پانی کو) گرا دو۔ ف

البقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۷۷۷ کا، اس منظر کو دیکھتے ہیں جو سخت حرام ہے جب ان اعضاء کا دیکھنا حرام ہے تو شرک گاہ کا دیکھنا
بطریق اولیٰ حرام ہوا۔ البتہ مرض کی بناء پر مجبوری کے تحت دیکھ سکتا ہے۔
ف پانی پینے کا سنون طریقہ یہ ہے کہ تین سانسوں میں پیا جائے اور ہر بار بسم اللہ شریف پڑھی جائے۔
یکبارگی پانی وغیرہ پینے اور برتن میں سانس لینے سے بیماری لگ جانے کا قوی امکان ہوتا ہے۔ (جاری ہے)

وَلَا تَسْتَقْرِضُ مِنْ مَّالِهِ شَيْئًا وَالْإِسْتِعْفَاءُ
عَنْ مَّالِهِ عِنْدَنَا أَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَالْعَامَّةِ مِنْ فَتَاهِنَا -

(قییم) کے مال کو نہ خریدو اور نہ اس کے مال سے قرض
لو اور اس (قییم) کے مال سے پرہیز کرنا ہمارے نزدیک
افضل ہے۔ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور
ہمارے عام فقہاء کا قول ہے۔

۴۴۔ بَابُ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ

مرد کا مرد کی شرم گاہ کو دیکھنے کا بیان

۹۳۸ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ
بَيْنَنَا أَنَا أَفْضَلُ وَبَيْنِيُمْ كَانَ فِي حَجَرٍ
أَبِي يُصَبُّ أَحَدُنَا عَلَى مَا حَبِمَ إِذْ طَلَعَ
عَلَيْنَا عَامِرٌ وَنَحْنُ كَذَلِكَ فَقَالَ يَنْظُرُ
بَعْضُكُمْ إِلَى عَوْرَةِ بَعْضٍ وَاللَّهِ إِنِّي
كُنْتُ لَا أَحْسِبُكُمْ خَيْرًا مِنَّا قُلْتُ قَوْمٌ
وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُولَدُوا فِي شَيْءٍ
مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ وَاللَّهِ لَا ظَنُّكُمْ الْخَلْفَ -

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
میں نے حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو فرماتے
ہوئے سنا کہ میں اور ایک تیم جو میرے والد کی زیرکفالت
تھا ہم دونوں غسل کرتے تھے اور ہم ایک دوسرے پر
پانی گراتے تھے اچانک ہمارے پاس حضرت عامر رضی اللہ
عنہ تشریف لے آئے جبکہ ہم اسی کیفیت میں تھے، تو
انہوں نے کہا: تم ایک دوسرے کی شرم گاہ دیکھتے ہو
قسم بخدا! میں تم کو اپنے آپ سے زیادہ بہتر سمجھتا تھا
میں تمہارے بارے خیال کرتا تھا کہ تم لوگ اسلام
میں پیدا ہوئے ہو اور جاہلیت کی کوئی چیز تم میں نہیں
قسم بخدا! اب میں تمہیں حقیر خیال کرتا ہوں۔ ف

ف عورت کو بجالت نماز ہاتھ پاؤں اور چہرے کے علاوہ تمام جسم کا چھپانا فرض ہے نماز کی حالت کے علاوہ جبکہ
غیر محرم لوگوں کو دیکھنے کا امکان ہو تو ان سے چہرا چھپانا بھی ضروری ہے۔ مرد کو ہر حالت میں ناف سے لے کر
گھٹنوں کے نیچے تک چھپانا فرض ہے اور اس حصے کا دیکھنا سخت حرام ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ کبڑی، کشتی
اور کھیلوں کے مواقع پر شرم گاہ کے علاوہ ناف سے گھٹنوں تک کا حصہ بالکل کھلا ہوتا ہے اور لوگ بڑی دلچسپی سے دیکھتے

عورت کو کہہ دینا ایک عورت کو کہنے کی طرح ہے
یا ایک عورت کو کہہ دینے کی مثل ہے رف

۴۔ بَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل کا بیان

حضرت سحیب بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

کہ انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص کو فرماتے ہوئے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے دن میرے والدین کو جمع فرمایا تھا۔

۹۲۱- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي عَيْبٍ سَعِيدِ
أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ سَمِعْتُ
سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ لَقَدْ جَمَعَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آبَاؤِي
يَوْمَ أُحُدٍ -

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر فرمایا۔ لوگوں نے

۹۲۲- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي عَيْبٍ
أَبْنُ دِينَارٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعَثًا قَامَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ

ف قرآن پاک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو مسلمانوں کی مائیں قرار دیتے ہوئے فرمایا:
وَأَزْوَاجَهُ أُمَّهَاتِكُمْ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات تمہاری مائیں ہیں۔ جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں ہماری مائیں قرار پائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہمارے یعنی امت کے باپ قرار پائے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے باپ ہونے کے باوجود امت کی خواتین کے ہاتھوں کو اپنے دستِ اقدس میں لینا اور چھونا صحیح تصور نہیں فرمایا تو دوسرے لوگوں کے لیے کیے جائز ہو سکتا ہے معلوم ہوا کہ غیر محرم عورت کے جسم کے کسی حصہ کو چھونا، مسامحہ کرنا، اور نقداً اس کے جسم یا چہرے کو دیکھنا حرام ہے۔ جاہل پیر جو خواتین کا ہاتھ پکڑ کر بیعت کرتے ہیں یا پاؤں وغیرہ دبانے کی ان سے خدمت کرواتے ہیں اور یا بغیر پردے کے ان کو اپنے پاس بٹھاتے ہیں اور یا سجد و خیر کرواتے ہیں وہ حرام کا ارتکاب کرنے کے سبب شیطان اور قوم کے ناسور قرار پاتے ہیں۔

۴۶۔ بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنْ مُصَافِحَةِ النِّسَاءِ

عورتوں سے مصافحہ کی ممانعت کا بیان

۹۴۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
السُّكْدِرِ عَنْ أُمِّمَةَ بِنْتِ رَقِيْقَةَ أَنَّهَا
قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمُ فِي نِسْوَةٍ تَبَايَعَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ تَبَايَعَكَ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكَ بِإِلَهِ
شَيْئًا وَلَا تَسْرِقَ وَلَا تَزْنِيَ وَلَا تَقْتُلَ
أَوْلَادَنَا وَلَا نَاتِي بِيَهْتَانٍ نَعْتَرِيهِ
بَيْنَ أَيِّدِيْنَا وَأَرْجُلِنَا وَلَا نَعْصِيكَ
فِي مَعْرُوفٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ وَأَطَقْتُمْ
قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَرْجُوْنَا يَا نَفْسَانَا
هَلُمَّ تَبَايَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِي
لَا أُصَافِحُ النِّسَاءَ لِأَنَّمَا قَوْلِي لِمَا شَرَّ
امْرَأَةٍ كَقَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ أَوْ مِثْلَ
قَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ -

حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے
کہ میں بہت سی عورتوں سے مل کر بیعت کرنے کے
لیے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی
تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اس بات پر آپ سے
بیعت کرنا چاہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک
نہیں بنائیں گی۔ ہم چوری نہیں کریں گی، ہم زنا نہیں
کریں گی۔ ہم اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی۔ ہم کسی پر
بہتان نہیں باندھیں گی، جن لوگوں میں ہم موجود ہیں،
ان میں سے کسی پر افتراء نہیں باندھیں گی اور شریعت
کے واضح قوانین میں ہم آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اپنی استطاعت
اور طاقت کے مطابق۔ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور
اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بارے زیادہ جہاز
ہیں۔ آپ لائیں (اپنا دست مبارک) یا رسول اللہ!
ہم آپ سے بیعت کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔ میرا ایک سو

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۶۷۹ سے آگے) کیونکہ سانس کے ذریعے ہر شیم جو بیماری کا باعث بن سکتے ہیں۔ پیٹ
میں داخل ہو سکتے ہیں۔ ڈاکٹروں، طبیوں، اور حکیموں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائے ہوئے
سنہری قوانین کو اپنانے کی پُر زور اپیل کی ہے۔

لا تَخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ أَخُوهُ
 الْإِسْلَامِ وَلَا يَبْقَيْنَ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةً
 إِلَّا خَوْخَةً أَبِي بَكْرٍ۔

خیل (دوست) بناتا تو حضرت ابو بکر صدیق کو بنا تا لیکن
 اسلامی اخوت (بھائی چدرہ) سے مسجد نبوی کے لئے
 کھینے والی ہر کھڑکی کو بند کر دیا جائے سوائے اس کے۔
 صدیق رضی اللہ عنہ کی کھڑکی کے۔

۹۳۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ
 عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ
 أَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ بْنِ شِمَا بْنِ الْأَنْصَارِيِّ
 قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أَكُونَ

حضرت اسماعیل بن محمد انصاری رضی اللہ عنہما سے
 ہے کہ حضرت ثابت بن قیس انصاری رضی اللہ عنہما
 (بارگاہ رسالت میں) عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے
 ہے کہ میں ہلاک ہو جاؤں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ف جس نے ایمان کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں بیٹھنے کا شرف حاصل کیا ہو اور ایمان کی حالت
 میں دنیا سے رخصت ہوا ہو اسے ”صحابی“ کہا جاتا ہے تمام صحابہ قابل ستائش اور قابل احترام ہیں۔ ان کے فضائل و
 کمال قرآن و حدیث میں بیان ہوئے ہیں قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کفار پر بہت سخت ہیں۔ ایک جگہ فرمایا گیا ہے رضی اللہ عنہم ورضوا عنه
 اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے۔ ان میں سے حضرت ابو بکر صدیق حضرت عمر فاروق
 حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم علی الترتیب فضیلت کے حامل ہیں۔ ایک حدیث میں ہے:
 اصحابی کالنجوم باہم حراقتہم اہتدیتم میرے صحابہ ستاروں کی مثل ہیں ان میں سے جس
 کی بھی تم اقتداء کرو گے ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں لا تمس الناس مسلما
 را فی اورای من رانی اس مسلمان کو (دوزخ کی) آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دکھا یا میرے دیکھنے والے کو دکھا

(امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی، جلد ۲ صفحہ ۲۲۵، کراچی)

کسی صحابی کو گالی دینا شرمناک اور قابل سزا فعل ہے جسے اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں فرمائے گا چنانچہ حدیث
 رسول ہے کہ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي - فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
 لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَاكَهُ هَذَا أَحَدُهُمْ وَلَا نَصِيفَهُ - رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے صحابہ کو گالی نہ دو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے
 اگر تم میں سے کوئی احد ہاڑ کی مثل سونا خرچ کرے وہ ان (صحابہ) میں سے کسی ایک کی مٹھی یا اس کے نصف
 کو نہیں پہنچ سکتا۔ (امام ترمذی، جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۲۵، کراچی)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی امارت پر اعتراض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم لوگ ان (حضرت اسامہ) کے امیر بننے پر طعن و تشنیع کرتے ہو بے شک تم اس سے قبل ان کے والد کی امارت کے بارے میں بھی اعتراضات کر چکے ہو۔ قسم بخدا! وہ امارت (امیر بننے) کے زیادہ لائق تھے ان کے بعد وہ (حضرت اسامہ) مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پسند ہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا کی زیبائش و حسن کو اختیار کر لے یا جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اسے اختیار کر لے، (یہ بات سن کر) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روپڑے اور کہا آپ (کے قدموں) پر ہمارے والدین قربان ہوں۔ راوی حدیث کا بیان ہے کہ ہمیں یہ بات بہت عجیب لگی۔ لوگوں نے کہا: اس بوڑھے کو دیکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بندے کو اختیار دیا ہے اور یہ کہ ہے آپ کے قدموں پر ہمارے والدین نثار ہوں جن کو اختیار دیا گیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس بارے میں سے زیادہ جانتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رفاقت اور مال و دولت کے لحاظ سے تمام لوگوں سے زیادہ مجھ پر احسان کرنیوالا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ اگر میں کسی کو اپنا

فَطَنَ النَّاسُ فِي أَمْرِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَنْ تَطْعُنُوا فِي أَمْرِي فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُنُونَ فِي أَمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَأَيُّمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْأَمْرَةِ وَإِنْ كَانَ لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ مِنْ بَعْدِي.

۹۴۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي حَتِينٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمُنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ عَيْدًا أَحْيَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ الْعَيْدُ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ قَدَيْتَاكَ يَا أَبَا مَنَا وَأُمَّهَاتِنَا قَالَ فَعَجِبْنَا لَهُ وَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلَى الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْرِ عَيْدٍ خَيْرَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَهُوَ يَقُولُ قَدَيْتَاكَ يَا أَبَا مَنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَعْلَمَنَا بِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَّنَ النَّاسِ عَلَى النَّاسِ عَلَى فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا

بَيْنَيْنَ وَتَوَفَّاہُ اللهُ عَلٰی رَاسِ سِتِّیْنَ
سَنَةً وَكَلِمَاتٍ فِي رَاسِهِمِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ
شَعْرَةً بَيضَاءً۔

(اعلانِ نبوت کے بعد دس سال تک مکہ میں مقیم رہے
اور دس سال تک مکہ میں مقیم رہے اور دس سال
مدینہ طیبہ میں اور ساٹھ سال کی عمر مبارک میں اللہ تعالیٰ
نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس بلا لیا جبکہ آپ کے
سرافدس کے بیس بال بھی سفید نہیں ہوئے تھے ف

۴۹۔ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَسْتَحِبُّ مِنْ ذَلِكَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور کی زیارت کے مستحب ہونے کا بیان

۹۴۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ
دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ عَمَرَ كَانَ إِذَا سَفَرَ أَوْ
قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ جَاءَ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا شَمًّا
أَنْصَرَفَ۔

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب کسی سفر کا
قصد (ارادہ) فرماتے یا سفر سے واپس تشریف لاتے
تو روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دیتے آپ صلی اللہ
علیہ وسلم پر درود پڑھتے، دعا کرتے پھر واپس چلے جاتے

والعقل بیات سمجھنے سے قاصر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کل عمر مبارک ساٹھ سال ہے۔ ان بزرگوں امام
امام محمد اور حضرت امام مالک (موطا امام مالک) رحمہما اللہ نے کیسے لکھ دیا واللہ تعالیٰ اعلم۔ حقیقت و صحیح یہ ہے کہ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کی کل عمر تریسٹھ سال ہے اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ چالیس سال میں آپ نے اعلانِ نبوت فرمایا۔
اعلانِ نبوت کے بعد تیرہ (۱۳) سال تک آپ مکہ مکرمہ میں رہے پھر ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ میں تشریف لائے دس سال تک
آپ مدینہ طیبہ میں رہے اور ہجرت کے گیارہویں سال تریسٹھ سال کی عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال تشریف ہوا (کتب سیر)
۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کی حاضری کے قصد سے سفر کرنا، سب سفروں سے افضل و اعلیٰ ہے اور
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کی زیارت دنیا بھر اور زندگی کی تمام نعمتوں سے بڑی نعمت ہے یہی وہ بارگاہ ہے
جس میں نہ صرف انسان بلکہ فرشتے بھی چومیں گھنٹے حاضری کیلئے موجود رہتے ہیں روایات میں موجود ہے کہ ستر ہزار
فرشتے صبح کے وقت روضہ رسول پر حاضر ہوتے ہیں وہ رات تک اُکے رہتے ہیں اور روضہ وسلم کے تحفے (جاری ہے)

کس وجہ سے؟ عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا ہے کہ جو کام ہم خود نہ کریں اس کی تعریف و توصیف پسند نہ کریں جبکہ میں تعریف پسند کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فخر کرنے سے روکا ہے جبکہ میں ایسا آدمی ہوں کہ حسن و جمال پسند کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی آوازوں کو آپ کی آواز سے بلند کرنے سے منع فرمایا ہے جبکہ میں بلند آواز انسان ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ثابت! کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ جب تک تم بقیہ حیات رہو تو مختاری تعریف و توصیف ہوتی رہے اور اگر قتل کیے جاؤ تو شہادت کے درجہ پر فائز ہو جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔

قَدْ هَكَتُ قَالَ لِمَ قَالَ نَهَانَا اللَّهُ أَنْ
تُحِبَّ أَنْ نُحَمِّدَ بِمَا لَمْ تَفْعَلْ وَإِمْرًا
أَحَبُّ الْحَمْدِ وَنَهَانَا عَنِ الْخِيَلِ وَأَنَا
أَمْدًا أَحَبُّ الْجَمَالِ وَنَهَانَا اللَّهُ أَنْ تَرْفَعَ
أَصْوَاتَنَا فَوْقَ صَوْتِكَ وَأَنَا رَجُلٌ جَعِيدٌ
الصَّوْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا ثَابِتُ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَعِيشَ
حَبِيدًا أَوْ تُقْتَلَ شَهِيدًا وَتُدْخَلَ الْجَنَّةَ -

۲۸۔ بَابُ مِصْفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کا بیان

حضرت ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ لمبے قد والے نہیں تھے اور زبردست قد والے، نہ چونے کی طرح زیادہ سفید اور نہ کھمٹور پر گندمی رنگ والے۔ آپ کے بال مبارک نہ بالک گھنگھرا لے تھے اور نہ بالکل سیدھے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا اور اعلان نبوت فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم

۹۲۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا رِبِيعَةُ عَنْ
أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
يَقُولُ كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ
بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا
بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا دَمْرٍ وَلَا لَيْسَ
بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ
اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أُمَّ بَعِيثَ سَنَةً قَامَ
بِمَكَّةَ عَشْرَةَ سِنِينَ وَيَأْتِي مَدِينَةَ عَشْرَةَ

عَلِيَّ بْنِ حُسَيْنٍ يَرْفَعُهُ إِلَى التَّيِّبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ حُسَيْنٍ إِسْلَامُ الْمَرْءِ تَرَكَ مَا لَا يَعْنِيهِ -
حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے اس روایت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے اسلام کی خوبصورتی لایعنی باتوں کو ترک کرنا ہے۔ ف

قَالَ مُحَمَّدٌ هَكَذَا يَتَّبِعِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَكُونَ تَارِكًا لِمَا لَا يَعْنِيهِ -
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایسے ہی ہر مسلمان آدمی کو چاہیے کہ وہ لایعنی باتوں کو ترک کر دے۔

۹۲۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ صَفْوَانَ الزُّرِّيُّ عَنْ يَزِيدِ بْنِ طَلْحَةَ الدَّكَانِيِّ أَنَّ التَّيِّبَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ -
حضرت یزید بن طلحہ رکافی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دین کا کوئی نہ کوئی خالق ہوتا ہے اور (دین) اسلام کا خلق حیاء ہے۔

بقیہ حاشیہ ۶۸۶ کا) میری شفاعت واجب ہوگئی اور فرمایا: مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَوْتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي - جس نے میرے وصال شریف کے بعد میری زیارت کی گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔ (قاضی عیاض اندلسی الشفاء جلد ۲ صفحہ ۶۸، فاروقی کتب خانہ ملتان) ہاں شبہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جنت کے ٹکڑوں پر واقع ہے بلکہ جنت سے بھی افضل و اعلیٰ ہے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ میرے گھر سے لے کر میرے منبر تک کا ٹکڑا جنت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔
(قاضی عیاض اندلسی، الشفاء جلد ۲ صفحہ ۷۱، فاروقی کتب خانہ ملتان)

ف شرم و حیاء مومن کی زینت اور خوبصورت زینت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق حیاء کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے ہمارے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اپنی نظریں نیچی رکھا کرتے تھے جب آپ چلتے تو کوئی دیکھنے والا محسوس کرتا کہ آپ کسی گھاٹی یا بلندی سے اتر رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی عورت کو بلا حجاب (پردہ) اپنے پاس بیٹھنے دیتے اور نہ اس کی طرف دیکھتے بلکہ اس کے ہاتھ تک کونہ چھوتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ حیادار تھے۔ چنانچہ روایت کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں كَانَتِ النَّسِيءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ النَّاسِ حَيَاءً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ حیادار تھے
(قاضی عیاض اندلسی، الشفاء جلد اول صفحہ ۶۸، فاروقی کتب خانہ ملتان)

قَالَ مُحَمَّدٌ هَكَذَا يَتَّبِعِي أَنْ يَفْعَلَكَ
إِذَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ يَأْتِي قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایسے ہی
کرنا چاہیے کہ جب کوئی شخص مدینہ طیبہ میں آئے تو
روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دے۔

۵۔ بَابُ فَضْلِ الْحَيَاءِ

شرم و حیا کی فضیلت کا بیان

۹۴۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۸۵ کا) فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرتے رہتے ہیں اور رات کے وقت
ان کو چھٹی ہو جاتی ہے اور ستر ہزار فرشتے آجاتے ہیں جو صبح تک درود و سلام عرض کرتے رہتے ہیں اور یہ سلام
تا قیامت جاری رہے گا اور جو فرشتے ایک بار آجاتے ہیں دوبارہ ان کی باری نہیں آئے گی لیکن خوش قسمت
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی جسے بار بار بارگاہ رسالت کی حاضری کی سعادت حاصل ہوتی رہے۔

بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر نہایت ہی ادب و احترام کے دامن کو تھامتے ہوئے عاجزانہ لہجہ میں یوں سلام
عرض کیا جائے السّلام علیک یا رسول اللہ، السّلام علیک یا ابا بکر، السّلام علیک یا عمر فاروق،
السّلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت عمر فاروق، حضرت عبداللہ بن عمر اور دیگر صحابہ
رضی اللہ عنہم جب روضہ رسول پر حاضر ہوتے تو یوں ہی عرض کیا کرتے تھے (شیخ عبدالحق محدث دہلوی، جذبہ

القلوب الی دیار المحبوب مترجم صفحہ ۲۲۹، نوری کتب خانہ لاہور)
روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کعبۃ اللہ سے افضل داخل ہے چنانچہ امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے
سوال کیا گیا کہ روضہ رسول افضل ہے یا کعبۃ اللہ؟ انھوں نے جواب دیا روضہ رسول کعبۃ اللہ سے افضل ہے

امام احمد رضا ناں بریلوی، ملفوظات، صفحہ ۴۱۔ فرید بک سٹال لاہور)
روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف کعبۃ اللہ سے افضل ہے بلکہ بیت المعمور اور عرش الہی سے بھی افضل
روضہ نور کی زیارت کرنے والے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شفاعت سے نوازنے کا وعدہ فرمایا چنانچہ آپ
فرمایا: مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي حَيْثُ نَزَعَتْ رَوْضَةُ نُوْرٍ كِي زيارت کی اس کے لیے (جاری ہے)

۵۲۔ بَابُ حَقِّ الضِّيَافَةِ

مہمان کے حق کا بیان

حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی ایک رات، دن مہمان نوازی کرے۔ مہمان نوازی تین دن تک ہے جو چیز اس کے بعد وہ صدقہ ہے اور مہمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ میزبان کے ہاں اتنی دیر تک ٹھہرے حتیٰ کہ وہ میزبان اسے نکالنے پر (تکلیف کے باعث) مجبور ہو جائے۔

۹۵۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ يَوْمَهُ وَكَيْلَتَهُ وَالضِّيَافَةَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ دَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَّخِذَ عِنْدَكَ حَتَّى يُخْرِجَكَ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۸۸ کا) سلسلے میں امانت دار ہوگی اگر خیانت کرے گی تو اس سے پوچھا جائے گا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر گھر کی معمولی چیز بھی کسی کو دینے کی مجاز نہیں ہوگی۔

ف حقوق العباد میں سے ایک مہمان کا حق ہے۔ مہمان اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے وہ اپنا ذوق سامنے لے کر آتا ہے۔ مہمان نوازی کی مدت تین دن ہے پہلے دن تو اس کی خوب خدمت کرنی چاہیے دوسرے اور تیسرے دن معمول کے مطابق کھانا پیش کیا جائے اور تین دن کے بعد جو چیز اسے پیش کی جائے گی وہ صدقہ ہے چنانچہ ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالُوا وَمَا جَائِزَتُهُ، قَالَ يَوْمٌ وَكَيْلَةٌ وَقَالَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَمَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ دَدَقَةٌ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ مہمان کی خوب خدمت کرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یہ خوب خدمت کی کتنی مدت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دن رات ہے اور آپ نے فرمایا مہمان نوازی تین دن ہے اور اس کے بعد صدقہ ہے (ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۱۸، مطبوعہ سعید ایم ایچ کراچی) (جاری ہے)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے مہجائی کو حیاء کے بارے میں درس دے رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اس لیے حیاء ایمان کا حصہ ہے۔

۹۴۹۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ يَعْظُمُ الْحَيَاءَ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ۔

۵۔ بَابُ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

عورت پر خاوند کے حق کا بیان

حضرت بشیر بن لیسا رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت حصین بن محسن رضی اللہ عنہ اپنی مہو پھی کے حوالے سے بتاتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے خیال کیا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا ہے کہ کیا شادی شدہ ہو؟ تو انھوں نے جواب دیا ہاں۔ پھر انھوں نے پوچھا ہے کہ خاوند کے ساتھ تمہارا کیسا برتاؤ ہے تو انھوں نے جواب دیا کہ میں اس کی اطاعت کرتی ہوں۔ سوائے ایسے کام کے کہ میں اس سے عاجز ہوں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری سوچ کس طرف ہے دیکھو وہ (شوہر) تمہارے لیے جنت ہے یا جہنم ہے۔

۹۵۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي بَشِيرُ بْنُ يسارٍ أَنَّ حَصِينَ بْنَ مَحْصِنٍ أَخْبَرَكَا أَنَّهُ عَمَّهُ لَهُ أَنَّكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهَا زَعَمَتْ أَنَّكَ قَالَ لَهَا إِذَا زَوَّجْتُ فَقَالَتْ نَعَمْ فَزَعَمَتْ أَنَّكَ قَالَ لَهَا كَيْفَ أَنْتِ لَهُ فَقَالَتْ مَا أَلُوهُ إِلَّا مَا عَجِزْتُ عَنْهُ قَالَ فَاَنْظُرِي أَيَّنَ أَنْتِ مِنْهُ فَإِنَّمَا هُوَ جَنَّتِكَ أَوْ نَارِكَ۔

ف عورت پر خاوند کے حقوق کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری شریعت میں کسی کو سجدہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ عورت گھریلو ایشیاد کے (حجاب)

قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا عَطَسَ فَشَمِّتَهُ ثُمَّ
لَا تَعْطَسْ فَشَمِّتَهُ فَإِنْ لَمْ تُشَمِّتْهُ حَتَّى
يُعْطَسَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَجْزَاكَ أَنْ
تُشَمِّتَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب کسی
کو چھینک آئے تو اس کا جواب دو پھر اگر اسے چھینک
آئے تو اسے جواب دو اور اگر کسی کو دو یا تین مرتبہ چھینک
آئے تو جواب نہ دیا تو بھی جائز ہے جبکہ پہلی مرتبہ آنے والی
چھینک کا جواب دے دیا ہو۔

۵۴۔ بَابُ الْفَرَّارِ مِنَ الطَّاعُونَ

طاعون (بیماری سے) سے بھاگنے کا بیان

۹۵۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
الْمُنْكَدِرِ وَأَنَّ عَامِدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ
أَخْبَرَهُ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ هَذَا الطَّاعُونَ رِجْزٌ أُرْسِلَ عَلَى مَنْ كَانَ
قَبْلَكُمْ أَذًا مُرِيدَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ شَلَّتْ
أَبْنُ الْمُنْكَدِرِ فِي أَيُّهُمَا قَالَ فَإِذَا سَمِعْتُمْ
بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ وَإِنْ وَقَعَ فِي أَرْضٍ فَلَا
تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون (کی
بیماری) ایک عذاب ہے جو تم سے پہلے لوگوں پر مسلط
کیا گیا یا بنی اسرائیل پر بھیجا گیا (راوی حدیث) ابن منکدر
کو ان دونوں کے بارے شک ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب تم سنو کہ فلاں زمین پر طاعون پھیلی ہے
تو تم اس (زمین) میں نہ جاؤ اور اگر کسی جگہ میں طاعون
واقع ہو جائے تو تم وہاں سے نہ بھاگو۔

البقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۶۹۰ کا) ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان
پر چھ حقوق ہیں۔ (۱) جب اس سے ملے سلام کرے (۲) جب اس کی دعوت کرے تو اسے قبول کرے
(۳) جب اسے چھینک آئے تو اس کا جواب دے (۴) جب وہ ہمارے موحائے تو اس کی عبادت کرے
(۵) جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو اور (۶) اس کے لیے وہی چیز پسند کرے
جو اپنے لیے کرتا ہے۔

(ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی، جلد ۲ صفحہ ۱۰۲، کراچی)

۵۳۔ بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ

چھینک کا جواب دینے کا بیان

۹۵۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ عَطَسَ فَشَمِّتَهُ ثُمَّ إِنْ عَطَسَ فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ مَضْنُوكُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ لَا أَدِيءُ أَبَعَدَ الثَّلَاثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی کو چھینک آئے تو تم اس کا جواب دو پھر اسے چھینک آئے تو تم اسے جواب دو، پھر اگر اسے چھینک آئے تو اس کا جواب دو اور پھر اگر اسے (چوتھی بار) چھینک آئے تو تم اسے کہہ دو کہ تمہیں زکام ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر (راوی حدیث) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری یا چوتھی بار کے بعد فرمایا کہہ دو تم کو زکام ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۶۸۹ کا) مہمان نوازی انبیاء کرام کی سنت ہے بالخصوص سیدنا ابراہیم علیہ السلام تو مہمان کے بغیر کئی کئی دن تک کھانا نہیں کھاتے تھے۔ ہمارے نبی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم صرف مسلمانوں کی ہی نہیں بلکہ اپنے دشمنوں کی بھی مہمان نوازی کیا کرتے تھے۔

ف ایک مسلم کے حقوق جو دوسرے مسلمان پر غائد ہوتے ہیں ان میں سے ایک چھینک کا جواب دینا ہے چھینک کا جواب احناف کے نزدیک واجب کفایہ ہے، شوافع کے نزدیک سنت کفایہ ہے اور سنیوں کا انفرادی طور پر جواب دینا افضل ہے چھینک واجب بلند آواز سے الحمد للہ کہے گا تو اس کے جواب میں سامع یرحمک اللہ کہے گا ورنہ جواب دینا ضروری نہیں ہے۔ ایک بار چھینک آنے پر جواب دینا ضروری ہے دوبارہ یا سہ مار آنے پر جواب دینا ضروری نہیں ہے جس حدیث میں چھینک کا جواب دینا مسلمان کا حق قرار دیا گیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ فَمَنْ شَمِّتَهُ فَإِنَّهُ يَسْتَبْرِئُ نَفْسَهُ وَإِنْ عَطَسَ فَلْيَقُلْ لَهُ إِنَّكَ مَضْنُوكُ وَإِنْ عَطَسَ فَلْيَقُلْ لَهُ إِنَّكَ مَضْنُوكُ وَإِنْ عَطَسَ فَلْيَقُلْ لَهُ إِنَّكَ مَضْنُوكُ وَإِنْ عَطَسَ فَلْيَقُلْ لَهُ إِنَّكَ مَضْنُوكُ۔ (ترجمہ اگلے صفحہ پر جاری ہے)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا إِنَّا خَدُّ لَا يَنْبَغِي
 أَنْ يُذَكَّرَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ الزَّلَّةَ تَكُونُ
 مِنْهُ مِمَّا يَكْرَهُ فَمَا صَاحِبُ الْهُوَى الْمُتَعَالِنُ
 بَهْوَاهُ الْمُتَعَرِّفُ بِهِ وَالْفَاسِقُ الْمُتَعَالِنُ
 يَفْسِقُ فَلَا بَأْسَ أَنْ تَذَكَّرَهُ هَذَيْنِ
 يَفْعَلِيهِمَا فَإِذَا ذَكَّرْتَ مِنَ الْمُسْلِمِ
 مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ الْبُهْتَانُ وَهُوَ
 الْكَذِبُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
 روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ کسی آدمی کے
 لیے جائز نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کا نام حقارت و
 ذلت سے لے جسے وہ بُرا سمجھتا ہو لیکن خواہشات کا
 پُجارجی جو اپنی خواہشات کی تکمیل میں مشغور ہو اور اعلانیہ
 فسق و فجور کا ارتکاب کرنے والا جس کا فسق و مجور مشہور
 بھی ہو ان دونوں آدمیوں کی برائی کے ذکر کرنے میں
 کوئی حرج نہیں اور جب تم کسی مسلمان کا نام ایسی برائی
 سے لو جو اس میں نہ ہو وہ بہتان اور جھوٹ ہوگا۔

۵۶۔ بَابُ التَّوَادِرِ

نادر (نایاب) باتوں کا بیان

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (اپنے)
 دروازے بند رکھا کرو، برتنوں پر کپڑا ڈال دیا کرو اور
 چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ شیطان بند دروازوں کو نہیں
 کھولتا، بند شدہ مشکیزہ نہیں کھول سکتا اور منہ ڈھانپنے
 ہوئے برتنوں کو کھولتا ہے اور بیشک چوہے لوگوں
 کے گھروں کو جلا ڈالتے ہیں۔

۹۵۵۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ
 الْمَكِّيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغْلِقُوا
 الْبَابَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ وَاكْفُوا الْإِنَاءَ
 وَأَوْخِيئُوا الْإِنَاءَ وَأَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ
 فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غُلْقًا وَلَا يَحِيلُ وَكَأَنَّ وَلَا
 يَكْشِفُ إِنَاءً وَإِنَّ الْفُؤَيْسِقَةَ وَتَفْرِمُ عَلَى النَّاسِ
 بَيْنَهُمْ -

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۶۹۲ کا) غیبت سے بھی زیادہ ہے لہذا غیبت، بہتان، کذب بیانی اور دوسرے رذائل سے
 پرہیز کرنا چاہیے بلکہ خاموشی اختیار کرنا چاہیے۔ اس سلسلے میں حدیث ہے مَنْ سَمِعْتَ تَجْلِي أَوْ كَمَا قَالَ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ يَعْنِي جِسْرًا نَعْمَ خِيَارُ كِي اس نے نجات حاصل کر لی۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا حَدِيثٌ مَعْرُوفٌ قَدْ
رُويَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ فَلَا بَأْسَ إِذَا وَقَعَ
بِأَرْضِنَ أَنْ لَا يَدُخُلَهَا اجْتِنَابًا لَهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ مشہور
حدیث ہے جو کثیر راویوں کے حوالے سے بیان کی گئی
ہے تو اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ جس زمین پر
طاعون کی بیماری پھیل چکی ہو اس سے پرہیز کرتے
ہوئے وہاں نہ جایا جائے۔

۵۵۔ بَابُ الْغَيْبَةِ وَالْبُهْتَانِ

غیبت اور بہتان کا بیان

۹۵۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ صَيَّادٍ أَنَّ الْمُطَّلِبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَطَّابِ
الْمَحْزُومِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْغَيْبَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَذُكُرَ مِنَ الْمَاءِ مَا يَكْرَهُ
أَنْ يَسْمَعَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَ حَقًّا قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قُلْتَ
بِاطِلًا فَذَلِكَ الْبُهْتَانُ -

حضرت ولید بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ حضرت مطلب بن عبداللہ مخزومی رضی اللہ عنہ نے
بتایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
دریافت کیا کہ غیبت کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: کسی آدمی کا اس طرح ذکر کرنا اگر وہ اسے
سنے تو برا محسوس کرے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ
اگر وہ بات بالکل حق ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جواب دیا (یہی تو غیبت ہے)۔ اگر وہ بات جھوٹی
ہو تو وہ بہتان ہے۔ ف

ف کسی کی عدم موجودگی میں ایسی بات کہنا کہ اگر وہی بات اس کے سامنے کسی جائے تو وہ اسے برا محسوس کرے،
اسے غیبت کہا جاتا ہے۔ غیبت رذائل (بری عادات) میں شمار ہوتی ہے اسے حدیث مبارکہ میں زنا سے بھی بڑا
گناہ قرار دیا گیا ہے اور ایک روایت میں آتا ہے کہ غیبت کرنے والے کا گناہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک معاف نہیں کرے گا جب تک
جس کی غیبت کی گئی ہے وہ خود معاف نہ کر دے اور ایک حدیث میں وارد ہے کہ جہنم خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔
اگر کسی میں ایک عیب نہ ہو لیکن بطور الزام اس پر وہ لگایا جائے اسے اتہام کہتے ہیں۔ اتہام کی منزل (جاری ہے)

بِالسُّوقِ عِنْدَ دَارِ خَالِدِ بْنِ عَقْبَةَ وَجَاءَ
رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَنَاجِيَهُ وَنَيسَ مَعَهُ أَحَدُ
غَيْرِي وَغَيْرُ الرَّجُلِ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ
يَتَنَاجِيَهُ فَدَاعَا عَبْدُ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَجُلًا
أَخْرَجْتِي كُنَّا أُمَّ بَعَةَ قَالَ فَقَالَ لِي وَ
لِلرَّجُلِ الَّذِي دَاعَا سَتَرَ خِيَا شَيْئًا فَإِنِّي
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا يَتَنَاجَى إِثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ -

خالد بن عقبہ کے گھر کے قریب تھا ایک آدمی آیا جو
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوئی راز کی
بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا جبکہ ان کے پاس میرے
اور اس آدمی جو ان سے راز کی گفتگو کرنا چاہتا تھا کے
بغیر کوئی نہیں تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
نے ایک دوسرا آدمی بلا یا حتیٰ کہ ہم چار آدمی بن گئے
راوی حدیث (حضرت عبداللہ بن دینار) کا بیان ہے
کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے مجھے اور چوتھے آدمی جسے
طلب کیا تھا کو کہا کہ تم دونوں علیحدہ ہو جاؤ کیونکہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک
آدمی علیحدہ چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں۔
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک
درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے کہ اس کے
پتے نہیں گرتے اور بے شک وہ مسلمان کی مثل ہے
تم مجھے بتاؤ وہ کون سا درخت ہے حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ جنگل کے درختوں
پر غور کرنے لگے جبکہ میرے دل میں یہ بات آئی کہ وہ
کھجور کا درخت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ
عنہ فرماتے ہیں کہ (یہ درخت بتانے میں) مجھے شرم سی
آئی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ خود ہی
بتا دیجیے کہ وہ کون سا درخت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے جو میرے
دل میں آیا تھا اس بارے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو

۹۶۲- أَخْبَرَنَا مَا يَكُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجْرَةً لَا
يَسْقُطُ دَرَقُهَا وَلَا نَتْفِهَا مِثْلُ الْمُسْلِمِ فَمَنْ تَوَدَّ
مَا هِيَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كَوَقَعَ النَّاسُ
فِي شَجَرِ الْبَوَادِي فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنتَهَا
التَّخْلَةُ قَالَ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقَالُوا حَدِيثَنَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هِيَ قَالَ التَّخْلَةُ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ وَحَدَّثْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِالَّذِي
وَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ
لَأَنْ تَكُونَ قَلْبَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَكُونَ
لِي كَذَا وَكَذَا -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان ایک انٹری سے کھانا ہے اور کافر سات انٹریوں سے کھانا ہے

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ اس روایت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ عورتوں اور سکیوں کی مدد کرنے والا اس آدمی کی مثل ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے یا اس آدمی کی مثل ہوتا ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو عبادت میں گزار دیتا،

حضرت ابو مطیع کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو الغیث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ سے اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس مہلانی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے مصیبت میں ڈال دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک نحوست عورت، گھر اور گھوڑے میں ہوتی ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر نحوست کسی چیز میں ہو سکتی ہے تو گھر، عورت اور گھوڑے میں ہو سکتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار میں

۹۵۶ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ بَأْسٌ كُلُّ فِي مَعَاذِ الْكَافِرِيَّاءِ كُلِّ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ -

۹۵۷ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالَّذِي يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ -

۹۵۸ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ النَّبَلِيُّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى أَبِي مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ -

۹۵۹ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَعْقَةَ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ أَبَا الْحَبَابِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ -

۹۶۰ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ خُرَيْمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشُّومَ فِي الْمَرْأَةِ وَالْأَرِوَالِ وَالْفَرَسِ قَالَ مُحَمَّدٌ إِنَّمَا بَلَّغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ كَانَ الشُّومَ فِي شَيْءٍ فِي الْوَالِدِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ -

۹۶۱ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

یقین ہو جائے کہ وہ کسی بڑے مقصد کے لیے داخل ہوا ہے سوائے دیواروں کے پردہ کے۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے چچا حضرت ابوسہیل (حضرت نافع) رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا کہ میں نے اپنے باپ (حضرت مالک بن عامر) کو کہتے ہوئے سنا کہ میں (اس وقت) کوئی ایسی چیز نہیں پاتا ویسی ہی ہو جس پر (زمانہ رسول میں) لوگ تھے سوائے نماز کی اذان کی۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ کسی بیان کرنے والے نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک میں مہلایا جاتا ہوں تاکہ میں (اپنی) سنت بنا دوں۔ ف

حضرت عبادہ بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا حضرت عتبہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد نبوی میں چپت لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ نے اپنا دست اقدس نیچے رکھا ہوا ہے اور دوسرا اوپر رکھا ہوا ہے۔ ف

لَا يَشْكُ مَنْ رَأَاهُ أَنْ يَدْخُلَهُ لِسُوءِ غَيْرِ
أَنَّ الْجَدْرَ تَوَارِيحٌ -

۹۶۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي عَنِّي
أَبُو سَهِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ مَا
أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كَانَ النَّاسُ عَلَيْهِ
إِلَّا التَّذَاءُ بِالصَّلَاةِ -

۹۶۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي مُخْبِرًا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي
أُنْسِي لِأُنْسٍ -

۹۶۹- أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ
شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ تَيْمٍ عَنْ
عَبِّهِ عُنْبَةَ أَنَّ مَا يَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا
إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى -

ف انبی علیہ السلام سہو و مہول وغیرہ عیوب سے پاک ہوتا ہے نماز میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہلایا گیا تھا اس میں کسی حکمتیں تھیں۔ ان میں سے ایک نماز میں مہول جانے کی صورت میں امت کو عملی طور پر تعلیم و تشریح دینا مقصود تھا لہذا ایسے امور کو دیکھ کر پیغمبر کو اپنی مثل قرار دینا جہالت و کم علمی کا اثر ہے۔

ف یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عاجزی و انکساری ہے ورنہ اگر آپ چاہتے تو جنت الفردوس سے آپ کے لیے عمدہ اور اعلیٰ قسم کے پھولے آسکتے تھے چونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ اور جنوں کی حد تک محبت تھی اس لیے آپ کے عمل کی عاجزی اور انکساری کو انھوں نے بھی اپنا یا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے عن نواضع
لِللَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ یعنی جس آدمی نے اللہ کے لیے عاجزی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرماتا ہے۔

بتایا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم بخدا! اگر تم وہ بتا دیتے تو وہ میرے نزدیک کثیر دولت سے زیادہ پسند ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قبیلہ غفار کی بخشش فرمادی ہے۔ قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے امن و سلامتی سے نوازا دیا ہے اور قبیلہ عسیرہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب ہم سننے اور اطاعت (پیروی) کرنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کیا کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیا کرتے تھے تمھاری طاقت و ہمت کے مطابق۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”اصحابِ حجر“ کے بارے فرمایا کہ تم اس عذاب یافتہ قوم کے پاس نہ جاؤ مگر روتے ہوئے۔ اگر تمھیں رونا نہ آتا ہو تو ان کے پاس (سہ گز) نہ جاؤ یہ کہ تم پر بھی ان کی طرح عذاب آ پڑے۔ حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت مجرئہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو قیامت کی مشہور اور عام نشانی بیان کرتے ہوئے پایا کہ تم کسی آدمی کو گھر میں داخل ہوتے دیکھو تو دیکھنے والے کو اس بات میں شک نہ رہے بلکہ

۹۶۳- أَخْبَرَنَا مَالِكُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَفَّارُ اللَّهِ لَهَا وَأَسْلَمَ سَالِمَهَا اللَّهُ وَعَصِيَّةُ عَصِيَّتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ-

۹۶۴- أَخْبَرَنَا مَالِكُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا حِينَ نُبَايِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ-

۹۶۵- أَخْبَرَنَا مَالِكُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَحَابَ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَدَّيَيْنِ إِنْ لَدَانُ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلَ مَا أَصَابَهُمْ-

۹۶۶- أَخْبَرَنَا مَالِكُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مُحَيْرِيزٍ قَالَ أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ الْمَعْلُومَةِ الْمَعْرُوفَةِ أَنْ تَرَى الرَّجُلَ يَدْخُلُ الْبَيْتَ

وَلَجَّ الْجَنَّةَ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ
رِجْلَيْهِ -

دو چیزوں کی برائی سے محفوظ رہا وہ جنت میں داخل ہوا
ایک چیز دو جبروں کے درمیان والی (زبان) ہے اور
دوسری چیز دونوں ٹانگوں کے درمیان (شرنگاد) ہے
حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ مجھ
پر روایت پہنچی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام
فرمایا کرتے تھے ذکر الہی کے بغیر زیادہ گفتگو نہ کرو
اس سے تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اس لیے کہ
سخت دل اللہ تعالیٰ (کی رحمت) سے دور ہوتا ہے
لیکن تمہیں اس کا علم تک نہیں ہوتا اور تم لوگوں کے
گناہوں کو نہ دیکھو گویا کہ تم (ان کے) مالک ہو اور تم
ان کے بارے میں ایسے دیکھو گویا کہ تم (اللہ تعالیٰ کے) غلام
ہو بہت سے لوگ (گناہوں میں) مبتلا ہوتے ہیں اور
انہیں معاف کر دیا جاتا ہے تم لوگ مصیبت میں مبتلا
لوگوں کے ساتھ مہربانی سے پیش آؤ اور گناہوں سے
محفوظ رہنے پر تم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفر عذاب کا ایک
حصہ ہے کیونکہ وہ تمہیں سونے، کھانے اور پینے سے
روکتا ہے اس لیے جب تمہاری ضرورت پوری ہو جائے
تو جلدی سے اپنے گھر کی طرف بیٹو۔
حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

۹۷۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ عِيسَى
ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَقُولُ لَا تُكْثِرُ
الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ فَتَقْسُرَ قُلُوبُكُمْ فَإِنَّ
الْقَلْبَ الْقَاسِيَّ بَعِيدٌ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَلَكِنْ
تَعَلَّمُونَ وَلَا تَنْظُرُونَ فِي ذُنُوبِ النَّاسِ
كَأَنَّكُمْ أَرْبَابٌ وَأَنْظُرُوا فِيهَا كَأَنَّكُمْ
عَبِيدٌ فَإِنَّ النَّاسَ مُبْتَلَى وَمَعَا فِي
فَارْحَمُوا أَهْلَ الْبَلَاءِ وَأَحْمَدُوا اللَّهَ
تَعَالَى عَلَى الْعَافِيَةِ -

۹۷۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنِي سَمِيُّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ
أَبِي صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَسْتَعْرِ أَحَدُكُمْ نَوْمًا وَقَطْعَةً
وَشَرَابًا فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ
فَلْيَعِجِلْ إِلَى أَهْلِهِ -
۹۷۶- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

ف حقیقت ہے کہ جسم کے یہی دو اعضاء یعنی زبان اور شرنگاہ انسان کو گناہ اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر آمادہ کرتے
ہیں چونکہ نخت ان دونوں کو مطیع اور اپنا غلام بنا لیتا ہے وہ دنیا اور آخرت کی کامیابی حاصل کر لیتا ہے لیکن جو ان کو
کھل چھوڑ دیتا ہے وہ دونوں جہان میں ذلیل و خوار ہوتا ہے۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما دونوں (مجھ ہی) ایسا کیا کرتے تھے۔

۹۷۰۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَ يُفْعَلَانِ ذَلِكَ -

قَالَ مُحَمَّدٌ لَا تَدْرِي بِهَذَا أَبَا سَاءٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس میں کوئی مضائقہ نہیں دیکھتے اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

۹۷۱۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ قِيلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَوْ دُفِنْتَ مَعَهُمْ قَالَ قَالَتْ لَرَأَيْتِي إِذَا لَأَنَا الْمُبْتَدَأَةَ بِعَمَلِي -

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کاش آپ ان (حضور انور، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق) کے ساتھ دفن ہونے کی وصیت کر دیں۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: تب تو میں ایسا کام (ایسی وصیت) کرنے والی پہلی ہوں گی۔

۹۷۲۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ قَالَ قَالَ سَلَمَةُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَا سَأَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ لَمْ يُدْفَنَ مَعَهُمْ فَسَكَتَ ثُمَّ آعَادَ عَلَيْهِ قَالَ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَوْمَئِذٍ مُتَشَاغِلِينَ -

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ان (حضرت رسول اکرم، حضرت عمر فاروق اور حضرت ابو بکر صدیق) کے ساتھ کیوں دفن نہیں کیا گیا؟ وہ (حضرت عمر بن عبداللہ) خاموش رہے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ ان سے یہی سوال کیا انھوں نے جواب دیا کہ لوگ اس دن ایک فتنہ میں مبتلا تھے

۹۷۳۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دُفِنَ فِي شَرِّ اثْنَيْنِ وَوَجَّهَ الْجَنَّةَ وَآعَادَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ فِي شَرِّ اثْنَيْنِ

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دو چیزوں کی برائی سے محفوظ رہا وہ جنت میں داخل ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یوں فرمایا کہ جو شخص

یہ کیا چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا، اے ابراہیم! یہ وقار (عظمت) ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میرے وقار میں اضافہ فرما۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گویا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ بلند ہاڑ سے اتر رہے ہیں اور ان پر سیاہ کپڑا ہے۔

۹۷۹ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَحْيَى عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَهْبِطُ مِنْ تَيْبَةَ هَرَشَى مَا شِئًا عَلَيْهِ تَوْبٌ أَسْوَدٌ -

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار (صحابہ) کو طلب فرمایا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے

۹۸۰ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ لِيَقْطَعَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ إِلَّا أَنْ تَقْطَعَ لِإِخْوَانِنَا مِنْ

ف نگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا کون اندازہ لگا سکتا ہے اگر آسمان کی طرف اٹھتی ہے تو حبت کو دیکھ لیتی ہے اگر نیچے دیکھتی ہے تو تخت الشری اور دوزخ کو ملاحظہ کر لیتی ہے اور ماضی کے سفر پر پڑتی ہے تو ہزاروں سال قبل گزرنے والے پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حرکت و سکون کو دیکھ لیتی ہے لہذا جن ظالم لوگوں نے لکھ دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو اوج کے پیچھے کا بھی علم نہیں تھا تو ان کا یہ عقیدہ یا نظریہ مسلمانوں کا عقیدہ نہیں ہے۔

راقم الحروف اپنے طالب علمی کی وہ شام کبھی نہیں بھول سکتا کہ ۱۹۶۶ء کی کوئی شام تھی استاد محترم جامعہ فاروقیہ رضویہ لاہور میں موجود نہیں تھے کہ ایک تقریباً پچاس سالہ آدمی گستاخانہ لہجے میں گفتگو کرتے ہوئے احقر کو مخاطب کر کے کہنے لگا کہ مولانا احمد رضا بریلوی اور مفتی احمد یار خاں نعیمی نے ”بِأَيُّهَا النَّبِيُّ“ کا ترجمہ لکھا ہے ”اے غیب کی خبریں دینے والے“ تو اس عبارت میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جو غیب کی خبریں دینے والے کے مفہوم کو ادا کرتا ہو لہذا میرا دل چاہتا ہے کہ ان دونوں مولانا حضرات کی قبر کو کھود کر ان سے اس بارے میں دریافت کروں۔ راقم الحروف نے نہایت سنجیدگی اور متانت سے اسے جواب دیا کہ لفظ ”نبی“ کا معنی ہی غیب کی خبریں دینے والا ہے۔ مزید اس کی تسلی کے لیے عرض کیا کہ یہ معنی آپ خود اپنے علماء کی کتابوں میں دیکھ سکتے ہیں بطور حوالہ ”والمعجم“ کا ترجمہ دیکھنے کے لیے کہا۔ یہ جواب سن کر وہ منہ چھپاتا ہوا واپس چلا گیا۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ
أَحَدًا أَقْوَى عَلَى هَذَا الْأَمْرِ مِنِّي لَكَانَ
أَنْ أَقْتِدَ بِهِ فَيَضْرِبَ عُنُقِي أَهْوَنُ عَلَيَّ
فَمَنْ وَلى هَذَا الْأَمْرَ بَعْدِي فَلْيَعْلَمْ أَنَّ
سَيْرُكَ عَنَّا الْقَرِيبُ وَالْبَعِيدُ وَأَيْمُ اللَّهِ
إِنْ كُنْتُ لَأُقَاتِلَ النَّاسَ عَن نَفْسِي -

کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے معلوم
ہو جاتا کہ کوئی شخص اس معاملے (خلافت کے بارے
میں مجھ سے زیادہ طاقت ور ہے تو مجھے (خلافت کے
لیے) آگے کیا جاتا تو میرے لیے (خلافت سے)
یہ بات آسان تھی کہ میری گردن مار دی جاتی جو شخص میرے
بعد اس امر (خلافت) کا والی ہو اسے جان لینا چاہیے
کہ عنقریب قرب و بعد کے الزامات کی اسے تردید نہ
ہوگی۔ قسم بخدا! اگر میں موجود ہوتا تو اپنی ذات کے
سلسلے میں الزامات کے بارے جنگ کرتا۔

۹۷۷- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنِي مُخْبِرٌ عَنْ
أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
كَانَ النَّاسُ وَرَقًا لَشَوْكٍ فِيهِ وَهَمُّ
الْيَوْمِ شَوْكٌ لَا وَرَقَ فِيهِ إِنْ تَرَكْتَهُمْ
لَمْ يَتْرُكُواكَ وَإِنْ تَقَدَّتْهُمْ تَقَدَّوْكَ -

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ
راوی نے مجھے بتایا کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ
فرمایا (پہلے) لوگ صرف پتے (نیک) تھے ان میں
کانٹا (برا) نہیں تھا۔ موجودہ زمانہ میں لوگ صرف کانٹے
ہیں ان میں کوئی پتہ (نیک شخص) نہیں ہے اگر تم
چھوڑ دو گے تو وہ (نقصان کی غرض سے) تمہیں نہیں
چھوڑیں گے اور اگر تم انہیں کھرا (اصلاح کرنے کو)
کرد گے تو وہ تمہیں کھرا کریں گے۔

۹۷۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ كَانَ
إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَوَّلَ النَّاسِ ضَيِّفًا
الضَّيِّفِ وَأَوَّلَ النَّاسِ أُخْتَتَنَ وَأَوَّلَ
النَّاسِ قَصَّ شَارِبًا وَأَوَّلَ النَّاسِ رَأَى
رَأَى الشَّيْبَ فَقَالَ يَا رَبِّ مَا هَذَا فَقَالَ
اللَّهُ تَعَالَى وَفَارُ يَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَبِّ
بِرُدِّي وَقَارًا -

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان
کہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ
ہوئے سنا: حضرت ابراہیم علیہ السلام لوگوں میں
سب سے پہلے میں جنہوں نے مہمان نوازی کی، وہ
سے پہلے میں جنہوں نے ختنہ کروایا وہ سب سے
آدمی میں جنہوں نے اپنی منجھیں ترشوائیں اور وہ
پہلے آدمی میں جنہوں نے سفید بال دیکھے۔ حضرت
علیہ السلام نے (سفید بال دیکھ کر) کہا اے میرے رب

گر گرم جانے کے بارے پوچھا گیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔ چوہا اور اس کے ارد گرم سے گھی پکڑ کر مھینک دور ف

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم اس روایت سے دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب گھی جما ہوا ہو تو چوہا اور اس کے ارد گرم سے گھی پکڑ کر مھینکا جانے گا اور باقی کھایا جائے گا اور اگر گھی چھل ہوا ہو تو وہ بالکل نہیں کھایا جائے گا (بلکہ) وہ چراغ جلانے کے لیے استعمال کیا جائے گا یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء کا قول ہے

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَاوِرَةٍ وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَنَاتَتْ قَالَ خَذُوهَا وَمَا حَوْلَهَا مِنَ السَّمْنِ فَاطْرَحُوهُ -

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خُذُوا إِذَا كَانَ السَّمْنُ جَامِدًا أُخِذَتِ الْفَاوِرَةُ وَمَا حَوْلَهَا مِنَ السَّمْنِ قَرُمِي وَأَكِلَ مَا سِوَى ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ ذَائِبًا لَا يُؤْكَلُ مِنْهُ شَيْءٌ وَاسْتُصْبِحَ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا -

۵۸۔ بَابُ دِبَاغِ الْمَيْتَةِ

مُرْوَرِ كَيْتِ كُورِنِكِنِ كَابِيَانِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب چمڑے کو رنگ لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔ زوجہ رسول ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۹۸۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْمَ عَنْ أَبِي وَعَلَةَ الْمِصْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَبِغَ الْأَكْبَابُ فَقَدْ طَهَّرَ -

۹۸۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أُمِّهِ عَنِ عَائِشَةَ

ف پگھلے ہوئے ناپاک گھی کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ گھی ایک بڑے دیگے میں ڈال دیا جائے اور کچھ حصہ دیگے کا خالی ہو، اس خالی حصے میں پانی ڈال کر آگ پر رکھ دیا جائے پانی کے ابنے کے سبب جو گھی اوپر سے زمین پر گرے وہ نمس و ناپاک ہوگا اور جو پانی خشک ہو جانے کے سبب دیگے میں رہ جائیگا وہ پاک ہو جائیگا ناپاک تیل کو پاک کرنے اور جمے ہوئے ناپاک گھی کو پاک کرنے کا بھی یہی طریقہ ہے (غلام محمد احمد ضوی، دین مصطفیٰ صفحہ ۴۴، مکتبہ رضوان لاہور)

قَرِيشَ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ إِنَّكُمْ
سَتَرُونَ بَعْدِي أَثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى
تَلْقَوْنِي -

درمیان ”بحرین“ کی زمین میں تقسیم فرمادیں انھوں نے
عرض کیا قسم بخدا! (وہ زمین) ہم نہیں لیں گے جب تک
ہمارے قریش (مہاجرین) بھائیوں کو ہماری مثل نہیں
دی جاتی یہ بات انھوں (انصار) نے دو یا تین بار کہی
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے بعد دکھو گے
کہ وہ لوگ دنیا کی دولت سے مالا مال ہو جائیں گے
تم صبر کرنا حتیٰ کہ مجھ سے آملو۔

حضرت علقمہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان
کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے
سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا ہے: ”اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے“ ہر آدمی کو
وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی، جس کی ہجرت
(ترک وطن) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ
کے لیے تھی تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہوگی اور جس کی ہجرت
دنیا کے حصول کے لیے ہو یا کسی عورت سے شاد
کرنے کی غرض سے کی تو اس کی ہجرت اس کی طرف
ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔

۹۸۱- أَخْبَرَنَا مَالِكُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ قَالَ
سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ ابْنَ أَبِي ذَاتٍ إِذْ قَالَ يَقُولُ سَمِعْتُ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ
بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مِمَّا تَوَى فَمَنْ كَانَتْ
هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى
اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا
يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَدَارِكُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى
مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ -

۵. بَابُ الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمَنِ

گھی میں جو باگڑ جانے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی میں جو

۹۸۳- أَخْبَرَنَا مَالِكُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ

ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء رحمہم اللہ
کا قول ہے۔

۵۹۔ بَابُ كَسْبِ الْحَجَّامِ

پچھنے لگانے کی اجرت کا بیان

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
ابوطیبہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
پچھنے لگانے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک
صاع کھجوریں عطا فرمائیں اور اس کے مالک اس کے
خراج میں کمی کرنے کا حکم دیا۔

حضرت امام محمد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ پچھنے لگانے
والے کو اجرت دینے میں کوئی حرج نہیں۔ یہی امام اعظم
ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غلام اور اس کا
مال اس کے آقا کا ہوتا ہے غلام کے لیے جائز نہیں ہے
کہ وہ اپنے آقا کی اجازت کے بغیر اس کے مال کو خرچ
کرے سوائے اس کے کہ وہ غلام کھا سکتا ہے یا پہن
سکتا ہے اور یا عام طریقے کے مطابق خرچ کر سکتا ہے۔
حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں اور یہی امام اعظم ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے سوائے اس کے کہ کھائی جائی

۹۸۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا حَمِيدُ الظَّرِيحِيُّ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَّمَ أَبُو طَيْبَةَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ
صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُحَقِّقُوا عَنْهُ
مِنْ خَرَاجِهِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ لَبَّاسٍ
أَنْ يُعْطَى الْحَجَّامُ أَجْرًا عَلَى حَجِّ مَتَمِّمٍ وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ۔

۹۸۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ الْمَمْلُوكُ وَمَالُهُ لِسَيِّدِهِ لَا يَصُدَّقُ الْمَمْلُوكُ
أَنْ يُنْفِقَ مِنْ مَالِهِ شَيْئًا بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ
إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَكْتَسِبَ أَوْ يُنْفِقَ بِالْمَعْرُوفِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ إِلَّا أَنَّهُ يُرَخَّصُ لَهُ فِي الطُّعَامِ
الَّذِي يُؤْكَلُ أَنْ يُطْعَمَ مِنْهُ وَفِي عَارِيَةِ الدَّائِمَةِ

حکم دیا کہ مردار کے چمڑے کو رنگ کر اس سے نفع
(فائدہ) حاصل کیا جائے ف

رُوِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ -

۹۸۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِشَاةٍ كَانَ أَحْطَاهَا مَوْلَى لِمَيْمُونَةَ رُوِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجُلُودِهَا
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِذَا شِئْنَا
حَرَمًا أَكَلَهَا -

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی مردار بکری
کے پاس سے گزرے جو آپ نے ام المؤمنین حضرت
میمونہ رضی اللہ عنہا کو عطا فرمائی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: تم اس (بکری) کے چمڑے سے فائدہ کیوں
نہیں اٹھانے؟ لوگوں (صحابہ کرام) نے عرض کیا:
یا رسول اللہ! وہ تو مردہ ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: صرف اس کا کھانا حرام ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت
سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں کہ جب مردار کے چمڑے کو
رنگ لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے اور یہی (رنگنا)
اس کی پاکی و طہارت ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانے
اور اس کی خرید و فروخت میں کوئی حرج نہیں ہے امام اعظم

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَذُ إِذَا دُبِغَ
إِهَابِ الْمَيْتَةِ فَقَدْ طَهَرَ وَهُوَ ذَكَاتَةٌ وَلَا
بَأْسَ بِالْإِنْتِفَاعِ بِهِ وَلَا بِأَسْ بِبَيْعِهِ
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ
فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ -

ف مردار جانور سے استفادہ کرنا اور اس کی خرید و فروخت حرام ہے البتہ جب اس کے چمڑے کو رنگ کر کے خشک کر لیا
جائے تو اس سے استفادہ کیا جاسکتا ہے اور اسکی خرید و فروخت بھی جائز ہو جائیگی لیکن گوشت حرام رہے گا۔ فقہاء و احناف
اس مسئلہ میں اتفاق و اتحاد ہے کہ مردار جانور کا چمڑا رنگ کر خشک کر لینے سے پاک ہو جاتا ہے اور اس کا استعمال کرنا
خرید و فروخت جائز ہو جاتی ہے اس مسئلہ کی تائید حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت عبید اللہ
عبداللہ رضی اللہ عنہم کی روایات سے بھی ہوتی ہے۔

انسان اور خنزیر کا چمڑا رنگ کر خشک کر لینے سے استعمال کرنا اور خرید و فروخت کرنا جائز نہیں ہوتا
انسان کا اس کے احترام و حرمت کے سبب اور خنزیر کا اس کے نجس العین ہونے کے باعث، گویا خنزیر کا
گوشت، خون، بال، بڈی اور چمڑا وغیرہ سب کچھ نجس ہوتا ہے اس کی کوئی چیز کسی صورت بھی پاک نہیں ہو سکتی
اس کی ہر چیز کا استعمال اور خرید و فروخت حرام ہے۔

اس سے اس بارے پوچھا جائے گا اور آدمی کا غلام اپنے
آقا کے مال کا نگہبان ہے اس سے اس بارے پوچھا
جائے گا اور تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اس سے اس
کی رعیت کے بارے پوچھا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دھوکہ دینے والے
آدمی کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا گاڑا جائے
گا اور کہا جائے گا کہ یہ (جھنڈا) فلاں (آدمی) کا
دھوکہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑے کی
پیشانیوں میں قیامت کے دن تک بھلائی ہے۔
حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہما کا بیان
ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کھڑے
ہو کر پیشاب کیا۔ ف

الرَّجُلِ رَاعِيَةً عَلَى مَالٍ زَوْجَهَا وَهِيَ مَسْئُوكَةٌ
عَنْهُ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ
مَسْئُوكٌ عَنْهُ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوكٌ عَنْ
رَاعِيَتِهِ۔

۹۹۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَادِرَ يَقْدُمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يُنْصَبُ لَهُ لِدَاءٌ فَيُقَالُ هَذِهِ عُنْدَ رَعِيَّتِهِ
فَلَانٍ۔

۹۹۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا كَاهِلٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ
فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۹۹۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَأَاهُ يَبُولُ قَائِمًا۔

ف حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اس فعل کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں (۱) کہ بیان جواز کے لیے تھا (۲) آپ
کسی بیماری یا درد وغیرہ کے سبب بیٹھ نہیں سکتے تھے (۳) بیٹھنے کی جگہ نجس ہو اور (۴) جس طرف منہ کر کے آپ
بیٹھ سکتے تھے۔ ادھر لوگ موجود ہوں بہر حال بیٹھ کر پیشاب کرنا سنون ہے۔

قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شریعت مطہرہ میں خود مختار ہیں جس چیز کو آپ حلال
قرار دے سکتے ہیں اور جس چیز کے بارے چاہیں حرام قرار دے سکتے ہیں چنانچہ ارشاد ربانی ہے مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ
فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا یعنی جو چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں عطا فرمادیں وہ لے لو اور جس
سے آپ تم کو منع فرمادیں اس سے رُک جاؤ۔ دوسری جگہ اطاعت رسول کو اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت قرار دیا ہے
چنانچہ ارشاد ہے مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی بیشک
اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد و حکم کو بلا چون و چرا قبول کر لینا ایمان کا حصہ ہے
(جاری ہے)

وَنَحْوَهَا فَأَمَّا هَبَةٌ دَرَاهِمٌ أَوْ دِينَارٌ أَوْ كِسْفَةٌ
تَرِبٌ فَلَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ
اللَّهُ تَعَالَى -

۹۸۸ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَمِيمِ بْنِ أَسَدٍ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ لِعَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ تِسْعَةُ صَحَافٍ
يَبْعَثُ بِهَا إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا كَانَتْ الطَّرْفَةُ أَوْ الْفَاكِهَةُ وَالْقَسْمُ وَكَانَ
يَبْعَثُ بِأَخْرِهِنَّ صَحْفَةً إِلَى حَفْصَةَ فَإِنْ كَانَ
قَلَّةً أَوْ نَقْصَانًا كَانَ بِهَا -

۹۸۹ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
أَنَّ مِيعَةَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ
يَعْنِي فِتْنَةَ عُمَانَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ
أَحَدٌ ثُمَّ وَقَعَتِ فِتْنَةُ الْحَرَّةِ فَلَمْ يَبْقَ
مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَّةِ أَحَدٌ فَإِنْ وَقَعَتِ
الثَّالِثَةُ لَمْ يَبْقَ بِالنَّاسِ طَبَاخٌ -

۹۹۰ - أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ سَائِرٌ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ
رَعِيَّتِهِمْ فَأَلَامِيرُ الَّذِينَ عَلَى النَّاسِ سَائِرٌ
عَلَيْهِمْ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ سَائِرٌ
عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَأَمْرًا

چیز کسی کو دے اور سواری وغیرہ کسی کو عاریتہ مانگنے
پر دے دے تو جائز ہے لیکن درہم یا دینار اور یا
پہنا جانے والا کپڑا کسی کو دینے کی اجازت نہیں ہے
اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے ۔
حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد کے
حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ
عنه کے پاس نوادہ رکابیاں تھیں جب ان کے پاس
تختہ یا پھل اور یا گوشت ہوتا تو ان کے ذریعے ازواج
رسول صلی اللہ علیہ وسلم (امہات المؤمنین) رضی اللہ
عنہن کو بھیج دیتے اور سب سے آخری رکابی (اپنی
بیٹی) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو بھیجتے تاکہ حصہ کم ہو
یا اس میں نقصان ہو تو انھیں ہو۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو فرماتے
ہوئے سنا: ایک فتنہ پیش آیا یعنی شہادت عثمان کا فتنہ
تو کوئی بدری باقی نہ رہا (دوسرا) فتنہ حرہ پیش آیا تو
اصحاب حدیبیہ میں سے کوئی باقی نہ رہا پھر اگر تیسرا کوئی
فتنہ پیش آئے گا تو لوگوں میں سے کوئی صاحب عقل
(عقل مند) باقی نہیں رہے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر
ایک محافظ ہے اور ہر محافظ سے اس کی رعیت (امت)
افراد یا قوم کے بارے پوچھا جائیگا لوگوں کا امیر (خلیفہ)
ان کا نگہبان ہے اس سے ان (لوگوں) کے بارے
پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے مال کی نگہبان ہے

التَّائِبِينَ يَنْزِعُ عَنْهُمُ غُيُوبَهُمْ حَتَّىٰ تَصَرَيبَ النَّاسِ
يَعْطُونَ -
نکلانے کے لحاظ سے تمام لوگوں میں ان سے زیادہ
طاقت ور میں نے کسی کو نہیں دیکھا وہ ڈول نکالتے
رہے حتیٰ کہ لوگوں نے (جانوروں کو پلانے کی غرض
سے) حوض بھر لیا۔

۶۔ بَابُ التَّفْسِيرِ

تفسیر کا بیان

۹۹۶۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحَصِينِ
عَنْ أَبِي يَرْبُوعٍ الْمَخْزُومِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ نَزِيدَ بْنَ
ثَابِتٍ يَقُولُ الصَّلَاةُ الْوَسْطَىٰ صَلَاةُ الظُّهْرِ -
حضرت ابو یربوع مخزومی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو کہنے
ہوئے سنا صلاۃ وسطیٰ (درمیانی نماز) سے مراد
ظہر کی نماز ہے۔

۹۹۷۔ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ
عَمْرِ بْنِ رَافِعٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ مُصْحَفًا لِحَفْصَةَ
حَضْرَتِ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَمَا بَيَّانَ هُوَ
كَهْمِ زَوْجَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضْرَتِ امِّ الْمُؤْمِنِينَ

فَلِجَوَابِ كَلَامِ الْهَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَازِلٍ هُوَ فِي الْقُرْآنِ كَمَا جَاءَتْ فِي اسْمِ التَّوْحِيحِ وَتَشْرِيحِ كَوْتَفْسِيرِ كَمَا جَاءَتْ فِي
تَفْسِيرِ كِي مَشْهُورِ أَقْسَامِ فِي رِجَالِ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ بِالْقُرْآنِ (قُرْآنِ كِي تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ كِي سَامِقَةٍ) (۲) تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ بِالْحَدِيثِ (۳) تَفْسِيرِ
الْقُرْآنِ بِأَقْوَالِ الصَّحَابَةِ أَوْ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ بِأَقْوَالِ الْعُلَمَاءِ رِوَايَاتِي كِي أَقْوَالِ سِي الْقُرْآنِ كِي تَفْسِيرِ -
۲ راجح قول یہی ہے کہ نماز وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے جیسا کہ حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہما کی تفسیر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تائید ہوتی ہے چنانچہ حضرت سمہ بن جندب رضی اللہ
عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صَلَاةُ الْوَسْطَىٰ صَلَاةُ الْعَصْرِ (صلاۃ وسطیٰ
نماز عصر ہے) اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
صَلَاةُ الْوَسْطَىٰ صَلَاةُ الْعَصْرِ (صلاۃ وسطیٰ نماز عصر ہے)۔

(ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، جامع ترمذی، جلد اول صفحہ ۴۵۔ سعید ایشیہ۔ ایم کرچی)

قَالَ مُحَمَّدٌ رَبَّاسٌ بِذَلِكَ وَالْبَوْلُ
جَالِسًا أَفْضَلُ -

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ اس
رکھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن
بیٹھ کر پیشاب کرنا افضل ہے۔

۹۹۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ
الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَمُّوا فِي مَا تَرَكْتُمْ
فَاتِمَّا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ
وَإِخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَآئِهِمْ فَمَا نَهَيْتُمْكُمْ
عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میں تمہیں
چھوڑ دوں تو تم مجھے چھوڑ دیا کرو۔ کیونکہ تم سے پہلے
لوگ کثرتِ سوالات اور انبیاء کرام (علیہم السلام)
سے مخالفت کے سبب ہلاک ہو گئے ہیں جس چیز سے
تمہیں روک دوں اس سے رک جایا کرو۔

۹۹۵- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ
الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ
تَزَعَّ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ فِي تَزَعِيمٍ ضَعْفٌ وَ
اللَّهُ يَغْضِبُ لَهُ ثُمَّ قَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
فَأَسْتَحَالَتْ عَرَبًا قَلَمًا عِبْرِيًّا مِمَّنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ابو قحافہ
(حضرت ابو بکر صدیق) رضی اللہ عنہ کو ایک دو ڈول نکالنے
ہوئے دیکھا کہ ان کے نکالنے میں ضعف کمزوری تھی
اللہ تعالیٰ ان کی بخشش فرمائے پھر حضرت عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ دو ڈول نکالنے کے لیے کھڑے ہوئے، ڈول

(بقیہ جانشینہ صفحہ نمبر ۷۰۹ کا) معلوم ہوا کہ دین کے معاملے میں لایعنی اور فضول گفتگو اور سوالات کرنا جائز نہیں ہے لہذا
اللہ تعالیٰ، انبیاء، آسمانی کتب، فرشتوں، جنت اور دوزخ، قیامت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، اولیاء اللہ، صالحین
علماء و ربانی کی کردار کشی وغیرہ کے بارے فضول سوالات کرنا حرام ہے دور حاضر میں بعض ایسے فتنے کھڑے ہو گئے ہیں کہ
وہ اپنے باطل عقائد و نظریات کے تحفظ کے لیے قرآن و حدیث کا انکار کرنا عیب نہیں سمجھتے مثلاً فتنہ نجدیت، فتنہ قادریہ
فتنہ بریلویت، فتنہ پرویزیت وغیرہ یہ لوگ کبھی انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنے جیسا بشر قرار دیتے ہیں کبھی ان کے
اعمال کو اپنے اعمال جیسا تصور کرتے ہیں کبھی ان کے علم و عرفان کو اپنی ناقص عقل کے ترازو پر تولنے کی کوشش
کرتے ہیں کبھی ان ہستیوں کی ازواجِ مطہرات کے بارے زبان دراز کرتے ہیں اور کبھی ان کے زندہ ہونے پر
شکوک و شبہات پیدا کرنے کے لیے ناکام کوشش کرتے ہیں۔ چونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کی مخالفت ہلاکت کا سبب
ہے اس لیے راسخ العقیدہ مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ مَا الشُّبَّاحُ هُوَ
تَمَامُ تَعْرِيفِيں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ
کوئی معبود نہیں ہے اللہ سب سے بڑا ہے اور
قوت و طاقت صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
ان سے الْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ کے بارے
سوال کیا گیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت
سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ
شہر والی عورتیں ہیں (شادی شدہ) اس کا مفہد
یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زنا حرام قرار دیا ہے۔

۱۰۰۰- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ وَ
سُئِلَ عَنِ الْمُحْصَنَاتِ مِنَ النِّسَاءِ فَقَالَ
سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ هُنَّ
ذَوَاتُ الْأَمْتِ وَارِجٌ وَيَرْجِعُ ذَلِكَ إِلَى أَنَّ اللَّهَ
حَرَّمَ الزَّانِيَةَ۔

۱۰۰۱- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ
عَنْ عُمَرَ عَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ
رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ
مَا ذَا آيَةٍ مِثْلَ مَا رَغِبْتُ هَذِهِ الْأُمَّةُ عَنْهُ
مِنْ هَذِهِ الْأَيَةِ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا
فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا
الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ
فَاعَتَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا
بیان ہے کہ میں نہیں جانتی کہ اس امت نے اس
آیہ مبارکہ سے زیادہ کسی آیت سے اعراض (روگردانی)
کیا ہو وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا
فَاَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى
الْأُخْرَى، فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى
أَمْرِ اللَّهِ، فَإِنْ فَاعَتَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا (اور اگر
مومنوں (مسلمانوں) کے دو گروہ آپس میں جھگڑا کریں
تو تم دونوں کے درمیان صلح کرادو۔ اگر دونوں میں سے
ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو تم زیادتی کرنے والے
گروہ کا مقابلہ کرو حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف
پلٹ آئے پس اگر وہ گروہ رجوع کر لے تو تم ان دونوں
کے درمیان صلح کرادو)

۱۰۰۲- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ

رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِذَا
بَلَغَتْ هَذِهِ الْآيَةَ فَأُذِنِيْ فَلَمَّا بَلَغْتَهَا
أَذُنْتُهَا فَقَالَتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ
وَالصَّلَاةِ الْوَسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقَوْمُوا
بِاللَّهِ قَانِتِينَ -

حضرت رضی اللہ عنہا کے لیے قرآن لکھا کرتا تھا حضرت
اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب تم فلاں آیت
پر پہنچو تو مجھے بتانا چنانچہ جب میں اس آیت پر پہنچا
توان کو بتا دیا تو انھوں نے لکھانے کے لیے یوں کہا
حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوَسْطَى وَ
صَلَاةِ الْعَصْرِ وَقَوْمُوا بِاللَّهِ قَانِتِينَ ہا تم
نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیانی نماز کی، وہ نماز
عصر ہے اور تم اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کے ساتھ
کھڑے ہو جاؤ۔

۹۹۸- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ
عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنِ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى
عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مَصْحَفًا
قَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ الْآيَةَ فَأُذِنِيْ
حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوَسْطَى
فَلَمَّا بَلَغْتَهَا أَذُنْتُهَا وَأَمَلْتُ عَلَى
حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوَسْطَى
وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقَوْمُوا بِاللَّهِ قَانِتِينَ
سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے آنا کردہ
غلام حضرت ابویونس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھے ان کے لیے قرآن
لکھنے کا حکم دیا انھوں نے (حضرت عائشہ) نے فرمایا:
جب تم اس آیت پر پہنچو تو مجھے بتانا حَافِظُوا عَلَى
الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوَسْطَى تم نمازوں کی
پابندی کرو بالخصوص درمیانی نماز کی۔ راوی بیان
کرتے ہیں کہ جب میں اس آیت پر پہنچا تو میں نے
انہیں بتایا تو انھوں نے مجھے لکھو یا حَافِظُوا عَلَى
الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوَسْطَى وَالصَّلَاةِ الْوَسْطَى
وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقَوْمُوا بِاللَّهِ قَانِتِينَ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

۹۹۹- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ
صَيَّادٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ فِي
الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ قَوْلُ الْعَبْدِ سُبْحَانَ
اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ

حضرت عمارہ بن صیاد رضی اللہ عنہ کا بیان
کہ انھوں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ
کو فرماتے ہوئے سنا الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ سے
آدمی کا یوں کہنا ہے سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دُلُوكِ الشَّمْسِ
کا مطلب سورج کا ڈھلنا ہے۔

حضرت داؤد بن حصین کا بیان ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:
دُلُوكِ الشَّمْسِ کا مطلب سورج ڈھلنا ہے اور
غَسَقِ اللَّيْلِ سے مراد رات اور اس کی تاریکی
کا جمع ہونا ہے۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حضرت
عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
کا قول ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
نے فرمایا دُلُوكِ الشَّمْسِ سے مراد سورج کا غروب
ہونا ہے اور سب تفسیریں اچھی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری عمر
کی مدت پہلی امتوں کے مقابلے میں اتنی ہے جتنا
وقت نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب تک ہے تمہاری اور
یہود و نصاریٰ کی مثال اس آدمی کی ہے جس نے کسی
کو بطور مزدور کام پر لگایا اس (آدمی) نے کہا: نصف
دن تک ایک قیراط کے عوض کون کام کرے گا؟ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود نے (بطور مزدور)
کام کیا۔ اس آدمی نے پھر کہا: نصف دن سے لیکر
عصر تک ایک قیراط کے عوض کون کام کرے گا؟ تو
نصاریٰ نے ایک قیراط کے عوض (بطور مزدور) کام کیا
اس آدمی نے پھر کہا: نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب تک
دو قیراط کے عوض کون کام کرے گا؟ تم توجہ سے سن لو

ابن عمر قَالَ دُلُوكِ الشَّمْسِ مِثْلَهَا۔

۱۰۰۵۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ
الْحَصِينِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يَقُولُ
دُلُوكِ الشَّمْسِ مِثْلَهَا وَغَسَقِ اللَّيْلِ
اجْتِمَاعُ اللَّيْلِ وَظُلْمَتِهِ۔

قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ وَ
ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ
دُلُوكُهَا غُرُوبُهَا وَكُلُّ حَسَنٍ۔

۱۰۰۶۔ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
دِينَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا
أَجَلُكُمْ فِيمَا خَلَدَ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ
الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ كَمَا مَثَلُكُمْ
وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ
عَمَلًا لَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ
عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ قَالَ فَعَمِلَتْ الْيَهُودُ
ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ
إِلَى الْعَصْرِ إِلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتْ
النَّصَارَى عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ
يَعْمَلُ لِي مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ
الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ أَلَا

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ
جَلَّ الرَّأْيِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً
وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ
قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّهَا نُسِخَتْ هَذِهِ
الآيَةُ بِالَّتِي بَعْدَهَا ثُمَّ قَرَأَ وَأَنْكِحُوا
الْأَيَّاهُ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ
وَالْمَائِكُمْ۔

اس قول الزانی لا ینکح الا زانیة او مشرکة
والزانیة لا ینکحها الا زان او مشرک الزانی
مرد نہ نکاح کرے مگر زانیہ عورت یا مشرک کے ساتھ
اور زانیہ سے صرف زانی مرد یا مشرک نکاح کر سکتا
ہے) کے بارے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن
مسیب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ آیت بعد
والی آیت سے منسوخ سے پھر انھوں نے پڑھا
وَأَنْكِحُوا الْأَيَّاهُ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ
عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ (اور تم نکاح کرو مسلمان بیوہ
عورتوں، اپنے نیک غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ)

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَنَا خَذُ وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ وَالْعَامَّةِ مِنْ فُقَهَائِنَا الْأَبَّاسِ
يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ كَانَتْ قَدْ فَجَرَتْ وَأَنْ
يَتَزَوَّجَهَا مَنْ لَمْ يَفْجُرْ۔

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس
روایت سے ہم دلیل اخذ کرتے ہیں یہی امام اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء و جمہم اللہ
کا قول ہے کہ ایسی عورت سے نکاح کرنے میں کوئی
حرج نہیں اگرچہ وہ عورت فاحشہ ہی کیوں نہ ہو اور
اس کے ساتھ نکاح کرنے والے بدکردار نہ ہو۔

۱۰۰۳- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي قَوْلِ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَدَّضْتُمْ
بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ
قَالَ أَنْ يَقُولَ لِلْمَرْأَةِ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا
مِنْ وَفَاةٍ زَوْجَهَا إِنَّكَ عَلَيَّ كَرِيمَةٌ قَرَأْتِي
فِيكَ وَالدَّرَاجِبُ وَإِنَّ اللَّهَ سَائِرٌ إِلَيْكَ
رِثْقًا وَتَحْوُ هَذَا مِنَ الْقَوْلِ۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رضی اللہ عنہ اپنے والد
کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
فِيمَا عَدَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ
فِي أَنْفُسِكُمْ کی تفسیر میں فرمایا کہ تم ایسی عورت
جو اپنے شوہر کی وفات کی عدت گزار رہی ہو کہو کہ تم
مجھ پر اللہ تعالیٰ کی نعمت ہو بیشک میں تم میں رغبت
رکھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ تمہیں رزق دینے والا ہے، یا
اس طرح کی اور بات کسی تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں
حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت

۱۰۰۴- أَخْبَرَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ

اس حدیث میں ملاحظہ نہیں کیا کہ نمازِ ظہر اور عصر کا وقت درمیان کا وقت نمازِ عصر اور مغرب کے درمیان کے وقت سے زیادہ ہے جس نے نمازِ عصر جلدی ادا کی گویا اس نے ظہر اور عصر کے درمیان کے وقت کو نمازِ عصر سے مغرب تک کے وقت سے کم کر دیا۔ پس یہ حدیث نمازِ عصر کی تاخیر پر دلالت کرتی ہے۔ نمازِ عصر تاخیر سے ادا کرنا اس کے جلدی کرنے سے افضل ہے جب تک سورج سفید، شفاف رہے اور اس میں زردی نہ ملے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ہمارے عام فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

أَكْثَرُ مَتَابَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَمَنْ عَجَلَ الْعَصْرَ كَانَ مَا بَيْنَ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ أَقْلَ مَتَابَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى الْمَغْرِبِ فَهَذَا يُدَلُّ عَلَى تَأْخِيرِ الْعَصْرِ وَتَأْخِيرِ الْعَصْرِ أَفْضَلُ مِنْ تَعْجِيلِهَا مَا دَامَتِ الشَّمْسُ بَيْضَاءً نَقِيَّةً لَمْ تَخْلُطْهَا صُفْرَةٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ وَالْعَامَّةُ مِنْ فُقَهَائِنَا رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى۔

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

دنیا کے جواب میں کہی گئی کتبائے نور
تقیہ دینی حیات توحید

پیر و نیر

علامہ ارشد القادری

پروڈکشن ہاؤس
۲۰- بی، اردو بازار لاہور
فون: ۳۵۲۷۹۵

خبر ملاحظہ ہو نوجوان چشتیوں کی

پیر و نیر

مصنفین

اسرار الودیع علیہم السلام
فوائد الفوائد المفوظات
الجمہور المصنفین
مفتاح السعیدین

اسرار الودیع علیہم السلام
فوائد الفوائد المفوظات
الجمہور المصنفین
مفتاح السعیدین

مترجم
عنصر صکا پوری

ناشر

پیر و نیر پبلس

۲۰- بی، اردو بازار لاہور

مراجع

موطا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے حواشی کو مندرجہ ذیل کتب کے حوالہ جات سے مزین کیا گیا ہے (مترجم)

متوفی ۲۵۶ھ	کلام اللہ	۱۔ قرآن
متوفی ۲۶۱ھ	ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری	۲۔ صحیح بخاری
متوفی ۲۷۹ھ	مسلم بن حجاج	۳۔ صحیح مسلم
متوفی ۱۸۹ھ	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی	۴۔ جامع ترمذی
	امام محمد بن حسن شیبانی	۵۔ موطا امام محمد
	شیخ عبدالحی	۶۔ حاشیہ موطا امام محمد
	ابو عبد اللہ ولی الدین عراقی	۷۔ مشکوٰۃ المصابیح
متوفی ۱۸۹ھ	امام محمد بن حسن شیبانی	۸۔ کتاب الآثار
متوفی ۲۵۶ھ	ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری	۹۔ الادب المفرد
	امام تقی الدین اسبکی	۱۰۔ شفاء السقام فی زیارت خیر الانام
متوفی ۵۹۳ھ	علی بن ابی بکر مرغینانی	۱۱۔ الہدایہ
	ابوالفضل امام قاضی عیاض	۱۲۔ الشفاء
	مفتی امجد علی اعظمی رضوی	۱۳۔ بہار شریعت
متوفی ۱۳۲۰ھ	امام احمد رضا خاں بریلوی	۱۴۔ عرفان شریعت
متوفی ۱۵۰ھ	سراج الامت امام اعظم ابو حنیفہ	۱۵۔ مسند امام اعظم
متوفی ۱۳۲۰ھ	امام احمد رضا بریلوی	۱۶۔ سود بدترین جرم
متوفی ۱۳۲۰ھ	امام احمد رضا بریلوی	۱۷۔ ملفوظات اعلیٰ حضرت

